جلد 01

نزہۃ المجالس اردو

عقائد و اخلاق

فضائلِ عبادات

مسائل و احکام

قصص و حکایات

لطائف و ظرائف

علاج معالجات

دلچسپ معلومات

تالیف:
حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعیؒ

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اردو ترجمہ

نُزہَۃُ المَجَالِسِ اوّل

موسوم بہ

خَیرُ المَجَالِسِ (مجیدی)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعیؒ کی یہ مشہور کتاب
نزہۃ المجالس عجیب و غریب قصص نادر حکایات امام شافعیؒ
کے مذہب کے موافق فقہی مسائل موضوع روایات اور بعض
صحیح احادیث کے بیش بہا نہایت دلچسپ ذخیرے پر مشتمل ہے۔

ناشر

سعید ایچ ایم کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

(مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)

فہرست مضامین نزہتہ المجالس حصہ اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ ناشر

عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دور تک مختلف ادوار میں قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح مختلف عنوانات و اعتبارات سے ہوتی رہی اور ہر صاحب علم نے اپنے ذوق و وجدان اور مذاق کے اعتبار سے ان بے بہا خزانوں کے اسرار و رموز کی پردہ کشائی کی بالخصوص دوسری صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک دین حق کی جو خدمت ہوئی وہ اپنی آپ نظیر ہے اسی دور کے ایک بزرگ یکتائے روزگار وحید عصر علامہ زماں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ بھی ہیں جنھوں نے قرآن و حدیث کی ایک نئے انداز سے تفسیر و تشریح دلچسپ قصص و حکایات، بیش بہا پند و نصائح، مفید و کارآمد لطائف و ظرائف، فقہی مسائل، نادر طبی نسخہ جات، نفع بخش اذکار و وظائف اور دیگر کارآمد امور پر مشتمل ایک کتاب بنام نزہۃ المجالس تصنیف فرمائی، اس کتاب کے مواد کے مطالعہ سے قبل ہی اس کے نام سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب مختلف دینی مجالس، مذہبی محافل اور مجالس وعظ میں جہاں ہر قسم کی بیش بہا معلومات کا ایک ذخیرہ ہے وہیں اس میں ایسی دلچسپ حکایتوں، عجیب و غریب قصّوں، نادر لطائف و ظرائف کا وہ خزانہ بھی ہے جو معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ تفریح طبع اور نزہتِ خاطر کا سامان ہے اور ایسے پند و نصائح بھی ہیں جو نہایت پُر تاثیر ہیں۔

حمد بیکراں، شکر بے پایاں اس خدائے بزرگ کے لئے سزاوار ہے جو اپنے لطفِ عمیم اور فضلِ عظیم سے اپنے گنہگار بندوں کو مختلف اعتبارات سے دین حق کی خدمت اور بندگانِ خدا کی بہر نوع نفع رسانی کے لئے منتخب فرما لیتا ہے اور ان سے وہ کام لے لیتا ہے جو بظاہر ان کی قدرت و اختیار سے باہر نظر آتے ہیں منجملہ ان کے ایک اہم ترین کام ایسی مفید و کارآمد تصانیف و تالیفات کی طباعت و اشاعت بھی ہے جو علم سے نابلد اور اہل علم اور عوام و خواص سب کیلئے یکساں طور پر مفید و کارآمد، نافع و فائدہ بخش ہیں۔ ایسی ہی تصانیف میں سے مذکورہ بالا کتاب نزہۃ المجالس بھی ہے جو علامہ زماں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ کی مصنفات میں ایک نمایاں اور امتیازی حیثیت رکھتی ہے اور بیش بہا پند و نصائح، بے بہا موعظت و حکمت، مستند روایات، مشہور و صحیح احادیث، لطائف و ظرائف، قصص و حکایات اور نادر طبی نسخہ جات اور روحانی اذکار و وظائف پر مشتمل ہے جس کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا مجیدی پریس کانپور سے بنام خیر المجالس طبع ہو چکا تھا اور اس وقت نایاب ہے۔

مصنف نے اس کتاب کو مختلف ابواب و فصول میں تقسیم فرمایا ہے اور ہر موضوع کے بیان میں قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث نبویہ کی تشریح کے علاوہ مختلف فضائل دنوں اور مہینوں کے بیان فرمائے ہیں لیکن احادیث صحیحہ، مشہورہ، متواترہ کے ساتھ ساتھ بعض ضعیف احادیث بھی نقل کی ہیں و نیز سلف صالحین کے اقوال اور اسی ضمن میں مختلف واقعات حکایات اور لطائف و ظرائف سے کتاب کو پُر از معلومات اور دلچسپ بنا دیا ہے کہ ہر عام و خاص اس سے یکساں طور پر نہ صرف مستفید و مستفیض ہو سکے بلکہ اس میں تفریح طبع اور دلبستگی کا سامان بھی ہے۔

الحمد للہ کہ خدائے کریم نے اس ادارہ کو اس کی سعادت بخشی اور توفیق مرحمت فرمائی کہ کتاب مذکور کی اہمیت و افادیت اور عوام و خواص میں اس کے حسن قبول کے پیش نظر اسے زیور طبع سے آراستہ کرنے کا اہتمام کرے، بنا بریں عمدہ کتابت، کامل صحت اور بہترین طباعت کیساتھ اس مفید کتاب کو شائع کرنے کی ہمت کی اور اس کا صحیح، عمدہ اور مکمل نسخہ ناظرین و قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کیا۔ کامل صحت اور امکانی کوشش کے باوجود اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو یا سہو ہو گیا ہو تو قارئین سے درخواست ہے کہ اس کی اصلاح فرمائیں اور مطلع فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی دیرینہ روایات کے مطابق ایسی نصیحت آموز معلومات افزا اور نایاب کتابیں بغرض افادۂ عوام و خواص شائع کرتے رہیں اور اس سلسلہ میں خدا کی نصرت و دستگیری ہمارے شامل حال رہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

کراچی جولائی ۱۹۷۳ء ——— ایچ ایم سعید کمپنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیباچہ

ساری حمد و ثنا اسی خدا کو زیبا ہے جس نے اپنی عجیب عجیب نشانیاں ہمارے لئے بیان کیں اور ہمیں ادب اور ہدایت کی توفیق دیکر مستفید کیا اور قرآن شریف کو قہر و غضب سے بچنے کا ذریعہ بنایا اور اس میں ہدایت و رحمت وعدہ وعید سب کچھ بیان فرمایا اور معزز و مشرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر مبعوث فرمایا اور انھیں حقائق سے آگاہی بخشی جس کی وجہ سے آپ کو تمام جہان پر فوقیت حاصل ہوئی۔ اور اُن پر پہاڑوں کو پیش کیا کہ سونا بن جائیں لیکن انھوں نے اس سے اعراض کیا اور ناپسند فرمایا اور اُن کو بہترین شریعت عنایت کرکے ہم کو خصوصیت بخشی پھر ہم ان پر ایمان لے آئے اور اُن کی تصدیق کی بیشک خدا کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے خزانۂ غیب میں ہمارے لئے بطور ذخیرہ روک رکھا تھا۔ میں خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی حمد اور اُس کا شکر بجالاتا ہوں اُسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اس سے معافی کا خواستگار ہوں اور اس کی ایسی حمد کرتا ہوں جس سے منکرین خاک میں مل جائیں اور اس کے وسیع فضل و کرم سے مجھے کامیابی میسر ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی شہادت جو نجات کا ذریعہ بن جائے اور اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور برگزیدہ رسول ہیں حسب و نسب میں تمام خلقت سے زیادہ بزرگ اور پاک ہیں خدا ان پر اور اُن کی آل و اصحابؓ پر جنکو عرب اور تمام دنیا بھر کی سیادت و سرداری حاصل ہے رحمت نازل کرے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ ظرافت آمیز قصے اور اہل خیر و صلاح کے حالات سننے سے چونکہ دل بڑا خوش ہوتا ہے اس لئے بامید ثواب انھیں جمع کیا۔ خدا فساد نیت سے بچائے اپنے بھائیوں سے میری التماس ہے کہ جو صاحب اسے دیکھیں دعائے خیر سے یاد کریں۔ وہ زمانہ بھی کیا خوب ہوتا ہے جس میں بہترین مقاصد حاصل ہوں۔ میں خدائے پاک سے جو جہت اور حد سے مبرا ہے مدد کا خواستگار ہوں اور اس سے مہربانی اور توفیق چاہتا ہوں تاکہ سعادت اور ہدایت والے لوگوں میں میرا بھی شمار ہو اور خدا میرے والدین اور اعزا و اقارب شیوخ و احباب سب پر اپنا فضل و کرم شامل رکھے بیشک وہ بڑا رحم کرنے والا ہے اور ہمارے ساتھ ہی تمام ایمان لانے والوں اور مسلمانوں پر بھی فضل کرے خدا ہمیں اور تم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے اور سوء قضا سے پناہ میں رکھے۔ مقصود شروع کرنے سے پہلے میں ایک مقدمہ بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابوالقاسم جنید رحمہ اللہ سے متعدد لوگوں نے نقل کیا ہے کہ کسی نے صالحین کی حکایتوں کے متعلق اُن سے دریافت کیا کہ اُن کا بیان کرنا اور سننا سنانا کیسا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ اس کی خدا کے لشکر کی سی شان ہے جس سے مریدوں کی حالتیں درست ہوتی ہیں اور عارفین کے اسرار زندہ رہتے ہیں عاشقوں کے دلوں میں ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے، مشتاقوں کی آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کی کوئی دلیل بھی ہے انھوں نے یہ آیت پڑھی۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم رسولوں کی خبروں میں سے آپ کے اوپر سب ہی کچھ بیان کریں گے جس سے آپ کے دل کو ہم قرار و تسکین بخشیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نیکوں کا ذکر کیا کرو تم پر برکت نازل ہوگی اور نیز یہ ارشاد ہے کہ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے بس ان سب باتوں کی وجہ سے مجھے پسند آیا کہ نیک لوگوں اور صلحاء کے حالات ان کی شب و روز کی عبادت جمع کردوں اور لطیفے عمدہ عمدہ فوائد اور وعظ و نصیحت کی باتیں جس سے گمراہوں کو تنبیہ ہو اس کے ساتھ اضافہ کرکے اُس کا حُسن دوبالا کردوں اور کچھ مسائل فقہیہ۔ طبی منافع اور قدرے قلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب (کہ جو اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں) اور آپ کے ازواجؓ و اصحابؓ اور امت مرحومہ کے اوصاف ذکر کروں چنانچہ میں نے اس مجموعہ کا نام "نزہتہ المجالس و منتخب النفائس" رکھا ہے اور خاتمہ میں جنت کا ذکر کیا ہے اس امید سے کہ خدا اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی اس میں داخل ہونا نصیب کرے آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

باب اوّل

اِخلاص کی فضیلت

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے رب سے ملنے کا امیدوار ہو تو اسے چاہیئے کہ نیک عمل کیا کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال کا مدار نیت ہی پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس کی نیت ہو اور معروف کرخی رح نے کہا ہے کہ جو ثواب کے لئے عمل کرتا ہے وہ تاجر ہے اور جو دوزخ سے ڈرکر یا بہشت کی امید کر کے عمل کرے وہ بندہ ہے اور جو خدا کے لئے عمل کرے وہ آزاد ہے اور یہی سب سے بڑا درجہ ہے اور اویس قرنی رح نے یہ کہا ہے کسی کے پیٹھ پیچھے دُعا کرنا اس کی زیارت اور ملاقات سے افضل ہے کیونکہ اس میں ریا کا دخل نہیں ہوتا۔

حکایت ؛ حجۃ الاسلام ابو حامد الغزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے کہ ایک عابد کو یہ خبر پہونچی کہ کچھ لوگ ایک درخت کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کے کاٹنے کے لئے نکلا۔ ابلیس اس سے کہنے لگا کہ اگر تو اسے کاٹ ڈالے گا توکسی اور درخت کی وہ عبادت کرنے لگیں گے جا تو اپنی عبادت میں لگ اس نے کہا میں تو ضرور اسے کاٹوں گا پھر دونوں میں لڑائی ہونے لگی اور عابد نے شیطان کو پچھاڑ دیا تب وہ کہنے لگا کہ تو فقیر آدمی ہے جا اپنی عبادت میں لگ اور میں مقرر کرتا ہوں کہ ہر شب تیرے سرہانے کے نیچے سے تجھے دو اشرفیاں ملا کریں گی اگر خدا کو اس کا کاٹنا منظور ہوتا تو ضرور کسی رسول کو بھیجتا جو اسے کاٹ ڈالتا اور جب خود تو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو پھر تجھے کیا پرواہ ہے اُس نے کہا اچھا اور یہ کہہ کر فقیر لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو اسے دو اشرفیاں ملیں؛ دوسرے دن بھی ملیں اور تیسرے دن ندارد تب پھر وہ اس درخت کے کاٹنے کے لئے نکلا اور شیطان سے مقابلہ ہوا اس مرتبہ شیطان غالب آیا اور اسے پچھاڑ دیا۔ اس پر شیطان سے عابد نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو میں تجھ پر غالب آیا تھا اور آج تو غالب آگیا اُس نے جواب دیا اس لئے کہ پہلے تو تیرا غصہ خدا کے لئے تھا اور اب دو اشرفیوں کے لئے ہے

حکایت ؛ ایک شخص جہاد کے لئے نکلا اور اس نے ترگھاس رکھنے کیلئے ایک برتن خرید لیا تاکہ اس سے کچھ نفع بھی حاصل کیا جائے۔ اُس نے خواب میں دو فرشتے دیکھے کہ ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ فلاں کو مجاہد لکھو فلاں کو پارسا لکھو فلاں کو ریاکار لکھو۔ لیکن جب اس کی نوبت آئی تو اس نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ اسے تاجر لکھو وہ شخص بولا کہ اللہ اللہ میں تو جہاد کرنے نکلا تھا اس نے جواب دیا کہ تو نے کل گھاس کا برتن بھی تو خریدا تھا تاکہ

کچھ نفع بھی اٹھائے اس پر وہ شخص رو دیا تب ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ اچھا اب تو اسے مجاہد لکھ لو مگر اس نے راستہ میں گھاس کا برتن بھی خرید اتھا تاکہ کچھ نفع حاصل کرے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ جو کچھ فیصلہ کریگا وہ ہو گا

لطیفہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے متعلق جس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں بولے صرف تین باتیں آپ سے سرزد ہوئیں جو جھوٹ معلوم ہوتی ہیں۔ ابن العربی نے کہاہے کہ اُن تین باتوں میں سے دو باتیں تو خدا کے لئے تھیں۔ ایک تو ابراہیمؑ کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں جب کہ کفار اُن کو میلہ لیجانا چاہتے تھے حالانکہ بظاہر وہ بیمار نہ تھے اور جب اُن سے پوچھا گیا تھا کہ بُت کس نے توڑے تو انھوں نے کہہ دیا تھا کہ یہ بڑے بُت نے کیاہے اور تیسری بات کو یعنی اُن کا اپنی زوجہ کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ میری بہن ہے۔ ابن العربی نے خدا کے واسطے نہیں شمار کیاہے اس لئے کہ اس سے اُن کا کچھ ذاتی نفع بھی تھا اور وہ اپنی زوجہ کی حمایت اور حفاظت کرنا ہے پس خدا کے لئے وہی عمل ہوتاہے جس میں کسی دوسری چیز کی آمیزش نہ ہو خالص خدا ہی کے لئے کیا ہو اور ابراہیمؑ کے اس قول کا جو انھوں نے ستاروں کو دیکھ کر کہا تھا۔ یعنی هٰذَا رَبِّیْ۔ یہ میرا پروردگار ہے اس کا کچھ شمار نہیں کیا کیونکہ اس وقت وہ بچّہ تھے مکلف نہ تھے۔

حکایت :- علامہ دمیریؒ نے حیوٰۃ الحیوان میں ذکر کیاہے کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو جنگل کے تمام وحشی جانور آکر آپ کو سلام کرتے تھے اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے آپ ہر جنس کو اُس کے مناسب دُعا دیتے جاتے تھے یہانتک کہ ہرنوں کی ایک جماعت آئی آپ نے اُن کو بھی دُعا دی اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اُن میں مُشک کے نافہ پیدا ہوگئے دوسرے گروہ نے اُن سے اس کا سبب پوچھا انھوں نے کہا کہ ہم آدم علیہ السلام کی زیارت کرنے گئے تھے۔ انھوں نے ہمیں دعا دی تھی اور ہماری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تھا اسو جہ سے یہ بات پیدا ہوگئی اس پر وہ گروہ بھی گیا۔ انھوں نے انکو بھی دعا دی اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرا لیکن انھیں کچھ نہ ملا۔ تب وہ ان سے کہنے لگے کہ ہم نے بھی تمھاری ہی طرح کیا لیکن ہمیں تو کچھ بھی نہ حاصل ہوا انھوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہم نے خدا کے واسطے ان کی زیارت کی تھی اور تم نے مشک کے لئے اس لئے ہم کامیاب ہوئے اور تم محروم رہے۔

مسائل :- پہلا مسئلہ۔ اگر کسی نے دوسرے سے کہا کہ تو اپنی فرض نماز پڑھ اور میرے ذمہ تیرے لئے ایک اشرفی ہے تو نماز ہوجائے گی۔ اور کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر کسی نے حمیت کا روزہ رکھا تب بھی روزہ ہوجائیگا یا قرضخواہ سے بھاگنے کے لئے نماز پڑھنے لگا تب بھی نماز ہوجائیگی۔ دوسرا مسئلہ۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ کسوف و خسوف اور استسقاء کی نماز روزی مانگنے کے لئے ہوتی ہے۔ تیسرا مسئلہ۔ مشک پاک ہے ایسا ہی وہ نافہ بھی جو ہرن کے زندہ ہونے کی حالت میں کاٹ لیا گیا ہو روضہ میں کتاب الایمان میں مذکور ہے اگر کسی شخص نے کوئی سونگھنے کی شے غصب کرلی اور اس کے پاس کچھ عرصہ تک رہی تو اُس کی اُجرت واجب ہوگی۔ اور کتاب الاجارہ میں ہے مشک اور خوشبو دار پھول اور بہت سے سیبوں کا سونگھنے کے لئے کرایہ پر لینا جائز ہے ہاں اگر ایک آدھ سیب ہو تو ناجائز ہے۔ فائدہ۔ ابن الصلاحؒ نے بروایت علی طبری بیان کیاہے کہ مشک کا نافہ بھی ہرنی سے ویسے ہی

نکلتا ہے۔ جیسے مرغی سے انڈا اور نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ مشک کا سونگھنا ہر قسم کے درد سر کو۔ جیسے کہ شقیقہ وغیرہ ہے۔ نافع ہے اور اگر سرمہ میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھ کی روشنی زیادہ ہوتی ہے اور اگر شہد کیساتھ ملا کر لگایا جائے تو بیاض چشم کو دور کر دیتا ہے اور ہرن کے بچہ کا گوشت فالج اور قولنج کو نافع ہے اور ابن طرخان نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ مشک تمام اعضائے باطنی کو تقویت دیتا ہے خواہ سونگھا جائے یا کھایا جائے اور ضعف کو بہت مفید ہے اور اس کے منافع بہت ہیں اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہت استعمال کیا کرتے تھے۔ **لطیفہ** ۔ نسفی نے بیان کیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تو ان کے ساتھ انجیر کے چار پتے بھی اترے تھے۔ تمام حیوانات نے چاہا کہ انھیں توبہ کی مبارک باد دیں لیکن چار جانور سب سے پہلے ان کے پاس جا پہنچے جن میں سے ایک ہرن تھا انھوں نے ایک پتہ اسے کھلا دیا اس سے مشک کا ظہور ہوا اور دوسرے شہد کی مکھی تھی ایک پتہ اسے کھلا دیا اس سے شہد پیدا ہوا تیسرا ابریشم کا کیڑا تھا ایک پتہ اسے کھلایا تو اس سے ریشم پیدا ہوا چوتھے دریائی گائے تھی ایک پتہ اسے کھلایا تو اس سے عنبر پیدا ہوا نزہتہ النفوس والافکار میں میری نظر سے گذرا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ چند ثقہ لوگوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عنبر ایک قسم کی گھاس ہے جو خدا کی قدرت سے سمندر کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ عنبر کے فوائد یہ ہیں کہ اس سے دماغ و قلب اور حواس کو تقویت ہوتی ہے۔ اور درد معدہ کو نفع دیتا ہے خواہ کھایا جائے یا اس کے روغن کی مالش کی جائے اور نزلہ اور شقیقہ یعنی آدھا سیسی کو بھی اس کی دھونی اور اس کے روغن کی مالش سے نفع ہوتا ہے اور روغن بان کے ساتھ اس کی مالش وجع الظہر یعنی پشت کے درد کو مفید ہے۔ خوش بو کے لحاظ سے مشک کے بعد عنبر کو تمام خوشبوؤں پر فوقیت حاصل ہے۔

حکایت: ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں تیس ۳۰ برس تک پہلی صف میں نماز پڑھتا رہا ایک دن پچھڑ گیا اور دوسری صف میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا لوگوں نے جو مجھے دیکھا تو مجھے بڑی خجالت ہوئی اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ لوگ جو مجھے پہلی صف میں نماز پڑھتے دیکھا کرتے تھے یہ بات مجھے بھاتی تھی ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اخلاص کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ مدح اور ذم دونوں برابر ہو جائیں نہ کسی کی تعریف سے خوشی ہو نہ مذمت سے رنج۔ اور ابو سلمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشارت ہے اس کے لئے جس کا ایک قدم بھی خالص خدا کے لئے اٹھا ہو۔ تفیل بن عیاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے خیال سے عمل کا ترک کرنا اور ان کے خیال سے عمل کرنا دونوں شرک ہیں اخلاص یہ ہے کہ خدا ان دونوں باتوں سے پاک رکھے۔ عبدئی رحمہ اللہ نے سورۂ برارۃ کے متعلق بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے ہلکی نماز پڑھی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر کوڑا لے کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ نماز دہرا اس نے نماز اطمینان سے دہرائی پھر انھوں نے اس سے پوچھا کہ یہ بہتر ہے یا پہلی نماز اس نے جواب دیا کہ پہلی اس لئے کہ وہ میں نے خدا کیلئے پڑھی تھی اور یہ کوڑے کے خوف سے پڑھی ہے

حکایت: ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کھو گئی آپ نے فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے یعنی خدا کی

راہ میں پھر کسی نے آکر خبر دی کہ وہ فلانی جگہ ہے آپ اس کی طرف جھپٹے لیکن پھر لوٹ آئے اور کہنے لگے میں خدائے بزرگ سے مغفرت چاہتا ہوں ۔ ابوطالب مکی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کسی نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ خدا نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اُس نے جواب دیا کہ مجھے جنت میں داخل کر دیا اور یہ کہہ کر ایک آہ کھینچی ۔ اُس نے دریافت کیا کہ آہ کیوں کرتا ہے اُس نے کہا کہ جب میں جنت میں گیا تو میں نے علیین میں بڑے بڑے محل دیکھے جب میں نے محل میں جانے کا ارادہ کیا تو کہا گیا کہ اس شخص کو لوٹا دو یہ محل اس کے لئے ہیں کہ جو خدا کی راہ میں جو کچھ کرنا ہو کر گذرے یہ تو کسی چیز کے لئے فی سبیل اللہ کہتا تھا اور اس کے بعد پھر جاتا تھا اگر یہ خدا کی راہ میں کر گذرا کرتا تو ہم بھی اُسے جانے دیتے اسی طرح ایک اور شخص سے خواب میں کسی نے پوچھا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا کہ میں نے جتنے کام خدا کے واسطے کئے تھے مجھے سب ملے یہاں تک کہ میری ایک بلّی مر گئی تھی میں اس کے لئے خدا سے ثواب کا امیدوار رہا تھا نیکیوں کے پلّے میں میں نے اس کو بھی پایا ۔ جب میں نے یہ دیکھا تو پوچھا کہ میرا ایک گدھا بھی مر گیا تھا وہ کہیں نہیں دکھائی دیتا جواب ملا تو نے اس کے لئے ثواب کی امید نہ کی تھی اگر کی ہوتی تو وہ بھی ملتا ۔ کسی صالحہ عورت کا حال منقول ہے کہ اُس نے اپنا لڑکا خدا کے واسطے دیدیا تھا پھر ایک مدت بعد وہ اس کے پاس آیا اور آن کر دروازہ کھٹکھٹایا اور اس سے کہا میں تمہارا فلاں لڑکا ہوں اُس نے جواب دیا کہ میں تو خدا کے واسطے تجھکو دے چکی اب تو میں تجھے کبھی نہ دیکھوں گی پھر وہ لڑکا محبتِ خدا میں چلا گیا اور اُس نے اسے کبھی نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا ۔ فائدہ ۔ جس کا نماز میں یا مسجد میں وضو ٹوٹ جائے اس کے لئے مستحب ہے کہ اپنی ناک پر اپنا ہاتھ رکھ لے تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ نکسیر پھوٹ گئی ہے یہ اگرچہ ریاکاری معلوم ہوتی ہے لیکن مستحب ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے نماز کی حالت میں کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو اسے چاہئے کہ پھر جائے ۔ اسے ابن عمار نے تسہیل المقاصد میں ذکر کیا ہے ۔

حکایت :۔ رسالہ قشیریہ میں ہے کہ کسی نے کہا تھا کہ اگر مجھے خدا دنیا میں سے کچھ بھی دیگا تو میں فقیروں کو دے دوں گا پھر ایک شخص نے اسے ایک اشرفی دی اسوقت اپنے جی میں کہنے لگا کہ شاید مجھے اس کی ضرورت پڑے اور اشرفی رکھ لی اس کے بعد اُس کے ڈاڑھ میں درد اٹھ کھڑا ہوا اس نے اس کو اکھڑوا ڈالا پھر دوسری ڈاڑھ میں درد اٹھا اسے بھی اکھڑوا ڈالا پھر اس نے ہاتف کی آواز سنی کہ اگر تو وہ اشرفی فقیروں کو نہ دے دیگا تو تیرے منہ میں ایک دانت بھی باقی نہ رہیگا ۔ امام غزالی کی احیاء العلوم میں ہے کہ قوم بنی اسرائیل کے ایک عابد کا کسی تودۂ ریگ پر گذر ہوا اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ آٹا بن جاتا اور میں اس کا مالک ہوتا تو بنی اسرائیل کے فقیروں کو سب کا سب بانٹ دیتا اس پر خدا نے اُن کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں سے کہہ دو کہ خدا نے تجھکو اس قدر ثواب دیدیا کہ جتنا اگر تیرے پاس اس تودۂ ریگ کے برابر آٹا ہوتا اور تو اسے خیرات کر دیتا اور ثواب ملتا ۔ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ خدا جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں جو ہمیشہ رکھیگا یہ ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہے کیونکہ مسلمان کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اپنی زندگی بھر خدا کی عبادت کرتا رہے اور اسی طرح کافر نیت رکھتا ہے کہ عمر بھر

کفر کو نہ چھوڑے کسی نے لوگوں کی ضیافت کی اور ہزار چراغ روشن کئے ایک شخص نے اس سے کہا کہ یہ تو تو نے اسراف کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ان میں سے جو خدا کے لئے نہ ہوں ان کو گل کر دو اس نے چراغوں کو گل کرنا چاہا لیکن ایک بھی گل نہ ہو سکا۔

حکایت: کسی نے حضرت جُنیدؒ سے کہا کہ ابوالحسنؒ نوری لوگوں سے سوال کرتے پھرتے ہیں یہ سن کر انھوں نے ان کے لئے سو درہم تولے اور ایک مٹھی بے تولے ڈال دی اور خادم سے کہا کہ یہ سب ابوالحسن نوریؒ کو دیدو نوری نے سنو تول کر الگ کر دیئے اور نوکر سے کہا کہ یہ تو جُنیدؒ کو واپس دیدو اور جو کچھ بڑھا تھا وہ لے لیا اس کے بعد نوریؒ نے کہا کہ جنید چاہتے تھے کہ دونوں طرح سے فائدہ میں رہیں سنو تو اپنی طرف سے ثواب حاصل کرنے کے لئے دیئے تھے اور ایک مٹھی بے تولے خدا کے واسطے دی تھی جو کچھ خدا کے لئے تھا وہ تو میں نے لے لیا اور جو کچھ اپنے لئے تھا وہ میں نے چھوڑ دیا یہ خبر جنیدؒ کو پہونچی تو انھوں نے کہا کہ ہاں جو کچھ اُن کا تھا وہ لے لیا ہے اور جو کچھ ہمارا تھا وہ چھوڑ گئے ہیں۔ فائدہ۔ نوری کا نام احمد بن محمد بغدادی تھا دو سو پچانوے ہجری میں اُن کا انتقال ہوا انھوں نے خود اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک دن میں نے غسل کیا ایک چور آکر میرے کپڑے لے گیا پھر تھوڑی دیر میں آکر اسی جگہ رکھ گیا اور اس کا ہاتھ الگ ہو کر رہ گیا تھا میں نے خدا سے عرض کی کہ اے پروردگار اس نے میرے کپڑے مجھے پھیر دیے آپ اس کا ہاتھ اسے پھیر دیجئے چنانچہ پھر اس کا ہاتھ بھی اچھا ہو گیا۔

حکایت: ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اپنی سلطنت میں سیر کرتا ہوا نکلا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس گائے ہے اس نے اس کا اتنا دودھ دوہا جتنا تیس گائے کا ہوتا ہے۔ بادشاہ کو اس سے بڑا تعجب ہوا اور اس کے لینے کا ارادہ کیا پھر جب دوسرا دن ہوا بادشاہ پھر دوہنے کے موقع پر گیا دیکھا کہ اسی گائے کا آدھا دودھ رہ گیا ہے بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ اس کا دودھ کم کیسے ہو گیا کیا کل کی جگہ اس کو آج نہ چرایا تھا اس نے جواب دیا کہ ہاں چرایا تو تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ شاید بادشاہ نے ظلم کا ارادہ کیا ہے بادشاہ اپنے ارادہ سے درگذرا پھر گائے کا دودھ بھی اتنے کا اتنا ہو گیا۔

حکایت: امام ابوحنیفہؒ کے پاس کچھ تجارتی مال آیا آپ کے پاس کچھ تاجر اس کی خریداری کے لئے آئے آپ نے فرمایا کہ اچھا دن نکل آئے تو بیچینگے جب صبح ہوئی تو کچھ دوسرے تاجر بھی آپہونچے اور انھوں نے دام بھی زیادہ لگائے آپ نے فرمایا کہ ہم تو جن تاجروں سے بیچنے کا ارادہ کر چکے ہیں انھیں کے ہاتھ بیچیں گے۔

حکایت: ایک دفعہ نوشیروان شکار کے لئے نکلا راہ میں اسے پیاس لگی اتنا میں جنگل میں اسے ایک باغ نظر آیا اور اس کے پاس ایک لڑکے کو دیکھا اس سے پانی مانگا اس نے جواب دیا کہ یہاں پانی نہیں ہے۔ اس پر نوشیروان نے اس سے کہا کہ اچھا ایک انار ہی لے آ چنانچہ وہ ایک انار لے آیا اور اس کو دیا نوشیروان کو وہ شیریں معلوم ہوا بہت پسند کیا اور ارادہ کیا کہ وہ باغ لے لے پھر اس سے کہا کہ ایک انار اور لا دے اس نے دوسرا انار لا دیا وہ کھٹا نکلا نوشیروان نے پوچھا کہ کیا یہ کسی اور درخت کا انار تھا اس نے کہا نہیں

اُسی درخت کا تھا نوشیروان نے پوچھا کہ اس کا مزہ بدلا ہوا کیوں ہے لڑکے نے جواب دیا کہ شاید بادشاہ کی کچھ نیت بدل گئی ہوگی یہ سُن کر وہ اپنے ارادہ سے درگذرا اور پھر اُس سے ایک انار اور مانگا اس نے لاکر حاضر کیا یہ انار پہلے سے بھی عمدہ تھا نوشیروان نے اس سے پوچھا کہ یہ انار عمدہ کیونکر ہوگیا اس نے جواب دیا کہ حاکم کی نیت کی درستی سے۔

حکایت ؛ کسی بادشاہ نے ایک شخص کو وزیر مقرر کرکے اپنا مقرب بنایا ایک شخص نے چاہا کہ بادشاہ کا وہ مقرب نہ رہے اس لئے بادشاہ سے کہا کہ وزیر کہتا ہے کہ بادشاہ کے منہ سے بڑی بدبو آتی ہے بادشاہ یہ سُن کر نہایت غضبنا ہوا اور اس کو بلا بھیجا یہ شخص وزیر کے پاس پہونچا اور اس کو ایسی چیز کھلائی جس میں بکثرت لہسن پڑا ہوا تھا اس کے بعد اس سے کہا کہ بادشاہ نے آپ کو یاد کیا ہے۔ وزیر جب بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اُس نے اپنے منہ پر اپنا ہاتھ اس خیال سے رکھ لیا کہ کہیں بادشاہ کو لہسن کی بو سے تکلیف نہ پہونچے بادشاہ سمجھا کہ چغل خور ٹھیک کہتا تھا چنانچہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے حاکم کے نام فرمان لکھا کہ وزیر کو ہلاک کر ڈالے اور وزیر کو وہ فرمان دیکر کہا کہ فلاں حاکم کے پاس اس کو لیجا چغل خور یہ دیکھ رہا تھا، سمجھا کہ بادشاہ نے مجھکو جھوٹا سمجھا اور شاید وزیر کو انعام دلوایا کیونکہ بادشاہ کی عادت تھی کہ اپنے ہاتھ سے اچھی ہی بات لکھا کرتا تھا اُس نے وزیر سے پوچھا کہ بادشاہ نے آپ کو کیا حکم دیا اس نے کہا کہ ایک فرمان دیا ہے کہ میں اسے فلاں حاکم کو دیدوں۔ وہ بولا کہ لایئے میں دے آؤں چنانچہ وزیر نے اُس کے حوالے کر دیا وہ حاکم کے پاس پہونچا اُس نے فوراً اسے قتل کر ڈالا کچھ دنوں بعد جب وزیر پھر بادشاہ کے پاس گیا تو اس کو سخت تعجب ہوا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تو نے میرا فرمان فلاں حاکم کو نہیں دیا تھا اُس نے کہا بیشک نہیں دیا تھا بلکہ مجھ سے فلاں شخص لے گیا تھا اُس نے وزیر سے پوچھا کہ کیا تو نے میری نسبت ایسا کہا تھا اُس نے کہا کہ خدا کی پناہ بھلا میری یہ کیا مجال ہے۔ اس نے پوچھا کہ پھر تو نے اپنے منہ پر ہاتھ کیوں رکھا تھا وزیر نے کہا مجھے فلاں شخص نے کھانا کھلایا تھا جسمیں بکثرت لہسن تھا اس لئے میں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا کہ آپ کو ناگوار نہ گذرے تب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ چاہتا تھا کہ وزیر مقرب نہ رہے اور بادشاہ اس سے ناراض ہو جائے۔ اس پر بادشاہ نے اس کو پہلے ہی کی طرح مقرب بنالیا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو شرک سے بچو اس لئے کہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اور فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ یعنے اے خدا ہم آپکے ساتھ کسی شئی کو جسے ہم جانتے ہوں شریک کرنے سے پناہ مانگتے ہیں اور جو کچھ ہم نہیں جانتے اُس سے بھی معافی کے خواستگار ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور بعض نے روایت کیا ہے کہ اس دعا کو روزانہ تین بار پڑھا کرو۔

باب دوم

عقائد کا بیان

جاننا چاہیئے کہ ایمان کی درستی کے لئے عقیدہ کا درست ہونا شرط ہے اور وہ ان باتوں کا یقین کرنا ہے کہ خدا زندہ ہے بڑا جاننے والا ہے۔ قادر ہے۔ سب کچھ سنتا ہے اگرچہ (ہم لوگوں کی طرح) اس کے کان نہیں اور سب کچھ دیکھتا ہے اگرچہ اس کے (ہم لوگوں کی طرح) آنکھ کا ڈھیلا اور پلکیں نہیں۔ بغیر ہونٹھ اور زبان کے تکلم کرتا ہے۔ تمام کائنات کی تدبیر کرتا ہے جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو کچھ نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ وہ بلندی اور پستی میں ہونے سے پاک ہے وہ اس سے بھی مبرّا ہے کہ عرش اس کو اٹھائے یا آسمان اسے گھیرے یا بادل اس پر سایہ کرے یا کوئی چھت اس کو محدود کردے یا کسی مکان میں وہ سما جائے۔

امام ابوحنیفہؒ سے جب اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ جو خدا کو اوپر یا نیچے کی جہت میں محصور کرے وہ کافر ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ استوا کے معنی تو معلوم ہیں لیکن اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے اور اس کی پوچھ گچھ کرنا بدعت ہے۔ امام شافعیؒ سے جب یہ پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم کسی چیز کے ساتھ دیئے بغیر ایمان لے آئے اور کسی تمثیل کے بغیر ہم نے تصدیق کی۔ امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ استوا یعنی برابر ہوا اس سے وہی مراد ہے جیسا کہ اُس نے ارشاد کیا ہے نہ وہ جو کچھ کہ دل میں خیال پیدا ہوتا ہے۔ شبلیؒ نے فرمایا ہے کہ خدا ہمیشہ سے ہے اور عرش حادث ہے یعنی خدا کے بنانے سے بنا ہے اور اس کے لئے استوا ثابت ہے (خلاصہ یہ کہ الرحمٰن علی العرش استویٰ۔ متشابہات میں سے ہے اس کے ظاہری معنے خدا کی شان کے خلاف ہیں ہاں جو کچھ خدا کی مراد ہو وہ حق ہے لیکن چونکہ صاف طور پر ہم کو نہیں بتایا گیا اس لئے ہم اس کی کیفیت کی تعیین نہیں کر سکتے اجمالاً ایمان لاتے ہیں) ذوالنون مصریؒ سے جو اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ خدا کی ذات تو ثابت ہے اس کے لئے کوئی جگہ نہ ٹھہراؤ اور یہ سمجھ لو کہ جو کچھ تمھارے دل میں خیال آئے خدا ویسا نہیں ہے اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جس کا تم خیال نہیں کر سکتے۔ جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ توحید کا سب سے بزرگ کلمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کا یہ قول ہے کہ خدا نے اپنی معرفت کا خلق کے لئے کوئی طریق نہیں بنایا ہے اگر ہے تو یہ ہے کہ خدا کی معرفت سے انسان عاجز ہو جائے ابو محمد جوینی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ عرش سفید موتی سے بنایا گیا ہے اور وہ خدا کے لحاظ سے ایک

ذرہ سے بھی کمتر ہے پھر اُس کی قرارگاہ کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ استاد ابو منصور بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اِسی طرف گئے ہیں کہ استوا کے معنے قہر و غلبہ کے ہیں یعنی رحمٰن عرش پر غالب ہے اور وہ خدا کے سامنے مقہور و مغلوب ہے اور اس کے ذکر کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب سے بڑی مخلوق ہے اور اہل سنت نے استوا کے معنی دوسرے بیان کئے ہیں اور وہ بلندی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ جو کچھ وہ شریک کرتے ہیں خدا اُس سے عالی ہے اس نے خود کو ارتفاع کے ساتھ متصف نہیں کیا اس لئے کہ وہ پہلے بھی حاصل تھا حالانکہ عرش وغیرہ کسی چیز کا وجود نہ تھا۔

جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے کہا کہ خدا کسی چیز میں ہے یا کسی چیز سے ہے یا کسی چیز پر ہے وہ مشرک ہے اس لئے کہ اگر کسی چیز پر ہوتا تو وہ چیز اُسے اٹھائے ہوتی اور اگر کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا اور کسی کے پیدا کرنے سے بنا ہوتا اور اگر کسی چیز میں ہوتا تو گھرا ہوتا حالانکہ خدا ان سب باتوں سے پاک ہے خدائے تعالیٰ کے اس قول سے ءَاَمِنْتُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ یعنی جو آسمان میں ہے کیا تم اُس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمھیں زمین میں دھنسا دے جو شبہ پیدا ہوتا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ ہر بلند شئے کو سما کہہ سکتے ہیں اور یہاں کفار سے اُن کے زعم پر مبنی کر کے خطاب کیا گیا ہے اُن کا گمان تھا کہ زمین کے جو معبود ہیں وہ تو بُت ہیں اور خدائے تعالیٰ اعلیٰ درجہ کا معبود ہے اور یہاں سما سے آسمان دنیا یا کوئی اور آسمان مراد نہیں بلکہ بلندی و علو مراد ہے اور علو سے بھی ظاہری علو مراد نہیں بلکہ علو جلال مقصود ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ امیر سے عالی یعنی بلند مرتبہ ہے اگرچہ دونوں ایک ہی فرش پر بیٹھے ہوں اور ایسا ہی خدا کا یہ قول ہے وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ یعنی وہ اپنے بندوں پر قہر و غلبہ رکھنے والا ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں مرتبہ اور عظمت کی فوقیت ہے فرعون کے قول کو دیکھو کہ اُس نے اپنی تعریف میں کہا ہے کہ میں بنی اسرائیل پر عظمت رکھتا ہوں چنانچہ وہ کہتا ہے اِنَّا فَوْقَھُمْ قَاھِرُوْنَ اور ظاہر ہے کہ اس کی مراد یہاں فوقیت سے فوقیت مکانی نہیں ہے۔ تفسیر کشاف میں ایک دوسرے ہی معنے مذکور ہیں چنانچہ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ الآیۃ کے معنی وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کیا تم خدا کی آسمانی حکومت سے بے خوف ہو گئے ہو الخ یہ توجیہ اسبات پر مبنی ہے کہ یہاں ملکوت کا لفظ جو مضاف تھا حذف کر دیا گیا اور مضاف الیہ اس کا قائم مقام بنا دیا گیا اور یہ صورت قرآن شریف میں بکثرت مستعمل ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَجَآءَ رَبُّکَ یعنی جَآءَ اَمْرُ رَبِّکَ یا رب آیا یعنے تیرے پروردگار کا حکم آپہونچا اسی طرح فرمایا ہے واسئل القریۃ التی شہر سے یعنے شہر والوں سے پوچھو اور اکثر لوگ قائل ہیں کہ اس سے شہر مصر مراد ہے اور خدا کے اس قول وَاسْئَلْھُمْ عَنِ الْقَرْیَۃِ میں قریہ سے اکثر کے نزدیک ایلہ مراد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طبریہ مراد ہے کیونکہ وہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔

فائدہ: خدا تعالیٰ نے سورۂ تبارک میں ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ یعنی جو آسمان میں ہے کیا تم اُس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمھیں زمین میں دھنسا دے کے بعد فرمایا اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ

حاصِبًا یعنی کیا تم جو آسمان میں ہے اُس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم پر پتھر بھیجدے اور سورۂ انعام میں ارشاد فرمایا ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ یعنی آپ کہہ دیجئے وہ (خدا) اسبات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر کی جانب سے عذاب بھیجے یا نیچے کی جانب سے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سورۂ تبارک میں پہلے زمین میں دھنسا دینے کا ذکر کیا ہے اس کے بعد اوپر سے عذاب نازل کرنے کا اور سورۂ انعام میں اس ترتیب کو الٹے دیا ہے اس میں حکمت کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ سورۂ تبارک میں ان آیات سے پہلے یہ مضمون تھا کہ خدا نے زمین کو تمھارے سلئے پست کر دیا ہے اس کے مناسب یہی تھا کہ زمین میں دھنسا دینے کی پہلے تہدید کیجائے بخلاف سورۂ انعام کے کہ اُس میں یہ مضمون گذر چکا تھا کہ خدا اپنے بندوں پر قاہر و غالب ہے اس کے مناسب یہی تھا کہ ایسا عذاب پہلے بیان کیا جائے جو اوپر کی طرف سے نازل ہو۔ اور جس آیت کا مضمون یہ ہے کہ وہ خدا آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے تمھاری چھپی اور ظاہر باتوں کو جانتا ہے اس کا کئی طرح پر جواب دیا گیا ہے۔ پہلا جواب یہ ہے کہ خدا کے آسمان میں ہونے کے ظاہری معنے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا کی ملک ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو کچھ آسمان زمین میں ہے کس کا ہے اور پھر خود ہی جواب دیا ہے کہ خدا کا ہے (اور عربی میں ما کا لفظ جو اردو میں لفظ جو کچھ کا مرادف ہے اس آیت میں آیا ہے وہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کو شامل ہے جیسا کہ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا میں اسی طرح پر مستعمل ہوا ہے) پس اگر خدا آسمان میں ہوتا تو لازم آتا کہ خدا خود اپنا بھی مالک ہو اور یہ محال ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن میں فی السَّمٰوٰت کا لفظ بصیغۂ جمع واقع ہوا ہے تو اگر خدا کا آسمان میں ہونا ظاہری معنی کے لحاظ سے مراد لیا جائے تو یا تو خدا ایک آسمان میں ہوگا یا سب آسمانوں میں ایک آسمان میں ہونا تو الفاظ آیت کے خلاف ہے اور اگر تمام آسمانوں میں خدا کا ہونا تسلیم کیا جائے تو چونکہ ایک ہی چیز کئی جگہ نہیں پائی جا سکتی اس لئے یہ ضرور ماننا پڑے گا کہ کچھ حصہ ایک آسمان میں ہو اور کچھ دوسرے میں اس طرح پر خدا کا مرکب اور ذی اجزا ہونا لازم آئیگا اور یہ محال ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ وہی خدا بشخصہ جو آسمان میں ہے دوسرے میں بھی موجود ہو تو لازم آئیگا کہ ایک ہی شئے دو مکانوں میں متحیز اور متمکن ہو یہ بھی محال ہے خلاصہ یہ کہ خدا کسی مکان میں ہونے سے پاک ہے۔ خواہ آسمان ہو یا زمین۔ تیسرا جواب ہے کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ خدا آسمانوں میں ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ خدا اس کے اوپر بھی کوئی عالم پیدا کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو خدا کا عالم کے نیچے ہونا لازم آئے گا اور اس کا کوئی قائل نہیں اور نہ یہ ممکن ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو خدا کا عجز لازم آئیگا اور یہ بھی محال ہے۔ پس ان وجوہ سے ثابت ہوا کہ آیت کے ظاہری معنی مراد نہیں ہو سکتے اس لئے غیر ظاہری یعنی مجازی معنے مراد لینا ضروری ہوا اور اس کی کئی صورتیں ہیں اوّل یہ کہ اس سے مراد ہے کہ خدا آسمانوں کی تدبیر میں ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں فلاں کام میں ہے یعنی اس کی تدبیر میں لگا ہوا ہے۔ دوم یہ کہ خدا کا قول هُوَ اللّٰهُ یعنی وہ خدا ہے کلام تام ہے۔ اس کے بعد فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَهْرَکُمْ سے ایک دوسری بات شروع ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ خدا آسمان والوں یعنی فرشتوں کے بھی

ظاہری اور باطنی امور کو جانتا ہے اسی طرح زمین والوں کے بھی پوشیدہ اور ظاہری امور سے واقف ہے۔ سوم یہ کہ الفاظ آیت کی اصلی ترتیب یوں سمجھنا چاہیئے وَهُوَ اللّٰهُ يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ یعنی خدا کا علم ہر شئے کو شامل ہے آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اُسے بھی جانتا ہے اور تمھارے پوشیدہ اور ظاہری امور بھی اُسے معلوم ہیں۔

اس صحیح حدیث سے کہ خدا ہر شب کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے الخ جو شبہ ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری صحیح حدیث سے اس کی تفسیر معلوم ہوتی ہے جسے نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی سے روایت کیا ہے مضمون اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا رات کے نصف اول وقت گذرنے تک مہلت دیتا ہے پھر ایک منادی کو حکم دیتا ہے کہ وہ یہ کہہ کہہ کر پکارے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول ہو۔ ہے کوئی معافی مانگنے والا کہ اس کو معاف کیا جائے ہے کوئی سائل کہ اس کا سوال پورا کیا جائے اور پہلی حدیث میں جو ندا وغیرہ کی نسبت خدا کی طرف آئی ہے اُس میں تعظیم و اہتمام کے لحاظ سے ایسا کہہ دیا گیا ہے جیسے کہ کہا کرتے ہیں کہ سلطان نے فلاں بات کی منادی کی حالانکہ اُس کے حکم کی منادی کوئی دوسرا کرتا ہے۔

ترمذی اور ابوداؤد نے بروایت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلعم کی جان ہے کہ اگر تم ساتویں زمین تک ایک رسی لٹکاؤ تو وہ خدا تک جا پہونچے گی۔ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ دو فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان میں ملے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ کہاں سے آتے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ ساتویں زمین سے اپنے پروردگار کے پاس سے پھر دوسرے نے کہا کہ میں ساتویں آسمان سے اپنے پروردگار کے پاس سے آتا ہوں۔ امام الحرمین رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا خدا کسی جہت میں ہے انھوں نے کہا کہ نہیں اُس نے پوچھا کہ یہ آپ نے کہاں سے جانا انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے جس کا مضمون یہ ہے کہ مجھے یونس بن متی پر فضیلت مت دو کیونکہ جب انھوں نے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔ مچھلی کے پیٹ میں کہا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتویں آسمان پر مخاطبت ہوئی تھی خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح سے بات سُن لی اُسی طرح یونس علیہ السلام کی بھی سُن لی تھی کچھ فرق نہیں ہوا پس اگر خدا کسی جہت میں ہوتا تو ایک کی بات کو دوسرے کی نسبت زیادہ سنتا حالانکہ ایسا نہیں۔

فائدہ: ابوعبداللہ مغربی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کی کہ مجھے خدا سے ایک حاجت ہے کس وسیلہ سے دعا کروں آپ نے ارشاد فرمایا جس کو خدا سے کوئی حاجت ہو اُسے چاہیئے کہ دو سجدے کرے یعنی دو رکعت ادا کرے اور سجدے کی حالت میں چالیس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھے اور حدیث میں آیا ہے کہ کوئی مصیبت زدہ اس کو نہیں پڑھتا جس کی مصیبت دور نہ ہو جاتی ہو دوسری حدیث میں ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی مسلمان آدمی نے کسی چیز کے لئے اسے پڑھا ہو اور اس

کی دُعا نہ قبول ہوگئی ہو اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے حدیث میں یہ جو آیا ہے کہ ایک لونڈی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ پوچھا کہ خدا کہاں ہے۔ اور اس نے جواب دیا تھا کہ آسمان میں۔ اس سے شبہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ایک بت پرست قوم میں کی تھی جو خدا کے منکر تھے پس جب اُس نے خدا کا اقرار کر لیا تو وہ ایماندار بن گئی اگر اس کی اس بات پر انکار کیا جاتا تو شاید وہ سمجھتی کہ خدا ہی کا انکار مقصود ہے اس لئے آپ خاموش رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جانے بھی دو وہ تو ایمان لائی ہے کیونکہ اس کے اشارہ سے خدا کی تعظیم معلوم ہوتی ہے جیسے کہ ایک قوم نے کہا تھا کہ ہم صابی ہوگئے صابی ہوگئے (صابی کے معنے بددین ہیں اور کفار مسلمانوں کو صابی کہا کرتے تھے یہ لوگ بیچارے اسلام لاتے وقت اپنے پہلے محاورے کے موافق بجائے اس کے کہ کہتے ہم اسلام لے آئے یہ کہنے لگے کہ ہم صابی ہوگئے) اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو انھیں قتل کر ڈالا تو اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اور اُن پر انکار کیا۔

بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب آدمی نماز پڑھتا ہے تو خدا سامنے ہوتا ہے پس اگر خدا تعالیٰ اوپر ہی کی جہت میں ہوتا تو پھر اس ممانعت کے کیا معنے ہوتے اور یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ قیامت کے دن خدا آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر اُن کو اپنے ہاتھ میں لے لیگا اُس سے شبہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یقینی دلیل سے ثابت ہوگیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے یہی متعارف معنی مراد نہیں ہوسکتے اور ید کا لفظ عربی محاورہ میں جیسے ہاتھ کے معنے میں آتا ہے اسی طرح قوت کے معنے میں بھی مستعمل ہے چنانچہ خود قرآن شریف میں آیا ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ یعنی ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو قوت والا ہے اور ملک کے معنے میں بھی آتا ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ آپ کہہ دیجئے بیشک فضل خدا کے ہاتھ میں ہے یعنی خدا کی ملک اور اختیار میں ہے اور نعمت کے معنے میں بھی آتا ہے کہا کرتے ہیں کہ فلاں کا ہاتھ فلاں پر ہے یعنی فلاں کی فلاں پر نعمت ہے اور صلہ کے معنی میں بھی آتا ہے قرآن شریف میں آیا ہے أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یعنی یا وہ معاف کردے جس کے ہاتھ اور قبضہ میں عقد نکاح ہے اور نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ جہنم میں برابر لوگ ڈالے جائینگے اور وہ یہی کہتی رہے گی کہ کچھ اور بھی ہے یہاں تک کہ رب العزت اپنا قدم اس میں رکھیگا۔ اس کا جواب حسن بصریؒ نے یہ دیا ہے کہ قدم سے خدا کی مخلوقات میں سے بُرے لوگ مراد ہیں جن کو خدا جہنم ہی میں رکھیگا اور بعض نے کہا ہے کہ قدم خدا کی ایک مخلوق ہے جس کو خدا پیدا کرکے جہنم میں ڈال دیگا چنانچہ صحیح حدیث میں جو مضمون وارد ہوا ہے اس کا مؤید ہے کہ جنت ہمیشہ بڑھتی رہے گی یہانتک کہ خدا ایک مخلوق کو اس کے لئے پیدا کرے گا اور جنت کی فاضل جگہ میں انھیں بسائے گا۔ ایک دوسری صحیح روایت میں

قاف کے کسرہ کے ساتھ وارد ہوا ہے جس کے معنے قدیم ہونے کے ہیں اور ایک اور روایت میں ہے جس کا مضمون یہ ہے یہاں تک کہ جبار اپنا رجل رکھیگا رجل کے معنے ہر چند کہ پیر کے بھی ہیں لیکن جماعت کو بھی کہتے ہیں چنانچہ کہا کرتے ہیں جاءنا رجل من الجراد ہمارے پاس ٹڈیوں کی ایک جماعت یا جھنڈ آیا ابن عماد نے کہا ہے بعض کا قول ہے کہ جبار سے مراد فرعون ہے۔ قرطبی نے کہا ہے فرعون ولید بن مصعب کا لقب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اُس کا نام قابوس تھا اور فرعنہ کے معنی جس سے فرعون مشتق ہے چالاکی اور مکر کے ہیں عقلاً اور نقلاً یعنی قرآن اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ۔ اعضا جہت۔ حرکت وسکون وغیرہ تمام ان چیزوں سے جو ممکنات کی شان سے ہیں پاک اور منزہ ہے۔

طبرانی میں بروایت ابوذرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص خدا کی طرف بڑھ کر ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے خدا اُس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوجاتا ہے اور جو اُس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے خدا اُس سے ایک باع قریب ہوجاتا ہے (دونوں ہاتھ اگر پھیلا دیے جائیں تو جو فاصلہ ایک ہاتھ کے سرے سے دوسرے ہاتھ کے سرے تک ہوگا وہ عربی میں باع کہلاتا ہے) اور جو خدا کی طرف پیدل چلتا ہے خدا اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا واللہ اعلیٰ واجل یعنی خدا نہایت اعلیٰ اور جلال والا ہے مؤلف کتابؒ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین بار اس بات کو فرمانا اس امر کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ حرکت سے مبرّا و منزّہ ہے اور جتنی آیتیں اور حدیثیں ایسی ہیں جن کے ظاہری الفاظ سے خدا کے لئے اعضا اور مکان وغیرہ کا ہونا معلوم ہوتا ہے اہل حق کے نزدیک مؤوّل ہیں اُن کے ظاہری معنی مراد نہیں رہی تاویل تو جن کا طریق سلامتی ہے وہ تو دل میں تاویل کرتے ہیں یعنی سمجھتے ہیں کہ ظاہری معنے شان خداوندی کے خلاف ہیں اور کسی خاص معنی کو تعیین کے ساتھ بیان نہیں کرتے اور بعضے جو تاویل کرتے ہیں وہ ایسی صورتیں جو عربی محاورہ کے رُو سے ہوسکتی ہیں انھیں بیان بھی کر دیتے ہیں۔ اور تاویل کرنے کے لئے اُن کی دلیل خدا کا وہ قول ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ تین آدمی کبھی چپکے چپکے باتیں نہیں کرتے ان میں کا خدا نہ ہوتا ہو نہ پانچ کہ چھٹا ان میں کا خدا نہ ہوتا ہو خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ جہاں کہیں ہوں خدا ان کے ساتھ ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ حجر اسود یمین اللہ ہے اور عقل شاہد ہے کہ خدا نہ کہیں سما سکتا ہے اور نہ اس کے ٹکڑے ہوسکتے ہیں اور حواس بتلا رہے ہیں کہ حجر اسود حقیقی طور پر یمین اللہ یعنی خدا کا داہنا ہاتھ نہیں ہوسکتا بلکہ وہ یمن سے جس کے معنے برکت کے ہیں مشتق ہے پس ظاہر ہے کہ نہ تو آیت سے یہ مراد ہوسکتی ہے کہ خدا نعوذ باللہ ہر وقت ساتھ ساتھ پھرا کرتا ہے نہ حدیث سے یہ مقصود ہے کہ یہی حجر اسود خدا کا داہنا ہاتھ ہے پس معلوم ہوا کہ ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ آیت سے یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو ہر حالت میں علم ہوتا ہے چاہے کوئی کہیں ہو اور کیسے ہی چھپا کر کیوں نہ کام کرے اور دوسری حدیث

کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ حجر اسود خدا کی بابرکت چیز ہے۔ ابن عباسؓ سے جب خدا تعالیٰ کے قول یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ (یعنی جس دن پنڈلی کھولی جائیگی) کی نسبت سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب قرآن کا کوئی مطلب ظاہر نہ ہوتا ہو تو شعر میں تلاش کرو کیونکہ وہ عرب کا دیوان ہے کیا تم نے شاعر کا یہ قول نہیں سُنا۔ شعر ——

قَدْ سَنَّ قَوْمُكَ ضَرْبَ الْاَعْنَاقِ ٭ وَقَامَتِ الْحَرْبُ عَلٰی سَاقٍ

یعنی تیری قوم نے گردن مارنے کا طریقہ نکالا ہے اور لڑائی اپنی پنڈلی پر اُٹھ کھڑی ہوئی ہے پھر بیان کیا کہ اس سے کرب اور شدت کا دن مراد ہے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کے متعلق ابو موسیٰ اشعریؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جس دن ایک بڑا نور ظاہر کیا جائیگا اور اُن کی دوسری روایت میں ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اُن کے لئے پردے کھول دیے جائیں گے پھر خدا کی طرف نظر کریں گے اور اس کے لئے سجدے میں گر پڑیں گے اور بہتیرے لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے اور نہ کر سکیں گے۔

خدا کے اس قول سے جس کا مضمون یہ ہے کہ خدا نے نہایت اچھی حدیث اُتاری ہے اور اس قول سے جس کا مضمون یہ ہے کہ ہم نے اسے شب قدر میں اُتارا اور اسی مضمون کی اور آیتوں سے شبہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن لوح محفوظ سے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہے یا یہ صورت ہو کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو داہنے بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے خدا کا کلام سُنائی دیتا تھا اسی طرح جبرئیل علیہ السلام بھی چاہے کسی خاص جہت سے نہ ہو خدا کا کلام سنتے ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عربی زبان میں آکر بیان کر دیتے ہوں پھر حضرتؐ سمجھ کر اپنی امت کو عربی زبان میں سُنا دیتے ہوں تو چاہے وہ مضمون جسے قرآنی عبارت بیان کرتی ہے عربی نہ سہی لیکن عبارت تو عربی ہی ہے اور یہی نزول قرآن سے مراد ہے چنانچہ دوسری آیت کا جس کا مضمون یہ ہے کہ ہمنے اُس کو عربی قرآن بنایا ہے یعنی اس کتاب کی عبارت عربی بنائی ہے۔ بعض کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ عربی میں ہم نے اس کو بیان کیا ہے بعض کے نزدیک یہ کہ ہمنے قرآن عربی اس کا نام رکھا ہے بعض کے نزدیک یہ کہ ہمنے اُس کی یہ صفت قرار دی ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ کے اس قول میں ہے وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا قراءت کے تین ائمہ یعنی شام کے قاری ابن عامر اور مکہ شریف کے قاری ابن کثیر اور مدینہ شریف کے قاری نافع نے اس کو عند الرحمٰن پڑھا ہے اس صورت میں آیت کے معنے یہ ہوئے کہ انھوں نے یعنی کفار نے فرشتوں کو جو خدا کے پاس ہیں مؤنث قرار دیا ہے اور باقی چار قاریوں نے عباد الرحمٰن پڑھا ہے اس صورت میں آیت کے معنے یہ ہوئے کہ انھوں نے فرشتوں کو جو خدا کے بندے ہیں مؤنث قرار دیا ہے اور نزول کے یہ معنے نہیں ہیں کہ کلام اللہ اُوپر سے نیچے کی طرف اُترا ہے کیونکہ نزول کا لفظ اور آیتوں میں بھی موجود ہے جہاں یقیناً یہ معنے مراد نہیں ہو سکتے مثلاً خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا نے تمھارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اُتارے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اوپر سے نیچے کی طرف نہیں اُترے بلکہ مراد ہے کہ ہم نے بنائے ہیں۔ اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے اور ہم نے لوہا اُتارا ہے اور ظاہر ہے کہ لوہے کی کان زمین میں ہوتی ہے۔

رہا یہ امر کہ ابورزین رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ خلق کے پیدا کرنے سے پہلے خدا کہاں تھا تو حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ عماء میں (عماء کے معنی بادل اور لاپتہ کے آتے ہیں) اُس کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس کے یہ معنے ہو سکتے ہیں کہ خدا لاپتہ تھا اور اگر بادل ہی کے معنے لئے جائیں تو کہا جا سکتا ہے کہ اگر وہ پھر پوچھتے کہ اس سے پہلے کہاں تھا تو آپ یہی ارشاد فرماتے کہ پہلے خدا تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی ہے کہ خدا تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا تھا اور اس کا غیر کوئی نہ تھا اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ الآنَ کَمَا کَانَ خدا ازل سے لیکر ابد تک ہمیشہ یکساں ہے اس میں کسی قسم کے تغیر کی گنجائش نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی یہودی نے پوچھا تھا کہ خدا کہاں ہے تو آپ نے فرمایا کہ جس نے خود کہاں یعنی مکان کو بنایا ہے اس کی نسبت ایسا سوال نہیں ہو سکتا پھر اُس نے پوچھا کہ اچھا بتلایئے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا جس نے ساری کیفیتوں کو بنایا ہو اُس کی نسبت یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کیسا ہے پھر اس نے پوچھا کہ وہ کب سے ہے آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے بتلا تو سہی کہ وہ کب نہ تھا جو بتلاؤں کہ کب سے ہے یعنی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ بیشک خدا نے خلق کے پیدا کرنے کے قبل لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے اور یہ اُس کے پاس عرش پر لکھا ہوا ہے اس سے یہ مُراد نہیں کہ خدا عرش کے پاس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کے پاس لکھا ہوا ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہزاروں روپیہ ہیں اگرچہ صندوق میں ہوں یعنی پاس کہنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اختیار اور قبضہ میں ہیں اسی طرح مطلب یہ ہے کہ عرش پر لکھا ہوا ہے اور وہ خدا کے اختیار اور قبضہ میں ہے یعنی اس سے قرب مکانی مراد نہیں ہو سکتا اس لئے کہ خدا کی طرف مکان کی نسبت صحیح نہیں کیونکہ وہ مکان سے پاک ہے۔ اگر کہا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسے امور میں ذرا بھی گفتگو نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم نے جیسے کہ ابن عباس اور ان کے ابن العم وغیرہ نے گفتگو کی ہے جیسا کہ پیشتر گذر چکا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ معراج کے متعلق کہا ہے وہ آگے آتا ہے لیکن باوجود ان سب باتوں کے نہ تو ان میں سے کوئی خدا کی جسمیت کا قائل تھا نہ خدا کو معطل قرار دیتا تھا۔

فضیلتِ قرآن

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سنتے ہو کہ خدا کی یاد سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ مومن تو وہی لوگ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جائیں اگر کوئی کہے کہ ان دونوں آیتوں کا مضمون بظاہر مختلف معلوم ہوتا ہے ان میں تطبیق کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ دوسری آیت جو سورۂ انفال

میں ہے اُس سے خدا کی عظمت اور شدت انتقام مراد ہے کیونکہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب کہ صحابہؓ میں بدر کی غنیمت کے بارے میں کچھ اختلاف ہوگیا تھا اس لئے اس موقع کے مناسب خوف ہی کا ذکر موزوں تھا اور پہلی آیت جو سورۂ رعد میں ہے اُن لوگوں کے بارہ میں اُتری ہے جو ہدایت پاچکے ہیں پھر خدا کی درگاہ میں رجوع ہوتے ہیں اس لئے رحمت کا ذکر مناسب تھا اور سورۂ زمر میں خدا نے ان دونوں مضمونوں کو جمع کر دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے ان لوگوں کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر اُن کی جلدیں اور اُن کے دل نرم ہوکر خدا کی یاد کی طرف جُھک جاتے ہیں یعنی خدا کی رحمت اور کرم کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو خدا کی بہت یاد کرتا ہے خدا اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں میرا ایک شخص پر گذر ہوا کہ جو نور عرش میں چھپا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے کیا یہ کوئی فرشتہ ہے جواب ملا کہ نہیں میں نے کہا تو پھر یہ کون ہے جواب ملا کہ یہ ایک آدمی ہے جب دنیا میں تھا تو یاد خدا سے اس کی زبان تر و تازہ رہا کرتی تھی اور اس کا دل مسجد میں لگا رہتا تھا۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور آپ خدا سے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جو اپنے جی میں میری یاد کرتا ہو اور میں اسے اپنے فرشتوں کی جماعت میں یاد نہ کرتا ہوں اور مجھکو جماعت میں کوئی یاد نہیں کرتا جس کو میں رفیق اعلیٰ میں نہ یاد کرتا ہوں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جا رہے تھے آپؐ کا جمدان پہاڑ پر گذر ہوا تو آپ نے فرمایا چلے چلو یہ جمدان ہے اور مفرد لوگ سبقت لے گئے لوگوں نے عرض کیا کہ مفرد کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا خدا کی یاد میں بہت لگے رہنے والے اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور ترمذی میں ہے کہ لوگوں نے جب عرض کیا کہ مفرد کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی یاد پر ٹوٹ پڑنے والے لوگ اور خدا کی یاد ان کے تمام باروں سے سبکدوش کر دے گی پس خدا کے پاس ہلکے پھلکے ہوکر آئیں گے اور ترغیب و ترہیب میں مروی ہے کہ مفرد کو فا کے زیر اور را کو مشدد زیر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اور خدا کی یاد پر ٹوٹ پڑنے والے لوگوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کی یاد پر فریفتہ رہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ غافلوں کے درمیان خدا کی یاد میں لگا رہنے والا ایسا ہے جیسا خشک درختوں کے درمیان سبز درخت ہو نیز غافلوں کی جماعت میں جو خدا کی یاد میں لگا رہتا ہو خدا زندگی ہی میں اس کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھلا دے گا نیز غافلوں کی جماعت میں خدا کی یاد میں لگا رہنے والا ایسا ہے جیسا کہ بھاگ جانے والوں کے پیچھے لڑنے والا ہو۔ نیز جو غافلوں کی جماعت میں ہوکر خدا کی یاد میں لگا رہے گا خدا اس کی طرف ایسی نظر سے دیکھیگا کہ اس کے بعد کبھی اس کو عذاب نہ دیگا۔ نیز غافلوں کی جماعت میں خدا کی یاد کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اندھیرے گھر میں چراغ ہو۔ نیز غافلوں کی جماعت میں ہوکر جو خدا کی یاد میں لگا رہے گا اس کو خدا اتنی مغفرت عنایت کریگا جو تعداد میں تمام انسانوں اور جانوروں کے برابر ہوگی اور جو بازار میں (بھی) خدا کی یاد میں لگا رہیگا قیامت میں ہر بر و بال کے عوض میں اُسے نور ملے گا۔

فائدہ :- اہل تصوف نے فرمایا ہے کہ ذکر یعنے خدا کی یاد ایک ابتدا ہے اور وہ سچی توجہ کرنا ہے اور ایک درمیانی حالت ہے اور وہ رات کو آنے والا نور ہے اور ایک انتہا ہے اور وہ (حجاب کو) پھاڑ ڈالنے والی آگ ہے اور اس کی ایک اصل ہے اور وہ صفائی ہے اور اس کی ایک شاخ ہے اور وہ وفاداری ہے اور ایک شرط ہے اور وہ حضور یعنے جی لگانا ہے اور اس کا ایک بساط ہے اور وہ نیک عمل ہے اور ایک خاصیت ہے اور وہ کھلی ہوئی فتح ہے ابوسعید خزار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خدا جب کسی بندہ کو اپنا دل بنانا چاہتا ہے تو اس کے لئے ذکر کے دروازے کھول دیتا ہے اور جب وہ ذکر سے لذت پانے لگتا ہے تو اس پر قرب کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر خدا اس کو مجالس انس تک بلند کرتا ہے اور کرسی توحید پر بٹھا دیتا ہے اور اس سے حجاب دور ہوجاتے ہیں اور اس کو خدا فردانیت کے گھر میں داخل کرتا ہے پھر اس پر جلال وعظمت منکشوف ہوتے ہیں۔ پس جب جلال اور عظمت پر اس کی نظر پڑتی ہے تو دم بخود ہو کر رہ جاتا ہے یعنے اسے فنا کا مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے نفسانی خواہشوں سے بَری ہوجاتا ہے اور خدا کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ ان کے سوا اور لوگوں نے کہا ہے کہ ذکر یعنی خداوند کی یاد گنہگاروں کے لئے تریاق اور دنیا سے بے تعلق رہنے والوں کے لئے انس کا ذریعہ۔ متوکلین کے لئے خزانہ۔ اہل یقین کیلئے غذا۔ واصلین کے لئے زیور۔ خداشناساؤں کے لئے مبداء۔ مقربین کے لئے بساط اور عاشقوں کے لئے شراب ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی یاد ایمان کی علامت نفاق سے براءت کا ذریعہ شیطان سے بچنے کا قلعہ۔ اور آگ سے پناہ کا وسیلہ ہے اسے سمرقندی نے ذکر کیا ہے۔ **مسئلہ** ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک بار دریافت کیا گیا کہ ذکر کی کونسی مقدار ہے جس سے بندہ خدا کی بہت یاد کرنے والوں میں شمار ہونے لگے انھوں نے فرمایا کہ جب بندہ صبح شام اور مختلف وقتوں میں ذکر ماثور پر مداومت کرتا رہتا ہے تو وہ بندہ خدا کی بہت یاد کرنے والوں میں سے ہوجاتا ہے۔

حکایت :- ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب آپ مجھ سے نزدیک ہیں جو سرگوشی کیا کروں یعنی چپکے چپکے یاد کروں یا دور ہیں جو چلا کے پکارا کروں خدا نے ان کو وحی بھیجی کہ جو میری یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں پھر انھوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار کبھی ہم ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ جنابت میں آپ کا ذکر کرنا آپ کے خلاف شان سمجھتے ہیں ارشاد ہوا کہ مجھے ہر حالت میں یاد کرتے رہا کرو (یعنے دل ہی میں یاد کرو اگرچہ زبان سے بعض موقع پر یاد کرنا بے ادبی ہے) یہ احیاء العلوم میں مذکور ہے۔ اسنوی نے اپنے چیستانوں میں بیان کیا ہے کہ ایسا کون شخص ہے جس پر وضو لازم ہوا اور اس حالت میں ذکر کرنا اس پر حرام ہوا اور پھر بتلایا ہے کہ اس کی یہ صورت ہے کہ جمعہ کے خطبہ میں کسی کا وضو ٹوٹ جائے کیونکہ اس میں طہارت شرط ہے۔ رسالۂ قشیریہ میں کسی شخص سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ کسی جنگل میں گیا وہاں مجھے ایک آدمی ملا جو خدا کی یاد کیا کرتا تھا اور اس کے پاس ایک بڑا بھاری درندہ جانور موجود تھا میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے خدا سے دعا مانگی ہے کہ جب میں تیرے ذکر سے غافل ہوں تو مجھ پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کیا کر۔

حکایت :- کسی صالح شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک شکاری کو ہند میں دیکھا کہ جب کبھی وہ مچھلی کا شکار کرلیتا

تو اُسے اپنی لڑکی کے حوالے کر دیتا اور وہ اُس کو پانی میں اس طرح چھوڑ دیا کرتی کہ اس کو خبر تک نہ ہوتی۔ جب وہ شکار سے فارغ ہوا تو اُس نے کچھ نہ پایا اپنی لڑکی سے یہ امر دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے تجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے سُنا ہے کہ جال میں مچھلی جب ہی پھنستی ہے جب خدا کی یاد سے غافل ہو جاتی ہے۔ میں نے یہ پسند نہ کیا کہ تو ایسی چیز کھائے جو خدا کی یاد سے غفلت کرے کسی کہنے والے نے یہ بھی کہا ہے کہ اُس لڑکی کے ہاتھ میں وہ مچھلی تسبیح پڑھتی تھی اور اس لڑکی نے باپ سے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے جو مچھلی تو نے دی میں نے اُسے سبحان اللہ بھی کہتے سُنا اس پر اس شکاری نے جال کاٹ ڈالا اور شکار کرنے سے توبہ کر لی۔

فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مچھلی کھانے سے بدن گھُلتا ہے۔ نزہتہ النفوس حالا فکار میں ہے کہ اس کے کھانے سے بلغم غلیظ پیدا ہوتا ہے جو بدن کو مُضر ہوتا ہے البتہ کھاری پانی کی مچھلی وجع الورک کو نافع ہوتی ہے لیکن اُس کی بھی زیادتی بہق یعنی جھائیں پیدا کرتی ہے ہاں اگر اُس میں صعتر اور کر دیا یعنے زیرہ رومی اضافہ کر لیا جائے تو خیر امام غزالیؒ نے کہا ہے کہ خدا کی سب سے زیادہ مخلوق مچھلیاں ہیں اگر کہا جائے کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ خدا نے تمھارے لئے دریا کا شکار اور اس کا طعام حلال کیا ہے تو شکار اور طعام میں کیا فرق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ شکار تو وہ ہے جو جال میں پھنس جائے اور طعام وہ ہے جو دریا کی موج کے زور سے باہر آجائے پس اگر کہا جائے کہ دریا کا شکار تو اُس شخص کے لیے جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو حلال ہے لیکن خشکی کا شکار کیوں حرام ہے اور ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ جواب یہ ہے کہ دریا کے شکار سے عموماً تفریح کا قصد نہیں ہوا کرتا بخلاف خشکی کے شکار کے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک شکار میں وہی چیزیں داخل ہیں جنکا کھانا حلال ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ درندہ جانور کو بھی شکار میں شمار کرتے ہیں اسی لئے جب محرم اسے مار ڈالے تو ضمان واجب کرتے ہیں۔

حکایت: ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں حلال روزی کی طلب میں ایک جال لے کر نکلا اور دریا میں جال ڈال کر ایک مچھلی پکڑی پھر دوسری پکڑی پھر تیسری اسوقت ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم تم کو ایسی روزی نہ ملیگی جو ہمیں یاد نہ کرتی ہو پس میں نے جال کاٹ ڈالا ابراہیم نخعیؒ خدا کے اس قول کے ذیل میں کہ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ یعنی ایسی کوئی بھی چیز نہیں جو خدا کی تسبیح اور حمد نہ کرتی ہو فرمایا ہے کہ ہر شئے اس کی تسبیح کرتی ہے یہاں تک کہ دروازہ کی آواز بھی ایک قسم کی تسبیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آیت ہر چند کہ عام ہے لیکن نطق یعنی گویائی رکھنے والوں کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ کا یہ قول تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ حالانکہ صرف قوم عاد کی ہی بستیاں ہلاک ہوئی تھیں اسی طرح خدا تعالیٰ کا بلقیس کے بارہ میں یہ قول وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یعنے اُسے سب کچھ ملا تھا حالانکہ اس کے پاس سلیمان کا ملک نہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ آیت اپنے عموم پر باقی ہے اور گویائی رکھنے والی اشیاء زبان سے تسبیح کرتی ہیں اور جن میں گویائی نہیں وہ اپنی دلالت حال سے تسبیح خواں ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص اپنے وجود سے اپنے بنانے والے کی صنعت

کی شہادت ادا کر رہا ہے میں نے بعض طبقات ابن السبکیؒ میں دیکھا ہے کہ ہمارے نزدیک راجح یہی بات ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں اپنے حسب حال زبان کے ذریعہ سے سچ مچ کی تسبیح خوانی کر رہی ہیں کیونکہ اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات کچھ محال نہیں اور بہت سے منقولات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ یعنے بیشک ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو اس کے ساتھ شام اور اشراق کے وقت تسبیح خوانی کیا کرتے تھے اور زبان سے تسبیح خوانی کے لئے یہ ضرور نہیں کہ ہم اسے سُن بھی لیں وجوہ مسفرہ عن السّاء المغفرۃ میں بھی میری نظر سے گذرا ہے کہ اُن کی تسبیح خوانی حقیقی ہی ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ لوگوں سے مخفی ہے بجز خرق عادات کے اُن پر اس کا انکشاف نہیں ہوتا اور اُن کو اس کا پتہ نہیں چلتا۔

بلاشک صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو طعام وغیرہ کی تسبیح کو نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بارہا سنا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ قول اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا بھی جو آیت تسبیح کے بعد ہے اس آیت کے مخاطبین کی حالت کے ساتھ تین اعتبار سے مناسبت رکھتا ہے اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح سے انسانوں ہی پر غفلت بہت غالب ہے بخلاف اور مذکورہ اشیاء کے اس لئے غفلت کرنے والوں ہی کو خدا کے حلم اور مغفرت کی ضرورت پڑی دوم یہ کہ وہ ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں اور اس کی وجہ انکی حالت میں غور و فکر سے کام لینے میں کمی کرنا بھی ہے اس لحاظ سے بھی اُن کو حلم اور مغفرت کی حاجت ہوئی سوم یہ کہ اُن کی تسبیح خوانی کو انسان کا نہ سننا اُن کی بے قدری کا باعث ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ ان کے حقوق ایں کوتاہی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اس حیثیت سے بھی اس کو حلم اور مغفرت کی احتیاج پڑی اور اس میں تو کچھ شک نہیں کہ تمام موجودات کی تسبیح خوانی جس کے ذہن میں موجود اور پیش نظر ہوگی وہ اس لحاظ سے مخلوقات خداوندی کی تعظیم و تکریم ضرور مد نظر رکھیگا اگرچہ شارع علیہ السلام نے بعض دوسری حیثیتوں سے اُن کی تحقیر کا حکم دیا ہو پھر انہوں نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے چاہا کہ طہارت کرے جوں ہی اُس نے پتھر ہاتھ میں لیا خدا تعالیٰ نے اس کے کان کھول دئے اور اُس کو پتھر کی تسبیح کی آواز سُنائی دینے لگی اُس نے فوراً عظمت کے خیال سے اس کو چھوڑ دیا پھر دوسرا پتھر لیا پھر وہی بات سُنائی دی خلاصہ یہ کہ جب کبھی بھی وہ کوئی پتھر اٹھاتا یہی معاملہ پیش آتا آخر کار سارے پتھروں کی تسبیح سن چکنے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی کہ ان کی تسبیح مجھ سے مخفی ہو جائے تاکہ میں نجاست تو زائل کر سکوں پس خدا نے اُس پر تسبیح کو مخفی کر دیا اور اُس نے طہارت حاصل کی اگرچہ وہ جانتا تھا کہ تسبیح خوانی میں ہیں کیونکہ اُن کی تسبیح کی خبر دینے والا بھی تو وہی ہے جس نے بزبان شارع علیہ السلام طہارت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے لہذا تسبیح کے مخفی رکھنے میں بہت ہی بڑی حکمت ہے۔ ہاں تفسیر امام رازی میں میری نظر سے ضرور یہ گذرا ہے کہ جس امر پر علماء متفق ہیں وہ یہی ہے کہ جو شئے ذی حیات نہیں ہے اسے تکلم پر قدرت نہیں ہوتی اسوجہ سے امام رازیؒ کے نزدیک یقینی بات یہی ہے کہ جمادات کی تسبیح بلسان حال ہے۔ واللہ اعلم۔

حکایت ؛ جنید رحمہ اللہ کو کسی نے ایک پرند نذر دیا انھوں نے قبول کیا کچھ مدت رکھ کر پھر اُسے چھوڑ دیا لوگوں نے بہت دریافت کیا تو فرمایا کہ مجھ سے وہ پرند کہتا تھا کہ آپ خود تو اپنے دوستوں سے راز و نیاز کی باتیں کر کے مزے اُڑایا کرتے ہیں اور مجھ پر آپ نے اس کا دروازہ بند کر رکھا ہے اس کے بعد جب میں نے اُسے چھوڑ دیا تو کہنے لگا کہ اس میں شک نہیں کہ جبتک پرندے خدا کی یاد کرتے رہتے ہیں جال میں نہیں پھنستے اور جب غفلت ہو جاتی ہے تو پھنس جاتے ہیں چنانچہ ایک بار مجھ سے ذکر خداوندی میں غفلت واقع ہوئی تھی تو مجھے قید کی سزا ملی پھر اے جُنید بھلا خیال تو فرمایئے کہ جو لوگ یادِ خداوندی سے بہت غافل رہتے ہیں اُن کی کیسی حالت ہوتی ہوگی میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ بار دیگر ایسا نہ کروں گا پھر وہ پرند جنید کی زیارت کے لئے آیا کرتا اور اُن کے ہمراہ دستر خوان پر کھانا بھی کھایا کرتا تھا جب جُنید کا انتقال ہوا تو زمین پر گر پڑا اُس نے اپنی جان دیدی لوگوں نے اُسے بھی اُن کے ساتھ دفن کر دیا اس کے بعد جُنید کو اُن کے اصحاب میں سے کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا انھوں نے جواب دیا چونکہ اس پرند پر میں نے رحم کھایا تھا خدا نے مجھ پر بھی رحم کیا۔ کسی نے حضرت شبلی رحمہ اللہ سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی نسبت کہ "جب تم اہل بلا کو دیکھا کرو تو خدا سے عافیت کی درخواست کیا کرو" سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اہل بلا سے وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کی یاد سے غفلت کرتے ہیں۔

لطیفہ ؛ میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ آدم علیہ السلام جب جنت سے دنیا میں اُتارے گئے تو اُن سے چرند و پرند بھاگتے تھے کہیں ایک ابابیل اُن کے پاس آکر بیٹھ گئی خدا کا اُس پر عتاب نازل ہوا اُس نے عرض کی کہ اے رب میں نے اُن کو اکیلا پایا اور یکتائی آپ کی صفت ہے اسی لئے میں اُن کے پاس جا بیٹھی پس حکم ہو گیا کہ اے چڑیا تجھپر سے چھری اٹھالی گئی تیرا نہ شکار ہوگا نہ تو ذبح ہوا کرے گی اور اولادِ آدم کے دلوں میں میں نے تیری الفت ڈالدی حتیٰ کہ اپنے گھروں میں وہ رہیں گے اور تو بھی اُن کے ساتھ سکونت پذیر رہا کرے گی یوں بھی کسی کہنے والے نے کہدیا ہے کہ اُسکا رنگ سفید تھا آدم علیہ السلام نے جو سینہ کے سوا اس کو چھُوا تو اس کا رنگ سیاہ ہو گیا اور یوں بھی کسی نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام نے خدا سے اپنی وحشت طبع کی شکایت کی تو خدا نے ابابیل کو اُن سے مانوس بنا دیا اور حالت یہ ہے کہ اُس کو خدا کا یہ قول لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ الآیۃ ازبر ہے اور وہ اس کے ساتھ چہکا کرتی ہے اور العزیز الحکیم پر آواز کو خوب کھینچتی ہے۔

فوائد ؛ پہلا فائدہ کسی مفسر نے خدا تعالیٰ کے قول فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ کے ذیل میں یہ کہا ہے کہ ظالم لنفسہ ذکر لسانی کرنے والے اور مقتصد ذکر قلبی کرنے والے اور سابق بالخیرات خدا کو کسی دم نہ بھولنے والے یعنی حضور دائمی رکھنے والے ہیں ابن عطاؒ کا قول ہے کلمۂ توحید کے پڑھنے والے کو تین نوروں کی ضرورت ہے نورِ ہدایت نورِ کفایت اور نورِ عنایت کی پس خدا جس کو نورِ ہدایت عطا کرتا ہے وہ شرک سے بچ جاتا ہے اور جسے نورِ کفایت عنایت ہوتا ہے تو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے محفوظ رہتا ہے اور جسے نورِ عنایت مرحمت ہوتا ہے وہ فاسد خطرات اور اُن حرکات سے جو غافلوں کو پیش آتی ہیں امن میں رہتا ہے۔

پس پہلا نور ظالم کے لئے دوسرا یعنے میانہ رو کے لئے اور تیسرا سابق یعنے سبقت لے جانے کے لئے ہے واسطی رحمہ اللہ سے کسی نے ذکر کی بابت سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ذکر یہ ہے کہ آدمی غفلت کے میدان سے نکل کر غلبہ خوف اور شدت محبت کے ساتھ مشاہدہ کے صحن وسیع میں جا پہونچے اور ذکر کے خواص میں سے یہ بات ثابت ہے کہ بندہ جب خدا کا ذکر کرتا ہے تو خدا اس کے مقابلہ میں بندہ کو یاد کرتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنے تم مجھے یاد کرو تو میں تمھیں یاد رکھوں گا اور موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے عرض کیا تھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں ارشاد ہوا کہ اپنے مومن بندہ کے دل میں اور معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد دل میں رہتی ہے اور اس کا بیان باب محبت کے آخر میں بھی آئے گا اور محمد بن حنفیہؒ نے فرمایا ہے کہ بلاشک خدا کے ذکر سے فرشتوں کی آنکھ اسی طرح جھپک جاتی ہے جس طرح بجلی سے جھپکتی ہے۔ دوسرا فائدہ۔ خبر میں وارد ہوا ہے کہ ذکر کی مجلسوں میں بندہ پہاڑوں کے ایسے گناہ لے کر آتا ہے اور جب مجلس سے اٹھتا ہے تو کچھ بھی نہیں رہتے ہیں اسی وجہ سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ جب جنت کے باغوں میں تمھارا گذر ہوا کرے تو کچھ چر چگ لیا کرو عرض کیا گیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں یعنے اُن سے آپ کی کیا مراد ہے ارشاد فرمایا ذکر کے حلقے جیسا کہ باب التقوی میں اس کا بیان آتا ہے ابن عطار رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہو تو خدا اس کو دس بری مجلسوں کا اس سے کفارہ کر دیتا ہے۔ کسی نے ابویزید بسطامی رحمہ اللہ سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ایک راز رکھتا ہوں جس کے متعلق شجر طوبیٰ کے نیچے کا ہمارا آپ کا وعدہ ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم تو اسی کے نیچے رہا کرتے ہیں جب تک خدا کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا ذکر اور قرآن خوانی کے وقت ذاکرین پر تجلی فرماتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایسی کوئی جماعت کے لوگ نہیں ہیں جو جمع ہو کر خدا کا ذکر کریں اور اس سے اُن کی غرض سوائے ذات خداوندی کے اور کچھ نہ ہو اور پھر بھی اُن کو آسمان سے منادی پکار کر یہ نہ کہے کہ تم لوگ اب بخشے بخشائے اٹھو میں نے تمھاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا یعنی منادی ان سے ضرور یہ کہتا ہے

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت منقول ہے کہ قیامت میں خدا کتنی ہی قوموں کو اٹھائیگا اور وہ موتیوں کے منبر پر ہوں گے اُن کے چہرے نورانی ہوں گے حالانکہ نہ وہ شہید ہوں گے نہ نبی یہ سُن کر ایک اعرابی اپنے دونوں گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ذرا اُن کا حال تو مجھ سے بیان فرما دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے واسطے آپس میں محبت کرتے ہیں اگرچہ مختلف نسلوں ملکوں اور شہروں کے ہوتے ہیں اور جمع ہو کر خدا کی یاد کیا کرتے ہیں۔ بعضوں نے خدا تعالیٰ کے اس قول لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا میں جو سلیمان علیہ السلام سے حکایۃً بیان فرمایا ہے۔ یہ کہا ہے کہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ میں اُسے مجالس ذکر سے دُور کر دوں گا۔ بغوی نے اس کو ترجیح دی ہے کہ ہُدہُد کے پَر اکھیڑنا مراد ہے۔ جُنید رحمہ اللہ نے خدا تعالیٰ کے اس قول وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ کے متعلق کہا ہے کہ میتنی سے غافل کر کے مار دینا مراد ہے اور یحیین سے ذاکر بنا کر زندہ کر دینا۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایسی کوئی قوم نہیں ہے کہ جو بیٹھ کر خدا کی یاد کرے اور ان میں کوئی جنتی

بھی ہو اور پھر بھی اس کی سفارش سب کے بارے میں خدا قبول نہ فرمائے **تیسرا فائدہ** :- داؤد علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں خدا کی ایسی تسبیح بیان کروں گا کہ اس کی مخلوق میں سے کسی نے نہ بیان کی ہو گی اس پر ایک مینڈک نے ان کو آواز دی کیا آپ اپنی تسبیح پر خدا کے سامنے فخر کرتے ہیں حالانکہ میں ستر برس سے تسبیح خوانی کر رہا ہوں اس کی یاد کرتے کرتے میری زبان بھی خشک ہو گئی اور مجھے دس راتیں گذر چکیں اور میں نے ان دو کلموں میں مشغول رہنے کے باعث کچھ کھایا تک نہیں انھوں نے پوچھا کہ وہ کون سے دو کلمے ہیں اس نے جواب دیا کہ یَا مُسَبَّحًا بِکُلِّ لِسَانٍ وَّمَذْکُوْرًا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ یعنے اے وہ ذات کہ ہر زبان تیری تسبیح خواں ہے اور ہر جگہ تیرا ہی چرچا ہے، نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ ایک فرشتہ نے ان سے کہا کہ اے داؤد ذرا سمجھیے تو سہی کہ مینڈک کیا کہتا ہے انھوں نے جو سنا تو معلوم ہوا کہ کہہ رہا تھا سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ مُنْتَھٰی عِلْمِکَ اس پر وہ بولے کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے میں بھی ضرور اسی جیسی مدح وثنا کروں گا۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ وہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہا کرتا ہے اور بغوی میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْقُدُّوْسِ مذکور ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلام میں سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدِ فِی لُجَجِ البحار آیا ہے۔

چوتھا فائدہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ یونس علیہ السلام کے زمانہ میں ایک مینڈک تھا جس کی عمر چار ہزار برس کی ہو چکی تھی اور پھر بھی تسبیح سے اکتاتا نہ تھا اس نے عرض کی کہ اے پروردگار کیا میری ایسی بھی کوئی تسبیح خوانی کرتا ہو گا ارشاد ہوا کہ یونسؑ اس نے عرض کیا اے پروردگار ان کی کیا تسبیح ہے ارشاد ہوا کہ سُبْحَانَکَ اَضْعَافَ مَنْ قَالَھَا مِنْ خَلْقِکَ وَسُبْحَانَکَ اَضْعَافَ مَنْ لَّمْ یَقُلْھَا مِنْ خَلْقِکَ وَسُبْحَانَکَ ھُدٰی عِلْمِکَ وَلَوْ وَجْھِکَ وَزِنَۃِ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمٰتِکَ **پانچواں فائدہ** :- جب مینڈک کسی پتلی چیز میں گر کر مر جائے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وہ نجس ہو جاتی ہے اور امام مالکؒ کا اس میں اختلاف ہے رہا پانی تو اگر وہ پانی کا رہنے والا مینڈک ہو تب تو اس کے مرنے سے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پانی نجس نہیں ہوتا اور اگر خشکی میں رہنے والا مینڈک ہو تو پانی نجس ہو جاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر پانی کثیر ہو اور اس میں تغیر نہ آیا ہو تو نجس نہیں ہوتا خواہ مینڈک خشکی کا ہو خواہ تری کا اور کثیر کی مقدار رافعیؒ کے نزدیک ایک سو آٹھا اور ایک رطل کی تہائی بحساب دمشقی رطل کے ہے اور امام نووی کے نزدیک ایک سو سات رطل اور ایک رطل کا ساتواں حصہ اور کیکڑے کا حکم بھی مینڈک کے مثل ہے چنانچہ شرح مہذب میں اس کا بیان آیا ہے۔ امام شافعی رح اور ابو حنیفہؒ دونوں کے نزدیک اس کا گوشت حرام ہے ہاں امام احمد بن حنبل اور امام مالکؒ کے نزدیک حلال ہے اور اگر جو کے ساتھ پکا کر استعمال کیا جائے تو وجع الظہر والصلب یعنی پیٹھ اور ریڑھ کے ہے اور اگر کسی درخت پر لٹکا دیا جائے تو پھل بہت پیدا ہوتے ہیں اور اس کی تسبیح سُبْحَانَ الْمَذْکُوْرِ بِکُلِّ لِسَانٍ ہے۔ **لطیفہ**۔ مینڈک اگر خواب میں نظر آئے تو مرد نیک سمجھا جاتا ہے کیونکہ نار ابراہیم علیہ السلام پر اس نے پانی ڈالا تھا اور مینڈکوں کا بکثرت ہو جانا عذاب ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ یعنی پس ہم نے ان کے اوپر طوفان اور ٹڈی دل اور قمل اور مینڈکوں کو بھیجا تھا۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ قومِ فرعون یعنی قبطیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ جو نشانی ہمارے پاس لائے ہیں وہ ہمارے نزدیک جادو کے قبیل سے ہوتی ہے اس لئے ہم آپ پر ایمان نہیں لاتے اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اُن پر بددعا کی خدا نے اُن پر طوفان بھیجا جو رات و دن چلا جاتا تھا حتیٰ کہ ان کو چاند و سورج کچھ نہ سوجھتا تھا. تب انھوں نے فرعون سے فریاد کی اُس نے موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی موسیٰ علیہ السلام خدا سے فریادی ہوئے اس پر خدا نے بارش کو روک دیا اور ہوا بھیجی جس سے زمین کھٹ گئی اور بکثرت نباتات کی پیداوار ہوئی اس پر وہ کہنے لگے کہ صاحب ہم تو گھبرا گئے اس سے تو وہی اچھا تھا اور پھر کفر کیا تب خدا نے اُن پر ٹڈی دل کو بھیجا جنھوں نے ساری سبزی کھا کر برابر کر دی اور وہ بڑی مصیبت میں پھنس گئے یہاں تک کہ ان کے اُڑتے وقت آفتاب بھی نظر نہ آتا تھا پھر انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی اور موسیٰ علیہ السلام خدا سے فریادی ہوئے اس پر خدا نے ہوا کو بھیجا جس نے ٹڈی دَل کو اُڑا کر سمندر میں جا پھینکا اُس وقت کہنے لگے ہمارے کھیتوں میں سے جو بچ رہا ہے ہمارے لئے وہی کافی ہے اور پھر انھوں نے کفر کیا تب خدا نے اُن پر قُمّل کو بھیجا سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ قُمّل وہ کیڑا ہے جو گیہوں سے نکلتا ہے یعنی گھن اور ثعلبی کہتے ہیں کہ وہ ایک قسم کی کلنی ہوتی ہے اور عطاء خراسانی کا بیان ہے کہ وہ یہی مشہور یعنی جوں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ پسّو ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک بے پَر کی ٹڈی ہوتی ہے بہرحال اُن کی کوئی ایسی سبزی نہ تھی جسے قُمّل نے کھا نہ لیا ہو اور ان کے بدن پر چیچک معلوم ہوتی تھی پھر موسیٰ علیہ السلام سے انھوں نے فریاد کی، وہ اپنے رب سے فریادی ہوئے تو خدا نے ایسی گرم ہوا بھیجی جس نے قُمّل کو جلا کر بھگر ٹا پاک کر دیا پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تب خدا نے اُن پر مینڈکوں کو بھیجا اور شب تاریک کی طرح اُن کی ایسی بھرمار ہوئی کہ کیا اُن کی زراعت اور کیا کھانا اور کیا بچھونا سب ہی میں شدت سے اُن کا عمل دخل ہو گیا. تب پھر موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کرنے لگے موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے فریاد کی خدا نے اُن کو بھی مار ڈالا اور بارش کو بھیجا جو انھیں سمندر میں بہا لیگئی اس پر بھی اُنھوں نے کفر کیا تو خدا نے ان پر خون کو بھیجا چنانچہ ان کی نہروں میں خون بہنے لگا اور بعض کا قول ہے کہ خدا نے اُن پر مرضِ نکسیر مسلط کر دیا بہرحال سات روز ان کو خون پیتے گذرے پھر کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ اگر ہم سے رجز یعنی یہ مصیبت دور کر دیں تو پھر آپ کو ہم ضرور مانیں گے. سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ یہ چھٹا عذاب تھا اور وہ طاعون تھا لیکن اور لوگ کہتے ہیں کہ رجز سے مراد یہی پانچ قسموں کا عذاب ہے جو اوپر مذکور ہوا اور امام رازی نے کہا ہے کہ یہی قوی قول ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی مان لو کہ ہر ہر بلا میں وہ چالیس چالیس دن مبتلا رہے ۔ چھٹا فائدہ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک فرشتہ بھی پیدا کیا تھا اور اس کو حکم دیا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا رہے چنانچہ وہ اپنی آواز کھینچ کھینچ کر کہا کرتا ہے اور نفخ صور تک برابر کہتا رہیگا. کسی صحابیؓ کا قول ہے کہ جو

ع اس کتاب میں بکثرت موضوع اور ضعیف حدیثیں موجود ہیں ناظرین کو چاہیئے کہ اس قسم کی روایتوں کو علمائے اسلام سے دریافت کر لیں محض اس کتاب کی روایتوں کے مضمون سے دھوکا نہ کھائیں ۱۲ مترجم

شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور بغرض تعظیم اس کو کھینچ کر نکالے تو خدا اس کے چار ہزار کبائر کا کفارہ کر دیتا ہے اور اگر اس کے چار ہزار گناہ نہ ہوں تو اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور بغرض تعظیم کھینچ کر نکالے تو اس کے نامۂ اعمال میں سے چار ہزار گناہ ساقط کر دیئے جائیں اس لئے کھینچ کر ادا کرنا پسند کیا جاتا ہے جیسا کہ نووی رحمۃ اللّٰہ نے کہا ہے حضرت نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور اس کو آواز کھینچ کر نکالے تو خدا اس کو دار الجلال رہنے کے لئے عنایت کرے گا اور دار الجلال وہ گھر ہے جس کے نام پر اُسنے اپنا نام رکھا ہے چنانچہ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ارشاد ہوا ہے اور اپنے وجہ کریم کا دیدار اسے نصیب کرے گا حضرت نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے بروایت انس بن مالک مروی ہے کہ لوگو! سنتے ہو جو شخص کسی شئی سے متعجب ہو کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے خدا ہر حرف کے مقابل میں ایک ایک درخت پیدا کر دیتا ہے جس کے اتنے پتے ہوتے ہیں جتنے دنیا میں دن اور ہر پتہ اس کے لئے قیامت تک مغفرت چاہتا اور تسبیح پڑھتا رہتا ہے۔

حکایت :۔ ایک مرتبہ ابلیس سکندر ذوالقرنین کے پاس گیا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تجھے روشنی کا ملک کافی نہ تھا جو تجھے تاریکی میں جانے کی نوبت آئی اس کے بعد اُس نے کہا کہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں اُس نے جواب دیا کہ اس کا کہنے والا بدبخت نہیں رہتا اور حدیث میں آیا ہے کہ یہ کلمہ شیطان کے پہلو میں ویسا ہی اثر رکھتا ہے جیسا کہ انسان کے پہلو میں آکلہ (ایک قسم کی خارش) کی بیماری شفا میں ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے روایت ہے کہ جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو اسے پڑھیگا میں اُسے عذاب نہ دوں گا۔ **فوائد**۔ پہلا فائدہ خدا نے یاقوت سرخ کا ایک ستون پیدا کیا ہے اس کی بنیاد ساتویں زمین کے نیچے ہے اور اُس کی چوٹی عرش کے پایہ کے نیچے تک پیچ کھا کر پہونچی ہے پس جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہے تو کیا زمین اور کیا مچھلی اور کیا عرش سب حرکت کرنے لگتے ہیں خدا کا ارشاد ہوتا ہے ٹھہر جاؤ تب یہ سب عرض کرتے ہیں کہ آپ کی عزت کی قسم یہ تو نہیں ہونیکا جب تک آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے والے کو بخش نہ دیں گے اُس وقت خدا ارشاد فرماتا ہے کہ ٹھہر جاؤ (اور سنو) بے شک میں نے مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے ہی آپ یہ قسم کھائی ہے کہ میں اس کلمہ کو بندے کی زبان پر کبھی جاری ہونے دوں گا کہ اُس سے پہلے ہی اس کو بخش چکا ہوں گا۔ دوسرا فائدہ :۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں بہت سے اسرار ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ اُس کے سارے حروف جوفی یعنی مُنہ کے اندر سے نکلتے ہیں جس سے اشارہ یہ ہے کہ اُس کو ٹھیک اندر سے یعنی دل سے کہنا چاہیئے ایک یہ کہ اُس میں کوئی نقطہ دار حرف نہیں اور یہ تمام اد معبودوں سے تجرد کی طرف اشارہ ہے اور ایک یہ کہ اُس میں بارہ حرف ہیں جیسے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں اُن میں چار حرف حرمت والے ہیں اور وہ اسم ذات لفظ اللّٰہ کے حروف ہیں جن میں سے ایک فرد اور الگ ہے باقی تین ملے ہوئے ہیں جسطرح کہ سال کے چار مہینے رجب الگ اور ذیقعدہ۔ ذالحجہ۔ محرم۔ پے درپے تمام مہینوں سے افضل ہیں پس جو شخص اخلاص کے ساتھ اُسے پڑھے تو اُس کے سال بھر کے گناہ کا کفارہ ہو جائے ایک یہ کہ رات اور دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں چنانچہ محمد

رسول اللہ کو ملا کر کلمہ کے بھی چوبیس حرف ہیں تو گویا ہر حرف ایک ایک گھنٹے کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور ایک یہ کہ اس میں سات کلمے یعنی الفاظ ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں تو گویا ہر ہر لفظ اس کے پڑھنے والے کو ایک ایک دروازہ سے روکتا ہے۔ تیسرا فائدہ۔ میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے عرفات میں وقوف کیا اور اس کے ہاتھ میں سات کنکریاں تھیں اس نے کنکریوں سے خطاب کر کے کہا کہ اے کنکریو تم میری گواہ رہو اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں گواہی دیتا ہوں اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھ سے انھیں پھینک دیا اسی رات کو دیکھتا کیا ہے کہ قیامت قائم ہے اور اس کے گناہ نیکیوں سے زیادہ ہیں اس پر خدا نے اس کو دوزخ میں لے جانیکا حکم دیا پھر دیکھا کیا کہ ان کنکریوں نے دوزخ کے دروازے بند کر رکھے ہیں۔ سارے دوزخ کے محافظ اور کارکن جمع ہو گئے کہ ایک پتھر کو ہٹا دیں لیکن وہ پتھر کسی کے ٹالے نہ ٹلے اور سب عاجز ہو کر رہ گئے پھر وہ لوگ اس کو عرش کے نیچے تک پکڑ لے گئے۔ یہ پتھر بھی سفارش کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے پھر آخر خدا نے اس کو جنت میں جانے کا حکم دیا اس وقت یہ سارے پتھر جنت کے دروازوں میں آگے سے جا پہونچے اور ہر پتھر کہنے لگا کہ اے بندۂ خدا میری ہی طرف سے جنت میں داخل ہونا۔

چوتھا فائدہ:۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص تھا جو چار سو اسّی برس تک گناہ کرتا رہا تھا خدا نے اس پر اپنا کرم کیا اور اس نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا اسی وقت جبرئیل علیہ السلام اترے اور کہا اے موسیٰ خدا نے اس کے چار سو اسی برس کے گناہ معاف کر دیئے اور یہ اس لئے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ موسیٰ رسول اللہ میں چوبیس حرف ہیں یعنی ہر ہر حرف بیس بیس برس کے گناہ کا کفارہ ہوا پس چونکہ محمد رسول اللہ موسیٰ رسول اللہ سے افضل ہیں تو کچھ عجب نہیں کہ خدا مومن کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی وجہ سے مثلاً ستّر ستّر گناہ بخشدے۔ پانچواں فائدہ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور اس کی ساری خطاؤں کا کفارہ نہ ہو جائے اگرچہ اس کی خطائیں سمندر کے پھین کے برابر ہوں۔

حکایت:۔ میں نے خدا تعالیٰ کے قول فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا" یعنی تم دونوں (اے موسیٰ و ہارون) فرعون سے نرمی سے گفتگو کرو کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار نرم بات کیسی ہوتی ہے ارشاد ہوا کہ اس سے کہو کہ کیا اب بھی صلح کرنے پر تجھے کچھ رغبت ہوئی ساڑھے چار سو برس تک تو تو اپنے نفس کی پیروی کر چکا اگر تو ایک برس تک بھی ہماری مان لے تو تیرے سارے گناہ بخشدیے جائیں۔ اگر ایک برس نہ سہی تو ایک ہی مہینہ سہی اچھا مہینہ بھی نہ سہی ایک ہفتہ ہی سہی یہ بھی بہت ہو تو ایک دن ہی سہی ایک ساعت ہی سہی اچھا سب کچھ جانے دے ایک دم بھر ہی کے لئے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لے تو میں ابھی تجھ سے صلح کر لوں پس جب موسیٰ علیہ السلام پیغام خداوندی پہنچا چکے تو فرعون نے اپنا سارا لشکر جمع کیا اور کہنے لگا کہ تم سب کا سب سے بڑا پروردگار تو میں ہی ہوں اس پر آسمان اور زمین کانپ اٹھے اور اپنے پروردگار بزرگ و برتر سے اس کو ہلاک کر ڈالنے کی اجازت

چاہنے لگے پس خدا کا ارشاد ہوا کہ وہ تو کتے کے مانند ہے اُس کے لئے تو ڈنڈا ہی چاہیئے آپ اپنے (عصا) ڈنڈے کو ڈال تو دیجیئے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اُسے ڈالدیا اس پر جادوگر تو ایمان لے آئے لیکن فرعون بھاگ کر اپنے خزانہ میں جا چھپا موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اگر تو یہاں سے نہیں نکلتا تو ابھی حکم دیے دیتا ہوں کہ وہ (عصا کا اژدہا) تجھ پر گھس پڑے گا تب کہنے لگا کہ ذرا مجھے مہلت دیجیئے انھوں نے کہا کہ مجھے خدا کی اجازت نہیں ہوئی ہے اُسی وقت خدا نے وحی بھیجی کہ اچھا اُسے مہلت دیجیئے کیونکہ یقیناً میں برابر دبا رہوں سزا دینے میں جلدی نہیں کیا کرتا فرعون کا پہلے کہاں تو یہ حال تھا کہ کہیں چالیس دن میں ایک مرتبہ پائخانہ جایا کرتا تھا اور اب یہ حال ہوگیا کہ ایک ایک دن میں چالیس چالیس مرتبہ پائخانہ جانے کی نوبت آئی ۔ لیکن پھر بھی جب اُسے یوم الزینۃ تک کی مہلت دیدی گئی اور اس کا بیان باب موت فصل ادب میں عنقریب آئے گا تو پھر سرکشی پر آمادہ ہوگیا اور تمرد سے پیش آیا ۔ تب خدا نے اس کو پہلی اور پچھلی گستاخی پر عبرت ناک سزا میں گرفتار کر دیا یعنی پہلی گستاخی اَنَا رَبُّکُمُ الاَعْلیٰ پر توجسکا بیان گذر چکا ہے غرق کر دینے کی سزا دی اور دوسری گستاخی یعنی اس کہنے پر کہ میرے سوا تو مجھے تمھارا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا ، جہنم کے عذاب میں گرفتار کیا اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ پہلی یہی بات ہے اور دوسری وہ جس کا بیان ہو چکا ۔ بہرحال اِن دونوں باتوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ تھا ۔ زہرۃ العلوم اور زہرۃ النجوم میں میں نے دیکھا ہے ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے کہا کہ جب فرعون نے یا رب العالمین یعنی پروردگار کیا چیز ہے کہا تھا اُس وقت میں خدا کے سامنے کھڑا ہوا تھا میں نے عذاب کے لئے اپنے دونوں بازو پھیلائے تھے خدا نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ ذرا ٹھہرنا عذاب کی جلدی تو اُسی کو ہوتی ہے جسے یہ ڈر ہو کہ ہمارے ہاتھ سے یہ نکل جائیگا اور اسی کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ فرعون نے جب اَنَا رَبُّکُمُ الاَعْلیٰ کہا تو جبرئیل نے چاہا تھا کہ اُسے زمین میں دھنسا دے لیکن خدا تعالیٰ سے اجازت مانگی تو اجازت نہیں ملی اور حکم ہوا کہ اُس سے درگذر کرے ۔ ملا علی نے سورہ قصص کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ فرعون حمام میں تھا ابلیس اس کے پاس جا داخل ہوا اور اس سے کہنے لگا کہ اے فرعون میں نے سب کچھ تجھ سے بنا بنا کر کہا تھا لیکن میں نے تجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ خدائی کا دعویٰ کر اور اس کے چالیس کوڑے رسید کئے اور نظر چھپا کر اس سے الگ ہوگیا تب فرعون اُس سے کہنے لگا تو کیا اے ابلیس میں اب اس دعوے سے دست بردار ہو جاؤں وہ بولا کہ نہیں کر چکنے کے بعد اب دست بردار ہونا ٹھیک نہیں ۔

حکایت : کفار قریش جن میں اس امت کا فرعون یعنی ابوجہل بھی شامل تھا ابوطالب کے پاس مرض الموت میں جمع ہوئے اور کہنے لگے یہ تو تمھیں خوب معلوم ہے کہ جو ہمارے اور تمھارے بھتیجے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان چل رہی ہے پس بہتر ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے ہی جو کچھ ہمارا حق ہو ان سے دلا دو اور جو اُن کا حق ہو ہم سے لے لو ۔ ابوطالب نے آپ کو بلا بھیجا اور کہا کہ اے میرے بھتیجے یہ تیری قوم کے شریف لوگ ہیں تو ان سے باز رہ تو یہ بھی تجھ سے باز رہیں گے اس پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا میری ایک بات مان لیں ۔ ابوجہل اس پر خدا کی پھٹکار ہو بولا کہ ایک کیا ہم دس باتیں مان لیں گے آپ نے فرمایا تو اچھا کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تب وہ کہنے لگے کہ

آپ تو چاہتے ہیں کہ اور خداؤں کے ہوتے ہوئے بھی ایک ہی خدا قرار دے لیں اس میں شک نہیں کہ آپ کی بھی عجیب بات ہے اور یہ کہہ کر سب تتر بتر ہو گئے اسوقت ابوطالب نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم نے تو اُن سے کوئی زیادتی کی بات نہ کہی تھی یعنی کوئی ایسی مشکل چیز نہیں چاہی تھی (ہر چند کہ شطط کے معنی یہاں زیادتی کی بات کے لئے گئے ہیں۔ لیکن خدا کے اس قول فَاحْکُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ میں لاتشطط سے مراد ہے کہ اپنے حکم میں ظلم نہ کر چنانچہ جب کوئی ظلم کرتا ہے تو کہا کرتے ہیں شَطَّ الرَّجُلُ شَطَطًا) اس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے اسلام کی امید کر کے کہا کہ اس کلمہ کو کہہ لو تو مجھے قیامت کے روز تمھاری شفاعت کرنے کی گنجائش ہو جائے۔ ابوطالب نے جواب دیدیا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ قریش کے لوگ سمجھیں گے کہ میں نے گھبرا کے کہدیا تو میں ضرور کہدیتا معجزات کے بیان میں اس کا اور زیادہ بیان آئیگا۔ امام رازی نے سورۂ انعام کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ ابوطالب نے کہا تھا کہ پھر کوئی دوسری ہی بات کہہ کیونکہ یہ بات تو تیری قوم کو بُری معلوم ہوتی ہے اُس پر آپ نے جواب دیا کہ میں تو اس کے سوا نہیں کہہ سکتا حتیٰ کہ یہ لوگ آفتاب کو اپنی جگہ سے لا کر میرے ہاتھ پر رکھدیں تب وہ کہنے لگیں کہ اچھا ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہنا چھوڑ دیجئے ورنہ پھر ہم آپ کو بھی بُرا بھلا کہیں گے اور اس کو بھی جو آپ کو اس کا حکم کرتا ہے تب خدا نے یہ آیت نازل کی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ یعنے خدا کے سوا جن معبودوں کو وہ پکارا کرتے ہیں ان کو بُرا بھلا مت کہو ورنہ وہ زیادتی کر کے جہالت سے خدا کو بھی بُرا بھلا کہنے لگ جائیں گے پس اگر کوئی کہے کہ بتوں کو بُرا بھلا کہنا تو سب سے افضل عبادت میں داخل تھا پھر خدا نے اُس سے منع کیوں کر دیا اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ شان خداوندی میں جو ظالموں کے بیہوات سے مبرّا ہے۔ بتوں کے بُرا بھلا کہنے سے بڑی قباحت لازم آتی تھی یعنے بتوں کو بُرا بھلا کہنا خدا اور رسول کے بُرا بھلا کہلانے کا باعث ہوتا تھا اس لئے احتراز واجب ہوا۔

لطیفہ:۔ خدا نے کلمۂ توحید کو پانی سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ پانی پاک کرتا ہے اور یہ کلمہ بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے اور اس کو خاک سے تشبیہ دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خاک ایک دانہ کو کتنا ہی بڑھا دیتی ہے اور اس کلمہ کا ثواب بھی بہت کچھ بڑھ جاتا ہے اور اس کو آگ سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ وہ جلا ڈالتی ہے اور یہ کلمہ بھی گناہوں کو جلا دیتا ہے اور اس کلمہ کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ وہ سارے عالم کو روشن کرتا ہے اور اس کلمہ سے بھی قبر میں روشنی ہوتی ہے اور اس کو ماہتاب سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ وہ رات کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور یہ کلمہ بھی یقین کو روشن کرتا ہے اور اس کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے کیونکہ وہ مسافروں کے رہنما ہیں اور یہ کلمہ بھی گمراہوں کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ یعنی پاکیزہ درخت کے مانند اور یہ اس لئے کہ کھجور کا درخت ہر قسم کی زمین میں نہیں جمتا اسی طرح یہ کلمہ بھی ہر دل میں نہیں جمتا اور کھجور کا درخت سب درختوں سے لمبا ہوتا ہے اور اس کلمہ کی بھی اصل تو دل میں ہوتی ہے اور شاخیں عرش کے نیچے تک پہونچتی ہیں اور چھوارے کی قیمت

گٹھلی سے کچھ کم نہیں ہو جاتی اسی طرح مومن کی بھی قیمت ایسے گناہوں سے جو اُس کے اور خدا کے مابین ہوں کچھ ایسی گر نہیں جاتی اور کھجور کے درخت میں نیچے کانٹا اور اوپر کھجور ہوتی ہے اور اس کلمہ سے بھی شروع میں تو تکلیفیں ہوتی ہیں لیکن اس کے پڑھنے والے کو اس کا ثمرہ مل ہی جاتا ہے یعنے خدا کا دیدار میسّر ہوتا ہے اور یہ کلمہ جنت کی کنجی ہے اور کنجی میں دانت بھی چاہیئے چنانچہ اس کے دانت حرام چیزوں کا چھوڑنا اور واجبات کا بجا لانا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے بس جان لو بات یہی ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اخلاص کے ساتھ دل سے کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے عرض کیا گیا کہ اُس کا اخلاص کیا ہے آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے ممنوعات سے بچنا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے ابو ہریرہ ہر نیکی جو تو کرتا ہے قیامت کے روز تولی جائے گی مگر ہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت کیونکہ وہ ترازو میں رکھی تک نہ جائے گی۔

حکایت:۔ ایک مرتبہ شاہ روم نے سیدنا عمر بن الخطابؓ کو لکھ بھیجا کہ اے امیر المومنین میرے قاصد نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ کے یہاں ایک درخت ہوتا ہے پہلے تو گدھے کے کان کی طرح اُس کے پھل نکلتے ہیں پھر وہ غلاف پھٹ جاتا ہے اور موتی سے بھی زیادہ خوش نما پھل نظر آنے لگتا ہے اور زمرد کی طرح سبز ہوتا ہے پھر سرخ اور زرد ہو کر طلاء اور یاقوت کے ٹکڑوں کی طرح نمودار ہوتا ہے پھر اُس میں سے عرق ٹپک ٹپک پڑتا ہے اُس وقت وہ فالودہ سے بھی زیادہ پاکیزہ ہوتا ہے پھر خشک ہو کر مقیم لوگوں کی خوراک اور مسافروں کے توشہ کے کام آتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو بیشک یہ جنت کا درخت ہے۔ عمر بن الخطابؓ نے اسے لکھ بھیجا کہ ہاں ہے تو سہی اور یہ وہی درخت ہے جس کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پس تمھیں چاہیئے کہ خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ۔ **فائدہ**۔ امام رازی نے کہا ہے بخلاف اور درختوں کے کھجور کا درخت ایسا ہوتا ہے جو حیوانات بلکہ انسان کے ساتھ بھی ایک قسم کی مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی پھوپھی کھجور کی بڑی آؤ بھگت کیا کرو کیونکہ آدم علیہ السلام کی مٹی سے جو کچھ بچا کچا تھا اُسی سے اُس کی پیدائش ہوئی ہے اور وہ اس طرح کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اُترے تھے تو ان کے بال بڑھ گئے اور بدن میل سے آلودہ ہو رہا تھا اس وقت جبرئیلؑ ایک قینچی لائے اور ان کے بال اور ناخن تراشے اور ان کے بدن سے میل دور کیا اور زمین میں دفن کر دیا پھر آدم علیہ السلام سو رہے تھے بیدار ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُن کے پاس ایک کھجور کا درخت پیدا کر رکھا ہے اس کا تنہ اُن کے بدن سے ریشے اُن کے بالوں سے شاخیں اُن کے ناخنوں سے پیدا کئے کھجور کے درخت میں ایک یہ بھی عجیب بات ہے کہ اور درخت تو نیچے سے پانی جذب کرتے ہیں اور وہ اوپر سے کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس درخت نے روئے زمین پر سب سے پہلے قرار پکڑا وہ کھجور ہی کا درخت تھا اور خدا نے قرآن میں بھی اُس کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ لمبے لمبے کھجور اُن

کے توبہ تو خوشے ہوتے ہیں یعنی اُن کے پھل ایک دوسرے کے اوپر گچھے میں لگتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے کہ گدر کھجور خشک و پختہ کھجور کے ساتھ کھایا کرو کیونکہ آدمی جب اُسے کھاتا ہے تو شیطان کو غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آدمی تو بچ گیا کیونکہ نئے اور کہنہ کو ملاکر کھاتا ہے اس لئے کہ گدر کھجور کی تاثیر سرد و خشک ہے اور پختہ اور خشک کھجور کی گرم اور تر ہے اس طرح ہر ایک سے دوسرے کی اصلاح ہو جاتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ اور جَو کی روٹی کو پختہ و خشک کھجور کے ساتھ ملاکر استعمال کیا ہے اور شہد کو سرد پانی میں ملاکر نہار مُنہ نوش فرمایا ہے تاکہ اس سے تندرستی قائم رہے کیونکہ گرم و سرد جب مل جائیں گے تو تندرستی بجا رہے گی اور حکماء نے ان باتوں سے منع کیا ہے کہ مچھلی اور انڈے ساتھ کھائے جائیں یا مچھلی اور دودھ کو غذا میں جمع کیا جائے یا مچھلی کھانے کے بعد سرد پانی اور شہد کا شربت پیا جائے یا اس کے کھانے کے بعد خواب کیا جائے یا جماع کے بعد پانی پیا جائے یا دودھ پینے کے بعد کوئی حمام میں جائے اور سمرقندی نے بستان میں بیان کیا ہے کہ جو شخص شکم سیر ہونے کے بعد حمام میں جائے اور پھر قولنج میں مبتلا ہو جائے تو اور کسی کو نہیں خود اپنے ہی آپ کو اسے ملامت کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی سزا ہی یہ تھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبی رعایتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ روزہ رکھتے تو تر کھجور سے افطار فرماتے اس لئے کہ روزہ سے معدہ اور جگر میں ضعف آجاتا ہے اور شیرینی جگر تک سب سے جلد نفوذ کر جاتی ہے کیونکہ اُسے شیرینی محبوب ہے اور وہ شیرینی پر خصوصاً تر کھجور پر میلان رکھتا ہے اور بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے عائشہؓ جب تر کھجوریں آجایا کریں تو تم کو چاہیئے کہ مجھے مبارکبادی دیا کرو اور تمام شہروں میں پختہ کھجوریں سب سے افضل غذا ہیں اور جُمّار یعنی کھجور کے درخت کا گودا دستوں کو بند کرتا ہے اور صفرا اور گرمی کو نافع ہے اور اگر اُس کے بعد ادرک کا مربہ بھی کھا لیا جائے تو اس کا نفع اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کا بیان کہ نفاس والی عورت کے لئے تر کھجور سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور مریض کے لئے شہد سے بڑھ کر نہیں عنقریب آئے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی طلاق دینے کے لئے اپنی زبان کو حرکت دے لیکن اُس کی آواز اتنی نہ نکلی ہو کہ وہ خود سُن سکے تو طلاق نہیں پڑتی لیکن اگر لاالہ الا اللہ کہنے کے لئے زبان کو حرکت دے اور آواز نہ بھی سنائی دے تو بھی خدا کی درگاہ سے اُسے ثواب مل جائیگا۔ فائدہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جبرئیل کو ایک دعا سکھلائی اور انھیں حکم دیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلا دیں جو شخص اُس کو پڑھے گا خدا کی طرف سے اُس کے لئے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس کے ستر ہزار درجے بلند کئے جائیں گے اور وہ یہ دعا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا هَلَّلَ اللّٰهُ كُلُّ شَيْءٍ وَكَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّهَلَّلَ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرِيْمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ كَمَا سَبَّحَ اللّٰهُ كُلُّ شَيْءٍ وَكَمَا يُحِبُّ لِلّٰهِ اَنْ يُّسَبَّحَ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرِيْمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَمَا كَبَّرَ اللّٰهُ كُلُّ شَيْءٍ وَكَمَا يُحِبُّ لِلّٰهِ اَنْ يُّكَبَّرَ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرِيْمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ یعنی میں لاالہ الا اللہ کہہ کر خدا کا کلمہ پڑھتا ہوں جیسا کہ ہر شئے نے خدا کا کلمہ پڑھا ہوا اور جیسا کہ کلمہ پڑھنا ہے اور جیسا کہ اس کی وجہ

کریم اور جلال کی عزت کے شایان ہے اور الحمد للہ کہہ کر میں خدا کی ایسی ثنا خوانی کرتا ہوں جیسی کہ ہر شئے نے خدا کی ثنا خوانی کی ہو اور جیسی کہ خدا کی ثنا خوانی واجب ہے اور جیسی کہ اس کی وجہ کریم اور جلال کی عزت کے شایان شان ہے اور سُبْحَانَ اللہ کہہ کر اس کی ایسی تسبیح خوانی کرتا ہوں جیسی ہر شئے نے خدا کی تسبیح خوانی کی ہو اور جیسی کہ خدا کی تسبیح خوانی ہے اور جیسی کہ اس کی وجہ کریم اور جلال کی عزت کے شایان ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا ہے تو ایک فرشتہ اسے لے کر اوپر چڑھ جاتا ہے آسمان میں دوسرا فرشتہ اُس کے استقبال کے لئے آگے بڑھتا ہے اور دریافت کرتا ہے کہ کہاں سے آتے ہو اور یہ اس سے دریافت کرتا ہے کہ تم نے کہاں کا قصد کیا ہے پس پہلا جواب دیتا ہے کہ فلاں کی کلمہ گوئی کی شہادت اس کے پروردگار کے پاس پہونچانے کے لئے چڑھ رہا ہوں دوسرا کہتا ہے کہ دوزخ سے اُس کی رہائی کا حکم لے کر اُتر رہا ہوں۔

حکایت: ایک مرتبہ عیسٰی علیہ السّلام کے حواریوں میں سے کسی ایک کا چند لڑکوں پر جو کھیل رہے تھے گذر ہوا ان میں وزیر کا بیٹا بھی تھا وہ حواری بھی اُن کے ساتھ کھیل میں شامل ہوگیا وزیر کا بیٹا اُسے اپنے گھر لے گیا تاکہ اپنے باپ کے پاس جا کر اُس کی تعظیم و مدارات کرے چنانچہ کھانا حاضر ہوا شیاطین بھی آموجود ہوئے اُس نے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو پڑھا یہ کہنا تھا کہ شیاطین بھاگ کھڑے ہوئے وزیر نے اُس سے یہ ماجرا دریافت کیا اُس نے جواب دیا کہ میں عیسٰی علیہ السّلام کے ساتھیوں میں سے ہوں۔ انھوں نے مجھے تم لوگوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ تم خدا پر ایمان لے آؤ اور بتوں کو ترک کرو چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا پھر ایک دن وہ کہنے لگا کہ بادشاہ کا گھوڑا مر گیا ہے اُس نے جواب دیا کہ اچھا اُس سے کہدو کہ اگر وہ میری اطاعت پر کمر باندھے تو خدا اُس کا گھوڑا زندہ کر دے گا پھر اُس نے بادشاہ کو یہ خبر پہونچائی بادشاہ نے کہا ہاں میں تیار ہوں چنانچہ پھر وزیر اُس کو بادشاہ کے پاس لے گیا اُس نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ ایک عضو اس گھوڑے کا تو آپ پکڑیئے اور ایک آپ کے باپ اور ایک آپ کا لڑکا اور ایک آپ کی ماں اور سب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھیں پس اُن کا پڑھنا تھا کہ پڑھنے والوں کے ہاتھوں ہی میں اس کے اعضا حرکت کرنے لگے اور خدا کے حکم سے گھوڑا زندہ ہو کر اچھلنے کودنے لگا۔

لطیفہ: طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے خدا کے اس قول کے متعلق جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر خرچ کیا کرتے ہیں اُن کے رب کے پاس اُن کے لئے اُس کا اجر ہے نہ اُن پر کسی قسم کا خوف ہی ہوگا اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے" یہ دریافت کیا کہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ گھوڑے پالنے والے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ معرکہ آرائی کے وقت گھوڑا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحِ پڑھا کرتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ گھوڑیاں ضرور رکھا کرو کیونکہ اُن کے پیٹ خزانہ ہیں اور پیٹھ ذریعۂ حفاظت اور گھوڑے کے گوشت سے ریاح خوب دفع ہوتی ہے لیکن لطیف جسموں کو موافق نہیں کیونکہ غلیظ اور سوداوی ہوتا ہے اور وہ صرف امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور اگر حاملہ اس کے سم کی دھونی لے تو مُردہ بچہ یا مشیمہ جو نہ گرتی ہو فوراً گر پڑے اور اگر عورت کو گھوڑی کا دودھ پلا دیا جائے اور اسے خبر نہ ہو اور خاوند اس سے صحبت کرے تو اُسی دم حمل رہ جائے اور اگر حاملہ اس کی لید کی دھونی لے تو بہ سہولت وضع حمل ہو جائے اور اس

کی خشک لید کو بطور سرمہ لگانا بیاض چشم کو دُور کر دیتا ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں البتہ امام ابوحنیفہ رح کہتے ہیں کہ اگر صرف گھوڑیاں ہوں یا گھوڑے اور گھوڑیاں مخلوط ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر صرف گھوڑے ہی ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور ادائے زکوٰۃ کی صورت اُن کے نزدیک یہ ہے کہ یا تو ہر گھوڑے پر ایک دینار ادا کرے یا سب کی قیمت لگائی جائے اور ہر دو سو درہم پر پانچ درہم کے حساب سے ادا کر دے۔

فوائد: پہلا فائدہ حجۃ الاسلام ابوحامد محمد غزالی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے زبیدہؓ سے خواب میں دریافت کیا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُس نے جواب دیا کہ چار کلموں کی بدولت مجھے بخشدیا پہلا لا الٰہ الا اللہ جس کے ساتھ میں نے اپنی عمر گذاری۔ دوسرا لا الٰہ الا اللہ جس کیساتھ میں اپنی قبر میں داخل ہوئی۔ تیسرا لا الٰہ الا اللہ جس کے ساتھ میری خلوت میں بسر ہوتی رہی۔ چوتھا لا الٰہ الا اللہ جس کی بدولت اپنے رب سے ملنا مجھے نصیب ہوگا۔ **دوسرا فائدہ** - ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک مقبرہ پر گذر ہوا انھوں نے فرمایا السّلام علیکم اے لا الٰہ الا اللہ والو تم نے لا الٰہ الا اللہ کو کیسا پایا ہاتف نے آواز دی کہ ہم نے ہر ہلاکت سے اُس کو نجات دلانے والا پایا **تیسرا فائدہ** ۔ کاغذ کے چار پرچے اگر بترکیب ذیل لکھ کر روزانہ ایک ایک پرچہ پلا دیا جائے تو سردی اور بخار کے لئے نافع ہے پہلے پرچہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَارَتْ فَانْتَارَتْ دوسرے پرچہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَارَتْ فَاسْتَدَارَتْ تیسرے پرچہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَوْلَ الْعَرْشِ فَارَتْ چوتھے پرچہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ غَارَتْ **چوتھا فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے معنے یہ ہیں کہ خدا کے سوا نہ تو کوئی نفع پہونچانے والا ہے نہ ضرر پہنچانے والا نہ کوئی عزت دینے والا ہے نہ ذلت دینے والا نہ کوئی عطا کرنے والا ہے نہ روکنے والا ایک مرتبہ ایک صاحب نے خدا تعالیٰ کے قول وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ کے متعلق دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ معطل کنواں تو کافر کا دل ہے جو لا الٰہ الا اللہ کی جانب سے معطل کر رکھا گیا ہے اور قصر مستحکم مومن کا دل ہے جو لا الٰہ الا اللہ سے آباد ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے غَافِرِ الذَّنْبِ یعنے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے گناہوں کا بخشنے والا اور فرمایا ہے قَابِلِ التَّوْبِ یعنے لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کی توبہ قبول کرنے والا اور فرمایا شَدِيْدُ الْعِقَابِ یعنی لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے والوں کو سخت سزا دینے والا کیونکہ اُس نے ارشاد کیا ہے کہ زیادتی اور شدت اور تو کسی پر نہیں ظالموں ہی پر ہے اور ظالم اور بے انصاف وہی لوگ ہیں جو لا الہ الا اللہ یعنی خدائے واحد کی خدائی کے بھی قائل نہیں ہوئے۔ **پانچواں فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارا کرتا ہے کہ اے جنت اور تیری نعمتیں کس کے لئے ہیں اور وہ کہتی ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کے لئے اور جو لا الہ الا اللہ کا قائل نہ ہو میں اس پر حرام ہوں پھر دوزخ اور اُس کے عذاب کہتے ہیں کہ جو لا الٰہ الا اللہ کا منکر ہوگا وہی ہم میں داخل ہوگا اور ہم اسی کے خواہاں ہیں کہ جو لا الہ الا اللہ کی تکذیب کرتا ہو اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والے پر میں اور میرے عذاب حرام ہیں پھر خدا کی مغفرت اور رحمت گویا ہوتی ہے کہ میں لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کے لئے ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کی مددگار ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں ہی سے مجھے محبت ہے اور جنت میں جانے کی اجازت بھی اُسی کو ہے جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوا اور دوزخ بھی اس پر حرام ہے جو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والا ہو۔ چھٹا فائدہ : امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قلب کی کئی قسمیں ہیں۔ مغز، مغز در مغز، پوست، پوست در پوست اور اس کی مثال بادام کی سی ہے کہ اُس کے دو پوست ہوتے ہیں ایک اوپر کا اور ایک اندر کا اور ایک مغز ہوتا ہے اور ایک مغز در مغز یعنے اُس کا روغن پس اوپر والے پوست کی مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لے اور اس کا دل غافل ہی رہے اور اندر کے پوست کی مثال منافق کی توحید ہے کہ اس کی بدولت جب تک دنیا میں رہتا ہے نفع اٹھاتا رہتا ہے اور جب مرجاتا ہے تو آگ میں پھینکا جاتا ہے اور مغز کی مثال مومن کی توحید ہے لیکن مغز بھی ایسی چیزوں سے جو کسی نہ کسی قدر بیکار سی ہیں خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ بادام کے مغز پر بھی ایک باریک سا پوست ہوتا ہے یہی حال مومن کی توحید کا ہے کیونکہ مومن کو زینت دنیا کی جانب کچھ نہ کچھ التفات ہوہی جاتا ہے اور روغن کی مثال عارف کی توحید ہے کیونکہ روغن میں کسی طرح کا میل نہیں ہوا کرتا اسی طرح سے عارف کی توحید خالص ہوا کرتی ہے کہ اُسے سوائے خدا کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

اسی وجہ سے جب جُنید رحمہ سے نزع کے وقت کہا گیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیئے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں کچھ اُسے بھولا تھوڑا ہی ہوں جواب یاد کرنے لگوں یعنے میں برابر اُسی کی یاد میں ہوں۔ ذوالنون مصری نے فرمایا ہے کہ بے خدا کی یاد کے دنیا میں کچھ مزہ نہیں اور بے اُس کی رحمت کے آخرت کی بہتری نہیں اور بے اُس کے دیدار کے جنت کا کچھ مزہ نہیں جُنیدؒ نے فرمایا ہے کہ ایک دن میں حج کے لئے نکلا تو میری اونٹنی قسطنطنیہ کی طرف جو روم کا ایک شہر ہے مُڑگئی میں نے اُسے کعبہ کی طرف پھیرا پھر بھی اسی شہر کی طرف مڑگئی آخر میں اُسی طرف چلا اور قسطنطنیہ میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں کے لوگ عجب قیل وقال میں ہیں میں نے اُس کا سبب دریافت کیا تو بولے کہ بادشاہ کی بیٹی کو جنون ہوگیا ہے اس لئے طبیب کی تلاش ہو رہی ہے میں نے کہا میں اُس کا علاج کر دوں گا جب لوگ مجھے اُس کے پاس لے گئے اُس نے دروازہ کے اندر ہی سے پکار کر کہا کہ اے جُنیدؒ کیوں آپ کو اونٹنی کیسی ہماری طرف کھینچ کھینچ کر لائی اور آپ تھے کہ اُسے پلٹائے ہی رہے تھے پھر جب میری اس پر نظر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ نہایت ہی حسین وجمیل ہے اور اُس کے گلے میں طوق اور پیروں میں بیڑیاں پڑی ہیں مجھ سے کہنے لگی کہ مجھے دوا بتائیے میں نے اُس سے کہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ لے اُس نے جیسے ہی ذرا آواز کھینچ کر پڑھا فوراً طوق اور بیڑیاں گر پڑیں اس پر اس کا باپ بولا سبحان اللہ آپ تو نہایت ہی خوب طبیب ہیں ذرا میرا بھی تو علاج کیجئے میں نے اُس سے کہا کہ جو اس نے کہا ہے تو بھی وہی کہہ لے چنانچہ وہ بھی مسلمان ہوا اور اس کے ساتھ میں بہت سے لوگ اسلام لائے۔ مسئلہ - عورت کو بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے پس اگر فصد کھولنا یا پچھنے لگانا ہو تو کسی محرم کی موجودگی بھی ضروری ہے جیسا کہ شرح رافعی میں مذکور ہے اور روضہ میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ خاوند کا ہونا بھی ضروریات میں سے ہے اور اگر طب جاننے والی عورت موجود ہو تو کسی مرد طبیب کو (ایسے عوارض میں) عورت کا علاج کرنا جائز نہیں اور مسلمان طبیب کے ہوتے ہوئے غیر مسلم سے علاج کرانے کی بھی ممانعت کی جائے گی۔

حکایت : امام نوویؒ کی کتاب المورد العذب میں میری نظر سے گذرا خواص میں سے کسی نے بیان کیا ہے کہ ایکمرتبہ میرے دل میں

بلادِ روم کی طرف جانے کا خیال پیدا ہوا میں نے اپنے دل میں کہا کہ بیت المقدس یا مدینہ کی سمت کا قصد کرنا زیادہ اچھا ہوگا لیکن پھر میرا ارادہ بلادِ روم ہی کی طرف جانے پر جم گیا جب میں اُس میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ دمِ کے لوگ جمع ہو رہے ہیں میں نے ماجرا دریافت کیا تو وہ بولے کہ بادشاہ کی بیٹی کو جنون ہوگیا ہے میں نے کہا کہ میں علاج کروں گا لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ طبیب ہیں میں نے جواب دیا کہ میں طبیب کا غلام ہوں تم مجھے اُس کے باپ کے پاس تو لیچلو چنانچہ لوگ مجھے اُس کے پاس لے گئے جب اُس لڑکی نے مجھے دیکھا تو کہنے لگی کہ مجھے جنون اُسی طبیب کی بدولت ہوا جس کے آپ غلام ہیں مجھے اُس کی اس بات سے بڑا التعجب ہوا اس پر وہ بولی کہ تعجب نہ کیجئے (اور میرا ماجرا سنیئے) ایک شب میں اسی حالت میں تھی دیکھتی کیا ہوں کہ جذبۂ خداوندی نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور مجھے قرب میسّر ہوگیا میری زبان پر ذکر جاری ہوگیا اور میں نے سُنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہہ کہ وہ خدا ایک ہے اور اُس کے رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر میں نے اس سے کہا کہ ہمارے بلاد میں چلنے کو تیرا کچھ جی چاہتا ہے اُس نے جواب دیا کہ آپ کے بلاد میں جا کر میں کیا کروں گی میں نے کہا کہ وہاں مکہ۔ مدینہ اور بیت المقدس ایسے شہر ہیں اُس نے کہا ذرا سر تو اٹھائیے میں نے جو سَر اٹھایا تو دیکھا کہ کعبہ۔ مدینہ اور بیت المقدس سب کے سب ہوا میں میرے سر پر چکر لگا رہے ہیں پھر وہ کہنے لگی کہ اے خواص جو اپنے جسم سے جنگل میں پھرتا ہے اسے درخت اور پتھر نظر آتے ہیں اور جو اُس میں اپنے دل سے پھرتا پھرتا ہے تو کعبہ خود اس کا طواف کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اے خواص اب تو حبیب کی ملاقات کا وقت قریب آ لگا ہے میں نے اس سے کہا کہ تمھارے بلاد میں تمھاری موت کیسی ہوگی وہ بولی کہ کچھ حرج نہیں گوشت اور ہڈیوں کو اگر روم کی طرف نسبت ہے۔ تو روح تو اس کی ا رسولی خبر گراں ہے اور یہ کہہ کر اس نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئی پھر سُنائی دیا کہ کوئی پکار رہا ہے کہ اے نفسِ مطمئنہ خوشی خوشی اپنے رب کے پاس لوٹ چل۔

حکایت:۔ ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمہ اللہ بیمار پڑے خلیفۂ وقت نے اُن کے پاس ایک طبیب کو بھیجا اُس نے علاج کیا تو مرض اور بڑھ گیا اس پر طبیب کہنے لگا کہ اے شیخ المسلمین آپ کی شفایابی کی مجھے ایسی فکر ہے کہ اگر میں یہ سمجھتا کہ میرے کسی عضو کے کٹ جانے سے آپ کو شفا ہو جائے گی تو میں اس کو بھی کاٹ ڈالتا انھوں نے جواب دیا کہ ہاں تمھارے زنار کے کاٹنے پر میری شفا معلق ہے اس پر اُس نے زنار کاٹ ڈالا اور اسلام لے آیا فوراً حضرت شبلیؒ بھی اچھل پڑے گویا انھیں کوئی مرض ہی نہ تھا تب خلیفہ نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ طبیب کو مریض کے پاس بھیجتا ہوں لیکن واقع میں مریض کو میں نے طبیب کے پاس بھیجا تھا۔ **لطیفہ**۔ ایک مرتبہ عیسٰی علیہ السلام نے حواریین میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک عورت کے گھر سے اپنا منہ کالا کر کے نکلا ہے آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرا یہاں کیا کام تھا اُس نے جواب دیا کہ طبیب مریض کا معالج ہے۔

حکایت۔ ابو مسلم خراسانی نے بغرض جہاد شہر مرد کا رُخ کیا اور جب اُس پر قابض ہوگیا تو ایک مجوسی حکیم کو دیکھا اُس سے پوچھا کہ تم حکیم کیسے بن گئے اُس نے جواب دیا کہ میں نے دنیا اور جھوٹ کو چھوڑ دیا اور ہر صبح اپنے معبود

کو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اپنے پیروں سے کچلا کرتا ہوں اس پر اس نے اس کے قتل کا حکم صادر کیا تب وہ بولا کہ اے امیر المومنین جلد نہ کیجئے پھر اس سے پوچھا کہ تیرے اس قول کے کہ اپنے معبود کو پیروں سے کچلتا ہوں کیا معنے ہیں اس نے کہا کہ آپ کی کتاب پاک میں آیا ہے کہ اے نبی آپ نے اُسے دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا رکھا ہے پس میں اپنی خواہش کو اپنے قدموں سے کچلا کرتا ہوں تاکہ مجھ پر غالب نہ آجائے تب اس نے کہا کہ جو اس حکمت تک پہونچ گیا ہو پھر وہ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا اُس نے جواب دیا کہ دل میں قفل لگا ہوا ہے اور کنجی دوسرے کے قبضہ میں ہے اس پر امیر المومنین نے مع اپنے ہمراہیوں کے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی کہ خدا اس حکیم کو اسلام کی توفیق دیکر اس پر کرم کر دے اس پر وہ کہنے لگا کہ اے امیر المومنین ذرا دعا میں الحاح کیجئے اب قفل ہلنے لگا ہے پھر جلا اٹھا کہ لو یہ قفل کھل گیا اور میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت ادا کرتا ہوں۔

حکایت ۔ روضۃ العلماء میں مذکور ہے کہ ایک نصرانی حسن بصریؒ کی مجلس میں آیا کرتا تھا ایک مرتبہ تین روز تک وہ نہیں آیا آپ نے اُس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ نزع میں ہے آپ اُس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ کیسے ہو اُس نے کہا کہ موت عاجل سے مجھے چارا نہیں اور قبر وحشت ناک مقام ہے اور کوئی میرا ہمدم نہیں اور آگ دہک رہی ہے اور میری جلد کو اس کی تاب نہیں اور جنت قریب آگئی ہے لیکن میری رسائی نہیں اور پل صراط اس سرے سے اُس سرے تک ہے اور مجھ میں اس پر سے گذرنے کی طاقت نہیں اور ترازو کھڑی ہے اور میری کوئی نیکی نہیں اور پروردگار بڑا بخشنے والا ہے لیکن میرے پاس کوئی دلیل نہیں حسنؒ نے اس سے کہا کہ تیرا وقت تو آپہونچا اُس نے کہا کہ ذرا کنجی تو آجائے حسنؒ اُس سے روگرداں ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اُس نے کہا کیا آپ مجھ سے منہ پھیرے لیتے ہیں حالانکہ وہ میرے سامنے ہے یعنے کنجی آپہونچی اور میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت دیتا ہوں پھر اُسی رات اس کا انتقال ہو گیا۔ حسنؒ نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا کہ خدا نے مجھے جنت کے اعلیٰ طبقوں میں جگہ دی ہے۔

حکایت ؛ نسفی کا بیان ہے کہ کسی عابد کا ایک شخص پر گذر ہوا جو گائے کی پرستش کر رہا تھا عابد نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ اس نے جواب دیا کہ میں تو نہیں کہتا اس عابد نے گائے سے خطاب کر کے کہا لا الٰہ الا اللہ کی برکت سے پتھر بن جا یہ کہنا تھا کہ خدا کے حکم سے وہ پتھر بن گئی تب اس سے اس عابد نے کہا کہ کہدے نہیں تو تو بھی اُسی کی طرح ہو جائیگا اس پر اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ **مسئلہ** اگر کوئی زبردستی اسلام لے آئے تو صحیح نہیں ہوتا ہاں اگر حربی ہو یا مرتد ہو تو بات دوسری ہے (یعنی احکام ظاہری اس پر مسلمانوں کے جاری ہوں گے لیکن خدا کے نزدیک جبھی مسلمان ہوگا جب دل مسلمان ہو) اگر کوئی عربی کے سوا کسی دوسری ہی زبان میں کلمہ پڑھے تب بھی اس کا اسلام صحیح ہے اگرچہ وہ عربی پر قادر کیوں نہ ہو یہ شرح مہذب میں مذکور ہے۔ اور اگر کوئی زوجہ سے کہے کہ اگر تو دوزخی ہو تو تجھ پر طلاق ہے تو اگر وہ مسلمان عورت ہے تو طلاق نہ پڑے گی اور اگر کہا کہ اگر خدا مسلمانوں کو عذاب دینے والا ہو تو تجھ پر طلاق تو امام رافعی کے نزدیک طلاق پڑجائے گی۔ روضہ میں مذکور ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب کسی خاص کی نسبت معذب ہونے کا قصد کیا ہو اور اگر کل کا قصد کیا ہو یا کچھ بھی قصد نہ ہو تو طلاق نہ پڑے گی اس لئے کہ صرف بعض گنہگار مسلمانوں کو عذاب ہوگا۔

لطیفہ: ایک یہودی کسی صالح شخص کے پاس گیا اور وہ قلم تراش رہا تھا اُس سے کہا کہ اسلام لے آ اُس نے جواب دیا کہ میں تو اسلام نہیں لاتا اس سے کہا اسلام لا نہیں تو میں قلم کا سر کاٹے ڈالتا ہوں وہ بولا کہ کاٹ ڈال اس کا کاٹنا تھا کہ یہودی کا سر بدن سے جدا ہو کر گر پڑا یہ حکایت روض الافکار میں مذکور ہے۔

حکایت: روض الافکار میں ہے کہ مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ ایک روز میں ایک راہب کی عبادت گاہ کے پاس ٹھہر گیا تو میں نے سُنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ اے وہ ذات کہ جس کے حرم میں ڈرنے والے پناہ گزیں ہیں اور جو نعمتیں اس کے پاس ہیں اس کے طالب اس کی رغبت کرتے ہیں میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے قصاص سے رہائی ملے اور گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جن کی لذت تو ختم ہو چکی لیکن اس کا اثر باقی ہے میں نے اُس سے پکار کر کہا کہ اے راہب تو نے دنیا کو کیسے چھوڑ دیا اس نے جواب دیا کہ قبل اس کے کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں اُسے چھوڑ بیٹھا میں نے اُس سے کہا اچھا اپنا قصہ بیان کر اس نے کہا کہ میں نصرانی تھا میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تجھ پر افسوس ہے تو غیر خدا کی کب تک عبادت کرتا رہیگا کیونکہ بلاشک عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں میں نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں شفیع المذنبین یعنے گنہگاروں کی سفارش کرنے والا عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی موسیٰ علیہ السلام بھی میری نبوت کی شہادت دے چکے ہیں توریت میں میرے اوصاف مذکور ہیں انجیل میں بھی معروف ہو رہا ہوں پھر اس شخص نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور کہا اے خدا اپنے بندے کے دل میں ہدایت ڈال دے اور اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دے پھر میں بیدار ہوا اور حالت یہ تھی کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی پس میں مسلمان ہو گیا اور اپنے اسی عبادت خانہ میں سکونت پذیر رہا سیرباوے نے کہا ہے کہ عربی میں ویح جس کے معنے افسوس کے ہیں ترحم کے موقع پر بولا جاتا ہے اور ویل جس کے معنی تباہی کے ہیں بددعا اور عذاب کے لئے مستعمل ہے

لطیفہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ کی قبر شریف میں جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل قیامت کے روز آئیں گے اور اسرافیل کہیں گے کہ اے خدا کے دوست خدا کے حکم سے اُٹھئے آپ جواب دینگے پھر میکائیل کہیں گے اے خدا کے نبی اٹھئے آپ کچھ جواب نہ دیں گے پھر جبرئیل کہیں گے کہ اے گنہگاروں کی سفارش کرنے والے خدا کے حکم سے اٹھئے آپ فرمائیں گے لبیک پس آپ سب سے پہلے زمین سے اٹھیں گے۔

حکایت: ابراہیم علیہ السلام اُن بتوں کو بیچا کرتے تھے جو آپ کے والد تراشتے تھے اور پکار پکار کر کہا کرتے تھے ایسی چیز کون خریدتا ہے جو ضرر پہونچائے گی اور کچھ نفع نہ دے گی آپ سے ایک عورت نے کہا کہ میں آپ کے والد سے ایک بت خریدنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا میں تیرے ہاتھ ایسا بت بیع کر سکتا ہوں جو تین کام کرے اس کا ایک حصہ پانی گرم کرے دوسرا کھانا پکائے تیسرا تیرا آٹا گوندھے عورت آپ کی بات کو سوچنے لگی پھر آپ نے اُس سے کہا کہ کیا میں تجھے ایسا معبود بتا دوں کہ جو اس سے درخواست کرے پوری ہو اور جو اُس سے فریاد چاہے اس کی فریاد رسی کرے وہ بولی بھلا اُس تک رسائی کیسے ہو آپ نے فرمایا جو خالص دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا ہے اُس کی رسائی ہو جاتی ہے عورت نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا فوراً ہی بت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے منہ کے بل گر پڑا پھر وہ بولی

اے ابراہیم علیہ السلام آپ کا پروردگا تو بڑا اچھا ہے جو اس کے سوا کسی سے امید رکھتا ہے ناکام رہتا ہے دوسرے کی عبادت میں جو مشقت اٹھائی جائے بیکار ہے پھر اُس نے بُت کو لے کر پاش پاش کر ڈالا۔

حکایت: ہند میں ایک بڑا بڈھا تھا جو زمانہ دراز سے ایک بت پوجتا رہا تھا۔ اس کو ایک امر پیش آیا جس سے وہ بڑا فکر مند ہوا اس نے بت سے فریاد چاہی اُس نے فریاد رسی نہ کی پھر اُس نے کہا کہ اے بت میری کمزوری پر رحم کر زمانہ دراز سے تیری عبادت میں لگا ہوا ہوں اُس نے اُس کا بھی کچھ جواب نہ دیا اس وقت اُسے بالکل مایوسی ہوگئی اور خدا کی طرف نظر اٹھائی اس کے جی میں آیا واحد بے نیاز کو پکارے اُس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور شرمندہ ہوگیا لیکن زبان سے نکل گیا اے صمد اے بے نیاز یہ کہنا تھا کہ اُسے ہوا میں سے ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کہتا ہے کہ لبیک اے میرے بندے مانگ کیا مانگتا ہے اس پر فرشتے کہنے لگے اے خدا تعالیٰ وہ زمانہ دراز تک تو بُت کو پکارتا رہا اور اسنے اس کی نہ سُنی اور آپ کو ایک ہی آواز دی اور آپ نے سُن لی ارشاد ہوا کہ اے میرے فرشتو جب اُس نے بت کو پکارا اور اس نے نہ سنی پھر صمد کو پکارا اور وہ بھی نہ سنتا تو پھر بت اور صمد یعنی خدائے بے نیاز میں فرق ہی کیا رہتا۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک شخص گائے کی پرستش کیا کرتا تھا اور ایک دن وہ اس کو باغ میں لے گیا وہاں بادل نمودار ہوا بجلی چمکنے لگی بادل گرجا اس پر گائے بھاگ کھڑی ہوئی یہ اپنے دل میں کہنے لگے کہ جو بجلی کی چمک اور بادل کی گرج سے ڈرے اور گھبرائے وہ معبود نہیں ہوسکتی یہ کہہ کر بادل کی طرف نظر اٹھائی اور کہنے لگا کہ اے بادل کے پروردگار اگر آپ کی بھیڑیں ہوں تو میرے پاس بھیجدیجئے میں چرایا کروں گا اور اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو میں اپنی بھیڑوں میں سے آپ کو حصہ دوں گا اس پر خدا نے اُس زمانہ کے نبی پر وحی بھیجی کہ فلاں شخص کے پاس جاکر میرا سلام کہو اور اس کو دین کے ارکان سکھلاؤ میں نے اپنی معرفت اُس کے دل میں ڈالدی ہے اور اس کی دعا قبول کرلی اور قبل اس کے کہ وہ مجھ کو چاہتا میں نے اُس کو چاہا ہے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو رعد کی آواز سُن کر سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ الرَّعْدُ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر پڑھے پھر اگر اُس پر بجلی بھی گر پڑیگی تو دیت اس کا خون بہا ہو جائیگا اسے علائی نے سورۂ رعد میں بیان کیا ہے۔ امام رازی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے رعد کی نسبت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ ہے جو بادل پر مسلط ہے اُس کے پاس آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن سے بادلوں کو جہاں خدا چاہتا ہے ہنکا لیجاتا ہے اور فرمایا کہ بیشک خدا بادلوں کو اُٹھاتا ہے تو رعد نہایت خوش بیانی سے کلام کرتا ہے اور بڑی خوبی سے ہنستا ہے چنانچہ اُس کا کلام گرج کی طرح سُنائی دیتا ہے اور اس کی ہنسی ہماری نظروں میں بجلی کی چمک معلوم ہوتی ہے۔ صوفیہ میں سے عارفین کا قول ہے کہ رعد فرشتوں کی چیخ کی آواز ہے اور بجلی اُن کے ہاتھوں کی کھسا کھساہٹ سے پیدا ہوتی ہے اور بارش اُن کے آنسو ہیں امام رازی نے کہا ہے کہ بجلی کے چمکنے کے وقت بجلی گرنے کا خوف ہوتا ہے اور یہ خدا کی قدرت کی دلیل ہے کیونکہ بادل اجزائے مائیہ وہوائیہ سے مرکب ہوتا ہے اور پانی تر ہوتا ہے اور آگ گرم وخشک ہے پس اس سے خدا کی عجیب قدرت ظاہر ہوتی

ہے کہ پانی سے آگ نکلے اور ایک ضد سے دوسری ضد نمودار ہو۔

حکایت: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ اسلام لانے سے قبل بت کی پرستش کیا کرتے تھے اور سفر و حضر میں کہیں اس کو چھوڑتے نہ تھے۔ ایک روز سفر میں قضائے حاجت کے لئے گئے اور بت سے کہتے گئے کہ اے بت ذرا میرے اسباب کی حفاظت رہے۔ جب وہ چلے گئے تو ایک لومڑی آئی اور بت پر پیشاب کردیا ابوذر جو لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ بھیگا ہوا ہے کہنے لگے کہ بارش تو ہوئی نہیں یہ بھیگ کہاں سے گیا اس کے بعد ہی لومڑی پر نظر پڑی تب تو انھوں نے آسمان کی دیکھ کر شعر پڑھنا شروع کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ کیا ایسا بھی خدا ہوتا ہے جس کے سر پہ لومڑیاں پیشاب کردیں سچ تو یہ ہے کہ لومڑی ایسی چیز جس پر پیشاب کرے وہ نہایت ذلیل ہے۔ اگر یہ خدا ہوتا تو اپنے آپ کو بچا لیتا۔ ایسے خدا سے بھلا کیا بھلائی مل سکتی ہے جس کا خود مطلب حاصل نہ ہو سکے ساری زمین میں جتنے بت ہیں میں سب سے بیزار ہوتا ہوں اور اس خدا پر ایمان لاتا ہوں جو نہایت غلبہ والا ہے۔

لطیفہ: امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک لومڑی حلال ہے اور امام احمد حنبلؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حرام ہے **فائدہ** - لومڑی کا گوشت لقوہ - فالج - اور جذام کو نافع ہے اگر اس کی تلی وہ شخص جس کو طحال کا مرض ہو لٹکائے تو خدا اس کو شفا عنایت کرے اس کی چربی درد گوش کے لئے ٹپکانا اور نقرس کے لئے پیر میں ملنا نافع ہے اور اگر گنجا اس کا خون ملے تو بال نکل آئیں۔ جس کے داہنے کان میں درد ہو وہ اس کا داہنا دانت اور جس کے بائیں کان میں درد ہو اس کا بایاں دانت لٹکائے تو شفا ہو اور کتاب العجائب والغرائب میں ہے کہ جب نر لومڑی کو بلی سے جفتی کا اتفاق ہوتا ہے تو عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو ان کے نزدیک بھی جو لومڑی کو حلال کہتے ہیں بچہ ماں کے تابع ہو کر حرام ہوگا کیونکہ بلی خواہ اہلی ہو یا جنگلی حرام ہے اگرچہ دونوں میں اختلاف ہے لیکن اہلی بلی میں حرمت قوی ہے۔ پس دونوں میں سے ایک بھی حرام یا نجس ہوگا تو بچہ بھی حرام اور نجس سمجھا جائیگا۔ حرمت کی مثال تو اوپر گذر چکی۔ رہی نجاست تو اگر کتے کو لومڑی سے جفتی کا اتفاق ہوا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ نجس ہوگا اس کا بھی یہی حکم ہوگا کہ اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو سات مرتبہ دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے بھی ملا جائے۔ لیکن دین کے معاملہ میں جو دین اشرف ہوتا ہے اسی کا اعتبار ہوگا مثلاً اگر کوئی مسلمان کسی یہودن سے نکاح کرے تو جو بچہ ہوگا مسلمان ہی ہوگا۔

حکایت: جب موسیٰؑ خدا سے مناجات کرکے لوٹے تو انھوں نے راستہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ فرعون کی عبادت کررہا ہے آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی اور اس سے کہا کہ تجھکو فرعون کی عبادت سے کیا ملا اس نے پوچھا کہ آپ کو خدا کی عبادت سے کیا ملا آپ نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی عبادت اس لئے کرتا ہوں کہ اس کی طاعت مجھپر فرض ہے۔ تو مال کی طمع سے فرعون کی عبادت کرتا ہے اس نے کہا کہ ہاں سچ ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تیرے گھر میں خزانہ ہے اگر تو ایمان لے آئے تو میں تجھے بتلا دوں اس نے کہا اچھا آپ نے بتلا دیا پس وہ کہہ اٹھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ موسیٰ رسول اللّٰہ۔ یہ خبر کہیں فرعون کو پہونچی اس نے اس کو گرفتار کیا اور آگ پر تیل چڑھا کر اس

کو اس میں ڈال دیا اور حضرت جبرئیلؑ نے اسے تین مرتبہ نکال لیا تب وہ شخص موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگا کہ آپ خدا سے دعا کیجئے کہ اس سے مجھے رہائی نہ ہو کیونکہ اسلام پر مرنا اس سے بہتر ہے پھر اس کو فرعون نے پکڑ کر گرم تیل میں ڈال دیا اس پر جبرئیل علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ خدا نے آپ کے ساتھی کو بڑا اجر دیا اس کی روح کی آمد آمد کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

حکایت: صلحا میں سے ایک شخص غزوہ کے لئے نکلا اور راستہ بھول گیا اس پر وہ پہاڑ پر چڑھا اور وہاں نصاریٰ کی قوم کو پایا ان کے یہاں ایک کرسی رکھی تھی اس کی نسبت پوچھا تو لوگوں نے جواب دیا کہ سال بھر میں ایک بار ایک راہب یہاں آیا کرتا ہے اور ہم لوگوں کو وعظ سناتا ہے پھر اس شخص نے انھیں جیسے کپڑے پہن لئے اور ان کے بیچ میں بیٹھ گیا اس کے بعد جب راہب کرسی پر چڑھ کر بیٹھا تو کہنے لگا کہ لوگو سنو اب میں تمھارا واعظ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص تم میں موجود ہے اس کے بعد اس نے پکارا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تجھے تیرے دین حق کی قسم دیتا ہوں کیا تو ذرا کھڑا ہو جائیگا کہ ہم سب تجھے دیکھیں اس شخص کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں اچھل کر کھڑا ہو گیا تب وہ کہنے لگا کہ میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ خدا نے جنت میں کچھ پھل پیدا کئے ہیں تو کیا دنیا میں بھی کہیں ویسے پیدا ہوئے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں نام اور رنگ میں تو ویسے ہی ہیں لیکن مزہ اور لذت میں ویسے نہیں ہیں پھر اس نے کہا کہ جنت میں کوئی گھر کوئی بالاخانہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں شجر طوبیٰ کی ایک نہ ایک شاخ نہ پہونچی ہو۔ تو کیا دنیا میں بھی اس کی نظیر کہیں پائی جاتی ہے اس نے کہا کہ جب آفتاب آسمان کے بیچ میں ہوتا ہے تو ایسی ہی حالت ہوتی ہے پھر اس نے کہا کہ جنت میں چار نہریں ہیں کہ جن کا مزہ الگ الگ ہے اور پھر بھی ایک ہی اصل سے نکلی ہیں تو کیا اس کی بھی کوئی دنیا میں نظیر ہے اس شخص نے جواب دیا کہ ہاں کان کا پانی تلخ ہوتا ہے آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے نمکین ہوتا ہے ناک کا پانی بدبودار ہوتا ہے اور سینہ میں شیریں پانی رہتا ہے اور یہ سب کے سب سر ہی میں سے ہیں پھر اس نے کہا کہ جنت میں ایک تخت ہے جس کا طول پانچ سو برس کا ہے لیکن جب جنت میں مومن اس پر چڑھنا چاہے گا تو اس کے لئے پست ہو کر پھر بلند ہو جائیگا بھلا دنیا میں اس کی بھی کوئی نظیر ہے اس شخص نے کہا کہ ہاں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "تو کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا پیدا کیا گیا ہے" وہ اپنے سر کو جھکا لیتا ہے پھر اوپر کر کے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ جنت والے کھائیں گے پئیں گے اور پیشاب پائخانہ کچھ نہ ہوگا اس کی بھی دنیا میں کوئی نظیر ہے اس شخص نے کہا ہاں بچہ جب تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اسے جب بھی کوئی خواہش ہوتی ہے خدا تعالیٰ اس کی ماں کے دل میں ویسی خواہش پیدا کرتا ہے اس طرح اس بچہ کو غذا پہونچتی رہتی ہے لیکن وہ اس مدت میں نہ پیشاب کرتا ہے نہ پاخانہ پھرتا ہے پھر میں نے اس سے کہا کہ بتلاؤ جنت کی کنجی کیا ہے راہب نے جواب دیا کہ اے لوگو سن لو اس نے مجھ سے جنت کی کنجی دریافت کی ہے اور میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جنت کی کنجی لَآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا اور اس کے ساتھ بہت سے لوگ اسلام لائے۔
فائدہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ مسلمان کے لئے مرتے وقت قبر میں اور قبر سے نکلتے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُنس کا باعث ہوگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرنے لگے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اسے تلقین کرو یعنے چلّا چلّا کر پڑھو تاکہ وہ سن کر زبان سے یا جی میں کلمہ پڑھنے لگے کیونکہ جس بندہ کا خاتمہ کلمہ پر ہوگا جنت میں وہی اس کا توشہ بنے گا اور سمرقندی نے کہا ہے کہ جب بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اور اس کا دل دنیا کے قریب ہوتا ہے (یعنے دل میں دنیا کا خیال ہوتا ہے) تو اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر اس کا دل آخرت کے قریب ہوتا ہے تو سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر اس کا دل خدا سے لگا ہوتا ہے تو اتنی نیکیاں ملتی ہیں کہ مشرق سے مغرب تک نیکیوں سے بھر جائے۔
مسئلہ: اگر کافر بجائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے لَا رَحْمٰنَ اِلَّا اللّٰہُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا الْبَارِیْ یا لَا بَارِیَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور بجائے محمد رسول اللہ کے ابو القاسم رسول اللہ یا احمد رسول اللہ کہے تو وہ مسلمان ہو جائیگا ہاں اگر وہ خدا کو کسی مخلوق کے مشابہ سمجھتا ہوگا تو اس کی ضرورت ہوگی کہ اپنی اس تشبیہ کے عقیدہ سے باز آئے اور اعتقاد کرے کہ خدا کے مثل کوئی نہیں۔
حکایت: موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو آگ کی پرستش کرتے دیکھا اور اس سے کہا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو خدا تعالیٰ کی پرستش کی طرف رجوع ہو وہ بولا کہ اگر میں رجوع ہو جاؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں اس نے کہا تو آپ مجھ پر اسلام پیش کیجئے یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا اور اتنا رو یا کہ اس پر غشی طاری ہو گئی موسیٰ علیہ السلام نے جو اسے ہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے تب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے رب جیسا اس کے ساتھ آپ نے معاملہ کیا ہے میرے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کیجئے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ کیا نہیں معلوم کہ جو ہم سے صلح کرتا ہے ہم اس سے صلح کر لیتے ہیں اور جو ہمارا قرب چاہتا ہے ہم اسے اقرب بنا لیتے ہیں ہم نے اس کو موحدین کا مرتبہ دیا اور مقربین کے مقام میں اسے پہنچا دیا
حکایت: مالک بن دینار کے زمانہ میں دو مجوسی بھائی تھے جو آگ کی پرستش کیا کرتے تھے ایک دن چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا کہ اس کی عبادت کرتے ہوئے ہم کو اتنی طویل مدت گذری آؤ دیکھیں اگر یہ ہم کو جلا دے تو اسے چھوڑ دیں ورنہ اس کی عبادت کرتے رہیں اس کے بعد ہر ایک نے اپنا ہاتھ آگ میں ڈالا آگ نے جلا دیا اس کے بعد دونوں مالک بن دینار کے پاس گئے تاکہ ان سے اسلام سیکھیں لیکن بڑے بھائی پر شقاوت کا غلبہ ہوا وہ کہنے لگا کہ آگ کے سوا میں تو کسی کی عبادت نہ کروں گا اور چھوٹا اسلام لے آیا اور ایک کھنڈر میں جا بیٹھا اور خدا کی عبادت کرنے لگا اور اپنے بال بچوں کے کھانے پینے کی خبر نہ لی جب لوٹ کر آیا تو اس کی بیوی نے کہا کہ کچھ لائے بھی اس نے جواب دیا کہ میں بادشاہ کے یہاں کام کرتا رہا اس نے کہا ہے کہ کل ملے گا المختصر سب رات بھر بھوکے پڑے رہے پھر دوسرے دن بھی یہی قصہ پیش آیا جب تیسرا دن ہوا تو وہ اپنی عادت کے موافق اس

کھنڈر میں عبادت کے لئے گیا اور کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار آپ نے مجھے اسلام کی توفیق دے کر مجھ پر کرم کیا ہے یعنی اس دین اور آج کے دن (جمعہ کا دن تھا) کی برکت سے سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے دل سے بال بچوں کے کھانے پینے کی فکر دور کر دیجئے اس کے بعد جب رات کو لوٹ کر آیا تو اپنے بال بچوں کو خوش و خرم پایا اور ان کے پاس بہت سا کھانا دیکھا اُس پر اُس نے ان سے دریافت کیا اس کی عورت نے جواب دیا کہ ظہر کے وقت ہمارے پاس ایک آدمی ہزار اشرفیوں کا طبق لیے ہوئے آیا اور کہنے لگا کہ اپنے خاوند سے کہدینا کہ یہ تیری دو دن کی مزدوری ہے اگر تو زیادہ کام کرے گا تو ہم اور زیادہ دیں گے میں نے اس سے اشرفیاں لے لیں اور ایک صراف کو لیجا کر دکھائیں وہ نصرانی تھا اُس نے دیکھ کر کہا کہ یہ دنیا کی اشرفیاں تو معلوم نہیں ہوتیں یہ آخرت کے عطیات میں سے ہیں پھر مجھ سے پوچھنے لگا کہ تجھے یہ کہاں سے ملیں میں نے قصہ کہہ سنایا وہ مسلمان ہو گیا اور مجھکو ہزار درہم اپنے پاس سے دیے اور سجدۂ شکر بجالایا۔ **پہلا فائدہ** ۔ نزہۃ النفوس والافکار میں مذکور ہے آگ کی مفرّتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس سے ابلیس پیدا ہوا ہے۔ قرطبی نے کہا ہے کہ وہ نار عزت سے مخلوق ہوا ہے اس وجہ سے اُس نے کہا تھا کہ آپ کی عزت کی قسم میں اُن سب کو بہکاؤں گا بس عزت ہی کے باعث اُس میں آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے تکبر پیدا ہو گیا اور اُس کے منافع میں سے یہ ہے کہ جاڑے میں سردی دور ہو جاتی ہے چہرہ کا رنگ نکھر آتا ہے غذا تیار ہوتی ہے اور اس سے داغ دینا فالج کو نفع بخشتا ہے سرمیں داغنا شقیقہ یعنی آدھا سیسی اور نسیان بلغمی کو مفید ہے اور صدقہ کے بیان میں آئے گا کہ آگ کے دینے سے انکار کرنا ناجائز ہے۔ **دوسرا فائدہ** ایک مرتبہ کسی نیک آدمی نے جبل عرفات پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نِعْمَةِ الْاِسْلَامِ وَكَفٰى بِهَا مِنْ نِعْمَةٍ یعنی نعمت اسلام پر خدا کا شکر ہے اور یہی نعمت کافی ہے پڑھا پھر جب آئندہ سال عرفات پہونچا اور اُس نے وہی الفاظ پھر کہنا چاہے تو ہاتف نے آواز دی اور کہا کہ اے خدا کے بندے ذرا ٹھہر جا گذشتہ سال جو تو نے یہ الفاظ پڑھے تھے اُس کے ثواب کے لکھنے سے فراغت مل جائے تو پھر کہنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کی عادت تھی کہ جب کسی غیر مسلم کو دیکھتے تو اس سے کہتے کہ خدا کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ پر ان امور میں فضیلت دی ہے کہ میرا دین اسلام ہے اور میری کتاب قرآن ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں حضرت علیؑ میرے امام ہیں مسلمان میرے بھائی ہیں کعبہ میرا قبلہ ہے اور فرمایا جس لیے یہ کہا خدا اُس کو کبھی آگ میں نہ ڈالے گا ایک حدیث میں ہے کہ جو مسلمان یہودی یا نصرانی کو دیکھ کر اَشْهَدُ عـه اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا اَلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پڑھے اسے ہر ہر یہودی یا نصرانی کے مقابل میں ایک ایک نیکی ملے گی اس کو ترمذی عـه حکیم نے ذکر کیا ہے۔

عـه میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ایسا خدا کہ جو ایک یکتا منفرد بے نیاز ہے اُس کے نہ بی بی ہے نہ بچہ اور نہ کوئی ہمسر ہے ۱۲ عـه یہ امام ترمذی نہیں بلکہ یہ اُن کے بعد کے ایک صوفی ہیں جن کی کتاب نوادر النوادر ہے جو ضعیف اور موضوع روایات سے بھری ہوئی ہے۔ حبیب۔

حکایت:- ایک مرتبہ کسی نیک آدمی نے خدا کا یہ قول وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا اُس پر یعنی دوزخ پر ورود نہ ہو) پڑھا تو ایک یہودی کہنے لگا کہ جو کچھ تو کہتا ہے اگر صحیح ہے تو اس میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں پھر مسلمان نے یہ آیت رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ پڑھی جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ میری رحمت میں تو ہر چیز کی گنجائش ہے لیکن میں رحمت انھیں کے لئے لکھوں گا جو ایماندار اور پرہیزگار ہیں اس پر یہودی نے کہا کہ اپنے قول پر کوئی دلیل لاؤ مسلمان نے جواب دیا کہ اچھا اپنے اور میرے کپڑے آگ میں ڈال دو جس کے کپڑے بچ جائیں وہی حق پر ہے اور اسی کا دین سچا ہے تب یہودی نے اپنے کپڑے مسلمان کے کپڑوں میں لپیٹ کر آگ میں ڈالدیے مسلمان کے کپڑے تو بچ گئے اور آگ اندر سرایت کر گئی اور یہودی کے کپڑے جل گئے یہ دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا

مسئلہ:- بعض علما نے کہا ہے اسلام ظاہری چیز ہے اور ایمان باطنی شے ہے کیونکہ اسلام تو فرمانبرداری اور تعمیل احکام کو کہتے ہیں اور ایمان دل سے تصدیق کرنے اور سچا سمجھنے کا نام ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایمان اور اسلام دونوں سے ظاہری اعضا سے عمل کرنا۔ زبان سے اقرار کرنا اور دل سے سچا سمجھنا مراد ہے اور میں نے کتاب نثر الدرر میں دیکھا ہے کہ جب علی بن موسیٰ نیشاپور میں داخل ہوئے تو وہاں کے علمائے اُن کے خچر کی لگام پکڑ لی اور کہنے لگے کہ اپنے پاک آبا و اجداد کے صدقہ میں ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جس کو آپ نے اپنے آبا سے خود سنا ہو پس انھوں نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ موسیٰؑ نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ جعفرؓ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ باقرؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ زین العابدینؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ حسینؓ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان دل سے پہچاننا زبان سے اقرار کرنا اور ظاہری اعضا سے عمل کرنا ہے امام احمد نے کہا ہے کہ یہ ایسی اسناد ہے کہ اگر کسی مجنون پر پڑھ کر دم کر دو تو اس کا جنون جاتا رہے[ع] چنانچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک مرگی والے پر یہ سند پڑھی گئی تھی وہ اچھا ہو گیا۔

لطیفہ:- جو شخص اپنے کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہوئے خواب میں دیکھے تو خدا اُس کی مصیبت دور کر دے اور شہادت پر اس کا خاتمہ ہو اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بندہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو آسمان کی چھتیں پھٹ جاتی ہیں یہاں تک کہ اُس کے نامۂ اعمال میں وہ چاند کی طرح درخشاں نظر آتا ہے اور اس کے اعمال چاروں طرف تارے معلوم ہوتے ہیں حدیث میں ہے جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اُس کیلئے جنت میں یاقوت سرخ کا درخت لگایا جاتا ہے جس کا سبزہ مشک ابیض کا اور مزہ میں شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تب تو ہم خوب کثرت سے پڑھا کریں گے آپ نے فرمایا خدا کی چیز نہایت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے

ع یہ قول امام احمد کا نہیں بلکہ ابن ماجہ نے ابو الصلت ہروی کا بیان کیا ہے اور علی بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قابل قبول نہیں کجا کہ ان کے نام سے جنون کا جاتا رہنا۔ حبیب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا ہے اسکے متعلق جُنید نے کہا ہے یعنے ہم نے اُن دونوں کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سکھلائی ہے اور بعض نے خدا تعالیٰ کے قول اَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی میں کلمۃ التقوٰی کا مصداق بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو ٹھہرایا ہے اور قشیری نے کہا ہے جب یہ الفاظ اہل معرفت کے کانوں میں پڑتے ہیں تو وجود خداوندی کے علاوہ اُن کی عقل و فہم میں اور کچھ نہیں آتا بس جیسے کہ کوئی زبان سے اللہ کہتا ہے یا کانوں سے لفظ اللہ سنتا ہے تو اپنے قلب سے خدا ہی کی شہادت دیتا ہے اسی طرح یہ کلمہ سوائے خدا کے اور معنے پر دلالت نہیں کرتا اور اُس کے کہنے والے کو سوائے خدا کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے چنانچہ وہ زبان سے اللہ کہتا ہے دل سے اللہ کو جانتا ہے قلب سے پہچانتا ہے اپنی روح سے خدا سے محبت کرتا ہے اپنے سر سے خدا کی شہادت دیتا ہے اور اپنے ظاہر سے خدا کے روبرو ہونیکا علاقہ رکھتا ہے اور کہا گیا ہے کہ بسم اللہ دوستوں کے لئے فصل ربیع ہے جس کی کلیاں وصل کے لطائف ہیں اور اس کی نہریں قرب کی زیادتیاں ہیں پس جس کو اُس نے بسم اللہ سنادی اپنے کشف جلال میں اُسے مدہوش بنالیا اور جسے الرحمٰن الرحیم سنادیا اپنے لطف افضال میں چھپالیا۔

کتاب عظۃ الالباب میں ہے کہ بسم اللہ کی با اُس کی بنیاد و رونق ہے سین اس کی سنا اور روشنی ہے میم اُس کی مجد اور بزرگی ہے اور بعض نے کہا کہ با اس کا باب یعنے دروازہ ہے اور سین اُس کا سلام اور میم انعام ہے اور بعض نے کہا کہ با اس کی برکت ہے اور سین اُس کا سر و بھید اور میم اُس کی معرفت ہے نیز آیا ہے کہ اللہ علام الغیوب ہے یعنے تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا الرحمٰن کشاف الکروب ہے یعنے تمام بےچینیوں کا دور کرنے والا اور الرحیم غفار الذنوب تمام گناہوں کا بخشنے والا۔ اللہ مجیب الدعوات ہے یعنے دعاؤں کا قبول کرنے والا الرحمٰن برکتوں کا نازل کرنے والا الرحیم گناہوں کو معاف کرنے والا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نازل ہوئی جب یہ نازل ہوئی مشرق سے مغرب تک بادل بھاگتا پھرا۔ ہوائیں ٹھہر گئیں جانور کان لگا کر سننے کے لئے مستعد ہو گئے۔ شیطان کو انگارے مارے گئے اور خدا نے اپنی عزت کی قسم کھائی کہ جس مریض پر اُس کا نام لیا جائیگا اسے شفا ہوگی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اتنا اور ہے کہ جس چیز پر ہمارا نام لیا جائیگا اس میں ہم برکت دیں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب بسم اللہ نازل ہوئی تو پہاڑوں میں سے آواز آنے لگی حتی کہ ہمنے بھی اُس کی

گونج سُنی اس پر کفار کہنے لگے کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑوں پر جادو کر دیا ہے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مومن بسم اللہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ پہاڑ بھی تسبیح خوانی کرنے لگتے ہیں لیکن وہ سُنائی نہیں دیتی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس دعا کے پہلے بسم اللہ ہو مردود نہیں ہوتی اور انشاء اللہ آخر کتاب میں آئیگا کہ اس میں اور اسم اعظم میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں ہوتا ہے اور نسفیؒ نے کہا ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو آدم علیہ السلام پر یہ امر بڑا گراں گذرا خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ ہم نے زمین کو آپ کا مطیع کر دیا ہے چنانچہ آدم علیہ السلام نے زمین سے کہا کہ اس کو پکڑ لے جب زمین نے پکڑنا چاہا تو قابیل نے کہا کہ اے زمین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے طفیل سے مجھکو ہلاک نہ کیجیو پس خدا کا حکم ہوا کہ اے زمین اس کو چھوڑ دے ۔ **لطیفہ** ۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کو تین ناموں سے شروع کیا ہے اور مخلوق بھی تین قسم کی ہے ۔ ظالم ۔ میانہ رَو ۔ سبقت لیجانے والے ۔ پس اللہ سبقت لے جانے والوں کے لئے ہے ۔ رحمٰن میانہ روی کرنے والوں کے لئے ۔ رحیم ظالموں کے لئے ۔

فوائد ؛ پہلا فائدہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تین ناموں سے افضل کیا ہے انھوں نے پوچھا کہ اے رب وہ کیا ہیں ارشاد ہوا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اتفاق سے اُن کے پاس ایک اندھا بھی موجود تھا وہ کہنے لگا کہ اے پروردگار ان ناموں کی برکت سے مجھے آنکھیں عنایت کیجئے خدا کے حکم سے اسی دم اس کو آنکھیں مل گئیں ۔ دوسرا فائدہ ؛ جب قیامت کا دن ہوگا اور اس امت کے اعمال تولے جائیں گے تو اُن کی ایک ایک رکعت دوسروں کی ہزار ہزار رکعت سے بھی بڑھ جائے گی جس پر لوگ تعجب کریں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ ان لوگوں کی نماز میں بسم اللہ تھی حدیث میں آیا ہے کہ اے ابوہریرہؓ جب تو وضو کرنے لگا کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لیا کر کیونکہ نگہبان فرشتے جب تک تو فارغ نہ ہوگا برابر تیری نیکیاں لکھتے رہیں گے یہانتک کہ تو وضو کر چکے گا اور اگر اس بار حمل رہ گیا اور بچہ ہوا تو اس بچہ اور اس کی اولاد میں جتنے ہوں گے ان سب کی سانسوں کے برابر تیرے لئے نیکیاں لکھی جایا کریں گی اے ابوہریرہؓ جب تو سواری پر سوار ہوا کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کر کہ ہر ہر قدم کے عوض میں تیرے لئے نیکیاں لکھی جائینگی تیسرا فائدہ ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت روایت ہے وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے گا اُس کے لئے ہر ہر حرف کے بدلے میں چار چار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور چار چار ہزار گناہ بخشے جائیں گے اور چار چار ہزار درجے بلند کئے جائیں گے ۔ چوتھا فائدہ ۔ بروایت علیؓ بن ابی طالب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں خدا نے ایک گھر پیدا کیا ہے جس کا نام دار النور ہے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب نور سے بنی ہیں اور ہوا میں معلق ہے اور اُس کا کوئی راستہ نہیں ہے ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر وہاں تک چڑھینگے کیسے ؟ آپ نے فرمایا ان سے کہا جائیگا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو وہ پڑھیں گے اور اُڑکر پہنچ جائیں گے **لطیفہ** ۔ جب مولیٰ اپنے غلام کو نامہ لکھتا ہے تو نامہ کے عنوان ہی سے اس کی خوشی

اور ناراضی کا پتہ لگ جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو عنوان قرار دیا ہے یہ نہیں کہا بسم اللہ الجبّار القہّار اس سے معلوم ہوا کہ خدا راضی ہے اس کو نسفیؒ نے ذکر کیا ہے اور امام غزالیؒ نے جواہر القرآن میں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جب اپنی کتاب کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کیا تو اسے معلوم ہوا کہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں پس اس کے بعد ہی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذکر کر دیا تاکہ اس سے ڈرنے اور اس کی طرف رغبت کرنے کی دونوں صفتیں جمع ہو جائیں اور قرطبی نے اتنا اور بڑھایا ہے تاکہ خدا کی اطاعت پر یہ دونوں امر معین ہو جائیں ۔

مسئلہ: اگر کہا جائے کہ سورۂ فاتحہ میں الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو دوبارہ کیوں ذکر کیا ہے حالانکہ بسم اللہ بھی شافعیؒ کے نزدیک اسی کی ایک آیت ہے اس کا جواب جو تفسیر نیشاپوری میں میری نظر سے گذرا ہے یہ ہے کہ اس سے رحمت اور عنایت کی تاکید مقصود ہے اور اس کے باوجود اس کے بعد مالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ بھی ذکر کر دیا ہے تاکہ لوگ دھوکے میں نہ رہیں پھر اس کے بعد رَحۡمٰن اور رَحِیۡم کے کئی فرق چند علماء سے نقل کر کے لکھے ہیں چنانچہ ضحاکؓ نے بیان کیا ہے کہ رحمٰن سے مراد آسمان والوں پر بہت رحم کرنے والا اور رحیم سے مراد زمین والوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے اور عکرمہؓ نے کہا ہے کہ رحمٰن تو یہ ایک رحمت سے پیش آئے اور رحیم یہ کہ سو رحمت کرے اور ابن مبارک نے کہا ہے کہ رحمٰن تو وہ کہ جب اس سے کوئی مانگے تو عنایت کرے اور رحیم وہ کہ جب کوئی اس سے نہ مانگے تو نہ مانگنے پر ناراض ہو اور تفسیر قرطبی میں میری نظر سے گذرا ہے کہ رحمٰن ایمانداروں کے لئے ہے اور رحیم توبہ کرنے والوں کے لئے اور بعض نے کہا ہے کہ رحمٰن رحیم ایک انعام کے بعد دوسرا انعام ہے اور تفسیر رازی میں ہے کہ رحمٰن وہ جو ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جس پر بندہ کو قدرت نہیں اور رحیم وہ جو ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن پر بندوں کو بھی قدرت دی ہے ۔ **عجیب لطیفہ** ۔ حکایت ہے کہ ایک شخص کے مرتے وقت کلمۂ شہادت کہنے سے زبان بند ہو گئی اس کے پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا یہ نماز روزہ نہیں کرتا تھا لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں یہ تو نمازی اور روزہ دار تھا آپ نے پوچھا اس نے اپنی ماں کو ستایا تو نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے اسکی ماں کو بلا کر معاف کرنے کا حکم دیا اس نے معاف کرنے سے انکار کیا کیونکہ اس نے اس کی آنکھ نکال لی تھی اس پر آپ نے لکڑیاں اور آگ منگائی وہ عورت پوچھنے لگی کہ رسول اللہ یہ کیا آپ نے فرمایا کہ اسے آگ سے جلا نہ دوں وہ بولی کہ نہیں یا رسول اللہ میں نے نو مہینے اسے پیٹ میں رکھا ہے دو برس دودھ پلایا ہے پھر بھلا ماں کی محبت کہاں رہی میں نے معاف کیا ماں کا یہ کہنا تھا کہ اس آدمی کی زبان چلنے لگی اور کہنے لگا اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ پس نیشاپوری وغیرہ نے کہا ہے کہ رحمٰن لفظ کے اعتبار سے تو خاص ہے اس کا اطلاق غیر خدا پر نہیں آتا اور معنے کے اعتبار سے عام ہے کیونکہ اس کا رزق ساری مخلوق کو پہونچتا ہے اور رحیم لفظ کے اعتبار سے عام ہے کیونکہ خدا کے سوا اوروں پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے مثلاً فلاں عورت رحیمہ تھی اسے رحمانہ نہیں کہہ سکتے اور معنے

کے اعتبار سے آخرت کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے پس سوائے مومن کے اور کسی پر رحم نہ ہوگا اگر کہا جائے کہ رحمٰن کا لفظ تو بڑھ کر ہے حتیٰ کہ ابن العربی نے کہا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے پھر اس کے بعد رحیم کو جس سے اُس کی بہ نسبت کم درجہ کی رحمت معلوم ہوتی ہے کیوں ذکر کیا حالانکہ عادت یہ ہے کہ ادنےٰ سے اعلیٰ کی طرف چلتے ہیں جواب یہ ہے کہ بڑے سے حقیر چیز نہیں مانگا کرتے چنانچہ نقل ہے کہ ایک شخص نے کسی بڑے آدمی سے کوئی حقیر شئے مانگی اُس نے جواب دیا کہ حقیر شئے کسی حقیر سے مانگو پس گویا کہ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں فقط رحمٰن ہی کہتا تو تمہیں معمولی چیزیں مجھ سے مانگتے ہوئے شرم آتی اس لئے میں نے یہ بھی بتلا دیا کہ میں رحمٰن بھی ہوں بڑی بڑی چیزیں بھی مجھ سے مانگا کرو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا سے جنت الفردوس مانگا کرو اور یہ بھی بتا دیا کہ میں رحیم بھی ہوں اپنی ہانڈی کا نمک بھی ہو تو وہ بھی مجھی سے مانگو۔

مؤلف کہتا ہے کہ نمک کو بھی حقیر نہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ اگر وہ حقیر ہوتا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ابن ماجہ میں منقول ہے اُس کا کیا مطلب ہوگا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ روٹی کے ساتھ کھانے کی جتنی چیزیں ہیں اُن سب کا سردار نمک ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کسی شئے کی سردار وہ چیز ہوتی ہے جس سے اُس کی اصلاح ہوتی ہے اور نمک کی یہی حالت ہے حتیٰ کہ سونے کی زردی اور چاندی کی سفیدی اُس سے بڑھ جاتی ہے معدہ اور سینہ سے بلغم کو چھانٹتا ہے۔ ریاح دفع کرتا ہے وجع الفواد کو نافع ہے اور اگر ہموزن شکر ملا کر منجن ملا جائے تو دانتوں کی جڑیں کھلنے کو دور کرتا ہے اور چہرہ کی زردی دور کر کے رنگ کو خوبصورت بناتا ہے خصوصًا اگر صبح کو استعمال کیا جائے اور اگر سرکہ میں ڈال کر گرم کر کے مُنہ میں لیا جائے تو ڈاڑھ کا درد فورًا ساکن ہو جاتا ہے اور استسقا والوں کو جو بلغمی ورم ہوتا ہے اُس کے لئے بھی مفید ہے اس کے بیشمار منافع ہیں اور کرم کے بیان میں کچھ آگے بھی آتے ہیں۔

حکایت: نمرود کی چھوٹی لڑکی نے اُس سے کہا تھا کہ اے باپ ابراہیم علیہ السلام کو مجھے دیکھنے دے کہ اُن کا آگ میں کیا حال ہے چنانچہ اُس نے جو دیکھا تو صحیح وسالم نظر آئے اُس نے ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آپ کو آگ جلاتی کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ جس کی زبان پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہو اور دل میں خدا کی معرفت اُس کو آگ نہیں جلایا کرتی وہ بولی آپ کے پاس میں بھی آنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاہِیْمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس نے کہا اور اس پر بھی آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو گئی۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس لوٹ کر آئی اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا اس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کے دین سے باز آ وہ نہ مانی اس پر اس کو بڑی سخت سزا دی۔ خدا کا جبرئیل کو حکم ہوا انھوں نے اس کو ابراہیم علیہ السلام کے پاس لیجا کر پہونچا دیا چنانچہ انھوں نے اپنے صاحبزادے کے ساتھ عقد کر دیا اور اُس کے بطن سے بیس نبی پیدا ہوئے اور امام ثعلبی کی کتاب عرائس میں میں نے دیکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا قول تھا جن دنوں میں آگ میں تھا اُن سے زیادہ عیش کے دن تو مجھے کبھی نہیں ملے سدی نے کہا ہے کہ اُسمیں نوروز قیام پذیر رہے تھے اور بعض نے لکھا ہے چالیس روز۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے کہ نرگس کو سونگھا کرو کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے دل اور سینہ کے مابین جنون یا جذام یا برص کا ایک شعبہ ہوا کرتا ہے اور وہ نرگس ہی کے سونگھنے سے دور ہوتا ہے اور حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نرگس کو ضرور سونگھ لیا کرو چاہے روز ایک بار ہو یا مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا ساری عمر میں ایک بار اس لئے کہ دل میں جنون یا جذام یا برص کا ایک ذرہ ہوتا ہے کہ جو نرگس ہی کے سونگھنے سے دور ہوتا ہے اس کو حافظ ابو عبد اللہ محمد جزری ابن مقریؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔ نزہۃ النفوس والافکار میں مذکور ہے کہ جو درد ڈاڑھ میں درد سر کی وجہ سے ہو اس کو اور زکام بارد کو اس کا سونگھنا نافع ہے اور پیاز نرگس کا بلغمی اورام پر لیپ کرنا صحت بخش ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ روٹی بدن کی غذا ہے اور نرگس روح کی غذا اور جس کے پاس دو روٹیاں ہوں تو ایک سے نرگس خرید لینا چاہیئے۔ دوسرا فائدہ سارے پھولوں بادشاہ رنگ و روپ اور خوشبو میں عمدہ گلاب کا پھول ہوتا ہے اس کا سونگھنا خفقان کو نافع ہے اور گلاب کے پینے سے آواز اچھی ہو جاتی ہے اور ناک میں ڈالنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے اور گل گلاب کے سونگھنے سے صفرا کا ہیجان موقوف ہوتا ہے اور باطنی اعضا کو تقویت حاصل ہوتی ہے اگر چالیس گلاب کے پھول ایک اوقیہ آٹے کے ساتھ گوندھ کر روٹی پکائی جائے اور رب خروب کے ساتھ مالیدہ بنا کر کھایا جائے تو خوب اعتدال کے ساتھ دست لاتا ہے اور نیا کشید کیا ہوا گلاب بمقدار دس درہم کے پیا جائے تو کئی دست آجاتے ہیں اور اس کا سونگھنا اور پینا قلب اور معدہ کا مقوی ہے اور باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے اور بھی فائدے آتے ہیں۔ تیسرا فائدہ۔ نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ جب عارف کی موت کا وقت قریب پہنچتا ہے اور ملک الموت اس کے سامنے سے آنا چاہتا ہے تو اس کو ذکر اللہ ہٹا دیتا ہے اگر اس کے پیروں کی طرف آتا ہے تو جماعت کی نماز کے لئے جانا اس کو ہٹا دیتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار میری تو روک ہو گئی ہے مجھے اس تک راستہ بھی نہیں ملتا ہے اس پر ارشاد ہوتا ہے کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھ کر اسے دکھلا وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ کر دکھلاتا ہے مومن کی روح جب اسے دیکھتی ہے تو اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں پرواز کر جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے روح ملک الموت سے کہتی ہے کہ کیا تو ہی نے مجھے اس بدن میں رکھا تھا وہ کہتا ہے نہیں تب وہ کہتی ہے کہ تو پھر جس نے رکھا ہے وہی مجھے نکالیگا وہ کہتا ہے کہ میں اس کا پیغام لے کر آیا ہوں اس پر روح کہتی ہے کہ کوئی علامت لاؤ پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جنت کا ایک سیب لیجا وہ لاتا ہے اور اس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوتا ہے جب اسے دیکھتی ہے تو جنت کے شوق میں پرواز کر جاتی ہے۔ عجائب المخلوقات میں مذکور ہے کہ گل سیب کا سونگھنا دماغ کو تقویت دیتا ہے اور سیب کھانا مقوی قلب ہے اور اس کے پتوں کا نچوڑا ہوا عرق زہر کے لئے نافع ہے۔

حکایت: کسی یہودی کو ایک یہودن سے نہایت محبت تھی حتی کہ اُس کا کھانا پینا چھوٹ گیا تھا شیخ عطاء اکبر سے اُس نے شکایت کی انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھکر دیدی اور حکم دیا کہ نگل جا وہ نگل گیا تب کہنے لگا کہ اے شیخ المسلمین میرے دل میں ایسا نور روشن ہوگیا ہے جس کی وجہ سے وہ عورت مجھے فراموش ہوگئی اور اسلام میرا محبوب بن گیا اور میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہوں جب عورت نے یہ سُنا تو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی اے امام المسلمین میں ہی وہ عورت ہوں جس پر وہ فریفتہ تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اگر تجھے جنت درکار ہے تو شیخ عطاء کی خدمت میں جا انھوں نے اس سے کہا کہ تو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ اُس نے بسم اللہ پڑھی اُس کا پڑھنا تھا کہ فوراً کہہ اٹھی کہ یا شیخ میرا دل روشن ہوگیا اور مجھکو عالم ملکوت نظر آنے لگا میرے اوپر اسلام پیش کیجئے چنانچہ وہ اسلام لے آئی اُسی رات کو اُس نے جنت اور اس کے محلوں کو خواب میں دیکھا کہ اُن پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی ہوئی ہے کسی نے اس سے پکار کر کہا کہ اے بسم اللہ کے پڑھنے والی خدا نے جو کچھ عنایت کیا ہے وہ تو نے دیکھ لیا اس کے بعد جب جاگی تو کہنے لگی کہ اے رب آپ نے مجھے جنت میں داخل کر دیا تھا پھر نکال لیا میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے طفیل سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے پھر وہیں پہونچا دیجئے یہ کہہ کر گر پڑی اور مر گئی۔ نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ قیامت میں دوزخ کے فرشتے ایک بندہ کو پکڑیں گے پھر انھیں حکم ہوگا کہ ذرا اسے چھوڑ دو تاکہ اُس کے اعضا دیکھ لئے جائیں چنانچہ ان میں کوئی نیکی نہ ملے گی پھر اُس سے کہا جائیگا کہ اپنی زبان تو نکال، دیکھیں گے کہ اُس پر سفید خط میں پوری بسم اللہ لکھی ہوئی ہے اس وقت حکم ہوگا کہ جا ہم نے تجھے بخشدیا۔ فائدہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو چاہتا ہو کہ دوزخ کے انیسوں ۱۹ فرشتوں سے خدا اسے بچالے اسے چاہیئے کہ بسم اللہ پڑھا کرے کیونکہ اس میں انیس ۱۹ حرف ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اُس میں چار کلمہ ہیں اور گناہ بھی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ دن کے۔ رات کے چھپے اور ظاہر پس جو بسم اللہ پڑھا کریگا خدا اُس کے چاروں قسم کے گناہ بخش دے گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت انسؓ مروی ہے کہ اگر کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے تو بنی آدم کی شرمگاہ اور جنوں کے آنکھ کے مابین یہ آڑ بن جاتی ہے اور امام فخر رازیؒ نے کہا ہے کہ اس میں یہ اشارہ نکلتا ہے کہ جب یہ نام تیرے دشمنوں سے دنیا میں آڑ بن جاتا ہے تو پھر آخرت میں دوزخ کے فرشتوں سے کیونکر آڑ نہ بنے گا۔

حکایت: عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شخص پر گذر ہوا جو بڑے بھاری سانپ کا شکار کرتا تھا اُس سانپ نے کہا کہ اے نبیؑ اس سے کہدیجئے کہ مجھ میں بڑا قاتل زہر ہے آپ نے اُس کو منع کیا وہ نہ مانا پھر دوبارہ عیسیٰ علیہ السلام کا اُس پر گذر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے شخص کیا تو نے سانپ کو پکڑ لیا یہ کہہ کر سانپ کی طرف نظر کی اُس نے مارے شرم کے اپنا سر اپنی دم کے نیچے چھپا لیا اور کہنے لگا کہ اے روح اللہ یہ مجھ پر اپنی قوت سے غالب نہیں آیا بلکہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی بدولت غالب ہوا ہے بسم اللہ نے میرا زہر باطل کر دیا۔

فائدہ ۔ نسفیؒ نے کہا ہے کہ جب بسم اللہ آدمؑ پر نازل ہوئی تو کہنے لگے کہ اپنی اولاد کی نسبت اب مجھے عذاب کا کھٹکا نہیں رہا جب اُن کا انتقال ہوا تو بسم اللہ اٹھا لیگئی پھر نوح علیہ السلام پر پکر ر نازل ہوئی اس کی بدولت غرق سے محفوظ رہے اُن کی وفات کے بعد پھر اٹھا لیگئی پھر ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئی تو ان کے لئے آگ سرد ہوگئی اور یہ اُن کی سلامتی کا باعث بن گئی پھر موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تو وہ دریا سے سالم نکل آئے پھر اُٹھ گئی پھر سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی تو ان کا ملک برقرار رہا پھر ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قیامت تک کے لئے نازل ہوئی چنانچہ جب قیامت ہوگی اس وقت مسلمان اپنے داہنے ہاتھ میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اپنا نامۂ اعمال لے گا اور حالت یہ ہوگی کہ وہ صاف پڑا ہوگا اس میں نیکی کا نام بھی نہ ہوگا اُس سے کہا جائیگا کہ یہ گناہوں سے پُر تھا لیکن بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نے ان کو مٹا دیا قرطبی نے کہا ہے کہ بسم اللہ اس امت کی خصوصیات میں سے ہے اور تفسیر رازی میں بروایت ابی ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمھیں ایسی آیت نہ بتلاؤں کہ سلیمان علیہ السلام کے بعد سوائے میرے اور کسی پر نازل نہیں ہوئی ہمنے کہا ضرور یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا مستحب ہے حتیٰ کہ دائی بھی جب لڑکے کو لے تو بسم اللہ کہکرے کیونکہ وہ تین تاریکیوں سے نکل کر آتا ہے ایک پیٹ کی تاریکی دوسری رحم کی تیسری مشیمہ جھلی کی تاریکی جس میں بچہ رہتا ہے اس کو بغوی نے نقل کیا ہے ۔ ساتوں آسمان والے اور سراپردہ عظمت والے سب کے سب بسم اللہ پڑھتے ہیں ۔

حکایت :۔ جب سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو بلقیس کے پاس بھیجا تھا اُس وقت سارے پرندے کہنے لگے کہ تو اکیلا کیسے جائیگا اُس نے جواب دیا تھا کہ جس کے ساتھ بسم اللہ ہو اُس پر کچھ ظلم نہیں ہوسکتا اس پر خدا نے قیامت تک کے لئے اس کے سر پر تاج رکھدیا اس کے بعد چار ہزار شکاریوں پر وہ گذرا اور وہ برابر گولیاں چلا یا کئے اُس کے ایک نہ لگی سب خطا کر گئیں حالانکہ اُن کا نشانہ کبھی خالی نہ جاتا تھا سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو جو بسم اللہ لکھکر بھیجی تو ان کو اس کا ملک بھی مل گیا اس کے ماتحت بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر ہر سپہ سالار کے قبضہ میں ایک ایک لاکھ جنگی سپاہی تھے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا تخت تھا جس کا اسی ہاتھ طول اور اسی ہاتھ عرض تھا اور اتنا ہی اونچا تھا اس کو مقاتل نے بیان کیا ہے اور مناقب عائشہ رضی اللہ عنہا میں بھی اس کا بیان آیا ہے ۔ کسی قاضی کا حال منقول ہے کہ اُس کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں بسم اللہ لکھی تھی اُس نے کہا کہ وہ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں اس وجہ سے اُس نے بھی انھیں چھوڑ دیا اور رسائل کو کچھ نہ دلوایا ۔ اگر کہا جائے کہ سلیمان علیہ السلام نے بسم اللہ پر اپنا نام مقدم کیوں لکھا اس کا جواب کئی طرح سے ہے اول یہ کہ وہ بڑی جابرہ عورت تھی ان کو خوف ہوا کہ کہیں برا بھلا نہ کہنے لگے اس لئے خدا کے پاک کے نام سے پہلے اپنا لکھدیا چنانچہ خدا تعالیٰ کو ان کی نیت معلوم ہوگئی اور خدا نے ایسا کیا کہ وہ ان کے پاس خود ذلت کے ساتھ حاضر ہوئی ۔ دوم یہ کہ جب اُس نے خط تکیہ پر رکھا ہوا دیکھا تو

حالانکہ وہاں کسی کی رسائی نہ تھی اور وہاں ہُدہُد کو موجود پایا تو جان گئی کہ وہ سلیمانؑ کے پاس سے آیا ہے اور کہہ اُٹھی اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ پھر جب اُسے پڑھا تو اس میں بسم اللہ دیکھی اس تقدیر پر اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ بلقیس کا قول ہوگا نہ کہ سلیمان علیہ السلام کا۔ سوم یہ کہ شاید سلیمان علیہ السلام نے خط پر اپنا پتہ لکھا ہو اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ اور اس کے اندر بسم اللہ سے خط شروع کیا جیسا کہ دستور ہے چنانچہ جب اُسے خط ملا تو پہلے اُس نے پتہ پڑھا پھر خط کھول کر پڑھنا شروع کیا جو بسم اللہ سے شروع تھا اور دامغانی کی کتاب فاخر میں ایک اور جواب میری نظر سے گذرا ہے وہ یہ کہ انھوں نے اپنا نام اسلئے مقدم کیا کہ وہ کافرہ تھی اور کافر کو خدا سے نہیں ڈرایا کرتے اور شمس المعارف میں میں نے دیکھا ہے کہ جو چھ بار بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو خدا لوگوں کے دلوں میں اسکی ہیبت ڈال دیگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس سے سلیمان علیہ السلام کا ملک برقرار رکھا تھا۔

حکایت: کسی کافر کا ایک محل پر گذر ہوا جس کے دروازے پر ایک بڈھا اور ایک لونڈی کھڑی تھی کافر نے کہا کہ میں لونڈی کو لے لوں اور بڈھے کو مار ڈالوں چنانچہ دونوں میں کشتی ہوئی بڈھے نے اس کو کئی بار پچھاڑ دیا اور اس کے ہونٹھ ہلتے جاتے تھے کافر نے پوچھا کیا پڑھتا ہے جو تیرے ہونٹھ ہلتے ہیں اس نے جواب دیا کہ میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتا ہوں وہ مسلمان ہوگیا اور وہ بھی بسم اللہ پڑھنے لگا اس کے بعد اس بڈھے کا انتقال ہوا اور لونڈی اور محل اس کے قبضہ میں آگیا۔ نسفیؒ نے ذکر کیا ہے کہ ایک بار ملک الموت ایک شخص کے پاس آیا وہ دیکھ کر ڈر گیا ملک الموت نے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ دوزخ کے ڈر کے مارے اس نے کہا تو کیا میں تجھے آیت امان نہ لکھ دوں جس سے تو دوزخ سے بچ جائے اس نے کہا ضرور لکھ دیجئے اس نے بسم اللہ لکھ کر دیدی۔ جب خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا اور اُس کی سرکشی بڑھی تو انھوں نے اس کی لئے بددعا کی خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ تو اس کا کفر دیکھتے ہیں اور میں وہ دیکھتا ہوں جو کچھ اس کے محل کے دروازے پر لکھا ہوا ہے جبرئیل علیہ السلام نے اس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھدی تھی اسی وجہ سے خدا نے اس کی مقام کریم کے ساتھ توصیف کی ہے اور تفسیر رازی میں ہے کہ خدائی کے دعوے سے پہلے فرعون نے خود اپنے محل کے دروازے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی تھی۔

لطیفہ: خدا نے جب چاہا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کر دے تو ان کو حکم دیا کہ اپنی کشتی پر بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا لکھیئے اور الرحمن الرحیم نہ لکھیئے کیونکہ رحمت اور عذاب دونوں جمع نہیں ہوتے ضحاکؒ نے بیان کیا ہے کہ نوح علیہ السلام جب بسم اللہ مجریہا کہتے تھے تو کشتی چل کھڑی ہوتی تھی اور جب بسم اللہ مرسٰہا کہتے تھے تو ٹھہر جاتی تھی اور نوح علیہ السلام کے پاس دو مُہرے تھے کہ وہ روشن رہا کرتے تھے ایک بجائے آفتاب کے دوسرا بجائے ماہتاب کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ ایک دن کی طرح روشن تھا دوسرا رات کی طرح تاریک تھا انھیں دونوں سے وہ نماز کے اوقات کی شناخت کر لیا کرتے تھے جب شام ہوتی تھی اس کی سیاہی اس کی روشنی پر غالب آجاتی تھی اور جب صبح ہوتی تھی تو اُس کی روشنی اس کی سیاہی پر غالب آجاتی تھی کشتی میں سب سے آخر گدھا داخل ہوا تھا شیطان اسے لپٹ گیا تھا یہ قرطبی رحمہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے لیکن امام رازیؒ نے کہا ہے کہ یہ بات

نہایت لبعید ہے کیونکہ شیطان آتشی اور ہوائی جسم ہے وہ ڈوبنے سے کیوں بھاگنے لگا علاوہ بریں اس بارہ میں کوئی صحیح حدیث بھی نہیں آئی ہے قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ کشتی میں سب سے پہلے اوزہ داخل ہوا تھا اس کے بیٹے نے شیشہ کا ایک گھر بنایا تھا اور اندر سے اس کو بند کر لیا تھا خدا نے اس پر پیشاب کو مسلط کیا حتیٰ کہ وہ اپنے پیشاب ہی میں ڈوب گیا اور کتاب حادی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ خدا نے اس پر رونے کو مسلط کیا تھا حتیٰ کہ وہ اپنے آنسوؤں میں ڈوب گیا۔ خدا کے غضب اور عقاب سے خدا کی پناہ رازی نے بیان کیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ خداوندی حکمت کے یہ امر کیسے شایان ہوا کہ بڑوں کے گناہ کی وجہ سے لڑکے بھی ڈبو دیئے جائیں اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے چالیس برس پہلے سے یہ انتظام کیا تھا کہ کسی عورت کے حمل ہی نہ ٹھہرے پس جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ کم سے کم چالیس برس کے ضرور تھے۔ پھر اعتراض کیا ہے کہ جانور اور پرندے کیوں ڈبوئے گئے پھر سب کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح یہی بات ہے کہ لڑکے بھی غرق ہو گئے تھے جس طرح سے کہ بہائم لیکن اس سے ان کو کوئی عقوبت نہیں ہوئی تھی۔ مؤلف کہتا ہے ان کے اس قول سے کہ ان کو کوئی عقوبت نہیں ہوئی تھی ذرا جی کھٹکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا یعنی سوائے کافر گنہگار کے وہ اور کسی کو نہ پیدا کریں گے۔ **فائدہ** ۔ الوجوہ المفسرہ عن السماع المعفوہ میں میری نظر سے گذرا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کے لوگ اگر کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں تو ڈوبنے سے امن میں رہیں گے دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الرَّحْمٰنِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ ابن جوزی کی بستان الواعظین میں میری نظر سے گذرا ہے کہ حسن بصریؒ روایت کرتے ہیں کوئی بندہ ایسا نہیں کہ دفن کے بعد اس کے پاس فرشتہ قلم و دوات و کاغذ لے کر نہ آتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو کہ اپنے عمل لکھ تو وہ اپنے عمل لکھتا ہے اگرچہ لکھنا نہ جانتا ہو پس اگر نیک بخت ہوتا ہے تو خدا کے حکم سے اس کے قلم سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نکلتی ہے اور اس وجہ سے وہ عذاب قبر سے امن میں رہتا ہے۔

حکایت :۔ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایکبار میں اپنے بھائی کے پاس گیا اور وہ نشہ میں تھا میں نے اسے مارا تو وہ وہاں سے اٹھا پھر اور پانی میں گر کر ڈوب گیا جب اسے دفن کر چکا تو اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تو مرا تو نشہ کی حالت میں تھا اور پھر جنت میں ہے یہ کیا ماجرا ہے اس نے کہا ہاں یہ تو سچ ہے لیکن جب میں تیرے پاس سے چلا آیا تھا اس وقت میری نظر ایک ورق پر پڑی تھی جس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی ہوئی تھی میں اس کو نگل گیا تھا پھر جب میرے پاس منکر نکیر آئے اور مجھ سے سوال کرنے لگے میں نے انھیں جواب دیا کہ تم مجھ سے سوال کیسے کرتے ہو حالانکہ اس کا نام میرے پیٹ کے اندر موجود ہے اس پر ایک منادی نے آواز دی کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے میں نے اسے بخش دیا۔

حکایت :۔ مکہ میں ایک شخص تھا جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا اور اس کو کبھی کسی نے کھاتے پیتے نہ دیکھا تھا ہاں اتنا ضرور کرتا تھا کہ افطار کے وقت جیب سے ایک کاغذ نکال کر دیکھ لیا کرتا تھا جب اُس کا انتقال ہو گیا اور غسل دینے والے نے نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی اس پر اس کو تعجب ہوا ہاتف نے آواز دی کہ کچھ تعجب نہ کر بسم اللہ سے ہم نے اُس کی پرورش کی رحمانیت سے اس کو بخشا اور رحیمیت سے اُس کو توفیق دی۔ ابن عطاء نے کہا ہے کہ اسم رحمٰن میں مدد اور فتح ہے اور اسم رحیم میں الفت اور محبت ہے۔

فائدہ :۔ اگر لڑکا روتا ہو تو یہ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ۔ پہلا فائدہ خدا نے قلم کو سفید موتی سے پیدا کیا ہے پانچسو برس کی راہ اس کا طول ہے اُس سے نور نکلا کرتا ہے جس طرح کہ دنیا کے قلم سے روشنائی نکلا کرتی ہے پھر اُسے حکم ہوا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھ اُس نے سات سَو برس میں لکھی پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے عزت وجلال کی قسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو اس کو ایک بار پڑھے گا میں اُس کے لئے سات سو برس کا ثواب لکھوں گا اس کو نسفیؒ نے بیان کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ایک سفید موتی کا قبہ دیکھا اُس کا دروازہ سونے کا تھا اور سونے کا اس میں ایک قفل پڑا ہوا تھا اور وہ اتنا بڑا تھا کہ اگر اُس قبہ پر تمام جن و انس بیٹھیں تو ایسے معلوم ہوں جیسے پہاڑ کی چوٹی پر کوئی پرند بیٹھا ہو آپ نے لوٹنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کیا آپ اس قبہ میں نہ چلیں گے آپ نے فرمایا اُس میں تو قفل لگا ہوا ہے آپ سے کہا گیا ہے اس کی کنجی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے جب آپ نے بسم اللہ پڑھی وہ کھل گیا دیکھتے کیا ہیں کہ اس میں چار نہریں بہ رہی ہے بسم کی میم سے پانی کی ایک نہر نکلی ہے جس کے پانی کو کبھی تغیر نہیں اور اللہ کی ہا سے ایک دودھ کی نہر نکل کر بہ رہی ہے کہ جس کا ذرا مزہ نہ بدلا تھا اور رحمٰن کی میم سے ایک شراب کی نہر نکلی ہے اور الرحیم کی میم سے ایک شہد کی نہر نکلی ہوئی ہے پھر خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کی امت میں سے جو ان ناموں سے میری یاد کرے گا میں ان چاروں نہروں سے اُس کو سیراب کروں گا اُس کی ایک یہ بھی فضیلت ہے کہ زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام کو سات دروازوں کے اندر بند کرایا تھا اور وہ بھاگے تھے تو ہر ہر دروازے پر بسم اللہ پڑھتے جاتے تھے اور ہر دروازہ کھلتا جاتا تھا اسی طرح جنت کے دروازے بھی اُس کے کہنے والے کے لئے کھل جائیں گے بشرطیکہ وہ شرطوں کی رعایت رکھے **دوسرا فائدہ** شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر بسم اللہ سورۂ فاتحہ کی بلا خلاف جز ہے ان کے صحیح مذہب پر اور سورتوں کی بھی جز ہے رہا یہ امر کہ بسم اللہ کا قرآن ہونا قطعی طور پر ہے یا حکمی طور پر تو اس میں صحیح یہی ہے کہ حکمی طور پر قرآن ہے اس لئے نہ تو اس کی نفی کرنے والا کافر ہو گا اور نہ ثابت کرنے والا۔ البتہ سورۂ نمل میں جو بسم اللہ آئی

ہے وہ بالاجماع قرآن ہے حتیٰ کہ جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ سورۂ براءۃ کے شروع میں بسم اللہ نہ لائی جائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں قتال کا حکم ہے اور بسم اللہ امن وامان کی آیت ہے اور امن وخوف دو متضاد باتیں ہیں ان کا جمع ہونا مناسب نہیں اور بعضوں نے ایک اور وجہ بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ سورۂ براءۃ سورۂ انفال کا ایک حصہ ہے اور بسم اللہ سورت کے بیچ میں نہیں آیا کرتی جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ سب سورتوں کا تاج ہے اور امام شافعی رح کے علاوہ تینوں اماموں کے نزدیک بسم اللہ سورتوں میں سے کسی کی پہلی آیت نہیں ہے۔ **تیسرا فائدہ**۔ سکھلائے ہوئے شکاری جانور کو شکار پر چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہنا مستحب ہے پس اگر قصداً بسم اللہ نہ کہی تب بھی امام شافعیؒ کے نزدیک شکار حلال رہیگا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر بھولے سے بسم اللہ نہ کہی تب تو حلال رہیگا ورنہ حرام ہو جائیگا قصداً ترک کرنے کی صورت میں امام مالک بھی امام صاحب کے موافق ہیں البتہ نسیان کی صورت میں ان سے روایتیں مختلف ہیں اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ بسم اللہ خواہ جان بوجھ کر چھوٹ جائے یا بھولے سے کسی حالت میں جانور حلال نہیں رہتا بلکہ مردار کی طرح ہو جاتا ہے کہ جس کا کھانا غیر مضطر کے لئے بالاجماع حرام ہے اور اس کا بیان نماز کی فضیلت کے بیان میں آتا ہے کہ اس میں سے بمقدار سد رمق کھانا جائز ہے اگر کفایت کرے یا سور کی طرح ہو جاتا ہے کہ جس کا کھانا بالکل حلال نہیں حتی کہ مضطر کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ آدمی کے سوا کوئی دوسرا مردار بھی اسے نہ ملے تب البتہ مضطر کو خنزیر کا بقدر سد رمق کھا لینا جائز ہوگا ورنہ نہیں اور اگر انسان کے مردہ اور سور کے سوا اور کچھ نہ ہو تو اس وقت آدمی کا کھانا جائز نہ ہوگا سور کھا سکتا ہے امام رازی نے سورۂ مائدہ میں ذکر کیا ہے کہ خدا نے سور کا گوشت اس لئے حرام کر دیا ہے کہ وہ خلقی طور پر نہایت حریص ہے اور شہوات کی نہایت شدید رغبت رکھتا ہے اگر اجازت ہوتی تو کھانے والے کے پیٹ میں ایسی غذا کی جنس سے بھی ایک چیز پیدا ہوتا پس خدا نے اسے حرام کر دیا اور بکری کو حلال رکھا کیونکہ یہ اخلاق ذمیمہ سے نہایت بچا ہوا حیوان ہے نزہۃ النفوس والافکار میں مذکور ہے کہ شاۃ ایک غنم کو کہتے ہیں اور غنم بھیڑ اور بکری دونوں کو شامل ہے اور بھیڑ افضل ہے اسی طرح اون بالوں سے افضل ہے۔ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تواضع کی رو سے اون پہنے خدا اس کی آنکھ اور دل میں نور زیادہ کرتا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے اگر شہد کے برتن کو بھیڑ کے صوف سے چھپا دیا جائے تو چیونٹیاں اس کے پاس نہ آئیں گی اور اس کے گوشت کے منافع مناقب علیؓ کے بیان میں آتے ہیں اور بکری نہایت غبی حیوان ہے خصوصاً بکرا۔ اور بکری کے پیشاب کا پینا استسقا کو نافع ہے اور اگر کان میں ڈال دیا جائے تو درد جاتا رہتا ہے اور اگر اس کی مینگنی کوٹ کر جو کے آٹے کے ساتھ سرکہ ملا کر گوندھی جائے اور سوجے ہوئے گھٹنے پر لیپ لگایا جائے تو سب درد خدا کے حکم سے جاتا رہے۔

چوتھا فائدہ۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے قواعد میں کہا ہے کہ سور کا قتل کرنا واجب ہے اور بیہقی بھی ان کے پیشتر یہی کہہ چکے ہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو قتل کیا ہے جیسا کہ صحیحین یعنی بخاری اور

مسلم میں مروی ہے۔ بلقینی نے فوائد علی القواعد میں بیان کیا ہے کہ اصح یہ ہے کہ سور کا مارنا مستحب ہے اور ان کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اگر اس سے کوئی نقصان پہنچتا ہو تو مستحب ہے ورنہ نہیں اور اس کا گوشت یہود اور نصاریٰ دونوں کے یہاں حرام ہے روضہ میں مذکور ہے کہ جس نے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی ہو اور سور کا گوشت کھالے تو حانث نہ ہوگا۔ **پانچواں فائدہ** ۔ علماء کا اتفاق ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور اگر شروع میں نہ کہی ہو تو جب یاد آوے اس وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ کہہ لینا بھی مستحب ہے اور حدیث میں ہے کہ جو کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو وہ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھ لے بروایت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص کھانے سے فارغ ہونے کے وقت ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھتا ہے خدا جنت میں یاقوت سرخ کا اس کے لئے ایک گھر تیار کرتا ہے اور ہر لقمہ کے مقابل میں دس نیکیاں لکھتا ہے اور مناسب ہے کہ دسترخوان پر جتنے کھانے والے ہوں سب بسم اللہ کہیں اور اگر ایک ہی شخص کہہ لے تب بھی کافی ہے جس طرح سے کہ سلام کے جواب دینے کا حال ہے۔

چھٹا فائدہ : ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خدائے عظیم کی قسم مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خدائے عظیم کی قسم مجھ سے جبرئیلؑ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خدائے عظیم کی قسم مجھ سے میکائیل نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خدائے عظیم کی قسم مجھ سے اسرافیلؑ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خدائے عظیم کی قسم مجھ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے عزت و جلال اور بخشش اور کرم کی قسم جو شخص فاتحہ سے ملا کر ایک بار بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے گا میں تمھیں شاہد کرتا ہوں کہ میں نے اُسے بخشدیا اور اس کی ساری نیکیاں مقبول کرلیں اور اس کے گناہوں سے درگذر کی کہ جب خدا تعالیٰ کا قول وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ (یعنے بیشک جہنم ان سب کی وعدہ گاہ ہے) نازل ہوا تو اور حدیث میں ہے جبرئیلؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی امت پر دوزخ کا خوف لگا ہوا ہے لیکن اس کے بعد جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی تو کہنے لگے کہ اب مجھے کچھ خوف نہیں رہا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اس کا نام فاتحہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں پر اسی سے مناجات اور خطاب کا آغاز کیا ہے پس یہ بخشش کرنے والے خدا کی طرف سے ہر قسم کے عطیات کا آغاز اور افتتاح ہے اور جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ فاتحہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے اسی سے اپنے برگزیدہ اور پسندیدہ رسول کریم پر نازل شدہ کتاب کی ابتدا کی ہے۔

لطیفہ : جو خواب میں اپنے کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے دیکھے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے اور شر کو اس سے دور کرتا ہے۔ اگر سورۂ بقر پڑھتے ہوئے دیکھے تو اُسے اپنی اولاد سے بھلائی اور عمر طویل حاصل ہو اگر سورۂ آل عمران پڑھتے دیکھے تو بیٹا پیدا ہو اور بڑا سفر کرنے والا ہو اگر سورۂ نساء پڑھتے ہوئے دیکھے تو بہت سا مال میراث میں ملے لیکن پھر اس سے دوسرے اس کو میراث میں پائیں اور اس کی بی بی اس سے جھگڑا کرے اگر سورۂ مائدہ پڑھتے دیکھے تو لوگوں کو اس سے نفع پہونچے لیکن وہ خود سنگدل لوگوں میں پھنس جائے۔ اگر سورۂ

انعام پڑھتے دیکھے تو خدا کی نعمت بکثرت ہاتھ آئے اگر سورۂ اعراف پڑھتے دیکھے تو غریبی کی حالت میں انتقال ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ ہر قسم کا علم حاصل ہوا اگر سورۂ انفال پڑھتے دیکھے تو دشمن سے بدلہ لیوے اگر سورۂ توبہ پڑھتے دیکھے تو صلحا سے محبت کرے اگر سورۂ یونس پڑھتے دیکھے تو افکار اور امراض سے نجات ملے اور اگر بیمار ہو تو شفا پائے اس سے جادو کا اثر جاتا رہے۔ اگر سورۂ ہود پڑھتے دیکھے تو عمر دراز پائے اور رزق کی زیادتی ہو۔ اگر سورۂ یوسف ؑ پڑھتے دیکھے تو اپنوں سے عداوت کا سامنا ہے لیکن غیر لوگوں میں عزت درفعت حاصل ہو۔ اگر سورۂ رعد پڑھتے دیکھے تو اس کی موت قریب آپہونچی۔ اگر سورۂ ابراہیم پڑھتے دیکھے تو وہ صلحا میں سے ہو۔ اگر سورۂ حجر پڑھتے دیکھے تو اگر تاجر ہو تو اپنے ہمسروں پر فوقیت لیجائے اور اگر عالم ہو تو غربت میں انتقال کرے اور اگر بادشاہ ہو تو اس کی موت قریب آپہونچی اگر قاضی ہو تو نیک فیصال ہو جائے۔ اور اگر سورۂ نحل پڑھتے دیکھے تو علم اور رزق حاصل ہو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نصیب ہو اگر سورۂ اسرا پڑھتے دیکھے تو بادشاہ کی طرف سے سزا پائے بعض نے کہا ہے کہ خدا اور لوگوں کے نزدیک اس کا رتبہ بلند ہو اگر سورۂ کہف پڑھتے دیکھے تو عمر دراز پائے اور عمل نیک کی توفیق ہو اور اگر سورۂ مریم پڑھتے دیکھے خدا اُسے گمراہی کے بعد ہدایت نصیب کرے اور انبیا کیساتھ اُسکا حشر ہو اگر سورۂ طٰہٰ پڑھتے دیکھے تو شب بیداری اور عمل نیک کی اس کے دل میں محبت پیدا ہوا اور اس پر جادو کارگر نہ ہو۔ اگر سورۂ انبیاؑ پڑھتے دیکھے تو لوگوں سے حظ وافر ہاتھ آئے اور نیکی کی توفیق پائے۔ اگر سورۂ حج پڑھتے دیکھے تو حج کرے اور اگر بیمار ہو تو انتقال ہو جائے۔ اگر سورۂ مومنون پڑھتے دیکھے تو پارسائی نصیب ہو اور بلاؤں سے نجات ملے اور اگر سورۂ نور پڑھتے دیکھے تو خدا اس کا دل روشن کر دے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول ہو یعنی لوگوں کو بھلائی کی ترغیب دے اور بُرائی سے روکے اور بعض نے کہا ہے کہ کوئی بیماری پیش نہ آئے۔ اگر سورۂ فرقان پڑھتے دیکھے تو حق بات پسند آئے اور ناحق سے نفرت ہو۔ اگر سورۂ شعراء پڑھتے دیکھے تو اُس پر روزی تنگ ہو جائے اور جھوٹ سے محفوظ رہے۔ اگر سورۂ نمل پڑھتے دیکھے تو اپنے اہل پر اختیار اور فہم میں سرداری پائے اگر سورۂ قصص پڑھتے دیکھے تو اُس کا رزق فراخ ہو اور بڑا ثواب پائے۔ اگر سورۂ عنکبوت پڑھتے دیکھے تو خدا اُس کا محافظ ہو اور اپنے گھر والوں سے جدا ہو۔ اگر سورۂ روم پڑھتے دیکھے تو علم اور دولت نصیب ہو اور بعض نے کہا ہے کہ مشرکوں کا کوئی شہر اُس کے ہاتھ سے فتح ہو۔ اگر سورۂ لقمان پڑھتے دیکھے تو یقین قوی ہو اور حکمت حاصل ہو۔ اگر سورۂ الٓمٓ سجدہ پڑھتے دیکھے تو سجدہ کی حالت میں انتقال کرے اور خدا اُسے بھلائی عطا کرے اور بعض نے کہا ہے کہ اُسے شب بیداری محبوب ہو جائے۔ اگر سورۂ احزاب پڑھتے دیکھے تو اپنے بھائیوں کے ساتھ مکر سے پیش آئے اور اپنے گھر والوں سے حسد کرے اور بعض نے کہا ہے کہ حق کا پیرو بن جائے اگر سورۂ سبا پڑھتے دیکھے تو شجاع ہو اور ہتھیار اٹھانا پسند کرے اور بعض نے کہا ہے کہ زاہد ہو پہاڑوں میں رہا کرے اور اگر سورۂ فاطر پڑھتے دیکھے تو خدا کی رضا حاصل ہو۔ اگر سورۂ یٰسین پڑھتے دیکھے تو خدا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کا حشر کرے اور اس کے عمل نیک ہوں۔ اگر سورۂ صافات

پڑھتے دیکھے تو نیک بخت اولاد پیدا ہو یا حلال روزی میسّر آئے۔ اگر سورۂ ص پڑھتے دیکھے تو عورتیں پسند آنے لگیں ان سے الفت ہو۔ اگر سورۂ زُمر یا تنزیل پڑھتے دیکھے تو عمر دراز ہو اور قیامت میں نبیوں کا ساتھ ہو۔ اگر سورۂ غافر پڑھتے دیکھے تو نکو کار مسلمان ہو۔ اگر سورۂ فصّلت پڑھتے دیکھے تو قوم کا ہادی بنے۔ اگر سورۂ شوریٰ پڑھتے دیکھے تو اس کی عمر اور دولت زیادہ ہو۔ اگر سورۂ زخرف پڑھتے دیکھے تو دنیا میں کم نصیب اور آخرت میں خوش نصیب ہو اگر سورۂ دخان پڑھتے دیکھے تو عذاب دوزخ سے نجات پائے اور اس کا یقین زیادہ ہو۔ اگر سورۂ جاثیہ پڑھتے دیکھے تو زہد حاصل ہو۔ اگر سورۂ احقاف پڑھتے دیکھے تو اس کے پاس ملک الموت اچھی صورت میں آئے اور نرمی کا برتاؤ کرے اور بعض نے کہا کہ اپنے والدین کا نافرمان ٹھہرے پھر باز آجائے۔ اگر سورۂ قتال پڑھتے دیکھے تو سورۂ احقاف کی بھی تعبیر ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حشر ہو۔ اگر سورۂ فتح پڑھتے دیکھے تو کشائش حاصل ہو جہاد میسّر آئے اور دین و دنیا کی بہتری ہاتھ لگے۔ اگر سورۂ حجرات پڑھتے دیکھے تو لوگوں میں صلح کرائے۔ اگر سورۂ ق پڑھتے دیکھے تو علم و صلاح حاصل ہو۔ اور اگر سورۂ ذاریات پڑھتے دیکھے تو اس کے ساتھ والے اس کے مطیع رہیں اور زمین کی پیداوار سے روزی ملے اگر سورۂ طور پڑھتے دیکھے تو اولاد ہو لیکن اس کی عمر کم ہو اور بعض نے کہا ہے کہ مکہ شریف کا مجاور بن جائے۔ اگر سورۂ نجم پڑھتے دیکھے تو نیک بخت اولاد ہو۔ اگر سورۂ اقتربت پڑھتے دیکھے تو جادو اور دیگر بلاؤں سے امن میں رہے اگر سورۂ رحمٰن پڑھتے دیکھے تو مکہ یا بیت المقدس کا مجاور بنے یا جہاد کے لئے حدبندی کرے اور اگر سورۂ واقعہ پڑھتے دیکھے تو فراخی رزق اور امن دستیاب ہو۔ اگر سورۂ حدید پڑھتے دیکھے تو بدنی صحت اور قوت ایمان حاصل ہو۔ اگر سورۂ مجادلہ پڑھتے دیکھے تو اگر عالم ہو تو مقابل پر غلبہ میسّر آئے ورنہ مغلوب ہو جانے کا ڈر ہو۔ اگر سورۂ حشر پڑھتے دیکھے تو لوگوں میں محبوب ہو۔ اگر سورۂ ممتحنہ پڑھتے دیکھے تو آخر عمر میں توبۂ خالص نصیب ہو اور بعض نے کہا کہ ساری برائیوں سے نجات پائے۔ اگر سورۂ صف پڑھتے دیکھے تو جہاد نصیب ہو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرے یعنے جو الزام آپ پر لگائے جائیں ان کو دور کردے اگر سورۂ جمعہ پڑھتے دیکھے تو دنیا اور آخرت میں حظِّ وافر سے بہرہ یاب ہو۔ اگر سورۂ منافقون پڑھتے دیکھے تو خدا النفاق سے اُسے پاک کرے۔ اگر سورۂ تغابن پڑھتے دیکھے تو زوجہ یا سوتون کی مصیبت میں پھنسے۔ اگر سورۂ طلاق پڑھتے دیکھے تو بدخلق عورت کے باعث مصیبت اٹھائے اور بعض نے کہا ہے کہ عورتوں کو طلاق دے اگر سورۂ تحریم پڑھتے دیکھے تو حرام چیزوں سے پرہیز کرے اور اگر سورۂ تبارک پڑھتے دیکھے تو بادشاہ کی خدمت میں بسر ہو اور اس سے فائدہ حاصل کرے۔ اگر سورۂ نون پڑھتے دیکھے تو دشمن سے بدلہ لے اور وہ اس پر مہربان ہو جائے۔ اگر سورۂ حاقہ پڑھتے دیکھے تو اگر لوگوں کی خبرگیری کرنے والا آدمی ہو تو سولی پائے اگر بیمار ہو تو مرجائے اگر عورت ہو تو اس کا خاوند اسے طلاق دیدے اور بعض نے کہا ہے کہ خدا کا قرب حاصل ہو۔ اگر سورہ سأل پڑھتے دیکھے تو نو عمری میں گناہ کرے اور بڑھاپے میں تائب ہو جائے اور بعض نے کہا ہے کہ دور کی چیز خدا اس کے قریب کردے

اگر سورہ نوح پڑھتے دیکھے تو جاہلوں میں سکونت کا اتفاق پیش آئے لیکن اُن پر غالب رہے۔ اگر سورۂ جن پڑھتے دیکھے تو تنگ دل لوگوں سے نقصان اٹھائے اگر سورۂ مزمل پڑھتے دیکھے تو سختی کے بعد کشائش میسر ہو۔ اگر سورۂ مدثر پڑھتے دیکھے تو روزی اُس پر تنگ ہو جائے اور بعض نے کہا ہے کہ بڑا روزہ دار بن جائے اگر سورۂ قیامت پڑھتے دیکھے تو ارزانی اور بھلائی نصیب ہو۔ اگر سورۂ الانسان پڑھتے دیکھے تو خیر کثیر ہاتھ لگے اگر سورۂ مرسلات پڑھتے دیکھے تو ہر خوف وغم سے امن میں رہے عمر دراز ہو اور نیک عمل کی توفیق پائے۔ اگر سورۂ نبا پڑھتے دیکھے تو روزی بہت فراخ ہو۔ اگر سورۂ نازعات پڑھتے دیکھے تو خدا اُس کے دل سے بُرائی کو دور کر دے اور بعض نے کہا ہے کہ نماز دیر کر کے پڑھا کرے۔ اگر سورۂ عبس پڑھتے دیکھے تو توفیق خیر حاصل ہو۔ اگر سورۂ تکویر پڑھتے دیکھے تو یورپ کی طرف سفر پیش آئے اور بھلائی حاصل ہو۔ اگر سورۂ انفطار پڑھتے دیکھے تو سختی میں مبتلا ہو لیکن بچ جائے اگر سورۂ مطففین پڑھتے دیکھے تو اس سورت کے مضمون کے موافق ناپ تول میں خیانت کرے بعض نے کہا ہے کہ اس کے خلاف واقع ہو۔ اگر سورۂ انشقاق پڑھتے دیکھے تو اگر وہ بادشاہ ہو تو اس کی قوم کے لوگ اس کے لئے بددعا کریں اور اگر بادشاہ نہ ہو تو لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں اگر عورت ہو تو حاملہ ہو جائے۔ اگر سورۂ بروج پڑھتے دیکھے تو علم الافلاک حاصل ہو۔ اگر سورۂ طارق پڑھتے دیکھے تو بیٹے پیدا ہوں لیکن عمر دراز نہ ہو اگر سورۂ اعلیٰ پڑھتے دیکھے تو خدا کی پاکی بیان کرنا پسند کرے آخرت پر متوجہ ہو اور دنیا کو خیر باد کہے۔ اگر سورۂ غاشیہ پڑھتے دیکھے تو علم و زہد نصیب ہو۔ اگر سورۂ فجر پڑھتے دیکھے تو لوگ اُس کا رُعب ماننے لگیں اور بعض نے کہا ہے کہ سال کے اندر ہی انتقال کر جائے اگر سورۂ بلد پڑھتے دیکھے تو مسکینوں کو کھانا کھلائے اور بعض نے کہا ہے کہ اپنی قسم میں سچا رہے۔ اگر سورۂ شمس پڑھتے دیکھے تو کسی عادل بادشاہ کا ہمنشین بنے۔ اگر سورۂ لیل پڑھتے دیکھے تو اُس کی روزی تنگ ہو جائے لیکن عبادت اور شب بیداری اس پر آسان ہو جائے۔ اگر سورۂ ضحیٰ پڑھتے دیکھے تو اُسے لوگوں پر رحم آئے اور مہربانی کے ساتھ اُن سے پیش آئے۔ اگر سورۂ الانشراح پڑھتے دیکھے تو امراض سے امن میں رہے۔ اگر سورۂ تین پڑھتے دیکھے تو اُس کے عمل نیک ہوں۔ اگر سورہ اقراء پڑھتے دیکھے تو نیک بخت بیٹا پیدا ہو۔ اگر سورۂ قدر پڑھتے دیکھے تو عمر دراز ہو اور نیک عمل کرے اور اگر سورۂ بینہ پڑھتے دیکھے تو امید و بیم میں رہے۔ اگر سورۂ زلزلہ پڑھتے دیکھے تو سلطان کی طرف سے خوف لگا رہے اگر سورہ عادیات پڑھتے دیکھے تو اگر مسافر ہو تو اُس پر ڈاکہ زنی کا خوف ہو اگر مقیم ہو تو دنیا اُس کی مرغوب بن جائے۔ اگر سورۂ قارعہ پڑھتے دیکھے تو امید و بیم میں رہے۔ اگر سورۂ تکاثر پڑھتے دیکھے تو روزی کم اور دین زیادہ ہو۔ اگر سورۂ عصر پڑھتے دیکھے تو امید و بیم میں رہے اور بعض نے کہا ہے کہ نفع کثیر و نیز نقصان اٹھائے۔ اگر سورۂ ہمزہ پڑھتے دیکھے تو وہ چغلخوری کیا کرے۔ اگر سورۂ فیل پڑھتے دیکھے تو دشمن پر فتح پائے اور بعض نے کہا ہے کہ جس مکان میں اُسے پڑھتے دیکھا ہو وہاں فتنہ برپا ہو۔ اگر سورۂ قریش پڑھتے دیکھے تو روزی آسان ہو اگر سورۂ ماعون پڑھتے دیکھے تو وہ زکوٰۃ نہ دے اور قیامت کی تکذیب کرے اور بعض نے کہا ہے کہ اپنے مخالفوں پر فتح پائے۔ اگر سورۂ کوثر پڑھتے دیکھے تو خیر دست ہو اور بھلائی کرنا اُسے پسند آئے

اگر سورۂ کافرون پڑھتے دیکھے تو بدعقیدوں سے ہم نشینی رکھے اگر سورۂ نصر پڑھتے دیکھے تو اگر بادشاہ ہو تو فتح پائے ورنہ موت قریب آپہونچی ہو۔ اگر سورۂ تبت پڑھتے دیکھے تو اگر مالدار ہو تو مال برباد ہو جائے اگر فقیر ہو چغلخوری کرتا پھرے۔ اگر سورۂ اخلاص پڑھتے دیکھے تو اس کا ایمان قوی ہو جائے مال زیادہ ہو بال بچے کم ہوں اور مستجاب الدعوات ہو جائے اگر سورۂ فلق پڑھتے دیکھے تو اکثروں کے نزدیک اپنے دشمن پر فتح پائے اور اُس کی حالت درست ہو جائے اگر سورۂ ناس پڑھتے دیکھے تو خدا جن والانس اور کیڑے مکوڑوں کے شر سے اُسے محفوظ رکھے اور بعض نے کہا ہے کہ اپنے اہل واعیال کے ساتھ مجتمع ہونے پر اُس کا پڑھنا دال ہے اگر خواب میں قرآن ختم کرے تو اس کی حاجتیں بر آئیں اس کی ایک آیت کا پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے ایک سورت کا پڑھنا اور جو قرآن میں دیکھ کر پڑھتے دیکھے اُس کا دین قوی ہو ہو جائے اگر توریت پڑھتے دیکھے تو نور ہدایت حاصل ہو۔

فوائد۔ پہلا فائدہ قرآن پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے یہ رازی کا قول ہے کہ اسی پر اکثر لوگ ہیں اور شرح مہذب میں بھی یہی مذکور ہے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے اور سمجھ میں یہی آتا ہے اور نجم الدین نسفی نے بیان کیا ہے کہ عموماً مسلمانوں کا یہی قول ہے پھر بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ اَعُوْذُ بِعَفْوِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ عَذَابِهِ الْاَلِیْمِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْمَاجِدِ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَّحَاسِدٍ وَّمِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْمُغِیْثِ مِنَ الشَّیْطٰنِ اللَّعِیْنِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَهُوَ الْمُنْعِمُ الْمُسْتَعَانُ پڑھتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھتے تھے۔ رافعی نے ایک طریق سے نقل کیا ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھتے تھے اور شرح مہذب میں منقول ہے لیکن سند غریب ہے قرطبی نے کہا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا اور فرمایا کہ جبرئیل نے لوح محفوظ سے مجھے ایسا ہی پڑھایا ہے۔ شرح مہذب میں ہے کہ جمہور اسی اعوذ پر متفق ہیں اور اس سے فضیلت میں کم یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ مِنَ الشَّیْطَانِ الْغَوِیِّ جتنے طریقوں سے کہ خدا کی پناہ شیطان کے شر سے مانگی جائے اُن سب سے تعوذ ہو جاتا ہے کسی خاص صیغہ کی خصوصیت نہیں حتی کہ اگر کوئی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے جب بھی کافی ہے۔ ہر رکعت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے یہانتک کہ صلوٰۃ کے وقت میں جب دوبارہ قیام کرے اور پہلی اور دوسری رکعت میں بھی راجح قول کی بنیاد پر اعوذ پڑھنا مناسب ہے۔ اعوذ نماز میں آہستہ پڑھے لیکن غیر نماز میں آواز سے پڑھے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کا اجلال اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہے اور قرآن شریف کی کنجی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیۡمِ ہے، امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ بسم اللہ کی با النبی کر کے لکھتے ہیں اور دوسری با کو اس طرح بڑھا کر نہیں لکھتے اس کی وجہ یہ ہے تاکہ قرآن شریف کی ابتدا بڑے حرف سے ہو اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا ہے کہ بسم اللہ کی با کو تحریر میں اس لئے بڑھایا ہے اور سین کو ظاہر کیا ہے اور میم کو مدور لکھا ہے تاکہ کتاب اللہ کی تعظیم معلوم ہو اور اہل اشارات نے کہا ہے کہ با صورت میں پست حرف ہے لیکن جب لفظ اللہ سے ملتا ہے تو بلند کر کے لکھا جاتا ہے اسی طرح دل جب خدا کی درگاہ سے اتصال پاتا ہے تو اس کو رفعت نصیب ہوتی ہے اور اعوذ باللہ کے معنے ہر چند کہ یہ ہیں کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں لیکن اس سے مراد دعا ہے یعنے اے خدا مجھے پناہ دے جیسے کہ استغفر اللہ سے مراد ہے کہ اے خدا مجھے بخشدے اور شیطان شطن سے مشتق ہوا ہے جس کے معنی دور ہونے کے ہیں اور رجیم کے معنی رجم کیا ہوا یعنے لعنت کیا ہوا ہے اور بدبختی کے تیروں کی اس پر بوچھار ہوتی ہے۔ دوسرا فائدہ - قرآن مجید میں جتنی خدا کی بزرگی اور حمد و ثنا آئی ہے وہ الحمد للہ میں مندرج ہے اور جتنے کہ اس کے اسماء اور صفات علیا ہیں وہ سب لفظ رب میں شامل ہیں اور جتنی کہ مخلوقات کا ذکر آیا ہے وہ سب عالمین میں شامل ہے اور جتنی معافی اور بخشش ہے وہ سب الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں شامل ہے اور جتنی دعیدیں اور قیامت کی باتیں ہیں سب مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ میں داخل ہیں اور جتنی طاعت و عبادت ہے وہ سب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ میں داخل ہے اور جتنی زاری اور سوال کی صورتیں ہیں وہ سب اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں شامل ہیں اور جو کچھ ہدایت کی درخواست اور خاتمہ کے خوف کی بابت آیا ہے وہ سب اِہۡدِنَا میں داخل ہے اور جو کچھ انعام و اکرام اور مقربین کے تذکرے ہیں وہ سب اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ میں داخل ہیں اور جو کچھ اس میں مشرکین کی نسبت مذکور ہے وہ سب غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ میں داخل ہے تیسرا فائدہ۔ میں نے ابن جوزیؒ کی شرح القلوب میں دیکھا ہے کہ بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ خدا آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ جب نماز میں بندہ میرے سامنے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے تو میں حجاب کو جو میرے اور اس کے درمیان حائل تھا اٹھا دیتا ہوں پھر جب وہ الحمد کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کس کے لئے؟ وہ کہتا ہے للہ (یعنے خدا کے لئے ہیں ساری تعریفیں) پھر خدا فرماتا ہے کون خدا؟ وہ کہتا ہے رب العالمین (سارے عالم کا پروردگار) پھر خدا فرماتا ہے رب العالمین کون ہے وہ کہتا ہے الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (یعنی بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا) پھر خدا فرماتا ہے الرحمٰن الرحیم کون ہے وہ کہتا ہے مالک یوم الدین (یعنے روز جزا کا مالک) پھر خدا فرماتا ہے کہ اے میرے بندے ہاں میں روز جزا کا مالک ہوں پھر بندہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد کے خواہاں ہیں) پھر خدا فرماتا ہے اے میرے بندے جب تو میری ہی عبادت کرتا ہے اور مجھ سے مدد کا خواستگار ہے تو مانگ کیا مانگتا ہے تجھے ملے گا تو بندہ کہتا ہے اِہۡدِنَا (یعنے ہمیں راستہ بتا دیجئے) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیسا راستہ چاہتا ہے وہ کہتا ہے الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (یعنے سیدھا راستہ) پھر خدا فرماتا ہے تو کون سا سیدھا راستہ چاہتا ہے وہ کہتا ہے صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (یعنے ان

کا راستہ جن پر تونے انعام کیا ہے) خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو تم گواہ رہنا میں نے اپنے بندے کو ان لوگوں کے زمرہ میں جن پر میں نے انعام کیا ہے یعنے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کے زمرہ میں داخل کر لیا پھر بندہ کہتا ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (یعنے ان لوگوں کو راستہ نہیں جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کا راستہ جو بہکے ہوئے ہیں) پھر خدا فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اپنے بندہ کو ان لوگوں کے زمرہ میں داخل کر لیا جن پر میرا انعام ہوا ہے اور جن پر میرا غضب نازل ہوا ہے اور جو گمراہ ہیں ان کے زمرہ میں اسے داخل نہیں ہونے دیا اس پر بندہ آمین کہتا ہے فرشتے بھی آمین کہنے لگتے ہیں۔

چوتھا فائدہ: امام ثعلبی رح نے اپنی تفسیر میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ آمین میں چار حرف ہیں اور خدا ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو کہا کرتا ہے کہ اے خدا آمین کہنے والے کو بخشدے اور روضہ میں ہے کہ اگر آمین یارب العالمین کہے تو بہتر ہے اور بیہقی رح نے روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے تھے تو رَبِّ اغْفِرْلِیْ اٰمِیْن کہا کرتے تھے اور آمین کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ قبول فرما اور بعض نے کہا ہے کہ یہ معنے ہیں کہ مجھے نا امید نہ کر اور کہا گیا ہے کہ آمین خزائن جنت میں سے ایک خزانہ ہے کہ اس سے رحمت نازل ہوتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کی تاویل سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اس کے کہنے والے کے لئے واجب ہو جاتا ہے اس کو ابن ملقن نے اشارات میں ذکر کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ دفع آفات کے لئے بھی ہے اس کو ابن حجر نے شرح بخاری میں ذکر کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسمائے باری تعالیٰ میں سے ایک اسم یہ بھی ہے اور شرح مہذب میں مذکور ہے بعض نے کہا ہے کہ وہ بندوں پر خداوندی مہر ہے کہ جس کی بدولت ان سے آفات دفع کرتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور حاکم نے روایت کی ہے کہ کوئی ایسی جماعت مجتمع نہیں ہوتی کہ بعضے ان میں سے دعا کریں اور بعضے آمین کہیں اور پھر بھی خدا ان کی دعا نہ قبول کرلے۔ اور نجم الدین نسفی رح نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آمین مومن بندوں پر خداوندی مہر ہے اور مجاہد نے کہا ہے کہ آمین سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے اس لئے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پڑھنے کا امر کیا ہے اور شرح مہذب میں اصحاب سے مروی ہے کہ یوں تو ہر شخص کے لئے جو فاتحہ پڑھ چکے آمین کہنا سنت ہے لیکن نماز میں نہایت ہی مستحسن ہے اور جہری نماز میں امام اور مقتدی اور منفرد سب (امام شافعی رح کے نزدیک) آواز سے آمین کہیں اگر کوئی کہنا بھول جائے تو جب تک سورت یا رکوع کو شروع نہ کرے اور یاد آجائے تب بھی کہہ لے اور اگر امام نے فاتحہ پڑھی اور مقتدی نے بھی (امام شافعی رح کے مذہب کے موافق) اس کے ساتھ ساتھ فاتحہ پڑھی لیکن امام سے پہلے پڑھ چکا تو اپنی قراءت کے لئے آمین کہہ لے پھر جب امام فاتحہ سے فارغ ہو تو پھر دوبارہ کہہ لے اور اگر دونوں ایک ساتھ الحمد ختم کریں تو ایک ہی آمین کافی ہے۔ **پانچواں فائدہ** خدا نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کا سر آدمی کا سا ہے اس کے ستر ہزار بازو ہیں اور ہر ہر بازو پر فرشتو(ں)

کی ایک ایک جماعت ہے اس کے داہنے رخسار پر سورۂ اخلاص اور بائیں پر اشہدان لاالٰہ الا اللہ اور پیشانی پر سورۂ فاتحہ لکھی ہوئی ہے اس کے سامنے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں ہیں جو سورۂ فاتحہ پڑھا کرتی ہیں اور جب وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتے ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اپنے سر اٹھاؤ میں تم سب سے خوش ہوں پھر درخواست کرتے ہیں کہ امت محمدی میں سے جو کوئی فاتحہ پڑھے اے رب اس سے بھی راضی رہ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اچھا گواہ رہو میں اُن سے بھی راضی رہوں گا۔ نسفیؒ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ جب فاتحہ نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نازل ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ فاتحہ مکی سورت ہے اور یہی ٹھیک ہے اور مجاہد کا قول ہے کہ مدنی سورت ہے[۱]۔ **چھٹا فائدہ**۔ کعب احبار نے کہا ہے کہ اگر فاتحہ توریت یا انجیل میں ہوتی تو وہ یہودی اور نصرانی نہ ہوتے اور اگر زبور میں ہوتی تو وہ مسخ ہو کر بندر اور سور نہ بنتے یہ سورت اس امت پر نازل ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ خدا ان لوگوں کو گمراہ نہ کرے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ اے محمد میں نے آپ کی امت کو ایک ایسی سورت دے کر بزرگی دی ہے کہ جو اور کتابوں میں نہیں جو اُس کو پڑھے گا میں آگ کو اس کے بدن پر حرام کر دوں گا۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر خدا کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے اور مکتب میں کوئی لڑکا فاتحہ پڑھتا ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے چالیس برس تک کے لئے عذاب اٹھ جاتا ہے۔ **ساتواں فائدہ**۔ سورۂ فاتحہ کا ایک نام ماحیہ (یعنی مٹانیوالی) بھی ہے کیونکہ اس میں بسم اللہ سمیت بندرہ[۱۹] میم ہیں جب کوئی بندہ اُس کو پڑھتا ہے ساری میمیں پرندوں کی طرح نکل بھاگتی ہیں اور عرش سے جا کر چمٹ جاتی ہیں اس وجہ سے عرش اور بھاری ہو جاتا ہے۔ عرش اٹھانے والے کہتے ہیں کہ یا الٰہی یہ بوجھ کیسا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ایک سورت کا ثواب ہے جس کو میرے بندے نے پڑھا ہے۔ میمیں بول اٹھتی ہیں کہ اے پروردگار اُس کے پڑھنے والے کو جزا کیا ملے گی ارشاد ہوتا ہے کہ اُس کے نامۂ اعمال کو جا کر دیکھو ہر میم دس دس گناہ مٹاتی ہے پھر وہ کہتے ہیں اے پروردگار اور بڑھائیے ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا بیس بیس پھر وہ عرض کرتی ہیں کہ اور بڑھائیے پھر اور بڑھایا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک ایک میم ایک سو بیس[۱۲۰] گناہ مٹاتی ہے اس طرح سب مل کر ایک ہزار آٹھ سو گناہ مٹتے ہیں اس حساب سے روزانہ پانچ نمازوں سے تیس ہزار اور چھ سو گناہ مٹتے ہیں۔ **آٹھواں فائدہ**: نیشاپوریؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ خدا نے اس میں سے سات حرف الگ رکھے ہیں۔ کیونکہ ہر حرف سے ایک لفظ ایسا بنتا ہے جس کے معنے ذرا سخت ہیں ثا سے ثبور جس کے معنے ہلاکت کے ہیں۔ جیم سے جہنم، خا سے خزی جس کے معنی رسوائی ہیں زا سے زفیر جس کے معنے چیخنا ہیں شین سے شہیق جس کے معنے چلانا ظا سے لظی جس کے معنے شعلہ، فا سے فراق جیسا کہ آیا ہے یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ یعنی جس دن قیامت ہوگی وہ سب الگ الگ ہو جائیں گے جیسے کہ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا[۲] وارد ہے پس جب

---

[۱] خدا جانے یہ کہاں کی روایت ہے ۱۲ [۲] جس دن لوگ الگ الگ ہو کر لوٹیں گے ۱۲

خدا نے ان حرفوں کو اُس سے نکال دیا تو غالب گمان ہوتا ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو جہنم کے سا توں دروازوں سے بھی بچا لیگا کیونکہ اس کی سات آیتیں ہیں ۔ **نواں فائدہ** ۔ نسفیؒ نے کہا ہے کہ ایک دن ابوجہل کے جسکا نام عمرو بن ہشام تھا اور حضرت عمرؓ بن الخطاب کا ماموں ہوتا تھا ، سات قافلے آئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان سے انھیں دیکھ رہے تھے آپ کو ملال ہوا اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کو سات قافلوں کے عوض سبع مثانی یعنی سورۂ حمد عنایت کی ہے اور اس کا سبع مثانی اس لئے نام رکھا ہے کہ ہر نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دو بار نازل ہوئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں بعض کلمات مکرر آئے ہیں جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس میں اور بسم اللہ میں بھی ہے (اور شافعیؒ کے نزدیک) بسم اللہ بھی اسی کی آیت ہے ۔

دسواں فائدہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فاتحہ کی نسبت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل سے پوچھا تھا جبرئیلؑ نے میکائیلؑ سے میکائیل نے اسرافیل سے اسرافیلؑ نے قلم سے اس کی نسبت دریافت کیا تھا اُس نے کہا کہ جب مجھے خدا نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لکھنے کا حکم فرمایا تو ایسا نور جوش میں آیا تھا کہ اس سے عرش و کرسی و حجابات اور آسمان سب کے سب بھر گئے خدا نے اُس کے دو حصے کر دیئے اول حصے سے جنت کے درجے بنائے اور اُن کو حمد کرنے والوں کے لئے مرجع قرار دیا اور دوسرے حصے سے آسمانوں کے رہنے والے پیدا کئے اور اُن کو اس کے ثواب کے لکھنے کا حکم دیا پھر مجھے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے لکھنے کا حکم فرمایا تو پہلے ہی کی طرح پھر نور جوش میں آیا خدا نے اس سے دریائے رحمت پیدا کیا پھر مجھ کو مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لکھنے کا حکم ہوا پھر پہلے کی طرح نور جوش میں آیا اُس سے خدا نے دریائے عدل کو پیدا کیا جس سے اہل عدل عدل کرتے ہیں پھر مجھکو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے لکھنے کا حکم ہوا پھر پہلے کی طرح نور جوش میں آیا خدا نے دو حصے کئے ایک حصہ کو میکائیل کے پاس تک بلند کیا اور کہا کہ یہ میرے بندوں کی روزی کی برکت ہے اور باقی سے دریائے توفیق بنایا جس کی وجہ سے لوگوں کو طاعت کی توفیق ہوئی ہے پھر مجھکو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے لکھنے کا حکم ہوا پھر پہلے ہی کی طرح نور جوش میں آیا اُس سے دریائے ہدایت پیدا ہوا ۔ چنانچہ جب خدا کو کسی بندہ کی ہدایت منظور ہوتی ہے تو اس کا ایک قطرہ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے پھر مجھے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے لکھنے کا حکم ہوا پھر نور جوش میں آیا اس کو خدا نے جبرئیلؑ کے بازو میں رکھدیا اور کہا کہ یہ امت محمدی کا یقین ہے اسی واسطے سوائے اسلام کے اور کسی دین کو وہ نہیں چاہتے پھر مجھے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے لکھنے کا حکم ہوا پھر نور جوش میں آیا کہ جس سے مخلوق گھبرا اٹھی اُس سے صور پیدا ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ الآیۃ یعنے صور میں پھونک ماری گئی تو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں سب گھبرا اٹھے ۔

حدیث : ابو یعلی موصلی میں ہے کہ خدا جب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے صور بنا کر اسرافیل کو دیا اور پہلے گذر چکا ہے کہ قلم ہی نے پہلے لکھا ہے اور اسی کو خدا نے پہلے پیدا کیا پھر مجھے دلائل القنا لکھنے کا حکم ہوا اس وقت تاریکی جوش میں آئی اس سے خدا نے ایک فرشتہ پیدا کیا اگر اس کو حکم ہوتا کہ آسمانوں اور زمین کو نگل جائے تو آسانی سے نگل جاتا اس کو حکم ہوا کہ دوزخ تری تک اٹھائے پھر خدا نے آسمان اور زمین کے برابر پتھر پیدا کیا اور اس کو دوزخ کے سر پر رکھدیا چنانچہ خدا تعالیٰ کے قول یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کا یہی مطلب ہے یعنے جسدن جہنم کا ڈھکنا کھولا جائے گا۔ **گیارھواں فائدہ** : حسن بن علیؓ نے فرمایا ہے کہ فاتحہ کی ابتدا نعمت ہے اور اوسط تعظیم ہے اور آخر خدا کی خوشنودی ہے اور ان کے سوا کسی اور نے بیان کیا ہے کہ اس میں ہر ظاہری و باطنی بیماری کی شفا ہے چنانچہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں ریا سے شفا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں غرور سے شفا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں گمراہی سے شفا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ فاتحہ ہر مرض کی شفا ہے اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ منقسم ہے جب بندہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اور جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ بندہ نے میری حمد بیان کی جب الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ بندہ نے میری تعریف کی اور جب مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ بندہ نے میرے سپرد کر دیا اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور بندہ جو کچھ مانگے وہ اس کے لئے ہے اور جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے یہ میرے بندہ کے لئے ہے اور بندہ جو کچھ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ قرطبیؒ نے کہا ہے کہ اس کا نام صلوٰۃ بھی آیا ہے اس لئے کہ بے اس کے نماز ٹھیک ٹھیک نہیں ادا ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ نماز میرے اور میرے بندہ کے مابین منقسم ہے اور اس میں بسم اللہ کا ذکر نہیں ہے اس سے جو لوگ (جیسے امام ابو حنیفہؒ) اس کے قائل ہیں کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے استدلال کرتے ہیں۔ اور یہ بھی استدلال کیا ہے کہ اگر بسم اللہ کو فاتحہ کا جزو قرار دیں تو ایک نصف بسم اللہ کے باعث دوسرے نصف سے زیادہ طویل ہو جاتا ہے ابن عماد نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر ایک نصف دوسرے نصف سے زیادہ طویل ہو جائے۔ چنانچہ اسی واسطے اگر کوئی اپنی زوجہ سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ نِصْفُ الْیَوْمِ یعنے آج آدھے دن کو تجھے طلاق ہے تو زوال کے وقت طلاق پڑے گی باوجودیکہ دن فجر سے شروع ہوتا ہے پس دن کا پہلا نصف دوسرے سے طویل ہو جائیگا اور میں نے روضہ میں باب طلاق میں یہ بھی دیکھا ہے کہ اگر کہے اَنْتِ طَالِقٌ عِنْدَ اِنْتِصَافِ الشَّھْرِ یعنے آدھے مہینے پر تجھے طلاق ہے تو پندرھویں کو غروب آفتاب کے وقت طلاق پڑے گی اگرچہ مہینہ انتیس ۲۹ ہی کا ہوا اور اگر کہا کہ مہینے کے نصف اول ہونے پر تجھے طلاق ہے تو پندرھویں کو طلوع آفتاب کے وقت طلاق پڑے گی۔

بارھواں فائدہ: امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک مقتدی پر فاتحہ پڑھنا فرض نہیں اور بعض نے کہا کہ سری نماز میں فرض ہے جہری میں نہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک سوائے مسبوق کے امام اور مقتدی اور منفرد سب پر ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور مسبوق سے مراد وہ شخص ہے جس کو امام کے ساتھ صرف اتنا ہی وقت ملا ہو کہ جس میں فاتحہ پڑھنے کی گنجائش نہ ہو اس پر بھی اگرچہ صحیح مذہب کے رو سے واجب تھا لیکن اس کی جانب سے امام نے ادا کرلی لیکن منہاج سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے۔ اگر امام کے رکوع کرنے کے بعد مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہی ہے تو اس کو فاتحہ پڑھنے میں مشغول ہونا جائز ہے اگرچہ اس کو امید ہو کہ امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوجائیگا بلکہ امام کے ساتھ رکوع کرلینا چاہئیے اس لئے کہ اس کی متابعت واجب ہے اور اس حالت میں فاتحہ نہ واجب ہے نہ مستحب ہے اس کو ابن عمادؒ نے ذکر کیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ فاتحہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ فرمایا ہے یعنے جو کچھ قرآن میں سے تمھیں پڑھنا آسان ہو پڑھ لیا کرو یہاں تک کہ اگر مُدْهَآمَّتَانِ جو ایک آیت ہے پڑھ لے تب بھی فرض ادا ہوجائیگا اور صاحبینؒ کے نزدیک تین آیتیں یا ایک آیت طویل کم سے کم پڑھنا ضروری ہے البتہ امام ابوحنیفہؒ فاتحہ کے پڑھنے کو واجب کہتے ہیں فرض نہیں کہتے۔ **تیرھواں فائدہ**: نیشاپوریؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگ تاکہ خود بینی تجھ سے دفع ہو اور نجم الدینؒ نسفی نے کہا ہے کہ شیطان کے حال کو تباہ کرنے کی سب سے زیادہ کوشش قرآن پڑھنے کے وقت کیا کرتا ہے پھر نیشاپوریؒ نے بیان کیا ہے کہ بندہ کیلئے بِسْمِ اللّٰہ کہنے سے ذکر کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہنے سے شکر کا دروازہ کھل جاتا ہے اور الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہنے سے اخلاص کا دروازہ اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنے سے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ الخ کہنے سے پاک روحوں کی پیروی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ **چودھواں فائدہ**: امام رازیؒ نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قول رب العالمین اس پر دال ہے کہ خدا جہت اور مکان سے پاک ہے کیونکہ وہ زمان اور مکان دونوں کا پروردگار ہے اس لئے کہ خدا کے سوا سب چیزیں عالم میں داخل ہیں اور منجملہ اس کے جہت اور مکان بھی ہے پس خدا مکان و زمان کا بھی پروردگار اور خالق ٹھیرا اور خالق کے لئے اپنی مخلوق سے پہلے ہونا ضروری ہے اور وہ اس پر بھی دال ہے کہ خدا حلول یعنی کسی جگہ میں سمانے سے بھی پاک ہے کیونکہ جب وہ رب العالمین ٹھیرا تو اپنے ماسوا سب چیزوں کا خالق ہوگا پس اس کی ذات مقدس ہر محل سے پہلے ہوگی پس جیسے کہ محل کے پائے جانے سے پہلے وہ محل سے مستغنی تھا اسی طرح اس کے پائے جانے کے بعد بھی مستغنی رہے گا۔ اگر کہا جائے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں صیغہ جمع کس لئے استعمال کیا گیا ہے اگر کہا جائے کہ اس سے جمع ہی مراد ہے (یعنے ہم سب تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد کے خواستگار ہیں) تو غلط ہے اس لئے کہ ایک آدمی بھی یہی کہتا ہے اور وہ جمع نہیں ہوسکتا اور اگر کہا جائے کہ تعظیماً جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے تو یہ بھی درست نہیں ہوسکتا کیونکہ بندہ کی پستی مناسب ہے خصوصاً عبادت کے وقت

جواب یہ ہے کہ یہاں جمع ہی مراد ہے اور اس میں جماعت کی فضیلت پر تنبیہ ہے پس اگر کوئی تنہا نماز پڑھے تو گویا یہ مراد ہوگی کہ میں تیرے ملائکہ وغیرہ کے ساتھ عبادت کرتا ہوں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جب بندہ نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہا تو اس نے اپنی اور دوسروں کی عبادت کو ایک ساتھ ذکر کیا گویا مومنین کی ضروریات کی اصلاح کے درپے ہوا پس جب اس نے ایسا کیا تو خدا اس کی بھی حاجتیں پوری کردے گا کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی ایک حاجت پوری کرتا ہے خدا اس کی ساری حاجتیں پوری کر دیتا ہے۔ ایک دوسرا جواب اور ہے اور وہ یہ کہ گویا بندہ نے اپنی عبادت کو حقیر سمجھا اس لئے صالحین کی عبادت کے ساتھ اپنی عبادت کو پیش کیا اس لئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہا یہاں ایک شرعی مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی مثلاً دس غلاموں کو ایک ساتھ فروخت کرے تو خریدار کو یہ جائز نہیں کہ بعض کو قبول کرے اور بعض کو لوٹا دے بلکہ یا تو سب کو لیلے یا سب کو لوٹا دے اسی طرح خدا کے فضل و کرم کے لئے بھی یہی شایان معلوم ہوتا ہے کہ تمام عابدین کی عبادت کو کہ منجملہ اس کے اس بندہ کی بھی عبادت ہے رد نہ کرے گا اگرچہ اس کی عبادت ناقص ہی کیوں نہ ہو جیسے کہ اگر کوئی دو غلام ایک ساتھ خریدے اور ایک عیب دار نکلے تو صرف عیب دار کو لوٹانا جائز نہیں ہاں اگر بائع راضی ہو جائے تو بات دوسری ہے۔ ایک جواب یہ بھی ہے گویا خدا فرماتا ہے کہ اے بندے جب تو نے الحمد سے یوم الدین تک پڑھ کر میری حمد و ثنا کی تو تیری نظروں میں میری بڑی قدر و منزلت ٹھیری اس لئے تو صرف اپنی ہی ضروریات پر بس نہ کر بلکہ اپنے ساتھ سارے مسلمانوں کو بھی شامل کر کے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ پس اگر کہا جائے کہ اس کی کیا وجہ کہ الحمد میں تو خدا نے اپنا ذکر حمد کے بعد کیا اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں اپنا ذکر مقدم کیا۔ جواب یہ ہے کہ حمد غیر اللہ کی بھی جائز ہے اور سوائے خدا کے عبادت کسی کی جائز نہیں اس لئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں اِیَّاکَ کی تقدیم سے حصر کر دیا اور وہاں یہ نہیں کیا۔ پندرھواں فائدہ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن میں عالمین کو پانچ طرح استعمال کیا ہے اول اس سے جن و انس مراد لئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (یعنے تاکہ وہ نبی عالم والوں کے لئے ڈرانے والا ہو جائے) اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (یعنے وہ تو صرف عالم والوں کے لئے نصیحت ہے) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (یعنے تو آپ کو عالم والوں کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے ان آیتوں میں ظاہر ہے کہ جن و انس ہی مراد ہیں کیونکہ انبیاء انھیں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں دوم اس سے وہ عالم کے لوگ مراد ہیں جو کسی خاص زمانہ میں ہوئے ہوں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (یعنے میں نے تمکو عالم والوں پر یعنے تمھارے زمانہ میں جتنے لوگ ہیں سب پر فضیلت دی ہے) وَلَقَدِ اخْتَرْنٰھُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (یعنے ہم نے ایک علم کے لئے ان کو سارے عالم کے لوگوں پر چن لیا۔ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَھَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ (یعنے اے مریم بیشک خدا نے تجھکو برگزیدہ بنایا پاک رکھا اور سارے عالم کی عورتوں میں تجھکو برگزیدہ بنایا یعنے جتنی عورتیں تیرے زمانہ میں عالم میں تھیں) جیسا کہ عنقریب عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت کے بیان میں جہاں اس امت کے فضائل مذکور

ہیں آتا ہے۔ سوم آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک جتنے زمانے گذرے ہیں سب مراد لئے گئے ہیں چنانچہ فرمایا ہے اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بَارَكْنَا فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ (یعنی زمین کی طرف جس میں ہم نے سارے عالم کے لئے برکت رکھی ہے) چہارم نوحؑ کے بعد کے لوگ مراد لئے ہیں چنانچہ فرمایا ہے سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ (یعنی نوحؑ پر خوبی کے ساتھ حمد و ثنا ہے کہ عالم میں ان کے بعد باقی جائے) پنجم یہود و نصاریٰ مراد لیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ سے لے کر فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ تک یہاں یہود و نصاریٰ مراد ہیں کیونکہ وہی حج کو واجب نہ جانتے تھے۔ ابوالعالیہ نے کہا ہے کہ ایک عالم انس ہے اور ایک عالم جن اور زمین کے چار گوشے ہیں ہر گوشہ میں ڈیڑھ ہزار عالم آباد ہے۔ خدا رحمٰن بھی ہے کہ بہت نعمتیں دیتا ہے اور رحیم بھی کہ ہر آفت سے بچاتا ہے اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی جزا اور حساب کے دن کا بھی مالک ہے اور وہ ہر چند کہ تمام چیزوں کا علی الاطلاق مالک ہے لیکن اس دن کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ قیامت کے روز تمام مخلوق کو چار و ناچار معلوم ہو جائیگا کہ سارا حکم خدا ہی کا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ یعنے اس دن خدا ہی کا حکم ہوگا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے کئی طور پر معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم تیری ہی خلوص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اور خالص تجھی سے مدد کے خواستگار ہیں دوسرے یہ کہ ہم تیرے توفیق دینے سے تیری عبادت کرتے ہیں اور تیری تصدیق کی بساط پر یعنے بنا پر تجھ سے مدد کے خواہاں ہیں۔ تیسرے یہ کہ ہم مجاہدہ کے طریق سے تیری عبادت کرتے ہیں اور بساط مشاہدہ پر تجھی سے مدد کے خواستگار ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یعنے ہم کو اپنی ہدایت کا طریقہ دکھا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صراط مستقیم کتاب اللہ ہے۔ صراط لغت میں طریق واضح کو کہتے ہیں اور قرآن کھلے راستہ ہی کی طرح واضح ہے مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ **سولھواں فائدہ**: اس سورت کے اول میں حمد و ثنا ہے اور آخر میں توحید ہے خدا نے امت محمدی کے ساتھ اس کو خاص کیا ہے خدا کی تعریف تو الحمد للہ میں ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف محمد رسول اللہ میں ہے پس خدا رب العالمین ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں خدا رحمٰن رحیم ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر رؤف رحیم ہیں۔ خدا مالک یوم الدین ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شفیع یوم الدین یعنے قیامت میں سفارش کرنے والے ہیں خدا نے ارشاد فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر قائم کرے گا۔ خدا لوگوں کا معبود ہے جیسا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں مذکور ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے روز محشر میں راہبر ہوں گے۔ خدا مومنوں کو ہدایت کرتا ہے جس کی اِهْدِنَا میں درخواست ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہادی ہیں جیسا اِنَّكَ لَتَهْدِىْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ میں مذکور ہے یعنی بیشک آپ تو راہ راست ہی دکھلاتے ہیں۔

حکایت محمد بن علی عراقی نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میری پلک پر کچھ گوشت بڑھ گیا مجھ سے لوگوں نے کہا کہ بغداد میں ایک یہودی رہتا ہے وہ اس کو قطع کر دے گا میں نے کہا کہ میں تو اس کے پاس ہرگز نہ جاؤں گا

پھر میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ وضو کے بعد اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ دیا کر چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا ایک دن میں وضو کر رہا تھا کہ فاتحہ کی برکت سے وہ زائد گوشت جدا ہو کر گر پڑا۔ **نقل** ہے کہ ایک سائل نے ایک دفعہ بغداد کی جامع مسجد میں ایک درہم کا سوال کیا ایک شخص نے اس سے کہا کہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب میرے ہاتھ بیچ ڈال اور جو کچھ میری ملک میں ہے تو لیلے اس نے جواب دیا کہ مجھے حاجت تھی اس وجہ سے تجھ سے ایک درہم مانگا تھا خدا کے کلام کو بیچنا نہیں چاہا تھا اس کے بعد وہ چلا گیا اس کو ایک سبز پوش سوار ملا جس نے دس ہزار درم اس کو دے دیئے اس نے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ تیرا الیقین۔

نصیحت: خدا نے اپنی تعریف میں یہاں پانچ نام ذکر فرمائے ہیں اللہ رب رحمٰن رحیم مالک، اس میں راز یہ ہے کہ گویا یوں ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے اس لئے میں تیرا معبود ہوں تیری تربیت کی ہے اس لئے میں تیرا رب ہوں تو نے میری نافرمانی کی اور میں پردہ پوشی کرتا رہا اس لئے میں رحمٰن ہوں تو نے توبہ کی اور میں نے بخش دیا اس لئے میں رحیم ہوں پھر تجھکو ثواب کا پہونچانا بھی ضرور ہے اس لئے میں روز جزا کا مالک ہوں اگر کہا جائے کہ الحمد للہ کیوں کہا ہے الشکر للہ کیوں نہیں کہا اس کا جواب یہ ہے کہ الحمد للہ کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے بندوں کو جو نعمتیں دی ہیں خواہ وہ ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں خدا حمد و ثنا کا مستحق ہے بخلاف الشکر للہ کے کیونکہ شکر نعمت کے مقابلہ میں ہوا کرتا ہے اس تقدیر پر یہ معنے ہوتے کہ نعمتوں کی وجہ سے صرف خدا کے لئے ثنا و تعریف ہے۔ حمد اور مدح میں یہ فرق ہے کہ مدح کبھی ممنوع بھی ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ مداحین کے منہ میں خاک جھونک دو اس کو نودی نے شرح مہذب میں روایت کیا ہے اور مدح کی ممانعت کے بارے میں بھی کچھ حدیثیں آئی ہیں اور جواز کے بارے میں بھی دونوں میں تطبیق یوں ہے کہ اگر ممدوح میں کمال درجہ کا ایمان اور پوری معرفت ہو اور اس کا نفس مرتاض ہو اس طرح کہ مدح سے اس کے نفس میں کچھ تغیر نہ آئے اور اس سے مغرور ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر اس کا خوف ہو تو اس وقت مدح کرنا نہایت مکروہ ہے رہا یہ کہ آدمی کا اپنی خوبیاں بیان کرنا کیسا ہے تو حکم اس کا یہ ہے کہ اگر بطور ترفع اور افتخار کے بیان کرے تو مذموم ہے اور اگر اپنے نفس سے ضرر کا دفع کرنا مقصود ہے یا وہ نصیحت کرنا یا تعلیم دینا چاہتا ہے تو پسندیدہ اور عمدہ ہے واللہ اعلم۔ رہی حمد تو وہ مطلقاً قابل تعریف ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حمد ایسی صفت پر ہوتی ہے جس میں بندہ کو اختیار ہو جیسے تحصیل علم و کرم وغیرہ اور مدح ایسی صفت پر ہوتی ہے جس میں بندہ کا کچھ اختیار نہ ہو جیسے قامت کی درازی یا خوبروئی اور بعض نے کہا ہے کہ حمد ذوی العقول کی ہوا کرتی ہے اور مدح غیر ذوی العقول کی مثلاً اگر کوئی جواہر یا جانور کو دیکھ کر اس کی خوبیاں بیان کرے تو یہ مدح ہے اور عقل کی فضیلت کی بیان میں آتا ہے کہ کبوتر سب سے زیادہ عقیل پرند ہے اور منہاج کے باب الاضحیہ میں مذکور ہے کہ دبلا یا پاگل جانور جائز نہیں ہے زرکشی نے کہا ہے کہ اگر یہ کہتا کہ دبلا یا ایسا پاگل جانور جو اچھی طرح

کھانہ سکتا ہو جائز نہیں ہے تو بہتر ہوتا کیونکہ جانور یں یا گل پن کا ہونا بعید ہے اور حمد زبان سے ہوا کرتی ہے۔ جیسے کہ مدح زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان سے اور اس کے علاوہ ہاتھ پیروں وغیرہ سے بھی ہوتا ہے جیسے کہ اپنے محسن کا کوئی کام کردے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا یعنی اے داؤد کی اولاد خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے اس کی طاعت کے کام کرو۔

اگر کہا جائے کہ بجائے الحمد کے احمد اللہ کیوں نہیں کہا تو اس کا جواب کئی طرح سے دیا ہے اول یہ کہ اگر احمد اللہ کہا جاتا تو اس سے صرف یہ معلوم ہوتا کہ بندہ نے خدا کی حمد کی اور الحمد للہ کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے خدا ازل سے ابد تک ہر حالت میں قابل ستائش ہے دوسرے یہ کہ اگر بندہ احمد اللہ کہتا تو بسا اوقات اُس کا قلب تعظیم سے غافل ہوتا تو اس وقت جھوٹا ٹھہرتا بخلاف الحمد للہ کے کیونکہ اگرچہ غافل ہی کیوں نہ ہو تب بھی سچا ہے کیونکہ اُس کے معنے یہ ہیں کہ خدا حمد کا مستحق ہے اس کی نظیر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے کیونکہ اس کے کہنے میں جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ بخلاف اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کیونکہ اگر وہ یقین نہیں رکھتا تو اَشْھَدُ کہنا غلط ہوگا اسی وجہ سے اشھد کا لفظ آخر اذان سے ساقط کر دیا ہے فقط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جاتا ہے۔ سوم یہ کہ الحمد للہ میں آٹھ حرف ہیں اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں پس ہر دروازہ ایک ایک حرف سے کھُلیگا۔ چہارم یہ کہ الحمد للہ میں للہ کا لام یا اختصاص کا ہو سکتا ہے جیسے کہتے ہیں جھول گھوڑے کے لئے ہے یا گھوڑے کے ساتھ مخصوص ہے اس بناء پر یہ معنے ہونگے کہ حمد خدا کے لئے مخصوص ہے یا ملک کا جیسے یہ گھر زید کے لئے ہے یعنے زید کا گھر ہے اور وہ اس کا مالک ہے اس بناء پر الحمد للہ کے یہ معنے ہونگے کہ حمد خدا کی ملک ہے یا استیلاء کا ہو سکتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ یہ شہر سلطان کے لئے ہے یعنے بادشاہ کا شہر ہے اور اس کا اس پر تسلط ہے اس بناء پر یہ معنے ہوں گے کہ حمد پر خدا ہی کا تسلط اور قبضہ ہے۔ پنجم یہ کہ الحمد للہ کا تعلق زمانہ ماضی اور مستقبل دونوں سے ہے تو ماضی کی وجہ سے تو خدا کی قدیم نعمتوں کا شکر ادا ہوگا اور مستقبل کی وجہ سے نئی نئی نعمتیں اُس پر ہوتی رہیں گی کیونکہ خدا کا پیشگی شکر کیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم شکر کروگے تو ہم تمھیں اور زیادہ دیں گے پس ماضی کی وجہ سے جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے اور مستقبل کی وجہ سے جنت کے دروازے کھُل جائیں گے۔

حکایت: گذشتہ زمانے میں ایک شخص تھا جو خدا کی بہت عبادت کیا کرتا تھا یہانتک کہ جبرئیل بھی اس کی عبادت سے حیرت زدہ تھے چنانچہ خدا سے اس کی زیارت کی اجازت چاہی ان کو اس شرط سے اجازت ملی کہ لوح محفوظ میں ایک نظر دیکھ لیں انھوں نے جو دیکھا تو اُس کا نام اشقیاء کے زمرہ میں لکھا ہوا پایا غرض وہ اُترکر آئے اور اُس شخص کو اس کی خبر دی وہ شخص بولا الحمد للہ جبرئیل کو گمان ہوا کہ شاید اس نے سُنا نہیں دوبارہ کہا پھر اُس نے کہا الحمد للہ اگر میں اس کے لائق نہ ہوتا تو خدا میرے ساتھ ایسا نہ کرتا اس لئے سختی اور نرمی دونوں پر خدا کی حمد ہے جبرئیل کو اس سے تعجب ہوا خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرئیل ذرا پھر تو لوح محفوظ کو دیکھنا نظر جو اٹھائی تو دیکھتے کیا ہیں کہ اشقیاء کے زمرہ سے اس کا نام بدل کر نیک بختوں کے زمرہ میں لکھ دیا گیا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ بخت نصر بادشاہ نے دانیال پیغمبر کو ایک کوئیں میں دو شیروں کے ساتھ پانچ دن تک قید رکھا تھا جب کھولا تو ان کو صحیح و سالم پایا پوچھا کہ کس وجہ سے نجات ملی انھوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ اس خدا کی حمد ہے جو اپنے یاد کرنے والے کو فراموش نہیں کرتا اس خدا کی حمد ہے جس سے دعا کرنے والا نامراد نہیں رہتا اس خدا کی حمد ہے کہ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے اس کو وہ کافی ہوتا ہے اس خدا کی حمد ہے جس پر بھروسہ کرنے والا درماندہ نہیں رہتا اور اسی طرح کی باتیں جیسے اس خدا کی حمد ہے جس پر ساری تدبیروں کے منقطع ہونے کے وقت ہمارا اعتماد ہے اس خدا کی حمد ہے جو احسان کا بدلہ احسان دیتا ہے اور گناہ کا بدلہ بخشش سے، بردباری اور معافی سے کرتا ہے جو ہماری تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے اس خدا کی حمد ہے جس سے ہم اس دن جس دن ہمارے اعمال ہم کو برے چلیں گے امیدوار ہیں اس خدا کی حمد ہے جو صبر کے بدلہ میں نجات دیتا ہے

دوسرا فائدہ: بیہقی نے روایت کی ہے کہ جبرئیل اترے اور انھوں نے آکر کہا کہ اے محمدؐ اگر آپ کو پسند ہو کہ خدا کی ایسی عبادت کریں جیسا عبادت کرنے کا حق ہے تو یہ کہا کیجئے کہ اے اللہ آپ کی ایسی حمد کثرت سے کرتا ہوں جو دوام کے ساتھ جب تک کہ ہم رہیں برابر ہوتی رہے اور آپ کی ایسی حمد ہے جس کی آپ کے علم میں کہیں انتہا ہی نہ ہو اور آپ کی ایسی حمد ہے جس کی آپ کی مشیت کے اوپر انتہا ہی نہ ہو اور آپ کی ایسی حمد ہے جس کا عوض آپ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ عبدالعظیم منذریؒ کی ترغیب و ترہیب کے کئی نسخوں میں میں نے ایسا لکھا دیکھا ہے

تیسرا فائدہ۔ طبرانی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ثواب کی نیت سے یہ کہے کہ ساری حمد اس خدا کیلئے ہے جس کی عظمت کے سامنے ہر شئے پست ہے اور ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس کی عزت کے سامنے ہر شئے ذلیل ہے اور ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس کی ملک کے سامنے ہر شئے ادنیٰ درجہ کی ہے اور ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس کی ملک کے سامنے ہر شئے ادنیٰ درجہ کی ہے اور ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس کی قدرت کی ہر شئے تابع فرمان ہے" تو خدا اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے ہزار درجہ بلند کریگا اور ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا جو قیامت تک اس کے لئے معافی مانگتے رہیں گے۔

چوتھا فائدہ: حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جو خدا کی نعمت پاتا ہے اور پھر دیکھ کر یہ کہے کہ ساری حمد اس خدا کو ہے جس کی نعمت سے نیک کام پورے ہوتے ہیں اور ہمیشہ قرار رہتے ہیں اور پھر بھی خدا اس کو غنی نہ بنادے۔ سفیان ثوریؒ نے کہا ہے کہ داؤدؑ نے کہا خدا کو ایسی حمد ہے جیسے کہ اس کی ذات کریم اور عزت و جلال کے شایاں ہے تو خدا نے ان پر وحی بھیجی اور کہا اے داؤد تم نے تو فرشتوں کو تھکا ڈالا۔ ابو سلمان دارانیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے کعبہ کے دروازے کے پاس کہا تھا کہ خدا کی تمام تعریفوں کے ساتھ جن کو میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اس کی ساری نعمتوں پر جن کو میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں شمار میں اس کی ساری مخلوق کے برابر جن کو میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں خدا کی حمد ہے پھر جب اس نے دوبارہ حج کیا اور چاہا کہ یہی کلمات کعبہ کے پاس پھر کہے تو غیب سے آواز آئی کہ اے خدا کے بندے تو نے فرشتوں کو سال گذشتہ سے لے کر اب تک تھکا ڈالا جو کچھ تو نے کہا تھا اسی سے ان کو اب تک فرصت نہیں ملی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے مروی ہے کہ جب خدا کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے اور وہ الحمدللہ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو تو دیکھو میں نے اُسے ایسی چیز دی تھی جس کی کچھ بھی قیمت نہ تھی تو اُس نے مجھے ایسی شئے پیش کی جس کی بڑی قیمت ہے۔ پانچواں فائدہ۔ ابراہیمؑ پر خدا نے وحی بھیجی کہ جب نماز پڑھا کیجئے تو الحمدللہ سے شروع کیا کیجئے۔ کیونکہ میں نے اپنے ذمہ لکھ رکھا ہے کہ جو میری حمد کرے گا میں اس کو چار چیزیں دوں گا سختی کے بعد آسانی۔ محتاجی کے بعد تونگری دنیا اور آخرت کی راحت۔ اور دوزخ سے نجات اور ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بندہ الحمدللہ کہتا ہے تو زمین اور آسمان (اس کے ثواب سے بھر جاتے ہیں اور جب دوبارہ کہتا ہے تو ساتویں زمین سے ساتویں آسمان تک بھر جاتا ہے اور جب تیسری بار کہتا ہے تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ مانگ کیا مانگتا ہے تجھے ملیگا وہب بن منبہ نے کہا ہے کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ شیطان نے اپنی عبادت میں کبھی الحمدللہ نہیں کہا تھا اور اگر کہتا تو خدا اُس کو آزمائش میں نہ پھنساتا۔

نصیحت: میں نے منہاج العابدین میں جو غزالی کی آخری تصنیف ہے دیکھا ہے کہ کسی نبی نے خدا سے بلعام بن باعوراء کی بابت دریافت کیا تھا خدا نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ میں نے اُسے عطا کیا تھا اُس پر اُس نے میرا شکر نہیں کیا اگر وہ میرا شکر کرتا تو اپنی نعمت اُس سے ہرگز سلب نہ کرتا۔ قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ بلعام عرش کو دیکھ لیا کرتا تھا اور مستجاب الدعوات تھا اس کی مجلس درس میں بارہ ہزار شاگرد حاضر ہوا کرتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قول میں اسی کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو اُس شخص کی خبر پڑھ کر سُنا دیجئے جس کو ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا۔ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہ آیت ایسے شخص کی نسبت نازل ہوئی ہے جس کی تین دعائیں یقیناً مقبول ہونے والی تھیں چنانچہ اس کی عورت نے اس سے کہا کہ خدا سے دعا کر کہ بنی اسرائیل کی تمام عورتوں سے زیادہ میں خوبصورت ہو جاؤں اُس نے دُعا کی پس ایک دعا تو یوں ختم ہوئی اس کے بعد وہ عورت اسی کو ناپسند کرنے لگی پھر اُس نے دوسری یہ دعا کی کہ وہ کتیا بن جائے چنانچہ وہ کتیا بن گئی اُس کی اولاد کہنے لگی کہ لوگ ہم کو چڑاتے ہیں دعا کرو کہ وہ پھر انسان بن جائے چنانچہ اُس نے پھر دعا کی وہ آدمی بنگئی۔ اسی طرح اس کی تینوں دعائیں ٹھکانے لگ گئیں۔ قرطبی نے کہا ہے کہ پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور اسی پر اکثروں کا اتفاق ہے اس آیت میں (فَانسَلَخَ مِنْهَا) کا لفظ واقع ہوا ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ خدا نے اسے جو کچھ دیا تھا چھین لیا تو وہ کتے کے مشابہ ہوگیا اگر اس پر لادو تو ہانپے اگر چھوڑ دو تو ہانپے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنے کفر سے نہیں باز آتا تھا اور اسم اعظم اُسے یاد تھا چنانچہ اُس نے موسیٰؑ اور ان کی قوم پر بد دعا کی تھی جس کی وجہ سے چالیس برس تک وادی تیہ میں سرگرداں رہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اس کے دل سے علم و معرفت نکل جائے چنانچہ سفید کبوتر کی طرح اس کے سینہ سے نکل بھاگی امام رازیؒ نے کہا ہے کہ یہ آیت اہل علم کے لئے نہایت شدید ہے کیونکہ جس کو خدا نے علم دیا ہو اور پھر وہ دنیا کی طرف مائل ہو تو اُس کی ذلیل کتے کی سی مثال ہے جس کی عادت ہے کہ بے تھکن اور پیاس کے بھی ہانپا کرتا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی قسم کھائے کہ جمیع محامد کے ساتھ یا سب سے بزرگ تحمیدوں کے ساتھ خدا کی حمد کروں گا

تو اس کا طریق یہ ہے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَہٗ یعنے تمام حمد خدا ہی کو زیبا ہے ایسی حمد جو اُس کی نعمتوں کا بدلہ ہو جائے اور اس کے مزید انعام کی مکافات کر سکے اور اگر کوئی قسم کھائے کہ خدا کی سب سے اچھی ثنا کروں گا تو اُس کا طریق یہ ہے کہ کہے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ یعنی میں آپ کی ثنا کا احاطہ نہیں کر سکتا آپ کی ذات ویسی ہے کہ جیسی کہ آپ نے خود اپنی ثنا کی ہے اور متولی نے شروع میں سُبْحَانَکَ کا لفظ اور زیادہ کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے فَلَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی[۱] بڑھایا ہے ۔ خواب میں حمد کرنا وسعت رزق پر دال ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم شکر کروگے تو ہم تمھیں اور زیادہ دیں گے و نیز دو بیٹوں کے ملنے پر دال ہے کیونکہ ابراہیم سے نقل کر کے خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساری حمد اس خدا کو ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحاق عنایت کئے حالانکہ حضرت سارہؓ سے اسحاق کی پیدائش کے چودہ برس قبل حضرت ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہو چکے تھے ۔ **مسئلہ** : علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں سے کون افضل ہے ایک فرقہ الحمد للہ کے افضل ہونے کا قائل ہے کیونکہ اس میں توحید اور حمد دونوں موجود ہیں اور اس کے پڑھنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک فرقہ لا الہ الا اللہ کی فضیلت کا قائل ہے کیونکہ اس سے کفر دور ہوتا ہے چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور سوائے تشہد کے لفظ اشہد کہنا شرط نہیں یعنی وحدانیت کی شہادت میں شرط نہیں نہ رسالت کی شہادت میں شرط ہے جیسا کہ نووی نے تصحیح کی ہے اور رافعی نے لفظ شہادت کو دونوں میں شرط قرار دیا ہے اور شرح مہذب میں مذکور ہے کہ اگر کافر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت قبل وحدانیت کی شہادت کے ادا کرے تو مقبول نہیں اور اس کا اسلام صحیح نہیں باب وضو میں اس کا ذکر کیا ہے کہ دونوں کلموں کا ایک دوسرے کے متصل کہنا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی کافر مثلاً صبح کو لا الہ الا اللہ کہے اور شام کو محمد رسول اللہ کہے تب بھی اس کا اسلام صحیح ہے ۔

فوائد ۔ پہلا فائدہ : بروایت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آیت الکرسی اور فاتحہ اور آل عمران کی دو آیتوں یعنے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ الآیۃ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ الآیۃ کو جب خدا نے نازل کرنے کا ارادہ کیا تو یہ عرش میں لٹک گئیں اور کہنے لگیں کہ کیا آپ ہم کو زمین پر اور گناہگاروں پر نازل کئے دیتے ہیں خدا نے ارشاد فرمایا کہ اپنی عزت اور جلال کی قسم میرے بندوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ ہر نماز کے بعد تم کو پڑھا کرے اور پھر بھی میں اس کا ٹھکانا جنت میں نہ بناؤں اور حظیرۃ القدس میں اس کو سکونت پذیر نہ کروں اور ہر روز ستر بار اس کی طرف نظر نہ کیا کروں اور ہر روز اس کی ستر حاجتیں پوری نہ کر دیا کروں کہ جن میں سے ادنیٰ درجہ مغفرت ہے اس کو ابن سنی نے روایت کیا ہے ۔ **دوسرا فائدہ** : صحیحین یعنی بخاری اور مسلم میں ہے کہ جو سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو اُس

۱؎ آپ کی حمد ہے حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں ۔

کو شب بیداری سے کافی ہوجائیں اور بعض نے کہاہے کہ ہر آفت اور شیطان سے کافی ہوجائیں اور حدیث میں ہے کہ جب سونے کے وقت آیۃ الکرسی اور سورۂ بقر کی آخری آیتیں پڑھے گا خدا اس کی فریادرسی کرے گا اور اذکار میں بروایت انسؓ بن مالک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب تو اپنا پہلو اپنے بچھونے پر رکھا کرے یعنی لیٹے تو فاتحہ اور قل ھواللہ پڑھ لیا کر اس سے تو موت کے سوا ہر شئے سے امن میں رہے گا۔

تیسرا فائدہ :- حدیث میں آیا ہے جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا گھر خیر وبرکت سے بھر جائے تو اُسے چاہیئے کہ آیت الکرسی بکثرت پڑھا کرے اور جو کوئی وضو کے بعد اسے پڑھیگا خدا اس کے چالیس درجہ بلند کرے گا اور ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک پڑھنے والے کے لئے دعا کرتا رہے گا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو اس کو سوتے وقت پڑھے گا خدا اس پر صبح تک رحمت کے دروازے کھلے رکھے گا اور اس کے بدن پر جتنے بال ہوں گے ہر بال کے عوض اس کو نور کا ایک شہر ملے گا اور اگر اُسی شب کو اس کا انتقال ہوجائے گا تو شہید مرے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو اُس کو غروب آفتاب کے وقت چالیس بار پڑھے گا خدا اس کے لئے چالیس حج کا ثواب لکھے گا۔ چوتھا فائدہ - جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جو گھر سے نکلتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا خدا اُس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دے گا جو سامنے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے غرض چاروں طرف اس کی حفاظت کرتے رہیں گے اور اگر واپسی کے قبل مر جائیگا تو خدا اُس کو ستر شہیدوں کا ثواب عنایت کرے گا اور بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو گھر سے نکل کر آیت الکرسی پڑھے گا خدا ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس کے لئے استغفار اور دعا کیا کریں گے اور جب واپس آکر اپنے گھر میں داخل ہوگا اور آیت الکرسی پڑھے گا خدا اُس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو دُور کر دیگا۔

پانچواں فائدہ :- خدا نے موسیٰؑ پر وحی بھیجی کہ جو آیت الکرسی کے پڑھنے پر ہر نماز کے بعد مداومت کرے گا میں اس کو شاکرین کا ثواب و صدیقوں کے اعمال عنایت کروں گا اور مہربانی سے اس پر اپنا داہنا ہاتھ پھیلاؤں گا اور اُس کو جنت میں داخل ہونے سے نہ روکوں گا مگر ہاں یہ کہ اس کو موت آجائے۔ انھوں نے پوچھا کہ اس پر کون مداومت کرے گا ارشاد ہوا کہ اس پر کوئی مداومت نہیں کرے گا ہاں جو نبی ہو یا صدیق ہو یا ایسا شخص ہو جس سے میں راضی ہوں یا ایسا شخص جس کو میں چاہتا ہوں کہ میری راہ میں مارا جائے وہ بے شک مداومت کرے گا اور اس کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ جو ستر بار چت لیٹ کر اس کو پڑھے خدا اُس کا قرض ادا کر دے اور ستر کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس کے حرف بھی ستر ہیں اور نسفی نے لکھا ہے کہ جب آیت الکرسی نازل ہوئی تو اس کی ہر آیت کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے شاید آیت سے یہاں کلمہ مراد لیا ہے۔ چھٹا فائدہ :- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کی روح کا قبض کرنے والا خود خدائے ذوالجلال والاکرام ہوا وہ ایسا رتبہ پائے گویا کہ نبیوں کی ہمراہی میں یہاں تک لڑا کہ شہید ہوگیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے گا اس کے لئے ساتوں آسمان شگافتہ

ہو جائیں گے اور اُن کا شگاف ہرگز نہ جُڑے گا جب تک کہ خدا اس کے پڑھنے والوں کی طرف نظر نہ کریگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کو سوائے موت کے دخول جنت سے کوئی نہ روکے گی اور اگر اس کو سوتے وقت پڑھے گا تو خدا اس کو اور اس کے پڑوسی کو اور اس کے پڑوسی کے پڑوسی کو اور تمام مکانوں کو جو اس کے اِرد گرد ہوں گے امن میں رکھیگا۔ میں نے شیخ بونی کی شمس المعارف میں دیکھا ہے کہ بروایت سلمانؓ فارسی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کوئی آیت الکرسی پڑھے گا خدا اُس پر سکرات الموت کو آسان کر دے گا اور اور فرشتوں کا گذر جب کبھی ایسے مکان پر ہوتا ہے جس میں آیت الکرسی ہو تو وہ تالی بجاتے ہیں اور جب کبھی ایسے مکان پر ہوتا ہے جس میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد ہو تو سجدہ کرتے ہیں اور جب کبھی ایسے مکان پر ہوتا ہے جس میں سورۂ حشر کی آخری آیتیں ہوں تو گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے ہیں۔ **ساتواں فائدہ**: امام جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے کہ جو ایک بار آیت الکرسی پڑھتا ہے تو خدا اُس سے دنیا میں ہزار مکروہات کو دور کرتا ہے کہ جس میں ادنیٰ درجہ فقر ہے اور آخرت میں ہزار مکروہات کو دور کر دیتا ہے جس میں سے ادنیٰ درجہ عذاب قبر ہے اور کتاب التسبیحات الفاتحہ فی آیات الفاتحہ میں ہے کہ فاتحہ کے شروع میں اکثروں کے نزدیک اسم اعظم ہے۔

حکایت: میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے کہ ایک شخص ہر رات کو اُسے اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے پڑھا کرتا تھا ایک رات تھوڑی آیت الکرسی پڑھی تھی کہ اُس پر نیند غالب آگئی جب بیدار ہوا تو اس کو پورا کر لیا جب صبح ہوئی تو اس نے اپنی بکریوں میں ایک آدمی کو پایا اُس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ میں بکری کے لینے کے ارادے سے ہر شب کو آیا کرتا تھا تو مجھے یہاں چوحدی دیوار نظر آیا کرتی تھی آج کی رات جو میں آیا تو اُس میں ایک روزن نظر پڑا جس سے میں گھس آیا اور ایک بکری پکڑ لی اور جب روزن کے پاس لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ وہ روزن بند ہو گیا ہے اور اسی کی نظیر بھی میری نظر سے گذری ہے ایک شخص کا بیان ہے کہ مجھے چوروں کا ڈر رہا کرتا تھا مجھے حضرت علیؓ بن ابی طالب نے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الآیۃ کے پڑھنے کا حکم فرمایا چنانچہ میں اسے پڑھا کرتا تھا ایک شب میں بھول گیا جب کچھ رات گذر گئی تو اس وقت میں نے اسے پڑھ لیا جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ چور میرے گھر میں بندھے پڑے ہیں پھر اس آیت کی برکت سے انھوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کر لی۔

حکایت۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ میں آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا ایک روز میرے سخت درد ہوا نیند جو آگئی تو دیکھتا کیا ہوں کہ دو آدمی ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ یہ ایک آیت پڑھتا ہے جس میں تین سو ساٹھ رحمتیں ہیں لیکن تعجب ہے کہ اس شخص کو ان میں سے ایک رحمت بھی نہ ملی اس کے بعد جب میں بیدار ہوا تو خدا کے فضل سے صحیح وسالم تھا۔ ایک شخص کا جنگل میں گذر ہوا تو بھیڑیے نے اس کا پیچھا کیا اُس نے آیۃ الکرسی پڑھ دی اس کے پڑھنے سے بھیڑیا بھاگ گیا۔ نسفی نے کہا کہ جبرئیلؑ نے حضرت کو خبر دی کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک سرکش جن آپ سے مکر ودغا کرنا چاہتا ہے، آپ آیۃ الکرسی پڑھ کر اُسے بھگا دیجئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے مروی ہے کہ جس گھر میں شیطان ہو اور آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو وہاں سے شیطان نکل جاتا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو اس کو ایک بار پڑھتا ہے تو اُس کا نام اشقیا کے دفتر سے مٹا دیا جاتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کا نام نیک بختوں کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو تین بار اس کو پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں اور جو اس کو چار بار پڑھتا ہے تو انبیاء اس کی شفاعت کرتے ہیں اور جو پانچ بار اس کو پڑھتا ہے اُس کا اسرار کے دفتر میں نام درج کر دیا جاتا ہے اور جو اُس کو چھ بار پڑھتا ہے اس کے لئے سمندر کی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں اور شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور جو اس کو سات بار پڑھتا ہے جہنم کے ساتوں دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں اور جو اس کو آٹھ بار پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور جو اس کو نو بار پڑھتا ہے تو دنیا اور آخرت کی فکر سے آزاد ہو جاتا ہے اور جو دس بار اس کو پڑھتا ہے تو خدا کی اس پر نظر ہو جاتی ہے اور پھر وہ اس کو کبھی عذاب نہ دیگا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: تیمی نے منافع القرآن میں بیان کیا ہے کہ جو سفر کے لئے اپنے گھر سے نکلتے وقت اپنے دروازہ پر تین بار وَاللّٰہُ مِنْ وَرَآئِہِمْ مُّحِیْطٌ الآیۃ پڑھے تو ان گھر میں جتنے ہوں سب ہر آفت سے امن میں ہیں اور جو اپنے اور اپنے بچوں پر پڑھے تو ہر شر سے محفوظ رہے اور قزوینی نے کہا ہے کہ جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور اسے دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو چاہیئے کہ لایلاف اور آیت الکرسی پڑھ لے کیونکہ وہ دونوں ہر شر کی پناہ ہیں۔ **دوسرا فائدہ**: کسریٰ کے پاس ایک ٹوپی تھی کہ جس مریض یا مصیبت زدہ کو پہنا دی جاتی تھی وہ فتحیاب ہو جاتا تھا جب وہ مر گیا تو وہ ٹوپی حضرت عمرؓ کے پاس آئی انھوں نے جو دیکھا تو اس کے اندر ایک کاغذ پر یہ لکھا ہوا تھا کَمْ لِلّٰہِ مِنْ نِعْمَۃٍ فِیْ عِرْقٍ سَاکِنٍ حَمْعَسَقْ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْہَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ مِنْ کَلَامِ الرَّحْمٰنِ خَمَدَتِ النِّیْرَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ الآیۃ، **تیسرا فائدہ**: ایک شخص نے اُس کو پڑھ کر کہا کہ اے پروردگار یہ میں آپ کے پاس اپنی ودیعت رکھتا ہوں میری وفات کے وقت مجھے واپس کر دیجئے گا چنانچہ جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُس کی زبان پر جاری ہو گیا اور اوپر سے آواز آئی کہ لے یہ تیری ودیعت ہے ہم تجھے لوٹائے دیتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ جو اس کو ایک بار پڑھتا ہے تو اس کا ایک تہائی آگ پر حرام ہو جاتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (الآیۃ) کو پڑھ کر کہتا ہے وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ تو اس کے لئے خدا ستر ہزار فرشتے پیدا کر دیتا ہے جو قیامت تک اُس کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں۔ میں نے شمس المعارف میں بروایت ابن عباسؓ دیکھا ہے کہ مخلوقات کی پیدائش سے بارہ ہزار برس قبل خدا نے اپنی نسبت یہ شہادت دی ہے اور وہ برس بھی ایسے تھے کہ ہر برس میں تین سو ساٹھ دن تھے اور ہر دن ہزار برس کے برابر تھا اگر کہا جائے کہ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کے بعد پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کہنے میں کیا فائدہ ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اس سے غرض یہ ہے کہ کلمہ توحید مکرر کہا جائے

کیونکہ بندہ جب تک اسے بار بار پڑھتا رہیگا اُس وقت تک نہایت ہی قربت میں مشغول رہے گا۔ نسفی نے بیان کیا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب ملک مصر کے حاکم ہوئے تو آپ نے کسی کو وزیر بنانا چاہا جبرئیلؑ نے حکم دیا کہ اُسی لڑکے کو وزیر بنائیے جس نے آپ کی براءت کی شہادت دی تھی یوسفؑ کو یہ بات ناپسند ہوئی اس پر جبرئیل نے آپ سے کہا کہ آپ کے اوپر تو اُس کا حق شہادت ہے جب اسُ نے یہ کہا تھا کہ اگر اُس کا کرتہ سامنے سے پھٹا ہو اسے لیکر آخر تک۔ پس جب یہ ایک مخلوق کی شہادت دے کر وزارت کا مستحق ٹھیرا تو جو خدا کی وحدانیت کی شہادت دے گا تو وہ کرامت کا کیسے مستحق نہ ہوگا۔

چوتھا فائدہ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر شئے کا قلب ہوتا ہے اور قرآن شریف کا قلب یٰسٓ ہے جو اس کو پڑھیگا تو اُس کے پڑھنے سے اُس کو دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا اُس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور بروایت علیؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ یٰسٓ پڑھا کرو کیونکہ اس میں دس برکتیں ہیں اگر بھوکا اُس کو پڑھتا ہے تو آسودہ ہو جاتا ہے اگر پیاسا پڑھتا ہے تو اُسے سیرابی حاصل ہوتی ہے اگر ننگا پڑھتا ہے تو اسے لباس میسر آتا ہے۔ اور اگر کوئی مجرد اُسے پڑھتا ہے تو اُس کا نکاح ہو جاتا ہے اور اگر کوئی دہشت زدہ اُسے پڑھتا ہے تو امن نصیب ہوتا ہے اور اگر کوئی قیدی اسے پڑھتا ہے تو اسے قید سے رہائی ملتی ہے اور اگر کوئی مسافر پڑھتا ہے تو سفر پر اُس کی اعانت ہوتی ہے اور اگر کوئی ایسا شخص اسے پڑھتا ہے جس کی شئے گم ہوگئی ہو تو وہ اُسے مل جاتی ہے اور اگر کوئی مریض اسے پڑھتا ہے صحتیاب ہو جاتا ہے اور اگر کسی میت کے پاس اُسے کوئی پڑھتا ہے تو خدا اُس پر آسانی کر دیتا ہے۔ یافعی نے روض الریاحین میں بیان کیا ہے کہ کسی مرد صالح کی نسبت مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ مرنے کے بعد وہ شہر یمن میں دفن کیا گیا اس کے بعد اس کی قبر سے مار پڑنے کی آواز آئی اور پھر اس سے ایک سیاہ کتا نکل آیا اُس نے پوچھا کہ مار تجھ پر پڑی تھی یا مردہ پر اُس نے جواب دیا کہ میں اُس کا عمل ہوں مجھے وہاں سورۂ یٰسٓ ملی اور وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہوگئی اور طبرانی سے مروی ہے کہ جو یٰسٓ کے پڑھنے پر مداومت کریگا تو شہید مرے گا اور انشاء اللہ اس کی تفصیل معراج کے بیان میں آئے گی اور ترمذی نے کہا ہے کہ جو شب جمعہ کو سورۂ دخان پڑھیگا ستر فرشتے صبح تک اُس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ **پانچواں فائدہ**۔ بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قرآن میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں اُس نے ایک شخص کی یہاں تک سفارش کی کہ اُس کی مغفرت ہوگئی اور وہ سورۂ تبارک ہے اس کو ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور میری نظر سے ایک حکایت اس کے متعلق بھی گذری ہے جیسے کہ یٰسٓ کے متعلق مذکور ہوئی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ ہر مومن کے دل میں ہے اُس کو حاکم نے روایت کیا ہے اور بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے میں کتاب اللہ میں ایک سورت پاتا ہوں جس کی تیس آیتیں ہیں جو کوئی سوتے وقت اُسے پڑھے گا اُس کی تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس گناہ محو کر دیے جائیں گے اور خدا اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجیگا جو اُس پر

پر پھیلائے رہے گا اور شر سے اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ بیدار ہو نیشاپوری نے سورۂ لقرۂ بارے میں بیان کیا ہے کہ جب اس کا پڑھنے والا پل صراط پر آئیگا تو وہ اس پر کھڑی ہو کر شفاعت کرے گی۔ **چھٹا فائدہ** بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ہر شب کو ہزار آیتیں نہیں پڑھ سکتا لوگوں نے عرض کیا کہ بھلا اتنا کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ بھی نہیں پڑھ سکتا اس کو حاکم نے روایت کیا ہے۔ **ساتواں فائدہ**۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے کسی صحابی سے فرمایا کہ تم نے نکاح کر لیا انھوں نے عرض کیا کہ نہیں اے نبی اللہ میرے پاس اتنا مال نہیں کہ میں نکاح کر سکوں آپ نے فرمایا کیا تمھیں قُلْ هُوَ اللّٰهُ بھی یاد نہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد تو ہے آپ نے فرمایا کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے پھر آپ نے پوچھا کیا قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں انھوں نے عرض کیا ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا کہ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے نکاح کر لے آپ نے یہ دوبار فرمایا اور ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اِذَا زُلْزِلَتْ نصف قرآن کے برابر ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ **آٹھواں فائدہ** بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھتے سُنا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا واجب ہوگئی آپ نے فرمایا جنت میں نے چاہا اس شخص کو جا کر خوشخبری سنا دوں لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا صبح کا کھانا نہ رہ جائے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو پچاس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز منادی پکارے گا کہ سنتے ہو جو رحمٰن کا مدح خواں ہو وہ کھڑا ہو جائے پس سوائے اس شخص کے کہ جو دنیا میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی کثرت کرتا ہوگا اور کوئی نہ کھڑا ہو سکے گا۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جو اس کو چاو رکعت میں دوسو بار اس طرح سے کہ پچاس بار ہر رکعت میں پڑھے گا اس کے سو برس کے یعنے پچاس برس گذشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ بخشدئے جائیں گے۔

میں نے کتاب بدر الفلاح میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت منقول دیکھی ہے کہ جو شخص عشاء کے بعد دو رکعت اس طرح سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک بار الفاتحہ اور اکیس بار قُلْ هُوَ اللّٰه پڑھے تو اس کے لئے جنت میں دو محل تیار کئے جائیں گے اور بروایت علی بن ابی طالب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو سفر کرتے وقت گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے گا خدا اس سفر کے شر کو اس سے دور رکھے گا اور خیر اسے عنایت کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جو چار رکعت اس طرح ادا کرے کہ فاتحہ اور قل ہو اللہ کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ تو خدا اس کے مال، گھر والوں اور بچوں کی حفاظت کرے گا اور اس کا کام بنائے رکھے گا یہاں تک کہ وہ سفر سے واپس آئے۔ شرح مہذب میں میں نے دیکھا ہے کہ جب کوئی اپنے گھر سے جانے لگے تو مستحب یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ لے پہلی رکعت میں الحمد اور قُلْ

لہ اے اللہ میں اپنی جان اور مال کو اور اپنے بال بچوں کو آپ کے سپرد کرتا ہوں ۱۲

یاایّھا الکٰفرون اور دوسری میں الحمد اور قل ھو اللہ پڑھے اور یہ بھی مستحب ہے کہ سلام پھیر کر آیۃ الکرسی اور لایلاف پڑھ لے اور جب اٹھنے لگے تو کہے اے اللہ میں تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تیرا ہی سہارا ڈھونڈھتا ہوں اے اللہ جو شئے مجھے فکر میں ڈالے اور جس کی میں کچھ پرواہ نہ کروں دونوں سے مجھے کافی ہو جا یا اللہ مجھے پرہیزگاری کا توشہ عنایت کر اور میرے گناہ بخشدے اور مناسب ہے کہ چلتے وقت کچھ خیرات بھی کر دے اور اپنے پڑوسیوں اور دوستوں اور ساتھیوں اور بال بچوں کو رخصت کرے اور وہ اسے رخصت کریں اور ہر ایک آپس میں دوسرے سے کہے کہ میں تیرا دین اور تیری امانت اور تیرے آخری عمل خدا کے سپرد کرتا ہوں خدا تجھے پرہیزگاری کا توشہ عنایت کرے تیرے گناہ بخش دے اور جہاں کہیں خیر ہو تیرے لئے اُسے آسان کر دے اور جو خیر کا خواہاں ہو وہ تیرا رفیق راہ بن جائے اور وہ دوست جو ہر وقت پاس ہے اور جس پر ہر دم بھروسہ ہے سب سے بڑھ کر ہے۔

قرطبی نے اپنی تفسیر میں مالک بن انسؓ سے روایت کی ہے کہ جب ناقوس بجتا ہے تو خدا بڑا غضبناک ہوتا ہے۔ فرشتے اُتر پڑتے ہیں اور زمین کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے لگتے ہیں تاکہ اس کا غضب فرو ہو جائے اور بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھتا ہے تو اس کے لئے برکت ہوتی ہے اور اگر دو بار پڑھتا ہے تو اس کے اور اس کے گھر والوں کے لئے برکت ہوتی ہے اور اگر تین بار پڑھتا ہے تو اس کے لئے اور اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے لئے برکت ہوتی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو روزانہ چالیس بار قل ھو اللہ پڑھا کرے تو اس کے لئے خدا پل صراط پر منارہ بنا دے گا یہاں تک کہ وہ پل صراط پر سے بہ سہولت گذر جائیگا۔ سہل بن سعد سے مروی ہے اور یہ وہ صحابی ہیں جن کا مدینہ میں سب سے آخر میں انتقال ہوا انھوں نے کہا کہ ایک دن میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمی رزق کی شکایت کی آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے گھر جایا کرے تو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کر اور ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لیا کر چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا خدا نے اُس پر اتنی کثرت سے روزی فراخ کی کہ اُس کا فیض اُس کے پڑوسیوں تک کو پہونچا اور واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے اور جتنے صحابہؓ کا دمشق میں انتقال ہوا تھا اُن میں سے آخری یہ ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے اس سے اُس دن کوئی گناہ نہ ہو۔

نیشاپوری نے کہا ہے کہ اس سورت کا نام سورۂ اخلاص بھی ہے کیونکہ جو اس کو پڑھتا ہے دوزخ سے خلاصی پاتا ہے اور سورۂ معرفت بھی ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک شخص کو اُسے پڑھتے سُنا تھا تو فرمایا تھا کہ یہ ایسا بندہ ہے جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور سورۂ اساس بھی ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی بنیاد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پر ڈالی گئی ہے اور سورۂ ولایت بھی ہے کیونکہ جو اُس کے پڑھنے کو لازم کر لیتا ہے وہ خدا کا ولی ہو جاتا ہے اور اس کے نازل ہونے کا یہ سبب ہے کہ مکہ وغیرہ کے کفار نے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کی صفت

بیان کیجئے وہ سونے کا ہے یا یاقوت کا یا زبرجد کا آپ نے جواب دیا کہ میرا رب کسی چیز کا نہیں ہے کیونکہ اس نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں اس کے بعد یہ سورت نازل ہوئی ۔ نجم الدین نسفی نے کہا ہے کہ اس سورت کے بعض الفاظ بعض کی شرح کرتے ہیں اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یعنے خدا یکتا ہے خدا بے نیاز ہے ۔ سعدیؒ نے کہا ہے کہ صمد وہ جو تمام مرغوب اشیاء میں مقصود ہو اور تمام سختیوں میں فریادرس ہو ۔ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ صمد وہ ہے کہ جو کسی کا محتاج نہ ہو اور اس کے سب محتاج ہوں ۔ قرطبی کی شرح الاسماء میں بروایت حسنؒ مذکور ہے کہ صمد اسے کہتے ہیں کہ جو اپنی مخلوق کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے اور ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ صمد وہ شریف ہے جو اپنی شرافت میں کامل ہو اور عظیم وہ ہے جو اپنی عظمت میں پورا ہو اور وہ عالم ہے جو اپنے علم میں کمال رکھتا ہو اور اسی میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی مذکور ہے کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ (یعنے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ یکتا اور بے نیاز ہے نہ کوئی اس کے پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے) پڑھتا ہے خدا اس کے لئے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور طبرانی کی روایت بھی اس بارہ میں عنقریب آتی ہے خدا کے قول لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (اس کے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا) سے مراد یہ ہے کہ ایسا نہیں جس طرح مریم کے عیسیٰ پیدا ہوئے تھے اور وہ تہائی قرآن کے برابر ہے کیونکہ اس کے تین حصوں میں سے ایک میں احکام ہیں اور ایک میں وعدہ اور وعید ہے اور ایک میں خدا کے اسماء و صفات مذکور ہیں چنانچہ یہ تینوں امور قل ہو اللہ میں مجتمع ہیں ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو اس کو تیس بار پڑھے گا خدا اس کے لئے جنت میں سو محل بنائے گا ۔ بروایت ابی ابن کعبؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس نے قل ہو اللہ کو پڑھا گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا اور اس کے لئے اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی جتنے مومن اور مشرک شمار میں ہوں گے ۔

حکایت :۔ ایک صالح آدمی قبروں کی زیارت کیا کرتا تھا ایک دن اتفاق سے اسے نیند آگئی اور زیارت کی دیکھتا کیا ہے کہ سارے مردے اپنی قبروں کے اوپر ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا کیا قیامت قائم ہو گئی انھوں نے کہا قیامت تو نہیں قائم ہوئی لیکن تیس برس کا عرصہ گذرا جب ثابت بنانی تیس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخش گئے تھے اس دن سے آج تک ہم اس کا ثواب آپس میں حصہ بانٹ کرتے رہے لیکن اس وقت تک پورا نہ ہوا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو قبروں پر گذرے اور گیارہ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھ کر مردوں کو بخشدے تو جتنے مردے ہوں گے ان سب کے برابر اسے ثواب ملے گا ۔ ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ پہلا کلمہ جس کی طرف خدا نے اپنے بندوں کو بلایا ہے قُلْ ہو اللہ ہے پس خاص لوگوں کا مطلب تو پورا ہو گیا پھر اولیاء کے لئے خدا نے احد و بیان کر دیا پھر خاص مومنین کے لئے اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور ذکر فرما دیا پھر باقی مخلوقات کے لئے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

اور ذکر فرمادیا ابن عطار نے کہا ہے کہ خدا کے قول قُل ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ سے توحید معلوم ہوئی اور اَللّٰہُ الصَّمَدُ سے معرفت معلوم ہوئی اور لَمْ یَلِدْ سے ایمان معلوم ہوا اور وَلَمْ یُوْلَدْ سے اسلام معلوم ہوا اور لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے یقین کا پتہ چلا۔ ابوعلی وقاقؒ نے کہا ہے کہ ہم نے آٹھ طرح کا شرک پایا ہے اور وہ آٹھ یہ ہیں کثرت کا۔ عدد کا۔ کمی کا۔ زیادتی کا۔ علت کا۔ معلول کا۔ اشکال کا۔ اضداد کا۔ پس خدا نے اپنی ذات سے کثرت اور عدد کی اللّٰہ احد سے نفی کی ہے اور کمی و زیادتی کی اللّٰہ الصمد سے اور علت اور معلول کی لم یلد ولم یولد سے اور اشکال اور اضداد کی لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے نفی کی ہے لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے معنے یہ ہیں کہ اس کا کوئی مماثل نہیں اس سورت میں پانچ باتیں ہیں اللّٰہ احد سے فردانیت معلوم ہوتی ہے اللّٰہ الصمد سے اس کا ذی عزت ہونا معلوم ہوتا ہے لم یلد سے اس کی ربوبیت کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور لم یولد سے اس کی تنزیہ کی معرفت کا علم ہوتا ہے اور وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے اس بات کی معرفت ہاتھ آتی ہے کہ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: عبداللہ بن حبیب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت نے فرمایا کہ کہہ لیکن میں نے کچھ کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کہ میں کیا کہوں آپ نے فرمایا قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین صبح و شام تین تین بار پڑھ لیا کر تجھے کل شی کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ صحیح حدیث ہے **دوسرا فائدہ** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے ایک روز میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا یکایک نہایت سخت تاریک آندھی نے ہمیں آلیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ پڑھ کر پناہ مانگنے لگے اور مجھ سے بھی فرمایا کہ اے عقبہ تم بھی ان دونوں کو پڑھ کر پناہ مانگو اور کوئی سورت جو خدا کے نزدیک قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے زیادہ محبوب ہو اور جس کی خدا کے پاس زیادہ رسائی ہو تم کو پڑھنے کے لئے ہرگز نہیں مل سکتی پس اگر تم سے ہو سکے کہ کسی نماز میں اس کا پڑھنا چھوٹنے نہ پائے تو پڑھا کرو اور کہا جاتا ہے کہ دونوں مقشقشہ ہیں کہ نفاق سے ان سے براءت حاصل ہوتی ہے اور اصمعی نے کہا کہ سورۃ اخلاص اور قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ دونوں مقشقشہ ہیں۔ **تیسرا فائدہ**: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ شیطان کو قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سے زیادہ غضبناک کرنیوالی کوئی سورت قرآن میں نہیں ہے کیونکہ اس میں شرک سے براءت اور توحید مذکور ہے ایک بار ایک شخص نے کہا کہ اے نبی اللہ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کہ سوتے وقت قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے براءت ہے اس کے نزول کا سبب یہ ہے کہ کافروں نے کہا تھا کہ اے محمد (صلعم) ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی پرستش کیا کیجئے اور ایک سال ہم آپ کے خدا کی پرستش کیا کریں اور یہ مضمون اس سورت میں مکرر آیا ہے اس سے تاکید مقصود ہے۔

حکایت: امام احمد حنبلؒ نے کہا ہے کہ میں نے خواب میں ربّ العزت کو دیکھا تو عرض کیا کہ اے پروردگار آپ کا قرب حاصل کرنے والے کس چیز سے قرب حاصل کرتے ہیں ارشاد ہوا کہ اے احمد میرے کلام سے۔ میں نے عرض کیا کہ سمجھ کر یا بے سمجھے ارشاد فرمایا سمجھ کر ہو یا بے سمجھے دونوں طور پر۔ **فائدہ**: میں نے خبر القرطبی میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آنکھوں کو عبادت کا حصہ دیا کرو عرض کیا گیا کہ آنکھوں

کا عبادت میں کیا حصہ ہے ارشاد ہوا کہ قرآن میں نظر کرنا اور دوسری کتاب میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کے درد کی شکایت کی یعنی جبرئیلؑ سے انھوں نے کہا کہ قرآن کو دیکھ لیجئے اور میں نے قرطبی کی تذکار فی فضائل الاذکار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت دیکھی کہ جو شخص روزمرہ دوسو آیتیں قرآن میں دیکھ کر پڑھ لیا کرے تو اس کی شفاعت سات قبر والوں کی بابت جو اُس کی قبر کے آس پاس ہوں گے مقبول ہوگی اور رشداد بن اوس سے روایت ہے کہ شیطان پر قرآن میں دیکھ کر پڑھنے سے زیادہ کوئی عبادت گراں نہیں گذرتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دیکھ کر قرآن پڑھنے والے کی بے دیکھے پڑھنے والے پر ایسی فضیلت ہے کہ جیسے فرض کی نفل پر فضیلت ہے اور عنقریب آتا ہے کہ فضیلت کا غور وفکر سے تعلق ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا بے دیکھے اور حضرت عثمانؓ کے مناقب میں آتا ہے کہ دو شفاؤں کو اپنے اوپر لازم کرلو یعنی قرآن اور شہد کو اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق کے درد کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ قرآن کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے اور امام نوویؒ کی تبیان میں ہے کہ قرآن کے ختم پر دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ جب وہ دعا کرتا ہے تو چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حکایت: ابو بکر عسقلانیؒ نے کہا ہے کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا اور ارادہ کیا کہ سب سے افضل عمل پوچھوں پھر مجھے شرم آئی خدا نے فرمایا کہ کیا تم سب سے افضل عمل پوچھنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا کہ قرآن پڑھنا میں نے چاہا کہ یہ بھی پوچھ لوں کہ طہارت کے ساتھ پڑھنا یا بلا طہارت کے لیکن پھر مجھے شرم معلوم ہوئی ارشاد ہوا کیا تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ طہارت کے ساتھ پڑھا جائے یا بلا طہارت کے میں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا کہ چاہے جس طرح ہو نماز میں ہو یا خارج نماز میں پھر میں نے چاہا کہ پوچھ لوں کہ اعراب کے ساتھ یا بلا اعراب کے لیکن مجھے پوچھنے سے شرم آئی خود ہی ارشاد فرمایا کہ کیا تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ اعراب کے ساتھ یا بلا اعراب کے میں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا کہ جس طرح ہو اعراب کے ساتھ ہو یا بلا اعراب کے پھر فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ میرے نزدیک قرآن کا کیا ثواب ہے میں نے عرض کیا نہیں ارشاد ہوا کہ بے حرکت (زیر زبر پیش) کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اور حرکت والے ہر حرف کے عوض میں بیس نیکیاں اور کہا یہ بھی جانتے ہو کہ ایک نیکی کتنی ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہزار رطل کے برابر اور ہر رطل ہزار دانگ کا اور ہر دانگ ہزار درہم کا اور ہر درہم ہزار قیراط کا اور ہر قیراط احد کے پہاڑ کے برابر۔ علامہ سیوطیؒ نے اتقان میں لکھا ہے کہ اعراب سے اس کے معانی جاننا مراد ہے۔

لطیفہ - صحیح بخاری میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اُس مسلمان کی حالت جو قرآن پڑھتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو ترنج کے مانند ہے۔ علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ ترنج کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس گھر میں ترنج ہوتا ہے اُس میں جن داخل نہیں ہوتا اسی طرح جس دل میں قرآن ہوتا ہے اُس میں شیطان نہیں گھس سکتا برمادی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ ترنج کا رنگ

دیکھنے والوں کو خوش کرتا ہے اور اس کے کھانے سے منہ میں خوشبو آتی ہے ہاضمہ قوی ہو جاتا ہے معدہ کی فضول رطوبت خشک ہوتی ہے اس کی طرف نظر کرنا بصر کو تقویت دیتا ہے۔ صفرا کو ساکن کرتا ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور باہ کو نفع دیتا ہے اور ابن طرخان کی طب نبوی میں میں نے دیکھا ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک قوم سے ناراض ہو کر حکم دیا تھا کہ صرف ایک شئ ان کو کھانے کو ملے تو انھوں نے ترنج پسند کیا تھا لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے وجہ یہ ہے کہ وہ ریحان ہے اس کا پوست خوشبودار ہے اس کی ترشی سالن کا کام دیتی ہے اس کے بیج تریاق ہیں اس کا گودا بجائے میوہ کے ہے چنانچہ منہاج میں اس کا شمار بھی میوہ جات میں کیا ہے اور یہی حالت لیموں کی بھی ہے ابن طرخان نے ذکر کیا ہے کہ ایک قوم نے اپنے نبی سے اپنی اولاد کی بدخلقی کی شکایت کی خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ ان کو ترنج کھانے کا حکم دیجئے اور یہی قصہ میں نے احیاء العلوم میں بھی دیکھا ہے مگر اس میں بھی کھانے کا حکم ہے کیونکہ وہ نہایت عمدہ غذا ہے اس سے قوت سماعت اور بصارت بڑھتی ہے منی زیادہ ہوتی ہے۔

لطیفہ:- ابن سیرین سے ایک شخص نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ گویا میں موتی نگلتا ہوں پھر اُسے اُگل کر پھینک دیتا ہوں انھوں نے تعبیر دی کہ جب تم کبھی قرآن میں سے کچھ یاد کرتے ہو اُسے بھول جاتے ہو **فائدہ** ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا کہ میں بھولتا بہت ہوں انھوں نے کہا کہ کندر استعمال کرو ترکیب یہ ہے کہ رات کو بھگو دیا کرو اور نہار منہ پی لیا کرو اس سے نسیان جاتا رہے گا۔ نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ کندر جس کو لوبان ذکر کو کہتے ہیں اس کے کھانے سے بصر اور معدہ کو تقویت ہوتی ہے اور اگر جلا کر کاجل بنا لیا جائے اور مثل سُرمہ کے لگایا جائے تو آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے اور اس کے چبانے سے ذہن بڑھتا ہے اور سر کی رطوبت جذب ہوتی ہے اور اس کا کھانا دافع ریاح اور قاطع بلغم ہے اور یہ بلغمی بخار کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے ایک شخص نے ابن سیرین سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں کیچڑ میں موتی پھینک رہا ہوں انھوں نے جواب دیا کہ تم راستہ میں قرآن پڑھتے ہو نگے اور روضہ میں تصریح کی ہے کہ حمام میں پڑھنا مکروہ نہیں (یعنے جہاں نجاست نہ ہو) لیکن جنازہ کے پیچھے آواز کھینچ کھینچ کر اور راگ سے پڑھنا حرام ہے چنانچہ قدرت ہو تو اس کو روک دینا واجب ہے اور شرح مہذب میں ہے کہ مرد کو موتی پہننا حرام نہیں بخلاف ریشمی کپڑے اور سونے کے کہ وہ دونوں مرد کو حرام ہیں واللہ اعلم۔ **فائدہ**:- اذکار میں مذکور ہے کہ دیکھ کر قرآن پڑھنا حفظ پڑھنے سے ایک اعتبار سے افضل ہے اس کو اصحاب سے نقل کیا ہے لیکن پھر کہا ہے کہ علی الاطلاق یہ حکم نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی حفظ پڑھنے کی حالت میں دیکھ کر پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ غور و فکر کر سکتا ہے تو اسے حفظ پڑھنا ہی افضل ہے لفظ مصحف کے میم کو زیر زبر پیش تینوں حرکتوں سے پڑھ سکتے ہیں یہ تبیان میں مذکور ہے اور قرآن پاک کو سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ نے مصحف کہا ہے اور روضہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے دنیا اور آخرت کو اپنے سامنے رکھنے پر طلاق معلق کی ہو تو بچاؤ کا طریق یہ ہے

کہ اپنی گود میں قرآن رکھ لے۔ فائدہ: طبرانی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ قرآن میں دس لاکھ ستائیس ہزار حرف ہیں جو قرآن پڑھے گا اس کو ہر حرف کے عوض میں حور عین میں سے ایک ایک زوجہ ملے گی اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ جو قرآن میں سے ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا بیس گنا ثواب ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ ایک حرف الف ہے ایک حرف لام ہے ایک حرف میم ہے۔

چند دیگر اذکار کے فضائل

پہلا فائدہ: ایک بار یحییٰ علیہ السلام کا دانیال علیہ السلام کی قبر پر گذر ہوا تو انھوں نے قبر میں سے یہ آواز آتے ہوئے سنی۔ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ اسی اثنا میں دیکھتا کیا ہوں کہ ہوا میں سے یہ آواز آرہی ہے۔ اَنَا الَّذِیْ تَعَزَّزْتُ بِالْقُدْرَةِ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرْتُ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ جو کوئی اس کو پڑھے گا اس کے لئے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو مخلوق کہ ان میں ہے استغفار کرے گی اور میں نے ثعلبی کے عرائس میں دیکھا ہے کہ دانیالؑ ایک نبی غیر مرسل تھے (یعنے ان کے اوپر کوئی کتاب نازل نہ ہوئی تھی اگرچہ تھے نبی) علم تعبیر کے عالم اور حکیم بخت نصر بادشاہ کے زمانے میں گذرے ہیں ایک بار ابو موسےٰ اشعریؓ ایک شہر میں داخل ہوئے تو اس میں انھوں نے رانگہ سے سربمہر کیا ہوا خزانہ پایا اسے کھولا تو دیکھے کیا ہیں کہ اس میں ایک مُردہ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے کفن میں لپٹا ہوا رکھا ہے ان کو اس کی درازی سے بڑی حیرت ہوئی حتی کہ اس کی ناک کا جو انھوں نے اندازہ کیا تو ایک بالشت سے بھی زیادہ تھی چنانچہ حضرت عمرؓ کو انھوں نے اس کی کیفیت لکھ بھیجی حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ دانیالؑ ہیں اس کے بعد حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ ان کو نماز پڑھ کر ایسی جگہ دفن کر دیں کہ اہل شہر کا اس پر قابو نہ چلے۔

دوسرا فائدہ: ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا اے رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ نے فرمایا ہم نے سنا آپ نے خدا سے سیکھ کر یاد کیا اور ہم نے آپ سے اور جو کچھ خدا نے آپ پر نازل کیا ہے اس میں وہ آیت بھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آئیں پھر خدا سے استغفار کریں اور ان کے لئے رسول بھی استغفار کریں تو خدا کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے انتہی اور میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس استغفار

ؔ میں اس کی تسبیح خوانی کرتا ہوں جس کو قدرت اور بقا کے ساتھ عزت حاصل ہے اور جس نے بندوں کو موت سے مغلوب و مقہور کر رکھا ہے ۱۲ ؔ میں ہی وہ ہوں جسے قدرت اور بقاء کے ساتھ عزت حاصل ہے اور میں ہی نے بندوں کو موت سے مقہور و مغلوب کر رکھا ہے ۱۲

کرتا ہوا آیا ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ قبر شریف سے آواز آئی لے خدا نے تجھے بخشدیا پس اگر کہا جائے کہ کیا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر صحیح طور پر توبہ واستغفار کریں گے تو ان کی توبہ مقبول ہوگی اور جب یہ ٹھیرا تو ان کے استغفار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کے ملانے سے کیا فائدہ ہوا جواب یہ ہے کہ چونکہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر راضی نہ رہے اس لئے ان کے ذمہ اس سے معذرت کرنا اور یہ امر لازم ٹھیرا کہ اپنے رسول سے یہ درخواست کریں کہ وہ بھی ان کے لئے استغفار کریں کیونکہ آپ کا استغفار تو مقبول ہی ہوگا اور ان کا استغفار کبھی مقبول ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ امام رازی نے اہل معانی سے نقل کر کے بیان فرمایا ہے کہ اس آیت سے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا انکو عذاب دے گا جس حال میں آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اس حالت میں خدا اُن پر عذاب کرے گا جب تک کہ وہ استغفار کرتے رہیں گے ،، یہ معلوم ہوتا ہے کہ استغفار کرنا عذاب سے امن میں رکھتا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ پہلے اُن کے لئے دو چیزیں امان تھیں ایک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے استغفار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گذر گئے اب البتہ ایک استغفار رہ گیا ہے اسی کو اختیار کرنا چاہیئے رہا خدا کا وہ قول جس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کیا ہے جو خدا ان کو عذاب نہ دے گا تو آخرت کے باب میں ہے دنیا کی بابت نہیں کیونکہ عذاب دنیا خدا نے ببرکت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن سے اُٹھا دیا ہے اور رازی نے خدا تعالیٰ کے اس قول فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ریعنی ان کو آپ معاف کر دیجئے اور ان کے لئے (ہم سے بھی) استغفار کیجئے) کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اہل کبائر کی شفاعت کرتے ہیں کیونکہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو احُد کے روز بھاگ گئے تھے اور ظاہر ہے کہ خدا نے جو اُن کے لئے استغفار کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ اسی لئے ہے کہ اُن کو بخشدے اور ان کی درخواست منظور کرے۔ کشاف نے کہا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ خطا آپ تو وہ معاف کیجئے جو آپ کے حق سے متعلق ہے اور جو خدا کا حق ہے اس کی بابت ان کے لئے استغفار کیجئے۔

ابن ابی جمرہ نے بُخاری کی بعض حدیثوں پر جو کچھ املا کرایا ہے اُس میں ذکر کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت دنیا اور آخرت میں ہمیشہ مستمر ہے چنانچہ آپ برابر شفاعت کیا کرتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ قیامت میں آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کس کو حاصل ہوگی اور ہر چند کہ اس میں آپ کی دنیاوی شفاعت کا تذکرہ نہیں کیا ہے لیکن کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اُس کو تو وہ جانتے تھے اور معائنہ ہی کرتے تھے۔ روضہ میں مذکور ہے کہ قیامت میں آپ کی پانچ قسم کی شفاعت ہوگی۔ پہلی شفاعت عظمیٰ ہے جو اہل موقف کے متعلق فیصلہ کرنے کی بابت ہوگی دوسری ان لوگوں کی بابت جو دوزخ میں جانے کے مستحق ہونگے لیکن شفاعت کی بدولت دوزخ میں نہ جائیں گے۔ تیسرے اُن لوگوں کی بابت جو دوزخ میں جا چکے ہوں گے پھر اس سے نکالے جائیں گے چوتھے اُن لوگوں بابت جو بے حساب وکتاب جنت میں جائیں گے پانچویں جنتیوں کے مدارج کے بلند کرنے کی بابت ہوگی اور قرطبی وغیرہ نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ چھٹی شفاعت مدینہ

یں انتقال کرنے والوں کی بابت ہوگی اور ساتویں آپ کے چچا ابوطالب کے تخفیف عذاب کے بابت اور آٹھویں
اُن لوگوں کی بابت جو آپ پر درود وسلام بھیجا کرتے ہیں نویں ان لوگوں کی بابت جن کی نیکیاں اور برائیاں
برابر ہونگی پھر وہ شفاعت کی بدولت جنت میں جائیں گے وزیر اہل اعراف آپ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے
دسویں شفاعت وہ جس کی وجہ سے آپ کی امت اور امتوں سے پہلے جنت میں داخل ہوگی گیارھویں ان امتیوں کی بابت جو اہل
کبائر ہونگے اسکو ابن ابی دنیا نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اب ایک گروہ کے لوگ اور رہ گئے اور وہ
وہ لوگ ہیں جو دوزخ میں داخل ہوں گے تو دوزخی انکو عار دلائیں گے کہ تم تو خدا کی عبادت کرتے تھے کسی چیز کو اُسکا شریک نہیں
قرار دیتے تھے پھر بھی تمکو دوزخ میں داخل کردیا اب تم اسمیں سے نہ نکلیگے تب خدا ایک فرشتہ کو ایک چلو پانی دیکر بھیجیگا جو اس آگ
پر چھڑک دیگا تب دوزخی اُن پر رشک کرنے لگینگے کیونکہ اس کے بعد وہ اُس سے نکل آئیں گے اور جنت میں داخل ہونگے
پھر اُن سے کہا جائیگا کہ چلو تاکہ لوگ تمھاری ضیافت کریں ہر شخص کے پاس وہاں سرمایہ اس افراط سے ہوگا کہ
اگر وہ سب کے سب ایک ہی آدمی کے مہمان ہوجائیں تب بھی اُس کے پاس کا سرمایہ کافی ہوا ے خدا ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے صدقہ میں اپنی وسیع رحمت سے ہم کو بے عذاب دیے ہوئے جنت میں داخل
کردے کیونکہ تو ارحم الراحمین ہے۔ **فوائد ا:** جو خدا کے قول شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کے ساتھ متعلق ہیں اس
میں ایک مصلحت یہ ہے کہ مشورہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدا کرنا میسر ہو ایک یہ کہ لوگوں کی عقلیں
چونکہ متفاوت ہوتی ہیں اس لئے بعید نہیں کہ ایک کے دل میں ایسی مصلحت کا خیال آجائے جو دوسرے کے خیال
میں نہ گذرے خصوصًا دنیاوی امور میں چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ تم اپنی دنیا کا
حال زیادہ جانتے ہو اور میں تمھاری آخرت کا حال زیادہ جانتا ہوں اس کو امام رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا
ہے اور ایک یہ کہ جب آپ نے جنگ اُحد میں جانے کی نسبت اُن سے مشورہ کیا اور انھوں نے جاتے ہی کا مشورہ دیا تھا
پھر اس کے بعد تو ہزیمت نصیب ہوئی سو ہوئی، اگر آپ ان سے مشورہ نہ کرتے تو اُن کو گمان ہوتا کہ اُن سے مشورہ کرنے
میں شاید آپ کا دل کچھ رکتا ہے اس لئے خدا نے یہ ارشاد فرمایا کہ اُن سے کاموں میں مشورہ کرلیا کیجئے اس گمان کو بھی رفع
کردیا امام رازیؒ نے کہا ہے کہ مشورہ کی بابت کوئی نص نہ تھا اور خدا کے اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ مشورہ کرنا
واجب تھا اور شافعیؒ نے اس کو استحباب محمول کیا ہے اور روضہ میں مذکور ہے کہ صحیح یہی ہے کہ مشورہ کرنا آپکے ذمہ واجب تھا
تیسرا فائدہ: ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے نبی اللہ مجھکو کوئی ایسا عمل تبلادیجئے
جو مجھے جنت میں داخل کردے آپؐ نے فرمایا غصہ نہ کیا کر پھر اُس نے دریافت کیا آپ نے پھر دوبارہ وہی فرمایا
اس کے بعد آپؐ نے ارشاد کیا کہ عصر کی نماز کے قبل ستر بار استغفر اللہ پڑھ لیا کرتا کہ تیرے ستر برس کے گناہوں کا
کفارہ ہوجائے اُس نے عرض کی کہ ستر برس کے تو میرے گناہ ہی نہیں آپؐ نے فرمایا تیری ماں کے سہی اُس نے عرض کی
کہ اُس کے بھی نہیں آپؐ نے فرمایا اچھا تیرے باپ کے سہی اُس نے عرض کی اس کے بھی نہیں آپؐ نے فرمایا تیرے بھائیوں
کے سہی اُس نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حدیث میں آیا ہے کہ خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی

کہ کیا آپ قیامت کے ہولوں سے امان حاصل کرنا چاہتے ہیں انھوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا کہ اچھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ (یعنی میں خدائے بزرگ سے معافی کا خواستگار ہوں اپنے لئے اپنے والدین کے لئے اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اور سارے مسلم مردوں اور عورتوں کے لئے زندہ ہوں یا مردہ سب کے لئے) پڑھا کیجئے کیونکہ جو روزانہ پچیس بار اس کو پڑھا کرے گا خدا اس کے لئے ستر صدیقوں کا ثواب لکھے گا اور احیاء میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو کوئی سُبْحَانَکَ رَبِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَعَمِلْتُ سُوْءًا فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی آپ پاک ہیں اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور برا کیا آپ مجھے معاف کر دیجئے کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں معاف کر سکتا) پڑھا کرے اس کے سارے گناہ بخشدیے جائیں خواہ اتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں جتنے کہ چیونٹی رینگنے میں قدم پڑتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے کہ جو کوئی گناہ کرے پھر یہ سوچے کہ خدا کو اس کی اطلاع ہے اس سے یہ مخفی نہیں تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ زبان سے استغفار نہ کرے (کیونکہ جب وہ یہ سوچے گا تو خواہ مخواہ پشیمان ہوگا اور اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ آیا ہے) فضیل بن عیاض نے کہا ہے کہ استغفر اللہ کے معنے یہ ہیں کہ اے خدا مجھے معاف کر اگر یہ سوال کیا جائے کہ استغفار افضل ہے یا لا الٰہ الا اللہ تو جواب یہ ہے کہ استغفار کی مثال صابون کی سی ہے پس وہ اس کے لئے افضل ہے جس کے گناہ زیادہ ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کی مثال خوشبو کی سی ہے یہ اس کے لئے افضل ہے جس کو خدا گناہوں سے محفوظ رکھے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات و دن میں ستر بار سے زیادہ خدا سے توبہ واستغفار کیا کرتے تھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان نہیں جس کے اعمال کا روزانہ روزنامچہ نہ تیار ہوتا ہو پھر جب وہ طے کیا جاتا تو اس میں نور چمکتا ہوتا ہے۔ اس کو نسفی نے ذکر کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس کے لئے مبارک بادی ہے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پائی جائے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حضور سرور عالم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ اپنے نامۂ اعمال سے مسرور ہو تو چاہئے کہ استغفار کی کثرت کیا کرے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو استغفار کو لازم کرلے خدا اس کو ہر غم سے کشائش اور ہر تنگی سے نکاسی عنایت کرے گا اور اس کو وہاں سے روزی دیگا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو خدا سے ہر روز و شب میں ستر بار مغفرت مانگے اور پھر بھی خدا اس کے سات سو گناہ نہ بخشدے اور وہ بندہ اور بندی بڑی بدنصیب ہے جو ہر روز و شب میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کیا کرے اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے ایک دفعہ ایک شخص نے دو یا تین بار کہا کہ وا ذلوباہ (یعنی ہائے اے گناہو) اس پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہہ اے اللہ آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسعت رکھنے والی ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت آپکی رحمت سے زیادہ امید ہے اس نے یہ کہا آپ نے ارشاد فرمایا پھر کہہ

اُس نے دوبارہ کہا اس کے بعد پھر ایک بار کہا تب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چل اُٹھ خدا نے تجھے بخشدیا اس کو حاکم نے روایت کیا ہے۔

حکایت:- ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک پڑوسی ہے اُس کے گھر میں چھوارے کا ایک درخت ہے جس میں سے تر چھوارے میرے گھر میں گرا کرتے ہیں اور میرے بچے اُسے کھالیا کرتے ہیں آپ اس سے فرما دیجئے کہ وہ مجھے مباح کر دے آپؐ نے اُس سے فرمایا کہ یہ اس کے لئے مباح کر دے اور میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوا جاتا ہوں اُس نے نہ مانا پھر اس شخص نے آپؐ سے عرض کی آپ یہی فرما دیجئے کہ یہ میرے ہاتھ بیچ ڈالے اُس نے کہا اچھا ہزار دینار لاؤ وہ بے چارہ فقیر تھا لیکن حضرت عثمانؓ نے اس کی طرف سے قیمت ادا کر دی اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا نے عثمانؓ کے لئے جنت میں ایک چھوارے کا درخت لگا دیا ہے اور وہ باغ بن گیا ہے اور جو کوئی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے گا اسکو بھی جنت میں عثمانؓ کا سا باغ ملیگا اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے کہا کہ اے جبرئیلؑ مجھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے والے کا ثواب تو بتلاؤ اُنھوں نے کہا کہ جو بندہ نماز میں یا بلا نماز کے اس کو پڑھے گا اسکے عمل ترازوئے اعمال میں عرش و کرسی اور دنیا کے سب پہاڑوں سے بھی زیادہ وزنی ہوں گے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا بیشک میں ہر شئے سے بلند ہوں اے میرے فرشتو میں تمھیں گواہ کئے دیتا ہوں کہ میں نے اسے بخشدیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا اور جب وہ مرجائیگا تو روزانہ میکائیلؑ قبر میں اُس سے ملاقات کیا کریں گے اور جب قیامت ہوگی تو اس کو اپنے بازو پر بٹھا کر خدا کے سامنے لیجا کر کھڑا کر دیں گے اور خدا سے عرض کریں گے کہ اے رب اس شخص کے بارہ میں میری شفاعت قبول کیجئے اس وقت خدا کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمھاری شفاعت منظور کی اچھا اسے جنت میں لے جاؤ اس کو نسفی نے بیان کیا ہے۔ **مسئلہ**:- سجدہ کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بہ نسبت رکوع کے تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے افضل ہے اس کا تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے اور اکمل درجہ نو سے لیکر گیارہ تک ہے اور پانچ بار کہنا اوسط درجہ ہے اس کو ماوردی نے بیان کیا ہے اور کتاب الافصاح میں ہے کہ پہلی دو رکعتوں میں گیارہ بار تسبیح پڑھے اور آخری دو رکعتوں میں سات سات بار اور اگر ایک بار تسبیح کہے تب بھی تسبیح ادا ہو جاتی ہے اس کو شرح مہذب میں ذکر کیا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد وبحمدہٖ بڑھا کر کہنا مستحب ہے یہ بھی شرح مہذب میں مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حکم منفرد یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے کا ہے لیکن امام کو تین سے زیادہ کہنا مناسب نہیں اور تسبیح اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور ساری تکبیریں کہنا امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ مقتدی راضی ہوں۔ پس اگر اُس میں سے قصدًا کچھ ترک کر دے تو اُس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرے اور اذرعی نے قوت میں بیان کیا ہے کہ اگر سہوًا ترک ہو جائے تو سجدۂ سہو کرنا مستحب ہے اور روضہ میں ہے کہ جو رکوع اور سجود کی تسبیح اور سنن مؤکدہ کے چھوڑنے کا عادی ہو جائے اُسکی گواہی مردود ہے اور ابن عماد نے کہا ہے کہ یہ جب ہے کہ مدت دراز تک ترک کا عادی رہے۔

حکایت :- وہب بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار سلیمان علیہ السلام اپنے ہوائی تخت پر جا رہے تھے۔ کہیں کسانوں نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ داؤد علیہ السلام کی اولاد کو تو بڑا ملک ملا ہے ہوا کے ذریعہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان تک پہونچی آپ وہاں اُتر پڑے اور فرمایا کہ آل داؤد کو جو کچھ ملا ہو لیکن تیری ایک تسبیح جو خدا کے پاس مقبول ہو جائے تیرے لئے اس سب سے زیادہ بہتر ہے اُس نے جواب دیا کہ خدا آپ کی فکر دور کرے جیسے کہ آپ نے میری تشویش دور کر دی۔ **فائدہ** :- ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک بار اسرافیلؑ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتر کر آئے اور کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِثْلَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ پڑھیے جو کوئی اس کو ایک بار پڑھے گا خدا اس کو اُن لوگوں کے زمرہ میں لکھے گا جو خدا کی بکثرت یاد کرنے والے ہیں اور وہ رات دن خدا کی یاد میں لگے رہنے والوں سے بھی افضل ہو جائے گا اور یہ کلمات اُس کے لئے نہال جنت بن جائیں گے اور جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں اسی طرح اُس کے گناہ جھڑ جائیں گے اور خدا کی اس پر نظر رہے گی اور اُس کو دوزخ کا عذاب نہ دے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ دَوَامَ مُلْکِ اللّٰہِ پڑھے گا دنیا اور اہل دنیا چاہے ختم ہو جائیں لیکن اس کے پڑھنے والے کا ثواب نہ ختم ہوگا۔ **حکایت** حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی منادی آسمان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو اپنی گھبراہٹ کے وقت کے ہتھیار لے لو چنانچہ لوگ اپنے اپنے ہتھیار لینے لگے اُس پر اس نے کہا کہ تمہاری گھبراہٹ کے وقت کے یہ ہتھیار تو نہیں ہیں پھر ایک شخص زمین والوں میں سے بولا کہ اگر یہ نہیں تو پھر بتلاؤ کہ ہماری گھبراہٹ کے وقت کے کیا ہتھیار ہیں اس نے جواب دیا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

فوائد۔ پہلا فائدہ :- حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب قیامت ہوگی تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اپنے پڑھنے والے کے سامنے سے آئیگا اور سبحان اللہ اس کے پیچھے سے اور الحمد للہ اس کے داہنے سے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس کے بائیں سے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اس کے سر پر قبہ کی طرح ہوگا اور جس شر و فتنہ میں لوگ ہوں گے اُس سے وہ بالکل محفوظ رہے گا اس کو ابن عماد نے کتاب ذریعہ میں ذکر کیا ہے۔ **دوسرا فائدہ** ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے عصر کی نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی نمازیوں میں سے ایک شخص نے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ عَمِلْتُ سُوْٓءً

ـلـه اے اللہ میں آپ کی تسبیح اور حمد کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں آپ یکتا ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں میں نے بُرا کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا پس آپ میرا گناہ بخش دیجئے مجھ پر رحم کیجئے اور میری توبہ قبول فرمائیے بیشک آپ بڑے توبہ قبول کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں۔ ۱۲

وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ پڑھا جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے دریافت کیا کہ یہ کلمات کہنے والا کون تھا وہ شخص بولا کہ میں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تیرے منہ سے آخری لفظ نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو لکھتے ہوئے دیکھا ان میں سے ہر ایک چاہتا تھا کہ میں ہی لکھ لوں پھر میں اُن کو ایک آسمان سے نکل کر دوسرے آسمان میں برابر جاتے ہوئے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ سارے کلمات عرش کے نیچے رکھدیئے گئے اور وہ رکھے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت میں تجھے اُس کے ساتھ اُتنے ہی اور ملیں گے **تیسرا فائدہ**: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بندہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اُس کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور اپنے پَر کے نیچے لئے ہوئے اوپر چڑھ جاتا ہے اور اُن کلمات کو لے کر فرشتوں کی کسی ایسی جماعت پر اُس کا گذر نہیں ہوتا جو اُن کے پڑھنے والے کے لئے استغفار نہ کرتے ہوں یہانتک کہ خدائے رحمٰن عزّوجل کے روبرو لے کر حاضر ہوتا ہے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے **چوتھا فائدہ**: ابوالسعادات نے کہا ہے کہ اسمٰعیل سُبْحٰنَ مَنْ ھُوَ مُطَّلِعٌ یَعْلَمُ جَوَارِحَ الْقُلُوْبِ سُبْحَانَ مَنْ یُّحْصِیْ عَدَدَ الذُّنُوْبِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ خَافِیَۃٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الرَّؤُفِ الْوَدُوْدِ[1] پڑھا کرتے تھے جو اس کو ایک بار کہتا ہے اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اُس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

پانچواں فائدہ: ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ ذوالقرنین سے ملے اور اُس سے پوچھا کہ سارے زمانہ کو تو نے کس ذریعہ سے قطع کیا اور مشرق سے لیکر مغرب تک کا کیونکر مالک ہو گیا اُس نے جواب دیا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سے اور ان چند کلمات سے جو اُنھیں پڑھے گا خدا اُس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس لاکھ گناہ بخش دیگا اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کرے گا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا مجھے بتلاؤ وہ کیا ہیں اُس نے چند کلمات بتلائے۔ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ بَاقٍ لَا یَفْنٰی سُبْحٰنَ مَنْ ھُوَ عَالِمٌ لَا یَنْسٰی سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ قَیُّوْمٌ لَا یَنَامُ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ دَائِمٌ لَا یَسْھُوْ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ وَاسِعٌ لَا یَتَکَلَّفُ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ قَائِمٌ لَا یَلْھُوْ سُبْحٰنَ مَنْ ھُوَ عَزِیْزٌ لَا یُظْلَمُ ۔ (جن کا ترجمہ یہ ہے وہ ذات پاک ہے کہ جس کو بقا ہے فنا نہیں وہ ذات پاک ہے جس کو علم ہے اور ذرا نسیان نہیں وہ ذات پاک ہے جس سے ہر شئے برقرار ہے اور جس کو کبھی خواب نہیں آتا وہ ذات پاک ہے جس کو دوام ہے اور اُسے کچھ سہو نہیں ہوتا وہ ذات پاک ہے جو وسعت والی ہے اور جسے کچھ تکلف نہیں ہوتا وہ ذات پاک ہے جو ہمیشہ قائم ہے اور جسے غفلت نہیں ہوتی وہ

[1] اس کی تسبیح خوانی کرتا ہوں جو آگاہی رکھنے والا ہے جوارح قلوب سے واقف ہے اس کی تسبیح خوانی کرتا ہوں جو گناہوں کے شمار پر حاوی ہے اسکی تسبیح خوانی کرتا ہوں جس پر آسمان و زمین میں سے کوئی شئے مخفی نہیں ہے خدائے مہربان اور محبت کرنیوالے کی تسبیح خوانی کرتا ہوں ۱۲

ذات پاک ہے جو صاحب عزت ہے اس پر کوئی ظلم نہیں کر سکتا) ابوالسعادات نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فِيْ عُلُوِّهٖ دَانٍ وَّفِيْ دُنُوِّهٖ عَالٍ وَّفِيْ اِشْرَاقِهٖ مُنِيْرٌ وَّفِيْ سُلْطَانِهٖ قَوِيٌّ (وہ ذات پاک ہے جو باوجود اپنی بلندی کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے بلند ہے اور جو اپنی درخشندگی میں روشنی بخش ہے اور اپنی سلطنت میں قوی ہے) جو کوئی روزانہ اس کو دس بار پڑھے گا گویا اس نے چالیس ہزار حج کئے) ابوالسعادات نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحٰنَ الْخَالِقِ الْبَارِئِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ۔ (یعنی پاک ہے جو پیدا کرنے والا اور نیست سے ہست کرنے والا ہے خدائے بزرگ پاک ہے اور میں اس کا مدح خواں ہوں) جو کوئی اس کو دس بار پڑھے گا خدا اس کو اپنی نعمتیں عطا کریگا جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا ہوگا نہ کسی بشر کے خیال میں گذری ہوں گی یونس علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَ الْقَاضِي الْاَكْبَرِ سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْبَارِئِ سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (یعنی وہ پاک ہے جو بہت ہی بڑا فیصلہ کرنے والا حاکم ہے وہ پاک ہے جو پیدا کرنے والا اور نیست سے ہست کرنے والا ہے وہ پاک ہے جو قدرت اور مقدرت رکھنے والا ہے خدائے بزرگ پاک ہے میں اس کی مدح خوانی کرتا ہوں) ابوالسعادات نے کہا ہے کہ جو اس کو روزانہ ایک بار پڑھے گا خدا اس پر ہزار فرشتے مقرر کر دیگا جو ہر برائی سے اس کی حفاظت رکھیں گے اور اتنا ثواب ملیگا گویا اس نے ہزار بردے آزاد کئے ایک بڑے شخص کے پاس ایک کتاب تھی جس پر تالیف ابوالسعادات قلمی تھا اسی کتاب میں میں نے یہ دیکھا ہے لیکن مصنف کے قابل اعتماد حال پر مجھے واقفیت نہیں ہوئی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

صبح وشام کے اذکار

امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب الاذکار میں مرقوم ہے کہ آدم علیہ السلام نے خدا سے عرض کی کہ اے رب آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے کما کے کھانے میں مشغول کر دیا ہے تو کوئی ایسی جامع دعا بتلا دیجیے جس میں ساری حمد اور تسبیح آجائے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ صبح وشام تین تین بار یہ پڑھ لیا کرو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَهٗ وَيُكَافِئُ مَزِيْدَهٗ (یعنی خدائے پروردگار عالم کی ایسی حمد وثنا خوانی کرتا ہوں کہ جو اس کی نعمتوں سے لگا کھا سکے اور اس کے مزید فضل واحسان کی مکافات کر سکے اس میں ساری حمد وتسبیح آگئی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو صبح کے وقت یہ دعا تین بار پڑھے گا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ الٰهِىْ (یعنی میں خدائے پروردگار عالم کی بکثرت پاکیزہ اور بابرکت حمد کے ساتھ مدح خوانی کرتا ہوں) اس سے خدا ستر قسم کی بلائیں دور رکھیگا

اسمیں سے ادنیٰ درجہ فکر ہے بروایت عثمان بن عفانؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین تین بار اس دعا کو پڑھا کرے گا اُسے کوئی شے ضرر نہ پہونچائے گی وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی میں خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب ہی کچھ سنتا اور جانتا ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح و حسن ہے۔ حسنؒ سے روایت ہے کہ مجھ سے سمرہ بن جندب نے ایک بار پوچھا کہ تم سے میں کیا ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں جس کو میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا سُنا ہے اور حضرت ابوبکرؓ سے بارہا سُنا ہے حضرت عمرؓ سے بارہا سُنا ہے میں نے کہا ضرور بیان کیجئے انھوں نے کہا کہ جو صبح و شام یہ دُعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنْتَ تَهْدِیْنِیْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِیْ وَاَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَاَنْتَ تُمِیْتُنِیْ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ (یعنی اے اللہ آپ ہی نے مجھے پیدا کیا آپ ہی میرے رہنما ہیں آپ ہی مجھے کھلانے پلانے والے ہیں اور آپ ہی کے ہاتھ میری زندگی و موت ہے) پڑھا کریگا وہ خدا سے جو مانگے گا اُسے عنایت ہوگا۔ ابوبکر صدیقؓ نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ مجھے کچھ کلمات بتا دیجئے کہ جن کو صبح و شام پڑھ لیا کروں آپؐ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ[عہ] فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور سورہ حشر کے آخر کی تین آیتیں صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو جو کوئی اس کو پڑھے گا خدا اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دے گا جو شام تک اُس کے لئے دعائے رحمت کیا کریں گے اور اگر اسی دن انتقال کرے گا تو شہید ہوگا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے (لفظ شرک کے شین کو زیر اور زبر دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس کی را کو زیر ہی پڑھنا چاہئیے) بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے صبح کے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہزار بار پڑھ لیا تو جانو کہ اُس نے خدا سے اپنے نفس کو خرید لیا اور اُس دن کے ختم پر خدا سے وہ رہائی حاصل کرے گا اس کو طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے بروایت ابو درداؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ جو صبح و شام حَسْبِیَ[سلہ] اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سات بار پڑھا کرے گا خدا اُس کو دین و دنیا کی فکر سے کافی ہو جائیگا اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

حکایت ⁂ ذہیب بن ورد نے بیان کیا کہ ایک رات میں گورستان گیا تو مجھے بڑی سخت آوازیں سنائی دیں پھر دیکھتا کیا ہوں کہ ایک کرسی پر کوئی شخص بیٹھا ہے پھر اُس نے کہا کہ عروہ بن زبیر کو میرے پاس لانے کا کون ضامن

عہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے ہر شے کے پرورش کنندہ اور مالک میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں میں اپنے نفس کے فساد اور شیطان کے فساد اور پھندے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود سے خدائے سمیع و علیم کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲۔

سلہ خدا مجھے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے ۱۲

ہوتا ہے قوم میں سے ایک شخص نے جواب دیا کہ اس کی طرف سے میں تجھے کافی ہو جاؤں گا پھر وہ مدینہ کی طرف متوجہ ہوا اور فوراً لوٹ آیا اور کہنے لگا کہ ان تک میری رسائی نہیں مجھے معلوم ہوا کہ وہ صبح و شام ایک دعا پڑھا کرتے ہیں وہیب کہتے ہیں کہ پھر میں ان کے پاس گیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا انھوں نے کہا کہ ہاں میں صبح و شام تین تین بار اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَکْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ[1] پڑھا کرتا ہوں اس کو ترغیب و ترہیب میں نقل کیا ہے۔ امام رازی نے بیان کیا ہے کہ جبت، بت کو کہتے ہیں اور طاغوت شیطان کو اور بعض نے کہا ہے کہ طاغوت شاعر کو کہتے ہیں اور جبت کاہن کو اور اہل لغت کہتے ہیں کہ خدا کے سوا جس کی عبادت کی جائے وہ جبت اور طاغوت کہلاتا ہے اور عروة الوثقیٰ سے مراد کلمہ توحید کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قلب سلیم۔ اور نور الفلاح میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ[2] پڑھا کرتے تھے پھر نحاس سے نقل کر کے لکھا ہے کہ بندہ کا حَسْبِیَ اللّٰهُ کہنا حَسْبُنَا اللّٰهُ کہنے سے بہتر ہے کیونکہ اس میں تعظیم پائی جاتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو صبح و شام اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ[3] ایک بار پڑھتا ہے خدا اس کے چوتھائی بدن کو دوزخ سے رہائی عنایت کرتا ہے اگر دو بار پڑھے تو خدا کی طرف سے اس کا نصف بدن آزاد ہو جاتا ہے اگر تین بار پڑھے تو اس کا تین چوتھائی بدن دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے اگر چار بار پڑھے تو درگاہ خداوندی سے بالکل رہائی نصیب ہوتی ہے اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔ ابن عماد نے کشف الاسرار و الحکمة میں ترتیب آزادی کے کئی درجے لکھے ہیں یہ کہ جب کوئی اپنے نفس پر چار بار زنا کی شہادت دیتا ہے تو اس کا خون کرنا معاف ہو جاتا ہے اسی طرح سے دوزخ سے بھی وہ محفوظ ہو جاتا ہے اور زنا کے چار گواہ ہونے کی اس وجہ سے شرط ہے کہ یہ کام دو آدمیوں سے ہوتا ہے اور ہر آدمی کے لئے دو دو گواہ ہونا چاہیئے اور خدا نے زانی سے پہلے زانیہ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ زنا اکثر عورت ہی کی رضامندی سے ہوتا ہے اور چوری کرنے والی سے پہلے چور کا ذکر اس

---

[1] میں خدائے بزرگ پر ایمان لاتا ہوں اور جبت اور طاغوت کا منکر ہوں میں نے نہایت مضبوط حلقہ کو پکڑ لیا ہے کہ جو ٹوٹنے والا نہیں اور خدا بڑا سمیع و علیم ہے [2] پروردش پانیوں سے مجھے پروردگار کافی ہے تمام مخلوق سے مجھے خالق کافی ہے روزی خواروں سے مجھے روزی دہندہ کافی ہے۔ مجھے وہ خدا کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ۱۲ [3] یا اللہ میں نے صبح کی میں آپ کو اور آپ کے حاملین عرش کو اور آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی سارے مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک آپ ہی خدا ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ یکتا ہیں کوئی آپ کا شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں

لئے کیا ہے کہ چوری اکثر مرد ہی کرتے ہیں رہا یہ امر کہ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم دیا ہے اور ذکر کے قطع کرنے کا حکم نہیں دیا وجہ یہ ہے کہ اس میں نسل قطع ہو جاتی ہے اس لئے اس کی اجازت نہیں دی دوسرے یہ بھی ہے کہ وہ ایک پوشیدہ موقع ہے اس کی اطلاع نہیں ہو سکتی اس لئے اس سے کچھ زجر نہیں ہو سکتا تھا بخلاف قطع ید کے کیونکہ وہ ایک ظاہر شئے ہے ہر شخص کو اس کی اطلاع ہو سکتی ہے اس لئے اس سے ضرور زجر حاصل ہو گا۔ اور نیز اس لئے کہ چور کا ایک ہاتھ پھر بھی باقی رہیگا جس سے وہ اپنے کاروبار میں مدد لے سکتا ہے اس کو قرطبی وغیرہ نے بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ یہ کیا بات ہے کہ اگر کوئی غنی کسی غلام کے ایک حصہ کا مالک ہو اور وہ اپنا حصہ آزاد کر دے تو پورا غلام آزاد ہو جاتا ہے اور اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب کوئی یہ کلمات ایک بار کہتا ہے تو اُس کا چوتھائی بدن آزاد ہو کر رہ جاتا ہے پورا آزاد نہیں ہو جاتا حالانکہ خدا بھی غنی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آزادی کا شریک کے حصہ میں بھی سرایت کر جانا ایک قسم کی مجبوری ہے اور یہ بات خدا کی نسبت محال ہے علاوہ بریں سرایت تو شریک کے حصہ میں ہوجاتی ہے اور خدا کا کوئی شریک ہی نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی کو اپنے غلام آزاد کرنے کا وکیل بنا دے اور وکیل صرف بعض حصہ غلام کا آزاد کرے تو اتنا ہی آزاد ہوتا ہے کل نہیں ہوتا یہ اشکال اسنوی نے مہات میں ذکر کیا ہے لیکن بیہقی نے کل غلام کی آزادی کا یقینی ہونا راجح قرار دیا ہے چنانچہ خدا تعالی کی درگاہ سے بھی کبھی بندہ کا بعض حصہ دوزخ سے آزاد ہوتا ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ خدا نے مواقع سجود کا جلانا آگ پر حرام کر دیا ہے خدا اپنے فضل و کرم سے ہم کو اور تمام مسلمانوں کو دوزخ سے بچائے آمین۔ بروایت ثوبانؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو کوئی صبح و شام رَضِیْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلْعَمْ نَبِیًّا[۱] کہہ لیا کرے (اور ایک روایت میں رسولاً کا لفظ آیا ہے) تو اس کا راضی کر دینا خدا کے ذمہ ہو جائیگا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابو داؤد کی روایت میں آیا ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ امام احمد بن حنبلؒ کی روایت ہے کہ اس کو صبح و شام تین تین بار پڑھے اور بمحمد نبیا و رسولا کہنا مستحب ہے کیونکہ دونوں روایتوں پر عمل ہو جائیگا اور اگر صرف ایک ہی لفظ کہے تو جب بھی حدیث کا عامل ٹھیرے گا۔ بروایت ابی ایوب انصاریؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ہر روز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس بار پڑھا کرے خدا کی درگاہ میں اُس کے بدلہ میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اُس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے یہاں تک کہ شام ہو اور ایسے ہی جب ان کلمات کو شام کو پڑھے اس کو نسائی نے روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت کیا ہے کہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پڑھے گا خدا اُس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور بروایت ابی کاہلؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ جو یقین دل سے یہ شہادت دے کہ خدا نے

---

[۱] میں خدا کو رب بنا کر اور اسلام کو اپنا دین ٹھہرا کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا نبی کر کے خوش ہوں۔

وحدہٗ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر بار کے عوض میں خدا نے اس کے سال بھر کے گناہوں کا بخشنا اپنے ذمہ لے لیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چاروں صاحبزادیوں یعنی زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ (یہ سب سے چھوٹی ہیں اور ان کی سب سے زیادہ فضیلت ہے) رضی اللہ عنہن میں سے کسی سے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا[1] پڑھا کرو کیونکہ جو اُن کو صبح کو پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھے گا وہ صبح تک محفوظ رہے گا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور بروایت عبداللہ بن بشیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اگر کوئی دن کو نیکی سے شروع کرتا ہے اور نیکی پر اسے ختم کرتا ہے تو خدا کا اپنے فرشتوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندہ نے جو کچھ اس کے درمیان کیا ہو اس کو نہ لکھو اس کو طبرانی نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے۔ معوذتین اور قل ہو اللہ احد کے صبح و شام پڑھنے کی فضیلت اور یہ حدیث کہ جو صبح و شام دس بار مجھ پر درود بھیجا کرے اُس کو میری شفاعت نصیب ہو گی پہلے گذر چکی ہے اور حضرتؐ پر درود پڑھنے کے باب میں آگے اور بیان آتا ہے۔

---

[1] میں خدا کی تسبیح و حمد کرتا ہوں بے مدد خداوندی نہ کسی سے باز رہنا ہے ممکن ہے نہ کسی کام کی قوت پانا جو خدا نے چاہا وہ ہوا اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا مجھے معلوم ہے کہ بیشک خدا کو ہر شئ پر قدرت ہے اور بیشک خدا کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ ۱۲

محبّت کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پیاری چیزیں سے کچھ خرچ نہ کرو کسی عارف کا قول ہے کہ تم میری محبت ہرگز حاصل نہیں کر سکتے اگر تمھارے دل میں میرے غیر کی محبت ہے اور محبت زندہ دل میں ہوا کرتی ہے اور دل کو نفس کے مرنے سے زندگی حاصل ہوتی ہے پھر اسی بارہ میں اور ایک حکایت نقل کی ہے ایک شخص کے پاس ایک نہایت خوش بیان درہ تھی (درہ کا لفظ اصل کتاب میں ہے) جب اس نے حبشیوں کے ملک کی طرف سفر کا ارادہ کیا تو اس نے اس سے کہا کہ اے میرے مالک ذرا میرے ساتھیوں سے میرا سلام کہدیجئے گا اور یہ خبر پہونچا دیجئے گا کہ میرے پاس تم میں کا ایک پرندلوہے کے پنجرے میں بند ہے وہ تمھارے پاس اُڑ کر آ نہیں سکتا ذرا اس کی خبر تو لو جب اس نے اس کا پیغام اس کے ہم جنس پرندوں کو پہونچایا تو وہ اپنے بازو پھٹ پھٹانے لگے اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا وہ مرگئے ان پر اسے بڑا ترس آیا اور اپنے پیغام پہونچانے پر سخت نادم ہوا جب لوٹ کر آیا تو اس کے ہم جنسوں کی جو کیفیت گذری تھی کہہ سُنائی وہ بھی اپنے بازو پھٹ پھٹا کر مردہ کی طرح گر پڑی اس نے اس کو پنجرے سے نکال کر ڈال دیا ڈالنا تھا کہ وہ اُڑ گئی اور کہنے لگی کہ اے مالک میرے ہمجنس مرے نہ تھے بلکہ انھوں نے مجھے طریق رہائی بتلایا تھا منہاج میں بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے کہا کرتے ہیں کہ نفس کا مرنا اسکی زندگی ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ خدا کو ان سے محبت ہے اور انھیں خدا سے محبت ہے اگر کہا جائے کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ محبت کے موقع پر خدا نے اپنی محبت کو ان کی محبت سے پہلے ذکر کیا ہے لیکن ذکر اور یاد کے موقع پر اس کے بالعکس کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ تم میری یاد کیا کرو تو میں تمھاری یاد کروں گا اس کا جواب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشاد کے موافق یہ ہے کہ یاد مقام طلب ہے تو گویا بندوں کو طلب کا حکم ہے اس لئے انھیں کا پہلے بیان کیا ہے لیکن محبت خدا کا عطیہ ہے جو بطور تحفہ عنایت ہوتا ہے اس میں بندہ کا کچھ اختیار نہیں اسی وجہ سے پردۂ غیب سے جب مشیت ایزدی کے موافق اس کا ظہور ہوتا ہے جبھی یہ پائی جاتی ہے لہذا خدا نے اپنی محبت کو ہماری محبت پر مقدم کیا ہے اس کا فضل واحسان ہے لوگوں سے خدا کے محبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے ان کو طاعت کی توفیق عنایت ہوتی ہے یہ آیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اے خدا ابوبکر پر رحمت نازل کیجئے کیونکہ اُن کو آپ سے اور آپ کے رسول سے محبت ہے یہ ریاض النضرۃ میں مذکور ہے اور یہ بھی روایت اس میں ہے کہ حضرتؐ کا ارشاد ہے کہ ابوبکر میرے وزیر ہیں اور میری امت میں میرے بعد قائم رہنے والے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی ایمان دار ہو نہیں سکتا جب تک کہ میں اُس کے باپ سے اُس کے بیٹے سے حتیٰ کہ تمام لوگوں سے زیادہ اُس کا پیارا اور محبوب نہ بن جاؤں اور خدا کے لئے محبت اور عداوت کرنا ایمان میں داخل بھی ہے۔

احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ خدا نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اگر تم تمام آسمان اور زمین والوں کے برابر بھی میری عبادت کرو اور تمہارے دل میں خدا کے لئے محبت اور خدا ہی کے لئے عداوت نہ ہو تو سب بیکار ہے کچھ نفع نہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بدعتی سے اعراض کریگا خدا اس کو فزع اکبر کے روز یعنی قیامت کے دن امن میں رکھیگا اور جو بدعتی کو سلام کرے اور بکشادہ پیشانی اس سے پیش آئے اور اس کا استقبال کرے کہ جس سے وہ خوش ہو تو خدا نے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اس کی اس نے ذلت کی۔ فضل سے مروی ہے کہ فاسق کو صدمہ پہونچانا خدا کے قرب کا باعث ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے افضل عمل خدا کے لئے محبت اور بغض کرنا ہے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے جلال کے لئے جو آپس میں محبت کرتے ہیں قیامت میں میرے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن سوائے میرے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کے واسطے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے محل میں ہوں گے جو ایک عمود پر قائم ہوگا اس میں ستر ہزار بالاخانے یا کھڑکیاں ہوں گی جن سے اہل جنت کو وہ جھانکیں گے اور اُن کے نور حسن سے اہل جنت اسی طرح فیضیاب ہوں گے جس طرح آفتاب کے نور سے اہل دنیا ہوتے ہیں تب اہل جنت کہیں گے کہ ہم کو اُن کے پاس لے چلو جو خدا کے واسطے محبت کرنے والے ہیں پھر جب وہ اُن کو جھانکیں گے تو ان کے نور حسن سے اہل جنت روشن ہو جائیں گے اُن کے لباس سندس یعنے ایک قسم کے ریشمی کپڑے کے ہونگے ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ لوگ خدا کے واسطے محبت کرنے والے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالاخانے ہونگے اور ان کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور ایسے چمکیں گے جیسے ستارے عرض کیا گیا کہ یا حضرت اُن میں کون رہیگا آپ نے فرمایا خدا کے لئے محبت کرنے والے اور خدا کے لئے ملاقات کرنے والے اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے بھائی کے پاس محض خدا کے واسطے ملاقات کرنے گئے اور اُس کو آسمان سے منادی پکار کر یہ نہ کہتا ہو کہ تیرا بھلا ہو گیا تجھے جنت گوارا ہو۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندہ نے اپنی مہمانی پر میری زیارت کی بس جنت کے سوا کسی ثواب سے راضی نہ ہوا اور طبرانی نے روایت کیا ہے

کہ جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہوتے اس کی ہمراہی میں ہوتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں کہ اے اللہ جیسے یہ آپ کے لئے ملا ہے آپ اس سے ملیئے۔

ابو مسلم خولانی نے جن کا نام عبداللہ بن ثوب ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ میں خدا کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں انھوں نے جواب دیا کہ اچھا تو تمھیں مژدہ ہو کیونکہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک فرقہ کے لئے قیامت میں عرش کے گرد کرسیاں بچھائی جائینگی اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے لوگ انھیں دیکھ کر گھبرائیں گے لیکن انھیں کچھ گھبراہٹ نہ ہوگی لوگ اُن سے ڈریں گے لیکن انھیں لوگوں سے کچھ خوف نہ ہوگا وہ خدا کے ولی ہونگے جن کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے عرض کیا گیا کہ یا نبی اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا خدا کے واسطے باہم الفت کرنے والے ہیں اس کو عوارف المعارف میں ذکر کیا ہے جاننا چاہیئے کہ محبت کئی طرح کی ہوتی ہے ایک محبت جائز ہے جیسے کہ کوئی تمام لوگوں سے محبت کرے ایک محبت مکروہ ہے جیسے دنیا کی محبت ایک محبت کا نفل کا سا حال ہے جیسے اپنے اہل وعیال کی محبت ایک محبت فرض ہے اور وہ خدا اور رسول کی محبت ہے محبت رسول کے لئے محبت خدا لازم ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمھیں خدا سے محبت ہو تو میری پیروی اختیار کرو تم سے خدا بھی محبت کرے گا خدا تعالیٰ کے قول وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً[1] کے متعلق سہل بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ نعمت ظاہری سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مراد ہے۔ اور باطنی سے آپ کی محبت اور بعض نے کہا ہے کہ ظاہری نعمت اسلام ہے اور باطنی گناہوں کی مغفرت اور ابو عمرو اور نافع نے نعمہ کے عین کے زیر اور ہا کے پیش سے یعنے بصیغہ جمع پڑھا ہے اور باقی لوگوں نے عین کے سکون اور تنوین سے یعنی بصیغۂ مفرد نعمت پڑھا ہے محبت کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ محبوب کے امر و نہی میں اس کی اطاعت کرے ورنہ کامل محبت نہیں ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔ اشعار

تَعْصِي الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَهٗ
هٰذَا لَعَمْرِيْ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعُ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعُ

تو خدا کی نافرمانی کیا کرتا ہے اور ظاہر یہ کرتا ہے کہ میں اس کا محبّ ہوں واللہ یہ بات نہایت عجیب ہے قیاس میں نہیں آتی اگر دعوئے محبت میں تو سچا ہوتا تو بیشک تو محبوب کا فرماں بردار بنا رہتا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ محب ہمیشہ محبوب کا تابع فرمان رہا کرتا ہے۔

لطیفہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ تمھاری دنیا (کی چیزوں میں) سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں خوشبو عورتیں اور نماز میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سے عرض کیا کہ مجھے آپ کی دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں، آپ کے سامنے بیٹھنا اپنا مال آپ کے اوپر

[1] خدا نے تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کی ہیں ۱۲

خرچ کرنا اور آپ پر درود پڑھنا۔ ریاض النضرۃ میں حضرت عائشہؓ کا قول مذکور ہے ابو بکرؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس ہزار درہم خرچ کئے اور حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں' بھلائی کا حکم کرنا برائی سے منع کرنا اور حدوں کا قائم کرنا اور حضرت عثمانؓ نے کہا ہے کہ تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں کھانا کھلانا' سلام کو رواج دینا' رات کو نماز پڑھنا جس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں اور حضرت علیؓ کا قول ہے تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں تیغ زنی کرنا۔ مہمان کی مہمانی کرنا اور گرمیوں میں روزے رکھنا پھر جبرئیلؑ اترے اور کہا کہ اے نبی اللہ مجھے آپ کی دنیا سے تین چیزیں محبوب ہیں' نبیوں پر اترنا۔ رسولوں کو خداوندی پیغام پہونچانا اور خدائے پروردگار عالم کی حمد کرنا۔ پھر کہا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمھاری دنیا میں سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔ ذکر کرنیوالی زبان' شکر کرنے والا دل اور بلاؤں پر صبر کرنے والا بدن' پس ان سب پر عمل کرنا محبت کی علامت ہے جو شخص چاہتا ہو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں کہ جو مجھ سے محبت رکھے گا میرے ساتھ جنت میں ہوگا داخل ہونا چاہیے تو ان باتوں پر عمل کرے اور اس حدیث کی ابتدا میں جو اشارہ ہے وہ باب زہد کے شروع میں انشاء اللہ آتا ہے اور یہ حدیث جب چاروں اماموں کو پہونچی تو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں شب ہائے دراز میں تحصیل علم کرنا۔ ترفع اور بلندی کا ترک کر دینا۔ اور دنیا کی محبت سے دل کو خالی کر دینا اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجاور بنا رہنا اور آپ کی قبر شریف کا ملازم رہنا اور آپ کے اہلبیت کی تعظیم کرنا۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں لوگوں سے بہ مہربانی پیش آنا اور تکلف کی باتوں کو چھوڑ دینا۔ اور طریق تصوف کی پیروی کرتے رہنا اور امام احمدؒ نے کہا کہ تمھاری دنیا میں سے تین چیزیں محبوب ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخبار کی پیروی کرنا اور آپ کے انوار سے برکت حاصل کرنا اور آپ کے طریق ماثورہ پر چلنا۔

حکایت: احیاء العلوم میں ایک شخص کی روایت لکھی ہے اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے پھر دیکھتا کیا ہوں کہ دو فرشتے آسمان سے اترے ایک کے پاس سونے کا طشت تھا اور دوسرے کے پاس چاندی کا لوٹا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک دھویا پھر انھوں نے یکے بعد دیگرے ہاتھ دھویا یہاں تک کہ میرے پاس آئے ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ تو ان میں نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی کو جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ ہوگا اور مجھے آپ سے محبت ہے اور ان لوگوں سے بھی محبت کرتا ہوں تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈال دو یہ بھی انہیں میں سے ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسے مجھ سے محبت ہوگی میرے ساتھ جنت میں ہوگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ جس نے میرے احکام

اور ازواج اور میرے گھر والوں سے محبت کی اور ان میں سے کسی کو بُرا بھلا نہیں کہا اور دنیا سے انکی محبت کے ساتھ نکل گیا تو وہ قیامت میں میرے ہی درجہ میں میرے ساتھ ہوگا اس کا اس سے زیادہ ماس اجمال کا تفصیلی بیان جہاں اس کے فضائل کا ذکر ہے آگے آتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلافات کی نسبت دریافت کیا تو مجھ پر وحی آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب میرے نزدیک بمنزلہ ستاروں کے ہیں کہ ایک سے ایک زیادہ روشن ہے پس ان کے اقوال مختلفہ میں سے جس قول کو کوئی اختیار کرے گا وہ ہدایت ہی پر ہے اس کو ریاض النضرہ کے شروع میں ذکر کیا ہے۔

لطیفہ :۔ محبت میں چار حرف ہیں م۔ ح۔ ب۔ ت جو ہ سے بدل جاتی ہے پس گویا بندہ دو حرف استعمال کرتا ہے یعنی لفظ ندامت کی میم اور حفظ حرمت کی ح اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو دو حرفوں سے جزا ملتی ہے۔ یعنی لفظ بِر کی ب (نیکی) اور لفظ ہدایت کی ہ سے اور شبلیؒ نے کہا ہے محبت کو محبت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ محبوب کے سوا تمام اشیاء کو قلب سے محو کر دیتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت کی مثال دانہ کی سی ہے کہ جب عمدہ زمین میں پڑتا ہے تو ایک ایک دانہ سے سات سات بالیاں پیدا ہوتی ہیں اور ہر بالی سے سو سو دانے حاصل ہوتے ہیں اسی طرح محبت جب کسی پاکیزہ دل میں جا پڑتی ہے تو اس سے بھی طاعات کی سات سات بالیاں ہاتھ آتی ہیں اور رسالۂ قشیریہ میں ہے کہ مشتاقوں کے دل نور خداوندی سے روشن ہیں جب شوق میں حرکت ہوتی ہے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جاتا ہے پھر خدا اُن کو فرشتوں پر پیش کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ دیکھو یہ لوگ میرے مشتاق ہیں میں تمھیں گواہ بنائے دیتا ہوں کہ مجھے بھی اُن کا اشتیاق ہے۔

حکایت :۔ ابوبکر کتانی رح کا بیان ہے کہ ایک بار مشائخ میں مسئلۂ محبت کا ذکر چھڑا اور حضرت جنیدؒ اُسوقت چھوٹے تھے پہلے تو مشائخ میں گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد اُن سے کہا کہ عراقی صاحب اب آپ کو جو معلوم ہو آپ کہیئے انھوں نے کہا کہ محب وہ بندہ ہے جو اپنے جی سے گذر جائے اپنے رب کی یاد میں لگا رہے اس کے حقوق کے ادا کرنے میں مستعد رہے اور اپنے دل کی نگاہ اُسی کی طرف رکھے اُس کی ہویت یعنی ذات کی آگ اور اس کے کاسۂ محبت کے شربت صافی کے اثر سے اُس کا دل سوختہ ہو رہا ہو اگر کوئی بات کہے تو خدا کے ساتھ کچھ بولے تو خدا سے اگر حرکت کرے تو خدا کے حکم پر اگر ٹھیرا ہے تو خدا کے ساتھ پس وہ خدا ہی کے ساتھ خدا ہی کے لئے اور خدا ہی کی معیت میں رہے اس پر مشائخ رو پڑے اور کہنے لگے کہ بھلا اس سے زیادہ کوئی کیا کہہ سکتا ہے اے خداشناسوں کے سرتاج۔ **حکایت** :۔ میں نے مکہ معظمہ میں فردوس العارفین کے ایک مقام پر دیکھا کہ بایزید بسطامیؒ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں چوتھے آسمان پر ہوں میرے استقبال کے لئے فرشتے آئے جن سے نور ٹپکا پڑتا تھا اور سارے آسمان اُس سے جگمگانے لگے انھوں نے مجھے سلام کیا میں نے سلام کا جواب دیا پھر ایک نور چمکا جس کی وجہ سے مجھے اپنے رب کا شوق پیدا ہوا اُس سے سارے آسمان روشن ہو گئے پھر فرشتوں کا نور میرے نور شوق کے سامنے ایسا معلوم ہونے لگا جیسے آفتاب کے سامنے چراغ ہو۔ ابوالدرداءؓ نے کہا ہے کہ بلاشک

خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے دل شوق میں خدا کی طرف ایسے اڑتے ہیں کہ چمکتی ہوئی بجلی بھی انھیں نہیں پاسکتی پھر وہ باغہائے انس میں سیر کرتے پھرتے ہیں اور خداوندی قرب کے تخت پر جاگزیں ہوتے ہیں نقل ہے کہ جب زلیخا نے یوسف علیہ السلام سے نکاح کیا تو زلیخا نے اُن کی طرف نظر بھی نہ کی انھوں نے اُس کا سبب دریافت کیا تو کہا کہ جس نے خدا کی محبت پائی ہو وہ اس کے غیر کو کیسے پاسکتا ہے جب انھیں سلطنت ملی تو انھوں نے خدا سے زلیخا کے اس برتاؤ کی شکایت کی جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ خدا زلیخا کو ہلاک کرنیکا ارادہ کرتا ہے اور پھر ہلاک نہیں کرتا اور فرماتا ہے کہ اُسے ہمارے محبوب سے محبت ہے اور جنیدؒ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ سے عرض کیا گیا کہ اگر جہنم آپ کی اطاعت نہ کرتی تو آپ کیا کرتے ارشاد ہوا کہ میں اپنی نہایت بڑی آگ یعنی آتش محبت جس کو میں نے دوستوں کے دلوں میں روشن کر رکھا ہے اس پر مسلط کر دیتا ہے ۔

حکایت :- عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قوم پر گذر ہوا جو خدا کی عبادت میں مشغول تھے اُن سے اُن کی عبادت کے متعلق دریافت کیا تو بولے کہ ہم جنت کے امیدوار ہیں اور دوزخ سے ترساں انھوں نے فرمایا کہ تم مخلوق کے امیدوار ہوا اور مخلوق ہی سے ڈرتے ہو پھر اوروں پر گذر ہوا ان سے پوچھا تو کہنے لگے ہم خدا کی محبت اور اُس کے جلال کی تعظیم کے لئے اس کی عبادت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم لوگ بیشک خدا کے ولی ہو مجھے حکم ہوا ہے کہ تمھارے ہی ساتھ رہوں ۔ احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قوم پر گذر ہوا جن کا رنگ متغیر ہو گیا تھا اُن سے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ دوزخ کے خوف نے ہمیں دگرگوں کر رکھا ہے انھوں نے فرمایا کہ خدا نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ تمھیں اس خوف سے امن میں رکھے پھر اوروں پر گذر ہوا جو اُن سے بھی زیادہ کمزور ہو رہے تھے اُن سے جو پوچھا تو کہنے لگے کہ جنت کے شوق میں ہمارا یہ حال ہو رہا ہے انھوں نے فرمایا کہ خدا نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ جس شئی کے تم امیدوار ہو تمھیں عنایت کرے پھر اور لوگوں پر گذر ہوا جو اُن سے بھی زیادہ کمزور ہو رہے تھے اُن سے جو سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ خدا کی محبت انھوں نے فرمایا کہ تم البتہ مقرب ہو بعض نے خدا کے اس قول فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ[1] کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ ظالم لنفسہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کے لئے اس کی عبادت کرتے ہیں اور مقتصد یعنی میانہ روی کرنے والے وہ ہیں جو آخرت کے لئے اُس کی عبادت کرتے ہیں اور سابق بالخیرات یعنی نیکیوں میں سبقت لے جانے والے وہ ہیں جو اُس کی عبادت اسی کی ذات کریم کے لئے کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ظالم وہ ہے کہ جو جنت کا مشتاق ہو اور مقتصد وہ جسکی طرف جنت مشتاق ہو اور سابق بالخیرات وہ جن کا مولیٰ خود مشتاق ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو واردات خدا کی جانب سے مجھ پر ہوئے ہیں اُن میں سے یہ بھی ہے کہ خدا نے دنیا سے فرمایا کہ میرے دوستوں کو دیکھ کر تجھ سے وہ روگرداں ہیں دنیا بولی اُن پر بلا نازل کیجئے اگر وہ صابر رہیں تو البتہ وہ سچے ہیں پھر اُن پر بلاؤں کی بوچھار ہوئی تو وہ کہنے لگے مرحبا مرحبا

[1] ان میں سے بعضے اپنی جانوں پر ظلم کرنیوالے ہیں بعضے میانہ رو اور بعضے نیکیوں میں سبقت لیجانے والے ہیں ۱۲

اور خوشنودی اور صبر کے ساتھ اس کو انگیز کیا گیا پھر بلا کہنے لگی فریاد ہے فریاد ہے ان لوگوں نے تو مجھے اپنی سانسوں سے جلا ڈالا اسوقت بلا ان لوگوں سے اٹھالی گئی۔ پھر جنت بولی کہ اگر آپ کے دوست مجھے دیکھ پائیں تو آپ کی طاعت سے غافل ہوجائیں پھر ان پر جنت مکشوف ہوئی انھوں نے اس سے بھی روگردانی کی تب وہ کہنے لگی کہ اے پروردگار اگر وہ مجھ سے راضی نہیں ہیں تو نہ سہی میں تو ان سے راضی ہوں پس خدا نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ میرے لئے ہیں اور میں ان کے لیئے ان میں میرے ساتھ کوئی شریک نہیں۔

حکایت ۞ ایک عارف کو ایک نصرانی بیمار کے پاس حالت نزع میں جانے کا اتفاق ہوا تو اس سے کہا مسلمان ہوجا تجھے جنت ملے گی وہ بولا مجھے اس کی تو حاجت نہیں انھوں نے کہا کہ مسلمان ہوجا تجھے دوزخ سے نجات ملے گی اس نے کہا میں اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا انھوں نے کہا مسلمان ہوجا تجھے خدائے کریم کا دیدار نصیب ہوگا اس پر وہ مسلمان ہوگیا اور اس کی روح پرواز کرگئی اسی رات کو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے جواب دیا اپنے سامنے مجھے کھڑا کیا اور فرمایا کیا تو میرے لقا کے شوق میں مسلمان ہوا ہے میں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا تجھے میری لقا اور رضا دونوں نصیب ہوں گی اس کو نسفیؒ نے بیان کیا ہے اور فخرالدین رازیؒ نے اس کو ایک یہودی کی بابت نقل کیا ہے۔ **نقل** ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور اہل جنت جنت میں جاگزیں ہوجائیں گے تب بھی ایک شخص میدان قیامت میں رہ جائے گا فرشتے نور کی زنجیریں لے کر اس کے پاس آئیں گے اور جنت کی طرف اسے کھینچ کر لے چلیں گے وہ نشۂ محبت میں مدہوش ہوگا جب جنت کے دروازے پر پہونچے گا اس وقت ذرا اسے ہوش آئے گا تو زنجیروں سے اپنے آپ کو کھینچیگا اور الٹے پاؤں بھاگے گا اور یہ کہتا جاتا ہوگا کہ مجھے جنت کے پروردگار کا پتہ بتادو کہ کہاں ہے فرشتے پھر اسے جنت کی طرف لوٹا کر لے جائیں گے اس وقت خدا کا ارشاد ہوگا کہ اچھا مجھے اور اسے رہنے دو اور تم بیچ میں دخل نہ دو۔ حضرت امام جعفر صادقؒ نے خدا تعالیٰ کے قول رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ[1] وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے متعلق بیان کیا ہے کہ لوگوں میں سے فی الحقیقت انسان وہی ہیں کیونکہ خدا اُن کے باطن کا محافظ ہے غیر کی طرف نہیں رجوع ہونے دیتا پس اُن کو نہ دنیا اور نہ اُس کی زیب و زینت اپنی طرف مشغول کرسکتی ہے اور نہ آخرت اور اس کی نعمتیں خدا سے غافل کرسکتی ہیں کیونکہ وہ باغہائے اُنس میں قیام رکھتے ہیں۔ **حکایت** ۞ سری سقطیؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے باری تعالیٰ کو خواب میں دیکھا یہ ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے خلق کو پیدا کیا تو سب میری محبت کے مدعی ہوئے پھر میں نے دنیا کو پیدا کیا تو دنیا میں مشغول ہوکر سو دس ہزار میں سے نو ہزار مجھ سے غافل ہوگئے صرف ایک ہزار رہ گئے پھر میں نے جنت کو پیدا کیا تو نوسو اس میں مشغول ہوگئے اور فقط سو رہ گئے اُن پر میں نے بلا کو مسلط کردیا تو اُس میں نوّے مشغول ہوگئے اور دس رہ گئے اُن سے میں نے کہا نہ تم دنیا کے طالب ہوئے نہ جنت پر راغب ہوئے نہ بلا ہی سے تنگدل ہوئے انھوں نے

[1] ایسے لوگ ہیں جن کو خدا کی یاد سے نہ تجارت غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

عرض کیا کہ ہمارے ساتھ یہ ساری باتیں کرنے والے آپ ہی تو ہیں ارشاد ہوا کہ ہاں انھوں نے عرض کیا تو پھر ہم راضی برضا ہیں اس وقت خدا کا ان سے ارشاد ہوا کہ حقیقت میں تم ہی میرے بندے ہو نقل ہے کہ شبلی رحمۃ اللہ کے انتقال کی خبر پھیلی تو ان کے اصحاب ان کے پاس آئے انھوں نے آنے کا سبب ان سے دریافت کیا لوگوں نے خبر دی اور کہا کہ ہم آپ کے جنازے کے لئے آئے تھے انھوں نے فرمایا کہ عجب حیرت کی بات ہے کہ ایک زندہ شخص کی زیارت کو مردے آئے ہیں پھر ان سے لوگوں نے کہا کہ آپ کو خدا کا اشتیاق ہے۔ انھوں نے کہا نہیں کیونکہ شوق تو اس کی طرف ہوتا ہے جو غائب ہو اور مجھ سے تو چشم زدن کے لئے بھی غیبت نہیں ہوتی ہر وقت حضوری میسر ہے ابو علی رودباری کا بیان ہے کہ ایک فقیر کا انتقال ہو گیا جب اس کو قبر میں رکھا اور اس کا رخسارہ مٹی پر پہنچا تو اس نے آنکھیں کھولدیں اور کہنے لگا کیا مجھ سے ناز کرتے ہو اور اس نے تو مجھ سے ناز کیا ہے میں نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر زندگی ہے بولا ہاں میں خدا کا محب ہوں اور خدا کے تمام محب زندہ رہتے ہیں اے رودباری میں اپنی عزت وجاہ کی بدولت کل تمھاری ضرور مدد کروں گا۔

حکایت: ذوالنون مصری کہتے ہیں کہ میں نے چند لڑکوں کو دیکھا کہ ایک شخص کو ڈھیلے مار رہے ہیں میں نے ان کو ملامت کی تو کہنے لگے کہ یہ شخص پاگل ہے کہتا ہے کہ میں خدا کو دیکھتا ہوں تب میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے یہ بیان کیا کہنے لگا ہاں اگر خدا مجھ سے ایک چشم زدن کے لئے بھی پوشیدہ ہو جائے تو غم فراق سے میرے ٹکڑے اڑ جائیں پھر یہ شعر پڑھنے لگا ؎

طَلَبُ الحَبِیبِ مِنَ الحَبِیبِ رِضَاہُ ۔ وَمُنَی الحَبِیبِ مِنَ الحَبِیبِ لِقَاہُ
ابدا یلاحظہ باعین قلبہ ۔ والقلب یعرف ربہ ویراہ
یرضی الحبیب من الحبیب بقربہ ۔ دون البعاد فما یرید سواہ

یعنی دوست سے دوست اس کی خوشنودی چاہتا ہے دوست کی یہی آرزو رہتی ہے کہ وہ اپنے دوست سے ملے (اگرچہ چشم دل سے وہ ہمیشہ اس کے پیش نظر رہتا ہے) دل اپنے رب کو چاہتا ہے اور اس کی دید میں لگا رہتا ہے دوست اپنے دوست کا (کی دوری سے نہیں بلکہ اس) کے قرب سے خوش ہوتا ہے چنانچہ اس کے سوا اس کی کوئی مراد نہیں پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تو مجنوں ہے، بولا ہاں زمین والوں کے نزدیک تو ہوں لیکن آسمان والے کے نزدیک نہیں پھر میں نے اس سے پوچھا خدا کے ساتھ تیرا کیا معاملہ ہے اس نے جواب دیا کہ جب سے میں نے اسے پہچانا ہے کبھی اس کے ساتھ بے اعتنائی سے پیش نہیں آیا۔ میں نے کہا تو نے کب سے پہچانا ہے، کہا جب سے مجنونوں میں میرا شمار ہوا۔ **حکایت**: خواص کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ میں ایک غلام کو بکتے دیکھا اس میں تین عیب تھے سوائے تھوڑی دیر کے رات بھر سوتا نہ تھا اور دن کو کچھ کھاتا نہ تھا اور بلا ضرورت بات نہ کرتا تھا میں نے اس کے مالک سے کہا کہ تو اسے کیسے بیچے ڈالتا ہے وہ بولا کہ میں نے دیکھا کہ اس کا درجہ میرے درجہ سے بھی بلند ہے جب کبھی مجھے ہوش آیا اور میں نے چاہا کہ باب خدمت پر استادہ ہوں تو اسے دیکھا کہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے اس لئے غیرت کے مارے میں نے چاہا کہ اسے

بیچ ڈالوں میں نے کہا اچھا میرے ہاتھ اُسے بیچ ڈالو بولا کہ ہاں تو بھی مجنون ہے یہ غلام بھی مجنون ہے اور مجنون کے لئے مجنون ہی زیادہ مناسب ہے میں نے اُس سے پوچھا کہ بھلا تم نے مجھے کہاں سے پہچانا بولا میں نے اس وجہ سے جانا کہ ہر شب تمھیں دروازے پر کھڑا ہوا پاتا ہوں اس سے میں نے سمجھ لیا کہ تم بھی اس کے دوستوں کے زمرہ میں ہو۔

حکایت :- شبلیؒ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے چند لڑکوں کو دیکھا کہ ایک مجنون کو ڈھیلے مار رہے ہیں میں نے اُن سے دریافت کیا تو کہنے لگے کہ یہ کہتا ہے کہ میں خدا کو دیکھتا ہوں میں جو اُس کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ کیا آپ کو زیبا ہے جوان لڑکوں کو میرے اوپر مسلّط کر رکھا ہے میں نے اُس سے پوچھا کیا تو کہتا ہے کہ تجھے خدا نظر آتا ہے بولا قسم اس کے حق کی جس کی محبت نے مجھے مدہوش کر دیا ہے اور جس کے قرب نے مجھے سرگرداں بنا رکھا ہے اگر وہ ایک چشم زدن کے لئے بھی مجھ سے پوشیدہ ہو جائے تو غم فراق میں میرے ٹکڑے اُڑ جائیں پھر یہ شعر پڑھتا ہوا چل دیا :ـ

جَمَالُكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرُكَ فِي فَمِي ؎ وَحُبُّكَ فِي قَلْبِي فَأَيْنَ تَغِيبُ

(یعنے تیرا جمال میری آنکھوں میں سمایا ہوا ہے میرا دہن تیری یاد سے پُر ہے میرے دل میں تیری محبت جاگزیں ہے پھر بھلا تو کہاں غائب ہو سکتا ہے) بایزید بسطامی کے رفقا میں سے ایک کا بیان ہے کہ وہ اہل کشف میں سے بھی تھے کہ جب بایزید قبر میں رکھدیئے گئے اور منکر نکیر نے اُن سے سوال کیا تو آپ جواب کیا دیتے ہیں کہ میں تو اس کے سامنے پڑا ہوا ہوں تم اُسی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے ہو کہ میں اس کا بندہ ہوں اگر وہ ہاں کہدے تب تو مجھے بزرگی اور کرامت ملے گی وہ دونوں بولے یہ عجیب بات ہے انھوں نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ عجیب بات مجھے معلوم ہے اور وہ یہ کہ جب خدا تعالیٰ نے پشت آدم سے مجھے تمام اولاد آدمؑ کی ارواح کے ساتھ نکالا تھا اور مجھ سے پوچھا تھا کہ میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں اور میں نے اُن سب کے ساتھ جواب دیا تھا کہ کیوں نہیں آپ بیشک ہمارے پروردگار ہیں کیا تم دونوں بھی وہاں موجود تھے انھوں نے کہا نہیں ہم تو نہ تھے تب وہ بولے تو اچھا مجھے اور اسے (خدا کو) چھوڑ دو پھر ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ بایزید ہیں تشنۂ محبت میں مست رہ کر زندگی گذاری ہے اور اسی حالت میں انتقال کیا ہے اسی حالت میں قبر میں رکھے گئے ہیں اور اسی حالت سے اٹھیں گے۔ سری سقطیؒ کا بیان ہے کہتے ہیں ایک بار میں نے دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور دیکھتا کیا ہوں کہ تمام لوگوں کی نظریں ایک شخص پر لگی ہوئی ہیں جس کو اٹھانے والے فرشتے اٹھائے لئے جاتے ہیں اور وہ فرشتوں کے بازوؤں پر اپنی مستی میں جھوم رہا ہے اور وہ تسبیح پڑھ کر اُس کو جلدی جلدی لئے جاتے ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک منادی پکار رہا ہے کہ اے موقف والو یہ ہمارا ولی معروف کرخیؒ ہے ہماری محبت میں سرشار ہو رہا ہے۔ بغیر ہماری طرف دیکھے اس کو ہوش نہ آئیگا۔ اور علی بن موفق کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں خطیرۃ القدس کو دیکھا پھر میں عرش کے سراپردوں میں داخل ہوا وہاں مجھے ایک شخص نظر پڑا جس کی نگاہ خدا کی طرف لگی ہوئی تھی میں نے رضوان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے اس نے جواب دیا کہ معروف کرخیؒ ہیں خدا

کی انھوں نے خلوص سے عبادت کی ہے اِس لئے خدانے قیامت میں ان کو اپنی طرف نظر کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ بشر حافی سے خواب میں اُن کی وفات کے بعد کہا گیا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک دسترخوان پر بٹھایا اور حکم دیا کہ کھا اے شخص جس نے خواہشوں سے اپنے جی کو روکا ہے پھر ان سے پوچھا گیا کہ امام احمد رحمہ اللہ کہاں ہیں۔ جواب دیا کہ جنت کے دروازہ پر ہیں جو قرآن شریف کو خدا کا کلام اور غیر مخلوق کہے اُس کی سفارش کرتے ہیں۔

مسئلہ: شرح مہذب میں بہتیرے اصحاب سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کی مخلوقیت کا قائل ہو اس کے پیچھے نماز صحیح ہو جاتی ہے اور صاحب الورقہ نے کہا ہے کہ یہی مذہب ہے اور جس نے ایسے شخص کو کافر کہا ہے اس سے کفران نعمت یعنی خدا کی ناشکری مراد لی گئی ہے واللہ اعلم یحییٰ بن معاذ رازی نے کہا ہے کہ جب جنتی اپنے رب کی طرف نظر کریں گے تو لذت دیدار سے اُن کی آنکھیں دلوں میں چلی جائیں گی اور آٹھ سو برس تک یونہی رہیں گی۔ احیاء العلوم میں ہے کہ اہل مصر کو یوسف علیہ السلام کی طرف دیکھنے کی وجہ سے چار مہینے تک خورد و نوش کی حاجت نہ ہوتی تھی امام فخر الدین رازی نے تفسیر سورۂ یوسف میں بیان کیا ہے کہ یوسفؑ جب شہر میں چلتے تھے تو ان کے چہرہ کے نور سے نور آفتاب کی طرح دیواریں روشن ہو جاتی تھیں۔ **حکایت**: ایک بار حضرت عیسیٰؑ کا ایک عبادت خانہ میں کسی راہب پر گذر ہوا انھوں نے اس کا حال پوچھا اس نے جواب دیا کہ میں ستر برس سے ٹھیرا ہوا ہوں اور خدا سے ایک حاجت مانگ رہا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے جواب دیا یہ کہ وہ اپنی سر محبت کا ایک ذرّہ مجھے پلا دے عیسیٰؑ نے اس کے لئے دعا کی پھر کچھ دنوں بعد جو عیسیٰؑ ادھر تشریف لائے دیکھنے گیا ہیں کہ وہ عبادت خانہ پاش پاش ہو رہا ہے اور اس کے نیچے کی زمین شق ہو گئی ہے عیسیٰؑ ایک شگاف کی طرف جو اتر کر گئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ اُس راہب کی آنکھیں اوپر لگی ہوئی ہیں اور مُنہ کھلا ہوا ہے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب بھی نہ دیا تب ایک ہاتف نے پکار کر کہا کہ اسے ہم نے محبت کے ستّر ہزار حصوں میں سے ایک حصہ پلا دیا تھا تو یہ حالت ہوئی اگر ہم اور زیادہ پلاتے تو کیا جانے کیسی گذرتی۔ بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں بھی ایک قسم کی خداوندی شراب ہوتی ہے جس کو اپنے ربوبیت کے خزانوں میں اس غرض سے رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی محبت کے میدان میں کرامت کے منبروں پر اپنے اولیاء کو سیراب بخشے جب وہ اپنے پیتے ہیں تو جوش اور طرب میں آتے ہیں اور جب طرب میں آتے ہیں سُبک ہو جاتے ہیں اور جب سُبک ہو جاتے ہیں تو عیش سے گذرتی ہے اور جب عیش سے گذرنے لگتی ہے تو پرواز میں آتے ہیں اور جب پرواز کرتے ہیں تو وصال میسّر ہوتا ہے اور جب وصال میسّر ہوتا ہے تو مل جاتے پھر وہ ذی اقتدار بادشاہ کی حضوری میں نشست گاہ صدق میں مقیم ہو جاتے ہیں یحییٰ بن معاذ رازی نے بایزید کو لکھ بھیجا کہ شراب محبت جو میں نے پی ہے میں اُس سے اکتا گیا انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے سوا اوروں کی تو یہ حالت ہے کہ زمین و آسمان کے سارے دریا بھی پی جائیں جب بھی سیراب نہ ہوں چنانچہ کہنے والے نے کہا ہے ؎ شربت الحب کاساً بعد کاسٍ فلا نفد الشراب ولا رویت یعنی میں نے شراب محبت کے پیالے پر پیالے پئے لیکن نہ شراب ہی ختم ہوئی نہ میری پیاس ہی بجھی۔ میں نے

نجم الدین نسفی کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کے قول وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا[1] کے متعلق دیکھا ہے کہ اس سے وہ شراب مراد ہے جس کو خدا نے ذخیرہ کر رکھا ہے جب وہ اسے پیتے ہیں تو طرب میں آتے ہیں اور جب طرب میں آتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور جب حیرانی میں ہوتے ہیں تو سُبک ہو جاتے ہیں اور جب سُبک ہوتے ہیں تو پرواز کرتے ہیں اور جب پرواز کرتے ہیں تو وہ طالب ہو جاتے ہیں اور جب طالب ہوتے ہیں تو مُراد پا لیتے ہیں تو انھیں نزول ہوتا ہے اور جب نزول ہوتا ہے تو قرب میسر آتا ہے اور جب قرب میسر آتا ہے تو کشف ہونے لگتا ہے اور جب کشف ہونے لگتا ہے تو مشاہدہ کی نوبت آتی ہے اگر کہا جائے کہ آدمی اپنی بی بی بچوں سے اور خدا سے کیسی محبت کر سکتا ہے حالانکہ دل ایک ہی ہے تو جواب دیا جائیگا کہ بی بی کی محبت نفس میں ہوتی ہے جسے شہوت کہتے ہیں اور بچوں کی محبت جگر میں ہوتی ہے جسے شفقت کہتے ہیں اور خدا کی محبت دل میں ہوتی ہے۔

حکایت: حضرت یوسفؑ ایک روز شکار کے لئے نکلے ملک شام کے ایک اعرابی کو دیکھا اور اس سے یعقوب کا حال پوچھا اُس نے جواب دیا کہ بڑے غمزدہ ہیں اُن کی پشت خم کھا گئی ہے اُن کے بیٹے یوسف کے گم ہو جانے سے اُن کی آنکھیں جاتی رہی ہیں اس پر اتنا روئے کہ غشی آگئی اور گر پڑے لوگوں نے پوچھا کہ یہ رونا کس لئے ہے انھوں نے کہا کہ یہ اعرابی کہتا ہے کہ یعقوبؑ قریب بمرگ ہو گئے ہیں لوگوں نے کہا اگر وہ ہلاک ہو جائیں تو کیا ہو اور یہ بھی پوچھا کہ بھلا اُن کی کوئی خطا بھی ہے انھوں نے کہا ہاں یہی کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ لیکن دوسرا محبوب بھی بنایا ہے۔

حکایت: جُنیدؒ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرا خاوند مجھ پر سوت لانا چاہتا ہے انھوں نے کہا کہ اگر چار نہ ہوں تو نکاح کر سکتا ہے وہ بولی اگر اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہوتا تو میں اپنا چہرہ کھول کر آپ کو دکھاتی تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ جس کے پاس میری ایسی بیوی ہو اس کو دوسری سے نکاح کرنا زیبا نہیں اس پر جُنیدؒ کو غش آگیا اور گر پڑے جب ہوش آیا تو اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا انھوں نے جواب دیا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر دنیا میں میری طرف نظر کرنا کسی کو روا ہوتا تو میں اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا کر اُسے دکھا دیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ جس کے لئے میرا ایسا ہو اس کو ہرگز زیبا نہیں کہ اس کے دل میں میرے غیر کی گنجائش ہو میں نے ابن عبدالسلام کے قواعد میں کچھ شعر دیکھے ہیں۔ ؎

ولو ان لیلی ابرزت حسن وجهها ⁂ لهام بها اللوام مثل هیامی
ولكنها اخفت محاسن وجهها ⁂ فضلوا جميعا عن حضور مقامی

ترجمہ اگر لیلیٰ اپنے چہرے کا حسن کھول دیتی تو ملامت کرنے والے میری ہی طرح حیران ہو کر رہ جاتے۔ لیکن اُس نے اپنے چہرہ کی خوبیاں مخفی رکھیں۔ اس لئے میرے مقام کے حضور سے سب بہک گئے) اہل اشارات نے بیان کیا ہے کہ ابراہیمؑ نے خدا کی محبت کا دعویٰ کیا تھا پھر اپنے صاحبزادہ کو نگاہِ محبت سے دیکھا اُن کے محبوب کو یہ محبت مشترک ناپسند ہوئی چنانچہ اُن کو صاحبزادہ کے ذبح کرنے کا حکم ہوا جب انھوں نے اس کی بجا آوری کے لئے سر تسلیم خم کر دیا

[1] اُن کے رب نے انھیں شراب طہور پلائی ۱۲

تو ارشاد ہوا کہ لڑکے کا ذبح کرنا مقصود نہیں بلکہ غرض یہ ہے کہ اپنا دل ہماری طرف رجوع کرو اور جب تم نے اپنا دل ہماری طرف پھیر دیا تو ہم نے بھی تمہارا لڑکا تمھیں واپس کر دیا صحیح مذہب کے موافق اسمٰعیلؑ ذبیح اللہؑ ہیں۔ . . .
نقل ہے کہ مریم سے کہا گیا کہ نکاح کیوں نہیں کر لیتی ہو انھوں نے جواب دیا کہ میری زبان خدا کی یاد میں میرے ہاتھ پاؤں اُس کی طاعت میں میرا دل اس کی محبت میں مشغول ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے بلا باپ کے عیسیٰ کو انھیں عنایت کیا جیسا کہ تفصیل وار اس امت کی فضیلت کے بیان میں آتا ہے مرہب کا بیان ہے کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ موسیٰؑ نے شیطان سے پوچھا کہ تو نے آدم کو سجدہ کیوں نہ کر لیا اُس نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی طرح ہونا پسند نہ کیا کیونکہ میں نے اس کی محبت کا دعویٰ کیا تھا اس لئے غیر کو سجدہ کرنا نہ چاہا اور اپنے دعوے میں جھوٹے کے عوض میں نے عذاب کو پسند کیا اور اس کی محبت کے آپ بھی مدعی ہوئے لیکن آپ سے جو پہاڑ کے دیکھنے کو کہا گیا تو آپ دیکھنے لگے اور اگر کہیں آپ آنکھ بند کر لیتے تو بلاشک آپ کو دیدار میسر ہو جاتا۔ سہل بن عبداللہؒ نے کہا ہے کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی ہے کہ جس میں خدا بندوں کو نہ دیکھتا رہتا ہو پس جس قلب میں غیر کو پاتا ہے اُس پر شیطان کو مسلط کر دیتا ہے۔ شبلی رحؒ نے خدا تعالیٰ کے قول قُلْ[1] لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کے متعلق بیان کیا ہے کہ ظاہری آنکھوں کا بند کرنا تو ممنوعات سے ہوتا ہے اور دل کی آنکھ کا غیر اللہ سے بند کرنا ہے ۔

لطیفہ : کچھوا اپنے انڈوں کو نہیں سیتا ہے بلکہ اُن کی طرف دیکھا کرتا ہے اُس کی نگاہ کا اُن میں اثر ہوتا ہے اور بچے نکل آتے ہیں پھر بھلا جب خدا تعالیٰ کی نظر کسی بندۂ مومن کے دل پر رہے تو کیا کچھ کیفیت ہوتی ہوگی چنانچہ وارد ہوا ہے کہ روزانہ تین سو ساٹھ نگاہیں ہوتی ہیں۔ نسفی نے کہا ہے کہ خدا نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے اپنے بندہ کے جوف میں ایک گھر بنایا ہے اور اس کا نام دل رکھا ہے اُس کی زمین معرفت ہے اور اس کا آسمان ایمان ہے اس کا آفتاب شوق ہے اُس کا چاند محبت ہے اس کی مٹی ہمت ہے اُس کا رعد خوف ہے اس کی بجلی امید ہے اس کا ابر فضل ہے اُس کی بارش رحمت ہے اس کا درخت دعا ہے اُس کا پھل حکمت ہے اُس کا دن فراست ہے اور یہی اُس کی روشنی ہے اُس کی رات معصیت ہے اور یہی تاریکی ہے اُس میں ایک دروازہ علم کا ہے ایک دروازہ حلم کا ایک دروازہ یقین کا ایک دروازہ غیرت کا اور اس میں ایک ستون انس کا ہے اور ایک ستون توکل کا ایک ستون یقین کا ایک ستون صدق کا اور اس میں فکر کا قفل لگا ہوا ہے میرے سوا کسی کو اس کی خبر نہیں ہوتی یحییٰ بن معاذ رازی سے مروی ہے کہ مومن کا دل ایک جوف دار گوشت کا لوتھڑا ہے جس میں ربانی جوہر بھرا ہوتا ہے اُس کے گرد فردانیت کا باغ ہوتا ہے اور اُس کے نیچے نورانی صحن ہوتا ہے کتاب لولویات میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں سن لو بلاشک زمین میں خدا تعالیٰ کے کچھ برتن ہیں اور وہ دل ہیں خدا کو سب سے زیادہ محبوب وہ دل ہوتا ہے جو سب سے زیادہ صاف اور سخت اور رقیق ہو یعنی صاف گناہوں سے سخت دین میں رقیق اپنے بھائیوں پر۔ داؤدؑ نے عرض کیا کہ اے پروردگار ہر بادشاہ کا خزانہ ہوتا ہے آپ کا کیا خزانہ ہے ارشاد ہوا کہ میرا خزانہ تو عرش سے زیادہ بڑا

---

[1] (اے محمد صلعم) مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیں ۱۲

ہے اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے اور جنت سے زیادہ پاکیزہ آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور وہ مسلمان کا دل ہے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ مومن کے دل میں سب سے پہلے علم کا ستارہ طلوع ہوتا ہے پھر قمر علم پھر معرفت کا آفتاب ستارۂ علم کی روشنی سے تو دنیا کو دیکھتا ہے قمر علم کی روشنی سے آخرت کو اور آفتاب علم کی روشنی سے مولیٰ کو۔ نفس مطمئنہ ستارہ ہے قلب سلیم قمر ہے اور سر صافی یعنی صاف باطن آفتاب ہے نفس کا مقام دروازہ پر ہے قلب کا مقام درگاہ میں اور سر کا مقام خدا تعالیٰ کے سامنے قائم ہے وہ دل کو تلقین کرتا ہے دل نفس کو تلقین کرتا ہے اور وہ زبان کو لکھواتا ہے اور زبان خلق کو لکھاتی ہے۔

لطائف۔ پہلا لطیفہ: خدا نے نفسوں کو تو خرید لیا ہے لیکن دل کو نہیں کیونکہ ان میں بہت سے عیب تھے انکو خرید لیا ہے تاکہ ان کی اصلاح کرے اور بیل اس لئے ہے کہ دل تو خدا کی محبت کے لئے وقف ہو چکا اور وقف کا بیچنا صحیح نہیں انشاء اللہ باب الجہاد میں اس کا ذرا زیادہ بیان آئیگا۔ قشیری نے بیان کیا ہے کہ نفس کی قیمت جنت ہے اور دل کی قیمت مشاہدہ ہے۔ **دوسرا لطیفہ**: خدا تعالیٰ نے جنت کی کنجی رضوان کی اور دوزخ کی کنجی مالک کو عنایت کی اور کعبہ کی کنجی شیبہ کو مرحمت فرمائی چنانچہ انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بلاشک خدا تمکو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو چنانچہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی پر قبضہ کیا تو عثمانؓ سے فرمایا کہ خدا کی امانت ابدالآباد کے لئے لے لو تم سے اس کو کوئی نہیں لے گا مگر ان جو ظلم کرے لیکن قلب مومن کی کنجی کسی کے سپرد نہیں کی کیونکہ وہ خزانہ خداوندی ہے کسی شیطان کو اس پر قدرت نہیں جیسے کہ شاہان دنیا کے خزانہ پر کسی کو قدرت نہیں ہوتی چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ **تیسرا لطیفہ**: خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو ستاروں سے زینت بخشی ہے اور شیطانوں سے اس کو محفوظ رکھا ہے اور قلب مومن کو معرفت سے زینت دی ہے اور اس کی حفاظت اپنے لئے کی ہے بلکہ اس کو تو آسمانوں سے بھی زیادہ حفاظت کا حق حاصل ہے خدا تعالیٰ کے اس قول کے متعلق جس کا یہ مضمون ہے کہ ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی ہے عرفا کا قول ہے کہ اولیاء کے دلوں کو معرفت سے مزین کیا ہے اور ان میں چراغ ہدایت روشن کئے ہیں اور محبین کے دلوں کو شوق سے متوکلین کے دلوں کو یقین سے عارفین کے دلوں کو خوف اور رجا سے زینت دی ہے۔ **چوتھا لطیفہ**: جب ابرہہ نے بیت اللہ کو منہدم کرنا چاہا تو خدا نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو پختہ مٹی کے کنکروں سے ان کو مارتے تھے ہر پرندے کے پاس تین تین کنکر تھے ایک ایک منہ میں اور دو دو دونوں پنجوں میں ہر کنکر گھوڑے سمیت سوار کے آرپار نکل جاتا تھا اسی طرح جب شیطان مومن کے دل میں فساد برپا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر لعنت کے پتھر بھیجتا ہے ۔ ۔ ۔
پانچواں لطیفہ: خدا تعالیٰ نے ایک زبان اور ایک دل پیدا کیا ہے بخلاف اور اعضاء کے گویا یہ اشارہ ہے کہ ایک سے ایک ہی کی یاد کرنا چاہیئے اور ایک میں ایک ہی کی گنجائش ہونا چاہیئے اور اس میں ایک اور حکمت بھی ہے اور

وہ یہ کہ دل نیت اور اجتہاد کا محل ہے اگر دو دل ہوتے تو نیت اور اجتہاد میں اختلاف بڑھ جاتا مثلاً اگر کوئی زبان سے ظہر کی نماز کی نیت کرے اور دل سے عصر کی تو اعتبار دل ہی کا ہے اور امام نووی کی کتاب الاذکار المشروعۃ فی الصلوٰۃ وغیرہ میں ہے کہ ذکر میں اتنے زور سے تلفظ کرنا بھی ضروری ہے کہ اپنے آپ کو سُنائی دے صرف دل میں خیال کرنا کافی نہیں اور اگر کوئی قسم کھائے کہ گوشت نہ کھائیگا پھر دل کھالے تو حانث نہ ہوگا۔ **چھٹا لطیفہ**: قرطبی کا قول ہے کہ جمیل بن معمر فہری نے کہا تھا کہ میرے دو دل ہیں میں اُن دونوں سے (نعوذ باللہ) حضرت محمد مصطفےٰ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے زیادہ سمجھتا ہوں لیکن جب بدر کے دن اس حالت سے بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک جوتی ہاتھ میں تھی تو اس بارہ میں اُس سے کہا گیا اُس نے جواب دیا مجھے کچھ نہ معلوم ہوا مگر اتنا کہ وہ دونوں دل میرے پیر میں ہیں اس وقت لوگوں کو معلوم ہوا کہ اگر اس کے دو دل ہوتے تو اپنے جوتے کو ہاتھ میں لے کر نہ بھول جاتا اور خدا نے بھی اس کی تکذیب کی چنانچہ ارشاد فرمایا جس کا مضمون یہ ہے کہ خدا نے کسی شخص کے جوف میں اُس کے دو دل نہیں بنائے ہیں۔ تفسیر رازی میں سورۂ آل عمران کے تحت میں بہتوں کی روایت سے منقول ہے کہ سوائے غزوۂ بدر کے اور کسی غزوہ میں فرشتے لڑے نہیں ہاں اور غزوات میں مسلمانوں کے مددگاروں کے طور پر موجود رہے ہیں۔ ابوبکر کتانی نے بیان کیا ہے (اور یہ جُنیدؒ کے اصحاب میں سے تھے اور ان کا تین سو اٹھائیس ہجری میں انتقال ہوا ہے) کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے عرض کی کہ خدا سے دعا فرمایئے کہ میرا دل مردہ نہو ارشاد ہوا کہ روزانہ چالیس بار پڑھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ[1] چنانچہ میں نے اس کو تین دن پڑھا تھا کہ خدا نے میرا دل زندہ کر دیا۔ النسفی نے کہا ہے کہ آفتاب کے لئے طلوع و غروب ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو عالم برباد ہو جائے اسی طرح دل کے لئے بھی طلوع ہے یعنی رجا اور غروب ہے یعنی خوف اگر یہ نہ ہو تو دل برباد ہو جائے۔ ابوسعید خراز نے کہا ہے کہ میں نے خواب میں شیطان کو ننگا دیکھا اور اسے ڈنڈے سے مارنا چاہا کسی نے کہا کہ وہ ڈنڈے سے نہیں ڈرتا بلکہ نور قلب سے ڈرتا ہے۔

فائدہ: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انار کھانا دل کو روشن کرتا ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے انار کھایا ہو اور اس سے جنت کو نہ دیکھ لیا ہو اور حدیث میں ہے اُس کا کوئی دانہ پیٹ میں نہیں ٹھیرتا مگر دل روشن کر دیتا ہے اور چالیس روز تک وسوسہ ڈالنے والے شیطان کو روک دیتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ایک پورا انار کھا لیتا ہے خدا اس کا دل چالیس روز تک روشن رکھتا ہے۔ ابن طرخان نے بیان کیا ہے کہ یہ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ حلق۔ سینہ۔ اور کھانسی کو نافع ہے اور اُس میں بڑی خاصیت ہے اگر اس کو کوئی روٹی کے ساتھ کھائے ایسا ہی طب نبوی میں مذکور ہے اور اس کی ترشی کا

---

[1] اے زندہ اور برقرار رہنے اور رکھنے والے آپ کے سوائے کوئی معبود نہیں میری آپ سے درخواست ہے کہ میرا دل زندہ کر دیجئے اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر درود نازل فرمایئے۔

کھانا معدہ کو نافع ہے دست بند کرتا ہے اور صفرا و پیاس کو دور کرتا ہے اور اعضا کو تقویت پہونچاتا ہے اور اس کا عرق اور روغن بنفشہ کے ساتھ اگر نرم آنچ پر پکا کر پیا جائے اور پلایا جائے تو بدن کی خارشت کو دور کرتا ہے میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں حیوان و نبات و اشجار کے خواص کے بیان میں دیکھا ہے کہ شربت انار شیریں معدہ کی جلن کو تسکین دیتا ہے اور نزلہ کو نافع ہے طریقہ اس کے بنانے کا یہ ہے کہ عرق انار ایک اوقیہ اور شکر ایک اوقیہ ان دونوں کو ملا کر آگ پر قوام کر لیا جائے اور شربت انار ترش غلبۂ صفرا اور متلی اور قے کی کثرت کو نافع ہے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے. شکر تین اوقیہ اور عرق انار نصف اوقیہ ملا کر قوام کر لیا جائے امام غزالی کی احیاء میں ہے کہ کھانے کی چیزوں میں سے معدہ کے لئے انار شیریں نہایت نافع ہے اور انار ترش نہایت مُضر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ترش بہت نافع ہے بشرطیکہ بہت نہ کھایا جائے یعنی اس کا زیادہ کھانا بُرا ہے اور بھوک کی فضیلت میں اس کا بیان آتا ہے۔ **حکایت**: خواص نے کہا ہے کہ ایک روز انار کھانے کو میرا جی چاہا اور میں اس کی تلاش میں نکلا جنگل میں مجھے ایک شخص نظر آیا جس کو مکھیاں ستا رہی تھیں میں نے اس سے کہا کہ اگر خدا کے ساتھ تیرا یہ حال ہوتا تو تیری یہ تکلیف دور ہو جاتی اُس نے جواب دیا اور اگر تیرا یہ حال خدا کے ساتھ ہوتا تو انار کی رغبت تجھ سے دور ہو جاتی۔ **فائدہ**: میں نے زاد المسافر میں جو طب کی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے. دیکھا ہے کہ اگر پوست انار باریک پیس کر عصارۂ سداب کے ساتھ ملایا جائے اور درد کرتے ہوئے کان میں ڈالا جائے تو خدا کے حکم سے درد جاتا رہے۔ **مسئلہ**: بعض لوگوں نے کان کو آنکھ پر دو اعتبار سے فضیلت دی ہے ایک تو یہ کہ اُسے آوازوں کا ہر طرف سے ادراک ہوتا ہے اور آنکھ فقط سامنے ہی سے دیکھتی ہے البتہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات میں سے یہ امر تھا کہ آپ اپنے پیچھے کی چیزوں کو بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے جیسے کہ سامنے کی اور کفوی کی شرح بخاری میں میری نظر سے گذرا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے بیچ میں بھی دو آنکھیں تھیں (لیکن کسی صحیح روایت سے اس کا ثبوت بہم نہیں پہونچا) دوسرے یہ کہ کان کو سننے سے تاریکی یا آڑ مانع نہیں ہوتی بخلاف آنکھ کے کہ اس کو تاریکی یا کسی قسم کی آڑ ہوتے ہوئے نظر نہیں آتا۔

مسائل۔ پہلا مسئلہ: اگر کوئی شخص انار خریدے اور کھٹا نکلے تو اُسے واپس نہیں کر سکتا ہاں اگر شیریں ہونے کی شرط کر لی تھی اور مثلاً صرف سوئی گڑو کر دیکھنے سے معلوم ہوا کھٹا ہے تو لوٹا دے اور اگر اس میں اُس نے سوراخ کر دیا تو نہیں لوٹا سکتا اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔ **دوسرا مسئلہ**: اگر یہ قسم کھائے کہ اس انار کو نہ کھاؤں گا اور پھر اسی انار کو کھایا اور صرف ایک دانہ نہ کھایا تو حانث ہو جائے گا اور اس پر کفارہ لازم ہوگا اور کفارہ یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے یا کھانا دے اور اس میں اُس اناج کا اعتبار ہے جو اس شہر والے اکثر کھاتے ہیں سوا تین اوقیہ فی کس کے حساب سے مسلم اناج ادا کرے آٹا یا روٹی دینا شافعیؒ کے پاس کافی نہیں اور اس سے عاجز ہو تو تین روزے رکھے اگرچہ ہر ماہ میں ایک ہی روزہ ہو اور امام احمدؒ کے نزدیک پیاپے روزے رکھنا چاہیئے اور اُن کے نزدیک یہ بھی مسئلہ ہے کہ انبیاء میں سے صرف حضرت محمد نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور کسی نبی کی قسم سے واجب نہیں ہوتا اگر کوئی اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو اس انار کو نہ کھا جائے تو تجھ پر طلاق ہے اُس نے اس کو کھایا مگر ایک دانہ چھوڑ دیا تو طلاق نہ پڑے گی جیسے کہ کوئی قسم کھائے کہ اس کپڑے کو نہ پہنوں گا اور اس میں سے مثلاً ایک تاگا نکال کر پہنے تب بھی حانث نہ ہوگا **تیسرا مسئلہ**:۔ اگر کوئی قسم کھائے کہ میں کوئی فاکہہ (میوہ) نہ کھاؤں گا تو شافعیؒ کے نزدیک انار کے کھانے سے حانث ہو جائیگا۔ انار کو بیع سلم کے طور پر باعتبار وزن کے بیچنا بھی جائز ہے۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ جنت میں ایک انار کو ایک جماعت کے لوگ بھی جمع ہو کر کھائیں گے تو ہر ایک کو دوسرے ہی قسم کا مزہ معلوم ہوگا یا اللہ بلا مشقت ان لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی عافیت عنایت کر۔ **فائدہ**:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ انار کو گودے سمیت کھایا کرو کیونکہ وہ معدہ کی رطوبت خشک کرتا ہے۔ نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ چیچک والے کی آنکھ میں انار کا گودا ٹپکانا اس کی بصارت کا محافظ ہے اُس کے چھلکے سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔ جیسے کہ اُس کی لکڑی کی دھونی سے بھاگتے ہیں واللہ اعلم۔ امام نسفیؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب موسیٰ شعیبؑ کے پاس گئے تاکہ اُن کی بکریاں چرایا کریں تو انھوں نے کہا کہ گھر میں جا کر کوئی لکڑی لے لیجئے جب وہ گئے تو اُن کے عصا نے انھیں پکارا انھوں نے اسے لے لیا شعیبؑ نے اُن سے کہا کہ کوئی دوسری لکڑی لیجئے چنانچہ دونوں میں جھگڑا ہونے لگا خدا نے اُن کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا اور اُسے حکم دیا کہ لکڑی کو گاڑ دے جو کوئی اُسے اکھاڑ لے وہی لیلے شعیبؑ باوجود اس قدر شرافت کے اُس کو نہ اکھاڑ سکے حالانکہ وہ حقیر شی تھی اور ایک مخلوق نے اُسے گاڑا تھا پھر بھلا مومن کے دل سے ایمان کو شیطان حقیر کیسے اکھاڑ سکے گا حالانکہ خدا نے اس کو دل میں جمایا ہے۔ قرطبی وغیرہ نے کہا ہے کہ موسیٰؑ کا عصا جنت کے باغ کا تھا اُن سے باتیں کرتا تھا اور رات کو اُن کے لئے روشن ہو جاتا دھوپ سے اُن پر سایہ کرتا اُن کے لئے اس میں پھل لگتے تھے اور جب تھک جاتے تھے تو اس پر سوار ہو لیتے تھے اور جب کسی کوئیں سے پانی پینا چاہتے تو اُس کی دونوں شاخیں ڈول کا کام دیتی تھیں اور جب سوتے تھے تو وہ پہرا دیتا تھا اُس کی لمبائی بارہ ہاتھ تھی اور تفسیر رازی وغیرہ میں موسیٰؑ کے قد کے برابر دس ہاتھ کا طول لکھا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس کا نام علیق تھا اُن کو اس کے متعلق ہزار معجزے ملے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی درخت چلے تھے آپ کو سلام کرتے تھے قضائے حاجت کے وقت کبھی بعض درخت آپ کے پس پشت آجاتے تھے اور آپ کے اشارہ سے بعد فراغ اپنی جگہ پر واپس چلے جاتے تھے انشاء اللہ باب زہد میں چھڑی رکھنے کی فضیلت کا بیان آگے آتا ہے۔

حکایت:۔ ابو عمرو مازنی کہتے ہیں کہ میں نے جاڑے کے دنوں میں ایک جوان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ کہ اس کے پسینہ ٹپک رہا تھا اس ماجرے سے مجھے بڑا تعجب معلوم ہوا اس پر وہ کہنے لگا کہ جب تو محبت میں سچا ہوگا تو جاڑے کی سردی اور موسم گرما کی گرمی سب تجھ سے دور ہو جائے گی کسی محب سے کسی نے پوچھا کہ کہاں سے آنا ہوا اس نے جواب دیا کہ محبوب کے پاس سے پھر پوچھا کہ کہاں چلے اُس نے کہا محبوب کے پاس پھر پوچھا کیا چاہتے ہو جواب دیا کہ محبوب کی ملاقات پھر اُس نے کہا یہ تو بتلاؤ کہ محبوب کی یاد میں کب تک لگے رہو گے اُس نے جواب دیا جب تک زندگی ہو لونگا **حکایت**:۔ ایک روز ہارون الرشید نے اپنے نوکروں چاکروں

کو اشرفیاں لٹائیں سوائے ایک حبشی لونڈی کے سب چننے لگے اُس سے اسکا سبب پوچھا اُس نے کہا میں تو اُسے چاہتی ہوں جو ان اشرفیوں کا بھی مالک ہے اس پر ہارون الرشید نے اُس سے نکاح کر لیا ہارون الرشید کے لوگوں نے اس فعل پر ناراضی ظاہر کی اسنے سب کی دعوت کی اور دستر خوان پر سب کو جمع کر کے یاقوت کے ظروف سے اُسے آراستہ کیا اس کے بعد اور لونڈیوں سے کہا کہ ان ظروف کو توڑ ڈالو انھوں نے نہ توڑے لیکن اُس لونڈی کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُس نے اُسے گرا دیا اور وہ ٹوٹ گیا اُس سے جو سبب پوچھا تو کہنے لگی کہ برتنوں کے ٹوٹنے سے تو بادشاہ کے خزانے میں نقصان آئے گا لیکن اس کی مخالفت سے اس کے حکم میں نقصان آتا تھا اس لئے میں نے کہا کہ اس سے تو اسکے خزانہ ہی کا نقصان اولیٰ ہے۔ کسی بادشاہ کے پاس ایک غلام تھا جو اُس کا بڑا مقرب تھا اس ولایت کے لوگ اس کے پاس وہاں کے حاکم کے جور و ستم کی شکایت کرتے ہوئے آئے اُس نے اس کو معزول کر دیا اور لوگوں سے کہا کہ تم خود اپنا حاکم انتخاب کر لو انھوں نے اُس غلام کو منتخب کیا اس کے بعد اُس نے اپنے لوگوں میں سے کسی کو حکم دیا کہ اس غلام کو زہر دیدو چنانچہ اسے زہر دیدیا گیا تب اُس کو اپنی خطا معلوم ہوئی اور جان دیتے وقت یہ کہہ مرا کہ دیکھ لو جو غلام اپنے مولیٰ سے دوری اختیار کرتا ہے اس کی یہی سزا ہے۔ سری سقطی رح نے کہا ہے کہ قیامت میں امتیں اپنے اپنے نبیوں کے نام سے پکاری جائیں گی مثلاً اے امت موسیٰ ؑ اے امت عیسیٰ ؑ اے امت محمد ؐ پھر محبتوں کی پکار ہوگی ان سے کہا جائیگا کہ اے خدا کے دوستو خدا کی طرف دوڑو اُن کی یہ حالت ہوگی کہ مارے خوشی کے ان کے دل نکلے پڑتے ہوں گے یحییٰ بن معاذ رازی نے کہا ہے کہ خدا کے نزدیک محبت کا ایک ذرہ بلا محبت کے ستر سالہ عبادت سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

حکایت: فرعون کو جب آسیہ رض کے ایمان کی خبر ہوئی تو اُس نے قصاب کو بلا کر حکم دیا کہ اس کے ساتھ اسی طرح پیش آ جس طرح تو ذبح کرنے کے بعد بکری کے ساتھ پیش آتا ہے اُس وقت ملائکہ بولے کہ اے پروردگار فرعون کی بلا میں یہ عورت پھنس گئی ہے خدا کا ارشاد ہوا کہ یہ تو ہمارے لقا کی مشتاق ہو رہی ہے پھر جب نزع تک نوبت پہنچی تو خدا تعالیٰ نے جبرئیل ؑ سے فرمایا کہ اس کے لب ہل رہے ہیں ذرا سنو تو کیا کہتی ہے حالانکہ خدا کو سب کچھ معلوم تھا۔ جبرئیل ؑ نے عرض کیا کہ اے پروردگار وہ ایک گھر کی طلبگار ہے ارشاد ہوا کہ اس کی مصیبت نہایت سخت ہے اُس کا صبر بھی بہت بڑا ہے لیکن اُس کا سوال نہایت حقیر ہے پھر ارشاد ہوا کہ اچھا سنو تو وہ مکان کہاں ہے اور کس کے پاس ہے جبرئیل پھر نازل ہوئے اور جا کر عرض کیا کہ اے رب وہ تو یہ کہہ رہی ہے کہ اے میرے رب جنت میں اپنے پاس میرے لئے ایک گھر بنا دیجئے اُس وقت ملائکہ بولے کہ یہ سوال تو بہت بڑا ہے اور گھر بھی نہایت شرافت والا ہے اس لئے کہ یہ آپ کے جوار میں ہے بلکہ آپ کے گھر ہی میں بنا ہے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تو اس کے درخواست کرنے کے قبل ہی اُسے بنا چکا تھا یہاں یہ قصہ گذرا کہ وہ کھال کھینچتا جاتا تھا اور اُن کی نظر اُدھر لگی ہوئی تھی اور زبان پر اللہ اللہ جاری تھا۔ بغوی نے بیان کیا ہے کہ فرعون نے آسیہ رض پر ایک بہت بڑا پتھر دے مارنے کا حکم دیا تھا جب پتھر لے کر اُن کے پاس لوگ آئے تو انھوں نے کہا کہ اے رب میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دیجئے چنانچہ اس وقت اُن کو وہ نظر پڑا دیکھتی کیا ہیں کہ ایک سفید موتی کا بنا ہوا مکان

ہے اور اسی حالت میں اُن کی روح قالب سے نکل گئی اس کے بعد اُن کے بے روح کے جسد پر لوگوں نے پتھر دے مارا حسن وغیرہ نے بیان کیا ہے خدا نے اُن کو جنت میں اٹھا لیا تھا چنانچہ وہ وہاں خورد و نوش میں مشغول ہیں نجم الدین نے بیان کیا ہے کہ ان لوگوں نے اُن کو دھوپ میں عذاب دیا تھا جب اُن کے پاس سے وہ لوگ چلے گئے تو فرشتوں نے اُن پر سایہ کر لیا۔ ثعلبی رح نے کتاب العرائس میں بیان کیا ہے کہ موسیٰؑ کا اُن پر سے گذر ہوا جس وقت اُن لوگوں کے ہاتھ سے وہ عذاب میں گرفتار تھیں انھوں نے اپنی انگلی کے اشارہ سے موسیٰؑ سے شکایت کی چنانچہ موسیٰؑ نے تخفیف کی دُعا فرمائی پھر اُن کو ذرا بھی تکلیف محسوس نہ ہوئی جب انھوں نے اپنے (جنت کے) گھر کی طرف نظر کی تو ہنس پڑیں فرعون نے کہا دیکھو تو اس کو جنون ہے جس کی وجہ سے ہنسی آرہی ہے حالانکہ تکلیف میں مبتلا ہے۔ قرطبی نے خدا تعالیٰ کے قول اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ (یعنی فرعون کے کنبے والوں کو سب سے سخت عذاب میں ڈال دو) کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ سب لوگ سولہ لاکھ تھے ان میں سے سوائے آسیہؓ اور فرعون کے چچا زاد بھائی کے جس نے اپنا ایمان مخفی رکھا تھا کسی کو نجات نہ ملی اس کا نام حزقیل تھا اور بعض نے کہا ہے کہ خیبر نام تھا ایک شخص نے اوزاعی سے بیان کیا کہ میں نے سمندر سے سفید رنگ کے پرندے جھنڈ کے جھنڈ نکلتے ہوئے دیکھے جن کا شمار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہ سب مغرب کی طرف چلے جاتے ہیں پھر سیاہ ہو کر رات کو لوٹ آتے ہیں انھوں نے کہا یہ وہ پرندے ہیں جن کے پوٹوں میں آل فرعون کی روحیں ہیں صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے پھر اپنے گھونسلوں میں لوٹ آتے ہیں اور اُن کے پَر جھلسے ہوئے ہوتے ہیں رات بھر میں پھر اُن کے سفید پَر جم آتے ہیں صبح کو پھر جاتے ہیں اور آگ پر پیش ہوتے ہیں اور اسی طرح قیامت تک گرفتار رہیں گے۔

لطیفہ:۔ آسیہؓ نے قصہ سابقہ میں پہلے اپنے پاس کا لفظ اس لئے کہا ہے کہ گھر سے پہلے پڑوسی کو پسند کر لینا چاہیئے دنیز بیت کا لفظ کہا دار نہیں کہا کیونکہ دار بڑے گھر کو احاطہ وغیرہ سمیت کہتے ہیں بخلاف بیت کے کہ اُس سے گھر کے اندر کے چھوٹے حصے مثلاً کوٹھری وغیرہ مراد ہوتی ہے اور اس میں غالباً سوائے ایک کے اور کوئی نہیں رہا کرتا تو گویا انھوں نے اپنے حبیب کے ساتھ خلوت میں رہنا پسند کیا ہے اور کیوں نہ ہو اس سعیدہ کو اپنے رب کے حضور میں قدم صدق حاصل تھا۔ لیث نے کہا ہے کہ قدم صدق سے مراد نعمت سابقہ ہے یعنی خدا کے نزدیک اُن کے لئے پہلے ہی بھلائی ٹھہر چکی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ قدم صدق سے عمل صالح مراد ہیں۔ بہر حال اس عورت صالحہ میں دونوں معنی موجود ہیں خدا کے نزدیک بھلائی تو پہلے ہی ٹھہر چکی تھی چنانچہ خدا اور نبی موسیٰ پر ایمان لائی اور الشاء اللہ یہ دونوں باتیں ہم میں بھی پائی جاتی ہیں کیونکہ ہم خدا اور اس کے تمام نبیوں پر ایمان لائے ہیں اور یہ علامت ہے کہ ہمارے لئے پہلی بھلائی ٹھہر چکی تھی کیونکہ اس سے ہمیں کچھ تعجب نہیں ہوتا کہ خدا نے اپنے بندوں میں سے کسی کو نبی بنایا ہے اور کسی کو رسول جیسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کفار کو تعجب ہوتا تھا تہذیب الاسماء واللغات میں عمران بن حصین کے حالات میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حصین سے دریافت فرمایا کہ آجکل تم کتنے خداؤں کی عبادت کیا کرتے ہو انھوں نے جواب دیا کہ سات کی جن میں سے چھ زمین میں اور ایک

آسمان پر پھر آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنی رغبت اور ہیبت کے لئے کسے تجویز کیا ہے انھوں نے کہا کہ آسمان والے کو تب آپ نے فرمایا کہ اے حصین اگر تو مسلمان ہو جاتا تو میں تجھے دو ایسی باتیں بتا دیتا جو تیرے لئے نفع بخش ہوتیں چنانچہ جب وہ اسلام لائے تو انھوں نے آپ سے عرض کی کہ اب مجھے وہ باتیں سکھا دیجئے آپ نے فرمایا اچھا کہو اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (یعنی اے اللہ مجھے میری ہدایت کا الہام کر دیجئے ایک بات ہوئی اور دوسری بات یہ کہ میرے نفس کی برائی سے مجھے پناہ میں رکھئے) امام نووی کی تہذیب الاسماء واللغات میں میری نظر سے گذرا ہے کہ اوزاعی جب تیرہ برس کے تھے اسی وقت سے فتوے دیا کرتے تھے اور ستر ہزار مسئلوں میں انھوں نے فتوے دیئے۔ اوزاع باب الفرادیس کے قریب شہر دمشق کا ایک قریہ ہے اور یہ تبع تابعین میں سے تھے ان کا نام پہلے عبد العزیز تھا پھر انھوں نے اپنا نام عبد الرحمٰن رکھا تھا اور اس تبدیلی کی وجہ شاید یہ ہو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسمائے الٰہی کے نام رکھا کرو۔ اور یہ نام جیسے عبد اللہ۔ عبد الرحمٰن خدا کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں اس کو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ یا شاید یہ وجہ ہو کہ عزیز کا اطلاق غیر خدا پر بھی ہو سکتا ہے بخلاف رحمٰن کے کہ غیر خدا کے لئے اسے نہیں استعمال کر سکتے۔ صحابہؓ میں سے عبد الرحمٰن کئی صحابیوں کا نام ہے۔ ایک عبد الرحمٰن بن ازہر ہیں جو عبد الرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں ایک عبد الرحمٰن بن عوام ہیں جو زبیر کے علاتی (باپ میں شریک) بھائی ہیں ایک عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ ہیں ایک عبد الرحمٰن بن زبیرؓ (بفتح زا) ہیں جن کو زبیر (بضم زا) نے یوم قریظہ میں قتل کر دیا تھا ایک عبد الرحمٰن بن زید بن خطاب ہیں جن کے ساتھ عمرؓ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ ایک عبد الرحمٰن بن حباب ہیں جنکی ماں جویریہ بنت ابی جہل تھیں۔ جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کی راویہ ہیں ایک عبد الرحمٰن بن ابی الفتح ہیں ایک عبد الرحمٰن بن زمعہ ہیں جن کے بارہ میں سعد بن ابی وقاص جھگڑے تھے اور عبد الرحمٰن بن زمعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ سودہ کے بھائی ہوتے تھے ایک عبد الرحمٰن عمر بن خطاب ہیں ایک عبد الرحمٰن ابوہریرہ ایک عبد الرحمٰنؓ بن عوف ہیں ایک عبد الرحمٰنؓ بن یعمر (بفتح میم و زیر بضم میم) اور جن صحابیوں کے نام عبد اللہ ہیں وہ چار ہیںؑ ایک عبد اللہ بن زبیر دوسرے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ہیں جو اپنے والد ماجد کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے لیکن ان سے پہلے ہجرت کی تھی تیسرے عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ اپنے والد ماجد سے پہلے اسلام لائے تھے ان کی ماں کا نام ریطہ بنت وہب تھا وہ بھی مسلمان ہو گئی تھیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی نسبت ارشاد ہے کہ یہ گھر والے بھی کیا اچھے ہیں عبد اللہ و ابو عبد اللہ و ام عبد اللہ اور چوتھے عبد اللہ بن عباس ہیں ان کی ماں کا نام لبابہ تھا اسلام لانے والی عورتوں میں سے حضرت خدیجہؓ کے بعد یہ پہلی عورت ہیں انھوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیس حدیثیں روایت کی ہیں اور ان کی بہن لبابہ

ع عبد اللہ نامی صحابہ پچاس سے زیادہ ہیں مثلاً عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن سرجس، عبد اللہ بن مالک بن بحینہ، عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ، عبد اللہ بن ارقم، عبد اللہ بن مغفل، عبد اللہ بن ابی اوفیٰ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی وغیرہ۔۔

صغریٰ خالد بن ولید کی ماں ہیں ان کے اسلام میں اختلاف ہے ۔
حکایت :۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قسم دی تھی کہ کبھی خیرات نہ کرے اس کے بعد کہیں کسی دن ایک شخص کو اُس نے خیرات دی اور اتفاق سے اُس کے خاوند نے بھی دیکھ لیا اُس نے اس سے کہا تو نے میرے حکم کی کیسے مخالفت کی عورت نے جواب دیا کہ میں نے خدا کے لئے یہ کام کیا ہے اُس نے آگ جلائی اور عورت سے کہنے لگا کہ اچھا خدا کے لئے تو اس میں بھی گھس جا وہ زیور اور لباس سے آراستہ ہونے لگی اُس شخص نے پوچھا یہ کیا کرتی ہے بولی کہ محب جب اپنے حبیب سے ملتا ہے تو آراستہ ہو لیا کرتا ہے اور یہ کہہ کر تنور میں کود پڑی اُس بھلے آدمی نے تین دن تک اُس بیچاری کو تنور ہی میں بند پڑا رہنے دیا اس کے بعد جو کھولا تو دیکھتا کیا ہے کہ وہ مسکرا رہی ہے اسے اس ماجرے سے بڑی حیرت ہوئی ایک ہاتف نے فوراً ہی آواز دی کہ ہمارے پیاروں کو آگ نہیں جلایا کرتی اس پر وہ تائب ہوا اور بڑی اچھی توبہ کی ابو یزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ جو خدا شناس لوگ ہیں وہ خود آگ کے لئے عذاب ہیں اور جو اُس کی معرفت نہیں رکھتے آگ اُن کے لئے عذاب ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر دوزخ مجھے دیکھ لیتی تو اُس کی آگ سرد ہو جاتی۔ مسئلہ :۔ اگر کوئی اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو دوزخ میں جانا پسند کرتی ہے تو تجھ پر طلاق اور اس کے جواب میں عورت کہے کہ ہاں پسند کرتی ہوں تو وقوع طلاق میں دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ اُس کا قول مقبول نہیں ہو سکتا کیونکہ دوزخ میں جانا کوئی بھی پسند نہیں کرتا اس لئے وہ یقیناً جھوٹی ہے دوسرے یہ کہ اُس کا قول (اس کے حق میں) قبول کر لیا جائیگا اور اس پر طلاق پڑ جائے گی کیونکہ یہ امر اُسی کے کہنے سے معلوم ہو سکتا ہے اور وہ خود اس کا اقرار کرتی ہے اس کو علائی نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے۔ فائدہ :۔ امام غزالی رحنے بیان کیا ہے کہ خدا نے داودؑ پر وحی بھیجی کہ زمین والوں کو میرا یہ پیغام پہونچا دیجئے کہ جو مجھ سے محبت کرے میں اس کا محبوب ہوں اور جو میرا ہم نشین ہے میں اُس کا ہم نشین ہوں اور جس کو مجھ سے اُنس ہو میں اُس کا انیس ہوں اور جو مجھ سے مصاحبت رکھے میں اُس کا مصاحب ہوں اور جو مجھے پسند کرے میں اُسے پسند کرتا ہوں اور جو میری اطاعت کرے میں اُس کا کہا مانتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے دوستوں کا خمیر ابراہیمؑ و موسیٰؑ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خمیر میں سے بنایا ہے اور اپنے نور سے مشتاقوں کے دلوں کو روشن کیا ہے اور ان کو اپنے جلال کی نعمت دی ہے بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے زمین میں تین سو بندے ایسے ہیں جن کے دل آدمؑ کے دل کی طرح ہیں اور چالیس ایسے ہیں جن کے دل موسیٰؑ کے دل کی طرح ہیں اور سات ایسے ہیں کہ جن کے دل ابراہیمؑ کے دل کی طرح ہیں اور پانچ ایسے ہیں جن کے دل جبرئیل کے دل کی طرح ہیں اور تین ایسے ہیں جن کے دل میکائیل کے دل کی طرح ہیں۔ اور ایک بندہ ایسا ہے جس کا دل اسرافیلؑ کے دل کی طرح ہے اور جب یہ ایک مر جاتا ہے تو خدا تعالیٰ بجائے اُس کے ان تین میں سے کسی کو قائم مقام کر دیتا ہے اور جب ان تین میں سے کوئی مرتا ہے تو ان پانچ میں سے کوئی قائم مقام ہو جاتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی مرتا ہے تو ان سات میں سے کوئی قائم مقام ہوتا ہے اور جب اُن سات میں

سے کوئی مرتا ہے تو اُن چالیس میں سے کوئی قائم مقام ہوتا ہے اور جب اُن چالیس میں سے کوئی مرتا ہے تو اُن تین سو میں سے کوئی قائم مقام ہوتا ہے اور جب ان تین سو میں سے کوئی مرتا ہے تو عامۂ خلق سے کوئی قائم مقام کر دیا جاتا ہے۔ یافعیؒ نے کسی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قلب مبارک کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے قلب مبارک سے اشرف کوئی قلب ہی نہیں پیدا کیا ہے اور آپ کے قلب مبارک کو اور انبیاءؑ کے قلوب سے وہی نسبت ہے جو آفتاب کو تاروں سے ہے۔

حکایت: عیسیٰؑ کے بعد اصحاب کہف باہر آئے اور وہ سات جوان تھے اور اُن کا کتا بھی زرد رنگ کا اُن کے پیچھے ہو لیا باوجودیکہ انھوں نے اُس کو کئی بار ہنکایا لیکن وہ نہ لوٹا بلکہ کہنے لگا کہ مجھ سے تم لوگ خوف مت کرو میں تو خدا کے دوستوں سے محبت رکھتا ہوں اور تم سے پہلے میں خدا کو پہچان چکا ہوں اس پر انھوں نے اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیا اور نسفی رحمہ نے بیان کیا ہے ان کے ساتھ وہ بھی جنت میں جائیگا اسی طرح صالحؑ کی اونٹنی اور ابراہیمؑ کا گوسالہ بھی جنت میں جائیگا اور انشاء اللہ اس کا بیان باب الکرم میں آگے آتا ہے اور اسمٰعیلؑ کا مینڈھا بھی اور یہ وہی تھا جس کی ہابیل نے قربانی کی تھی اور بنی اسرائیل کی گائے بھی اور اس کا ذکر بھی بر الوالدین کے بیان میں آتا ہے اور یونسؑ کی مچھلی اس کا ذکر باب الامانۃ میں آتا ہے اور سلیمانؑ کی چیونٹی اس کا ذکر باب زہد میں آتا ہے اور بلقیسؑ کا ہُدہُد اس کا ذکر باب الکرم میں آتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ اور اس کا ذکر مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا میں آتا ہے اور عُزیر کا گدھا اور بعض نے یعقوبؑ کا بھیڑیا ان سب پر اور بڑھایا ہے اور اس کا بیان باب الغیبۃ والنمیمۃ میں آتا ہے **حکایت**: کسی عورت نے ایک عارف سے کہا کہ ہمارے پاس گھنا ہوا گیہوں تھا ہم نے اُسے پیس ڈالا اُس کے ساتھ گھن پس گیا اور گھنا ہوا باقلا تھا اُس کو جو پیسا تو گھن صحیح وسالم نکل آیا تو انھوں نے جواب دیا اس لئے کہ بڑوں کی صحبت سے سلامتی حاصل ہوتی ہے **مولفؒ کہتا ہے**۔ کہ اس پر یہ امر بھی دال ہے کہ اصحاب کہف کے کتے نے اُن کی صحبت اختیار کی تو یہ نتیجہ نکلا کہ قیامت تک قرآن پاک میں اس کا ذکر رہیگا اور انھیں کے ساتھ پل صراط پر سے گذریگا اور جب جنت کے دروازے پر پہونچیگا تو رضوان مانع ہوگا آواز آئے گی کہ ان کے ساتھ اس کو بھی آنے دو پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس کو جنت میں ایک باغ ملے گا جس کا طول پانچ سو برس کی راہ ہوگا۔ اور اہل جنت کے محل اُس سے بلند ہوں گے پس جب کبھی کتا نظر اٹھائیگا جنتی اسے نظر آئیں گے۔ قشیری نے بیان کیا ہے کہ جب وہ ان کی صحبت میں رہا تو ان کو اس کی نجاست اور بے قدری سے کچھ ضرر نہیں پہونچا چونکہ کتے نے چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے تھے یعنی اولیاء کے دروازہ پر بیٹھا تھا تو قیامت تک کہا جائیگا کہ اُن کا کتا چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے لیکن مومن بچاس بار اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھایا کرتا ہے تو کیا پھر بھی یہ گمان ہو سکتا ہے کہ نامراد لوٹے گا اور اصحاب کہف کے اوصاف میں قرآن پاک میں یہ ارشاد ہوا ہے اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں اور چوتھا اُن کا کتا ہے اور اس امت کے اوصاف

میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ تین آدمی کبھی سرگوشی نہیں کرتے مگر چوتھا وہ ہوتا ہے اور نہ پانچ مگر چھٹا وہ ہوتا ہے اور حضرت علیؓ کا قول ہے کہ اہل کتاب کے نزدیک اصحاب کہف تین سو شمسی سال تک ٹھہرے رہے ۔ اور خدا تعالیٰ نے قمری سال کے حساب سے تین سو سال بیان کئے ہیں اور چونکہ شمسی اور قمری سال میں ہر سو سال میں تین سال کا تفاوت پڑتا ہے اس لئے کلام پاک میں اتنا اور بڑھا دیا ہے اور نو سال انھوں نے اور بڑھالئے انشاء اللہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بیان میں نہایت عمدہ عمدہ باتیں آتی ہیں ۔

فائدہ :- حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت آئی ہے کہ جس کو خدا کی ہم نشینی منظور ہو وہ اہل تصوف کی ہم نشینی اختیار کرے ایک شخص نے امام احمدؒ بن حنبل سے کہا کہ یہ صوفی لوگ مسجد میں بلا علم کے بیٹھے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ علم ہی نے ان کو مسجد میں بٹھا رکھا ہے اور ان میں سے ہر شخص ایک ایک ٹکڑے پر قناعت کرتا ہے پھر بھلا اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے کہ جو دنیا سے ایک ٹکڑے ہی پر قانع ہو پھر اس نے کہا وہ تو وجد میں آ آ کر خوب ناچتے کودتے ہیں انھوں نے جواب دیا تو کیا مضائقہ ہے خدا ہی کے لئے تو طرب میں آ کر ایسا کرتے ہیں ۔ **حکایت** :- ابراہیم بن ادھمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا میں نے اس کا حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میں خدا کے دوستوں کے جیسے ثابت بنانی اور مالک بن دینار اور اسی طرح بہتوں کے اس نے نام گنوائے اور کہنے لگا کہ ان سب کے نام لکھنے کو اترا ہوں میں نے اس سے پوچھا کہ میرا بھی نام ان میں ہے اس نے کہا کہ نہیں تو میں نے کہا اچھا جب لکھ چکنا تو ان کے نیچے یہ بھی لکھ دینا کہ ابراہیم خدا کے دوستوں کا دوست ہے اسی وقت فرشتہ نے کہا کہ خدا کا مجھے ابھی حکم آ پہونچا ہے کہ سب سے پہلے آپ کا نام لکھوں مؤلف کہتا ہے کہ اسی جیسی ایک روایت مالک بن دینار سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیداری میں دیکھا کہ دو شخص کچھ لکھ رہے ہیں ان سے حال پوچھا تو کہنے لگے کہ ہم خدا کے دوستوں کے نام لکھتے ہیں میں نے کہا کہ تمھیں خدا کی قسم بتاؤ تو کہ میرا بھی نام ان میں ہے انھوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا اس کے بعد خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تو بھی انھیں میں ہے اور انھیں کا ساتھی ہے کیونکہ آدمی اسی کا ساتھی ہوتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے خدا نے موسیٰؑ پر وحی بھیجی اور پوچھا کہ آپ نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے انھوں نے عرض کیا میں نے نماز پڑھی روزے رکھے خیرات دی، تسبیح پڑھی، تلاوت کی ارشاد ہوا کہ نماز آپ کے لئے نور ہے روزہ آپ کے لئے ڈھال ہے خیرات آپ کے لئے سایہ ہے تسبیح سے آپ کے لئے درخت لگیں گے تلاوت سے آپ کے لئے (پل صراط پر سے) گذرنا آسان ہو گا بتلائیے وہ عمل کہاں ہے جو آپ نے محض ہمارے لئے کیا ہو انھوں نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمائیں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا کبھی میرے ولی سے دوستی کی ہے یا میرے دشمن سے دشمنی رکھی ہے اسوقت موسیٰؑ کو معلوم ہوا کہ سب سے افضل عمل محض خدا کے لئے محبت اور خدا ہی کے لئے بغض رکھنا ہے ۔

حکایت :- امام رازی نے مفسرین کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد

کردہ غلام ثوبانؓ کو حضرت سے نہایت سخت محبت تھی وہ آپ سے جدائی پر صبر نہ کر سکتے تھے ایک دن وہ آپ کے پاس اس حالت سے آئے کہ رنگ متغیر اور جسم ناتوان ہو رہا تھا آپ نے ان سے سبب دریافت کیا وہ بولے یا نبیؐ اللہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے مگر مجھے آخرت یاد آئی تھی اور نیز ایک دن گذر گیا تھا اور مجھے آپ کا دیدار میسّر نہ ہوا تھا میں آپ کا بڑا مشتاق ہو رہا تھا اب اس سوچ میں ہوں کہ دیکھئے آخرت میں میری کیفیت کیا ہوتی ہے کیونکہ اگر میں جنت میں گیا بھی تو غلاموں کے ساتھ ہوں گا اور آپ نبیوں کی جماعت میں تشریف فرما ہوں گے پھر بھلا مجھے کبھی آپ کا دیدار کیوں میسّر ہونے لگا اور آپ کی جدائی سے مجھے صبر آسکیگا نہیں دیکھئے کیا گذرے اس پر وہ آیت نازل ہوئی جس کا مضمون یہ ہے کہ جو خدا اور رسول کے فرمانبردار رہتے ہیں وہ لوگ تو ان کے جن کو خدا نے نعمتیں دی ہیں یعنی نبیوں وصدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے اور نودی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ ثوبانؓ کے باپ کا نام بجدُدُ (بالضم باء موحدہ و سکون جیم موحدہ و دال مضمومہ) تھا انکو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کر دیا تھا انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو ستائیس حدیثیں روایت کی ہیں۔

مسئلہ: کسی شخص کو نانی کی میراث نہیں ملتی کیونکہ نانی ذوی الارحام میں سے ہے لیکن نواسی کو نانی کی میراث میں سے چھٹا حصہ ملتا ہے۔ رہی دادی کی میراث تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ اگر اس (دادی) کا باپ یا بیٹا نہ ہو تو پوتا وارث ہوتا ہے اگر اس (دادی) کی ایک بیٹی ہو تو آدھا اس بیٹی کو باقی پوتی کو ملتا ہے اور اگر دو بیٹیاں ہوں تو دو تہائی دونوں بیٹوں کو ملتا ہے باقی پوتی کو اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کی ماں اور دادی ہو تو چھٹے حصہ میں دونوں شریک ہو جائیں گے۔ **مؤلف** کہتا ہے کہ کسی شخص سے ایک مسئلہ پوچھا گیا کہ تین بھائی متفرق ہیں ان کو کیا میراث ملے گی وہ متحیر رہگیا اور کہنے لگا جبتک سب اکٹھا نہوں گے میراث تقسیم نہ ہوگی اس نے جواب دیا کہ سب موجود ہیں تو کہنے لگا جب سب موجود ہیں تو متفرق کیسے ٹھہرے (مطلب یہ تھا کہ تین بھائی ہیں جنکا رشتہ الگ ہے) اس مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ ایسے تین بھائیوں میں سے میت کے اخیافی بھائی (ماں میں شریک) کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی حقیقی (ماں اور باپ دونوں میں شریک) بھائی کو ملے گا اور علاتی (صرف باپ میں شریک) بھائی کو کچھ نہ ملے گا وہ اس صورت میں محروم رہے گا۔ لیکن اگر ایسی ہی تین بہنیں ہوں تو میت کی حقیقی (باپ اور ماں دونوں میں شریک) بہن کو آدھا اور اخیافی (صرف ماں میں شریک) بہن کو چھٹا حصہ اور علاتی (صرف باپ میں شریک) بہن کو بھی چھٹا حصہ ملے گا واللہ اعلم اور اگر یہ سب جمع ہو جائیں اس طرح پر کہ کوئی شخص ایک ایک حقیقی بھائی اور بہن ایک ایک علاتی بھائی اور بہن ایک ایک اخیافی بھائی اور بہن چھوڑ مرے تو اس مسئلہ کی یہ صورت ہوگی کہ تین سے مسئلہ بنکر اٹھارہ سے اس کی تصحیح ہوگی اور اخیافی (صرف ماں میں شریک) بھائی اور بہن کو اٹھارہ میں سے تین تین برابر ملیں گے باقی بارہ میں سے حقیقی بھائی کو آٹھ اور حقیقی بہن کو چار ملیں گے علاتی بھائی اور بہن اس صورت میں محروم رہیں گے اخ واخت لام
۳ ۳

اخِ واخت لابوین — اخ واخت للاب۔

فائدہ: ۔جب مومن دل سے جان لے کہ خدا کے لئے کون سے صفات ضروری ہیں اور کون سے اس کی ذات کی نسبت محال ہیں تو بیشک وہ موحد بن گیا اور یہی نفی واثبات کلمۂ توحید میں مجتمع ہیں اول میں نفی ہے اور آخر میں اثبات اور اسم اعظم سب کے آخر میں لانے سے یہ اشارہ ہے کہ اس کے بعد کوئی شئی نہیں **فائدہ** نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ خبر میں وارد ہوا ہے کہ جب عورت ولادت کے قریب ہوتی ہے تو خدا اس کے پاس دو فرشتوں کو بھیجتا ہے ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف آموجود ہوتا ہے جب داہنی طرف والا بچہ کو نکالنا چاہتا ہے تو وہ بائیں طرف پھر جاتا ہے اور جب بائیں طرف والا نکالنا چاہتا ہے تو داہنے طرف پھر جاتا ہے پس عورت درد میں مبتلا ہو جاتی ہے دونوں فرشتے کہنے لگتے ہیں یارب ہم تو اس کے نکالنے سے عاجز آگئے پھر خدا تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ اے میرے بندے میں کون ہوں وہ عرض کرتا ہے آپ اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سجدہ میں گر پڑتا ہے اور حالت سجدہ میں سر کے بل نکل پڑتا ہے۔ **فائدہ**: اگر درد زہ والی عورت الماس خشک کا پوست چار مثقال پی لے تو بہت جلد وضع حمل ہو جائے۔ حاملہ کو مناسب ہے کہ جب وضع حمل کے دن قریب آگئیں تو روزانہ حمام میں جایا کرے امام رازی کا بیان ہے کہ بارہا میں نے تجربہ کیا نافع پایا ہے کہ اگر درد زہ والی عورت کو ماشہ زعفران پلا دیا جائے تو خدا کے حکم سے فوراً وضع حمل ہو جائے۔ زعفران اگر سونگھا جائے تو شقیقہ یعنی آدھا سیسی کے درد کو نافع ہے اور اگر پیا جائے تو درد پشت کو نافع ہے اور اگر کھانے پینے کی چیزوں میں ڈال کر استعمال کیا جائے تو رنگ خوب نکھرتا ہے اور جس گھر میں رکھا جائے تو وہاں گرگٹان نہیں آتا اور اگر اونی کپڑوں میں رکھا جائے تو کیڑے دور رہتے ہیں۔ حاوی میں مذکور ہے کہ زعفران بلغم کا مصلح و مقوی قلب و مہیج باہ و مزیل نسیان اور مفرح ہے طبیعت میں نشاط پیدا کرتا ہے **لطیفہ**: ابن سیرین سے کسی شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغا اللہ اللہ اللہ کہتا ہے انھوں نے جواب دیا کہ تیری اجل کے تین دن رہے ہیں چنانچہ جیسا انھوں نے کہا تھا ویسا ہی ہوا۔ میں نے تہذیب الاسماء واللغات میں دیکھا ہے کہ محمد بن سیرین تیس صحابیوں سے ملے ہیں اور ان کے باپ انس بن مالک کے غلام تھے انھوں نے ان کو بیس ہزار درہم پر مکاتب بنا دیا تھا چنانچہ وہ ادا کر کے آزاد ہو گئے تھے ان کی ماں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی تھیں واللہ اعلم۔

باب

موت کا ذکر

خدا تعالیٰ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے کہ بیشک آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ سب بھی مرنے والے ہیں اور پہلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو فی الجملہ تسلی رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موت مسلمان کیلئے تحفہ ہے اور کسی عارف کا قول گذر چکا ہے کہ دنیا بلا موت کے ایک دانگ کے برابر بھی نہیں عائشہؓ نے ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا شہیدوں کے ساتھ بھی کسی کا حشر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس کا جو اپنی موت کو شب و روز میں بیس بار یاد کرتا رہیگا اور دوسری حدیث میں ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے علیؓ جو کوئی روزانہ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (یعنے اے اللہ میری موت میں اور موت کے بعد کی حالت میں برکت دے) پڑھا کرے تو خدا نے جو نعمتیں اسے دنیا میں دی ہوں گی اس کا اس سے حساب نہ لیگا اور دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا میں مومن کی پیٹ کے بچہ کی سی حالت ہے جب نکلتا ہے تو روتا ہے اور جب روشنی دیکھ لیتا ہے تو اپنی جگہ واپس جانا نہیں چاہتا اسی طرح مومن موت سے گھبراتا ہے جب اپنے رب کے پاس پہونچ جاتا ہے تو دنیا میں لوٹ کر آنا پسند نہیں کرتا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مومن فرشتوں کو دیکھتا ہے تو وہ اس سے کہتے ہیں کہ ہم تجھے دنیا میں واپس لے چلیں گے وہ کہتا ہے کہ وہ تو غم و الم کا گھر ہے البتہ خدائے عزوجل کے پاس چلیں گے۔

فائدہ: جسے اپنے دین کے ضائع ہونے کا خوف نہ ہو اسے موت کی آرزو کرنا مکروہ ہے امام رازی نے خدا تعالیٰ کے قول یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ مردہ سے زندہ کے نکالنے کے بیان میں خدا نے فعل ذکر کیا ہے کیونکہ وہ مردہ سے اشرف ہے پس مناسب ہوا کہ مردہ سے زندہ کے نکالنے کے بیان میں اس سے زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے جتنا کہ زندہ سے مردہ کے نکالنے کے بیان میں کیا گیا ہے اسی لئے پہلی بات کو فعل سے تعبیر کیا اور دوسری بات کو اسم سے اس کے مفہوم کے بیان میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ہے کہ زندہ سے مراد مومن ہے جو کافر سے نکلتا ہے اور بالعکس اور بعض نے کہا ہے کہ نبات

دانہ سے اور دانہ نبات سے نکلتا ہے بعض نے کہا ہے انڈا مرغی سے نکلتا ہے اور بالعکس اور میں نے شفا میں دیکھا ہے کہ ایک شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے فلانی وادی میں اپنی لڑکی کو ڈال دیا ہے آپ اس کے ساتھ گئے اور اس لڑکی کو آواز دی کہ اے فلانی وہ بول اٹھی کہ اے رسول اللہ حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ تیرے والدین مسلمان ہو گئے ہیں اگر تجھے اُن کے پاس جانا پسند ہو تو میں پہونچا دوں وہ بولی مجھے اُن کی کچھ حاجت نہیں میں نے خدا کو اُن سے بہتر پایا ہے۔ میں نے کتاب العقائق میں دیکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کو ابلیس سے غم تو اسبات کا تھا کہ وہ جنت سے اس دارالمحن کی طرف نکالنے کا باعث ہوا تھا اور خوشی اس بات کی تھی کہ خطا کو اس کی جانب منسوب کر دیا چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے شیطان نے اُن دونوں کو زلت یعنی لغزش میں ڈال دیا زلۃ (بفتح زا وتشدید لام) بمعنے خطا وگناہ ہے اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو دسترخوان سے لے لیا جائے اور زلۃ (بکسر زا) چکنے پتھر کو کہتے ہیں اور زُلۃ (بضم زا) ضیق نفس کو کہتے ہیں اس کو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے ابراہیم کو آگ سے اسکو دیکھنے کے وقت غم ہوا تھا لیکن جب اُس کو سرد اور باعث سلامتی پایا تو خوش ہوئے اور موسیٰؑ کو دریا سے غم یہ پہونچا تھا کہ اُن کی ماں کو خدا کا ارشاد ہوا تھا کہ ان کو دریا میں ڈالدے اور خوشی فرعون کے غرق ہونے سے ہوئی۔ چنانچہ خدا نے فرمایا ہے کہ ہمنے آل فرعون کو ڈبو دیا یعقوبؑ کو قمیص سے غم یہ پہنچا تھا جس کا خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ اُس کے کرتہ پر جھوٹ موٹ خون لگا لائے اور خوشی یہ ہوئی جس کا خدا نے یوں ذکر فرمایا ہے۔ کہ میرے اس کرتہ کو لے جاؤ الآیۃ اسی طرح مومن کو خدا سے غم تو یہ پہنچتا ہے کہ وہ اپنے رب سے ترساں رہتا ہے اور خدا سے خوشی یہ ہو گی کہ اس کا حساب آسانی سے لیا جائیگا اور عذاب دور کر دیا جائیگا۔

کعب احبار نے کہا ہے کہ جس نے موت کو پہچان لیا اُس پر دنیا کی مصیبتیں اور فکریں آسان ہو گئیں اور حدیث میں ہے کہ جب کسی بندہ سے خدا راضی ہوتا ہے تو ملک الموت سے ارشاد فرماتا ہے کہ فلاں بندہ کے پاس جا اور اس کی روح میرے پاس لے آتا کہ عمل کرنے کی زحمت سے آرام دوں میں نے اُس کا امتحان کر لیا جیسا میں نے چاہا تھا ویسا ہی اس کو پایا پس ملک الموت کا نزول ہوتا ہے اس طرح سے کہ ہمراہی میں پانچسو فرشتے ہوتے ہیں اور وہ گل وریحان کی شاخیں اور زعفران کی جڑیں لئے ہوتے ہیں ہر ایک اُن میں سے ایک تازہ بشارت دیتا ہے اس کی روح کے خیر مقدم کے لئے فرشتے دو طرفہ صفیں باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور گل وریحان لئے ہوتے ہیں جب شیطان اُن کو دیکھتا ہے تو اپنا سر پیٹتا ہے اور چلاتا ہے اس وقت اس کے لشکر کے لوگ اس سے کہتے ہیں اجی گرو جی خیر ہے کیا ہوا وہ جواب دیتا ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس بندہ کو کیا کچھ کرامت و بزرگی عنایت ہوتی ہے تم لوگ کہاں رہ گئے تھے جو اس کی خبر نہ لی وہ کہتے ہیں ہم نے تو بہت کچھ کوشش کی لیکن وہ بچا رہا علائی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ ملک الموت کی پیشانی پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہے جب مومن اُسے دیکھتا ہے تو اُسے کلمہ یاد آ جاتا ہے۔ **فائدہ**: قرطبی نے اپنے تذکرہ میں کسی کی

روایت لکھی ہے کہ جو موت کی بہت یاد کیا کرتا ہے اُس کو تین کرامتیں عنایت ہوتی ہیں توبہ کی جلد توفیق ہوتی ہے اس کا نفس قانع ہوجاتا ہے اور عبادت میں نشاط حاصل ہوتا ہے اور جو موت کی یاد بھول جاتا ہے - تین عذاب میں گرفتار ہوتا ہے توبہ کی توفیق دیر میں ہوتی ہے کفاف پر راضی نہیں ہوتا اور عبادت میں سُستی کرتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر چوپایوں کو اپنی موت کا تمھاری طرح علم ہوتا تو تم کو کوئی موٹا جانور کھانے کو بھی نہ ملتا

حکایت :- عیسیٰؑ کا ایک شخص پر گذر ہوا جو اونٹ چرا رہا تھا وہاں انھوں نے ایک موٹا اونٹ دیکھا کہ خوش ہو رہا تھا اور ایک ایک اونٹ کو کاٹ کاٹ کھاتا تھا عیسیٰؑ نے اس کا کان پکڑ کر کہا کہ تو تو مرنے والا ہے پھر کچھ دنوں بعد جو اس شخص پر گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ بدستور اونٹ چرا رہا تھا اور اس اونٹ کو دیکھا کہ دُبلا ہو گیا ہے اور سب سے الگ ہے کھانا پینا چھوٹا ہوا ہے اُس چرواہے سے حال پوچھا تو اس نے کہا کہ اے روح اللہ مجھے معلوم نہیں مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ایک شخص گذرا تھا اور وہ اس کے کان میں کچھ کہہ گیا جب سے اس کی یہ حالت ہوگئی ہے جو آپ دیکھتے ہیں عیسیٰؑ جب موت کی یاد کرتے تھے تو بدن سے خون ٹپکنے لگتا تھا۔ سفیان ثوریؒ جب موت کی یاد کرتے تھے تو کئی روز کسی کام کے قابل نہ رہتے تھے اور جب اُن سے کوئی کچھ پوچھتا تھا تو کہا کرتے تھے کہ میں نہیں جانتا نووی کہتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ تبع تابعین میں سے ہیں ابن مبارک کا بیان ہے کہ میں نے ایک ہزار وایک سو شیوخ سے حدیثیں لکھی ہیں لیکن علم و ورع اور روزی کی تنگی کے لحاظ سے سفیان ثوریؒ سے افضل میری نظر سے کوئی نہیں گذرا اور سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں ثوری کے غلاموں میں سے ہوں ایک سو اکسٹھ ہجری میں اُن کا انتقال ہوا تھا سفیان بن عیینہ کی نسبت شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تفسیر بیان کرنے میں ابن عیینہ سے بہتر میری نظر سے کوئی نہیں گذرا سفیانؒ کہتے ہیں کہ میں نے چار برس کی عمر میں قرآن شریف پڑھ لیا تھا اور جب سات برس کا تھا تو حدیثیں لکھتا تھا اور انھوں نے ستر حج کئے تھے اور ہر سال کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ایسا نہ ہو کہ اس مکان میں میرا یہ آخری آنا ہو لیکن ایک بار کہنے لگے کہ اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے چنانچہ اسی سال مکہ میں سنہ ایک سو اٹھانوے ہجری میں انتقال فرماگئے مؤلف کا بیان ہے کہ میں نے اُن کی قبر کی بارہا زیارت کی ہے اور یہ بھی شافعی رحہ کے شیوخ میں سے ایک تھے -

دو نصیحتیں :- پہلی نصیحت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ موقف یعنی میدان قیامت میں ہزار قسم کے ہول ہوں گے سب میں ادنیٰ درجہ موت ہے اور موت میں ننانوے جذبہ ہیں اور ایسے کہ تلوار کی ہزار ضربیں بھی اُن میں کی ایک جذبہ سے کہیں کمتر ہیں۔ پس جو چاہے کہ ان ہولوں سے خدا اُسے امن میں رکھے تو ہر نماز کے بعد اُسے چاہیئے کہ یہ دس کلمات پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعْدَدْتُ - لِکُلِّ حَوْلٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِکُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلِکُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِکُلِّ رَخَآءٍ

وَشِدَّۃٍ اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ وَلِکُلِّ اُعْجُوْبَۃٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلِکُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَلِکُلِّ مُصِیْبَۃٍ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلِکُلِّ ضِیْقٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَلِکُلِّ قَضَاءٍ وَّ قَدَرٍ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلِکُلِّ طَاعَۃٍ وَمَعْصِیَۃٍ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ دوسری نصیحت عقائق میں مذکور ہے کہ سماع (گانا سننے) کی تین قسمیں ہیں ایک کی کشش کا اثر بدن پر ہوتا ہے اور وہ سماع شیطان ہے جیسے کہ مزمار لینے نے وغیرہ سے اور لوذی نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ نے حرام ہے اور ان کے سوا اور لوگوں نے جائز کہا ہے نزہتہ النفوس والا خکار میں نے کے منافع میں لکھا ہے کہ اگر پرانا نے (بانس یا نرکل) جلاکر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگایا جائے تو آنکھ کی سفیدی کٹ جاتی ہے اور اُس کے سبز پتوں کے اوپر جو تری ہوتی ہے اگر وہ آنکھ میں لگائی جائے تو اُس کا بھی یہی اثر ہے اور اگر اس کی جڑ جلاکر برابر کی مہندی ملاکر خضاب لگایا جائے تو بالوں کو قوت پہونچتی ہے اور روئیدگی میں مدد دیتا ہے اور اگر سبز پتے پیس کر جمرہ یا گرم اورام پر ضماد کیے جائیں تو نفع دیتا ہے دف مباح ہے اسی طرح صماویہ کا ڈھول لیکن دونوں مسجد میں مکروہ ہیں اور تلاوت قرآن کے وقت حرام ہیں اور مردوں کے لئے تالیاں بجانا حرام ہے باقی رہا صوفیہ کا سماع اس پر انکار نہیں ہوسکتا بشرطیکہ نیت درست ہو اور بیجا نظر بازی سے آنکھیں بچی رہیں اگر کہا جائے کہ یہ کیا وجہ ہے کہ شعر سننے پر تو وجد ہوتا ہے اور قرآن کے سننے سے نہیں حتی کہ اسی وجہ سے بعض فقہائے خشک کو انکار کا موقع ملتا ہے جواب یہ ہے کہ قرآن پاک ایک نہایت سخت (حاکمانہ) کلام ہے جس کے سامنے سوائے سکوت اور خاموشی کے کان لگائے رہنے کے اور کچھ زیبا نہیں اور یہ بھی وجہ ہے کہ وہ بارہا سننے میں آتا ہی رہتا ہے اور یہ بھی ہے کہ شعر انسان کا کلام ہوتا ہے انسانی طبیعت کو اُس سے مناسبت ہوتی ہے بخلاف کلام اللہ کے کہ انسان میں اور اس میں ایسی مناسبت نہیں بغوی نے خدا تعالیٰ کے قول اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا (یعنی بیشک ہم آپ پر ایک سخت کلام کا القا کریں گے) کے متعلق اسوجہ کو ذکر کیا ہے حسن بن فضل نے بیان کیا ہے کہ زبان پر یہ کلام آسان ہے لیکن میزان میں نہایت وزنی ہوگا اور ایک قسم کی سماع سے روح کو کشش ہوتی ہے اور وہ سماع ہے جو عالم غیب سے خطاب کے وقت سننے میں آتا ہے اور صورت اس کی یہ ہے کہ عزرائیلؑ مومن کے پاس اُتر کر آتے ہیں اور روح کو بدن سے کھینچتے ہیں اس وقت روح کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر ہزار زنجیروں میں جکڑ کر بھی کھینچیں تو کبھی نہ نکلے اس وقت خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا رہنے دو یہ بغیر سماع کے نہ نکلے گی تب وہ پکار کر کہتے ہیں کہ اے نفس مطمئنہ اس کہنے کے ساتھ ہی حلاوت خطاب سے بدن سے نکل کر پرواز کر جاتی ہے اور قیامت تک

۱؎ اے اللہ میں نے ہر ہول کے لئے لا الٰہ الا اللہ کو اور ہر فکر و اندوہ کے لئے ماشاء اللہ کو اور ہر نعمت کے لئے الحمد للہ کو اور ہر نرمی و سختی کے لئے الشکر للہ کو اور ہر عجیب شے کے لئے سبحان اللہ کو اور ہر گناہ کے لئے استغفر اللہ کو اور ہر مصیبت کے لئے انا للہ وانا الیہ راجعون کو اور ہر تنگی کے لئے حسبی اللہ کو اور ہر قضا و قدر کے لئے توکلت علی اللہ کو اور ہر طاعت اور گناہ کے لئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو مہیا کر رکھا ہے ۱۲ ؁

اُڑتی پھرتی ہے پھر اُس وقت اس سے کہا جائیگا کہ اپنے رب کی طرف لوٹ یعنی بدن میں پھر داخل ہو اس وقت بدن سے اس کو اور بدن کو اُس سے خوشی ہوگی اور کہے گی کہ جب سے مجھے قرار نہیں آیا تھا بدن کہے گا مجھے کیڑوں اور مٹی نے کھالیا تھا اب منادی پکاریگا کہ اس اجتماع کے بعد اب کبھی فراق نہ ہوگا اور ایک فرشتہ آکر اس سے کہیگا تجھے خوشخبری ہو کہ جوں جوں تیری ہڈیاں بوسیدہ ہوتی گئیں تیرے گناہ مٹتے گئے چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ فرماتے ہیں موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے ۔

لطیفہ: نسفیؒ نے زہرۃ الریاض میں بیان کیا ہے کہ جب بندہ کی موت قریب آلگتی ہے تو چار فرشتے اُترتے ہیں پہلا کہتا ہے کہ اے بندۂ خدا تجھ پر سلام ہو میں نے مشرق سے لیکر مغرب تک ساری زمین چھان ڈالی لیکن تیرے لئے ایک قدم کی بھی کہیں گنجائش مجھے نہیں ملی پھر دوسرا کہتا ہے کہ اے بندۂ خدا تجھ پر سلام ہو میں نے تمام دنیا کے دریا چھان ڈالے لیکن تیرے لئے اب ایک گھونٹ پانی کا موقع بھی مجھے کہیں نہیں ملا پھر تیسرا کہتا ہے اے بندۂ خدا تجھ پر سلام ہو میں نے مشرق سے لیکر مغرب تک زمین چھان ڈالی لیکن کہیں تیرے نصیب کا ایک لقمہ بھی مجھے نہیں ملا پھر چوتھا کہتا ہے کہ اے بندۂ خدا تجھ پر سلام ہو میں نے مشرق سے لیکر مغرب تک زمین چھان ڈالی لیکن کہیں تیرے نام کی ایک سانس بھی مجھے نہیں ملی جو تو دم لے لے ۔ **مسئلہ**: قرطبی نے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ روح کے بارے میں لوگوں نے بڑا اختلاف کیا ہے اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ وہ ایک جسم لطیف ہے اور اس سے کچھ ہی پہلے بیان کیا ہے کہ روح کی دو آنکھیں اور دو ہاتھ بھی ہوتے ہیں پھر اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ روحیں کبھی زمین پر قبر کے قبوں پر رہتی ہیں اور کبھی آسمان پر رہتی ہیں لیکن جنت میں نہیں، عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ کوئی ایسا نہیں مرتا جس کی روح فرشتہ کے ہاتھ میں نہ ہوتی ہو اور پھر وہ برابر اپنے بدن کو دیکھتی نہ رہتی ہو کہ کیسے نہلایا جاتا ہے کیسا کفن دیا جاتا ہے کیسے لوگ اُسے لیجاتے ہیں پھر قبر میں وہ روح بٹھائی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ تیری تعریف کرتے ہیں اُسے سُن اس کو حافظ ابونعیم نے بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ روحیں ہر جمعہ کو ہمیشہ اپنی قبروں کی زیارت کو آیا کرتی ہیں اسی لئے شب جمعہ و یوم جمعہ اور شنبہ کی صبح کو قبروں کی زیارت کو علماء نے مستحب کہا ہے نووی رحمہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بنؒ دینار تابعین میں سے امام شمار کئے جاتے ہیں اور سفیان بن عیینہؓ نے کہا ہے کہ عمرو بن دینار ثقہ ہیں ثقہ ہیں ثقہ ہیں ثقہ ہیں چار بار کہا گو یہ غلام تھے لیکن خدا نے ان کو علم کا شرف عنایت فرمایا تھا ایک سو چھبیس ہجری میں اسّی برس کی عمر میں انتقال فرمایا ۔

روضہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ سے کہے کہ تیری روح کو طلاق تو طلاق پڑ جائے گی اور ہمارے شیخ علامہ نے بیان کیا ہے کہ اگر زندگی سے وہ صفت مراد لی جائے جو نفس کے ساتھ قائم ہے تو طلاق نہیں پڑے گی جیسے کہ اور صفات کا حال ہے مثلاً اگر کہے تیری سماعت یا تیری بصارت یا تیری گفتگو یا تیری ہنسی کو طلاق ہے تو طلاق نہیں پڑتی روضہ میں انھیں صفات میں موٹاپا بھی مذکور ہے اوزاعی نے کہا ہے کہ یہ سہو ہے کیونکہ اس میں طلاق کا واقع ہونا ہی صحیح ہے جیسا کہ رافعی اور قاضی کو یقین ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ اپنے مردوں کو کفن اچھا دیا کرو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں اور باہم فخر کیا کرتے ہیں ابن مبارک نے کہا ہے کہ مجھے تو یہ پسند آتا ہے کہ اس کپڑے کا کفن دیا جائے جس کو پہن کر کوئی نماز پڑھا کرتا ہو۔ نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں کہا ہے کہ عبداللہ بن مبارک کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے اور ان کی محبت سے مغفرت کی امید ہے یہ تبع تابعین میں سے تھے اور ان کے باپ ایک ترکی غلام تھے ایک سو اکیاسی ہجری میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی نووی نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ کفن کو ذخیرہ بنا کر رکھنا مکروہ ہے مگر ہاں اس کا یقین ہو کہ وہ حلال کمائی سے ہے تو مضائقہ نہیں۔ قرطبی نے کہا ہے کہ اہل سنت کا قول ہے کہ روح کو ملائکہ خدا کے پاس لیجاتے ہیں اگر وہ نیک بخت ہوتی ہے تو ارشاد ہوتا ہے اسے لے جاؤ اور جنت میں اس کا ٹھکانا اسے دکھلاؤ جب تک اس کا غسل وکفن ہوتا رہتا ہے اسے سیر کراتے ہیں جب غسل وکفن ہو چکتا ہے تو بدن اور کفن کے درمیان آجاتی ہے اور جب جنازہ لے چلتے ہیں تو برا بھلا کلام جو کوئی کہتا ہے سب سنتی رہتی ہے۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ ایک جماعت قائل ہے کہ جنازہ کے پیچھے کچھ کلام کرنا حتیٰ کہ استغفر اللہ کہنا بھی مکروہ ہے اور اس جماعت میں حسن بصری اور ابن جبیر اور اسحٰق بن راہویہ بھی داخل ہیں اور صحیح یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے ذکر میں مشغول رہنا مستحب ہے جیسا کہ اذکار کے بیان میں ذکر کیا ہے لیکن آہستہ ہونا چاہیئے واللہ اعلم اور جب مردہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو روح بدن میں داخل ہو جاتی ہے یعنے عالم برزخ میں جو بدن مرحمت ہوتا ہے تاکہ اس سے سوال کیا جائے اسے آرام و تکلیف پہونچائی جائے اور خیرات اور دعا کا ثواب بھی اسے پہونچتا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ مومن کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے کی سی ہوتی ہے کہ ہر شئے سے اسے تعلق رہتا ہے باپ یا بیٹے یا بھائی یا دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے زندوں کی دعا کرنے سے مردوں کی قبروں میں پہاڑ دن کے برابر نور داخل ہوتا ہے۔ اور مردوں کے لئے دعا ایسی ہوتی ہے جیسے کہ دنیا میں زندوں کے لئے تحفہ و تحائف فرشتہ مردے کے پاس نور کا طبق لیکر جاتا ہے اور اس پر نوری خوان پوش پڑا ہوتا ہے اس سے جا کر کہتا ہے کہ تیرے فلاں بھائی یا تیرے عزیز و قریب نے پاس سے تیرے لئے یہ تحفہ آیا ہے یہ سن کر وہ خوش ہو جاتا ہے جسطرح کہ زندے تحفہ و تحائف سے خوش ہوتے ہیں۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: بروایت انس رضؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو کسی مومن کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے اور پھر بھی خدا اس مردے کو نہ بخشدے وہ دعا یہ ہے

لہٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَبْقٰی اِلَّا وَجْهُهٗ وَلَا یَدُوْمُ اِلَّا مُلْکُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا وِتْرًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

لہٖ ساری حمد اس خدا کے شایان ہے کہ سوا اس کے وجہ کریم کے کسی کو بقا نہیں سوا اس کے ملک کے کسی کو دوام نہیں اور میں اس امر کی شہادت ادا کرتا ہوں کہ سوائے خدا کے وحدہ لاشریک کے جو معبود یکتا و بے نیاز اور اکیلا ہے کوئی قابل عبادت نہیں نہ اس کی بی بی ہے نہ بچے نہ اس سے کوئی پیدا ہو اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اور شہادت بھی ادا کرتا ہوں کہ حضور اسکے بندے اور رسول ہیں خدا محمد نبی امی کو ایسی جزا دے جسکے آپ لائق ہیں ۱۲

وَرَسُولَهٗ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ مَاهُوَ اَهْلُهٗ - **دوسرا فائدہ** :- بروایت انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان آیۃ الکرسی پڑھ کر اہل قبور کو بخشتا ہے تو مشرق سے لے کر مغرب تک ہر ہر قبر میں خدا چالیس چالیس نور داخل کرتا ہے اور ان کی خوابگاہوں کو ان پر فراخ کر دیتا ہے اور پڑھنے والے کو ستر نبیوں کا ثواب دیتا ہے اور ہر آیت کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ہر ہر مردے کے عوض اس کی دس دس نیکیاں لکھتا ہے۔ نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے انس بن مالک بن نضر بن ضمضم (بفتح ہر دو ضاد) نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ہزار دو سو چھیاسی حدیثیں روایت کی ہیں اور بیس برس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے آپ نے ان کے مال اور اولاد میں برکت کی دعا فرمائی تھی ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ اہل بصرہ میں سے تین ایسے شخص گذرے ہیں کہ جب تک انھوں نے اپنے صلب سے سو سو لڑکے دیکھ نہیں لئے ہیں وفات نہیں پائی یعنی انس بن مالک و ابوبکر و خلیفہ انس بن مالک کا بصرہ سے باہر کوئی ڈیڑھ فرسخ کے فاصلہ پر انتقال ہوا ہے اس وقت ان کی عمر نناوے سے تجاوز کر چکی تھی جس دن انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا انتقال ہوا تو قتادہ رحمہ اللہ کہنے لگے کہ آج آدھا علم جاتا رہا اور اذکار میں ہے کہ نناوے ہجری میں انس رضی اللہ عنہ کے تینتیس لڑکے بعارضۂ طاعون فوت ہوئے تھے۔

تیسرا فائدہ :- کتاب المختار و مطالع الانوار میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت میری نظر سے گذری ہے کہ پہلی رات سے بڑھ کر مردہ پر کوئی سخت مصیبت نہیں آتی ہے پس خیرات دیکر اپنے مردوں پر رحم کیا کرو اور جس کے پاس نہ ہو وہ دو رکعتیں ادا کرے اور اس میں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور قل ہو اللہ احد گیارہ گیارہ بار پڑھے اور کہے کہ اے اللہ میں نے جس نیت سے یہ نماز پڑھی ہے آپ کو خوب معلوم ہے اے اللہ اس کا ثواب فلاں بن فلاں کی قبر تک پہونچا دیجئے تو اللہ تعالیٰ اسی دم اس کی قبر کی طرف ہزار فرشتے روانہ فرماتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ اور اور ہدیہ ہوتا ہے وہ نفخ صور تک اس کا جی بہلاتے رہتے ہیں اور نماز پڑھنے والے کو درگاہ خداوندی سے اتنی نیکیاں عنایت ہوتی ہیں جتنی کہ ساری دنیا میں وہ چیزیں ہوں گی جن پر آفتاب چمکتا ہے اور اس کے چالیس ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں اور چالیس ہزار حج اور عمرہ کا ثواب پاتا ہے اور جنت میں اس کے لئے ہزار شہر بسا دئیے جاتے ہیں اور ہزار شہیدوں کا ثواب مرحمت ہوتا ہے اور اس کو ہزار جوڑے پہنائے جائیں گے۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ تو بڑے فائدہ کی بات ہے ہر مسلمان کو زیبا ہے کہ مسلمان مردوں کے لئے ہر شب کو یہ نماز پڑھ کر بخشا کرے۔ **چوتھا فائدہ** جو کوئی گورستان میں جا کر یہ دعا اَللّٰهُمَّ [1] رَبَّ [ع] هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رَوْحًا مِّنْكَ وَسَلَامًا مِّنِّيْ پڑھے تو خدا اس کے لئے جتنے مرے ہوئے ہوں سب کے برابر ثواب لکھے اس کو قرطبی نے حسن بصری سے روایت کیا ہے اور ربیع الابرار

---

[1] اے اللہ ان فنا ہونے والی روحوں و کہنہ بدنوں اور بوسیدہ ہڈیوں کے پروردگار جو ایمان کی حالت میں دنیا سے گئے ہیں اپنی طرف سے ان کے پاس راحت اور سلامتی بھیج اور میرا اسلام انھیں پہنچا دے ۱۲۔

[ع] اس دعا کے ابتدائی الفاظ ابن السنی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کئے ہیں۔ (حبیب الرحمٰن)

میں ہے کہ آدم سے لے کر قیامت تک جتنے مردے ہونگے سب کے برابر ثواب ملتا ہے اور یہ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گورستان میں داخل ہونے کے وقت اس کو پڑھتے تھے اور اسی طرح بروایت انس رضی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو گورستان میں جائے اور سورۂ لیسین پڑھکر بخشتے تو خدا اُن مردوں پر آسانی کرے اور اس کو جتنے مردے ہوں سب کے برابر نیکیاں ملیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو مسلمان سکرات موت میں مبتلا ہو اور وہ سورہ لیسین پڑھے تو جب تک کہ رضوان داروغہ بہشت شراب جنت سے اُس کے لئے شربت لے نہ آئیں گے اور وہ اپنے بچھونے پر اس کو پی نہ لے گا ملک الموت اُس کی جان قبض نہ کریں گے بلکہ جب وہ پیکر خوب سیراب ہو چکے گا اس وقت اُس کی روح قبض کیجائے گی اور جس مسلمان کے پاس موت کے وقت سورۂ لیسین پڑھی جائے گی ہر ہر حرف کے مقابلہ میں دس دس ہزار فرشتے اتر کر سامنے صف باندھے ہوئے کھڑے رہیں گے اور اس کے لئے دعائے رحمت واستغفار کرتے رہیں گے اور اُس کے غسل اور کفن اور دفن میں شریک ہوں گے اس کو ابن عماد نے ذریعہ میں ذکر کیا ہے۔ **پانچواں فائدہ** ؛ قبروں کی زیارت کرنا مردوں کے لئے مستحب ہے کیونکہ اس سے دل کو نفع پہونچتا ہے دنیا سے جی پھیکا پڑ جاتا ہے اور آخرت یاد آتی ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے اور عورتوں کے لئے زیارت قبور مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حرام ہے کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مباح ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور غزالی اسی کے قائل ہیں۔ چنانچہ شرح مہذب میں بیان کیا ہے کہ جو جمہور کے نزدیک قطعی ہے وہ یہ ہے کہ زیارت قبور عورتوں کے لئے مکروہ تنزیہی ہے پھر اس کے بعد کسی سے نقل کر کے یوں تفصیل بیان کی ہے کہ اگر اُن کی زیارت سے یہ غرض ہو کہ غم تازہ ہو روئیں اور نوحہ کریں تو حرام ہے اور اگر عبرت حاصل کرنا مقصود ہو تو مکروہ ہے ہاں کوئی ایسی بڑھیا ہو جس پر لوگوں کو رغبت نہ ہوتی ہو تو مکروہ نہیں جیسے کہ اُس کا مسجد میں آکر جماعت میں شریک ہونے کا حال ہے اور ان کے لئے عالموں اور صالحین کی قبروں کی زیارت میں کراہت نہیں ہے اور زیارت کرنے والا قبر کی طرف منہ کر کے کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ **چھٹا فائدہ** ؛ بروایت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جنازہ دیکھ کر کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَقَ اللّٰهُ هٰذَا مَا وَعَدَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (یعنے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سچا ہے یہ خدا اور رسول کا وعدہ ہے اے اللہ ہمارے ایمان اور تسلیم کو بڑھا دیجئے) تو پڑھنے کے روز سے قیامت تک روزانہ اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جایا کریں گی۔ کسی نے امام مالک رح سے بعد وفات پوچھا کہ آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا انھوں نے جواب دیا کہ ایک کلمہ کی وجہ سے بخشدیا اور یہ وہ کلمہ ہے جس کو جنازہ دیکھنے کے وقت حضرت عثمان رض پڑھا کرتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ[۱] رویانی نے کہا ہے کہ جنازہ دیکھنے کے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ

---

[۱] اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں اس (خدا) کا تسبیح خواں ہوں جو زندہ ہے کہ جس کو کبھی موت نہیں ۱۲۔

اول

اَلَّذِی لَا یَمُوتُ، پڑھنا مستحب ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی حنفی کا انتقال ہو جاتا ہے تو جتنے لوگ اس کا جنازہ اٹھاتے ہیں یا اس کے ساتھ جاتے ہیں یا اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ان سب کو عذاب دیتے ہوئے خدا کو شرم آتی ہے۔ بزار نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بندہ کو بعد وفات جو سب سے پہلے جزا ملتی ہے وہ یہ ہے کہ جتنے اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں خدا سب کو بخشدیتا ہے اور عنقریب یہ مضمون آتا ہے کہ جنازہ کے ساتھ جانے والے انبیاء کے زمرے میں اٹھیں گے اور جنازہ اٹھانے میں کسی قسم کی سُبکی نہیں ہوتی اگرچہ عورت ہی کا جنازہ ہو۔ عورت کے جنازہ پر تابوت وغیرہ کی طرح کی ایسی چیز کا ہونا جو اس کو لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھے مستحب ہے شیخ نصر قدسی نے اس کو مکبہ اور ماوردی نے قبہ اور صاحب البیان نے خیمہ کہا ہے اور ان سب سے گہوارہ مراد ہے سب سے پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے گہوارہ بنا تھا اور ابن حبان نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے لئے تیار ہوا تھا اور بعض کا قول ہے کہ حضرت کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کے لئے بنایا گیا تھا شرح مہذب میں مذکور ہے کہ یہ قول غلط ہے اور بالکل غیر مشہور ہے عبداللہ المرانی صاحب الشافعیؒ کہتے ہیں کہ مردہ کی آنکھیں بند کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھا کرو اور اٹھاتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو اور جب تک اسے لئے رہو سبحان اللہ پڑھتے رہو۔

مسئلہ :- اگر کوئی اپنے لئے قبر کھودے تو اوروں سے وہ زیادہ مستحق نہیں کیونکہ کیا معلوم اس کا کہاں انتقال ہو لیکن بہتر یہی ہے کہ اس سے مزاحمت نہ کی جائے اور اگر کھودنے کے بعد ہی مرجائے تو وہی مستحق ہے **نصیحت** قرطبیؒ نے کہا ہے کہ موت تو نہایت بڑی مصیبت اور آفت ہے لیکن اس سے غفلت کرنا اور اس کے لئے عمل نہ کرنا اس سے زیادہ بڑی آفت ہے۔ حسن بصریؒ ایک مریض کی عیادت کرنے کے لئے گئے اسے سکرات موت میں پایا اس کے بعد لوٹ کر اپنے گھر آئے تو ان کا رنگ فق تھا گھر والوں نے کھانا پیش کیا تو کہنے لگے کھانا رہنے دو خدا کی قسم میں نے ایک ایسی کش مکش کی حالت دیکھی ہے جس کے لئے میں برابر عمل کرتا رہوں گا یہاں تک کہ خود مجھے اُس سے سابقہ پڑے۔ لونڈی نے کہا ہے کہ حسن کی ماں ام سلمہؓ کی لونڈی تھیں کبھی ایسا ہوا کہ حسن کی ماں کسی وقت کام کے لئے کہیں چلی گئیں تو ام سلمہؓ نے اپنی چھاتی ان کے منہ میں دیدی تھی تو دودھ بہ پڑا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں یہ پیدا ہوئے تھے ایک سو تیس صحابیوں سے ملے ہیں اور ایک سو پندرہ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ وہبؓ بن منبہ نے کہا ہے کوئی ایسی صبح نہیں ہوتی جس میں چوتھے آسمان سے منادی پکار کر نہ کہتا ہو کہ چالیس برس کی عمر والے ایسی کھیتی ہیں جن کے کاٹنے کا وقت قریب آلگا ہے پچاس برس والو آئندہ کیلئے تم نے کیا عمل کئے ہیں اور اے ساٹھ برس والو تمہارا تو کوئی عذر بھی نہیں ہے کاش دنیا کے لوگ پیدا نہ ہوتے یا اگر لوگ پیدا ہوئے تھے تو یہ بھی جان لیتے کہ کیوں پیدا ہوئے تھے قیامت تمہارے پاس آپہونچی ہے

اپنے بچاؤ کی فکر کر رکھو نووی نے کہا ہے کہ وہب بن منبہ اور اُن کے بھائی ہمام بن منبہ دونوں تابعی ہیں اور ہمام وہب سے بڑے ہیں وہب کا ایک سو چودہ ہجری میں اور ہمام کا ایک سو بتیس ہجری میں انتقال ہوا ہے بروایت انس بن مالکؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ملک الموت کی لوگوں کے چہرہ پر روزانہ ستر بار نگاہیں پڑا کرتی ہیں۔

حکایت:- حضرت عثمانؓ بن عفان کو جب قبر کی یاد آتی تو رو پڑا کرتے لیکن دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے تھے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد اُس سے زیادہ آسانی ہے اور اگر نجات نہ ملی تو اس کے بعد اس سے زیادہ آسانی ہے اور اگر نجات نہ ملی تو اس کے بعد اُس سے زیادہ سختیوں کا سامنا ہے عائشہؓ نے ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یارسول اللہ کچھ منکر نکیر کی آواز اور قبر کے ضغطہ (دبانے) کا حال بیان فرمائیے آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ منکر نکیر کی آواز مومن کے کان میں ایسی معلوم ہوگی جیسے آنکھ میں سرمہ اور ضغطۂ قبر ایسا معلوم ہوگا جیسے اپنی مادر مہربان سے اُس کا بیٹا دردِ سر کی شکایت کرے اور وہ بڑھ کر نرمی سے اُس کا سر دابنے لگے۔ **حکایت**:- جب حضرت کی پھوپھی صفیہؓ بنت عبدالمطلب کا انتقال ہوا تو آپ اُن کی قبر پر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے (اپنی پھوپھی صفیہؓ کو خطاب کرکے) کہ کہدو کہ یہ میرے بھتیجے محمدؐ میرے نبی ہیں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا آپ نے فرمایا کہ منکر نکیر نے ان سے اُن کا دین پوچھا تھا اور وہ متحیر رہگئی تھیں تو میں نے اُن سے کہدیا کہ کہہ دو کہ میرے نبی میرے بھتیجے محمدؐ ہیں اسوقت لوگ کہنے لگے یارسول اللہ اپنی پھوپھی صاحبہ کو تو آپ نے تلقین کردی بھلا ہم لوگوں کو کون تلقین کرنے آئیگا اُس پر خدا نے یہ آیت نازل کی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (یعنے ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں خدا قولِ ثابت سے ثابت قدم رکھیگا) رازی نے کہا ہے کہ قولِ ثابت سے مراد یہ کہنا ہے کہ اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں اور میرا دین اسلام ہے کیونکہ یہ آیت منکر نکیر کے سوال کی بابت نازل ہوئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مومن جو کہا کرتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنے ہمکو راہ راست دکھا اس کا یہ جواب ہے بروایت ابی امامہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے مردہ کی قبر کے پاس جاکر تین بار یہ دعا پڑھے اور پھر بھی خدا اُس مُردہ سے نفخ صور کے دن یعنے قیامت تک کے لئے عذاب نہ اٹھالے وہ یہ دُعا ہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَا تُعَذِّبْ هٰذَا الْمَیِّتَ (یعنے اے اللہ طفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ کے اس مردہ پر عذاب نہ کیجئے بروایت ابی امامہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی مرجائے اور مٹی اس کے اوپر برابر کرچکے تو اس کے سرہانے کھڑے ہوکر اُس کو یہ کہہ کر پکارو کہ اے فلاں فلانے کے لڑکے کیونکہ وہ سنتا ہے مگر جواب نہیں دے سکتا پھر دوبارہ اسی طرح پکارو تو وہ اُٹھ کر بیٹھ جائیگا (جسد برزخی سے) پھر پکارو تو وہ کہے گا خدا تجھ پر رحم کرے مجھے رہنمائی کر لیکن تمھیں کچھ سُنائی نہ دے گا پھر کہو کہ دنیا سے جو شہادت دیتے ہوئے گئے ہو اُسے

یاد کرو یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ خدا کو اپنا رب بنا کر اسلام کو اپنا دین قرار دیکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی ٹھہرا کر اور قرآن کو اپنا پیشوا بنا کر میں راضی وخوش ہوں تو منکر اور نکیر میں سے ہر ایک پیچھے ہٹ جائیگا اور اپنے ساتھی سے کہیگا آؤ یہاں سے چلیں اب اس کے پاس بیٹھنے کا ہمارا کام نہیں اس کو حجت کی تلقین ہوگئی ہے اور اس کی طرف سے خدا اُن دونوں سے حجت کرنے والا اور جواب دینے والا بن جائیگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو آپ نے فرمایا تو اُس کی ماں حوا کی طرف نسبت کرکے کہے قاضی حسین اور متولی اور رافعی نے کہا ہے کہ یہ تلقین مستحب ہے۔ ابن الصلاح نے بیان کیا ہے کہ یہی تلقین ہماری مختار اور معمول بہ ہے اور مختار یہ ہے کہ مٹی ڈالنے سے قبل یہ تلقین کیجائے اور روضہ میں کہا ہے کہ اے عبداللہ بن امۃ اللہ (یعنے بندۂ خدا خدا کی بندی کے لڑکے) کہے اور شرح مہذب میں مذکور ہے کہ اے فلاں بن فلاں الخ کہے بچہ اور مجنون کو تلقین نہ کی جائے۔ مؤلف کہتا ہے۔ کہ مردے کو تلقین کرنے والوں میں سے بہتیروں کی یہ عادت ہے کہ خدا تعالیٰ کا قول كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ الآیۃ پڑھا کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک اس آیت کا پڑھنا اولیٰ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ الآیۃ۔

مسئلہ ۞ امام شافعیؒ اور امام احمد فرماتے ہیں کہ مردہ پر مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ اس کو مکروہ کہتے ہیں افضل یہ ہے کہ تین صفیں کرلی جائیں اگر کوئی مرد موجود نہ ہو تو عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ ایک ایک کرکے یکے بعد دیگرے نماز پڑھ لیں اور یہ امام مالکؒ کا قول ہے شرح مہذب میں ہے کہ اس میں ایک شبہ ہے اور وہ یہ کہ یہاں بھی عورتوں کی جماعت مسنون ہونا چاہیئے تھی جیسے کہ اور نمازوں کی حالت ہے اور یہی امام احمدؒ سفیان ثوری وغیرہ کا قول ہے جنازہ کی نماز گورستان میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن قبر میں دفن شدہ مردہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ نماز ہو چکی ہو (یہ امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے خلاف ہے) اور امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ (اگر نماز نہ پڑھی گئی ہو) تو قبر پر تین دن تک نماز پڑھ لی جائے اور امام احمدؒ ایک ماہ تک کہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ہوس کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ[۵۱] و نیز ارشاد ہے فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ[۵۲]۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون جنت میں داخل ہونا

۵۱ انھیں چھوڑ دو کہ کھالیں اور تمتع حاصل کرلیں اور ہوس انھیں غفلت میں ڈالے رہے پھر آئندہ چل کر انھیں معلوم ہو جائیگا

۵۲ اُن پر مدت دراز گذر چکی اس لئے دل سخت ہوگئے۔

چاہتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سب چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہوس کو کم کرو اور آنکھوں کے سامنے اپنی موت کو قائم رکھو اور خدا سے شرمانے کا جتنا حق ہے اتنا شرماؤ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا سے تو ہم لوگ شرم رکھتے ہی ہیں آپ نے فرمایا یہ نہیں بلکہ جو خدا سے شرمانے کا جتنا حق ہے اتنا شرماتا ہے لت چاہیئے سر اور جو کچھ سر میں ہو پیٹ اور جو کچھ اس میں ہو سب کی حفاظت کرے موت اور کہنگی کو یاد رکھے کیونکہ جو آخرت کو چاہتا ہے دنیا کی زینت کو ترک کرتا ہے اور جس نے یہ کیا وہ خدا سے جتنا شرمانے کا حق ہے اتنا شرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہ بھی دعا تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ذَنْبٍ یَمْنَعُ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَیَاۃٍ تَمْنَعُ خَیْرَ الْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَمَلٍ یَمْنَعُ خَیْرَ الْعَمَلِ۔ (یعنی اے اللہ ایسے گناہ سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں جو آخرت کی بھلائی سے روکے اور ایسی زندگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو موت کی بھلائی سے روکے اور ایسی ہوس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نیک کام سے روکے) حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ سن لو کہ ہوس آخرت کو بھلا دیتی ہے اور داؤد طائیؒ نے کہا ہے کہ جس کی ہوس دراز ہوتی ہے اس کے عمل برے ہوتے ہیں۔

حکایت: ایک بار حضرت عیسیٰؑ کا ایک بڈھے پر گذر ہوا جو کدالی سے زمین گوڑ رہا تھا انھوں نے کہا اے خدا اس سے ہوس کو دور کر دیجئے یہ کہنا تھا کہ بڈھے نے کدال کو رکھ دیا اور تھوڑی دیر کے لئے پڑ رہا پھر حضرت عیسیٰؑ نے کہا یا اللہ اس کی ہوس پھر اس پر لوٹا دیجئے یہ کہنا تھا کہ پھر وہ بڈھا اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا کام کرنے لگا عیسیٰؑ نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ میں اپنا کام کر رہا تھا کہ ناگاہ میرے جی میں آیا کہ تو اتنا بڈھا ہو گیا ہے اور پھر بھی کام کرتا ہے اس پر میں نے کدال کو پھینک دیا اور پڑ رہا پھر میں نے جی میں کہا بخدا تجھے زندگی گذارنا ہے یہ خیال کر کے اپنا کام کرنے کو اٹھ کھڑا ہوا کسی صالح شخص نے ایک بار اپنے بھائی کو لکھ بھیجا کہ اما بعد معلوم ہو کہ دنیا خواب ہے اور آخرت بیداری ہے اور موت درمیانی شئے ہے **حکایت**: حضرت عیسیٰؑ کا ایک پہاڑ پر گذر ہوا تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ گرمی اور جاڑے میں خدا کی عبادت کیا کرتا تھا آپ نے اس سے کہا کہ کوئی گھر کیوں نہیں بنا لیتے کہ گرمی اور جاڑے سے بچاؤ ہو وہ بولا اے روح اللہ آپ کے پہلے کے نبی مجھے خبر دے گئے ہیں کہ سات سو برس سے زیادہ تو زندہ نہ رہے گا اس لئے میری عقل کو یہ پسند نہ آیا کہ خدا کی عبادت چھوڑ کر عمارت بنانے میں مشغول ہوں عیسیٰؑ فرمانے لگے کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی عمریں سو برس سے بھی تجاوز نہ کریں گی اور پھر بھی وہ محل بنائیں گے روض الافکار میں یہ مذکور ہے۔

باب

صبر کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صابروں کو اُن کا بے حساب اجر ملیگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا ارشاد ہوتا ہے کہ جب میرے بندوں میں سے کسی بندہ پر کوئی مصیبت اُس کے بدن میں یا مال میں یا اولاد میں آئے پھر وہ صبر جمیل کے ساتھ اسکا استقبال کرے تو قیامت میں مجھے اُس سے شرم آئے گی کہ اُس کے لئے ترازوئے اعمال نصب کروں یا اُس کا نامۂ اعمال پھیلا کر دیکھوں ۔

فوائد۔ پہلا فائدہ :- بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو خداوندی فرائض کے ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور جما رہتا ہے اُس کو تین سو درجے ملتے ہیں اور جو خداوندی ممنوعات سے بچنے پر صبر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے اُس کو چھ سو درجے ملتے ہیں اور جو مصیبت پر صبر کرتا ہے اُس کو نو سو درجے ملتے ہیں کسی عارف کا قول ہے کہ صبر کے تین درجے ہیں پہلا شکایت کا چھوڑ دینا ہے اس کو صبر جمیل کہتے ہیں اور یہ تائبین کا درجہ ہے دوسرا تقدیر پر راضی رہنا اور یہ زاہدین کا درجہ ہے تیسرا جو کچھ خدا کرے اُس سے محبت کرنا یہ صدیقین کا درجہ ہے حضرت عبداللہؓ بن سلام نے کہا ہے کہ جب قیامت ہوگی تو ایک منادی پکارے گا کہ صبر کرنیوالے کھڑے ہوجائیں کچھ لوگ کھڑے ہوجائیں اُن سے کہا جائیگا کہ جنت کو چلو فرشتے اُن سے پوچھیں گے کہاں چلے وہ کہیں گے جنت کو وہ پوچھیں گے حساب سے پہلے ہی وہ کہیں گے ہاں پھر وہ پوچھیں گے کہ تم کون لوگ ہو وہ جواب دیں گے ہم صبر کرنے والے ہیں وہ پوچھیں گے کہ تم نے کیسے صبر کیا تھا وہ کہیں گے ہم نے اپنی جی کو خدا کی عبادت پر روکے رکھا تھا اور خدا کے گناہوں سے اپنے جی کو روکتے رہے تھے اور دنیا میں بلا اور مصیبت کو برداشت کرتے تھے فرشتے اُن سے کہیں گے چونکہ تم نے صبر کیا ہے تم پر سلام ہو عقبیٰ کا گھر کیا اچھا ہے کسی نے بیان کیا ہے کہ ایک فرشتہ نے خدا سے پوچھا کہ یا الٰہی صابروں کی کیا جزا ہے ارشاد ہوا جنت اور حریر اس نے کہا یا الٰہی وہ بیٹھیں گے کیسے ارشاد ہوا کہ مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھینگے

پھر اس نے پوچھا یا الٰہی اگر وہ گرمی اور سردی برداشت کریں گے اور صبر کرینگے تو اُن کو ثواب کیا ملے گا ارشاد ہوا کہ اس میں آفتاب دیکھینگے نہ زمہریر (یعنی نہ شدید گرمی اور نہ شدید سردی) اس نے پوچھا اگر دنیا کی لذتوں سے رُکے رہے ارشاد ہوا کہ اُن پر اُس کے (درختوں کے) سائے قریب ہونگے اور اُس کے گچھے جھک پڑے ہونگے اُس نے پوچھا جنت میں اُن کی خدمت کون کرے گا ارشاد ہوا ہمیشہ رہنے والے لڑکے اُن کے پاس پھرتے رہیں گے اُس نے پوچھا اُن کی کیا صفت ہے ارشاد ہوا کہ جب تو انھیں دیکھے تو ان کو سمجھے کہ موتی بکھر گئے ہیں اس نے پوچھا جو نعمتیں ان کو جنت میں ملیں گے اُن کی کیا صفت ہے ارشاد ہوا ان کا بیان نہیں ہوسکتا جب تو دیکھیگا تو وہاں تجھکو نعمتیں اور بڑا ملک نظر آئیگا اُس نے پوچھا الٰہی اس بڑے ملک کی کیا صفت ہے ارشاد ہوا کہ ایک ایک جنت میں اتنا بڑا محل روشن موتی کا ملے گا کہ آفتاب کی چال سے چالیس دن کی مسافت ہوا اُسمیں چالیس ہزار دروازے ہونگے ہر دروازے سے روزانہ ستر ہزار فرشتے اُسکے پاس سلام کرنے کیلئے آیا کرینگے دوسرا فائدہ داؤد علیہ السلام نے پوچھا اے رب اُس غم زدہ کی کیا جزا ہے جو آپ کی رضامندی کی خواہش میں مصیبتوں کو برداشت کرے ارشاد ہوا میرے نزدیک اُس کی جزا یہ ہے کہ میں اس کو ایمان کا لباس پہناؤں تو پھر کبھی اُس سے نہ اُتاروں ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ جو دروازہ اور کپڑے سیاہ کرے اُس پر اتنا گناہ ہوتا ہے جتنی تمام عمر میں اس کی سانسیں ہوں گی اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے اُس پر اتنا گناہ ہوتا ہے جتنے دریائے نیل میں قطرے ہوں گے اور حضرت عثمانؓ سے مروی ہے اُس پر اتنا گناہ ہوتا ہے جتنے دنیا میں رات اور دن ہوں گے اور حضرت علیؓ سے مروی ہے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنے فرشتوں کی سانسیں ہوں گی میں نے امام لونی رح کی موردالعذاب میں دیکھا ہے کہ جب قیامت ہوگی تو خدا کی طرف سے ایک منادی پکار کر کہے گا کہ خدا پر جس کا دین آتا ہو وہ کھڑا ہو جائے اور خدا سے اپنا حق لے لے کہا جائیگا بھلا خدا پر کس کا حق ہوگا وہ کہے گا اس شخص کا جس کو ایسی مصیبت میں مبتلا کیا ہو جس سے اُس کا دل غم زدہ ہوا ہو اور اُس کی دونوں آنکھیں روئی ہوں تب کچھ لوگ کھڑے ہونگے کہا جائیگا کہ دعویٰ بے ثبوت کے مقبول نہیں ہوتا ہاں جس کے نامۂ اعمال میں صبر اور رضا ہو البتہ اس کا خدا پر حق ہے اس کے بعد فرشتے صابروں کا ہاتھ پکڑ کر جنت کے دروازے پر لے جائیں گے رضوان کہے گا بھلا تمھارے لئے کیسے دروازہ کھول دوں حالانکہ ابھی خدا نے نہ میزان عمل نصب کی ہے نہ نامۂ اعمال کھول کر دیکھے ہیں فرشتے جواب دیں گے اے رضوان کیا تو نے خدا تعالیٰ کا قول اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ نہیں سُنا ہے اُس وقت اُن کے لئے دروازہ کھل جائیگا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور پانچسو برس تک اُس کے بالاخانوں پر بیٹھے لوگوں کا حساب دیکھ دیکھ کر جی بہلاتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا ان کا فیصلہ کر دے گا۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس دن چہرے سیاہ ہوں گے مصیبت زدوں کے چہرے صبر کے سبب سے چمکتے ہوں گے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مرد ہو یا عورت اپنی جان میں مال میں اور اولاد میں بلا و مصیبت جھیلا کرتا ہے یہاں تک کہ خدا سے ملتا ہے اور اُس پر کوئی گناہ باقی

نہیں رہتا اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کوئی تکلیف و مرض و فکر و غم و الم ایسا نہیں پہونچتا حتیٰ کہ کانٹا چبھنا بھی جس کو خدا اس کی خطاؤں کا کفارہ نہ کر دیتا ہو اس کو بخاری نے روایت کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ خدا اپنے مسلمان بندہ پر دو عذابوں کو یعنی عذاب دنیا و آخرت کو جمع نہ کرے گا کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے لَا یُلْدَغُ مُؤْمِنٌ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ (یعنی ایک بل سے دو بار مسلمان نہیں ڈسا جاتا) ابن عماد نے کہا ہے کہ اس حدیث کا سبب یہ ہوا کہ تھا کہ ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار ماری تھی وہ خطا کر گئی اور کہنے لگا میں ہنسی کرتا تھا پھر دوبارہ تلوار ماری پھر خطا کر گئی تب پھر اس نے یہی کہا کہ میں ہنسی کرتا تھا اس پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قتل کر دیا اور فرمایا لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے پوچھا یا الٰہی جنت کے منازل میں سے کون سی منزل آپ کو زیادہ پسندیدہ ہے ارشاد ہوا حظیرۃ القدس انھوں نے پوچھا کہ اُس میں کون رہے گا ارشاد ہوا مصیبت زدہ لوگ انھوں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں ارشاد ہوا وہ لوگ جب میں اُن کو مبتلا کرتا ہوں تو صبر کرتے ہیں اور جب اُن کو نعمت دیتا ہوں تو شکر کرتے ہیں اور جب اُن کو کوئی مصیبت پہونچتی ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی بیشک ہم خدا کے لئے ہیں اور اسی کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں) پڑھتے ہیں۔ تیسرا فائدہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی عیادت کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو کمر تک رحمت میں ڈوبا ہوتا ہے پھر جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اس کو چھپا لیتی ہے اور مریض بھی اسی رحمت میں شامل ہو جاتا ہے۔ مریض پر عرش کا سایہ ہوتا ہے اور عیادت کرنے والے پر قدس خداوندی کا سایہ ہوتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مومن کسی مسلمان کی صبح کو عیادت نہیں کرتا جس کے لئے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت نہ کرتے رہتے ہوں اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کو جنت کا باغ ملتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے جو وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی بغرض ثواب عیادت کرے تو جہنم سے ستر سال کے فاصلہ پر دور کر دیا جاتا ہے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ رحمت میں چلتا رہا یہانتک کہ بیٹھے اور جب بیٹھ گیا تو رحمت میں غرق ہو گیا اس کو احمد نے روایت کیا ہے چوتھا فائدہ حدیث سابق میں سال کے معنوں میں خریف کا لفظ مذکور ہے جس کے اصلی معنی خزاں کے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ خزاں میں جو دن آتا ہے اس کے بعد کا دن اُس سے بدتر ہوتا ہے اسیطرح جہنم کی حالت ہوگی کہ جہنمیوں پر کوئی ایسا دن نہ گذریگا جس سے بعد کا دن اس سے زیادہ بدتر نہ ہوتا ہو لیکن جنت میں یہ حالت ہوگی کہ جنتیوں پر جو دن گذرے گا اُس کے بعد کا دن اُس سے بہتر ہوگا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کرتا ہے رحمت میں چلا کرتا ہے اور جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے باغہائے جنت میں چلا کرتا ہے یہانتک کہ واپس آئے۔

اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے کسی بھائی مسلمان کی حاجت کی پیروی کے لئے جاتا ہے خدا کے حکم سے پچھتر ہزار فرشتے سایہ کئے ہوئے اس کے لئے دعا گو رہتے ہیں اور وہ برابر رحمت میں چلتا رہتا ہے یہانتک کہ فارغ ہو اور جب اس کی کاربراری سے فرصت ہو جاتی ہے تو اس کے لئے ایک حج اور عمرہ کا ثواب لکھ لیا جاتا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے مریضوں کی زیارت کیا کرو اور ان سے کہو کہ تمھارے لئے دعا کریں کیونکہ مریض کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخشدئے جاتے ہیں۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے عنقریب آتا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمھارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہے اس کو ابن ماجہ نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے **پانچواں فائدہ:** شرح مہذب میں مذکور ہے کہ مریض کی عیادت کرنا سنت موکدہ ہے اور مستحب ہے کہ اپنے دوست و دشمن کی خواہ شناسائی ہو یا نہ ہو سب کی عیادت کرے حتیٰ کہ مسلمانوں کو کافر کی عیادت بھی جائز ہے چنانچہ ایک یہودی غلام یا لڑکا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا وہ بیمار پڑا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زیارت کو تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جاؤ وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا اس نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور اس کے پاس سے یہ کہتے ہوئے چلے آئے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اس کو دوزخ سے بچالیا اور اس غلام کا نام عبدالقدوس تھا زید بن ارقم کہتے ہیں ایک بار میں درد چشم میں مبتلا ہوا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اس کو ابوداؤد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے اور عنقریب آتا ہے کہ مریض خدا کا مہمان ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس سے کھانے کی لذت کو دوسرا فرشتہ جو اس سے پینے کی لذت کو تیسرا فرشتہ جو اس سے خواب کی لذت کو لے لیتا ہے پھر جب اسے آرام ہو جاتا ہے تو ہر فرشتہ نے جو کچھ لیا تھا وہ لوٹا دیتا ہے سوائے گناہ کے فرشتہ کے وہ خدا سے پوچھتا ہے کہ اے رب میں بھی لوٹا دوں ارشاد ہوتا ہے کہ نہیں بلکہ اس کے گناہ دریا میں ڈالدو اسی کی تطہیر وہ معاملہ ہے جو بندہ کے مسجد میں داخل ہونے کے وقت ہوتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تو نجاست میں آلودہ ہے اور اسے لوٹانے لگتے ہیں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ کیسی بات ہے کہ میرے بندہ نے تو میرا قصد کیا ہے اور تم لوٹائے دیتے ہو یہ نہ کرو بلکہ اس کے گناہ لے لو یہانتک کہ وہ پاک وصاف ہو کر مسجد میں جاتا ہے جب وہاں سے نکلتا ہے تو فرشتے خدا تعالیٰ سے پوچھتے ہیں کہ ہم اس کے گناہ پھر اس پر ڈالدیں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تو ایسی چیز ہے کہ ایک بار ہم اس سے دور کر چکے اب ہم نہیں لوٹاتے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مریض جب اپنے مرض سے صحت پاتا ہے تو وہ ایسا ہوتا ہے جیسے کہ زنگ و روپ اور صفائی کے ساتھ آسمان سے اولا گرتا ہے۔ **چھٹا فائدہ:** بروایت

ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اے ابوہریرہؓ کیا تم کو میں ایسی حق بات نہ بتادوں کہ جو کوئی اول بیمار پڑتے ہی اس کو پڑھے تو خدا اُس کو دوزخ سے نجات عنایت کرے وہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّحَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَمْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِيْ مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِيْ فِيْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنْكَ الْحُسْنٰى وَاَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعَذْتَ اَوْلِيَاءَكَ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنْكَ الْحُسْنٰى - اگر تیرا اسی مرض میں انتقال ہو جائیگا تو خدا کی خوشنودی اور جنت تک تجھکو رسائی ملے گی اور اگر کوئی گناہ تجھ سے سرزد ہوا ہوگا تو خدا تجھ سے معاف کر دیگا اُس کو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے

ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے پاس عیادت کرنے کے لئے تشریف لیگئے تو آپؐ نے انھیں اس دعا کے پڑھنے کو ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ[۱۲] اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ اَوْ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ اَوْ خُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى سَعَةِ رَحْمَتِكَ فَاِنَّكَ تُعْطِيْ اَحَدَ هُنَّ - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مریض کا کراہنا تسبیح ہے اور اس کا چیخنا کلمہ پڑھنا ہے اور اُس کا سانس لینا صدقہ ہے اور اس کا اپنے بستر پر سونا عبادت ہے اور کروٹیں بدلنا ایسا ہے کہ گویا وہ راہ خدا میں دشمن سے مقابلہ کر رہا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مریض ایسا نہیں کہ وہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ الرَّحْمٰنِ الدَّيَّانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُسَكِّنُ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَةِ وَمُنِيْمُ الْعُيُوْنِ السَّاهِرَةِ پڑھے اور پھر بھی اسے خدا شفا نہ دے اس کو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے قول لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ جو مسلمان اپنے مرض میں اس کو چالیس بار پڑھ کر دعا مانگے اور پھر اُسی مرض میں وفات پاجائے تو خدا اُس کو شہید کا ثواب

لہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی سلطنت ہے اور وہی قابل ستائش ہے زندگی اور موت اُس کے قبضہ میں ہے اور اُسے ہر شئے پر پوری قدرت ہے وہ زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آسکتی میں خدائے پروردگار عباد و بلاد کا تسبیح خواں ہوں ہر حالت میں خدا کے لئے پاکیزہ و بابرکت حمد کثرت کے ساتھ سزاوار ہے خدا سب سے بڑا ہے ہمارے پروردگار کی کبریائی اور جلال بہت بڑا ہے اُسے ہر جگہ قدرت ہے یا اللہ اگر آپ نے اسی مرض میں میری روح قبض کرنے کے لئے بیمار ڈالا ہو تو میری روح کو بھی انھیں روحوں کے زمرہ میں داخل کر دیجئے جن کے لئے پہلے ہی سے آپکی جانب بھلائی ٹھہر چکی ہے اور مجھکو دوزخ سے پناہ میں رکھئے جیسے کہ آپنے اپنے اولیا کو جنکے لئے پہلے سے آپ کی جانب سے بھلائی ٹھہر چکی ہے پناہ میں رکھا ہے ۱۲ ٹہ اے اللہ میری درخواست ہے کہ یا تو جلد آرام عنایت کیجئے یا اپنی بھیجی ہوئی بلا پر صبر مرحمت فرمائیے یا دنیا سے نکال کر اپنی رحمت وسیع میں پہنچائیے کیونکہ انھیں تین اشیا میں سے کوئی نہ کوئی آپ عنایت کرینگے ۳ہ قدوسیت رکھنے والا بادشاہ پاک ہے مہربان جزا دینے والا خدا پاک ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں جوا چھلنے والی رگوں کو سکون عنایت کرتا ہے اور بیدار آنکھوں میں خواب لاتا ہے ۱۲

عنایت فرمائیگا اور اگر صحت پاگیا تو صحت جو مقصود تھی وہ بھی حاصل ہوئی اور اس کے سارے گناہ بخشدیئے گئے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو خدا اسکی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا اَکْبَرُ (یعنے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں) اور جب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ (یعنی سوائے میرے کوئی معبود نہیں اور میں یکتا ہوں) اور جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ اور جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ اور یہ کہتے تھے کہ جو اس کو حالت مرض میں پڑھے پھر اُس میں انتقال کرجائے تو دوزخ میں نہ جائیگا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ **ساتواں فائدہ**: صحیحین میں مذکور ہے کہ ایک عورت نے (جس کا نام بربادی کے شرح بخاری میں ام مبشر بتلایا ہے اور امام احمد نے ام سلیم کہا ہے جس کی موافقت اپنی کتاب کبیر میں طبرانی نے بھی کی ہے اگرچہ اپنی کتاب اوسط میں ام ایمن بتلایا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ مرد تو آپ کی حدیثیں لئے جاتے ہیں آپ کوئی دن ہمارے لئے بھی خود ہی مقرر فرمادیجئے کہ ہم عورتیں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اور جو کچھ خدا نے آپ کو علم سکھلایا ہے اُس میں سے ہمیں بھی کچھ بتلادیا کیجئے چنانچہ اس کے بعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے اور علم خداداد سے ان کو بھی تعلیم دی اور منجملہ اُس کے پھر یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں ہے جو اپنے تین بچے پہلے سے اپنے آگے بھیجدے (یعنی اس کے تین بچے انتقال کرجائیں) اور پھر بھی اُس کے لئے دوزخ سے وہ روک نہ بنیں ایک عورت نے پوچھا اور دو آپ نے فرمایا اور دو بھی لیکن ایک کی نسبت پوچھنا ہم لوگ بھول گئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں سے جس کے دو میر سامان ہوں (یعنے اس کے دو لڑکے مرچکے ہوں) تو خدا اُن دونوں کی بدولت اسے جنت میں داخل کرے گا حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا ایک ہی میر سامان ہو آپ نے فرمایا جس کے ایک بھی میر سامان ہو اے توفیق دادہ پھر انھوں نے عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا کوئی میر سامان نہ ہو تو کیا آپ نے فرمایا کہ اپنی امت کا میں خود میر سامان ہوں مجھ سے جدا ہوجانے کی سی دوسری مصیبت تو اُن کو آہی نہیں سکتی۔ **آٹھواں فائدہ**: حضرت داؤدؑ کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہوا اس پر وہ نہایت سخت غمگین ہوئے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ تمھارے نزدیک اس لڑکے کے برابر کیا چیز تھی کہا کہ اے رب میرے نزدیک ساری زمین بھر سونا اس کے برابر تھا ارشاد ہوا تو قیامت کے روز میرے پاس تمھارے لئے زمین بھر کا ثواب ہے داؤد کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں جنت میں داخل ہوا وہاں میں نے لڑکوں کو دیکھا کہ سیب سے کھیل رہے ہیں۔ ان سب میں صرف ایک کو نہایت مغموم پایا اُس سے سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ میرے گھر والوں کے رونے کے باعث میری یہ حالت ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے بچہ کی روح قبض کرلی وہ کہتے ہیں ہاں ارشاد ہوتا ہے کہ میرے

بندہ نے کیا کہا وہ کہتے ہیں آپ کی حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اُس کا خاتمہ اچھا ہوگا۔

حکایت:- ایک انصاریؓ اپنے لڑکے کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتا تھا آپ نے پوچھا کہ کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اُس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ خدا آپ سے بھی ایسی ہی محبت کرے جیسے مجھے اُس سے ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کو میری اس سے زیادہ محبت ہے جتنی کہ تو اُس سے کرتا ہے اس کے بعد کچھ زمانہ نہ گذرا تھا کہ لڑکا مر گیا پھر وہ شخص آیا اور نہایت غمگین تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند نہیں کہ تمہارا لڑکا میرے بیٹے ابراہیم کے ساتھ رہے اور عرش کے سایہ میں ساتھ کھیلا کرے اُس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاطمہؓ کے مناقب میں آپ کی اولاد کا ذکر آگے آتا ہے۔ بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی پکار ہوگی کہ اے مسلمانوں کے بچو اپنی قبروں سے نکلو وہ اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے پھر ندا ہوگی کہ تم لوگ جنت میں چلے جاؤ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے والدین بھی تو ہمارے ساتھ ہوں پھر دوبارہ ندا ہوگی کہ تم لوگ جنت میں چلے جاؤ وہ کہیں گے کہ اے رب ہمارے والدین بھی ہمارے ساتھ ہوں پھر سہ بارہ ندا ہوگی کہ تم بھیڑ کی بھیڑ جنت میں چلے جاؤ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے والدین بھی تو ہمارے ساتھ ہوں پھر چوتھی بار اُن سے کہا جائیگا کہ اچھا تمہارے والدین بھی تمہارے ساتھ چلیں گے اس پر بچے اچھلتے ہوئے اپنے ماں باپ کے پاس دوڑیں گے اور انکو جنت میں لیجائینگے اور وہ سب اس دن اپنے ماں باپ کو تمہارے بچوں سے بھی جو تمہارے گھروں میں رہتے ہیں زیادہ پہچانتے ہوں گے۔ **حکایت**:- حضرت ایوب علیہ السلام پر جب کوئی مصیبت آتی تو کہتے اے اللہ آپ نے لیا اور آپ ہی نے عطا کیا تھا جب تک میری جان میں جان ہے میں آپ کی بلا کی خوبی پر آپ کی حمد کئے جاؤں گا عقائق میں مذکور ہے کہ خدا نے ایوبؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اس بلا پر صبر کرنے کا ثواب جو میں نے ستر نبیوں کو بتلایا تو اُن میں سے ہر ایک درخواست کرنے لگا کہ میں ہی اس مصیبت میں مبتلا ہوتا میں نے اُن کو یہ مرتبہ نہیں دیا بلکہ تمھیں یہ تحفہ عنایت کیا ہے کہ دنیا و آخرت میں لوگ تمہاری تعریف کیا کریں اور تم سُنا کرو یعنی جیسا کہ خدا نے ایوب کی نسبت فرمایا ہے کہ ہم نے تو اس کو صابر پایا ہے کیا اچھا بندہ ہے وہ (ہماری طرف) بڑا رجوع رہنے والا ہے۔ ایوبؑ عیص بن اسحٰق بن ابراہیم کی اولاد میں تھے بڑے عابد اور نہایت مالدار تھے شیطان نے جب فرشتوں کو اُن کی تعریف کرتے سُنا تو اُس کو اُن پر حسد پیدا ہوا اور کہنے لگا کہ اگر یہ فقیر ہوتے تو کبھی خدا کی عبادت نہ کرتے اور اگر خدا ان پر مجھے مسلّط کر دیتا تو وہ ہرگز مطیع نہیں رہنے پاتے اس پر خدا نے اُس کو اُن کے مال پر مسلّط کر دیا اُس نے سب جلا ڈالا جب ایوبؑ کو یہ خبر پہونچی تو کہنے لگے خدا کا شکر ہے جس نے مجھے عطا کیا تھا اور اب مجھ سے لے لیا اس پر ابلیس بولا کہ اے رب مجھے اُن کی اولاد پر مسلّط کیجئے خدا نے اُسے اُن کی اولاد پر بھی مسلّط کر دیا اُس نے اُن کا محل جڑ

سے ہلا ڈالا اور سب ہلاک ہو گئے اور وہ سب سے بڑے لڑکے کی کسی تقریب میں ضیافت کے لئے مجتمع تھے۔
شیطان اُن کے معلم کی صورت بن کر آیا اور ایوبؑ کو اُس کی خبر دی انھوں نے کہا اگر تجھ میں کچھ بھلائی ہوتی تو
تو بھی انھیں کے ساتھ ہلاک ہو جاتا اور بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ کاش میں پیدا نہ ہوتا اس پر ابلیس
خوش ہو کر آسمان پر چڑھ گیا وہاں جا کر دیکھا کیا ہے کہ ایوبؑ کی توبہ اُس سے پہلے پہونچ چکی ہے اسی طرح جب
بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے اور وہ توبہ کر لیتا ہے تو کاتبان اعمال کے پاس توبہ پہلے پہنچ جاتی ہے پھر
شیطان کہنے لگا اے رب مجھے اُن کے بدن پر مسلّط کر دیجئے خداتعالیٰ نے مسلط کر دیا تو چیچک کی طرح اُن کے بدن سے
لپٹ گیا اور بدن سے پیپ کے فوآرے چلتے تھے لوگوں نے اُن کو شہر سے باہر نکال دیا اور سوائے قلب اور زبان
کے ان کا تمام بدن کیڑوں نے کھا لیا ابلیس کو اُن کے اس صبر سے بڑی حیرت ہوئی پھر ان کی بی بی کے پاس رحمت
کی خوش نما صورت بن کر نمودار ہوا اور کہنے لگا کہ ایوبؑ پر بلا تہ آتی مگر انھوں نے خدا نے آسمان کو تو سجدہ کیا
اور خدائے زمین کو سجدہ نہیں کیا وہ بولیں زمین کا خدا کون ہے کہنے لگا میں ہوں اگر تو مجھے ایک سجدہ کرے تو یہ
بلا اُن سے دُور کر دوں اور صحت لوٹ آئے انھوں نے کہا یوں نہیں جب تک کہ میں اُن سے پوچھ نہ لوں جب
انھوں نے اُن سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میں تجھے بغیر سو کوڑے مارے ہوئے نہ رہوں گا کیونکہ تو نے اُس سے یہ کیوں
نہیں کہا کہ زمین و آسمان کا ایک ہی خدا ہے امام رازی نے خداتعالیٰ کے قول وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ -
(یعنی انھوں نے جنوں کو خدا کا شریک ٹھہرایا) کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ اس قوم کی بابت نازل ہوئی ہے جو
کہتے تھے کہ بیشک انسان اور نباتات کا خالق اللہ ہے اور اچھے کام وہ کرتا ہے اور ابلیس سانپ بچھو کیڑوں
مکوڑوں اور درندوں کو پیدا کرتا ہے خدا نے اس بارہ میں یہ خَلَقَهُمْ (یعنی خدا نے اُن سب کو پیدا
کیا ہے) کہہ کر اُن کی تکذیب کر دی کیونکہ جب خدا سب کا خالق ٹھہرا تو کوئی مخلوق خالق کی کیسے شریک ہو سکتی ہے۔
خیر پھر جب خدا کو ایوبؑ کی مصیبت کا دور کرنا منظور ہوا تو جبرئیلؑ کو ایک انار اور ایک سیب دے
کر بھیجا جب انھوں نے ان دونوں کو کھایا تو سارے کیڑے جھڑ کر گر پڑے پھر اُن کو حکم ہوا کہ اپنا بایاں پیر
زمین پر ماریں انھوں نے تعمیل کی تو وہاں سے گرم اور سرد پانی نکلنے لگا ٹھنڈا پانی انھوں نے پیا اور گرم سے
نہائے پھر خدا نے اُن کو بالکل تندرست کر دیا اب انھوں نے چاہا کہ اپنی بی بی کو کوڑے مار کر اپنی قسم پوری کریں
خدا نے اُن کی بی بی پر شفقت کر کے اُن کو یہ فتویٰ دیا کہ سینکوں کا مٹھا لیں یعنی جس میں سنبل کی جڑ کی سو
سینکیں ہوں اُسے مار کر قسم سے بری ہو جائیں یہی مومن کی حالت ہے کہ دنیا میں اُس کو کچھ نہیں تو بخار ہی
آجاتا ہے کیونکہ خدا نے دوزخ کے متعلق قسم کھائی ہے کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو اُس پر وارد نہ ہو ایک
روایت میں ہے کہ سات برس سات مہینے سات دن سات گھڑی وہ بلا میں مبتلا رہے تھے اور کلابازی نے
ذکر کیا ہے کہ جب ایوبؑ کو صحت ہو گئی تو اُن کے دل میں اپنے صبر کرنے کا خیال آیا تو دس ہزار ابر کے ٹکڑوں کے
اوپر سے دس ہزار آوازوں میں ندا آئی کہ اے ایوبؑ تم نے صبر کیا ہے یا ہم نے تمھیں صابر بنائے رکھا انھوں نے

عرض کیا اے رب آپ ہی نے مجھے صابر بنائے رکھا۔ قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی تھی کہ اگر میں ہر ہر بال کے نیچے صبر نہ رکھ دیتا تو تم کبھی صبر نہ کر سکتے پھر خدائے سبحانہٗ نے ایک ابر بھیجا جو ان کے گھر کے برابر تھا اُس سے تین دن تک سونے کی ٹیڑیاں برستی رہیں جبرئیلؑ نے پھر ان سے کہا کہ آپ آسودہ ہوئے یا نہیں انھوں نے جواب دیا کہ بھلا خدا کے فضل سے کس کو آسودگی ہو سکتی ہے پھر اُس کے بعد قرطبی نے تصحیح کی ہے کہ ان کی مصیبت کی مدت اٹھارہ برس تھی۔ امام رازی نے سورۂ انبیا میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایوبؑ اٹھارہ برس تک بلا میں مبتلا رہے پھر بیان کیا ہے کہ ابلیس بھی ایوبؑ کے صبر سے چیخ اٹھا اس پر سارے شیطان اس کے پاس جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ تجھے کیا ہوا بولا کہ ایوبؑ کے صبر سے میں عاجز آ گیا وہ پوچھنے لگے کہ تیرا وہ مکروفریب کہ جس سے تو اگلوں کو ہلاک کر ڈالا کرتا تھا کہاں گیا وہ کہنے لگا کہ سارے کا سارا ایوب کے پیچھے جاتا رہا انھوں نے پوچھا کہ جنت سے آدمؑ کو تو نے کیسے نکالا تھا اس نے کہا ان کی بی بی حوّا کے سبب سے اُن سب نے کہا تو پھر ایوب کو بھی ان کی بی بی کے ذریعہ سے لے ڈال چنانچہ وہ ان کی بی بی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ایوبؑ سے کہو کہ اُس بزغالہ کو بغیر خدا کے نام لئے ہوئے ذبح کر ڈالیں تو ابھی اچھے ہو جائیں وہ حضرت ایوبؑ کے پاس اُسے لیکر آئیں اور جیسے شیطان نے اُن سے کہا تھا ویسے ہی انھوں نے ایوبؑ سے کہا کہ اس بزغالہ کو بغیر خدا کا نام لئے ہوئے ذبح کر ڈالئے انھوں نے پوچھا بھلا بتلاؤ تو ہم نے آسائش و آرام سے کتنی مدت تک عیش کیا ہوگا انھوں نے جواب دیا اسی برس تب ایوبؑ نے کہا جیسے ہم نے آسائش میں گذاری ہے اسی طرح جب تک ہم اسی برس تک صبر نہ کر لیں اس وقت تک تیرا ایسی بات کہنا خدا کے حضور میں انصاف نہیں ہو سکتا اور اگر مجھے خدا نے شفا عنایت کر دی تو میں تجھے ضرور سو کوڑے ماروں گا۔ واللہ اعلم۔

حکایت :- جب معاذؓ کے لڑکے کا انتقال ہوا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نامۂ تعزیت اُن کو لکھ بھیجا کہ تم پر خدا کا سلام ہو میں خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں حمد کرتا ہوں اس کے بعد واضح ہو کہ خدا تم کو اجر عظیم عنایت کرے تمھارے دل میں صبر دے اور ہمیں و تمھیں شکر کرنا نصیب کرے پھر جان لو کہ ہماری جان ہمارے مال ہمارے اہل و عیال خداوندی عطیات میں سے ہیں جو بطور امانت ہمیں عنایت ہوئے ہیں یا بطور عاریت کے ہمیں ملے ہیں اور ہم سے کبھی نہ کبھی واپس کر لئے جائیں گے خدا ایک مدّت معین تک ان سے متمتع ہونے دیتا ہے اور جب اس کا وقت مقرر آ جاتا ہے پھر اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے پھر یہ سمجھو کہ ہم پر خدا نے فرض کیا ہے کہ اگر ہمیں کچھ عطا ہو تو ہم شکر کریں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوں تو صبر کریں چنانچہ تمھارا یہ بیٹا بھی من جملہ انھیں عطیات خداوندی کے تھا جو بطور امانت تمھیں دیا گیا تھا یا دیوں کہو کہ) بطور عاریت تمھارے پاس تھا اور اب واپس لے لیا گیا خدا نے تمھیں نہایت فرحت و سرور کے ساتھ جس پر لوگ رشک کرتے ہونگے متمتع ہونے دیا اور اب بہت کچھ اجر دے کر اُسے پھر اپنے قبضہ میں لے لیا ہے (لیکن اجر کثیر ملنے کی شرط یہی ہے کہ) تم صبر کرو اور ثواب کے خواستگار رہو۔

حکایت :- ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلیمانؑ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو انھیں نہایت ہی رنج

گذرا اُن کے پاس دو فرشتے آئے اور مدعی اور مدعی علیہ کی وضع میں اُن کے سامنے آکر بیٹھ گئے ایک نے کہا کہ میں نے تخم ریزی کی تھی اس کا اُس پر سے گذر ہوا اور اس نے سب برباد کر دیا حضرت سلیمانؑ نے اس سے اس کی نسبت دریافت کیا وہ کہنے لگا کہ اس نے راستہ پر تخم ریزی کی تھی اور راستہ پر ضرور ہی چلتے ہیں پھر پہلے شخص سے آپ نے فرمایا کہ جب تو جانتا تھا کہ راستہ پر لوگ ضرور چلیں گے تو وہاں کیوں تخم ریزی کی اُس نے کہا کہ اے نبی اللہ آپ اپنے صاحبزادے پر کیوں غمگین ہوتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ موت آخرت میں جانیکا راستہ ہے۔

مسئلہ: راستہ میں مکان بنانا یا درخت لگانا یا تنگ راستہ میں کنواں کھودنا جس سے گذرنے والوں کو ضرر پہونچے حرام ہے اور اگر ضرر نہ ہوتا ہو تو اس پر ضمان نہیں حاکم نے اجازت دی ہو یا نہ دی ہو اسی طرح اگر مصلحت عامہ یا مصلحت خاصہ کے لئے کھودا ہو تو ضمان واجب ہوگا سوائے اُس صورت کے کہ امام نے اجازت دی ہو اور اگر راستہ میں مرجھایا ہوا ساگ پات یا خربوزے کے چھلکے ڈالدے تو ضامن ہوگا بشرطیکہ راہگیر نے اُسے قصداً نہ کچلا ہو اور اگر کسی نے دستور سے زیادہ پانی چھڑک دیا اگرچہ مصلحت عامہ ہی کے لئے ہو جیسے گرد وغیرہ کا دور کرنا تب بھی ضامن ہوگا اور اگر دستور کے موافق پانی چھڑکا ہے تو ضامن نہ ہوگا سوائے اس صورت کے کہ جب اُس نے اپنی خاص مصلحت کے لئے چھڑکا ہو۔ راستہ سے نفع اٹھانے میں ذمی[1] کے لئے بھی کوئی روک ٹوک نہیں ہے اور اگر کسی نے راستہ پر جانور باندھ دیا اگرچہ چوڑا ہی ہو تب بھی جو کچھ وہ نقصان کردیگا اُس کا تاوان دینا پڑے گا حتی کہ جانور کے پیشاب و لید یا گوبر ہی سے کیوں نہ نقصان ہوا ہو قول معتمد یہی ہے اور منہاج میں اس کے خلاف مذکور ہے۔

حکایت: مجمع الاحباب میں میری نظر سے گذرا ہے کہ جب مطرف تابعیؒ کے لڑکے کا انتقال ہوا تو انھوں نے زینت کی اس بارے میں لوگ اُن کو نام دھرنے لگے انھوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر دنیا و ما فیہا میری ملک ہوتی اور مجھ سے خدا لے لیتا اور آپ جنت کے صرف ایک گھونٹ کا مجھ سے وعدہ کرتا تو میں ان تمام چیزوں کو اس قابل نہ سمجھتا کہ اس ایک گھونٹ کے ہم پلّہ ہو سکیں پھر بھلا ہدایت و صلوٰۃ و رحمت کے مقابلہ میں کسی شئی کی میں کیسے قدر کر سکتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صابروں کے لیے دونوں برابر چیزیں کیا خوب ہیں اور اُن کا علاوہ (یعنے کھانا) بھی کیا خوب ہے احیاء العلوم میں مذکور ہے دونوں برابر کی چیزوں سے صلوٰۃ و رحمت مراد ہے اور علاوہ سے ہدایت نیشاپوری نے بیان کیا ہے کہ خدا نے قرآن شریف میں مُّصِيبَةٌ کو نکرہ ذکر کیا ہے تاکہ ہر ضرر کو شامل ہو جائے چنانچہ روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار چراغ گل ہو گیا تب بھی آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ کوئی مصیبت ہے آپ نے فرمایا ہاں جس شئے سے مسلمان کو ایذا ہو وہی مصیبت ہے اب اس قول میں سے اِنَّا لِلّٰهِ (بیشک ہم خدا کے لئے ہیں) میں رضا بالقضا ہے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بیشک ہم اُسی کی طرف رجوع ہونے والے ہیں) میں تقدیر پر ایمان ہے اور اگر یعقوبؑ کو یہ معلوم ہوتا تو یہ کبھی نہ

[1] وہ غیر مسلم جو سلطنت اسلامیہ کی رعایا میں ہو۔۱۲

کہتے کہ ہائے رے مجھے یوسف پر بڑا افسوس ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی ایسا مومن نہیں کہ جو اپنے بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے اور پھر بھی قیامت میں حلۂ کرامت اسے خدا نہ پہنائے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ **مسئلہ**: دفن کے قبل اور بعد دونوں وقت ماتم پرسی کرنا مستحب ہے اور تین دن تک افضل ہے لیکن اگر مصیبت زدہ موجود نہ ہو تو جب وہ آئے اور اس کے آنے کے بعد بھی تین دن تک میت کے متعلقین کی ماتم پرسی نہ کرے کافر کی ماتم پرسی کرنے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ کافر حربی نہ ہو اور اس کی تعزیت میں یہ کلمات کہے کہ خدا تجھے اس کا نعم البدل عنایت کرے اور تیرا عدد کم نہ ہو کیونکہ ان کی کثرت سے دنیاوی نفع ہے جزیہ ہی وصول ہوگا اور آخرت میں مسلمانوں کی دوزخ سے آزادی کے فدیہ کا کام دیں گے اور ان کے بچے جنت میں مسلمانوں کے خادم ہوں گے لیکن شرح مہذب میں اس پر اشکال وارد کیا ہے اور یہ کہنا کہ تیرا عدد کم نہ ہو۔ کافر کو دوام کفر کے ساتھ بقا کی دعا دینا ہے اس لئے مختار یہی ہے کہ اس جملہ کو ترک کر دیا جائے واللہ اعلم عیسیٰ ؑ نے فرمایا ہے کہ بہشت کی محبت اور خدا کا خوف یہ دونوں چیزیں رونق دنیا سے دور رکھتی ہیں اور صبر پیدا کرتی ہیں محاسبیؒ نے کہا ہے کہ ہر شئے کا ایک جوہر ہوتا ہے اور انسان کا جوہر عقل اور صبر ہے۔

حکایت: جب حضرت عباسؓ کا انتقال ہوا تو ان کے صاحبزادے عبداللہ ابن عباسؓ بیٹھ گئے اور لوگ ان کی ماتم پرسی کے لئے آتے جاتے تھے انہی میں ان کے پاس ایک اعرابی آیا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیکر کہنے لگا۔ شعر

اِصْبِرْ نَكُنْ بِكَ صَابِرِيْنَ فَاِنَّمَا ؛ صَبْرُ الرَّعِيَّةِ بَعْدَ صَبْرِ الرَّأْسِ

خَيْرٌ مِنَ الْعَبَّاسِ اَجْرُكَ بَعْدَهُ ؛ وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَّاسِ

(یعنی آپ صبر کیجئے تو ہم کو بھی آپ کی وجہ سے صبر آجائیگا کیونکہ سردار کے صبر کے بعد رعیت کو صبر آتا ہے۔ عباسؓ سے آپ کے لئے تو وہ اجر بہتر ہے جو ان کے بعد (وفات) آپ کو ملے گا اور عباسؓ کے لئے آپ سے بہتر خدا تعالیٰ ہے

نصیحت: تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ نوحہ اور ماتم کرنا حرام ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوحہ کرنا ایک جاہلیت کا فعل ہے رہی نوحہ کرنے والی تو جب وہ مرے گی خدا اس کو آگ کے کپڑے اور آگ کے شعلوں کا کرتہ پہنائے گا اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنے والی اپنی قبر سے پراگندہ حال خاک آلود روسیاہ کنجی آنکھوں والی پراگندہ سر جھلسا ہوا منہ لے کر نکلے گی اور اس پر خدا کی لعنت کی چادر پڑی ہوگی اور غضب خداوندی کا کرتہ پہنے ہوگی ایک ہاتھ اس کا سمٹ کر اس کے گلے کا طوق ہو رہا ہوگا اور دوسرا اپنے سر پر رکھے ہوگی اور چلاتی ہوگی ہائے رے تباہی ہائے رے ہلاکی ہائے رے غم اور اس کے پیچھے ایک فرشتہ آمین آمین کہتا جاتا ہوگا پھر اس کے بعد دوزخ میں اپنی قسمت کا بھگتان بھگتے گی۔ وہبؓ نے بیان کیا ہے کہ آسمان اول میں ایک لاکھ فرشتے ہیں جو نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والے پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور آسمان دوم میں دو لاکھ فرشتے نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والے پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمان سوم میں تین لاکھ فرشتے نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والے پر لعنت کرتے ہیں اور آسمان چہارم میں چار لاکھ فرشتے ہیں جو نوحہ کرنیوالے اور نوحہ سننے والے پر لعنت کرتے ہیں اور آسمان

پنجم میں پانچ لاکھ فرشتے ہیں جو نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والے پر لعنت کرتے ہیں اور آسمانِ ششم میں چھ لاکھ فرشتے ہیں جو نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والے پر لعنت کیا کرتے ہیں اور آسمانِ ہفتم میں سات لاکھ فرشتے ہیں جو نوحہ کرنے والے اور نوحہ سننے والے اور جو اس سے راضی ہو سب پر لعنت کیا کرتے ہیں واللہ اعلم۔

رضا کا بیان

رضا کا صبر سے ایک اعلیٰ درجہ ہے کیونکہ جس کو رضا میسّر ہے وہ ضرور صابر ہوتا ہے لیکن اس کا عکس نہیں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ خدا کی رضامندی سب سے بڑی شئے ہے ایسے ہی بندے کا اپنے رب سے راضی ہو جانا تمام طاعات سے بڑھ کر ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ایک گروہ سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھوں نے عرض کیا ایماندار آپ نے پوچھا کہ تمھارے ایمان کی کیا علامت ہے انھوں نے عرض کیا کہ ہم بلا پر صبر کرتے ہیں اور آرام پر شکر کرتے ہیں اور قضائے الٰہی سے جو کچھ واقع ہو سب پر راضی رہتے ہیں آپ نے فرمایا ربِّ کعبہ کی قسم تم بیشک ایماندار ہو۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اگر اُس نے صبر کیا تو برگزیدہ بنا لیتا ہے اور اگر راضی رہا تو مقبول کر لیتا ہے (نصیحت) خدا کی شان میں (حدیث میں) وارد ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے میں نے خیر اور شر دونوں کو پیدا کیا ہے اُسے مژدہ ہو جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ہاتھ سے میں خیر جاری کرتا ہوں اور اس کے لئے تباہی ہو جس کو میں نے شر کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے ہاتھ سے شر جاری کرتا ہوں اور اس کو تباہی اور پھر تباہی جو (میرے حکم سے) اور چون و چرا کرے ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے منھ میں چنگاری رکھ لینا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جو چیز واقع ہو اس کے لئے کہوں کہ کاش نہ ہوتی یا جو نہ ہوئی ہو اس کے لئے کہوں کہ کاش یہ ہو جاتی۔

حکایت :- ابوالحسن علی عارف باللہ احمد رفاعی کے بھانجے فرماتے ہیں کہ ایک بار میں شیخ کے خلوت خانہ کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس میں کوئی ان کے سوا نہ تھا اسی اثنا میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص اُن کی طرف بڑھ رہا ہے جس کو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا وہ بڑی دیر تک بیٹھا رہا پھر دیوار کے روشندان سے پرندہ کی طرح نکل کر چلا گیا میں نے شیخ سے اُس کی نسبت دریافت کیا تو فرمانے لگے کہ یہ وہی تھے جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے بحرِ محیط کی حفاظت سپرد کی ہے اور یہ خواص اربعہ میں سے تھے لیکن تین (دن یا ماہ یا سال) سے یہ اُس سے الگ کر دیے گئے ہیں کیونکہ ایک جزیرہ پر بارش ہوئی تھی تو یہ اپنے جی میں کہنے لگے کہ اگر یہ بارش آبادی میں ہوتی تو بہتر ہوتا پھر خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہی میں نے کہا آپ نے انھیں اس سے آگاہ کیوں نہ کر دیا کہنے لگے مجھے اُن سے شرم آئی میں نے کہا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو انھیں آگاہ کر دوں انھوں نے کہا اچھا اپنا سر اپنے گریبان میں تو جھکا میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد مجھے آواز دی کہ اے علی میں نے سر جو اٹھایا تو دیکھتا کیا ہوں کہ بحرِ محیط کے درمیان جزیرہ میں ہوں اور اُس شخص

کو بھی وہاں دیکھا میں نے اسے اطلاع کردی پھر مجھے اُس نے قسم دلائی کہ میں اُس کا خرقہ اُس کی گردن میں ڈال کر اُسے منہ کے بل گھسیٹوں اور یہ پکارتا جاؤں کہ جو خدا پر اعتراض کرے اُس کی یہی سزا ہے میں نے اس کا مصمم ارادہ کیا ہی تھا کہ مجھے ہاتف نے آواز دی کہ اُسے چھوڑدے آسمان میں فرشتے گریہ و فریاد کرتے ہوئے اُس کے شفاعتی ہوئے ہیں اور ہم نے اُسے معاف کردیا اُسوقت تھوڑی دیر کے لئے میں بے ہوش ہوگیا ہوش جو آیا تو میں نے پھر شیخ احمدؒ رفاعی کی خدمت میں اپنے کو حاضر پایا ایک بار موسیٰؑ نے خدا سے کہا کہ اے رب مجھے ایسی چیز بتلا دیجیے جس میں آپ کی رضا ہو تاکہ میں اُسے کروں خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ میری رضا اسی میں ہے کہ تم میری قضا پر راضی رہو۔ سفیان ثوری نے رابعہ عدویہؒ کی موجودگی میں ایک بار کہا اے اللہ مجھ سے راضی ہوجائیے وہ کہنے لگیں کہ خدا سے آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ اس کی رضا کے خواستگار ہیں اور خود اُس سے راضی نہیں ہوتے کسی نے پوچھا کہ بندہ خدا سے کب راضی ہوتا ہے انھوں نے کہا کہ جب اُسے مصیبت میں بھی ویسی ہی خوشی ہونے لگتی ہے جیسی کہ نعمت میں۔

حکایت: اسرائیلیات میں ہے کہ ایک عابد زمانہ دراز تک خدا کی عبادت میں مشغول رہا اس کے بعد اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک حبشی لونڈی جو فلاں جگہ رہتی ہے جنت میں اس کی رفیق ہے جب بیدار ہوا تو لونڈی سے کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ یہ کھایا پیا کرتی ہے اور وہ روزہ رکھا کرتا ہے وہ پڑی سویا کرتی ہے اور یہ شب بیداری میں مصروف رہتا ہے اُس نے اس سے پوچھا کہ اس کے سوا تیرا کوئی اور عمل نہیں ہے اُس نے کہا میری ایک عادت ہے اور وہ یہ کہ جب میں سختی میں ہوتی ہوں تو آرام کی طلبگار نہیں ہوتی اور جب بیمار ہوتی ہوں تو عافیت نہیں چاہتی اگر دھوپ میں ہوں تو سایہ نہیں طلب کرتی وہ کہنے لگا یہی ایک عادت ہے جس سے عابد اور زاہد لوگ عاجز آگئے ہیں۔ **حکایت:** بشر حافی رحؒ کہتے ہیں کہ میں نے عباد میں ایک اندھے شخص کو دیکھا کہ اُسے جذام و جنون ہو رہا ہے چیونٹیاں اُس کا گوشت کھائے جاتی ہیں میں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور اُس کے لئے دعا کرنے لگا جب اُسے ہوش آیا تو کہنے لگا یہ فضولی کون ہے جو میرے اور خدا کے درمیان دخل دیتا ہے اگر خدا میری بوٹی بوٹی جدا کر ڈالتا جب بھی بس روز افزوں اس کی محبت ہی کا دم بھرتا رہتا اور اسی مضمون میں کسی نے کہا ہے۔ شعر

نفس المحب علی الآلام صابرۃ ؎ لعل متلفھا یوما یداویھا

یعنی محب کا جی غم و الم پر ہمیشہ (اس امید میں) صبر کیا کرتا ہے کہ شاید (اسی بہانہ سے) اُس کے جی کا قاتل کسی روز اس کے درد کا درمان بن جائے۔ **حکایت:** ایک بار حضرت علیسیٰؑ کا ایک اندھے اپاہج پر گذر ہوا جو برص میں مبتلا اور فالج میں گرفتار تھا اور پھر بھی یہ کہہ رہا تھا کہ خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اُن عارضوں سے جن میں اُس کی بہتیری مخلوق مبتلا ہے امن و عافیت میں رکھا ہے۔ علیسیٰؑ نے اُس سے پوچھا کہ خدا نے تجھے کس بلا سے عافیت میں رکھا ہے اُس نے جواب دیا کہ اے نبی اللہ میں اُس سے تو بہتر ہوں جس کے دل میں اپنے رب کی معرفت نہیں ایسا ہی ایک قصہ اور میری نظر سے گذرا ہے ایک عورت تھی جس کے ہاتھ اور پیر دونوں کٹے ہوئے تھے اور اسی شخص کی طرح وہ بھی کہہ رہی تھی کہ خدا کا شکر ہے اُس عورت سے بھی کسی نے پوچھا جیسے علیسیٰؑ نے اس شخص سے پوچھا تھا اُس نے بھی اُس

شخص کی طرح جواب دیا تھا پھر اس سے یہ پوچھا گیا کہ اس کی علامت کیا ہے وہ ہوا میں اُڑ گئی اور بولی کہ یہ علامت ہے **حکایت**: میں نے کتاب الفرج بعد الشدۃ میں دیکھا ہے کہ ایک عورت کو ایک جانور نے لات ماری جس سے اس کا پیر ٹوٹ گیا اس کی عیادت کرنے کو کچھ عورتیں آئیں وہ ان سے کہنے لگی کہ اگر یہ بلائیں اور مشقتیں نہ ہوتیں تو قیامت میں ہمیں مفلس ہو کر آنا پڑتا ایسے ہی ایک دوسری عورت کے ٹھوکر لگی تھی جس سے اُس کا ناخن گر پڑا وہ ہنسنے لگی اس سے جو سبب پوچھا گیا تو کہنے لگی کہ اس کے ثواب کی لذت نے میرے دل سے اس کا درد و دکھ سب دور کر دیا۔ بہجۃ الانوار میں ہے کہ ایک شخص نے کھیرا کھانا چاہا تو وہ کڑوا نکلا اس نے اپنے غلام کو دیدیا وہ کھا گیا اس سے پوچھا کہ تجھ سے کیسے کھایا گیا اس نے جواب دیا کہ میں نے آپ کے فضل و کرم سے بہت کچھ کھایا ہے مجھے یہ بات بہت نہ آئی کہ ایک بار جو کڑوا مل گیا ہے تو نہ کھاؤں اس پر اس نے اس کو آزاد کر دیا۔ فردوس العارفین میں مذکور ہے کہ عارف کی چار نشانیاں ہیں ایک تو یہ کہ اسے شرح صدر حاصل ہو دوسرے یہ کہ اس کا جسم گرا پڑا رہتا ہو تیسرے یہ کہ اس کا دل زخمی ہو چوتھے یہ کہ ملک الموت کا دروازہ اس کے لئے کھلا رہتا ہو اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ اس کا دل تعظیم و ہیبت کا مخزن ہو زبان حمد و مدح کی مخزن ہو اور اس کی روح اُنس و قرب کی مخزن ہو اس کا سر یعنی باطن شوق و محبت کا مخزن ہو اس کا نفس سلطان عقل سے مقہور و مغلوب ہو کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر جو دعا پڑھنا چاہیے وہ باب الدعا میں آگے آتی ہے۔

فائدہ: ثابت بنانی نے کسی شخص سے کہا کہ جب تو بیمار ہو یا کہیں درد و دکھ ہو تو مقام مرض پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ بِسْمِ اللّٰهِ[1] اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِيْ هٰذَا۔ پھر اپنا ہاتھ اٹھا لے پھر دوبارہ ایسا ہی عدد طاق کا خیال کر کے تین یا پانچ بار کرے کیونکہ انس بن مالک نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ان سے بیان کی تھی اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ فردوس العارفین میں میری نظر سے گذرا ہے کہ ایک عورت کی داڑھ میں درد ہوا وہ چیخنے چلانے لگی آواز آئی کہ جو ہمارے درد سے صبر نہ کر سکے اسے چاہیئے کہ ہمارا قرب چھوڑ کر کوچ کر جائے اور جبرئیل نے ایکبار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ ابوبکرؓ سے کہدیجئے کہ اب تو تمھیں صحت ہو گئی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے تعجب ہوا پھر آپ نے ابوبکرؓ سے پوچھا کہ اے ابوبکر تمھیں کیا بیماری ہو گئی تھی انھوں نے کہا سات برس سے دانت میں درد تھا آپ نے فرمایا کہ تم نے کبھی مجھے اطلاع نہ دی انھوں نے عرض کیا کہ دوست کی کیا شکایت کرتا فائدہ داڑھ کے درد کے لئے یہ تدبیر ہے کہ اگر آگ پر لہسن گرم کر کے داڑھ میں دبا لیا جائے تو درد جاتا رہتا ہے یا انگور سیاہ کے ساتھ برگ سداب ملا کر لگائی جائے تب بھی فائدہ ہے۔ میں نے کتاب سبل النجات میں اصمعی کی

[1] خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں اس درد دکھ کے شر سے جس کو میں محسوس کرتا ہوں خدا کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں

روایت دیکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں جنگل گیا وہاں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک کریہ منظر شخص کے ہمراہ ایک خوبصورت عورت جا رہی ہے میں نے اس سے پوچھا کیا تجھے اس کی ہمراہی پسند ہے وہ بولی تم نے بُرا کیا جو ایسا کہا شاید وہ خدا کے نزدیک اچھا ہو تو مجھے اُس کا ثواب ملے گا اور شاید میں خدا کے نزدیک گنہگار ٹھہروں تو مجھے اس کی سزا ملے اور جو امر خدا کو پسند ہے اُس سے میں کیونکر راضی نہ ہوتی۔

حکایت:- ایک شخص نے اپنی زوجہ سے پانی مانگا وہ جب لائی تو اس کی آنکھ لگ گئی تھی صبح تک وہ اس کے سرہانے کھڑی رہی جب وہ بیدار ہوا اور اسے اپنے سرہانے دیکھا تو اسُ کی یہ بات اُسے نہایت پسند آئی اُس نے اس کے ساتھ کچھ سلوک کرنا چاہا اُس سے کہنے لگا کہ مجھ سے کوئی تمنا کر وہ بولی کہ مجھے طلاق دیدے اُسے یہ بُرا معلوم ہوا اس عورت نے کہا کہ اگر تو اس کی مکافات کیا چاہتا ہے تو مجھے طلاق دیدے اُس کے بعد وہ دونوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے راہ میں مرد کے ٹھوکر لگی اور اس کا پیر ٹوٹ گیا وہ عورت بولی بس اب لوٹ چل مرے لئے تجھ سے طلاق لینے کی اب کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ تو نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ آپ کا ارشاد ہے جس کسی کے ساتھ خدا بھلائی کرنا چاہتا ہے اُس کو کچھ نہ کچھ مصیبت پہونچتی رہی رہتی ہے میں تیرے پاس اتنے برسوں سے ہوں تجھے کچھ بھی درد والم نہ ہوا تھا اس لئے میں سمجھی تھی کہ خدا کو تجھ سے محبت نہیں لیکن اب جو یہ مصیبت تجھ پر آن پڑی تو معلوم ہوگیا کہ بیشک خدا کو تجھ سے محبت ہے۔ فائدہ:- احیاء العلوم میں امام غزالیؒ نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسرؓ نے ایک عورت سے نکاح کیا وہ کبھی بیمار نہ پڑی اس پر انھوں نے اُسے طلاق دیدی اسی طرح ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوبصورت عورت سے نکاح کرنا چاہا تھا۔ لوگوں نے آپ سے یہ جو کہا کہ وہ کبھی بیمار ہی نہیں پڑی تو آپ نے اپنا ارادہ فسخ کردیا اور اس سے نکاح نہ کیا۔

حکایت:- سعد بن وقاصؓ بڑے مستجاب الدعوات تھے چنانچہ لوگ دعا کرانے کے لئے اُن کے پاس آیا کرتے تھے ان کی بصارت جاتی رہی تھی کسی نے اُن سے کہا کہ اگر آپ اپنے لئے خدا سے دعا کریں تو پھر آپ کی آنکھوں میں روشنی آجائے انھوں نے کہا کہ مجھے قضائے خداوندی اپنی آنکھوں سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ زمانۂ سابق میں ایک شخص نہایت مالدار اور کثیر الاولاد تھا لیکن خدا سے غافل رہتا خدا نے اُس کو ابتلا میں ڈالا بعد اُس کی بصارت جاتی رہی اس نے خدا سے درخواست کی کہ عبادت کرنے کے لئے مجھے پھر آنکھیں مل جائیں اُس زمانہ کے نبی کو یہ سُن کر اُس پر ترس آیا اور انھوں نے بھی خدا سے دعا کی کہ پھر اُس کی آنکھوں میں روشنی آجائے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اگر ہم پھر اسے آنکھیں عنایت کریں گے تو یہ ہمارے دروازے پر کبھی کھڑا بھی نہ ہوگا جب صبح ہوئی تو اُن نبی نے اس کو الحمد للہ کہتے سُنا وہ پوچھنے لگے کیا خدا نے تجھے پھر آنکھیں عنایت کردیں وہ بولا نہیں لیکن مجھے رضا بالقضا نصیب ہوگئی ہے میں نے خدا سے آنکھوں کا نور مانگا تھا مجھے نور قلب عطا فرمایا جبرئیل نے کہا کہ خدا نے پھر اُسے بصارت عنایت کردی تھی۔ حکایت:- احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ کسی صوفی کا لڑکا ضائع ہوگیا کسی

نے کہا کہ اگر آپ خدا سے دعا کرتے تو وہ پھر بل جاتا تو بہتر تھا انھوں نے جواب دیا کہ خدا کے قضا اور حکم پر میرا اعتراض کرنا لڑکے کے جاتے رہنے سے بھی میرے نزدیک زیادہ سخت بات ہے ایک شیخ کا لڑکا بیمار پڑا وہ اُس پر بڑے گھبرائے جب انتقال ہوگیا تو کچھ بھی جزع و فزع نہ کیا کسی نے جو اُن سے کہا تو کہنے لگے کہ پہلے میرا گھبرانا شفقت کے لحاظ سے تھا لیکن جب قضائے الٰہی واقع ہو چکی تو میں راضی ہوگیا اور میں نے سر تسلیم خم کر دیا۔ حکایت:- ایک بار بصرہ میں کچھ ظالم لوگ داخل ہوئے اور انھوں نے بہت سے لوگ قتل کر ڈالے اور مال لوٹ لیا اسمٰعیل بن عبداللہ کے اصحاب نے اُن سے کہا کہ اگر آپ خدا سے دعا فرماتے کہ یہ دفع ہو جاتے تو اچھا تھا انھوں نے کہا کہ خدا کے بہتیرے بندے اس شہر میں ہیں جن میں سے ایک حبشی غلام بھی ہے کہ جب وہ اس مسجد میں سوتا ہے تو اپنے پیر کوہ قاف پر پھیلاتا ہے اگر یہ لوگ اُن ظالموں کے لئے بددعا کریں تو زمین صبح ہی کو ان سے خالی ہو جائے لیکن جو کچھ خدا کرتا ہے اُس پر یہ لوگ راضی ہیں کتاب العقائق میں مذکور ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار جبرئیلؑ سے خواہش کی کہ آپ کو بخار کی صورت دکھائیں پھر ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت کے نیچے اُترے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک سوار ہے جو زرد شاخ لئے ہوئے ہے جب وہ درخت کے پاس پہونچا تو اُسکے سارے پتے جھڑ پڑے آپ نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ سوار کون ہے انھوں نے کہا یہ بخار ہے آپ نے ارشاد فرمایا جب درخت کیساتھ اس کی یہ کیفیت ہے تو بھلا انسان کے ساتھ کیا کچھ نہ کرتا ہوگا آواز آئی کہ اس سے جیسے کہ اس درخت کے پتے جھڑ گئے اسی طرح آپ کی امت کے پسینہ کے ساتھ سارے گناہ بھی جھڑ جائیں گے چنانچہ اسی لئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک دن کا بخار سال بھر کا کفارہ ہے۔

امام غزالیؒ نے کہا ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں اور ہر جوڑ کو بخار سے تکلیف پہونچتی ہے پس ہر ہر جوڑ کے عوض میں بندہ کے ایک ایک روز کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اطبا کے نزدیک ایک روز کا بخار ایک سال کی قوت زائل کر دیتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کو تین گھڑی کے لئے بخار آجائے اور وہ حمد و شکر بجا لاتا رہے اور صبر کرے تو خدا تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اسپر اظہار فخر کرتا ہے اور ارشاد کرتا ہے اے فرشتو میرے بندہ کو اور بلا پر اس کا صبر کرنا دیکھو اور دوزخ سے اُس کی نجات یابی لکھ لو فرشتے اس طرح سے لکھ لیتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے فرمان ہے اور اللہ کیجانب سے اپنے فلاں بندہ کے لئے براءت و نجات کا پروانہ ہے کہ میں نے دوزخ سے تجھے پناہ دی اور جنت کو تیرے لئے واجب کر دیا سلامتی کے ساتھ اُس میں داخل ہو جا۔

طبرانی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص تین روز بھی مرض میں مبتلا رہے وہ گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے گویا کہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بیماری کی حالت میں مرتا ہے وہ شہید مرتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور صبح و شام جنت سے اُس کی روزی اسے عنایت ہوتی رہتی ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ مریض جب تک مریض رہتا ہے خدا کا مہمان ہے خداتعالیٰ اس کو روزانہ ستر شہیدوں کے عمل عنایت فرما کر اس کا رتبہ بلند فرماتا رہتا ہے اور آپ نے فرمایا جب خدا اسے عافیت عنایت فرماتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانے کے لئے اپنے مریضوں پر زبردستی نہ کرو کیونکہ خداتعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا رہتا ہے اس کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ احیاء العلوم میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کی حق شناسی اور اس کی عظمت اور جلال قائم رکھنے میں یہ بھی داخل ہے کہ تم اپنے درد کی نہ شکایت کرو نہ اپنی مصیبت بیان کرو۔ **فائدہ**: امام احمدؒ بخار کے لئے یہ لکھا کرتے تھے ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ۔ میں نے طبقات ابن سبکی میں دیکھا ہے کہ امام ابوالقاسم قشیری کا لڑکا سخت بیمار پڑا ان کے والد کا بیان ہے کہ میں نے حق سبحانہ وتعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور اس کی شکایت کی خدائے سبحانہ کا ارشاد ہوا کہ آیات شفا پڑھ کر دم کرو اور انھیں آیات کو کسی برتن میں لکھ کر دھو کے پلاؤ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے لڑکے کو شفا ہو گئی آیات شفا یہ چھ آیتیں ہیں ...

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ[1] + وَشِفَاۤءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ[2] + فِيْهِ شِفَاۤءٌ لِّلنَّاسِ[3] + وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ[4] + وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ[5] + قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۤءٌ[6] ۔

حکایت: اخبار سابقہ میں ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی نبی خدا سے فقر و بھوک و قمل (جوں یا گھن) کی دس برس تک شکایت کرتے رہے کچھ جواب نہ ملا پھر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم اس طرح کب تک شکایت کرتے رہو گے جو کچھ ہوا تمھارے لئے پہلے سے یہی ٹھہر چکا تھا اور دنیا کی پیدائش کے قبل سے میں نے تمھارے لئے یہی مقدر رکھا تھا کیا تم چاہتے ہو کہ تمھاری وجہ سے ہم پھر سے دنیا پیدا کریں یا جو ہم مقدر کر چکے ہیں اسے بدل دیں اگر یہ ہے تو تمھارا ارادہ ہمارے ارادہ سے بھی زیادہ ٹھہرا اپنے عزت وجلال کی قسم اگر پھر ایک بار بھی تمھارے دل میں یہ بات کھٹکی تو دیوان نبوت سے تمھارا نام مٹا دوں گا۔ **حکایت**: بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عابد تھا ایک دن موسیٰؑ اس کی زیارت کو آئے اور اس سے پوچھنے لگے کیا خدا سے تمھاری کوئی حاجت ہے اس نے کہا اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ مجھے اپنی رضامندی نصیب کرے خدا نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دیجئے کہ شب و روز جب تک چاہے عبادت کرتا رہے لیکن میرے نزدیک وہ دوزخی ہے جب یہ پیغام موسیٰؑ نے

---

[1] اور ایمان والی قوم کے لوگوں کے سینہ کو شفا دیتا ہے + [2] سینوں میں جو کچھ ہوتا ہے یہ اس کی شفا ہے + [3] اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے + [4] ہم قرآن کو نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے + [5] جب میں بیمار ہوتا ہوں وہ مجھے شفا عنایت کرتا ہے + [6] کہہ دیجئے وہ ایمانداروں کے لئے ہدایت اور شفا ہے +

اس کو پہونچایا کہنے لگا کہ میں اپنے رب کے حکم و قضا کو مرحبا کہتا ہوں اے موسیٰؑ خدا کے عزت وجلال کی قسم میں اس کی درگاہ سے کبھی نہ ٹلوں گا اگرچہ مجھکو جلا ڈالے اور نہ اس کے دروازے سے ہٹوں گا اگرچہ ہنکا دے پھر موسیٰؑ پر وحی آئی کہ اس سے کہہ دیجئے کہ تو نے صبر اور رضا کے ساتھ میرے حکم کو قبول کیا اور سب سے دشوار قضا پر بھی تو مجھ سے راضی رہا اگر تیرے گناہوں سے سارے آسمان وزمین اور اس کے درمیان کی فضا بھی بھر جائے تب بھی میں تجھے بخشدوں جب یہ خبر موسیٰؑ نے اسے پہونچائی تو بڑی دیر تک سجدہ میں پڑا رہا پھر دیکھتے کیا ہیں کہ وہ مردہ تھا۔

حکایت: مسروقؓ کا بیان ہے کہ کسی جنگل میں ایک شخص رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا ایک گدھا اور ایک مرغ تھا گدھے پر وہ لوگوں کا اسباب لادا کرتا کتا سب کی حفاظت کرتا مرغ سے ان کو وقت کا پتہ چلتا یعنی وہ ان کو نماز کے لئے بیدار کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک لومڑی آئی اور اسے پکڑلے گئی وہ کہنے لگا مجھے امید ہے کہ یہ امر بہتر ہوگا پھر کتے پر مصیبت نازل ہوئی تب بھی اس نے کہا مجھے امید ہے کہ یہ امر بہتر ہوگا پھر بھیڑیا آیا اور گدھے کو کھا گیا تب بھی اس نے کہا مجھے امید ہے کہ یہ امر بہتر ہوگا ایک دن صبح جو ہوئی تو دیکھتے کیا ہیں کہ دشمن نے ان کے پڑوسیوں پر حملہ کیا ہے کیونکہ ان کے یہاں سے شور وغل کی آواز آتی تھی اور ان کے یہاں کیا تھا جو شور کرتا کتے گدھے اور مرغ کا خاتمہ ہی ہو چکا تھا اس لئے اس شخص اور اس کے اہل وعیال کے لئے ان سب کا مرجانا ہی بہتر ہوا اسی معنے میں کسی نے کہا ہے۔ شعر۔

العبد ذوضجر والرب ذو قدر ؛ والدھر ذو دول والرزق مقسوم

والخیر اجمع فیما اختار خالقنا ؛ وفی اختیار سواہ الشوم واللوم

یعنی بندہ تنگدل ہوتا ہے اور پروردگار مقدر کرتا ہے اور زمانہ اپنے الٹ پھیر دکھاتا رہتا ہے اور روزی تقسیم ہو چکی ہے جو کچھ ہمارا خالق پسند کرے اس میں ساری خیر ہے اور اس کے سوا جو کچھ پسند کیا جائے اس میں بدبختی اور ملامت ہے۔ **فائدہ**: نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ مسروق بن اجدع سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسروق سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے اور تم تو مسروق بن عبدالرحمن ہو، سمعانی کا بیان ہے کہ بچپن میں ان کو کوئی چرالے گیا تھا اس وجہ سے ان کا نام مسروق پڑگیا ان کا ۶۲ھ ہجری میں انتقال ہوا ہے۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عابد تھا اس نے اپنی زوجہ سے بیان کیا کہ اتنے برسوں سے میرا جی کباب کھانے کو چاہتا ہے لیکن فقیروں کے خیال سے میں نے اس کو چھوڑ رکھا ہے وہ بولی میں دس بکریاں ذبح کرتی ہوں ایک تیرے لئے اور نو فقرا کے لئے جب وہ ذبح کر چکی تو اس کے بڑے لڑکے نے چھوٹے سے کہا آؤ ہم تمھیں دکھائیں کہ اماں نے بکریاں کیسے ذبح کی تھیں اور یہ کہہ کر اسے ذبح کر ڈالا پھر ڈر کر بھاگا تو تنور میں گر پڑا اور جل گیا وہ دونوں کو جنس رکھنے کی کوٹھڑی میں رکھ کر فقیروں کے لئے سامان کرنے میں مشغول ہو گئی جب عابد آیا تو اس کو کھلایا پلایا یہاں تک کہ وہ خوب آسودہ ہو گیا پھر اس سے کہنے لگی کہ میرے پاس کسی نے دو چیزیں بطور امانت رکھوائی تھیں پھر مجھ سے

واپس کرلیں مجھے یہ بڑا شاق گذرا اُس نے جواب دیا جس نے امانت رکھائی تھی وہ اُس کا زیادہ مستحق تھا تب اُس نے بیان کیا کہ تیرے بیٹے نے اپنے بھائی کو ذبح کر ڈالا ہے اس کے بعد جو بھاگا تو تنور میں گر پڑا اور جل گیا وہ بولا کیا تو نے ایسا صبر کیا ہے اُس نے کہا ہاں کہنے لگا کہ میں صبر کا تجھ سے زیادہ مستحق ہوں لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ میں انھیں دیکھ لوں پھر جب وہ دونوں چراغ جلا کر کوٹھری میں گئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ صبر اور رضا کی برکت سے دونوں ہنس رہے ہیں اور کھیل میں مشغول ہیں اس کو نسفیؒ نے بیان کیا ہے ۔ ذوالنونؒ مصری کا قول ہے کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں کہ بلائیں اُن کے نزدیک شہد کے مثل خوشگوار ہیں اور سختیاں مخمور کرنے والی ہیں اور غم و حزن اُن کو خرمائے تر معلوم ہوتا ہے ۔ **حکایت** غزوۂ خندق میں جب خندق کھد رہا تھا جابر بن عبداللہ نے جا کر اپنی زوجہ سے کہا کہ مجھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے بھوک کے آثار معلوم ہوتے ہیں کیا تمھارے پاس کچھ ہے انھوں نے جواب دیا کہ ایک صاع جَو اور ایک بکری کا بچہ ہے اس کے بعد جَو کا آٹا پیس لیا اور بکری کے بچہ کو ذبح کر ڈالا اور اس طرح کھانا تیار کیا ۔ جابرؓ خندق پر گئے تو اس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مٹی اٹھا رہے تھے (یہاں یہ قصہ گذرا) کہ جابرؓ کے دو لڑکے تھے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آ تجھے دکھاؤں کہ اماں نے بکری کیسے ذبح کی تھی اور یہ کہہ کر اُسے ذبح کر ڈالا اماں کو اس وقت اطلاع ہوئی جب پرنالہ سے خون بہنے لگا یہ دیکھ کر وہ چلائی تو لڑکا بھاگا اور تنور میں گر کر مر گیا انھوں نے ان دونوں کو اٹھا کر گھر میں لٹا دیا اور اوپر سے کمل ڈال کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرنے میں مشغول ہو گئیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جابرؓ کے گھر تمام مہاجرینؓ اور انصارؓ کو لے آئے اُن کا گھر بہت چھوٹا تھا آپ نے اُن سے فرمایا کہ اے جابرؓ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا تمھارے گھر کو فراخ کر دے انھوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ حضرت دو زانو بیٹھ کر دعا فرمانے لگے جابرؓ کہتے ہیں کہ قسم اُس کی جس نے حضرت کو رسول بنا کر بھیجا تھا میں دیکھ رہا تھا کہ چھتیں بلند ہو گئیں اور دیواریں ہٹ کر دور دور ہو گئیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود کھانا نکالنے لگے اور فرمایا کہ اے جابرؓ دس دس آدمی کر کے سب لوگوں کو بلاتے جاؤ المختصر سب کھا چکے صرف میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باقی رہ گئے اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اے جابرؓ اپنے لڑکوں کو بلاؤ تا کہ میں اُن کے ساتھ کھانا کھاؤں وہ اپنی زوجہ کے پاس گئے انھوں نے جواب دیا کہ وہ سو گئے ہیں یہی آن کر جابرؓ نے حضرتؐ سے کہہ دیا حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بغیر اُن کے ہرگز کھانا نہ کھاؤں گا جابرؓ پھر لوٹ کر اپنی زوجہ کے پاس آئے وہ بولیں کہ اُن کو رہنے بھی دو لیکن وہ گھر میں گھس گئے اور کپڑا اٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ دونوں زندہ ہیں آپس میں گلے مل رہے ہیں اس کے بعد ایک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی جانب آ بیٹھا اور دوسرا بائیں جانب پھر سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے اے جابر میں تمھیں ایک خبر دیتا ہوں جس کی جبرئیلؑ نے مجھے اطلاع دی ہے انھوں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا آپ نے جو کچھ اُن کے دونوں لڑکوں کا قصہ گذرا تھا کہہ سنایا اُس پر اُن کو بڑی حیرت ہوئی اور ساتھ ہی اس کے ان دونوں میاں و بی بی کو نہایت مسرت و خوشی حاصل ہوئی اسی مضمون میں کسی کا شعر ہے ۔

اذا مار مالك الدهر يوما بنكبة ❊ فهيئ له صبرا واوسع له صدرا ❊
فان تصاريف الزمان عجيبة ❊ فيوما ترى يسرا ويوما ترى عسرا

یعنے جب کبھی زمانہ تم کو مصیبت میں ڈالدے تو اسپر صبر کرنے کے لئے آمادہ ہوجاؤ اور اپنے سینہ کو فراخ کرلو کیونکہ زمانہ کی گردش عجیب عجیب (رنگ لاتی رہتی) ہے اگر کسی دن سہولت و آرام ہے تو کسی دن دشواری سے بھی سامنا ہے

حکایت جب یوسفؑ کے بھائی اُن کا کُرتہ اپنے باپ کے پاس لائے تو وہ بولے یہ بھیڑیا کیسا شفیق تھا کہ جس نے یوسفؑ کو کھالیا اور اُن کا کُرتہ نہ پھٹنے دیا اور یہ کہہ کر بہت روئے اُسوقت جبرئیلؑ آئے اور کہنے لگے کہ صبر جمیل کیجئے صبر جمیل ایسے صبر کو کہتے ہیں کہ نہ شکوہ و شکایت ہو نہ کسی قسم کی گھبراہٹ اس کہنے پر انھوں نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور اُن کا غم اپنے دل میں چھپالیا اور فرمایا فصبر جمیل اس کے بعد خدا نے اُن پر خواب کو غالب کیا اور وہ سوگئے پھر جبرئیلؑ سے ارشاد فرمایا کہ اے جبرئیلؑ یعقوبؑ نے خود ہی صبر جمیل کرنے کا وعدہ کیا ہے ذرا یوسفؑ کی صورت بن کر اُس کے پاس جاؤ جب انھوں نے دیکھا تو رو پڑے اور کہنے لگے اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ کہنا تھا کہ جبرئیلؑ نے اُن کو جگادیا اور کہا آپ کا صبر جمیل کہاں گیا اس پر انھوں نے مٹی لے کر اپنے منہ میں جھونک لی اور کہنے لگے کہ میں توبہ کرتا ہوں یہ دیکھ کر فرشتے رو پڑے اسی وقت خدا نے فرمایا کہ اچھا اُن سے کہہ دو کہ اپنے منہ سے مٹی کو تھوک دیں میں نے انھیں معاف کیا اور رونے کی بھی اجازت دیدی مگر ہاں میرے سوا کسی اور سے شکایت نہ کریں بعض عارفین کا قول ہے کہ صبر کے لئے ثنا کا دروازہ کھلا ہے اور ثنا کے لئے عطا کا دروازہ کھلا ہے اور عطا کے لئے جزا کا دروازہ کھلا ہے اور جزا کے لئے بقا کا دروازہ کھلا ہے اور بقا کے لئے لقا کا دروازہ کھلا ہے اُس دن کتنے ہی چہرے تروتازہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے اور جس کو دیدار نصیب ہوگیا اُس کو خدا کی رضا حاصل ہوگی۔

حکایت ❊ ابراہیمؒ بن ادہم نے کہا ہے کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرمایا کہ کہہ کہ اے اللہ مجھے اپنی رضا سے راضی رکھ اور اپنی بلا پر صبر عنایت کر اور اپنی نعمت کا شکر میرے جی میں ڈال دے ایک روز حج کے لئے پاپیادہ جارہے تھے ایک شخص اپنی اونٹنی پر جارہا تھا اُن پر اس کی نظر پڑی تو پوچھنے لگا اے ابراہیم کہاں چلے انھوں نے جواب دیا کہ حج کے ارادے سے جاتا ہوں اس نے پوچھا آپ کی سواری کہاں ہے کیونکہ دور کا راستہ ہے انھوں نے جواب دیا کہ میری سواریاں تو بہت سی ہیں لیکن تمھیں نظر نہیں آتیں اس نے پوچھا وہ کون سی سواریاں ہیں کہنے لگے جب مجھ پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو مرکب صبر پر سوار ہوتا ہوں جب مجھے کوئی نعمت ملتی ہے تو مرکب شکر پر سوار ہوتا ہوں اور جب قضا یعنے حکم خداوندی مجھ پر اثر کرتا ہے تو مرکب رضا پر سوار ہوتا ہوں اور جب میرا جی کسی شئی کی طرف راغب ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جتنے دن گذر گئے ہیں اس سے تھوڑے دن میری اجل کے باقی ہیں اس پر وہ کہنے لگا کہ اچھا تو آپ باذن خداوندی چلے چلیں بیشک آپ سوار ہیں اور میں پیادہ ہوں۔

فضیلؒ نے کہا ہے کہ خدا سے راضی رہنا مقربین خدا کا مرتبہ ہے کہ ان کے اور خدا کے مابین سوائے روح

وریحان کے اور کچھ نہیں قتادہؓ نے کہا ہے کہ روح سے رحمت مراد ہے قراءِ عشرہ میں قاری یعقوب نے روح بضم را پڑھا ہے یعنی مومن کی روح ریحان میں نکلتی ہے اور باقی قراء نے روح بفتح را پڑھا ہے یعنی اس کے لئے راحت وریحان ہے بعض کا قول ہے کہ ریحان سے یہی ریحان مراد ہے جسے سونگھتے ہیں اور ابن عباسؓ کا قول ہے کہ قرآن شریف میں ہر جگہ ریحان سے مُراد رزق ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے قضائے خداوندی پر حسنِ رضا مراد ہے یعنے بطور شکایت یہ بھی نہ کہے کہ آج گرمی ہے رہا ایوبؑ کا یہ کہنا کہ مجھے تباہی وبیماری لگ گئی ہے تو اس کہنے میں اپنی نیازمندی کا اظہار ہے کیونکہ بلا کی بالکل پروا نہ کرنا امر مقدر کا گویا مقابلہ ہے۔ **فائدہ** ؛ بعض صالحین سے مروی ہے کہ اُن کو کسی خلیفہ نے قید کر دیا اور ان کی گردن مارنے کی قسم کھائی ایک شخص نے اُن سے خواب میں کہا کہ ایک رقعہ اس طرح لکھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ اِلَى الرَّبِّ الْجَلِيْلِ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَكْشِفْ هَمِّيْ وَحُزْنِيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ۔ یعنی بندۂ ذلیل کی جانب سے ربِّ جلیل کی جانب مجھکو پریشانی نے آلیا ہے اور آپ ارحم الراحمین ہیں پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد کے حق سے میری فکر اور غم کو کھول دیجئے اور دور کر دیجئے (اور یہ لکھکر دریا میں ڈال دے)

مسئلہ ؛ یہاں ایک سوال ہے کہ ہر قضا یعنی حکم خداوندی پر راضی رہنا واجب ہے اور گناہ سے بغض رکھنا بھی واجب ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ بھی قضائے خداوندی میں داخل ہے اس لئے اس سے کراہت کرنا قضائے خداوندی سے کراہت کرنا ہے پس ایک ہی شے میں رضامندی اور ناگواری کیسے جمع ہو سکتی ہے اس کا جواب ایک مثال سے خوب واضح ہو جائیگا جس کو امام غزالی نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے فرض کرو کہ تمھارے دو دشمن ہیں اور اُن میں بھی باہم عداوت ہے لیکن اگر ایک دشمن مر جائے تو تم اُس کا مرنا برا سمجھوگے کیونکہ وہ تمھارے دوسرے دشمن کی ہلاکت میں سعی کیا کرتا ہے لیکن اس اعتبار سے پسند کروگے کہ وہ تمھارا بھی دشمن تھا اسی طرح گناہ میں بھی دو اعتبار ہیں ایک کو تو خدا سے تعلق ہے یعنی وہ قضائے خداوندی کے موافق ہوتا ہے پس اس اعتبار سے کہ قضائے الٰہی پر رضامند ہونا چاہیئے تم اُسے پسند کرو اور ایک اعتبار سے بندہ سے تعلق ہے کیونکہ وہ اپنے ارادے واختیار سے کرتا ہے اور یہ گناہ کرنا خدا سے بعد کا باعث ہوتا ہے اُس کو بُرا سمجھو۔

باب

ادب کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو دوزخ سے بچاؤ اس کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ مطلب یہ ہے اُن کو علم و ادب سکھاؤ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنی اولاد سے اکرام کے ساتھ پیش آؤ اور ان کو اچھی طرح ادب سکھاؤ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک صاع طعام خیرات کردے یعنے خیرات کرنے سے بھی بڑھ کر ادب سکھانا ہے اس کو ابن ابی جمرہ نے شرح بخاری میں روایت کیا ہے۔ **فائدہ** خدا تعالیٰ کے قول وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ اَلْاٰیَۃ کے متعلق امام رازیؒ نے چند سوالات ذکر کئے ہیں۔ اول یہ کہ ءَاَنْتَ (کیا تم نے) الخ سوال ہے اور خدا تو عالم الغیب ہے وہ کیسے سوال کرسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استفہام انکاری ہے یعنی اس سوال سے اس مضمون پر انکار کرنا مقصود ہے دوم یہ کہ خدا کو تو خود معلوم ہے کہ عیسیٰ نے ایسا نہیں کہا پھر ان سے سوال کیسے ہوگا جواب یہ ہے کہ اس سے نصاریٰ کو زجر و توبیخ کرنا مقصود ہے کیونکہ اُن کا اعتقاد ہے کہ عیسیٰ معجزات کے خالق ہیں اور خالق معبود ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ عیسیٰ کو باوجود اس قدر جلیل القدر نبی ہونے کے یہ کہنا کیسے جائز ہوا کہ اگر آپ انھیں بخشدیں تو آپ عزیز و حکیم ہیں اور ظاہر ہے کہ انھوں نے شرک کیا اور شرک نہیں بخشا جائیگا اس کا جواب یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہے کہ خدا کو اختیار ہے چاہے تو مطیع کو عذاب دے اور عاصی کو ثواب عنایت کرے جو چاہے وہ کرے وہ مالک ہے اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا اول سورۂ بقر میں امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سراپردۂ جلال سے ابلیس کے پاس وحی بھیجی کہ لے ابلیس تو نے مجھے پہچانا ہی نہیں اگر تو مجھے پہچان لیتا تو تجھے معلوم ہو جاتا کہ میرے کسی کام میں مجھ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے مجھ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ عیسیٰ نے بعض کی توبہ تجویز کی ہو اس بنا پر ان کی مغفرت کے خواہاں ہوئے ہوں یا بعض کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ ان سے اُس وقت کہا

لہ جب خدا یہ ارشاد فرمائے کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو الآیۃ ۱۲

سو جب اُن کو آسمان پر اٹھالیا ہوا اس تقدیر پر یہ معنے ہوں گے کہ اگر آپ اُن کو حالت کفر میں موت دیدیں اور اُن پر عذاب کریں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور آپ اُن کے حاکم ہیں اور اگر آپ ان کو ظلمات کفر سے نکال کر نور ایمان میں داخل کرلیں پھر انھیں بخشدیں تو آپ کرسکتے ہیں اور ان کے والد سے منقول ہے اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اس موقع پر اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سے بھی زیادہ بلیغ ہے کیونکہ صفت رحمت و مغفرت اس حالت کے مشابہ ہے جس کا ہر محتاج کے ساتھ مغفرت و رحمت سے پیش آنا مقتضی ہے اور عزت اور حکمت کا یہ مقتضی نہیں بلکہ عزیز ہونے کا یہ مقتضی ہے کہ جو چاہے سو کرے اور تمام جہات استحقاق سے خالی ہو پھر باوجود اس کے اگر مغفرت کا حکم دے تو وصف مغفرت اور رحمت سے بھی زیادہ کامل طور پر کرم کا اظہار ہوگا۔

میں نے تفسیر قشیری میں دیکھا ہے کہ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ سے مراد یہ ہے کہ آپ اُن کو مغفرت عنایت کرکے عزت دینے والے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مطلب یہ ہے آپ عزیز و غالب ہیں اُن کے کفر سے آپ کا کچھ ضرر نہیں ہوسکتا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ عزیز و غالب اور انتقام لینے پر قادر ہیں اور قدرت کے وقت معاف کردینا کریم کی صفت ہے میں نے الوجوہ المسفرۃ عن التسامح المغفرۃ میں دیکھا ہے کہ عیسیٰؑ نے یہ جو کہا ہے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کو ایسی قوم کی نسبت جنھوں نے غیر اللہ کی عبادت کی تھی سفارش کرتے ہوئے شرم آئی امام رازیؒ نے تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ کے متعلق بیان کیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے آپ جانتے ہیں اور جو کچھ آپ کے پاس ہے اُسے میں نہیں جانتا اور بعض نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کچھ میری غیبت میں ہے اُسے آپ جانتے ہیں اور جو کچھ آپ کی غیبت میں ہے اسے میں نہیں جانتا واللہ اعلم ابراہیمؑ کا قول ہے کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے اور ادب کی وجہ سے یہ نہ کہا کہ جب آپ مجھے بیمار ڈالتے ہیں چنانچہ اسی طرح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جن کو خدا نے اچھی طرح ادب سکھایا ہے کہ بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے پس خدا کا اسم مبارک اپنے نام سے مقدم کیا خدا نے بھی آپ کی امت کو قیامت تک کے لئے ایسے شرک سے بچالیا بخلاف موسیٰؑ کی قوم کے کہ وہ گوسالہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اپنے دین سے مرتد ہوگئے کیونکہ انھوں نے خدا تعالیٰ کے نام پر اپنا نام مقدم کیا تھا چنانچہ انھوں نے کہا تھا کہ ہرگز نہیں بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے نوبی نے کہا ہے کہ نوحؑ کا نام نوح اس وجہ سے پڑگیا کہ انھیں ایک بار ایک مردہ کتا نظر پڑا تھا اس سے انھیں کراہت آئی اس پر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ یہ تو ہماری مخلوق ہے تم ایسی ہی پیدا کرلو بس وہ روئے اور نوحہ کرنے لگے اور عقائق میں مذکور ہے کہ انھوں نے ایک کتا دیکھا تھا جس کی چار آنکھیں تھیں انھوں نے اُسے بُرا سمجھا وہ بول اٹھا کہ اے نوح صنعت خداوندی کو آپ عیب لگاتے ہیں اگر میرا اختیار ہوتا تو میں کتا ہی کیوں بنتا بنانے والا تو وہی ہے جس کو کوئی عیب نہیں لگا سکتا اس پر وہ رونے اور نوحہ کرنے لگے۔

حکایت۔ ایک شخص کو غلاظت کا کیڑا نظر پڑا وہ کہنے لگا کیا جانے خدا کو اس کے پیدا کرنے سے کیا مقصود

ہے نہ اس کی صورت ہی اچھی ہے نہ اس میں خوشبو ہی آتی ہے اس پر خدا نے اس کو ایک ایسے زخم میں مبتلا کر دیا کہ سارے طبیب اُس سے عاجز آگئے اس کے بعد ایک اور طبیب کہیں سے آیا جسنے کہا کہ غلاظت کا کیڑا لے آؤ تو میں جلا کر اُس کی راکھ زخم میں لگاؤں چنانچہ بحکم خداوندی اُسی سے اُس کو صحت ہوگئی تب وہ شخص کہنے لگا کہ خدا نے چاہا کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ جو سب سے برا حیوان ہے میرے نزدیک وہی نایاب دوا ہے۔

فائدہ: دمیری کی حیواۃ الحیوان میں میری نظر سے گذرا ہے کہ غلاظت کے کیڑے کے اندر کی رطوبت آنکھ میں لگانا رطوبت وغشاوۂ چشم کو دور کرتا ہے اور اگر بچھو کے کاٹے پر لگائی جائے تو اُسے صحت ہو جاتی ہے واللہ اعلم (ایک عجیب بات) مؤلفؒ کا بیان ہے کہ میری نظر سے گذرا کہ ایک غلیظ کیڑا بچھو کو سنکلنے لئے جاتا تھا اور وہ اُس سے بھاگ رہا تھا اس کے بعد نزہتہ النفوس والافکار میں میں نے دیکھا کہ بچھو کو اس سے نفرت ہے اور مدینہ مشرفہ کے لوگ اُس کو جاریۃ العقرب کہتے ہیں جس کو فالج یا تپ کہنہ ہوا ور اسے بچھو کاٹ کھائے تو یہ شکایت اُس سے دور ہو جاتی ہے اور اگر سیاہ بچھو جلا کر اس کی راکھ سرکہ میں ملا کر برص پر لگائی جائے تو بحکم خداوندی دور ہو جائے اور کسی قریہ کے درختوں پر غلاظت کے کیڑے لٹکا دیے جائیں تو ٹڈی دل اُس کے قریب نہ پھٹکے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈی دل کو اس طرح بد دعا دیا کرتے تھے کہ اے اللہ اس کے بڑوں کو ہلاک کر دے اور چھوٹوں کو مار ڈال اور اس کے انڈوں کو تباہ کر دے اور اُس کے منہ کو ہماری گذران روزی سے روک دے بیشک آپ بڑے دعا سننے والے ہیں اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قرطبی نے بیان کیا ہے کہ عُزیرؑ کے بیٹے اپنے باپ سے پچاس برس بڑے تھے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ عزیرؑ کا بیت المقدس میں ایک بار گذر ہوا تو وہ کہنے لگے کہ ان چیزوں کو خدا ان کی موت کے بعد بھلا کیسے زندہ کرے گا اس وقت اُن کی عمر پچاس برس کی تھی پھر خدا نے ان کو سو برس تک مردہ رکھا اور ان کی بی بی کے اس کہنے کے بعد ہی لڑکا پیدا ہوا تھا جب خدا نے ان کو زندہ کیا تو یہ کیفیت گذری کہ ان کی روح اُن کے سر میں نازل ہوئی اور اس نے دیکھا کہ اُن کے اعضا پراگندہ پڑے تھے پھر وہ سب اعضا ایکدوسرے کے پاس آکر جمع ہو گئے پھر خدا نے گوشت و پوست پہنا کر درست کر دیا چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قول سے کہ ہڈیوں کو دیکھ ہم کیسے اٹھاتے ہیں یعنی انھیں زندہ کرتے ہیں یہی مراد ہے پھر جب اُن کا بدن ٹھیک اور درست ہو گیا تو خدا نے ان کو اُن کی پہلی عمر کا بنا دیا یعنی پچاس برس کا اس وقت لڑکے کی سو برس کی عمر تھی اور وہ پچاس ہی برس کے رہے اس کے بعد انھوں نے اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھا کہ انمیں ذرہ برابر تغیر نہ ہوا تھا ان کے کھانے کی چیز انجیر اور پینے کی شئے شیرۂ انگور تھا۔ **لطیفہ**: ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں خدا نے اُن کو یہ دوسری طرح سے دکھایا تھا اور حکم دیا تھا کہ چار پرندے پکڑے اس کا پورا بیان باب الزہد والامانۃ میں آتا ہے۔

حکایت: جب فرعون کے پاس حضرت موسیٰؑ اور ساحر یوم الزینت میں جمع ہوئے تھے یوم الزینت عاشور

کا دن تھا بعض نے کہا ہے اُن کی عید کا دن تھا بعض نے کہا ہے یوم السبت یعنی شنبہ کا دن تھا بعض نے کہا ہے اُن کے بازار کا دن تھا بعض نے کہا ہے قربانی کا دن تھا بعض نے کہا ہے شکست نیل کا دن تھا بہر حال جو کچھ ہوا اُس وقت ایک اندھے نے ساحروں سے کہا اور وہ سب سے بڑا تھا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ہماری کثرت کے موسیٰؑ ہم پر چڑھے آتے ہیں لیکن یہ اُن کی قوت سے نہیں ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ کوئی سماوی امر نہ ہو اس لئے ان کے ساتھ تعظیم اور احترام سے پیش آؤ کیونکہ اگر ہم اُن پر غالب آجائیں گے تو اس سے ہمارا کوئی ضرر نہیں اور اگر ہم مغلوب ہوگئے تو جانو کہ یہی بہ تعظیم پیش آنا ہماری طرف سے صلح کا مقدمہ ٹھہر جائیگا اور خدا کے نزدیک وہ ہمارے شفیع بن جائیں گے پھر انھوں نے کہا کہ ہم ان کی کیسے تعظیم کریں اس نے کہا ہم کو موسیٰؑ سے اجازت لینا چاہیئے اور پوچھنا چاہیئے کہ پہلے آپ پھینکیں گے یا پہلے ہم پھینکیں چنانچہ یہی موسیٰؑ کے ساتھ اُن کا حسنِ ادب سے پیش آنا ان کی سعادت کا باعث ہوگیا موسیٰؑ ان کی یہ بات سن کر ہنس پڑے اس پر ہارونؑ ان سے پوچھنے لگے باوجودیکہ وہ اس قدر کثرت سے ہیں پھر بھی آپ ہنستے ہیں اور وہ ستّر ہزار تھے اور بعض نے کہا ہے ستّر ساحر تھے موسیٰؑ نے جواب دیا مجھے ان لوگوں سے ایمان کی مہک آتی ہے پھر جب انھوں نے کہا اے موسیٰؑ آپ پہلے پھینکیں گے یا پہلے ہم پھینکیں اس وقت سُنائی دیا کہ کسی کہنے والے نے کہا اے محبان خدا تمھیں پھینکو اس وقت موسیٰ کے دل میں خوف پیدا ہوا کیونکہ اولیاءاللہ پر کوئی غالب نہیں آسکتا جب موسیٰ اُن پر غالب آئے تو وہ اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اور بول اٹھے ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئے چنانچہ انھیں سجدہ ہی کی حالت میں اپنے جنت کے مکانات نظر آگئے۔ فائدہ :- انھوں نے موسیٰؑ پر ہارونؑ کا نام اس لئے مقدم کیا کہ وہ موسیٰؑ سے تین سال بڑے تھے اس وجہ سے تعظیماً انھیں کا پہلے ذکر کیا جیسے کہ شعیبؑ کی صاحبزادیوں نے ابوت کو شیخوخت سے پہلے ذکر کیا تھا چنانچہ انھوں نے کہا تھا کہ ہمارے باپ بڑے بڈھے ہیں ہارونؑ موسیٰؑ کے حقیقی بھائی تھے رہا اُن کا یہ کہنا کہ یا ابن ام یعنی اے میری ماں کے بیٹے تو یہ بطور تلطف اور شفقت کے تھا ہارونؑ کا موسیٰؑ سے تین سال قبل انتقال ہوگیا تھا وہ موسیٰ کی بہ نسبت زیادہ لنبے چوڑے ڈیل ڈول کے آدمی تھے رنگ بھی اُن سے صاف تھا اور ان کی بہ نسبت زیادہ خوش بیان تھے۔ لطیفہ ساحروں کو صرف ایک ہی سجدہ سے چین و خنکی چشم حاصل ہوگئی پھر بھلا اس کی کیا حالت ہوگی جو خدا کے فضل و توفیق سے خدا کو روزانہ مثلاً پچاس سجدے کیا کرتا ہو۔ فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے کہ ساحرین فرعون کا سجدہ میں گر پڑنا فضیلت علم کی بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ وہ حقیقت سحر سے خوب واقف تھے اور سمجھتے تھے کہ سحر کی انتہائی حد کہاں تک ہے اسی وجہ سے انھوں نے جان لیا کہ موسیٰ کا معجزہ سحر کی حد سے خارج تھا ورنہ کہدیتے کہ موسیٰؑ کو ہم سے زیادہ تکمیل کے ساتھ سحر آتا ہے علم کے متعلق ایک جداگانہ باب آگے آتا ہے۔

فائدہ :- ابوعلی رودباری نے بیان کیا ہے کہ بندہ ادب سے خدا تک پہونچ جاتا ہے اور طاعت سے جنت تک سری سقطیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک شب میں نماز پڑھ رہا تھا کہیں میں نے محراب میں پیر پھیلا دئے میرے سر یعنی

باطن سے مجھے ندا پہونچی کہ بادشاہوں کے سامنے تیری یہی نشست ہے میں نے عرض کیا آپ کی عزت وجلال کی قسم میں اب کبھی پیر نہ پھیلاؤں گا کسی عارف کا بیان ہے کہ میں نے حرم میں ایک بار پیر پھیلا دیے ایک لونڈی بولی اس کی درگاہ میں ادب کی نشست رکھا کرو ورنہ مقربین کے دفتر سے تمھارا نام مٹا دیا جائیگا اور بعض نے کہا ہے کہ ترک ادب نکالے جانے کا سبب ہوتا ہے جو فرش پر بے ادبی کرتا ہے وہ دروازہ پر نکالا جاتا ہے اور جو دروازے پر بے ادبی کرتا ہے مردود ہو کر چوپایوں کی سائیسی تک اس کی نوبت پہونچتی ہے اور ابراہیم بن اغرب نے بیان کیا ہے جس نے صالحین کے ادب سیکھے وہ بساط قرب کے لائق ہو گیا اور جس نے اولیاء کے ادب سیکھے وہ بساطِ محبت کے لائق ہو گیا اور جس نے صدیقین کے ادب سیکھے وہ بساط مشاہدہ کے لائق ہو گیا۔ **مسئلہ** جو شخص مجلس میں بیٹھ کر اور پیر کھول کر بلا عذر بار بار پیر پھیلایا کرے اس کی عدالت ساقط ہو گئی اور اس کی شہادت مردود ہے۔ **حکایت**: ابو یزید بسطامیؒ نے بیان کیا ہے کسی نے مجھ سے ایک عابد کے اوصاف بیان کئے میں اس کی زیارت کرنے گیا دیکھا کہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا اس پر میں لوٹ آیا اور اس سے ملاقات نہ کی کیونکہ آداب شرعی میں سے کسی ادب پر وہ مامون نہ تھا تو پھر بھلا اسرار پر وہ کیسے مامون سمجھا جاتا۔ **موعظت**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے قبلہ کی طرف تھوکا ہوگا قیامت میں وہ اس حالت سے آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوگا اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور طبرانی میں بروایت ابو امامہ مروی ہے کہ جس نے قبلہ میں تھوکا اور اس کو چھپا نہ دیا تو قیامت میں وہ تھوک نہایت گرم ہو کر آئیگا یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگ جائیگا۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ تھوکنے کے معنے میں عربی میں بزق و بسق و بصق تین لفظ آئے ہیں جن میں سے سین والا لغت کم مستعمل ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا آپ نے فرمایا کہ یہ تم لوگوں کو نماز نہ پڑھایا کرے اس کے بعد اس شخص نے نماز پڑھانیکا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو روکا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے آگاہ کیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ہاں راوی کا بیان ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بے شک تو نے خدا اور رسول کو ایذا دی اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ بروایت ابو امامہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کے اور خدا کے مابین حجاب دور ہو جاتے ہیں اور جب تک وہ نہ کھنکھارے یا ناک نہ چھنکے اس وقت تک حور عین اس کے استقبال کو موجود رہتی ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر شئے کی ایک زینت ہوتی ہے اور مجالس کی زینت قبلہ رُخ بیٹھنا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر شئے کے لئے کوئی شرف کی بات ہوتی ہے اور شرف میں سب سے زیادہ وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رُخ ہو کر لوگ بیٹھیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر شئے کا کوئی سردار ہے اور مجلسوں میں سرداری کا اسے رُتبہ حاصل ہے جس میں قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے بعض نے بیان کیا ہے کہ کبھی کسی ولی پر کشود کی نوبت نہیں آئی مگر اسی حالت میں جب وہ قبلہ رُخ ہوا مؤلفؒ کا بروایت اپنے والدرح کے بیان ہے کہ ایک شخص دو لڑکوں کو برابر قرآن پڑھایا کرتا تھا ان میں سے ایک قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا وہ دوسرے سے ایک سال قبل ہی حافظ ہو گیا امام مالکؒ سے خلیفہ وقت نے پوچھا کہ میں قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگا کروں یا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے روضہ مبارک) کی طرف مُنہ کر لیا کروں۔ انھوں نے جواب دیا کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیسے منہ پھیر سکتے ہو حالانکہ آپ تمھارے اور تمھارے باپ آدم کے وسیلہ ہیں حضرت ہی کی طرف منہ کرو اور آپ ہی کو شفیع قرار دے کر دعا مانگا کرو خدا آپ کی شفاعت تمھارے حق میں ضرور قبول فرمائیگا اس بنا پر مسجد نبوی میں قبلہ رُخ ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کرنا افضل ہے اور بعض علما نے تصریح کی ہے کہ قبر شریف کیجانب جانا کعبہ کی طرف جانے سے افضل ہے۔ **مسئلہ**: پیشاب یا پخانے کے وقت قبلہ کیطرف منہ یا پشت کرنا حرام ہے سوائے اس وقت کے کہ اس کے سامنے یا پس پشت ایک ہاتھ کی دو تہائی کے برابر سترہ یا آڑ ہو اور قبلہ اور اس کے درمیان تین ہاتھ یا اس سے کم فاصلہ ہو قبلہ رُخ ہونے کے وقت اپنے آگے ورنہ پیچھے کپڑا لٹکا لینے سے سترہ ہو جاتا ہے جیسے کہ قریہ کے لوگوں کی عادت ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کوئی کہیں کیوں نہ ہو اور سامنے یا پیچھے سترہ ہو یا نہ ہو ہر حالت میں پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا بیٹھ کرنا ممنوع ہے۔

عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا ہے جو ادب یعنی مستحبات میں سستی کرتا ہے اسکو یہ سزا ملتی ہے کہ سنتوں سے محروم رہتا ہے اور جو سنتوں میں سستی کرتا ہے اس کو یہ سزا ملتی ہے کہ فرائض سے محروم رہتا ہے اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے اس کو یہ سزا ملتی ہے کہ معرفت سے محروم رہتا ہے۔ **فائدہ**: اہل تصوف کا قول ہے کہ جب محبت صحیح ہو گئی تو ادب ساقط ہو جاتا ہے اور اس کی شہادت میں ایک نقل پیش کی ہے کہ ایکبار ایک نر ابابیل نے مادہ ابابیل کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا وہ سلیمانؑ کے محل میں گھس گئی اسپر ابابیل نر کہنے لگا کہ اگر تو نہیں نکلتی تو میں سلیمانؑ کے محل کو الٹے دیتا ہوں سلیمانؑ نے اس کو بلا کر پوچھا تو نے یہ بات کیوں کہی وہ بولا کہ اے نبی اللہ عاشقوں سے بھلا ان کی باتوں پر کہیں مؤاخذہ ہو سکتا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ادب حکم بجالانے سے بھی زیادہ افضل ہے اور اس کی شہادت میں یہ قصہ پیش کیا گیا ہے کہ ایک بار صدیقؓ محراب سے پیچھے ہٹ گئے تھے اور حضرت کے ارشاد کی کہ نماز تمھیں پوری پڑھا دو تعمیل نہ کی۔ **مسئلہ**: اگر کوئی شخص غلام خریدے اور وہ بے ادب نکلے تو پھیرنے کا اختیار نہیں اس کو روضہ میں بیان کیا ہے **لطیفہ**: کسی نے حضرت عباسؓ عـہ سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے جواب دیا کہ بڑے تو وہی ہیں البتہ میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور اس طرح کہنا ادب کی بات تھی کسی نے کیا خوب شعر کہے ہیں اشعار: ما وھب اللہ لامرئ من ہبتہ ٭ افضل من عقلہ ومن ادبہ ھما جمال الفتی فان فقدا ٭ فان فقد الحیاۃ اجمل بہ (یعنی کسی شخص کیلئے عطیات خداوندی میں سے عقل اور ادب سے افضل کوئی شئی نہیں ہے جوان مرد کے لئے یہ دونوں چیزیں باعث جمال اور زینت ہیں اگر یہ دونوں چیزیں نہ رہیں تو اس کا مرجانا ہی بہتر ہے

عـہ یہ واقعہ حضرت عباسؓ کا بھی ہو سکتا ہے لیکن تاریخ میں یہ قصہ حضرت قباث بن اشیم سے منسوب ہے۔

دُعا کی فضیلت

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔ (جو لوگ میری عبادت یعنی دعا سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے) اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ مَا یَعْبَأُ بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (یعنی خدا کو تمہاری کیا پرواہ تھی اگر اس سے دعا نہ کرتے ہوتے) مطلب یہ ہے کہ اگر مصیبتوں میں تم اس سے دعا نہ کرتے ہوتے تو اس کے نزدیک تمہاری کچھ قدر نہ تھی اور بعض نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ مجھے تمہارے پیدا کرنے کی کچھ حاجت نہ تھی مگر یہی کہ تم مجھ سے دعا مانگتے ہو اور میں تمہاری دعا قبول کر لیتا ہوں تم مجھ سے معافی مانگتے ہو میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا یعنی خدا کے اچھے اچھے نام ہیں پس انھیں ناموں سے اُسے پکارا کرو یا دعا مانگا کرو اور ارشاد ہے وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ (یعنی اور خدا سے اس کا فضل مانگا کرو) اور ارشاد ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (یعنی اور جب میرے بندے میری نسبت آپ سے پوچھیں تو کہدیجئے کہ) میں تو (ان کے) قریب ہی ہوں) خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ (یعنی آپ سے نئے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں کہدیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے اوقات کی شناخت کے ذریعے ہیں) اور ارشاد ہے یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (یعنی اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہدیجئے کہ جو تمہاری حاجت سے زائد ہو) اور ارشاد ہے وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی (یعنی حالت حیض کے متعلق آپ سے پوچھتے ہیں کہدیجئے وہ گندگی (کی حالت) ہے) اور ارشاد ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کَبِیْرٌ (یعنی آپ سے ماہ حرام میں قتال کے متعلق پوچھتے ہیں کہدیجئے کہ اس میں قتال کرنا بری بات ہے) اسی طرح انفال اور روح اور ذوالقرنین اور قیامت اور یتامیٰ کی نسبت جو پوچھا گیا ہے سب میں حضرت سے یہی کہکر جواب دیا ہے کہ آپ کہدیجئے بخلاف دعا کی آیت کے اُس میں آپ کہدیجئے کا لفظ نہیں ہے بلکہ یہی کہا گیا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (یعنی جب آپ سے میری نسبت میرے بندے پوچھیں تو میں بیشک قریب ہوں) اور آپ کہدیجئے کا لفظ اس لئے نہیں بڑھایا گیا ہے کہ گویا خدا کا یہ ارشاد ہے کہ اے میرے بندے مجھے دعا کے سوا اور چیزوں میں واسطہ کی ضرورت ہے لیکن دعا میں میرے اور تیرے درمیان اور کوئی واسطہ نہیں اس کو نیشاپوری نے اپنی تفسیر کبیر میں ذکر کیا ہے اور ثعلبی نے سورۂ طٰہٰ میں بیان کیا ہے کہ اگر یہاں یہ شبہ کیا جائے کہ

ایسا ہی تو یہ کیوں کہا ہے آپ سے پہاڑوں کی نسبت دریافت کرتے ہیں تو آپ کہدیجئے (کالفظ زیادہ کر کے کہا ہے) کہ میرا رب انھیں جڑ سے اکھاڑ پھینکیگا بخلاف اور جوابات مذکورہ کے اس جواب میں حرف فا بھی زیادہ کیا گیا ہے (جس کے معنے پس ہیں) اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان چیزوں کی نسبت تو ان لوگوں نے پوچھا تھا اور اس کی (یعنی پہاڑوں کی بابت) انھوں نے پوچھا نہ تھا بلکہ پوچھا چاہتے تھے خدا کو یہ معلوم ہو گیا اور ان کے پوچھنے کے قبل ہی جواب دیدیا اس کی تقدیر یوں ہوگی کہ اگر آپ سے پہاڑوں کی بابت پوچھیں تو کہدیجئے کہ ان کو میرا رب جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا مجاہد نے کہا کہ عوج کے معنی پستی اور اَمت کے معنی بلندی کے ہیں۔

فائدہ: وجوہ مفسرہ عن التساع المغفورہ میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی بندہ کو دعا کے لئے خدا اجازت نہیں ہوتی مگر اس وقت کہ قبولیت کی اجازت ہو چکتی ہے اور ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت مذکور ہے کہ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے خیرات اور نیکیوں کے دروازے بھی کھل گئے اور ترغیب و ترہیب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت مذکور ہے کہ تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے قبولیت کے دروازے بھی کھل گئے بروایت ابو ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دعا سے بڑھ کر خدا کے نزدیک کوئی شئی عزیز و مکرم نہیں اور نیز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان اور زمین کا نور ہے اور بروایت حضرت جابر بن عبداللہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت میں خدا مومن کو اپنے سامنے بلا کر کھڑا کرے گا اور اس سے کہیگا اے میرے بندے میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا کیا تو مجھ سے دعا مانگا کرتا تھا وہ عرض کرے گا ہاں اے میرے پروردگار ارشاد ہوگا کہ تو نے کبھی کوئی مجھ سے ایسی دعا نہ کی ہوگی جو میں نے قبول نہ کر لی ہو دیکھ فلاں فلاں دن جب تو کسی غم میں مبتلا ہو گیا تھا اور اس کے دور ہونے کی تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی تو میں نے تیرا غم دور کر دیا تھا وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار ارشاد ہوگا ہم نے تیری مراد جلدی کر کے دنیا ہی میں تجھے دیدی تھی اور فلاں فلاں دن تو نے کسی غم کے دور ہونے کی دعا کی تھی اور تیرا غم دور نہ ہوا تھا وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار ارشاد ہوگا کہ فلاں فلاں چیزیں تیرے لئے اس کے عوض میں ہم نے ذخیرہ کر رکھی ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کوئی ایسی دعا نہیں چھوڑتا جو بندہ نے اس سے مانگی ہو اور قبول نہ ہو مگر یا تو جلدی کر کے اسے دنیا ہی میں پورا کر دیتا ہے یا اس کے عوض آخرت میں ذخیرہ کر رکھتا ہے چنانچہ ایسے مقام پر قیامت میں ایماندار کہیگا کاش کوئی دعا میری دنیا میں قبول نہ ہوتی۔

بروایت ابوالدرداء حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے بھائی کے لئے کسی شخص کا پیٹھ پیچھے دعا کرنا ستر مقبول دعاؤں کے برابر ہوتا ہے اور خدا اس پر ایک فرشتہ کو مقرر کر دیتا ہے جو کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ غائب کی کسی غائب کے لئے دعا سب سے جلد

قبول ہوتی ہے اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین دعائیں ہیں جو مقبول ہوتی ہیں اس میں ذرا شک نہیں مسافر کی دعا مظلوم کی دعا اور اپنی اولاد کے لئے والد کی دعا اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور بزاز کی روایت میں ہے کہ تین دعائیں ہیں جن کی نسبت خدا نے ذمہ لیا ہے کہ انھیں رد نہ کرے۔ روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ افطار کرے اور مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدلہ لے لے اور مسافر کی دعا یہاں تک کہ (اپنے گھر) لوٹ آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ والد کی اپنی اولاد کے لئے دعا ایسی ہے جیسے کہ نبی کی اپنی امت کے لئے دعا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے دو دعائیں ہیں کہ ان کے اور خدا کے درمیان میں کوئی روک نہیں مظلوم کی دعا اور جو دعا کہ اپنے بھائی کے لئے انسان پیٹھ پیچھے کرے۔

عبداللہ بن ابی بردہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سُنا اَللّٰھُمَّ[۱] اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تو فرمایا بیشک تو نے اسم اعظم کے ذریعہ سے خدا سے درخواست کی ہے جب کوئی اس کے ذریعہ سے مانگتا ہے اُسے عنایت ہوتا ہے اور جب اس کے ذریعہ سے کوئی دعا کرتا ہے قبول ہوتی ہے اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترغیب اور ترہیب میں مذکور ہے کہ دعا کے بارے میں اس سے عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں وارد ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سُنا اَللّٰھُمَّ[۲] اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تو آپ نے فرمایا اُس نے خدا سے اسم اعظم کے ذریعہ سے دعا مانگی ہے جب کوئی اس کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہے عنایت کیا جاتا ہے اور جب کوئی اس کے ذریعہ سے دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے بروایت حضرت عائشہ رضہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ یہ تو تمھیں معلوم ہے کہ خدا نے مجھکو اسم اعظم بتا دیا ہے جب اُس کے ذریعہ سے دعا کیجاتی ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتا دیجئے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ وہ تمھارے لئے مناسب نہیں ہے وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے اُٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر یوں دعا کی اَللّٰھُمَّ[۳] اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰہَ وَاَدْعُوْکَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْکَ الرَّحِیْمَ وَاَسْئَلُکَ بِاَسْمَائِکَ

---

[۱] اے اللہ میں اس بات کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہوں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی خدا ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ یکتا اور بے نیاز ہیں ایسے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے [۲] اے اللہ میں اس بات کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہی کے لئے حمد ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اے بہت شفقت کرنے والے اے بہت احسان کرنے والے اے عجیب طور پر آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے اے ذوالجلال والاکرام ۱۲

[۳] اے اللہ میں آپ کو اللہ کہتی ہوں میں آپ کو رحمٰن کہتی ہوں آپ کو رحیم کہتی ہوں اور آپکے تمام اسمائے حسنیٰ ہیں سے جو میں جانتی اور جو نہیں جانتی سب کے طفیل سے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ مجھے بخشدیجئے اور مجھ پر رحم کیجئے ۱۲۔

الحسنیٰ کلّھا ما علمتُ منھا وما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر فرمایا کہ وہ انھیں اسماء میں ہے جن کے ذریعہ سے تم نے دعا کی ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے قرطبی کی اسماءِ حسنیٰ کی شرح میں میری نظر سے مکہ مکرمہ میں گذرا ہے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم سکھا دیجئے ایسا کہ جب اس کے ذریعہ سے دُعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اٹھ کر وضو کرو اور مسجد میں جاکر دو رکعت ادا کرو پھر دعا مانگو کہ مجھے بھی سنائی دے میں نے ایسا ہی کیا اور بیٹھ کر دعا مانگنے لگی آپ نے فرمایا یا اللہ اسے توفیق دے اس کے بعد میرے مُنہ سے نکلا اللّٰھمّ[1] انی اسئلک بجمیع اسمائک الحسنیٰ کلّھا ما علمتُ منھا وما لم اعلم واسئلک باسمک العظیم الاعظم الکبیر الاکبر الذی من دعاک بہ اجبتہ ومن سألک بہ اعطیتہ ۔ اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم صواب کو پہنچ گئیں تم صواب کو پہنچ گئیں ۔

فوائد ۔ پہلا فائدہ ؛ نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کو دردائیل کہتے ہیں اس کا زبرجد سبز کا ایک پر مشرق میں ہے اور یاقوت سرخ کا ایک پر مغرب میں ہے اور وہ گوہر و یاقوت و مرجان کا تاج پہنے ہوئے ہے اس کا سر عرش کے نیچے اور دونوں پیر ساتویں زمین پر ہیں ہر شب کو وہ پکارا کرتا ہے کوئی سوال کرنے والا جس کا سوال پورا کیا جائے ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا قبول کی جائے ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ مقبول ہو جائے ہے کوئی معافی مانگنے والا جس کو معافی دی جائے یہی ندا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے دعا اور سوال میں یہ فرق ہے کہ دعا (جس کے معنے بلانا ہیں) یہ ہے کہ
جائے بلکہ صرف ندا کی جائے مثلاً کہا جائے کہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم اور سوال یہ ہے کہ اس میں کچھ مانگا جائے مثلاً کہا جائے کہ اے اللہ مجھے رزق دے اے اللہ مجھے عطا فرمایئے ۔ **دوسرا فائدہ ؛** یاقوت چار رنگ کا ہوتا ہے زرد ۔ نیلگوں ۔ سفید اور سرخ سب سے زیادہ گراں قیمت ہوتا ہے اور اس بارہ میں جنت کی صفت میں آپ کا فرمان کافی ہے کہ اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں اور اس کا معدن ایک لمبے پہاڑ میں ہے جو جزیرۃ سراندیپ کے پیچھے ایک جزیرہ میں واقع ہے جو یاقوت سرخ کی انگوٹھی پہنے یا گلے میں لٹکائے اس سے مرگی وطاعون دور رہے اور یاقوت زرد کا لٹکانا اور اس کی انگوٹھی پہننا مانع احتلام ہے اور جو یاقوت سفید لٹکائے اس کا رزق فراخ ہو جائے اور ابن مسعودؓ نے کہا ہے کہ مونگے سرخ دانے سے ہوتے ہیں اس کا بیان باب جنت میں عنقریب آتا ہے ۔ **تیسرا فائدہ ؛** بروایت عبداللہ بن ابی اوفیٰ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ،

---

[1] اے اللہ میں آپ کے تمام اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جو مجھے معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں آپ سے درخواست کرتی ہوں اور آپ کے اسم عظیم اور اعظم کے ذریعہ سے جو بڑا اور سب سے بڑا ہے آپ سے درخواست کرتی ہوں جو ایسا اسم ہے کہ جو کوئی اس کے ذریعہ سے آپ سے دعا کرتا ہے آپ قبول فرماتے ہیں اور جو کوئی اس کے ذریعہ سے آپ سے درخواست کرتا ہے آپ اسے عطا کرتے ہیں ۱۲-

آپ نے فرمایا جس کو خدا سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو چاہیئے کہ وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ[1] اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ **چوتھا فائدہ**: بروایت ابن مسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ بارہ رکعت رات کو یا دن کو پڑھو اور ہر دو رکعت پر تشہد پڑھتے جاؤ اور جب آخر رکعت کا تشہد پڑھ چکو تو خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور حالت سجدہ میں سات بار سورۂ فاتحہ اور سات بار آیۃ الکرسی اور دس بار لَآ اِلٰهَ[2] اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھو پھر اَللّٰهُمَّ[3] اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ کہہ کر اپنی حاجت مانگو پھر اپنا سر اٹھا کر داہنے بائیں سلام پھیرو لیکن یہ خیال رہے کہ یہ طریق بیوقوفوں کو نہ سکھاؤ ورنہ وہ موقع بے موقع دعا کر بیٹھا کریں گے اور مقبول ہو جائے گی ترغیب و ترہیب میں مذکور ہے ایک جماعت نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو درست پایا **پانچواں فائدہ** عثمان بن حنیف سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اندھا شخص آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری آنکھیں کھل جائیں آپ نے فرمایا اچھا چل اور وضو کر کے دو رکعت ادا کر اور پھر یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ[4] اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلٰى رَبِّيْ بِكَ اَنْ يَّكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ اس کا یہ پڑھ کر پھرنا تھا کہ خدا نے اس کی آنکھیں کھول دیں اس کو ابن ماجہ و حاکم و نسائی و ترمذی

---

[1] خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں خدا عرش عظیم کا پروردگار پاک ہے جمیع حمد خدائے پروردگار عالم کے شایاں ہے اے اللہ میں آپ سے آپ کی رحمت کی موجبات اور آپ کی معافی کے لوازمات اور ہر بھلائی کی غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کی درخواست کرتا ہوں آپ میرا کوئی گناہ بے بخشے ہوئے اور کوئی فکر بے دور کئے ہوئے اور کوئی حاجت جو آپ کی رضا کے موافق ہونے پورا کئے ہوئے نہ چھوڑیئے اے ارحم الراحمین ۱۲۔

[2] خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ مارتا اور جلاتا ہے اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا۔ ۱۲

[3] اے اللہ میں آپ کے معاقد عز اور آپ کی کتاب کے منتہائے رحمت اور آپ کے اسم اعظم اور آپ کی عظمت برتر اور آپ کے کلمات تامہ کے طفیل سے درخواست کرتا ہوں ۱۲ [4] اے اللہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ کے ذریعہ سے آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری آنکھیں کھول دے اے اللہ حضرت کی میرے بارے میں شفاعت قبول کر اور خود میری شفاعت میرے بارے میں قبول کر ۱۲۔

نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے ایک شخص کو بارہا دعا کرتے دیکھا لیکن اس کا سوال پورا نہ ہوا موسیٰؑ نے خدا سے کہا اے رب اگر آپ اس کی دعا قبول کر لیتے تو بہتر تھا ارشاد ہوا وہ بخیل ہے صرف اپنے نفس کے لئے دعا کرتا ہے موسیٰؑ نے اُس کو اس کی اطلاع کی پھر اُس نے اپنے اور تمام بنی اسرائیل کے لئے دعا کی تب خدا نے اُس کی دعا قبول فرمائی موسیٰؑ نے ایک بار ایک شخص کو دیکھا کہ گریہ وزاری کر رہا ہے موسیٰؑ نے عرض کیا اے رب اگر اس کی حاجت میرے قبضہ کی ہوتی تو میں اُسے پورا کر دیتا خدا نے اُن پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ مجھے تو تم سے زیادہ اُس پر رحم آتا ہے لیکن وہ دعا مجھ سے مانگتا ہے اور اسکا دل بکری اور بھیڑوں کے پاس ہوتا ہے اور میں ایسے کی دعا نہیں قبول کیا کرتا جو دعا تو مجھ سے کر رہا ہے اور اس کا دل میرے غیر سے لگا ہو وہبؒ نے کہا ہے کہ دعا بلا عمل کے ایسی ہے جیسے کمان بے چلہ کی ہو اور سفیان ثوریؒ نے فرمایا ہے کہ وہ باتیں جو اپنے نفس کی نسبت کوئی جانتا ہو تم میں سے کسی کو دعا سے نہ روکیں کیونکہ خدا نے تو شیطان تک کی سُن لی جب اُس نے کہا تھا کہ مجھے اُس دن تک کی مہلت دیجئے جس دن سب اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت تک) اور موسیٰؑ نے ایک بار خدا سے عرض کی یا رب جب آپ کو نمازی اور روزہ دار اور مجاہد پکارتا ہے تو آپ کیا جواب دیتے ہیں ارشاد ہوا کہ میں لبیک (میں تیرے پاس موجود ہوں) کہتا ہوں پھر انھوں نے عرض کیا جب آپ کو کوئی گنہگار پکارتا ہے تو آپ کیا جواب دیتے ہیں؟ ارشاد ہوا میں کہتا ہوں لبیک لبیک لبیک انھوں نے عرض کیا اے رب اس کو تین بار لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں ارشاد ہوا ہاں کیونکہ اُسنے میرے فضل و کرم پر بھروسہ کیا ہے اور دوسروں کا اپنے اپنے عمل پر بھروسہ ہوتا ہے **حکایت**:۔ کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ ایک بار میرے پیر میں ہڈی گر گئی اس کی وجہ سے میں نہایت سخت بے چینی میں مبتلا ہوا پھر میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر خدا کی درگاہ میں اس کے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ سے زاری کرنے لگا اسی اثنا میں مجھ پر خواب کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک سانپ میرے پیر کو چوس رہا ہے اور خون اور پیپ اگلتا جاتا ہے اور اُس نے ہڈی بھی نکال لی اس کے بعد جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ خون اور پیپ اور ہڈی میں سے ہر شئے زمین پر پڑی ہے۔

امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ سے دعا کرنے کی چند شرطیں ہیں اور سب سے بہتر یہ ہے کہ خدا کی عزت ربوبیت اور اپنی ذلت عبودیت پیش نظر رکھے اور ان اسماء کے معانی بھی جانتا ہو چنانچہ میں چند معانی ذکر کئے دیتا ہوں جن کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔ "اللّٰہ" اس کے معنی ہیں کہ تمام صفات الوہیت کا جامع اور تمام اوصاف ربوبیت کے ساتھ متصف اور یہ اسم اعظم ہے۔ "الرحمٰن الرحیم"۔ ان دونوں کا فرق سورۂ فاتحہ کے ذیل میں بسم اللہ کی فضیلت میں گذر چکا ہے۔ "القدوس" اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر اس صفت سے منزہ و پاک جس کا حواس سے ادراک ہو سکے یا خیال تصور کر سکے یا وہم کی وہاں تک رسائی ہو سکے۔ غزالیؒ نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ عیوب سے پاک اس لئے کہ یہ کہنا بھی ایک قسم کی بے ادبی سے خالی نہیں کیونکہ بادشاہ کو یہ کہنا کہ جُلاہا نہیں ہے بے ادبی سے خالی نہیں ہے۔ "السّلام" اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی ذات تمام نازیبا چیزوں سے سالم ہے اور اُس کے افعال شر سے بچے ہوئے ہیں اور بندوں میں سے سلام وہ ہے جس کا دل کینہ و حسد و خیانت سے سالم ہو

"اَلْمؤمن" اس کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص اس کی طرف التجا کرتا ہے ہر شر سے امن میں رہتا ہے اور بندوں میں سے مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں۔ "المہیمن" اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے مخلوق کو اور ان کے رزق اور اجل کو جانتا ہو اور وہ کتب قدیمہ میں بھی اسماء الٰہی میں سے ہے۔ "الخالق الباری المصوّر"۔ غزالیؒ نے کہا ہے کہ کبھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان تینوں کے ایک ہی معنے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے پھر بیان کیا ہے کہ بنا کے لئے مثلاً دھنیوں کی ضرورت ہوتی ہے پھر اس کے بعد اس کی ضرورت ہے کہ اس کے ظاہر میں کوئی نقش و نگار بنا کر اس کو آراستہ کرے حاصل کلام یہ کہ صنعت صرف ایک سے پوری نہیں ہوتی چنانچہ احیاء میں مذکور ہے کہ روٹی کے دسترخوان پر رکھنے کی نوبت نہیں آتی جبتک کہ وہ تین سو کاریگروں کے ہاتھ سے گذر نہیں لیتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی صنعت میں غیر سے بے نیاز ہے لیکن اگر صنعت میں کسی موجد کی حاجت ہے اس اعتبار سے وہ خالق ہے اگر کسی اختراع کرنے والے اور صورت بنانے والے کی حاجت ہے اس اعتبار سے وہ مصوّر اور خالق ہے اور اگر زینت کی حاجت ہے اس اعتبار سے وہ نہایت خوبی کے ساتھ آراستہ کرنے والا صورت گر و مصور ہے۔ "القابض الباسط" اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دلوں کو خوف سے گھونٹ دیتا ہے اور امیدوار بنا کر دل کھول دیتا ہے جیسا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ کیا تھا جس کا قصہ یہ ہے کہ آپ نے ایک بار فرمایا کہ خدا تعالیٰ آدمؑ سے فرمائیگا کہ جہنم کا لشکر نکالئے وہ کہیں گے کتنوں کو نکالوں ارشاد ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے کو یہ سن کر لوگوں کے دل منقبض ہوگئے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو ایسی بات ارشاد فرمائی کہ لوگوں کا انقباض انبساط سے بدل گیا یعنی بیشک تمھاری مثال اور امتوں میں ایسی ہے جیسے سفید بال سیاہ بیل کی جلد میں ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ قابض باسط اس لئے ہے کہ فقیروں سے رزق کو قبض کرتا ہے اور غنیوں کو کشائش دیتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ کالبد سے روحوں کو قبض کرتا ہے۔ "الخافض" یعنے بدبختوں کو پست کرنے والا۔ "الرّافع" یعنے سعادتمندوں کو بلند کرنیوالا بندوں میں خافض و رافع وہ شخص ہے جو باطل اور اہل باطل کو پست کرے اور حق اور اہل حق کو بلند کرے "اللّطیف" اس کے معنے یہ ہیں کہ دقیق مصلحتوں کو جانتا ہو اور جو اس کے اہل ہوں ان کو نرمی کے ساتھ فوائد پہونچاتا ہو بندوں میں سے لطیف وہ ہے جس کو خدا تک پہونچنے کا ایسا راستہ معلوم ہو جس میں دقت نہ ہو "الغفور" کے معنے بھی غفار کی طرح بہت بخشنے والے کے ہیں لیکن غفار میں زیادہ مبالغہ ہے۔ لطیفہ ۹ میں نے الوجوہ المسفرہ عن التسلع المنفرہ میں دیکھا ہے کہ منجملہ اسماء الٰہی کے غفار۔ غفور اور غافر (بمعنی بخشندہ) بھی ہیں اور بندہ کے بھی ایسے ہی تین نام ہیں یعنی اپنے نفس کے لئے ظلّام۔ ظلومؔ اور ظالمؔ اور اس سے مراد وہ ہے جو اپنے نفس پر حد سے زیادہ زیادتی کرے گویا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ظالم کے لئے غافر ہوں اور ظلوم کے لئے غفور ہوں اور ظلام کے لئے غفار ہوں اور بعض نے کہا ہے کہ غافر تو یہ کہ نامۂ اعمال سے گناہوں کو مٹادے اور غفور یہ کہ گناہ فرشتوں کو بھلادے اور غفار یہ کہ گنہگار کو اس کا گناہ بھلادے اور بعض نے کہا ہے غافر (بخشنے والا) دنیا میں ہے غفور (بہت بخشنے والا) قبر میں ہے اور غفار بہت زیادہ بخشنے والا قیامت میں ہے۔ "الشّکور" اس کے معنے یہ ہیں کہ تھوڑی سی طاعت کے

عوض میں بھی بہت سے درجے عنایت کرتا ہے۔ "اَلْکَبِیْر" اس کے معنی قدیم کے ہیں چنانچہ کہا کرتے ہیں کہ فلاں فلاں سے اکبر (بڑا) ہے یعنی اُس کے بہ نسبت زمانہ میں قدامت رکھنے والا ہے۔ "المقیت" کے معنے روزی کا پیدا کرنے والا۔ الحسیب کے معنی کافی کے ہیں۔

فائدہ: امام رازیؒ نے خدا کے اس قول کے ذیل میں جسکا ترجمہ یہ ہے وہ لوگ جن سے لوگوں نے کہا کہ بیشک لوگوں نے تمھارے (مقابلہ کے) لئے (بہت کچھ سامان) جمع کیا ہے پس اُن سے ڈرو تو اُن کا ایمان اور بڑھ گیا اور کہنے لگے خدا ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کارساز ہے یعنی کیا اچھا کافی (بھی) ہے کیونکہ نعم کا لفظ جس کا ترجمہ کیا اچھا کیا گیا ہے دو مناسب کلاموں کے درمیان میں آتا ہے چنانچہ کہا کرتے ہیں اَللّٰہُ رَازِقُنَا وَنِعْمَ الرَّازِقُ یعنی خدا ہمارا روزی دہندہ ہے اور کیا اچھا روزی دہندہ ہے وَخَالِقُنَا وَنِعْمَ الْخَالِقُ اور ہمارا خالق ہے اور کیا اچھا خالق ہے اسی طرح یہاں بھی ہے کہ یَکْفِیْنَا اللّٰہُ[1] وَنِعْمَ الْکَافِیْ یعنی خدا ہمکو کافی ہے اور کیا اچھا کافی ہے ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ جب ابوسفیان نے مدینہ سے مکہ کی طرف لوٹ جانے کا قصد کیا تو پکار کے کہا کہ اے محمد ہمارا وعدہ بدرِ صغریٰ کا ہے اگر آپ برقرار رہے تو میں وہاں تیر دل سے آپ کی خبر لوں گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انشاء اللہ پھر جب وعدہ کا وقت آپہونچا تو ابوسفیانؓ نے خروج کیا لیکن خدا نے کفار پر ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ اثناء راہ میں سے لوٹ پڑے اس کے بعد نعیم بن مسعود سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے کہا کہ میں نے محمد صلعم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم بدر میں مجتمع ہونگے لیکن یہ سال قحط کا ہے اس لئے حضرت کے پاس لوٹ جاؤ اور اُن کو مقابلہ سے باز رکھو کیونکہ اگر وہ میدان میں نکل آئے اور ہم نہ نکلے تو اُن کی اور جرأت بڑھے گی پس اگر تم نے میرے کہنے کے موافق کیا تو میں تم کو دس اونٹ دوں گا چنانچہ وہ مدینہ واپس آیا دیکھا کہ لوگ سامان جنگ میں مصروف ہیں کہنے لگا کہ اگر اب تم میدان میں نکل کر گئے تو تم میں سے ایک بچ کر نہ لوٹے گا چنانچہ یہ بات بعض لوگوں کے دل میں بیٹھ گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تو میں اُن کے مقابلہ میں تنہا بھی نکل کھڑا ہونگا اس پر ستر آدمی آپ کے پیچھے ہو لئے اور کہنے لگے حَسْبُنَا اللّٰہُ[2] وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ مسلمانوں کو بدر میں کوئی کافر نہ ملا جو اُن سے مقابلہ کرتا تب انھوں نے بدر کے میلے میں بیچنا شروع کیا اور ایک ایک کے دو دو کھڑے کئے اور خوب نفع حاصل کیا اور صحیح وسالم غنیمت کے ساتھ واپس آئے پس خدا تعالےٰ کے قول میں اسی کا ذکر ہے کہ پھر وہ لوگ خدا کی نعمت و فضل کے ساتھ لوٹے، مجاہد اور سدی نے کہا ہے کہ یہاں نعمت سے عافیت مراد ہے اور فضل سے وہ نفع مراد ہے جو انھوں نے خرید و فروخت کرکے حاصل کیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ نعمت منافع دنیوی ہیں اور فضل منافع اخروی اور خدا تعالیٰ کے اس قول اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ[3] میں شیطان سے نعیم بن مسعود مراد ہے اور اس کو کفر کی وجہ سے شیطان کہا ہے

[1] یعنی خدا ہمکو کافی ہے اور کیا اچھا کارساز ہے ۱۲ [3] اسکے سوا نہیں کہ وہ شیطان ہے اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ ۱۲

اگر کہا جائے کہ اُس نے مسلمانوں کو خوف دلایا تھا اور اس کے دوست نہ تھے تو اُس کا جواب یہ ہے یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ میں سے مفعول اول محذوف ہے مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے کیونکہ یخوف دو مفعول چاہتا ہے "الجلیل"، وہ ہے جو صفت جلال سے موصوف ہو اور جلال وغنی وملک و قدرت وعلم وغیرہ سب صفات کمال میں سے ہیں۔ "الجمیل" اس کے معنی یہ ہیں کہ عالم میں جو کچھ کمالات وخوبصورتی ورونق وخوبی ہے سب اس کی ذات کے انوار اور صفات کے آثار میں سے ہے۔ "الواسع" سعۃ سے (جس کے معنی فراخی اور کشائش کے ہیں) مشتق ہے اس کو علم اور رزق دونوں کی طرف مضاف کر کے بولتے ہیں چنانچہ سعت علم وسعت رزق زبان زد ہے پس اگر ہم علم خداوندی کی طرف نظر کریں تو اس کے معلومات کا دریا ناپیدا کنار ہے اور اگر اُس کی بے شمار نعمتوں کو دیکھیں تو وہ بھی بے انتہا ہیں۔ "الحکیم" اس کے معنی یہ ہیں کہ علم خداوندی کے لئے جو افضل اشیاء اور علوم ہیں ان کا جاننے والا پس جو اس سے واقفیت رکھتا ہے وہ حکیم ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصل حکمت خوف خدا ہے۔ "الودود" یعنے جو تمام مخلوقات کے لئے خیر کو پسند کرتا ہے۔

"المجید" وہ ہے جو ذات میں شرافت رکھتا ہو اس کے تمام کام جمال اور خوشنمائی سے آراستہ ہوں اور اس کی عطا کثیر ہو۔ "الشھید" کے معنی کے جاننے والے کے ہیں "الحق" وہ ہے جس کی ہستی ازل سے ابد تک برقرار ہے "الوکیل" تمام کام جس کے سپرد ہوں "المتین" کے معنے قوی کے ہیں لیکن قوی سے متین میں زیادہ مبالغہ مفہوم ہوتا ہے۔ "الولی" وہ ہے جو اپنے دوستوں کا مددگار اور دشمنوں پر قہر کرنے والا ہو۔ "الحمید" وہ ہے جو ازل میں خود اپنی حمد کرنے والا ہو اور ابد تک اُس کے بندے اس کی حمد وثنا کرتے رہیں اور وہ تمام حمد کرنیوالوں کی حمد کے پہلے بھی محمود تھا اور اس کا ذکر فاتحہ میں گذر چکا ہے۔ "المحصی" کے معنے عالم کے ہیں۔ "المبدی" یعنی اشیاء کی ہستی کے قبل ایسی مثال پر جو پہلے سے نہ ہو اشیاء کا ایجاد کرنے والا۔ "المعید" یعنے اشیاء کو بعد معدوم ہونے کے مثال سابق کے موافق دوبارہ بنانے والا۔ "القیوم" جس کا قیام خود اس کی ذات سے ہو اور تمام اشیاء کا اس سے قیام ہو بیہقی کے اسماء وصفات میں میری نظر سے گذرا ہے کہ موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ کیا ہمارا پروردگار سویا کرتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اگر مومن ہو تو خدا سے ڈرو اس کے بعد خدا نے اُن پر وحی بھیجی کہ دو بوتلیں لیکر پانی بھرو چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا وہ اونگھے تو دونوں بوتلیں اُن کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئیں پھر خدا نے اُن پر وحی بھیجی کہ میں آسمانوں اور زمین کو مٹنے اور زائل ہونے سے روکے رہتا ہوں اگر سوتا ہوتا تو دونوں پر زوال آجاتا۔

"الواجد" مجید کے معنے میں ہے اور اس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ "الواحد" وہ ہے جس کے نہ ٹکڑے ہو سکیں نہ اس کا انقسام ممکن ہو۔ "الاحد" جو بے نظیر اور یکتا ہو۔ اور بغوی نے کہا ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں اور قرطبی نے شرح اسماء میں کہا ہے کہ احد اسم ذات ہے اور واحد اُس کی صفت اور امام غزالی نے احد کو اسماء الٰہی میں سے نہیں شمار کیا کیونکہ بعض روایات میں مذکور نہیں ہے۔ "الصمد" سورۃ اخلاص کی فضیلت کے بیان میں پہلے گذر چکا ہے "المقتدر" قادر کے معنی میں ہے لیکن اُس میں مبالغہ زیادہ ہے "المقدم المؤخر" یعنے اپنے دوستوں

کو مقدم کرتا ہے اور دشمنوں کو موٴخر کرتا ہے۔ "الاوّل الآخر" جس کی نہ ابتداء ہو نہ انتہا۔ "الظاہر" یعنے عقول کے نزدیک ولائل سے ظاہر ہے پس اس کی ہستی کا انکار نہیں ہوسکتا۔ "الباطن" یعنے وہ ایسا ہے جس کی کنہ حقیقت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ "البرّ" بمعنے نیکوکار۔ "العفو" بمعنے غفور ہے لیکن اس میں مبالغہ زیادہ ہے کیونکہ عفو کے معنی میں گناہوں کا مٹا دینا اور غفور کے معنے میں چھپانا ہے اور مٹانا چھپانے سے ابلغ ہے "الرّؤف" رافت کے معنی شدت رحمت کے ہیں۔ "ذوالجلال والاکرام" یعنے وہ ذات کہ کوئی کمال وجلال ایسا نہیں ہے جو اس کے لئے نہ ہو اور جو بزرگی ہو اسی سے ہو خداتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو کچھ تمھارے پاس نعمت ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر تم خدا کی نعمت کا شمار کرنا چاہو تو اسے نہیں شمار کر سکتے۔ "الوالی" یعنے جو خلق کے تمام کاموں کی تدبیر کرے۔ "المتعال" کے معنی علی یعنی بلند کے ہیں اور اس سے جلال اور تسلط کا علو و بلندی مراد ہے جہت اور مکان کی بلندی مراد نہیں۔ "المقسط" جو مظلوم کا ظالم سے انصاف لے۔ "الجامع" یعنے حیوانات میں حرارت و برودت و رطوبت و یبوست کو جمع کرنے والا اور قیامت میں لوگوں کو جمع کرنے والا۔ "النور" غزالیؒ نے کہا ہے کہ نور کہتے ہیں ایسی شئے کو جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کردے جنیدؒ نے کہا ہے کہ اس نے ملائکہ کے دل روشن کر دیئے جس کی وجہ سے وہ اس کی تقدیس کرتے ہیں اور رسولوں کے دلوں کو روشن کر دیا جس کی وجہ سے ان کو معرفت خدا حاصل ہوئی اور مومنین کے قلوب کو روشن کر دیا جس کی وجہ سے انھوں نے اس کو ایک سمجھا "البدیع" وہ ہے جس سے پہلے کوئی نہ ہو اور وہ سب سے پہلے ہو۔ "الرّشید" وہ جس کو کسی صلاح کار کی ضرورت نہ ہو اور اس کے سارے کام نہایت کامل ہوں "الصبور" وہ جو قبل از وقت کسی شئی کیلئے جلدی نہ کرے۔

"مسئلہ" اسم مسمّی کا غیر ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں ایک ہیں اور یہ دو وجہ سے باطل ہے اوّل یہ کہ اسماء بہت سے ہیں اور مسمّیٰ ایک ہے اور اگر اسم و مسمّیٰ ایک ہوتا تو چاہیئے تھا کہ جو کوئی برف یا آگ کا نام لیتا تو اسے گرمی یا سردی محسوس ہوتی۔ اور اگر کہا جائے کہ اگر اسم مسمّی کا غیر ہوتا تو مثلاً زینب پر طالق ہے کہنے سے طلاق نہ پڑتی تو اس کا جواب ہے کہ اس کلام سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جس ذات کو اس لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اس پر طلاق، اس وجہ سے طلاق پڑ جاتی ہے اگر کہا جائے کہ خدا نے یہ جو فرمایا ہے کہ تیرے رب کا نام بابرکت ہے چونکہ بابرکت اور متعالی خداتعالیٰ ہے نہ کہ آواز اور حروف اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے ہم پر خدا کی ذات کو نقائص سے منزہ سمجھنا واجب ہے ویسے ہی اُن الفاظ کو بھی منزہ سمجھنا واجب ہے جس سے اس کی ذات کو بیان کرتے ہیں۔ **لطیفہ**: جب فرشتوں نے آدمؑ سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو خدا نے اُن کو تمام اسماء سکھلا دیئے پھر ان کو فرشتوں پر پیش کیا اور فرمایا کہ مجھے ان اشیاء کے نام بتاؤ جب وہ عاجز رہ گئے تو خدا نے آدمؑ کی زبان پر ان ناموں کو جاری کر دیا پس آدمؑ کی فرشتوں پر فضیلت مخلوقات کے نام جاننے سے ظاہر ہوئی تو جب مومن خالق کے ناموں کو جان لے گا تو کیونکر فضیلت حاصل نہ ہوگی۔

نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ جب ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے تو ہوا میں تمام پرند جمع ہوگئے اور بلبل ہزار داستان نے ان کے ساتھ اپنے آپ کو بھی آگ میں ڈال دیا خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ اسے روکنا اور ارشاد فرمایا

کہ اس سے پوچھو کہ یہ کام اس نے کیوں کیا اُس نے عرض کیا محبت خدا میں خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اُس سے پوچھو کہ تیری کوئی حاجت ہے اُس چڑیا نے کہا ہاں یہ ہے کہ خدا مجھے اپنے اسماء حسنیٰ سکھلا دے چنانچہ خدا نے اس کو سکھا دیئے اور قیامت تک وہ اُن کے ساتھ نغمہ سنجیاں کرتی رہے گی۔ "**مسئلہ**" روضہ میں مذکور ہے کہ بلبل ہزار داستان کو اُس کی آواز سننے کے لئے کرایہ پر لینا جائز ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ عندلیب ایک چڑیا ہے جس کو ہزار کہتے ہیں اور وہ عصفور کی ایک قسم ہے اور عصفور کو عصفور اس لئے کہتے ہیں کہ اُس نے عصیان کیا اور فرار ہو گیا عصفور یعنی گوریا کا گوشت حار یابس ہے قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے خصوصاً وہ جو مکانوں میں آشیانہ لگاتی ہے اور اس کا نام فارطیار یعنی موش پراں بھی ہے کیونکہ گوریا ستاتی بہت ہے اور دانہ خور پرندوں اور شکاری پرندوں کے جو گوشت کھاتے ہیں اس کو مشارکت حاصل ہے کیونکہ یہ باوجودیکہ دانہ خور ہے لیکن ٹڈی بھی پکڑ کر کھا جاتی ہے۔ کثرت جماع کی وجہ سے ایک سال سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوتی اور قنبر کا گوشت قولنج اور حبس بطن اور فالج کو نافع ہے اور خانگی عصفور یعنی گوریا کی بیٹ آنکھ میں لگانا بیاض چشم کو نافع ہے ۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کے ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار زبانیں ہیں اور سب زبانوں سے وہ خدا کی تسبیح کیا کرتا ہے ایک دن اس فرشتے نے خدا سے کہا اے رب کیا آپ نے مجھ سے بھی زیادہ عبادت کرنے والا کسی کو پیدا کیا ہے ارشاد ہوا ہاں میں نے ایک آدمی پیدا کیا ہے اُس نے اُس کی زیارت کی اجازت چاہی اجازت مل گئی اور اُس نے آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرض سے زیادہ عبادت نہ کرتا تھا اُس نے پوچھا کہ اس کے سوا اور بھی کوئی عمل کرتے ہو اُس نے جواب دیا ہاں نماز صبح کے بعد روزانہ دس بار خدائے تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ پڑھا کرتا ہوں قرطبی نے کہا ہے چونکہ ان اسماء میں تعظیم اور ثواب ہے اس لئے حسنیٰ کہلاتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ان کو شمار کرے یعنی یاد کرے جنت میں داخل ہو۔ یا حسنیٰ کہنے کی یہ وجہ ہو کہ دلوں کو اُن کا سننا اچھا معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہر اسم کے مناسب جو شئے ہو وہ نام لے کر اُسی کی دعا کرنا چاہئے مثلاً اے رحمٰن مجھ پر رحم فرما اے رزاق مجھکو روزی عنایت کر میں نے ابن عماد کی کشف الاسرار میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ کافر پر خدا ننانوے اژدھے مقرر کریگا کہ اگر ایک اُن میں سے ایک اژدہا پھوک زمین پر مار دے تو کبھی سبزہ نہ جمے اور ننانوے ہونے کی حکمت یہ ہے کہ اُس نے اسماء الٰہی کے ساتھ جو عدد میں ننانوے ہیں کفر کیا ہے۔ **دوسرا فائدہ:** ابو السعادت رضؓ نے نقل کیا ہے کہ خدا نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کے چار لاکھ سر ہیں ہر سر میں چار لاکھ چہرے ہیں ہر چہرے میں چار لاکھ منہ ہیں ہر منہ میں چار لاکھ زبانیں ہیں ہر زبان میں ایک لغت ہے اور دوسری بھی اُسی کے مشابہ ہے اُس فرشتہ نے خدا تعالیٰ سے کہا اے رب مجھ سے بھی زیادہ ذکر کرنے والا کسی کو آپ نے پیدا کیا ہے ارشاد ہوا ہاں میرا بندہ یوشع بن نون ہے اُس زیارت کی اجازت چاہی اُس کو اجازت ملی اُس نے اُن سے سوال کیا کہ آپ کیا ذکر کرتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ میں صبح و شام دس دس بار یہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ مَا سَبَّحَهٗ بِهٖ

خَلْقُہٗ وَاَضْعَافَ ذٰلِکَ کُلِّہٖ حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِہٖ وَعِزِّ جَلَالِہٖ وَنَظْمِ رُبُوْبِیَّتِہٖ وَکَمَا ھُوَ لَہٗ اَھْلٌ وَاُھَلِّلُہٗ کَذٰلِکَ وَاَحْمَدُہٗ کَذٰلِکَ وَاَشْکُرُہٗ کَذٰلِکَ ۔ **حکایت** :۔ کافروں کے ملک میں دو راہب رہا کرتے تھے جن کی خدمت ایک مسلمان قیدی کو کرنا پڑتی تھی وہ قرآن شریف کی بکثرت تلاوت کیا کرتا تھا چنانچہ اُن دونوں نے اُس سے دو آیتیں یاد کرلیں اول یہ آیت وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ یعنی خدا سے اُس کا فضل مانگو۔ اور دوسری آیت وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمھارے لئے (تمھاری دعا) قبول کروں گا۔ اس کے بعد کسی روز وہ کھانا کھا رہے تھے اُن میں سے ایک کے گلے میں نوالہ اٹک گیا اس بے چارے قیدی نے شراب دیدی کچھ فائدہ نہ ہوا تب وہ دل میں کہنے لگا اے رب آپ نے فرمایا ہے خدا سے اس کا فضل مانگو اور نیز آپ نے فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمھارے لئے قبول کروں گا پس اگر یہ حق ہے تو مجھے پانی پلایئے اتنے میں پتھر سے پانی بہ نکلا اس نے اُس میں سے پیا تب جاکے اس کے گلے کا پھندا دور ہوا چنانچہ یہی اُن دونوں کے اسلام کا سبب ہوگیا لیکن وہ قیدی نعوذ باللہ سوء خاتمہ کیوجہ سے کافر مرا۔

حکایت :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک تاجر تجارت کیا کرتا تھا اُسے ایک چور نے دیکھ کر قتل کا ارادہ کیا اُس نے چور سے کہا تو مال لے لے اور مجھے چھوڑ دے اُس نے کہا تجھے بے قتل کئے نہ چھوڑوں گا اُس نے کہا اچھا اتنی مہلت مجھے دیدے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں نماز سے فارغ ہوکر اُس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہنا شروع کیا یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلَاَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَبِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِھَا عَلٰی خَلْقِکَ وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ اسی طرح اُس نے تین بار پڑھا تھا کہ ایک فرشتہ نے اتر کر چور کو قتل کر دیا اور تاجر سے کہا سن کہ میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں جب تو نے پہلی بار یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ (یعنی اے فریادرس میری فریاد کو پہونچ) کہا تھا تو آسمان کے دروازوں سے چرچراہٹ کی آواز ہمیں سُنائی دی اور دوسری بار کہنے سے آسمان کے دروازے کھل پڑے اور آگ کی طرح ان میں سے چنگاریاں نکلنے لگیں اور تیسری بار کہنے سے جبرئیل نازل ہوئے اور کہنے لگے اس بےچین کی کون خبر لیتا ہے میں نے کہا میں حاضر ہوں اور اے بندۂ خدا سن جو اس دُعا کے ذریعہ سے اپنی مصیبت میں دعا مانگے گا خدا اس کو کشائش عنایت کرے گا۔ پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

؎۱ میں خدا کی تسبیح و حمد کرتا ہوں جتنی کہ اُس کی خلق نے تسبیح کی ہو اور اس سب سے کئی گنا زیادہ یہانتک کہ ہمارا رب راضی ہوجائے اور جیسا کہ اس کی بزرگیٔ ذات اور عزت جلال اور نظم ربوبیت کے شایان اور جیسا کہ وہ اس کے لائق ہے اور میں ایسی ہی اس کی تہلیل اور حمد اور شکر کرتا ہوں ۱۲ ؎۲ اے دوست رکھنے والے اے دوست رکھنے والے اے دوست رکھنے والے اے عرش بزرگ کے صاحب اے اپنے ارادے کے کرگذرنے والے میں آپ کی نور ذات کے طفیل سے جس نے آپ کے ارکان عرش کو بھر دیا اور آپ کی قدرت کے طفیل سے جس سے آپ خلق پر قادر ہوئے اور آپ کی رحمت کے طفیل سے جس میں ہر شئے کی گنجائش ہے اے فریادرس میری فریادرسی کیجئے اے فریادرس میری فریادرسی کو ۔اے فریادرس میری فریاد کو پہنچئے۔ ۱۲ ۔

کے پاس آیا اور اس معاملہ میں آپ کو خبر دی اور کہنے لگا کہ خدا نے آپ کو اپنے اسمائے حسنیٰ تلقین کئے ہیں جب کوئی اُن کے ذریعہ سے دُعا کرتا ہے خدا اُسے قبول کرتا ہے اور جب کوئی اُن کے ذریعہ سے کچھ درخواست کرتا ہے عنایت فرماتا ہے۔ **لطیفہ** :- بعض نے کہا ہے کہ کرب کی شدت کے وقت کشائش کے مطالع ظاہر ہو جاتے ہیں ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ جب سلیمانؑ نے شیاطین کو تعمیر کے کام میں لگایا اور ان پر سختی کی تو ابلیس سے سب نے شکایت کی اُس نے جواب دیا کہ کام پر سے اپنے منازل کو لوٹنے کے وقت آرام لینا تمھیں کافی ہے یہ خبر سلیمانؑ کو پہونچی انھوں نے اُن کی آمد و رفت کے وقت کے لئے بھی کام مقرر کیا پھر انھوں نے ابلیس سے شکایت کی اُس نے جواب دیا کہ تمکو رات کو آرام کرنا کافی ہے یہ خبر بھی حضرت سلیمانؑ کو پہونچی انھوں نے رات و دن اُن کو کام میں لگانا شروع کیا پھر سب نے ابلیس سے شکایت کی اس وقت اُس نے جواب دیا اب تمھاری کشائش کا زمانہ آپہونچا ہے چنانچہ سلیمان کا اس کے تھوڑے زمانہ کے بعد انتقال ہوگیا اسی وجہ سے بعض نے کہا ہے کہ اشتداد کرب کے وقت مطالع کشائش ظاہر ہو پڑتے ہیں۔

حکایت :- میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ زید بن حارثہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ایک منافق شخص کے ہمراہ کسی ویران مقام پر گئے زید رضؓ جب سو رہے تو منافق نے اُن کے بازو باندھ دیئے زید رضؓ نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ میں تمھیں ذبح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہو تب انھوں نے کہا یا رحمٰن اور دوسری روایت میں ہے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَغِثْنِیْ منافق کو یہ آواز سنائی دی کہ اسے قتل نہ کر اس نے نکل کر دیکھا تو کسی کو نہ پایا پھر اُس نے قتل کا ارادہ کیا انھوں نے پھر کہا یَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِیْ اس نے پہلی آواز سے بھی نزدیک آواز سُنی کہ اسے قتل نہ کر اُس نے پھر نکل کر دیکھا تو کوئی نہ ملا پھر اس نے قتل کا ارادہ کیا انھوں نے کہا یَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِیْ اب کی بار اُس کو کھنڈر کے دروازہ پر آواز سنائی دی کہ اسے قتل نہ کر اسنے جو نکل کر دیکھا تو ایک شخص حربہ لئے نظر آیا جس نے اس منافق کو قتل کر ڈالا پھر اُس نے اندر آکر زیدؓ کے بند کھول دیئے انھوں نے اس شخص کے دریافت کیا تو جواب ملا کہ میں جبرئیلؑ ہوں پہلی دفعہ پکارنے کے وقت میں سدرۃ المنتہیٰ پر تھا دوسری دفعہ کے وقت آسمان دنیا پر اور تیسری دفعہ میں کھنڈر کے دروازہ پر اور میں نے اس منافق کو قتل کر ڈالا۔ **فائدہ** :- زید بن حارثہ قریشی کفار کے ہاتھ میں گرفتار ہوگئے تھے ان کو حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے خرید کیا تھا انھوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا آپ نے آزاد کر کے اپنی لونڈی ام ایمن سے ان کا نکاح کر دیا ان سے اسامہ پیدا ہوئے اُسامہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو اٹھائیس حدیثیں روایت کی ہیں اور زیدؓ نے صرف دو حدیثیں روایت کی ہیں۔ ام ایمن کی اولاد سے ایمنؓ اور اسامہ دو بھائی تھے اور دونوں صحابی ہیں بروایت ابی امامہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے خدا کا ایک فرشتہ ہے جو یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہنے والے پر مقرر ہے اور جو تین بار اسے کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے بیشک اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ تجھ پر

متوجہ ہو رہا ہے مانگ لے جو کچھ مانگنا ہو اس کو حاکم نے روایت کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گذر ہوا جو یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَغِثْنِیْ کہہ رہا تھا اپنے اس سے فرمایا مانگ جو مانگنا ہو خدا کی تجھ پر نظر ہو رہی ہے طبرانی کی کتاب الدعوات میں ہے کہ جو تین بار یَا رَبِّ کہتا ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے مانگ تجھے ملیگا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک دعا نافع ہے اُس شے سے جو نازل ہو چکی اور اس سے جو ابھی نازل نہیں ہوئی اے خدا کے بندو اپنے اوپر دعا کو لازم کر لو اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اور حاکم نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔

حکایت: حجاج نے ایک بڑے شخص کو طلب کیا اور جب اُس پر قدرت ہوئی تو اسے قید کر دیا اور بیڑیاں ڈالنے کا حکم دیا جب وہ قید خانہ میں گیا اور اُس کے پیروں میں بیڑیاں ڈالی گئیں تو سر اٹھا کر کہنے لگا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ[۲] اِلَّا بِکَ لَکَ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔ جب رات ہوئی تو قید خانہ کے داروغہ نے دروازے بند کر دیئے صبح جو ہوئی تو بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور اُس شخص کا پتہ بھی نہ لگا حجاج سے اُسے خوف آیا اور اپنے گھر آ کر اپنے والوں سے رخصت ہوا پھر حجاج کو آ کر اس شخص کی اطلاع دی اُس نے دریافت کیا کہ اُس نے کچھ کہا بھی تھا اُس نے جواب دیا ہاں جب میں نے اُس کے پیر میں بیڑیاں پہنائی تھیں تو اُس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ لَکَ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ پڑھا تھا حجاج بولا جو کچھ تیری موجودگی میں اُس نے پڑھا تھا اسی نے تیری غیبت میں اُس کو خلاصی دیدی، احیاء العلوم میں مذکور ہے عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج کو خواب میں جہنم کے کنارے پر دیکھا اُس سے پوچھا کہ یہاں کیا انتظار کرتا ہے اس نے جواب دیا اُسی شئے کا جس کا موحد لوگ انتظار کرتے ہیں نووی نے بیان کیا ہے اُس پر لعنت کرنا جائز نہیں پھر تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ عراق پر اُس کا بیس[۳] سال تک تسلط رہا اُس نے وہاں والوں کو چور چور کر ڈالا پھر واسط میں ۹۵ھ ہجری میں اُس کا انتقال ہوا اس کی قبر مٹا دی گئی اور اُس پر پانی بہایا گیا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: جب سعید بن مسیب رضی حجاج سے بھاگے تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں چھپ رہے اُن کو نماز کے اوقات صرف ایک قسم کی گونج سے معلوم ہوا کرتے تھے جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے سُنائی دیتی تھی پھر چند روز کے بعد آواز آئی جس میں یہ ارشاد تھا کہ ابن مسیب پڑھ اَللّٰھُمَّ[۵] اَنْتَ الْمَلِکُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَمَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَکُوْنُ[۶] میں نے اس دعا کو کسی مصیبت میں نہیں پڑھا جس سے مجھے کشائش نہ مل گئی ہو۔ **دوسرا فائدہ:** جب یہود عیسیٰ کے قتل کے لئے مجتمع ہوئے تو ان کے پاس جبرئیل

---

[۱] اے ارحم الراحمین میری فریاد کو پہونچ [۲] بغیر آپ کی مدد کے نہ باز رہنا ہے نہ قوت پانا آپ ہی کے لئے خلق اور امر ہے ۱۲۔

[۵] اے اللہ آپ بادشاہ ہیں اور آپ ہر شئے پر قادر ہیں جو بات آپ چاہتے ہیں ہو جاتی ہے [۶] حدیث میں بھی یہ واقعہ آتا ہے۔ لیکن اس میں کسی دعا کا ذکر نہیں نیز سعید حجرۂ نبی میں نہ چھپے تھے بلکہ مسجد میں چھپے ہوئے تھے اور یہ واقعہ حجاج کا نہ تھا بلکہ واقعہ حرہ کا واقعہ ہے جبکہ یزید نے سعید بن العاص کو لشکر دے کر مدینہ بھیجا تھا اور مدینہ کے مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا تھا۔

یہ دعا لائے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ بِاسۡمِکَ[1] الۡاَحَدِ الۡاَعَزِّ وَاَدۡعُوۡکَ اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِکَ الۡاَحَدِ الصَّمَدِ وَاَدۡعُوۡکَ اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِکَ الۡعَظِیۡمِ الۡوِتۡرِ وَاَدۡعُوۡکَ اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِکَ الۡکَبِیۡرِ الۡمُتَعَالِ الَّذِیۡ مَلَاَ الۡاَرۡکَانَ کُلَّھَا اَنۡ تَکۡشِفَ عَنِّیۡ مَا اَصۡبَحۡتُ وَمَا اَمۡسَیۡتُ فِیۡہِ۔ جب انھوں نے اس کے ذریعہ سے دعا مانگی تو خدا نے اُن کو آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے بنی ہاشم اور اے عبد مناف اپنے رب سے ان کلمات کے ذریعہ سے دعا مانگو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کلمات کے ذریعہ سے کوئی مومن بندہ دعا نہیں کرتا جس سے عرش اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ہل نہ جاتی ہوں اور پھر خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے ان کلمات کے ذریعہ سے دعا کرنیوالے کی دعا قبول کرلی اور دنیا میں فوراً اور نیز کچھ مدت بعد آخرت میں اسکو عنایت کیا۔ تیسرا فائدہ :۔ ربیعؒ نے کہا ہے کہ ایک بار خلیفہ نے غصہ کی حالت میں امام شافعیؒ کو طلب کیا جب وہ دروازے پر پہونچے تو میں نے ان کے لئے اجازت چاہی اور ان کے لئے ڈر رہا تھا جب وہ آئے تو میں نے اُن کے لب ہلتے ہوئے دیکھے اس کے بعد جب وہ خلیفہ کے پاس گئے تو وہ کھڑا ہوگیا اور اُن کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اُن کو بہت کچھ مال عطا کیا وہ اس کے پاس سے نکل کر باہر آئے اور گھر پہنچنے سے پیشتر ہی سب مال تقسیم کردیا میں نے اُن سے کہا کہ داخل ہونے سے پہلے آپ کو میں نے لب ہلاتے دیکھا تھا انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے مالک نے نافع سے بروایت ابن عمرؓ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احزاب میں یعنی اس روز جب یہودیوں اور کفار قریش اور عرب کے لوگوں نے جمع ہوکر آپ پر چڑھائی کی تھی یہ آیت پڑھی تھی شَھِدَ[2] اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡاٰیَۃَ پھر فرمایا تھا اَنَا اَشۡھَدُ بِمَا شَھِدَ اللّٰہُ بِہٖ وَاَسۡتَوۡدِعُ اللّٰہَ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃَ وَھِیَ لِیۡ وَدِیۡعَۃٌ عِنۡدَ اللّٰہِ یُؤَدِّیۡھَا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِنُوۡرِ قُدۡسِکَ وَعَظِیۡمِ رُکۡنِکَ وَعَظَمَۃِ وَطَھَارَتِکَ وَبَرَکَۃِ

[1] اے اللہ میں آپ کے اسم احد اعز کے ذریعہ سے درخواست کرتا ہوں اور اے اللہ میں آپ کے نام احد صمد کے ذریعہ سے آپ سے دعا کرتا ہوں اور اے اللہ میں آپ نام عظیم و وتر کے ذریعہ سے دعا کرتا ہوں اور اے اللہ میں آپ کے نام کبیر متعال کے ذریعہ سے دعا کرتا ہوں جس نے کہ تمام ارکان کو بھر دیا کہ آپ مجھ سے اس (مصیبت) کو جس میں مجھے صبح شام ہوتی ہے دور کردیجئے۔

[2] جس چیز کی خدا تعالیٰ نے شہادت دی ہے میں اس کی شہادت دیتا ہوں اور اس شہادت کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ خدا کے پاس میری امانت رہے گی قیامت میں وہ مجھے میری امانت ادا کریگا اے اللہ میں آپ کے نور اقدس کی اور آپ کے رکن عظیم کی اور آپ کی طہارت کی عظمت کی اور آپ کے جلال کی برکت کی ہر آفت اور مصیبت سے اور شب و روز کے حوادث سے سوائے اس کے جو رات کو خیر لے کر آئے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ آپ میری پناہ ہیں آپ ہی کی پناہ میں آتا ہوں اور آپ میرے فریاد رس ہیں آپ ہی سے فریاد رسی کرتا ہوں آپ میری پناہ ہیں آپ ہی کی پناہ میں آتا ہوں اے وہ ذات جس کے لئے جباروں کی گردنیں خوار ہوگئیں اور سرکشوں کی گردنیں پست ہوئیں میں آپ کے رسوا کرنے سے اور آپ کے پردہ فاش کرنے سے اور آپ کی یاد فراموش کرنے سے اور آپ کے شکر سے منحرف ہونے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں میں اپنی شب و روز میں اور حالت خواب و قرار میں اپنے سفر اور اقامت میں اپنی زندگی اور موت میں آپ کی حفاظت اور پناہ میں ہوں آپ کی یاد میرا شعار ہے آپ کی حمد و ثنا میرا دثار ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اپنے نام کی تعظیم اور اپنے تنزیہات وجہ کے ذریعہ سے مجھے اپنے عذاب سے اور اپنے بندوں کی شر سے پناہ دیجئے اور مجھ پر اپنی حفاظت کے پردے ڈال دیجئے اور اپنی حفاظت اور عنایت میں مجھے داخل فرمالیجئے اے ارحم الراحمین۔ ۱۲"

جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عِيَاذِيْ فَبِكَ اَعُوْذُ وَاَنْتَ غِيَاثِيْ فَبِكَ اَسْتَغِيْثُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِكَ وَكَشْفِ سِتْرِكَ وَنِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ اَنَا فِيْ حِرْزِكَ وَكَنَفِكَ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ وَظَعْنِيْ وَاِقَامَتِيْ وَحَيَاتِيْ وَمَمَاتِيْ ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَثَنَاءُكَ دِثَارِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَعْظِيْمًا لِاِسْمِكَ وَتَنْزِيْهًا لِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ اَجِرْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَشَرِّ عِبَادِكَ وَاَخْرِجْ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ **چوتھا فائدہ:** جبرئیلؑ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا جو آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو لیا میں آپ کو ایک دعا بتلا دوں جو میں نے چھپا رکھی ہے آپ کے قبل میں نے آج تک کسی کو نہیں تبلائی رغبت اور خوف کے موقعوں پر آپ اس کے ذریعہ سے دعا مانگا کیجئے لیجئے پڑھیئے [۱] يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَا قَيُّوْمَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَزَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا جَمَالَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا غَوْثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الْعَابِدِيْنَ وَمُنَفِّسًا عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَمُفَرِّجًا عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَصَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ كَاشِفَ السُّوْءِ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ ۔ **پانچواں فائدہ:** ہارون الرشید نے موسیٰ بن جعفر کاظمؒ کو بغداد میں قید کر دیا پھر اُن کی رہائی کا حکم صادر کیا اور ان کو تیس ہزار درم دئے اس سے اُس کا سبب پوچھا گیا تو اُس نے بیان کیا کہ مجھے ایک حبشی غلام حربہ لئے نظر آیا اور کہنے لگا اگر تو موسیٰ کو رہا نہ کریگا تو میں تجھے قتل کر ڈالوں گا پھر موسیٰؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تم مظلومانہ قید ہو گئے ہو ان کلمات کو پڑھو تو پوری رات بھی نہ گذرنے پائے گی کہ تم رہا ہو جاؤ گے وہ یہ کلمات ہیں۔ [۲] يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ وَّيَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا كَاسِيَ الْعِظَامِ لَحْمًا وَّمُنْشِرَهَا بَعْدَ الْمَمَاتِ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْعِظَامِ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَكْبَرِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الَّذِيْ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ يَا حَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ مَعْرُوْفُهٗ اَبَدًا وَلَا يُحْصٰى لَهٗ عَدَدٌ فَرِّجْ عَنِّيْ اس کا پڑھنا تھا کہ خدا نے رہائی عنایت فرما دی۔

---

[۱] اے آسمانوں اور زمین کے نور اور اے آسمانوں اور زمین کے قائم رکھنے والے اے آسمانوں اور زمین کے ستون اور اے آسمانوں اور زمین کے زینت دینے والی اے آسمانوں اور زمین کے جمال اے آسمانوں اور زمین کے عجیب طور پر پیدا کرنے والے اے جلال اور اکرام والے اے فریاد خواہوں کے فریاد رس اے عابدوں کی رغبت انتہا اے بےچینوں کی بےچینی دور کرنے والے اے غم زدوں کے غم کے کھولنے والے اے غم زدوں کے فریاد رس اے بےقراروں کی دعا کے قبول کرنیوالے اے بُرائی کے دور کرنے والے اے عالم کے معبود ۱۲ [۲] اے ہر آواز کے سننے والے اور اے ہر فریاد رس سے سابق اے ہڈیوں کو لباس پہنانیوالے اور مرنے کے بعد ان کے اُٹھانیوالے میں آپ سے آپکے باعظمت ناموں اور آپکے اسم اعظم کے ذریعہ سے جو سب سے بڑا ہے اور خزانہ میں پوشیدہ ہے جس کی مخلوق میں سے کسی کو اطلاع نہیں سوال کرتا ہوں اے خلق کے ساتھ حلم کرنے اور احسان کرنے والے جسکا احسان ابد تک منقطع نہ ہوگا اور جس کا کوئی شمار نہیں میرا غم دور کیجئے ۱۲ ۔

حکایت :۔ ایک شخص ہرن کا شکار کیا کرتا تھا ایک بار اُس نے پانی پر جال بچھا دیا وہاں ایک ہرن آیا اُس کے ساتھ تین ہرن اور تھے جب اس نے جال کو دیکھا تو لوٹ گیا اور اُس کے ساتھ اور ہرن بھی لوٹ گئے دو تین بار ایسا ہی واقع ہوا آخر کار جب انھیں پیاس کی شدت ہوئی تو پانی کے قریب آگئے اور جال کو دیکھکر سب نے ایک چیخ ماری اور اُن کے آنسو جاری ہو گئے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک ابر رعد و برق کے ساتھ پیدا ہوا اور مشک کے منہ کی طرح بارش ہونے لگی انھوں نے خوب پانی پیا اور چلدیئے وہ شخص کہتا ہے کہ اس سے میں سمجھا کہ یہ اُن کی دُعا کا اثر تھا پس میں نے جال کاٹ ڈالا اور شکار چھوڑ دیا۔ حکایت :۔ ایک شخص مکہ میں طواف کعبہ کر رہا تھا اس نے ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی پھر ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جس کسی نے ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی ہو اور وہ لوٹا دے تو اس میں سے اُسے سو اشرفیاں دی جائینگی اُس شخص نے کہا کہ میں نے پائی ہے تب اُس نے کہا اچھا پچاس لے لو میں نے کہا ہاں میں راضی ہوں پھر کہنے لگا اچھا پچیس لے لو میں نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں پھر کہنے لگا میں تجھے صرف ایک دوں گا میں نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں پھر کہنے لگا کہ میں تیرے لئے دعا کردوں گا میں نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں تب اُس نے چپکے سے کوئی دعا کی پھر وہ شخص جب اس کے بعد بغداد میں جاکر مقیم ہوا وہاں عبادت کیا کرتا تھا اور زکوٰۃ وغیرہ لے لیا کرتا تھا ایک دن ایک بڑھیا اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں اپنی لڑکی کا تیرے ساتھ عقد کرنا چاہتی ہوں اُس نے جواب دیا میں تو فقیر آدمی ہوں وہ بولی کیا مضائقہ ہے پھر اُسے ایک گھر میں لے گئی جس میں بہت سے مسکین رہتے تھے اور گواہوں کو بلاکر اپنی بیٹی کا اُس کے ساتھ عقد کر دیا اور جب جمعہ کا روز ہوا تو اس کو ایک خچر پر سوار کر کے اُس کے ایک تھیلی حوالہ کی اور کہنے لگی کہ اس میں سے خیرات کر جب اس شخص کی نظر اس تھیلی پر پڑی رو دیا اس کی بی بی بولی شاید تو وہی شخص ہے جسنے مکہ میں تھیلی پائی تھی وہ بولا ہاں وہ کہنے لگی میرے باپ نے مجھ سے یہ بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ میں نے اُس شخص کے لئے اپنے مال و اولاد کی دعا کی ہے چنانچہ یہ اُس کا مال ہے اور میں اس کی لڑکی ہوں۔

حکایت :۔ یہ حکایت میں نے اپنے والد سے سُنی ہے کہ ایک شخص بہت سا مال لیکر مکہ گیا حالت طواف میں اُسے ایک حسن و جمال والی عورت ملی بدنیتی سے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ بولی خدا تیرے داہنے ہاتھ اور مال کو ناپید کر دے چنانچہ اُس کے ہاتھ میں خارش پیدا ہو گئی اور مکہ ہی میں سڑ کر گر گیا اور اس کے اونٹ مر گئے اس طرح سے مکہ سے نکلنے کے پیشتر ہی اُس کا مال بھی جاتا رہا پھر وہ اپنے شہر نہیں گیا بلکہ کسی دوسرے شہر کو چلا گیا آخر کار ایک شہر میں داخل ہوا ایک روز ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ قاضی مسلمین نے تجھے بلایا ہے جب وہ قاضی کے پاس گیا تو اس نے پوچھا کہ ایک بڑے شخص نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی ہے لیکن اس کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتا تو رات بھر کے لئے اس سے نکاح کر لے اور صبح طلاق دیدینا تاکہ وہ اپنے خاوند کے لئے حلال ہو جائے اُس نے کہا اچھا پھر جب وہ اس عورت کے پاس گیا تو اس نے اس کے سامنے کھانا پیش کیا وہ بائیں ہاتھ سے کھانے لگا وہ بولی داہنے ہاتھ سے کھاؤ اُس نے جواب دیا کہ میں اس سے عاجز ہوں اور مکہ میں جو ماجرا گذرا تھا وہ اُس سے بیان کیا تب اُس نے اپنا ہاتھ

اُس کے داہنے ہاتھ کی طرف داخل کیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر کہنے لگی کہ اپنا داہنا ہاتھ نکالو چنانچہ اُس نے نکالا تو پہلے سے بھی بہتر تھا پھر کہنے لگی میں وہی عورت ہوں جب میں نے تجھے بد دعا دی تھی تو مجھے قبولیت کا علم تھا میں نے پھر دُعا کی تھی کہ خدا تعالیٰ میرا مال اور میرا النفس مجھے عنایت کرے چنانچہ میری دعا مقبول ہوئی اس لئے میری طلاق سے پرہیز کر صبح کو اُس نے قاضی کو اس ماجرے کی اطلاع کی اور اس عورت کو طلاق دی ۔

حکایت :۔ ابو جعفر نیشاپوری نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص یہ بہت کہا کرتا تھا کہ اے قدیم احسان کرنے والے اپنے احسانِ قدیم سے مجھ پر احسان کر لوگوں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ میں عورتوں کا جامہ پہن کر ان کیساتھ تمام دعوتوں اور شادیوں میں اُن کے دیکھنے کے لئے شریک ہوا کرتا تھا چنانچہ ایک امیر کی شادی میں اُن کے ساتھ گیا جب شادی سے فرصت ہوئی امیر کے خادم نے پکار کر کہا ذرا دروازہ کی حفاظت رکھنا کوئی جانے نہ پائے ایک جوہر جواہرات میں سے گم ہوگیا ہے اس کے بعد وہ سب عورتوں کی تلاشی لینے لگے خدا نے میرے دل میں یہ دعا ڈالدی کہ اے قدیم احسان کرنیوالے اپنے احسان قدیم سے مجھ پر احسان کر اور میں نے خدا سے عہد کیا کہ پھر ایسا نہ کروں گا جب تلاشی لینے والے میرے پاس پہونچے تو ایک شخص نے پکار کر کہا کہ اس شریف عورت کو چھوڑ دو وہ جوہر مل گیا ہے اُس وقت قریب تھا کہ مارے خوشی کے میرا دم نکل جاتا پھر وہاں سے میں یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَیَّ بِاِحْسَانِكَ الْقَدِیْمِ پڑھتا ہوا نکل آیا میں نے ریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ میں دیکھا ہے کہ کسی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کی کہ اے نبی اللہ مجھے کوئی دعا سکھلائیے جو میں اپنے سفر و حضر میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا تین دعائیں ہیں ہر شدت کے وقت اور ہر نماز کے بعد ان کو پڑھ کر دُعا مانگا کر ۱؎ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا مَنْ اِحْسَانُہٗ فَوْقَ کُلِّ اِحْسَانٍ یَا مَلِكَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور کسی دوسری کتاب میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے داؤدؑ پر وحی بھیجی کہ اے داؤدؑ مجھ سے تملق کر انھوں نے عرض کی کہ آپ سے کیسے تملق کروں آپ تو رب العالمین ہیں ارشاد ہوا کہہ ۲؎ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَائِمَ الْخَیْرِ یَا کَثِیْرَ الْمَعْرُوْفِ جو شخص ان کلمات کے ذریعہ سے تملق کریگا تو گویا اُس نے اہل شرق اور اہل غرب کی برابر عبادت کی ۔

فوائد ۔ پہلا فائدہ :۔ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اسناد حسن کے ساتھ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ جو شخص ان پانچوں کلمات کے وسیلہ سے خدا سے دعا کرے اس کا خدا سے کوئی سوال ایسا نہ ہوگا جو اُسے نہ مل جائے وہ کلمات یہ ہیں، ۳؎ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ

۱؎ اے قدیم احسان کرنے والے یا وہ ذات جس کا احسان ہر احسان سے بالاتر ہے اے دنیا اور آخرت کے بادشاہ ۱۲ ۲؎ اے قدیم احسان کرنے والے اے خیر دائم رکھنے والے اے بکثرت احسان کرنے والے ۱۲

۳؎ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور بغیر خدا کی مدد کے نہ کسی شئے سے باز رہنا (ممکن) ہے نہ کسی شئے کی قوت پانا ۱۲ ۔

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دوسرا فائدہ: عیسیٰ کا ایک گائے پر گذر ہوا جو عسرت ولادت میں مبتلا تھی اس نے التجا کی کہ اے روح اللہ خدا سے میری خلاصی کی دُعا کیجئے حضرت عیسیٰؑ نے کہا یَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا (یعنے اے جان کو جان سے خلاصی دینولے اسے خلاصی عنایت کیجئے) یہ کہنا تھا کہ اسُ کے بچہ ہو پڑا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب عورت عسرت ولادت میں مبتلا ہو تو اس کو یہ دعا لکھ کر دینا چاہیئے اور اگر سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین زیادہ کر دیے جائیں جب بھی کوئی مضائقہ نہیں اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ سے لے کر اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ تک اور اَللّٰهُمَّ خَلِّصْ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانَةَ مِمَّا فِيْ بَطْنِهَا مِنْ وَّلَدِهَا خَلَاصًا فِيْ عَافِيَتِهٖ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ[۱] لکھ کر دھو کر درد زہ والی عورت کو پلا دیا جائے دمیریؒ نے حیوٰۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے تیسرا فائدہ: سمندر پھین اگر درد زہ والی عورت لٹکالے تو ولادت آسان ہو جائے اسی طرح پوست بیضۂ مرغ باریک پیس کر درد زہ والی عورت کو پلا دیا جائے تو آسانی ولادت کے لئے مفید ہے ایسے ہی قثاء الحمار اگر گائے کے پتہ میں آمیز کر کے استعمال کرایا جائے تو نافع ہے اہل اندلس یعنی اسپین والے قثاء الحمار کو علقم کہتے ہیں اور قثاء الآدمیین کا کھانا صفرا اور حرارت کو تسکین دیتا ہے اور گرم بخاروں کو نافع ہے لیکن سرد مزاج والوں کو اس کا کھانا مضر ہے سوائے اس کے کہ اس کو خرمائے تر یا خرمائے خشک یا انگور یا شہد کے ساتھ کھائیں اس حالت میں مسمن بدن یعنی فربہی لانیوالا ہے اور حدیث میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم قثاء یعنی ککڑی کھایا کرو اس کو نیچے کی طرف سے کھانا شروع کرو چوتھا فائدہ: اگر وہ عورت جو عسرت ولادت میں مبتلا ہو تیس دانہ حب اللوف کے کھالے تو ولادت آسان ہو جائے اور اس کو خبز القرود بھی کہتے ہیں اس کے پتے اروی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں اس کی جڑ اور پتے خراب زخموں کے لئے نہایت نافع ہیں کیونکہ اسُ کو خوب اچھی طرح صاف کر دیتے ہیں اور اسُ کا کھانا اخلاط ردیّہ درد جگر اور طحال کو نافع ہے اس کے تخم کو اگر گنٹھ مالے والا کھائے تو خدا اسے شفا بخشے اور اگر حاملہ اس کے تخم کو بمقدار تیس حبہ سرکہ میں ملا کر پانی کے ساتھ پیئے تو فوراً اسقاط ہو جائے اروی کے پتے جس کا دوسرا نام اذان القیل بھی ہے فوائد یہ ہیں اسُ کا کھانا باہ کو زیادہ کرتا ہے فربہی لاتا ہے اور معدہ کو تقویت دیتا ہے اور اگر پانی میں پکا کر کوٹ کے برص پر ضماد کیا جائے تو بحکم خدا اسے دُور کر دے۔

پانچواں فائدہ: اور اگر عورت، قدرے سداب محمول کرے یا نصف درہم تخم سداب پی لے یا کسی عورت کا دودھ پی لے یا گدھے کی سُم کی دھونی لے تو اسُ پر بحکم خدا سے ولادت آسان ہو جائے اگر چار روز تک برابر درد زہ رہے تو سمجھ لو کہ بچہ مر گیا ہے پس فوراً اسُ کو ماء سداب پلانا چاہیئے اگرچہ بچہ ہو جائے اول انول رہ جائے تو چھینک کے ذریعے سے علاج کرنا چاہیئے یعنی اسُ کی ناک میں ایسی شئے ڈالی جائے جس سے بکثرت چھینکیں آئیں۔

[۱] اے اللہ تعالیٰ فلانی کی بیٹی کو اس کے پیٹ کے بچہ سے خلاصی عنایت کیجئے ایسی خلاصی جو آرام کے ساتھ ہو بیشک آپ ارحم الراحمین ہیں ۱۲

چھٹا فائدہ :- ایک بار مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کو کفار کے کسی شہر میں جانیکا اتفاق ہوا وہاں درد سر کی شکایت پیدا ہوئی وہاں والوں نے ایک ٹوپی پہنادی جس سے فوراً درد جاتا رہا دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک کاغذ پر اس میں یہ لکھا رکھا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ[1] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كٓهٰيٰعٓصٓ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بعض نے کہا ہے یہاں ساکن کی تخصیص اس لئے ہے کہ وہ متمسک کی بہ نسبت زائد ہے بعض نے کہا ہے ما سکن کے معنی ما خلق کے ہیں اور یہ اعم ہے اور قرطبی نے اسی کو پسند کیا ہے پس مسلمانوں نے اس شہر کے لوگوں سے پوچھا یہ آیتیں تمھیں کہاں سے ملیں یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے نبی کی بعثت کے سات سو برس قبل ہم نے ان آیتوں کو ایک کنیسہ کے پتھر پر منقوش پایا تھا۔ **ساتواں فائدہ** کسی صالح شخص کا بیان ہے کہ ایکبار میرے سر میں شدت سے درد ہوا میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے میرے سر پر دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّيَ اللّٰهُ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ فَوَّضْتُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[2] پھر آپ نے فرمایا کہ ان کلمات کی کثرت کرو کیونکہ اس میں ہر مرض کی شفا ہے اور ہر مصیبت و رنج کی دوا ہے اور دشمنوں پر فتحیابی ہے۔

آٹھواں فائدہ :- خراسان میں ایک شخص تھا جو اشیاء کو نظر لگا دیا کرتا تھا چنانچہ کسی روز ایک جماعت کیساتھ بیٹھا ہوا تھا ادھر سے اونٹوں کی ایک قطار نکلی اس نے لوگوں سے کہا کہ تم کون اونٹ کھانا چاہتے ہو انھوں نے ایک اونٹ کی طرف اشارہ کیا اس کا نظر بھر کر دیکھنا تھا کہ وہ اونٹ فوراً گر پڑا اونٹ والے نے یہ پڑھنا شروع کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ عَظِيْمِ الشَّانِ شَدِيْدِ الْبُرْهَانِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ حَبَسَ حَابِسٌ مِّنْ حَجَرٍ يَابِسٍ وَّشِهَابٍ قَابِسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَرَدْتُ عَيْنَ الْعَائِنِ عَلَيْهِ وَفِيْ كَبِدِهٖ وَكُلْيَتِهٖ وَاَحَبِّ الْخَلْقِ

---

[1] بسم اللہ الرحمن الرحیم تمھارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم اب خدا نے تمسے تخفیف کردی اور جان لیا کہ تم میں کمزوری ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیعص بسم اللہ الرحمن الرحیم حمعسق بسم اللہ الرحمن الرحیم اور جب تم سے میرے بندے میری نسبت دریافت کریں تو بیشک میں قریب ہوں میں دعا کرنیوالے کی دعا جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے قبول کرتا ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم تو نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کیسے سایہ کو دراز کیا اور اگر چاہتا تو اس کو ساکن کر دیتا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اسی کے لئے ہے جو رات اور دن میں ساکن ہے اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے ۱۲

[2] بسم اللہ الرحمن الرحیم میرا رب خدا ہے خدا مجھے کافی ہے میں نے خدا پر بھروسہ کیا میں نے خدا کا سہارا مضبوط پکڑ لیا میں نے اپنا کام خدا کو سونپا خدا جو چاہے بلا مدد خدا کے کسی کو قوت نہیں ۱۲۔

اٰیَتِہٖ لَہٗ مَرْقِیْقٌ وَعَظْمٌ دَقِیْقٌ فِیْمَا یَلِیْقُ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس کے پڑھتے ہی اونٹ اچھل کر اُٹھ کھڑا ہوا اور نظر لگانے والے کی آنکھ نکل پڑی۔ **مسئلہ**: اگر تاثیر نظری سے کسی کو کوئی قتل کر ڈالے تو اس پر کچھ نہیں آتا اگرچہ اس کا اقرار بھی کرے کیونکہ غالباً قتل تک کی تاثیر نظری سے نوبت نہیں آتی۔ **نواں فائدہ**: اگر کسی بچہ کے گلے میں ہدہد کا پنجہ لٹکا دیا جائے تو نظر بد کا اثر دور ہو جائے اور اگر ہُدہُد کو ذبح کر کے دروازے پر لٹکا دیا جائے تو اُس گھر والے نظر بد اور سحر سے محفوظ رہیں اور اُس کے خون کو سرمہ کی طرح آنکھ میں لگانا سفیدیٔ چشم کو دور کرتا ہے اگر کوئی شخص بستہ کر دیا گیا ہو کہ عورتوں پر قادر نہ ہو سکے تو اس کے گوشت کی دھونی سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔

دسواں فائدہ: تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ کتاب اللہ میں آٹھ آیتیں نظر بد کی ہیں جو کوئی بندہ کسی گھر میں اُن کو پڑھتا ہے تو اُس دن کسی جن و انس کی نظر اُس گھر والوں کو نہیں لگتی وہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ہے اکثروں نے کہا ہے کہ یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو ایک دروازے سے داخل ہونے کو اس لئے منع کیا تھا کہ کہیں انھیں نظر بد نہ لگ جائے۔ صحیح مسلم میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا آنکھ (یعنے نظر لگنا) حق ہے اور اگر کوئی شے تقدیر سے سبقت لیجاتی ہوتی تو آنکھ سبقت لیجاتی اور بخاری میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ حسینؓ کو ان کلمات سے جھاڑا کرتے تھے جیسے کہ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کو جھاڑتے تھے وہ کلمات یہ ہیں۔ اُعِیْذُکُمَا[۲] بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ **فائدہ**: قرطبی نے سورہ یوسف میں بیان کیا ہے کہ ہر مسلمان پر جب وہ کوئی عجیب چیز دیکھے یہ کہنا واجب ہے تَبَارَكَ[۳] اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ **فائدہ** شرح مہذب میں مذکور ہے جب کوئی عجیب شے نظر آئے تو اس کے لئے دعائے برکت کرنا مستحب ہے اور جب کوئی کسی ناگوار شے کو دیکھے تو پڑھے[۴] اَللّٰهُمَّ لَا يَاتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور اذکار میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب

---

[۱] خدا کے نام سے جس کی بڑی شان ہے جس کی دلیل سخت ہے جو خدا نے چاہا وہ ہوا خشک پتھر اور روشن ستارہ سے رہکنے والے نے روکا اے اللہ میں نے نظر لگانے والے کی نظر کو اسی پر اور اس کے جگر اور گردہ میں لوٹا دیا مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب اس کو پتلا گوشت اور باریک ہڈی ہے پس جو لائق ہو بس نظر پھیر کیا کوئی شگاف دیکھتا ہے پھر بار بار نظر پھیر تیری طرف مردود ہو کر اور تھک کر پھر نظر لوٹ آئے گی جو خدا نے چاہا وہ ہوا بے مدد خدا کے کسی کو قوت نہیں ۱۲ [۲] میں تم دونوں کو خدا کے کلمات تامہ کی ہر شیطان اور ہامہ سے اور بری آنکھ سے پناہ میں دیتا ہوں [۳] بابرکت ہے اللہ بہترین خالق اے اللہ برکت دیجئے [۴] اے اللہ بھلائیوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں لاتا اور برائیوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں دور کرتا اور خدائے بلند و عظیم کی مدد کے بغیر نہ کسی کا باز رہنا ممکن ہے نہ کسی کو قوت ہے ۱۲

کوئی پسندیدہ شئے دیکھتے تھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ¹ پڑھتے تھے اور جب کوئی ناگوار شئے دیکھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ² پڑھتے تھے ۔

حکایت ؛ ایک شخص نے اپنی چچا زاد بہن سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا لیکن اُس کے چچا نے نہ مانا اور کسی دوسرے سے نکاح کر دیا وہ شخص شب زفاف ہی میں مر گیا پھر اس نے ایک اور شخص سے نکاح کر دیا وہ بھی شب زفاف میں مر گیا پھر اس نے تیسرے سے نکاح کر دیا وہ بھی شب زفاف میں مر گیا پھر چوتھے سے نکاح کر دیا وہ بھی مر گیا اس کے بعد اسی پہلے چچا زاد بھائی نے پھر پیغام نکاح بھیجا اس وقت اُس کے چچا نے اس سے نکاح کر دیا جب رات کو اس کے پاس جانے کا اُس نے ارادہ کیا تو ایک جن نمودار ہوا اور کہنے لگا اگر تو میری باری مقرر نہ کریگا تو میں تجھے بھی پہلوں کی طرح مار ڈالوں گا اُس نے جبراً قہراً منظور کر لیا تب اُس نے کہا چہار رات کو میں رہا کروں گا اور دن کو تو رہا کرنا اس کا خاوند راضی ہوا پھر جن کہنے لگا کہ آج کی رات میں چاہتا ہوں کہ چڑا کر کچھ آسمان سے سن آؤں لیکن تجھے میرے بازو پر سوار ہو کر چلنا پڑے گا آخر وہ لاچار ہو کر اُس کے بازو پر سوار ہو لیا یہاں تک کہ آسمان کے پاس جا پہونچا وہاں اُس نے فرشتوں کو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے سُنا اس کے سنتے ہی وہ جن بھاگ کر زمین پر آ پہونچا اس کے بعد جب اُس نے عورت کے پاس آنیکا ارادہ کیا تو اس شخص نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا اس کے پڑھتے ہی وہ جن آگ بہولا ہو گیا اور اس عورت کے پاس نہ پھٹک سکا اسکو نسفی نے اپنی کتاب زہرۃ الریاض میں ذکر کیا ہے ۔

فوائد ۔ **پہلا فائدہ** ؛ نسفی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے عرش کو بنایا تو ایک فرشتہ نور سے پیدا کیا اور اس کو ساتوں آسمان کی طاقت بخشی اور ایک فرشتہ ہوا سے پیدا کیا اور اس کو ہوا کی قوت دی اور ایک فرشتہ پانی سے پیدا کیا اور اس کو پانی کی قوت عطا کی پھر ان سب کو حکم دیا کہ عرش اٹھالو وہ اس کے نیچے ستر ہزار برس تک کھڑے رہے اور اٹھا نہ سکے یہاں تک کہ ان کا پسینہ دریا کی طرح بہنے لگا پھر ان کی قوت اور بڑھادی آخر جب ان کو اپنا عجز معلوم ہو گیا تو خدا نے ان سے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھو جب انھوں نے پڑھا تو خداوندی قوت سے اٹھا لیا ۔ **دوسرا فائدہ** ؛ کسی بادشاہ نے شہر کرخ پر اسی ہزار ہاتھیوں کے ساتھ چڑھائی کی شہر والے جوان سے لڑنے کے لئے نکلے ہاتھیوں کی وجہ سے نہ لڑ سکے ان میں سے کسی بڑے شخص نے کہا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اس کا کہنا تھا کہ ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے اور زنجیریں کٹ گئیں اور وہ اپنے دشمنوں پر بحکم خدا فتحیاب ہوئے ۔ **لطیفہ** ؛ ہاتھی عجیب جانور ہے جس کے کان منہ سے مکھیاں ہنکانے کے لئے ہر دم ہلا کرتے ہیں ۔ کیونکہ اس کا منہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور وہ چار سو برس تک زندہ رہتا ہے اور مادہ کے حمل کی مدت دو سال ہے اور بعد وضع حمل تین سال تک نر اُس کے پاس نہیں جاتا اُس کا کھانا حرام ہے لیکن اس کی بیع وشرا درست ہے اس کی ہڈی عاج کہلاتی ہے اگر برادۂ دندان فیل کوئی عورت سات روز تک پے در پے پیتی رہے تو بحکم خدا سے حاملہ ہو جائے اگرچہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو ۔ **تیسرا فائدہ** ؛ نیشاپوری نے نزہتہ میں بروایت طاؤس یمانی بیان کیا ہے کہ جو لَاحَوْلَ

¹ ساری حمد اس خدا کو شایاں ہے جس کی نعمت سے نیک کام پورے ہوتے ہیں ۔ ² ہر حال میں خدا کا شکر ہے ۱۲

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا ہے خدا اُس کے اس قول سے ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کا سَر یاقوت کا اور دونوں پَر موتی کے اور بازو زعفران کے اور دم زمرد کی ہوتی ہے اس کے سینہ پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ پرندہ فلاں شخص کے منہ سے پیدا ہوا ہے جو فرشتوں کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا ہے اور اُس کے پڑھنے والے کو قیامت تک ثواب ملتا رہیگا اور پھر یہ پرندہ عمدہ گھوڑے کے مانند ہو جائیگا جس پر چڑھ کر اس کا پڑھنے والا جنت کو جائیگا میں نے تنبیہ الغافلین میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت دیکھی ہے کہ جو اس کو پڑھے گا گناہوں سے ایسا نکل جائیگا جیسے آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور برائی کے ستر باب سے محفوظ رہے گا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو روزانہ سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرے گا وہ کبھی فقیر نہ ہوگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہالِ جنت کی کثرت کرو عرض کیا گیا۔ نہالِ جنت کیا ہیں آپ نے فرمایا مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ **چوتھا فائدہ**: ابوالدرداءؓ سے ایک شخص نے کہا کہ آپ کا گھر جل گیا انھوں نے کہا خدا نے ایسا نہ کیا ہوگا چند کلمات کے باعث سے جن کو میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو اُن کو اول روز میں پڑھے گا اُس پر شام تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو آخر روز میں پڑھے گا اس پر صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی وہ یہ دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ[1] اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ اذکار صبح و شام کے بیان میں اس کی اس سے زیادہ تفصیل گذر چکی ہے۔ **پانچواں فائدہ**: بعض علماء متقدمین کا قول ہے جو شخص شب و روز کی ابتدا میں یہ پڑھ لیا کرے عَقَدْتُ[2] لِسَانَ الْحَیَّةِ وَزُبَانَ الْعَقْرَبِ وَیَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وہ سانپ اور بچھو اور چور سے محفوظ رہیگا۔ قشیریؒ نے بیان کیا ہے سانپ و بچھو نے نوحؑ سے کہا تھا کہ کشتی میں ہم کو بھی سوار کر لیجئے اور ہم آپ سے عہد کرتے ہیں جو آپ کی یاد دلائیگا اس کو ہم ضرر نہ پہونچائیں گے سعید بن مسیبؓ نے کہا ہے کہ جو شخص صبح و شام سَلٰمٌ[3] عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ پڑھا کرے اُس کو سانپ و بچھو ضرر نہ پہونچا سکیں قرطبی نے بیان کیا ہے کہ جس کو بچھو کاٹے اور برگ زیتون وہ لٹکا لے تو فوراً صحت پا جائے اور زاد المسافر میں میں نے دیکھا ہے گیہوں کی بھوسی اگر پانی میں جوش کر کے جہاں بچھو نے کاٹا ہو

[1] اے اللہ آپ میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ ہی کے اوپر میں نے بھروسہ کیا اور آپ ہر شئے پر قدرت رکھنے والے ہیں اور بے شک خدا کا علم ہر شئے کو محیط ہے اے اللہ میں اپنے نفس کے شر سے اور ہر جانور کے شر سے جس کی چوٹی آپ کی گرفت میں ہے آپ کی پناہ مانگتا ہوں بیشک میرا رب راہ مستقیم پر ہے۔

[2] میں نے سانپ کی زبان اور بچھو کا ڈنک اور چور کا ہاتھ بقول اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ سے باندھ دیا۔

[3] عالم کے لوگوں میں نوح پر سلام ہو۔

وہاں لگانا فوراً درد کو تسکین دیتا ہے بندق کو کھانا یا پیس کر بچھو کے کاٹے ہوئے پر لگانا بھی بہت نافع ہے اسی طرح مولی کچل کر سانپ اور بچھو کے کاٹنے کے مقام پر لگانا بھی نافع ہے۔ **لطیفہ**: مولی کا کھانا بلغم کو نافع ہے اور روشنی چشم کو بڑھاتا ہے اور تاریکی چشم کو زائل کرتا ہے اور پکا کر کھانا پرانی کھانسی کو نفع بخش ہے اور اگر اس کے چھلکے گھر میں ڈال دیے جائیں تو وہاں سے بچھو بھاگ جائیں اور اگر دودھ میں مولی جوش کر کے پی جائے تو شانہ کی ریگ و سنگ مثانہ کو خارج کر دے اور نہار منہ مولی کا عرق پینا سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد مولی کھانا معین ہضم ہے اگر مولی کو چھیل کر اس کے قتلے بنائیں اور نمک لگا کر چھ روز تک چھوڑ دیں بعدہٗ پانی سے نمک دھو کر کسی کپڑے وغیرہ سے رطوبت خشک کر لیں اور شہد کو جوش کر کے اس کا کف دور کرنے کے بعد زعفران کے ساتھ یہ مولی بھی اس شہد میں ڈال کر نرم آنچ پر جوش کر کے رکھ چھوڑیں تو ریاح فاسدہ کو دور کرے اور ہیضہ اور درد معدہ کو زائل کرے۔

مسئلہ: اگر کسی کو حالت نماز میں سانپ کاٹ کھائے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر بچھو کاٹے تو فاسد نہیں ہوتی فرق یہ ہے کہ سانپ ظاہر جلد کو نوچ کھاتا ہے اور زہر سے نجس ہو جاتی ہے اور بچھو بدن کے اندر اپنا نیش داخل کر دیتا ہے اور باطن کا دھونا ضروری نہیں شرح مہذب میں بیان کیا ہے کہ حالت نماز میں سانپ و بچھو کا مارنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ قاضی ابوالطیب وغیرہ کا قول ہے کہ یہ مستحب ہے اور اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ جب فعل قلیل سے مثلاً ایک یا دو ضرب سے مار ڈالے لیکن تین ضرب کثیر ہیں اگر پے در پے ہوں لہٰذا اس صورت میں نماز بلا خلاف باطل ہو جائے گی میں نے حنفیہ کی کتابوں میں سے تاتارخانیہ میں دیکھا ہے کہ جس کو حالت نماز میں بچھو کاٹے اور وہ کہے بسم اللہ تو نماز فاسد ہو جاتی ہے ایسے ہی جب کبھی کہ نماز میں چاند دیکھ کر کہے کہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ **فائدہ**: میں نے اپنے والدؒ سے سنا ہے ایک بادشاہ کی عادت تھی کہ جب کسی پر غضبناک ہوتا تو اس کے اوپر مکان چنوا دیتا اور اس کو سال بھر کے بعد کھولتا چنانچہ اسی طرح ایک شخص پر غضبناک ہوا اور اس پر مکان چنوا دیا سال بھر کے بعد جب کھول کر دیکھا تو زندہ نکلا اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ جب تم نے مجھ پر مکان چنوا دیا تو میں یہ دعا پڑھنے لگا تھا اَللّٰهُمَّ[1] يَا لَطِيْفُ لَطَفْتَ بِاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُلْطُفْ بِنَا فِيْ قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ كَمَا لَطَفْتَ بِنَا فِيْ ظُلْمَةِ الْاَحْشَاءِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ

چھٹا فائدہ: ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ جتنی تکلیف مجھے شب گذشتہ کو بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے ہوئی کبھی نہیں ہوئی تھی آپ نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کہہ لیا ہوتا اَعُوْذُ[2] بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تم کو کچھ بھی ضرر نہ ہوتا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] اے اللہ اے لطف کرنے والے آپ نے آسمان والوں اور زمین والوں کے ساتھ لطف کیا اپنی قضا اور قدر میں ہمارے ساتھ لطف کیجئے جیسے کہ آپ نے شکم کی تاریکی میں ہمارے ساتھ لطف کیا تھا بیشک آپ جو چاہیں اس پر قادر ہیں۔ ۱۲

[2] خدا نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان کے شر سے میں خدا کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲

ساتواں فائدہ :- مستغفری کی کتاب الدعوات میں اور مسعودی کی شرح مقامات میں بروایت ابوالدرداء و ابوذر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تمھیں پسّو ستائیں تو ایک پیالہ پانی پر سات بار وَمَا لَنَا اَنْ نَّتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ[1] پڑھ کر یہ کہو اگر تم مسلمان ہو تو اپنے شر اور ایذا رسانی کو ہم سے دور رکھو پھر اس کو اپنے بستر کے اردگرد چھڑک دو اس سے تم بے کھٹکے سویا کروگے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر سداب (!!) میں بھگو کر گھر میں چھڑک دیا جائے تو پسّو مرجائیں، اور محلب (ملیٹھی) کی دھونی سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اسی طرح بھینس کے چمڑے اور تخم جوز کی دھونی کا حال ہے تخم جوز سے وہ شئے مراد ہے جو پتیوں کے قبل پتیوں کے مشابہ نکلتی ہے اگر گھر میں برگ زیتون یا برگ دبا یعنی لوکی کے پتے سلگائے جائیں تو مکھیاں بھاگ جائیں مکھی کے داہنے بازو میں شفا اور بائیں میں مرض ہوتا ہے یہی حال شہد کی مکھی اور اسی طرح کے اور جانوروں کا ہے اس لئے جب کوئی کھانے میں گر پڑے تو غوطہ دے کر پھینک دینا چاہیئے مکھیاں مچھروں کو کھا جاتی ہیں ورنہ مچھر بہت زیادہ دق کیا کرتے اگر مکھی کو جلا کر اس کی راکھ شہد میں ملا کر لگائی جائے تو داء الثعلب سے جہاں کے بال اُڑ گئے ہوں وہاں بال جم آتے ہیں اور بال کی جڑوں کو چقندر کے عرق سے دھونا یا کھاری پانی سے نہانا یا تخم قرطم کا تیل بدن پر ملنا یا میٹھے تیل میں سداب جوش کرکے ملنا جوں کا دافع ہے اور اس آفت سے کوئی بھی نہیں بچا ہے سوائے اُس شخص کے جس کو جذام ہو۔ ابن جوزی نے کہا ہے کہ یہ بھی خدا کے لطف سے خالی نہیں کیونکہ ناخون کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ جوں کو نہ مار سکتا ہے نہ بدن کو کھجلا سکتا ہے جب جذام (خدا پناہ میں رکھے) شروع ہو تو فوراً مرغی کو حب قرطم بارہ روز تک کھلانا چاہیئے بعدہٗ ذبح کرکے اُس کی چربی لے کر بدن میں مالش کرنا چاہیئے خدا کے حکم سے دور ہوجائیگا۔ قرطم کو کھانا ریاح اور قولنج کو نافع ہے اور اس کے تیل لگانے سے دلکیں (یعنی جوں کے انڈے) مرجاتے ہیں اور جس کا پیشاب بند ہوگیا ہو تو ایک جوں ذکر کے سوراخ میں چھوڑ دینا چاہیئے خدا کے حکم سے فوراً پیشاب ہوگا اگر حاملہ دریافت کرنا چاہیئے کہ حمل لڑکے کا ہے یا لڑکی کا تو اپنا دودھ دوہ کر اس میں ایک جوں ڈال دے اگر وہ دودھ سے نکل آئے تو لڑکی ہے ورنہ لڑکا ہے واللہ اعلم۔

آٹھواں فائدہ :- بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جائے بشرطیکہ اُس کی موت نہ آپہونچی ہو اور یہ دُعا سات بار پڑھے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ[2] تو خدا اُس کو اُس مرض سے شفا عنایت فرمائیگا یہ صحیح حدیث ہے۔

نواں فائدہ :- شیخ عبدالعزیز دیرینی نے حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اگر مریض کی موت نہ آپہونچی ہو اور سات سات بار صبح و شام اس دعا کو پڑھا کرے تو خدا اسے عافیت عنایت کرے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَرْغَمْتَ اَعْدَآئِیْ بِدَائِیْ وَاجْعَلِ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ شِفَآئِیْ وَدَوَآئِیْ فَاِنَّنَا الْعَلِیْلُ وَاَنْتَ الْمُدَاوِیْ[3] **دسواں فائدہ** :- کسی

---

[1] ہمیں کیا ہے کہ ہم خدا پر بھروسہ نہ کریں آخر آیت تک پڑھے۔ [2] میں خدائے بزرگ عرش عظیم کے پروردگار سے درخواست کرتا ہوں کہ تجھے شفا عنایت کرے ۱۲ [3] اے اللہ میرے دشمنوں کو میرے مرض سے خوش نہ کیجئے اور قرآن عظیم کو میری دوا و شفا بنایئے کیونکہ میں بیمار ہوں اور آپ چارہ ساز ہیں ۱۲

امام حنبلؒ کو خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا انھوں نے جواب دیا کہ مجھے بخش دیا اور مجھے سونے کی نعلین پہنائیں اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے احمد مجھ سے وہ دعا مانگ جو تو دنیا میں مانگا کرتا تھا میں نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ[1] یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اِغْفِرْلِیْ کُلَّ شَیْءٍ وَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے احمدؒ اٹھ اور جنت میں داخل ہو جا۔ **گیارھواں فائدہ:** ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ایسی بھی کوئی دعا ہے جو رد نہ ہو آپ نے فرمایا ہاں یہ پڑھو۔ اَسْئَلُکَ[2] بِاسْمِکَ الْاَعْلَی الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ۔ **حکایت:** حجاج نے انسؓ سے پوچھا کہ میرے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں میں کچھ فرق ہے انھوں نے کہا ہاں بڑا فرق ہے حضرت کے گھوڑوں کا پیشاب و لید بھی باعث بہتری اور تو نے ریاکاری سے دکھلانے اور سنانے کو گھوڑے رکھے ہیں اس نے کہا اگر امیر المومنین کا فرمان نہ ہوتا تو میں تمھیں قتل کر ڈالتا تو بولے تجھے اس پر قدرت نہیں کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا سکھائی ہے اُس کے ہوتے ہوئے میں نہ کسی بادشاہ سے ڈرتا ہوں نہ شیطان سے نہ کسی درندہ سے اُس نے کہا میرے لڑکے کو سکھا دیجیے انھوں نے انکار کیا اور وہ یہ دعا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بِسْمِ اللّٰہِ اَفْتَتِحُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِکَ الَّذِیْ لَا یُعْطِیْہِ اَحَدٌ غَیْرُکَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اِحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ خَلَقْتَہٗ وَاَحْتَرِزُ بِکَ مِنْہُ وَاُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ

(ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میرے نفس اور دین پر بسم اللہ ہے میرے اہل اور مال پر بسم اللہ ہے ہر شئے پر جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے بسم اللہ ہے خدا کے اس نام سے جو سب ناموں میں اچھا ہے خدا کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی شئے ضرر نہیں کرتی اور وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں اور خدا پر جو میرا رب ہے بھروسہ کرتا ہوں کسی شئے کو اس کا شریک نہیں قرار دیتا ہوں اے اللہ میں آپ سے آپ کی وہ خیر جو آپ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا مانگتا ہوں آپ کے جوار میں رہنے والا ذی عزت ہے آپ کی ثنا جلال والی ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہر شر والی شئے سے جسے آپ نے پیدا کیا۔ مجھے بچائیے اور اس سے آپ کی نگہبانی میں آتا ہوں اور اپنے سامنے پیش کرتا ہوں بسم اللہ الخ کو وہ اللہ ایک ہے بے نیاز ہے نہ اُس کے

---

[1] اے اللہ اے ہر شئے کے پروردگار آپ کو جو ہر شئے پر قدرت حاصل ہے اس کے طفیل سے میری ہر شئے کو بخش دیجیے اور کسی چیز کی نسبت مجھ سے سوال نہ کیجیے ۱۲

[2] میں آپ سے آپ کے نہایت برتر نہایت باعزت اور جلال اور کرامت والے نام کے توسل سے درخواست کرتا ہوں۔

يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَمِنْ خَلْفِيْ مِثْلُ ذَالِكَ وَمِنْ فَوْقِيْ مِثْلُ ذَالِكَ ۔ — کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اور ایسے ہی اپنے پیچھے اور ایسا ہی اپنے اوپر ۔

فوائد ۔ پہلا فائدہ : ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ خضرؑ و الیاسؑ ہر سال عرفات میں یکجا ہوا کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے سر کے بال بنا دیتے ہیں اور یہ کلمات کہہ کر جدا ہو جاتے ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ نِّعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ . . . .

خدا کے نام سے جو خدا چاہے خیر کو خدا کے سوا کوئی نہیں لاتا خدا کے نام سے جو خدا چاہے برائی کو سوائے خدا کے کوئی نہیں پھیرتا خدا کے نام سے جو خدا نے چاہا جو نعمت ہے وہ خدا کی طرف سے ہے خدا کے نام سے جو خدا چاہے بھلائیوں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں لاتا خدا کے نام سے جو خدا چاہے کسی کی گناہ سے بچنے اور قوت بغیر خدا کی مدد کے نہیں ہے ۔

جو شخص اس کو پڑھتا ہے ہر آفت و مصیبت دشمن و ظالم بادشاہ و شیطان اور سانپ و بچھو سے امن میں رہتا ہے اور عرفہ کے دن جو شخص اس کو سو بار پڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ندا ہوتی ہے کہ اے میرے بندے بیشک تو نے مجھے رضامند کیا اور میں تجھ سے راضی ہوں جو چاہے مجھ سے مانگ اپنی عزت کی قسم میں تجھکو ضرور عطا کروں گا ۔

دوسرا فائدہ : جب یوسفؑ کنوئیں میں ڈالے گئے اور وہاں ان کو وحشت ہوئی تو جبرئیلؑ ان کے پاس یہ دعا لے کر آموجود ہوئے

اَللّٰهُمَّ يَا كَاشِفَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَّيَا مُجِيْبَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّيَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ وَّيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوٰى وَّيَا حَاضِرَ كُلِّ بَلْوٰى وَّيَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْذِفَ فِيْ قَلْبِيْ حُبَّكَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لِيْ شُغْلٌ وَّلَا هَمٌّ سِوَاكَ وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا فَاَنْتَ رَحِيْمِيْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ . . . . . .

اے اللہ ہر بےچینی کے دور کرنے والے اور اے ہر دعا کے قبول کرنے والے اور اے ہر شکستہ کے درست کرنے والے اور ہر سرگوشی کے سننے والے اور اے ہر بلا کے وقت موجود ہونے والے اور اے ہر تنہا کے جی بہلانے والے اے ہر مسافر کے ساتھی آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں بیشک میں ظالموں میں سے ہوں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دل میں اپنی محبت ڈال دیجئے یہاں تک کہ آپ کے سوا میرا نہ کوئی شغل ہے نہ فکر اور میرے لئے میرے کام میں کشائش اور نکاسی کی راہ نکالئے آپ مجھ پر رحم کرنے والے ہیں اے ارحم الراحمین

ایسا ہی قرطبی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے پھر ذکر کیا ہے کہ وہ تین روز تک کنوئیں میں رہے تھے اس وقت ان کی عمر بارہ برس کی تھی اور جب مصر کے قید خانہ میں گئے تھے اس وقت تیس برس کا سن تھا وہب کا بیان ہے کہ یوسفؑ سات برس تک قید خانہ میں رہے تھے اور بعض نے کم و بیش ذکر کیا ہے ۔ **تیسرا فائدہ :** نزہۃ المجالس میں مذکور ہے کہ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں ملک روم میں قسطنطنیہ کے قید خانہ میں قید تھا میں نے نذر کی کہ جب میں خدا کے فضل سے رہا ہوں گا تو پاپیادہ حج کروں گا اسی اثناء میں ایک چڑیا آکر قید خانہ کی دیوار پر بیٹھی اور مجھ سے کہنے لگی کہ یہ دعا پڑھو ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ وَلَا
تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا تَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا
تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَالدُّهُوْرُ یَا مَنْ یَّعْلَمُ مَثَاقِیْلَ
الْجِبَالِ وَمَكَایِیْلَ الْبِحَارِ وَمَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ
وَاَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّهَارُ یَا مَنْ یَّعْلَمُ عَدَدَ
قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَوَرَقِ الْاَشْجَارِ وَلَا تُوَارِیْ
عَنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا جِبَالٌ مَا
فِیْ وَعْرِهٖ وَلَا بِحَارٌ مَا فِیْ قَعْرِهَا اَنْتَ الَّذِیْ تَسْجُدُ
لَكَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ
الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَاَنْتَ
الَّذِیْ نَجَّیْتَ نُوْحًا مِّنَ الْغَرَقِ وَغَفَرْتَ لِدَاوٗدَ
ذَنْبَهٗ وَكَشَفْتَ الضُّرَّ عَنْ اَیُّوْبَ وَرَدَدْتَ مُوْسٰی
عَلٰی اُمِّهٖ وَصَرَفْتَ عَنْ یُوْسُفَ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءَ
وَاَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی حِیْنَ ضَرَبَهٗ
لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ بِعَصَاهُ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِیْمِ حَتّٰی مَشٰی عَلَیْهِ مُوْسٰی وَشِیْعَتُهٗ
وَاَنْتَ الَّذِیْ جَعَلْتَ النَّارَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ بَرْدًا
وَّسَلَامًا وَاَنْتَ الَّذِیْ صَرَفْتَ قُلُوْبَ سَحَرَةِ
فِرْعَوْنَ اِلَی الْاِیْمَانِ بِنُبُوَّةِ مُوْسٰی یَا شَفِیْقُ
یَا رَفِیْقُ یَا جَالِیَ الضِّیْقِ یَا رُكْنِیَ الْوَثِیْقَ یَا مَوْلَایَ
الْحَقِیْقَ خَلِّصْنِیْ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ وَّضِیْقٍ وَلَا
تُحَمِّلْنِیْ مَا لَا اُطِیْقُ اَنْتَ مُنْقِذُ الْغَرْقٰی وَمُنْجِی
الْهَلْكٰی وَجَلِیْسُ كُلِّ غَرِیْبٍ وَّاَنِیْسُ كُلِّ وَحِیْدٍ
وَّمُغِیْثُ كُلِّ مُسْتَغِیْثٍ فَرِّجْ عَنِّی السَّاعَةَ السَّاعَةَ
فَلَا صَبْرَ لِیْ عَلٰی حِلْمِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَیْسَ
كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

اے اللہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اے وہ ذات جس
کو نہ آنکھیں دیکھ سکتی ہیں نہ اس سے گمانوں کی آمیزش ہو سکتی
ہے نہ وصف کرنے والے اس کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں نہ
حوادث اور زمانے اس میں تغیر ڈال سکتے ہیں اے وہ جو پہاڑوں
اور دریاؤں کے مقدار اور اندازہ کو جانتا ہے اور اسے (بھی جانتا ہے)
جس پر رات کی تاریکی آتی ہے اور دن روشن ہوتا ہے اے بارش کے قطروں
اور درختوں کے پتوں کا شمار جاننے والے جس سے ایک آسمان
دوسرے آسمان کو نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے نہ
پہاڑ اپنے غار کی چیزوں کو نہ سمندر اپنے قعر کی چیزوں کو اس سے
چھپا سکتا ہے آپ ہی ہیں کہ آپ کو رات کی تاریکی اور دن کی روشنی
اور چاند کا نور اور آفتاب کی شعاع اور پانی کا سناٹا اور درختوں
کی کھڑکھڑاہٹ سجدہ کرتی ہے آپ ہی ہیں کہ آپ نے نوحؑ کو غرق سے
نجات بخشی اور داؤدؑ کا گناہ بخشا اور ایوبؑ کی مصیبت دور
کی اور موسیٰؑ کو ان کی ماں کے پاس لوٹایا اور یوسفؑ سے برائی اور
بے حیائی کو باز رکھا اور آپ ہی ہیں کہ آپ نے موسیٰؑ کے لئے جب انہوں
نے اپنے عصا سے ضرب لگائی تھی دریا کو بنی اسرائیل کے لئے پھاڑ
کر دیا پس ہر حصہ بڑے پہاڑ کی طرح رہ گیا تھا کہ موسیٰؑ اور ان
کے ساتھی اس پر سے گذر گئے اور آپ ہی ہیں کہ آپ نے ابراہیمؑ
پر آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی بنایا اور آپ ہی ہیں کہ آپ نے
ساحرین فرعون کے دل ایمان کی طرف پھیرے موسیٰؑ کی نبوت کے
طفیل سے اے شفقت کرنے والے اے رفاقت کرنے والے
اے تنگی کو دور کرنے والے اے میرے مضبوط رکن اے میرے لائق
مالک مجھے ہر بے چینی اور تنگی سے خلاصی دیجئے اور مجھ پر ایسی شئی
کا بار نہ ڈالئے جو مجھ سے نہ اٹھ سکے آپ ڈوبتوں کے چھڑانے
والے ہلاک ہونے والوں کو بچانے والے ہر مسافر کے ہمنشین ہر
تنہا کے جی بہلانے والے ہر فریادی کے فریادرس اسی دم اسی دم
مجھ سے غم دور کیجئے کیونکہ مجھے آپ کے حلم پر صبر نہیں ہوتا آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے مثل کوئی شئے نہیں آپ ہر شئے پر قادر ہیں ۱۲ ۔

جب دوسری رات اُس نے اسی دعا کے وسیلہ سے دعا مانگی تو خدا نے ایک فرشتہ کو اس کے پاس بھیج دیا جو اس کو اٹھا کر اس کے گھر پہونچا آیا اور پھر اس نے اسی سال پا پیادہ حج کیا اس کے بعد اس نے ایک شخص سے ذکر کیا اس نے پوچھا کہ تم کو یہ دعا کہاں سے ملی وہ بولا الملک روم کے شہر قسطنطنیہ میں ایک چڑیا سے یہ دعا میں نے سیکھی ہے تب اس نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے بروایت میرے دادا کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے حدیث بیان کی ہے کہ یہ کشائش اور غم کے دور ہونے کی دعا ہے اور بونی کی شمس المعارف میں میں نے دیکھا ہے جو شخص مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پینتیس بار لکھ کر اپنے پاس رکھے خدا اس کو طاعت پر قوت اور برکت پر مدد نصیب کریگا اور ہمزات الشیاطین یعنے شیاطین کی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ رکھیگا۔

چوتھا فائدہ: حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ جب تہمت لگانیوالوں نے مجھ پر افترا پردازیاں کیں تو نزدیک و دور کے سب لوگوں نے حتی کہ بلی تک نے مجھے چھوڑ دیا میرا کھانا پینا سب چھوٹ گیا اور میں گرسنگی کی حالت میں سو گئی خواب میں مجھے ایک شخص دکھلائی دیا اس نے مجھ سے ماجرا دریافت کیا میں نے تبلا دیا اس نے مجھ سے کہا کہ دفع غم اور کشائش کی دعا پڑھو وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا فَارِجَ الْغُمَّ يَا كَاشِفَ الظُّلَمِ يَا اَعْدَلَ مَنْ حَكَمَ يَا حَسِيْبَ مَنْ ظَلَمَ يَا وَلِيَّ مَنْ ظُلِمَ يَا اَوَّلًا بِلَا بِدَايَةٍ وَّ اٰخِرًا بِلَا نِهَايَةٍ مَنْ لَّهٗ اِسْمٌ بِلَا كُنْيَةٍ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا

اے اللہ اے نعمتوں کے کامل کرنیوالے اے گزندگی دور کرنے والے اے غم کے کھولنے والے اے تاریکیوں کے ہٹانے والے سب سے زیادہ عادل حاکم اے مظلوم کو کفایت کرنے والے اے مظلوم کے والی اے اول جس کی ابتدا نہیں اے آخر جسکی انتہا نہیں اے وہ جس کا نام بلا کنیت ہے میرے کام میں مجھے کشائش عطا فرما

وہ فرماتی ہیں جب میں بیدار ہوئی تو شکم سیر تھی اور پیاس کا نام نہ تھا ادھر خدا نے آیت براءۃ میرے پارسا ہونے کی شہادت میں نازل فرمادی تھی۔ **لطیفہ:** جب صرف اٹھارہ آدمی مسلمان ہوئے تھے اس وقت حضرت عائشہؓ حالت صغر سنی میں مسلمان ہوئی تھیں اُن کی والدہ ماجدہ کی کنیت ام رومان اور نام زینب تھا یہ ہجرت سے قبل مسلمان ہو چکی تھیں اور ہجرت سے چھ سال پیشتر انتقال کر گئیں تھیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبر پر اُتر کر ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی ہے۔

پانچواں فائدہ: دشمن سے بچاؤ اور شیطان کے دفع شر کے لئے مجربات سے ہے کہ سات بار طلوع آفتاب کے وقت اس دعا کو پڑھا کرے۔ اَشْرَقَ نُوْرُ اللّٰهِ وَظَهَرَ كَلَامُ اللّٰهِ وَثَبَتَ اَمْرُ اللّٰهِ وَنَفَذَ حُكْمُ اللّٰهِ اِسْتَعَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَحَصَّنْتُ بِخَفِيِّ لُطْفِ اللّٰهِ وَلَطِيْفِ صُنْعِ اللّٰهِ وَبِجَمِيْلِ

خدا کا نور چمکا اور خدا کا کلام ظاہر ہوا اور خدا کا حکم برقرار ہوا اور خدا کا حکم جاری ہوا میں خدا سے مدد مانگتا ہوں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں جو خدا چاہے کسی کا باز رہنا اور قوت بلا مدد خدا کے نہیں خدا کے لطف خفی اور خدا کی صنعت لطیف اور خدا کے ستر جمیل اور خدا کے رکن عظیم اور خدا

بِسِتْرِ

سِتْرِ اللّٰهِ وَبِعَظِيْمِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَبِقُوَّةِ سُلْطَانِ
اللّٰهِ دَخَلْتُ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ بَرِئْتُ مِنْ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ وَاسْتَعَنْتُ
بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ
وَدِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ بِسِتْرِكَ الَّذِيْ سَتَرْتَ
بِهٖ ذَاتَكَ فَلَا عَيْنٌ تَرَاكَ وَلَا يَدٌ تَصِلُ
اِلَيْكَ فَاحْجُبْنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ بِقُدْرَتِكَ
يَا قَوِيُّ يَا مَتِيْنُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔

کی سلطنت کی قوت کی حفاظت میں آتا ہوں میں خدا کی پناہ
میں آیا اور میں اپنے حول اور قوت سے بیزار ہوا اور میں نے
خدا کے حول اور قوت سے مدد لی اے اللہ میرے نفس اور
دین اور اہل وعیال اور مال کے بارہ میں اُس پردہ سے جس سے آپ نے
اپنی ذات کو چھپایا ہے میری پردہ پوشی کیجئے نہ کوئی آنکھ آپ
کو دیکھ سکتی ہے نہ کوئی ہاتھ آپ تک پہونچ سکتا ہے ظالم
لوگوں سے اپنی قدرت سے مجھے حجاب میں رکھئے اے قوی اے
متین اے اللہ محمد اور اُن کی آل اور اصحاب پر درود
وسلام بھیجئے ۔ ۱۲

چھٹا فائدہ: حدیث شریف میں وارد ہے کہ سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے دعا کرنے والے کو زیبا ہے کہ اسی سے دعا کی ابتدا کرے حق تعالیٰ نے قرآن شریف کی پانچ سورتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے شروع کی ہیں وہ پانچ سورتیں یہ ہیں ۔ فاتحہ ۔ انعام ۔ کہف ۔ سبا ۔ فاطر ۔ سورۂ انعام پوری پوری نازل ہوئی تھی اور ستر ہزار فرشتے اُس کی ہمراہی میں اتر کر آئے تھے اور اُس کی ایک آیت کے ساتھ بارہ ہزار فرشتے اُترے تھے اور وہ یہ آیت ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ (یعنے اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں سوائے اس کے اُن کو کوئی نہیں جانتا) اگر کہا جائے کہ حمد کا ایک سورت میں ہونا کافی تھا بار بار اُس کے ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ ہر کلمہ کے ایک معنے ہیں اس جواب کو قرطبیؒ نے ذکر تو کر دیا ہے لیکن معانی کا بیان نہیں کیا البتہ امام رازیؒ نے کہا ہے کہ اول انعام منجملہ عالمین کے ہے جس کا فاتحہ میں ذکر ہے اس لئے منجملہ اور اقسام کے ایک قسم یہ بھی ہے اور اول کہف میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور فاتحہ میں لفظ رب سے تربیت عامہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو ملائکہ اور انس وجن سب کو شامل ہے اور اول سبا میں یہ بیان کیا ہے کہ جتنی چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں سب اُسی کے ہیں اور انعام میں بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے ہیں اور اول فاطر میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اور فطر اور خلق میں جیسا کہ امام بیہقی نے کچھ فرق ہے اس کو رازی نے بیان کیا ہے اور بغوی اور نسفی نے بیان کیا ہے کہ فاطر خالق کو کہتے ہیں ۔

حکایت: کسی مرد صالح کا ذکر ہے کہ وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھا کرتا تھا اَللّٰهُمَّ احْفَظْ عَلَيْنَا مَا لَوْ حَفِظَهٗ غَيْرُكَ لَضَاعَ[1] چنانچہ اس دعا کے پڑھنے کے بعد وہ بحری سفر میں چلدیا راہ میں اُس کے ضروریات کو کوئی چور چرا لے گیا لیکن پھر اُس بزرگ کے گھر لاکر اُس کی بی بی کے پاس امانت رکھوا گیا جب وہ بزرگ سفر سے واپس آئے تو وہ چور اُن چیزوں کو مانگتا ہوا آپہونچا اُن بزرگ نے اُن چیزوں کو دیکھ کر اپنی بی بی سے کہا کہ دیکھو خدا نے ہماری ضروریات

لہ اے اللہ مجھ پر حفاظت رکھئے کہ اگر دوسرا اس کی حفاظت کرتا تو ضائع ہوجاتی ۱۲

کو محفوظ رکھا پھر تم اس دُعا کی کیونکر منکر ہوئی ہو پھر عورت سے کہا کہ خدا تجھے جزائے خیر دے کہ تو نے میری ضرورت کی چیزوں کو میرے گھر پہنچا دیا والد رحمۃ اللہ بھی اس دعا کو بہت پڑھا کرتے تھے اور دَاسْتُرْ عَلَیْنَا مَا لَوْ سَتَر غَیرُكَ لَشَاع اور زیادہ کر دیا کرتے تھے اور شاید اتنی زیادتی کسی اور روایت سے انھیں پہونچی ہوگی اور اتنا بڑھا کر پڑھنا مستحسن ہے۔ امام نوویؒ کی بستان العارفین میں میں نے دیکھا ہے کہ میں نے اس دعا کو آزمایا تو گم شدہ شئے کے پانے میں نہایت نافع پایا یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ[سلہ]۔ ایک اور کتاب میں ہے کہ بعض سلف سے منقول ہے جس کسی کی کوئی شئے ضائع ہوگئی ہو تو اسے چاہیئے کہ جمعہ کے روز چاشت کی نماز پڑھے پھر کہے یَا رَادَّ[سلہ] یُوْسُفَ عَلٰی یَعْقُوْبَ رُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ تو حکم خدا سے اُس کو وہ شئے مل جائے گی۔ قرطبی کی کتاب اَلتَّذْکَار فِیْ فَضَائِلِ الْاَذْکَار میں میری نظر سے گذرا ہے کہ منجملہ فضائل سورۂ یٰسٓ کے یہ ہے کہ ایک مربع کاغذ پر یٰسٓ سے فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک الگ الگ حروف کر کے لکھے اور کاغذ کے بیچ میں بھاگنے والے کا نام لکھدے اور اس کے نام پر سوئی گڑو کر ایسے مکان میں جہاں اُس کی بود و باش رہتی ہو لٹکا دے تو حکم خدا سے وہ واپس آجائیگا اس کو قرطبی نے ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ نہایت نافع اور مجرب ہے۔

حکایت: محمد بن واسع رحنے بیان کیا ہے کہ میں ہر صبح و شام کو یہ دعا پڑھا کرتا تھا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَلَّطْتَ عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا بِعُیُوْبِنَا مُطَّلِعًا عَلٰی عَوْرَاتِنَا یَرَانَا هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا نَرَاهُمْ فَاٰیِسْهُ مِنَّا كَمَا اٰیَسْتَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِكَ وَبَاعِدْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ جَنَّتِكَ

اے اللہ آپ نے تو ہم پر ایسا دشمن مسلط کر دیا ہے جو ہمارے عیب دیکھتا ہے ہماری برائیوں پر آگاہ ہے وہ اور اس کی نسل کے سب لوگ ہم کو دیکھتے ہیں جہاں سے ہم انھیں نہ دیکھ سکیں پس اُس کو ہم سے نا امید کر دیجئے جیسے اپنی رحمت سے اُسے نا امید کر دیا ہے اور ہم سے اُس کی اُمید توڑ دیجئے جیسے آپ نے اپنی معافی سے اس کی امید توڑی ہے اور ہمارے اور اُس کے مابین دوری رکھیئے جیسے کہ اُس کے اور جنت کے مابین آپ نے دوری ڈالی ہے ۱۲

فائدہ: قرطبیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے شیطان اور اس کا لشکر مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ قبیل سے اُس کی نسل مراد ہے قشیریؒ نے ذکر کیا ہے کہ عادۃ اللہ یوں جاری ہے کہ بنی آدم کو آجکل شیاطین نظر نہیں آیا کرتے حالانکہ اُن کے دیکھنے کے متعلق اخبار صحیحہ وارد ہیں منجملہ اُن کے وہ حدیث ہے جو بروایت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری میں مروی ہے ایک صحابی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کی حفاظت پر مقرر کیا تھا (آخر حدیث تک دیکھو) اور جو شخص جن کے دیکھنے کا مدعی ہو اُس کو تعزیر کی جائے گی محمد بن واسع نے بیان کیا ہے کہ ابلیس مجھے خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا

سلہ اور ہم پر اپنی پردہ پوشی رکھیئے ایسی کہ اگر کوئی دوسرا پردہ پوشی کرتا تو اُس کو شیوع ہو جاتا ہے سلہ اے لوگوں کے اُس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں میری گم شدہ شئے میرے پاس اکٹھا کر دیجئے سلہ اے یوسفؑ کو یعقوبؑ کے پاس پھیرنے والے میری گمشدہ شئے مجھ پر پھیر لایئے ۱۲۔

کہ یہ دُعا کسی کو نہ سکھانا میں نے جواب دیا کہ کسی مسلمان سے میں ہرگز دریغ نہ کروں گا۔

حکایت: امام غزالیؒ نے بیان کیا ہے کسی عارف کا قول ہے کہ مجھے ابلیس ایسے شخص کی صورت پر نظر پڑا جس کا بدن نحیف تھا آنکھیں گریہ و بکا میں مشغول تھیں اور پُشت شکستہ ہو رہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ تیری گریہ و زاری کا کیا باعث ہے بولا حجاج کا زکلنا پھر میں نے پوچھا کہ تیرا جسم کیوں گھُل گیا اُس نے کہا خدا کی راہ میں گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز سے پھر میں نے پوچھا کہ تیری پشت کس نے توڑ دی وہ بولا بندہ کا یہ دعا پڑھنا میری پشت کے ٹوٹنے کا باعث ہوا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَاتِمَۃَ الۡخَیۡرِ[لہ] اور مجمع الاحباب میں بروایت وہب بن منبہ بیان کیا ہے کہ جب آدمؑ زمین پر اُترے تو اُن کو وحشت نے آگھیرا جبرئیلؑ نے اُن سے کہا کیا میں آپ کو ایسی شئی نہ سکھادوں جس سے خدا آپکو نفع دے پھر کہا یہ پڑھا کیجئے۔

اَللّٰھُمَّ تَمِّمِ النِّعۡمَۃَ عَلَیَّ حَتّٰی تُھَنِّیَنِی الۡمَعِیۡشَۃَ — اے اللہ مجھ پر نعمت کامل کر دیجئے یہاں تک کہ خوشگواری سے

اَللّٰھُمَّ اَخۡتِمۡ لِیۡ بِخَیۡرٍ حَتّٰی لَا تَضُرَّنِیۡ ذُنُوۡبِیۡ — میری بسر ہوا ے اللہ میرا خاتمہ بالخیر کیجئے یہاں تک کہ میرے گناہ

اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِیۡ مُؤۡنَۃَ الدُّنۡیَا وَکُلَّ ھَوۡلٍ فِی — مجھے ضرر نہ پہنچا سکیں اے اللہ بار دنیا اور قیامت کے ہولات مجھے

الۡقِیَامَۃِ حَتّٰی تُدۡخِلَنِی الۡجَنَّۃَ فِیۡ عَافِیَۃٍ — کافی ہو جائیے یہاں تک کہ عافیت سے مجھے جنت میں داخل کیجئے۔

بشر حافی رضہ نے کہا کہ جبرئیلؑ نے حضرت نبی صلعم سے کہا کہ آپ خدا سے تہنیت العیش یعنی خوشگوار زندگی مانگیے چنانچہ آپ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ تَھۡنِیَۃَ الۡعَیۡشِ یعنی اے اللہ میں آپ سے خوشگوار زندگی کا خواستگار ہوں۔ **حکایت:** رسالہ قشیریہ میں کسی مرد صالح کی روایت لکھی ہے کہ وہ العافیۃ العافیۃ بہت کہا کرتا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ میں مزدور تھا ایک روز میں آٹا لاد کر لے چلا اور ایک جگہ رکھ کر آرام کرنے لگا میں کہا کرتا تھا کہ اے رب مجھے بلا مشقت کے دو روٹیاں ملا کریں تو کیا اچھا ہوتا اسی اثنا میں دو شخص جھگڑتے ہوئے نظر آئے میں نے بیچ بچاؤ کرنا چاہا ایک نے دوسرے کے جو ضرب لگائی اتفاق سے میرے چہرہ پر پڑی سلطان نے ہم سب کو گرفتار کر کے قید خانہ بھیجدیا اور یہ سمجھا کہ ہم سب برابر کے جھگڑے میں شریک ہیں پس میں مدت تک قید خانہ میں رہا اور مجھے دو روٹیاں روز ملا کیں ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تو نے بلا مشقت کے دو روٹیاں تو مانگیں اور عافیت کا خواستگار نہیں ہوا جب میں بیدار ہوا تو عافیت عافیت کہتا اٹھا دیکھا کیا ہوں کہ ایک شخص نے آکر مجھے قید خانہ سے نکال لیا سہل بن عبداللہ نے اس امر پر علما کا متفق ہونا بیان کیا ہے کہ عافیت سے مراد یہ ہے کہ خدا بندہ کو خود اُس کے سپرد نہ کرے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی لوگوں نے پوچھا ہم کیا مانگا کریں آپ نے فرمایا عافیت دارین یعنی خدا سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگا کرو اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص خدا سے کسی شئی کا خواستگار نہیں ہوتا جو

[لہ] اے اللہ میں آپ سے بھلائی کے ساتھ خاتمہ ہونے کی درخواست کرتا ہوں ۱۲۔

اس کے نزدیک عافیت سے زیادہ محبوب ہوا ور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مبتلائے بلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا[1] تو اس کو اس بلا کا کچھ ضرر نہ ہو۔ اس کو ترمذی نے بروایت ابو ہریرہؓ و عمرؓ روایت کیا ہے اور طبرانی نے صرف ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جنت میں داخل ہونا کمال نعمت ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام پر وفات پانا کمال نعمت سے ہے

حکایت : عیسیٰؑ کا ایک ویران گاؤں پر گذر ہوا آپ نے خدا سے دعا فرمائی کہ اس کو گویائی عطا فرمائے چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کی خاطر سے اسے گویا کر دیا اور وہ گاؤں کہنے لگا اے روح اللہ آپ کیا چاہتے ہیں آپ نے پوچھا تجھے ویراں ہوئے کتنا زمانہ گذرا اس نے کہا چار ہزار برس پھر آپ نے پوچھا تجھ میں کتنے لوگ آباد تھے اس نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ایک ایک نام کے چالیس ہزار مجھ میں آباد تھے آپ نے پوچھا ان کی ہلاکت کا کیا سبب ہوا اس نے کہا ان کے پاس ایک سونے کا بت تھا جس کی روز ہزار آدمی خدمت کیا کرتے تھے اور ہر شب کو ہزار عورتیں اس کی خدمت گذاری میں لگی رہتی ہے اور ہر روز ساتھ ہزار ان کا بادشاہ اس کو سجدہ کیا کرتا تھا اور ایسا ہی ہر شب کو اس کے سجدہ میں مشغول رہتا تھا اور وہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اس کے سوا ہم کسی پروردگار کو نہیں پہچانتے چنانچہ ایک بار تمام شب اس کے پاس لہو و طرب میں مشغول رہے اس پر خدا نے ان سب کو زمین میں دھنسا دیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی الْاِسْلَامِ کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا بیشک اس نے خدا کی ایک بڑی نعمت پر حمد کی ہے اور ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت مانگا کر پھر وہ اسی طرح دوسرے روز آیا پھر اسی طرح وہ تیسرے روز آیا آپ نے فرمایا کہ جب تجھے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت مل جائے گی تو تجھے فلاح اور رستگاری دستیاب ہو جائے گی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی دعا جس کے ذریعہ سے بندہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ[2] سے افضل نہیں ہے۔

لطیفہ : بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندہ کو میں نے تین چیزوں سے بے نیاز کر دیا میں نے اس پر اپنی نعمت کامل کر دی بادشاہ سے جس کے پاس اسے جانے کی حاجت ہوتی طبیب سے جو اس کا علاج کرتا اور اس شئے سے جو اس کے بھائی کے ہاتھ میں ہوتی۔ معاویہؓ نے کہا ہے عافیت یہ کہ ایک گھر ہو جس میں کوئی جاگزیں ہوا کرے اور روزی ہو جو اسے کفایت کرے اور بادشاہ ہو جو اس کا شناسا نہ ہو حتیٰ کہ اس کو اذیت دے اور بی بی ہو جو اسے رضامند رکھے۔

حکایت : یہ حکایت میں نے اپنے شیخ نجم الدین بن قاضی عجلون رضی اللہ عنہ سے سنی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک

---

[1] ساری تعریف اس ذات کو شایاں ہے جس نے مجھے اس (بلا) سے عافیت میں رکھا جس میں اپنی بہتیری مخلوق کو مبتلا کر رکھا ہے اور مجھے اپنی بہتیری مخلوق پر فضیلت دی [2] اے اللہ ہم آپ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کے خواستگار ہیں ۱۲۔

شخص اللّٰھمَّ اختم لی منک بخیرٍ بہت پڑھا کرتا تھا ایک روز وہ صابون کی بھٹی میں نظر کرنے لگا اور اتفاق سے گر کر جل گیا حتّٰی کہ اُس کا غسل دینا اور دفن کرنا متعذر ہو گیا اس کے بعد کسی نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُس نے کہا کہ جب خدا نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا تو میں نے عرض کی اے رب آپ نے میرے اوپر یہ کیسی موت کا حکم لگایا ارشاد ہوا کہ تو یہ دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ آپ کی جانب سے میرا خاتمہ بخیر ہوا ور یہ نہیں کہتا تھا کہ عافیت کے ساتھ ہو ہم خواستگار ہیں کہ خدا کرے کہ ہمارا اور تمام مسلمانوں کا بلا کسی محنت و مشقت کے خیر و عافیت کے ساتھ خاتمہ ہو۔ **مسئلہ**: اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی نسبت کہے کہ خدا اس کا ایمان سلب کر لے یا کافر کی نسبت کہے کہ خدا اُسے ایمان نصیب نہ کرے یا کوئی کافر اس شخص سے کلمۂ شہادت کی تعلیم کی درخواست کرے اور وہ کہے کہ میں فلاں کام سے فارغ ہو لوں گا تو سکھاؤنگا تو کافر ہو جاتا ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے میں نے طبقات ابن السبکی میں دیکھا ہے کہ ربیع بن سلیمان نے بیان کیا ہے میں شافعیؒ کے پاس گیا اور وہ بیمار تھے میں نے ان سے کہا کہ خدا آپ کے ضعف کو قوت دے وہ بولے اگر خدا میرے ضعف کو قوت دیگا تو وہ مجھے قتل ہی کر ڈالے گا یوں کہنا چاہیئے کہ خدا تمھاری قوت کو تقویت بخشے اور تمھارے ضعف کا زور گھٹا دے۔

تقویٰ کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اور بہر حال جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور اپنے نفس کو خواہش نفسانی سے باز رکھے تو بے شک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانا ہے اور حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے قوی ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور ملک خدا میں امن کے ساتھ چلتا ہے اور لقمان سے اُن کے بیٹے نے پوچھا کہ کونسی خصلت بہتر ہے انھوں نے کہا دینداری پھر پوچھا اگر دو ہوں انھوں نے کہا دینداری اور مال پھر پوچھا اگر تین ہوں انھوں نے کہا دینداری مال اور شرم پھر پوچھا اگر چار ہوں تو انھوں نے کہا خوش خلقی پھر پوچھا اگر پانچ ہوں تو انھوں نے کہا سخاوت پھر پوچھا اگر چھ ہوں انھوں نے کہا اے عزیز بیٹے اگر یہ پانچ خصلتیں مجتمع ہو جائیں تو وہ شخص متقی اور پاکیزہ خو ہے خدا کا دوست اور شیطان سے بیزار ہے **لطیفہ**: لقمانؒ دانشمند اور حکیم تھے اول حکمت یہ بیان کی کہ پائخانہ میں دیر تک بیٹھنا جگر میں فتور اور ناسور پیدا کرتا ہے اور باپ کا اپنی اولاد کو مارنا ایسا ہے جیسے کھیت کے لئے بارش اور آگے اس کا زیادہ

سلہ اے اللہ اپنی طرف سے میرا خاتمہ بخیر کر۔ ۱۲

بیان آتا ہے اور اُن کے بیٹے کا نام ثاران تھا اس کو نسفیؒ نے ذکر کیا ہے اور بیضاوی نے ثابان کہا ہے اور بعض نے انعم اور اشکر بیان کیا ہے بغوی نے صرف اخیر کے دو نام بیان کئے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بلا پر صبر اور عطا پر شکر کرے اور کوئی اس پر ظلم کرے تو معاف کرے اور اگر خود کچھ ظلم و زیادتی کرے تو معافی کا خواستگار ہو اس کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ایسے شخص کے لئے کیا ہے آپ نے فرمایا ان کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں سری سقطیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ سلامتی کی امید میں دنیا پر صابر رہو اور راہ خدا میں قتال کرنے پر ثابت قدم اور مستقیم رہو اور اپنے نفس لوامہ کی خواہش کو روکو اور جس شئے کا انجام ندامت ہو اس کے کرنے میں خدا کا خوف کرو شاید کل کے روز بساط کرامت پر تمہیں فلاح دستیاب ہو جائے اور میں نے تفسیر قشیری میں دیکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے نفوس سے صبر کرو اور دلوں کو تھامے رہو اور اپنے بھیدوں کی نگہداشت کرتے رہو۔

حکایت: ایک روز موسیٰؑ اپنی بکریاں چراتے ہوئے نکلے اور ایک ایسے میدان میں جا پہونچے جہاں بھیڑئیے بکثرت تھے اُن کو ماندگی نے ستایا اور اُن پر خواب کا غلبہ ہوا اُس وقت حیران تھے کہ اگر بکریوں کی نگہبانی میں مشغول ہوتے ہیں تو ماندگی اور نیند کا غلبہ بے بس کئے دیتا ہے اور اگر سوتے ہیں تو بھیڑئیے بکریوں کو تہ و بالا کر کے ہلاک کئے ڈالتے ہیں اسی خیال میں انھوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھی اَحَاطَ عِلْمُکَ وَنَفَذَتْ اِرَادَتُکَ وَسَبَقَ تَقْدِیْرُکَ[2]۔ اس کے بعد سر رکھ کر سو رہے جب بیدار ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بھیڑیا اپنے کندھے پر اُن کا عصا رکھے ہوئے بکریوں کی نگہبانی کر رہا ہے اس پر موسیٰؑ کو بڑا تعجب ہوا خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ تم میرے لئے ایسے ہو جاؤ جیسا کہ میں چاہتا ہوں تو میں تمھارے لئے ویسا ہی بن جاؤں گا جیسا کہ تم چاہتے ہو۔ **حکایت** میں نے اپنے والدؒ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ ایک بار کچھ لوگ کشتی پر سوار ہو کر بحری سفر کے لئے روانہ ہوئے اُن کو پانی کی سطح پر ایک شخص نظر پڑا اور وہ یہ کہتا تھا کہ میرے پاس ایک کلمہ ہے جس کو میں ہزار دینار کے عوض بیچتا ہوں اُن میں سے ایک شخص نے کہا اچھا لو یہ ہزار دینار ہیں اس پر وہ بولا کہ دریا میں پھینک دو چنانچہ اُس نے ہزار دینار پھینک دئیے اُس وقت اُس نے کہا اچھا پڑھو وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ[3] جب اُس نے پڑھا تو وہ بولا اسے خوب یاد کر لو اُس کا یاد کرنا تھا کہ دفعۃً جہاز ٹوٹ گیا اور وہ شخص جس نے آیت یاد کی تھی ایک تختہ پر رہ گیا اور وہ برابر اس آیت کی تلاوت کئے جاتا تھا اسی اثنا میں ایک موج نے اُسکو کسی جزیرہ میں جا پھینکا وہاں اُس کو ایک نہایت خوبصورت عورت ملی اُس سے اس کے حالات دریافت کئے تو اس نے بیان کیا کہ میں فلاں شہر

---

[1] اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور بچاتے رہو اور خدا سے ڈرو شاید تم فلاح پا جاؤ ۱۲ [2] آپ کا علم محیط ہے اور آپ کا ارادہ نافذ ہے اور آپ کی تقدیر سبقت لے جانے والی ہے ۱۲ [3] اور جو خدا سے ڈرے وہ اُس کے لئے نکاسی کی راہ نکالے گا اور اس کو روزی عنایت کرے گا جہاں سے اُس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

کی رہنے والی ہوں روزانہ اس سمندر سے ایک جن نکلتا ہے اور وہ مجھے پھسلایا کرتا ہے لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوتا ہے کہ میں اس سے بچ جاتی ہوں اس شخص نے کہا اچھا تو مجھے ایسی جگہ بتلا دے جہاں سے میں اسے دیکھ لوں اور وہ مجھے نہ دیکھ سکے اس نے ایسا ہی کیا جب وہ جن سمندر سے نکلا تو اس شخص نے یہ آیت پڑھنا شروع کی وہ آگ کی طرح شعلہ مار مار جل گیا اس کے بعد وہ عورت اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک غار پہ لے گئی جہاں بکثرت جواہرات اور موتی بھرے تھے پھر ادھر سے اتفاق سے ایک جہاز نکلا اس شخص نے اشارہ کر کے ان کو بلایا جہاز والوں نے ان دونوں کو جہاز پر بٹھا لیا اور خدا جانے کس قدر جواہرات موتی ہر شخص کے ہاتھ آئے ۔

حکایت :۔ کتاب الفرج بعد الشدۃ میں میں نے دیکھا ہے کہ ملک مصر میں ایک راہب کے مکاشفہ کی بڑی شہرت ہوئی ایک مسلمان عالم نے سوچا کہ اس کو قتل کر ڈالنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کو فتنہ میں ڈالدے چنانچہ وہ ایک زہر کا بجھا ہوا چھرا لے کر روانہ ہوا جب اس کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ راہب بولا کہ اے مسلمانوں کے عالم پھینکدے اور اندر آجا وہ چھرا پھینک کر اندر گیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے نور مکاشفہ کہاں سے ملا اس نے جواب دیا کہ نفس کی مخالفت کرنے سے پھر اس سے پوچھا کہ تجھے اسلام کی رغبت ہے اس نے کہا ہاں اَشْهَدُ[له] اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر اس سے پوچھا تجھے کس شئی نے اس پر آمادہ کیا وہ بولا میں نے اپنے نفس پر اسلام پیش کیا تو اس نے انکار کیا میں نے اس کی مخالفت کی ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کے لوگوں سے جو جہاد سے آئے تھے فرمایا تھا کہ تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آئے ہو کسی نے پوچھا جہاد اکبر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ نفس سے جہاد کرنا بعض علما نے بیان کیا ہے کہ صرف یحیٰی بن زکریا کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا (جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس سے پہلے اس نام کا کوئی بنایا ہی نہیں) کہ انھوں نے اپنے نفس کو مار کر اس کو زندگی بخشی تھی کہا کرتے ہیں کہ نفس کا مارنا ہی اس کی زندگی ہے چونکہ انھوں نے اپنے نفس کو شہوات سے روکا تھا اس لئے خدا نے ان کو حصور کا لقب عنایت کیا جس کے معنے ہیں باوجود قدرت کے عورتوں سے کنارہ کشی کرنے والا اور بعض نے کہا ہے کہ معاصی سے الگ رہنے والا پس ایسا شخص اس قابل ہے کہ جنت اور دوزخ کے مابین موت مینڈھے کی صورت پر ذبح کر ڈالے چنانچہ جب وہ ترک شہوات سے اپنے نفس کی زندگی کا باعث ہوئے تھے پس اس طرح دو جہان کے لوگوں کی حیات کا سبب ٹھیرے اور موت کو مینڈھے کی صورت پر لانے کی یہ وجہ ہے کہ عزرائیل آدم پر اسی صورت میں اترے تھے جیسا کہ ہم نے روحوں کی صلاحیت کے بیان میں ذکر کیا ہے ابن عیینہ نے کہا ہے کہ تین مواقع ایسے ہیں کہ جہاں انسان کو سب سے زیادہ وحشت ہوتی ہے پیدائش کے دن اور موت کے دن اور وہ دوبارہ زندہ ہونیکے دن چنانچہ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے یحیٰی کی نسبت فرمایا ہے کہ اس پر سلام ہے جسدن کہ وہ پیدا ہوا اور جسدن اس کی وفات ہوگی اور جسدن کہ وہ زندہ کر کے اٹھایا جائیگا **لطیفہ** :۔ میں نے عوارف المعارف میں دیکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا ایک عورت نے پھسلا کر اس کا جی لبھانا چاہا اس نے طہارت کے لئے پانی مانگا پھر محل کے اوپر چڑھ کر وہاں سے زمین

له میں شاہد ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں ۱۲

پر کو دیا خدا نے فرشتہ ہوا کو وحی سے حکم دیا کہ میرے بندے کو تھامنا چنانچہ ہوا نے اس کو زمین پر پہنچا دیا ابلیس سے کسی نے پوچھا کہ تو نے اس کو ترغیب کیوں نہ دی وہ بولا جو اپنی خواہش نفسانی کی مخالفت کرے اس پر میرا بس نہیں چلتا

حکایت: ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عورتوں کے مشابہ نہ تھی میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے وہ بولی حوروں میں سے میں نے اس سے کہا تو میرے ساتھ نکاح کرے وہ بولی اچھا میرے سردار کے پاس میرے لئے پیغام بھیجو اور میرا مہر ادا کر دو میں نے پوچھا تیرا مہر کیا ہے اس نے جواب دیا کہ شہوتوں سے اپنے جی کو روکنا میرا مہر ہے اس کو احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ مرعشیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میں جہاز پر سوار تھا اتفاق سے وہ تباہ ہو گیا میں صرف ایک عورت کے ساتھ تختہ پر رہ گیا عورت کو پیاس لگی اس نے حدا سے درخواست کی کہ مجھے پانی عنایت ہو دیکھتا کیا ہوں کہ ایک زنجیر میں ایک کوزہ پانی کا لٹک رہا ہے نظر جو اٹھائی تو مجھے ایک شخص ہوا پر معلق دکھائی دیا میں نے اس سے پوچھا کہ ہوا پر کیسے بیٹھنا میسر ہوا اس نے جواب دیا میں نے اس کے عشق میں اپنی خواہش کو چھوڑ دیا اس نے مجھے ہوا پر بٹھا دیا۔ شبلیؒ نے کہا ہے کہ جب مجھ سے درخت نے کہا کہ اے شبلی میری طرح بنجاؤ کہ لوگ مجھے پتھر مارتے ہیں اور میں اُن پر پھلوں کی بوچھار کرتا ہوں میں نے اس سے پوچھا کہ پھر تو دوزخ میں کیوں جائے گا اس نے زبان حال سے جواب دیا خواہش نفسانی مجھے جھونکے دیا کرتی ہے اور میں جھوا کرتا ہوں کسی شاعر نے اسی معنی میں کہا ہے۔ شعر

نون الهوان من الهوى مسروقة ؛ فإذا هويت فقد لقيت هوانا

یعنی لفظ ہوٰی (یعنی خواہش نفسانی) سے ہوان (یعنی ذلت) کا نون چرا لیا گیا ہے جب میں ہوٰی یعنی خواہش نفسانی میں مبتلا ہوتا ہوں تو مجھے ہوان اور ذلت سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ **حکایت**: ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک ضعیف راہب کو دیکھا اس سے پوچھا کہ کیا تو بیمار ہے اس نے کہا ہاں میں نے پوچھا کتنے عرصہ سے اس نے جواب دیا کہ جب سے میں نے اپنے نفس کو پہچانا میں نے کہا تو علاج کر اس نے کہا علاج کرتے کرتے تو میں عاجز آ گیا لیکن اب میں نے داغ لینے کا ارادہ کیا ہے میں نے پوچھا کہ داغ لینے سے تیری کیا مُراد ہے اس نے کہا کہ خواہش نفسانی کی مخالفت بعض مفسرین نے خدا تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ[۱] کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ یہاں بجائے اَنْفُسَهُمْ کے قُلُوْبَهُمْ کا لفظ نہیں کہا کیونکہ نفس میں عیب ہیں خدا نے اس کی خریداری اس لئے کی ہے تاکہ اس کی اصلاح کرے عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ شیطان زمین پر اُترا تھا تو خدا نے اس کے قدم کے نیچے کی مٹی سے نفس کو پیدا کیا اور دل کو اُن دونوں کے درمیان کی مٹی سے بنایا۔

فائدہ: وہب نے بیان کیا ہے کہ ایمان برہنہ ہے اور اس کا لباس تقوٰی ہے اور اس کی زینت حیا ہے اور اس کا راس المال عفت یعنی پارسائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ ہمیشہ وہ عافیت میں رہے اُسے چاہیئے کہ خدا سے ڈرتا رہے۔ سری سقطیؒ نے فرمایا ہے جو خدا کے لئے عبادت کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی قوت اور نشاط کو زیادہ کر دیتا ہے عمرو بن عطیہ چار لاکھ بار روزانہ خدا کی تسبیح کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ جانکنی کے وقت

---

[۱] بیشک خدا نے مسلمانوں کی جانوں کو خرید لیا ہے ۱۲

تین سو رکعتیں ادا کرتے تھے ۔ امام نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ اصحاب شافعیؒ میں سے محمد بنؒ جریر چالیس برس تک چالیس ورق روزانہ کے حساب سے لکھتے رہے اور تیس ہزار ورق کی قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھی اور اپنے اصحاب کو اس کے لکھنے کا حکم دیا وہ کہنے لگے اس کے تمام ہونے سے پہلے عمر ختم ہو جائے گی انھوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا لوگوں کی ہمتیں بالکل جاتی رہیں اس کے بعد تین ہزار ورق میں اس کو مختصر کر کے تحریر کیا پھر تین سو دس ۳۱۰ سنہ ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر ایک دوسرے کے اندر ستر مکان ہوں اور سب میں لوہے کے قفل پڑے ہوں اور کوئی بندہ ان سب میں سے اندر والے مکان میں خدا کے تقوے اور پرہیزگاری میں مشغول ہو تو بھی خدا اس کو اس کے عمل کی چادر پہنائیگا حتی کہ لوگوں میں اس کے چرچے ہونے لگیں گے ۔ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ شیر اسی کو کھاتا ہے جس سے کوئی فعل حرام سرزد ہوتا ہے ۔ ابن عباسؓ نے خدا تعالیٰ کے قول یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ[۱] کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس کی اتنی طاعت کرو جتنا کہ طاعت کرنے کا حق ہے اور مجاہد نے کہا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس کی ایسی اطاعت کی جائے کہ پھر نافرمانی نہ ہو اور ایسی یاد کیجائے کہ پھر اس کی یاد سے نسیان نہ ہو اس کا ایسا شکر کیا جائے کہ پھر اس کی ناشکری نہ ہو اور بعض نے کہا ہے کہ یہ آیت خدا تعالیٰ کے قول فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ[۲] سے منسوخ ہے لیکن جمہور کا اس امر میں خلاف ہے ۔ امام غزالیؒ نے منہاج العابدین میں بیان کیا ہے کہ قرآن شریف میں لفظ تقویٰ تین معنوں میں آتا ہے تقوے عن الشرک یعنے شرک سے پرہیز کرنا اور تقوی عن المعاصی یعنی گناہوں سے پرہیز رکھنا اور تقوے عن البدعۃ یعنے بدعت سے بچے رہنا چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قول میں اسی مضمون کا بیان ہے لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا[۳] امام رازیؒ نے بیان کیا ہے اکثروں کا قول ہے کہ اول تقوے برتنا ہے دوم تقوے پر دوام کرنا ہے سوم ظلم سے تقوے کرنا یعنے ظلم سے پرہیز کرتے رہنا اور اس کے ساتھ ہی بندگان خدا کے ساتھ احسان سے پیش آنا ہے اور یہ آیت شراب کی تحریم کے بارے میں نازل ہوئی ہے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کچھ لوگوں نے احد کے دن شراب پی لی تھی اور پھر وہ شہید ہو گئے اسکے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ان پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ حرام ہونے کے قبل شراب پی تھی طعام کا لفظ مشترک ہے اشیائے خوردنی اور نوشیدنی دونوں پر اس کا اطلاق آتا ہے ۔ **مسئلہ** :۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ کچھ نہ کھاؤں گا اور اس نے پانی یا اور کچھ پی لیا یہ کہا کہ کچھ نہ پیوں گا اور کھانا کھا لیا تو حانث نہ ہوگا یا کہا کہ انار یا انگور نہ کھاؤں گا اور پھر دونوں کا عرق پی لیا اور ان کو چوس کر اس کا ثفل پھینکدیا تو حانث نہ ہوگا اور ایسے ہی اگر قسم کھائی

---

[۱] اے ایمان والو خدا سے اتنا ڈرو جتنا ڈرنے کا حق ہے ۱۲ [۲] پس خدا سے ڈرو جہاں تک تمھاری استطاعت رہے [۳] ان پر جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کئے کوئی گناہ نہیں ہے اس میں جو کچھ انھوں نے کھایا جب انھوں نے تقوی برتا اور ایمان لائے اور نیک عمل کئے پھر تقوی برتا اور ایمان لائے پھر تقوی برتا اور احسان کیا ۱۲ ۔

کہ برف نہ کھاؤں گا اور برف کا پگھلا ہوا پانی پی لیا تو حانث نہ ہوگا اسی طرح اگر قسم کھائی کہ پانی نہ پیوں گا اور برف کھائی تب بھی حانث نہ ہوگا۔

حکایت سلمان فارسیؓ کے پاس ایک مہمان آیا تو میدان میں نکل گئے وہاں انھوں نے ہرن اور پرندے دیکھے ایک ہرن اور ایک پرند کی طرف اشارہ کیا وہ دونوں ان کے سامنے چلے آئے مہمان نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ خدا نے ہرنوں اور پرندوں کو آپ کا مسخر کر دیا۔ سلمان نے تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے جس نے خدا کی اطاعت کی ہو اور پھر بھی کوئی شئے اُس کی نافرمانی کرتی ہو۔ سلمانؓ فارسی دو سو پچاس برس تک زندہ رہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ساٹھ حدیثیں روایت کیں پھر ۳۶ھ میں انتقال کیا لیکن سلمان بن عامر صحابی کی صرف ایک حدیث بخاری میں ہے۔ **حکایت** ۔ بنی اسرائیل میں ایک نیک بخت آدمی تھا اور اُس کی بی بی بھی نیک تھی خدا نے ان کے زمانے کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ عابد سے کہدو کہ میں نے تیری تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ آدھی عمر تیری تونگری میں گذرے اور آدھی محتاجی میں اگر وہ جوانی میں تونگری چاہتا ہو تو ہم اُسے تونگر کر دیں اگر بڑھاپے میں چاہے تو ویسا کریں اُس نے بڑھاپے میں تونگری کو پسند کیا تاکہ آخر عمر میں کمانے میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل نہ رہے اور اُس کی بی بی نے اپنی کم سنی کی حالت میں تونگری کو پسند کیا کیونکہ اُس سے اُس کو عبادت کی خوب قوت ہوگی اور بڈھے کے لئے تو سوائے اس کے کچھ مناسب نہیں کہ وہ زاہد بن جائے اور اپنے خدا ہی کا ہو رہے بس خدا نے ان کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ ان دونوں سے کہدو چونکہ تمنے ہماری طاعت اختیار کی ہے اور ہماری عبادت کی کوشش میں لگے رہے ہو ہم نے تمھارے مقدر میں کر دیا کہ تمھاری تمام عمر تونگری میں بسر ہوگی تاکہ دنیا اور آخرت دونوں تمھارے ہاتھ لگیں۔ **حکایت** ۔ ایک نیک بخت عورت تھی اور اس کا خاوند سُناری کا پیشہ کیا کرتا تھا اُس عورت کے یہاں تیس برس سے ایک بہشتی آیا جایا کرتا تھا لیکن کبھی اُس نے اُسے نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا ایک روز جو وہ آیا تو اُس نے بڑے زور سے اُس عورت کا ہاتھ پکڑ لیا جب اُس کا خاوند آیا تو اُس عورت نے پوچھا کیا آج تم سے کوئی گناہ صادر ہوا ہے اُس نے جواب دیا اور تو کچھ نہیں اتنا ضرور ہوا کہ ایک عورت نے مجھ سے کنگن خریدے تھے اس کے ہاتھ جو میں نے دیکھے تھے تو مجھے بڑے پسند آئے میں نے زور سے اُس کی کلائی پکڑ لی تھی وہ عورت بولی جیسا تمنے اپنے مسلمان بھائی کی بی بی کے ساتھ کیا تھا خدا نے اُس کا بدلہ تمھیں دیا کہ تمھاری بی بی کو بھی وہی پیش آیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ بہشتی آ کر معذرت کرنے لگا اُس عورت نے کہا تمھاری کوئی خطا وقصور نہیں یہ ساری خرابی میرے خاوند کی جانب سے ہے۔
چنانچہ اس مضمون کی تائید حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ لوگوں کی عورتوں کے ساتھ پارسائی برتو تو لوگ بھی تمھاری عورتوں کے ساتھ پارسائی کا برتاؤ کریں گے۔

مواعظ ۔ **پہلی موعظت** ۔ مکحول نے کہا ہے کہ دوزخیوں کے اوپر ایک نہایت بدبودار ہوا چلے گی وہ کہیں گے اے ہمارے رب اس سے زیادہ بدبودار ہوا تو ہم نے کبھی دیکھی نہیں اُن سے کہا جائیگا کہ یہ زناکاروں کی بدبودار ہوا ہے۔
حدیث میں ہے کہ جو کوئی زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو خدا اُس سے ایمان کو ایسے کھینچ لیتا ہے جیسے انسان اپنے سر

سے کرتا کھینچ پھینکتا ہے **دوسری موعظت** ؛ ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسلمان عورت سے (حرہ ہو یا لونڈی) زنا کرے گا خدا اُس کے اُوپر قبر میں تین لاکھ دروازے دوزخ کے کھول دیگا جن میں سے سانپ بچھو اور آگ کے شعلے نکل نکل کر اُس پر آئیں گے اور قیامت تک یونہیں اُس پر عذاب ہوتا رہے گا۔ یہ تحفۃ الحبیب میں مذکور ہے۔ **لطیفہ** ؛ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زنا کی اجازت دیجئے لوگوں نے یہ سُن کر اُس کو ڈانٹ بتلائی حضرت نے اُس سے کہا بیٹھ وہ بیٹھ گیا آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کیا تو اپنی ماں کی نسبت زنا کو پسند کرتا ہے اُس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اپنی بہن کی نسبت پسند کرتا ہے اُس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اپنی پھوپھی کی نسبت پسند کرتا ہے اس نے کہا ہرگز نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا اپنی خالہ کی نسبت پسند کرتا ہے اُس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں اس کے بعد آپ نے اُس کے اُوپر اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ وَ طَھِّرْ قَلْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ۔ یعنی اے اللہ اس کے گناہ بخشدے اور اُس کے دل کو پاک کر دے اور اُس کی شرمگاہ کو محفوظ رکھ پھر اس کے بعد اُس شخص کو کسی شئے کی طرف مطلق التفات باقی نہ رہا **تیسری موعظت**۔ جب موسیٰؑ نے بڑے جباروں سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو بلعام بن باعورا کی قوم نے اس سے کہا کہ موسیٰؑ کے پاس تو بہت کچھ لشکر ہے اُس نے جواب دیا کہ کچھ عورتوں کو بہت بناؤ سنگار کر کے اسباب دیکر اُن کے لشکر میں بیچنے کے لئے بھیج دو اور کہدو کہ کوئی عورت اُن لوگوں سے کسی بات میں روک ٹوک نہ کرے اگر اُن میں سے ایک بھی زنا کرے گا تو تمھیں کافی ہے چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور پھر خدا نے موسیٰؑ کی قوم پر طاعون کو بھیجا جس کی وجہ سے ایک روز میں ستر ہزار مر گئے جب کسی قوم میں بے حیائی پھیلتی ہے تو اُس میں طاعون پھیل جاتا ہے اور جب وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو اُن پر قحط آتا ہے اور بادشاہ کا ظلم اٹھانا پڑتا ہے اور جب زکوٰۃ نہیں دیتے تو بارش بند ہو جاتی ہے ابو ہریرہ رض نے کہا ہے زانی کو چھ قسم کے عذاب ہوتے ہیں اُن میں سے تین دنیا میں ہوتے ہیں یعنی عمر کم ہوتی ہے محتاجی زیادہ ہوتی ہے اور چہرہ کا نور اُڑ جاتا ہے اور تین آخرت میں ہوتے ہیں خدا کی ناراضی حساب کی سختی اور مدتوں دوزخ میں پڑے رہنا۔

میں نے صحیح بخاری میں عمرو بن میمون کی روایت دیکھی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار ایک بندر کو بندریا سے زنا کرتے دیکھا تھا اُس کے بعد اور بندروں نے ملکر اسے رجم کر ڈالا چنانچہ میں نے بھی اُن کے ساتھ اُسے رجم کیا تھا امام نووی نے کہا ہے کہ عمرو بن میمون نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو پایا اور سو حج کئے ہیں ۵ھ چہتر ہجری میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ بخاری کی شرح برماوی میں ہے میں نے دیکھا کہ ایک بندر اپنی بندریا کے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر سو رہا دوسرا بندر آیا اور اُس نے بندریا کو اشارہ کیا وہ چپکے سے سٹک کر اس کے پاس آئی اُس نے اس کے ساتھ زنا کیا پھر جو وہ سونے کے ارادے سے اپنے بندر کے پاس لوٹ کر آئی تو وہ جاگ اُٹھا اور سونگھ کر پہچان گیا کہ زنا کرا آئی ہے اس کے بعد وہ چلانے لگا یہاں تک کہ تمام بندر جمع ہو گئے اور اُس بندریا کو سب نے رجم کر ڈالا۔ **دو مسئلے۔ پہلا مسئلہ** اگر کوئی عورت کسی بندر کو اپنے آپ پر قادر کرے تو اس پر تعزیر واجب ہے جیسے کہ کوئی مرد کسی چوپائے سے صحبت

کرے تو تعزیر کیا جائیگا بشرطیکہ چار آدمی شہادت دیں یا خود خود اقرار کرے پھر اگر وہ جانور ماکول ہو تو اُس کا ذبح کر ڈالنا ضروری ہے اور سلیم اور ذبح کئے ہوئے جانور کی قیمت میں جو فرق ہوگا وہ اس شخص کو دینا پڑے گا ایسے ہی زندہ جانور کے ذبح کرنے سے جتنی قیمت کم ہوجائے گی اور نقصان آئیگا وہ نقصان اُسے دینا پڑے گا مثلاً کوئی جانور سو روپیہ کا تھا اور ذبح کرنے سے پچاس روپیہ کا رہ گیا تو پچاس روپیہ دینا پڑیں گے **دوسرا مسئلہ** بندر کی خرید و فروخت درست ہے اور سورۂ انعام میں قرطبی نے نقل کیا ہے کہ شافعیؒ کے ایک قول کے موافق اُس کا کھانا بھی حلال ہے لیکن میری نظر سے نہیں گذرا کہ کسی اور نے بھی یہ بیان کیا ہو پس یہ قول غریب اور منکر ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے کہ علماء اسلام کے مابین میرے علم میں اس کی حرمت میں اختلاف نہیں ہے بلکہ بالاتفاق اُس کا کھانا حرام ہے۔

حکایت: ایک نیک بخت آدمی خوانچہ لگایا کرتا تھا ایک روز بیچنے نکلا ایک عورت نے اُس کو دیکھ کر اپنے پاس بلا لیا اور دروازہ بند کر کے اُس سے بے حیائی کے کام کی خواہش کی اُس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ پانی سے ذرا دھولوں اُس نے اُسے پانی دیا وہ پانی لے کر کوٹھے پر چڑھ گیا اور اوپر سے کود پڑا خدا نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ اپنے بازو پر اُٹھا کر اُسے زمین پر صحیح و سالم پہنچا دے۔ پھر اپنی بی بی کے پاس واپس آکر اسے یہ ماجرا کہہ سنایا وہ دونوں اس روز روزہ سے تھے عورت بولی کہ آج کی رات سارے کام تہ کر رکھیں اور نماز پڑھ پڑھ کر شب بیداری میں رات گذار دیں اور اس کا شکر کریں کہ خدا نے گناہ سے بچا لیا لیکن پڑوسیوں کو اُن کے تنور سے آگ لینے کی عادت پڑی ہوئی تھی لہذا اس خیال سے کہ اگر آگ نہ جلائیں گے تو لوگ سمجھیں گے کہ شاید اُن پر مصیبت آپڑی ہے اُنھوں نے آگ سلگا دی اور ایک بڑھیا جب آگ لینے آئی تو کہنے لگی اے فلانے ذرا دیکھنا تنور میں کہیں روٹی جل نہ جائے اُس نے جو آن کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تنور بکثرت روٹیوں سے بھرا ہوا ہے الحاصل ان دونوں میاں بی بی نے خوب روٹیاں کھائیں اور پھر عبادت کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا سے دعا مانگنے لگے کہ بغیر کام کرنے کے ہمیں روزی ملا کرے اس کے بعد دیکھتے کیا ہیں کہ ایک قیمتی جوہر چھت سے گر پڑا وہ دونوں دیکھ کر بڑے خوش ہوئے جب وہ سوئے تو عورت کو خواب میں جنت اور نہایت عمدہ عمدہ جنتیوں کے منبر نظر پڑے اور اُس نے اپنے خاوند کے منبر کو جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس کا ایک جوہر گر پڑا ہے جب وہ بیدار ہوئی تو اس نے خاوند سے یہ ماجرا بیان کیا اور کہنے لگی خدا سے دعا کرو کہ یہ جوہر اپنی جگہ لوٹ جائے چنانچہ اُسی دم وہ اُڑ گیا۔ **حکایت**: ابو زرعہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار راستہ میں مجھے ایک عورت نظر پڑی اور کہنے لگی کیا تمھیں اجر اور ثواب حاصل کرنے کی رغبت ہے کہ ایک بیمار کی عیادت کرتے جاؤ میں نے کہا ہاں اُس نے کہا اچھا تو میرے گھر کے اندر چلو میں اندر گیا اُس نے بند کر لئے تب میں اُس کا مطلب سمجھ گیا اور میں نے کہا خدا اس کا مُنھ کالا کرے چنانچہ فوراً اُس کا مُنہ کالا ہوگیا وہ متحیر رہ گئی اور ڈر کر اُس نے کواڑ کھول دیے جب میں اس کے پاس سے نکل آیا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اُس کا جیسا منہ تھا ویسا ہی پھر کر دے وہ اُسی دم حکم خدا سے جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی۔ **حکایت**: مؤلفؒ کا بیان ہے کہ

مجھ سے بعض حنفی علماء نے بیان کیا ہے کہ ایکبار ابو حنیفہؒ کے حسادنے چاہا کہ اُن کی بات کو بٹہ اور شہرت کو دھبہ لگائیں اس ارادہ سے ایک عورت کو کچھ دے دلا کر اس امر پر آمادہ کیا کہ ابو حنیفہ رح کو رات کے وقت اپنے گھر بلالے جائے اور لوگوں پر ظاہر کرے کہ انھوں نے میری آبرو ریزی کا ارادہ کیا تھا چنانچہ پچھلی رات کو جب وہ نماز صبح کے ارادہ سے جامع مسجد میں جا رہے تھے اُن کے سامنے آکھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ میرا خاوند بیمار پڑا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کچھ وصیت کرے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وصیت کے پہلے اس کا انتقال نہ ہوجائے ذرا آپ میرے ساتھ چلے چلیئے چنانچہ وہ اس کے ہمراہ اس کے گھر میں داخل ہوئے اُس نے کواڑ بند کر لئے اور چلانے لگی حساد جو تاک میں تھے آپہنچے اور امام صاحبؒ کو اور اُس عورت کو گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس لے گئے خلیفہ نے حکم دیا کہ طلوع آفتاب تک اُن دونوں کو قید خانے میں رکھو امام صاحب قید خانہ میں نماز پڑھنے لگے وہ عورت نادم ہوئی اور لوگوں نے جو کچھ اُسے سکھایا پڑھایا تھا اُن سے بیان کر دیا امام صاحبؒ نے اُس سے کہا کہ داروغہ جیل سے تو کہہ کہ مجھے ایک ضرورت در پیش ہے میں جاتی ہوں اور ابھی لوٹ آؤں گی یہ کہہ کر ام حماد یعنی میری بی بی کے پاس جا اور سارا ماجرا بیان کر کے کہدے وہ میرے پاس اس وقت چلی آئیں اور تو اپنا راستہ لے اس عورت نے ایسا ہی کیا اور امام صاحبؒ کی بی بی آگئیں جب آفتاب نکلا تو خلیفہ نے امام صاحبؒ اور عورتوں کو طلب کیا اور امام صاحبؒ سے کہا کیا تمھیں اجنبیہ کے ساتھ خلوت میں رہنا جائز تھا ابو حنیفہؒ نے جواب دیا فلاں شخص کو میرے پاس بلا دیجئے یعنی اپنے خسر کو بلوا بھیجا جب وہ آئے تو آپ نے اپنی بی بی کا منہ کھول کر اُنھیں دکھلا دیا اور پوچھا کہ یہ کون ہے انھوں نے اپنی بیٹی کو دیکھ کر پہچان لیا اور کہنے لگے یہ میری بیٹی ہے میں نے امام صاحب کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا ہے پس اس طرح خدا نے اُن کی بات کو اونچا کیا اور اُن کی آبرو رکھ لی۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو حنیفہؒ کو کبھی کسی دشمن کی بُرائی کرتے نہیں سُنا۔ علی ابن ابی عاصم کہتے ہیں کہ اگر امام ابو حنیفہ رح کی عقل کا آدھی روئے زمین کے لوگوں کی عقل سے موازنہ کیا جائے تو امام ابو حنیفہؒ ہی کی عقل غالب رہے گی۔ ابو حنیفہؒ کے اشعار میں سے یہ شعر ہیں۔ **اشعار** ۔

اِنْ یَّحْسُدُوْنِیْ فَاِنِّیْ غَیْرَ لَائِمُهُمْ ❊ غَیْرِیْ مِنَ النَّاسِ اَهْلَ الْفَضْلِ قَدْ حَسَدُوْا

فَدَامَ لِیْ وَلَهُمْ مَا لِیْ وَمَا بِهِمْ ❊ وَمَاتَ اَکْثَرُنَا غَیْظًا بِمَا یَجِدُ

یعنے اگر لوگ مجھ پر حسد کریں تو میں اُن کو کبھی بُرا بھلا نہ کہوں گا۔ میرے سوا اور اہل فضل پر بھی (لوگوں کو) حسد ہوتا رہا ہے لیکن جو کچھ مجھ میں اور اُن میں (فضل و کمال) ہے (وہ ویسا ہی رہا) اور ہمارے بہتیرے (حاسد) حسد کے مارے مر کھپ گئے۔ جعفر بن ربیع کہتے ہیں میں پانچ برس تک ابو حنیفہ رح کے پاس رہا اُن سے زیادہ دیر تک خاموش رہنے والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا لیکن جب کبھی کوئی فقہ کی بات اُن سے پوچھی گئی تو اس وقت تو کھل کر وادی کی طرح بہ نکلے۔ شافعیؒ کا مقولہ ہے کہ لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کے سامنے عیال ہیں انشاء اللہ آخر کتاب میں اس کا زیادہ بیان آتا ہے۔ **حکایت** ❊ کسی زاہد نے ابلیس کو ایک آدمی کی شکل میں دیکھا اور دیکھا کہ اُس

کی کمر میں بہت سے پھندے لٹک رہے ہیں اُس سے دریافت کیا تو کہنے لگا کہ میں زاہد آدمی ہوں میری اور کوئی غذا نہیں انھیں پھندوں سے جو کچھ شکار کر لیتا ہوں اسی پر میری بسر ہے اُس زاہد نے کہا تو میرے لئے بھی ایک پھندا بنا دے چنانچہ جب دوسرا دن ہوا تو اس زاہد کا ایک عورت پر گذر ہوا وہ کہنے لگی کہ اے بندۂ خدا معلوم ہوتا ہے کہ تم تو اچھی طرح پڑھ سکتے ہو میرے پاس میرے خاوند کا خط آیا ہے ذرا پڑھ دو اُس نے جواب دیا کہ اچھا میں پڑھ دوں گا اُس کے بعد اس کے ساتھ وہ ڈیوڑھی کے اندر گیا وہاں اُس عورت نے اُس سے بدکاری چاہی زاہد اُس کے سامنے مجنون بن گیا عورت نے جب اُسے مجنون دیکھا تو کواڑے کھول دیئے وہ باہر آیا تو وہاں ابلیس کو موجود پایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تو ہی نے جال بنایا تھا اُس نے کہا ہاں بنایا تو تھا تمھارے جنون نے اُس میں پھنسنے سے تمھیں بچا لیا **فائدہ** اگر کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے جو زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارنے کا حکم ہے (غیر محصن اس عاقل بالغ آزاد شخص کو کہتے ہیں جس نے نکاح صحیح سے صحبت نہ کی ہو یعنی منکوحہ کی شرمگاہ کے اندر حشفہ تک بھی کبھی داخل نہ کیا ہو) اس کا جواب یہ ہے کہ سال میں چار فصلیں ہیں اور بارہ مہینے اور ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن کے ساتھ رات بھی ہے اس طرح چار و بارہ و تیس دن اور تیس رات مل کر چہتّر کی گنتی پوری ہو گئی اب چونکہ رات و دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اس کو ملا لو تو پورے سو ہو گئے تو ہر ہر کے مقابلہ میں ایک ایک کوڑا لگایا گیا تاکہ اُس کا کفارہ ہو جائے اور میں نے ابن عماد کی کشف الاسرار میں دیکھا ہے کہ زنا کی شہادت میں چار شخصوں کی اس لئے شرط ہے کہ زنا دو سے ہوتا ہے تو ہر ہر شخص کیلئے دو دو گواہ کی ضرورت ہوئی۔

حکایت بنی اسرائیل میں سے کسی قاضی نے حج کے لئے سفر کیا اور اپنے بھائی کو اپنا جانشین بنا دیا ایک روز وہ بھائی اپنی بھاوج کے پاس گیا اور اس کو پھسلانے لگا وہ بولی خدا سے ڈر اور اپنے بھائی کے ساتھ خیانت نہ کر اسی دم ابلیس ایک آدمی کی صورت میں اُس کے پاس آ پہونچا اور کہنے لگا اگر یہ تیرا کہنا نہ مانے تو تو اس پر حد زنا قائم کر دے اور اسے رجم کر ڈال چنانچہ اُس نے عورت سے کہا کہ میں تجھے رجم کر دوں گا وہ کہنے لگی جو چاہے سو کر میں ہرگز نہ مانوں گی پس اُس نے اُس پر حد جاری کی اور اسے رجم کر ڈالا۔ اتفاق سے رات کو ادھر سے ایک ساربان کا گذر ہوا اُس نے اس عورت کی آہ و زاری کی آواز سُنی اور اُسے اپنے گھر لے گیا ساربان کے گھر والوں میں سے ایک شخص اُس کے پاس آیا اور خوبصورت پاکر اس کو پھسلانے لگا لیکن اُس نے اپنے آپ کو بچا رکھا اس پر رات کو اُس عورت کے ذبح کرنے کے ارادے سے گھسا اور بجائے اس کے ساربان کے لڑکے کو ذبح کر ڈالا وہ بھی اُس سے الفت رکھتا تھا ساربان کی عورت نے کہا میرے خیال میں ذبح کر ڈالا وہ بھی اس سے الفت رکھتا تھا ساربان کی عورت نے کہا میرے خیال میں ذبح تو اسی عورت نے کیا ہے لیکن چونکہ تو نے اسے خراب کر ڈالا ہے اس لئے اس کا بچاؤ کرتا ہے آخر اُس شخص نے اُس عورت کو کچھ درہم دیکر کہا کہ میرے گھر سے چلی جا وہ اپنا منہ اٹھا کر چلدی دیکھتی کیا ہے کہ دین کی وجہ سے ایک شخص سولی پر چڑھایا جاتا ہے اُس نے وہ سارے درہم دے کر اسے رہا کرایا اس پر وہ کہنے لگا میں تیرا غلام بنا رہوں گا چنانچہ کنارۂ دریا کی طرف اُس کے ساتھ روانہ ہوا لیکن اتفاقی بات اُس نے بھی اُسے پھسلانا چاہا وہ بولی تیری طرف سے مجھے یہی بدلہ ملتا ہے آخر جب وہ مایوس

ہوگیا تو ایک تاجر سے جو جہاز پر تھا کہنے لگا کہ میرے پاس ایک خوبصورت لونڈی ہے میں اُسے بیچنا چاہتا ہوں چنانچہ جب تاجر نے اُسے دیکھا تو تین سو اشرفیاں اُس کے حوالہ کیں وہ عورت ہزار کہا کی کہ میں حرہ ہوں لیکن وہ اُسے زبردستی لے ہی گیا جب رات ہوئی تو اُس نے دست درازی شروع کی وہ بولی خدا سے ڈر اس پر اُس نے اُس کے مُنہ پر مارا مارنا تھا کہ جہاز کو ہوائے تند نے آلیا اور جہاز غرق ہوگیا اور خدا نے اُس عورت کو بچا لیا یہاں تک کہ ایک بادشاہ عادل کے پاس پہونچی اور اس سے اُس نے اپنا ماجرا بیان کیا اُس بادشاہ نے اُس کے لئے ایک عبادت خانہ بنوا دیا جس میں وہ عبادت کرنے لگی اور اس کی صلاح و تقوے کی خبر پھیلی اور مصیبت زدہ لوگ اُس سے دُعا کرانے کے لئے اُس کے پاس آنے لگے خدا تعالیٰ اس کی دعا کی برکت سے لوگوں کو عافیت عنایت فرماتا تھا جب اُس کا خاوند حج سے لوٹا اور اُس نے اُس کا حال دریافت کیا تو لوگوں نے کہا کہ اُس نے زنا کیا تھا اور رجم کی گئی اس کے بعد وہ اپنے بھائی کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ اندھا ہوگیا ہے اور گواہوں کے منہ میں یا دخورہ کا مرض ہو رہا ہے لوگوں نے اس سے کہا کہ فلاں مقام پر ایک صالحہ عورت رہتی ہے اپنے بھائی کو اُس کے پاس لیجا کر دعا کرا وہ اُسے لیکر چلا گواہ بھی ساتھ ہو لئے راستہ میں انھوں نے اس ساربان کو دیکھا اور اُس کے ساتھ وہ شخص تھا جس کو اُس عورت نے سولی سے چھڑایا تھا اس کے بعد وہ تاجر ملا جس کو موج نے کنارہ پر پھینکدیا تھا وہ بھی بڑی مصیبت میں پھنسا ہوا تھا قصہ کوتاہ یہ سب کے سب اُس عورت کے پاس پہنچے اور اُس سے دُعا کی درخواست کی اُس عورت نے کہا جو کوئی اپنے اپنے گناہ کا اقرار کرے گا میں اُس کے لئے دُعا کروں گی اُس عورت کے خاوند کا جو بھائی تھا کہنے لگا مجھے اپنے گناہ سے شرم آتی ہے بھائی نے کہا کوئی مضائقہ نہیں کہو اس نے کہا میں نے تیری بی بی کو بہلانا چاہا تھا لیکن وہ نہ مانی تب میں نے اُس پر زنا کے جھوٹے گواہ قائم کئے اور شتربان کے ساتھی نے کہا کہ اس شخص کے پاس ایک عورت تھی میں نے اس کو پھسلانا چاہا تھا وہ نہ مانی تو میں نے اُسے ذبح کرنا چاہا اتفاق سے چھری اُس کے لڑکے کے لگ گئی وہ جوان جسے اس نے سولی سے چھڑایا تھا کہنے لگا مجھے ایک عورت نے سولی سے چھڑایا تھا پھر میں نے اس کو پھسلانا چاہا وہ نہ مانی تو میں نے اُس کے چہرہ پر مارا تھا اس کے بعد ہوائے تند نے ہم سب کو آلیا اُس وقت اُس عورت نے اپنے خاوند سے کہا میرے پاس آؤ اور بلا کر اپنا چہرہ کھول کر دکھلا دیا جب اس نے اسے دیکھا تو بول اٹھا خدا خوب جانتا ہے کہ تو پارسا ہے اس کے بعد عورت نے کہا تو نے اپنے بھائی کی اور گواہوں کی باتیں سُن لیں اور شتربان سے کہا تیرے لڑکے کا قاتل یہی ہے اور تاجر سے کہا اسی شخص نے مجھے تیرے ہاتھ بیچا تھا اور تیرا مال لے لیا تھا اب تم لوگ چاہو تو قصاص لو چاہے معاف کردو لیکن میں نے تو خدا کے واسطے سب کو معاف کر دیا اور یہ کہہ کر دعا کرنے لگی کہ اے اللہ ان سب کی مصیبتوں کو دور کیجئے خدا نے اُن سب کو عافیت عطا کی اور خوشی خوشی اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئی۔

فائدہ:- میں نے خدا تعالیٰ کے قول لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۔ (یعنی اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھتا) کی تفسیر کے ذیل میں دیکھا ہے کہ بعض کا بیان ہے کہ انھوں (یوسف ؑ) نے دیکھا تھا کہ ایک شخص دیوار سے نکلا اور اس نے لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا تَقْرَبُوا[1] الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً الآیۃ پھر وہ

[1] زنا کے پاس نہ پھٹکو وہ تو (نری) بیحیائی ہے ۱۲)

دوسری دیوار کی طرف پھرے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک قلم نے یہ لکھا وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ[1] پھر اور دیوار کی طرف پھرے تو لکھا ہوا دیکھا یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ[2] پھر اور دیوار کی طرف پھرے تو لکھا دیکھا کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ[3] پھر زمین کی طرف نظر ڈالی تو لکھا دیکھا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی[4] پھر مکان کی چھت کی طرف نظر کی تو جبرئیلؑ کو یعقوبؑ کی صورت پر دیکھا کہ اپنی انگلیاں کاٹ رہے ہیں پس مارے شرم کے یوسفؑ کو غش آگیا اور بعض نے کہا ہے وہ کنواں نظر آیا تھا جس میں وہ ڈالے گئے تھے اُس وقت ان سے کہا گیا کہ اے یوسفؑ کیا اسے بھول گئے اور بعض نے کہا ہے کہ جنت کی ایک حور العین نظر پڑی تھی جس کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیرت میں رہ گئے اور اُس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے اُس نے جواب دیا میں اُس کے لئے ہوں جو زنا نہ کرے

امام رازیؒ نے کہا ہے کہ یہ آیت وَلَقَدْ ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰی بُرْھَانَ رَبِّہٖ[5] مہمات میں کی تحقیق اور اس سے بحث کرنا چاہئے پس مطلب یہ ہے کہ یوسفؑ کے مناسب جو تھا انھوں نے اس کا ارادہ کیا تھا یعنے اس کو ہٹانا اور باز رکھنا چاہا تھا اور زلیخا کے مناسب جو تھا اُس نے اس کا ارادہ کیا تھا یعنی وصال سے اپنا مقصد حاصل کرنا اور بعض نے کہا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اُس (زلیخا) نے حرام کے ذریعہ سے اُن کے ساتھ وصال چاہا تھا اور انھوں نے حلال طور پر وصال چاہا تھا اور برہان سے مراد اس سے بھاگ جانا ہے اور بھاگنے میں دو فائدے تھے پہلا فائدہ قمیص کا پیچھے کی جانب سے پھٹنا دوسرا یہ کہ ہٹاتے رہتے تو وہ چمٹ جاتی اور سامنے سے قمیص پھٹتی اور شاید قتل ہی کر ڈالتی پھر کہا ہے سب سے اچھی تاویل یہ ہے کہ ھَمَّتْ بِہٖ وَ ھَمَّ بِھَا سے مراد یہ ہو کہ اُسے اُن کی طرف رغبت ہوئی اور انھیں اس کی طرف کیونکہ جب حسن و جمال والی عورت بناؤ سنگار کر کے کسی جوان آدمی کے سامنے آتی ہے تو خواہ مخواہ اُس کا جی اُس پر مائل ہو جاتا ہے پھر کبھی طبعی اور نفسانی خواہش قوی رہتی ہے اور کبھی عقل اور حکمت کا اقتضا غالب رہتا ہے اور سوء اور فحشاء میں فرق یہ ہے کہ سوء مثل مساس اور بوسہ وغیرہ کے مقدمات زنا میں سے ہے اور فحشاء خود زنا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ سوء بچپن اور نادانی کی حالت میں اس فعل کے کرنے کو کہتے ہیں اور فحشاء بڑے ہونے کی حالت میں۔ پس یوسفؑ اپنے بچپن میں بھی اور بڑے ہونے کی حالت میں بھی باعصمت رہے حتیٰ کہ خدا اس امر کا شاہد ہے چنانچہ فرمایا ہے بیشک خدا گواہ ہے کہ وہ (یوسفؑ) اُس کے مخلص بندوں میں سے ہے جن کو کہ شیطان نے بھی مستثنیٰ کر کے کہا ہے۔ سوائے مخلص بندوں کے سب کو بہکاؤں گا پس جوانِ کریم ابن کریم کے شان میں ایسی بات کا گمان کرے جو منصب نبوت کے شایان نہیں وہ خدا اور رسول کا مخالف ہے۔

---

[1] اور بے شک تم پر بزرگ لکھنے والے نگہبان ہیں۔ ۱۲

[2] وہ خدا نگاہوں کی خیانت کو جانتا ہے ۱۲ [3] ہر نفس اپنے کئے میں گرفتار ہے ۱۲ [4] بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں اور دیکھ رہا ہوں ۱۲ [5] بیشک اُس نے اُن کے ساتھ ارادہ کیا ہی تھا اور انھوں نے بھی اُس کے ساتھ ارادہ کیا ہی تھا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے۔

حکایت : کسی مرد صالح نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک لوہار کو دیکھا کہ لوہے کو آگ کے اندر سے اپنے ہاتھ سے نکال لیتا ہے اور اسے کچھ ضرر نہیں پہونچتا میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میرے پڑوس میں ایک خوبصورت عورت رہتی تھی میرے قلب کو اس سے تعلق ہو گیا لیکن اس کی پارسائی کے باعث سے میرا اس پر قابو نہ چلا اس کے بعد قحط پڑا اور وہ مجھ سے کہنے لگی کہ خدا کے واسطے مجھے کچھ کھلا دے میں نے کہا ہاں مگر اپنے اوپر مجھے قابو دے وہ بولی میں گناہ تو نہیں کر سکتی جب دوسرا دن ہوا تو پھر اس نے کہا خدا کے واسطے مجھے کچھ کھلا دے میں نے اس کو پھر پہلے ہی دن کی طرح جواب دیا وہ نہ مانی پھر تیسرے دن اس نے کہا خدا کے واسطے مجھے کچھ کھلا دے بھوک نے مجھے ستایا ہے میں نے پھر ویسا ہی جواب دیا اس پر میرے گھر میں آئی میں نے اس کے سامنے کھانا رکھدیا وہ رونے لگی اور کہنے لگی کیا خدا کے لئے کھلاتے ہو میں نے جواب دیا نہیں تب وہ نکل کر چلی گئی جب چوتھا دن ہوا تو مجھ سے کہنے لگی خدا کے واسطے مجھے کچھ کھلا دو میں نے کہا نہیں اس کے بعد میرے گھر میں آئی میں نے اس کے سامنے کھانا رکھدیا خدا نے اپنے لطف وکرم سے میری خبر گیری کی اور میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ عورت ہو کر تو گناہ سے بچتی ہے اور میں باز نہیں آتا اے اللہ میں آپ سے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد میں نے اس سے کہا اچھا کھا اور کچھ خوف نہ کر یہ خدائے تعالیٰ ہی کے لئے ہے تب اس نے کہا اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو دنیا اور آخرت میں اس پر آگ کو حرام کردے پس خدا نے اس کی دعا قبول کرلی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کسی عورت یا لڑکی پر حرام کی قدرت پائے اور خدا کا خوف کھا کے اسے چھوڑ دے تو خدا اسے فزع اکبر سے نجات دے گا اور دوزخ کو اس پر حرام کردے گا اور اسے جنت میں داخل کریگا۔

فائدہ : میں نے زاد المسافر میں جو طب کی ایک نافع کتاب ہے دیکھا ہے کہ اگر کوئی آگ سے جل گیا ہو تو اس پر ببول کا گوند انڈے کی سفیدی میں ملا کر لگا دینا صحت بخش ہے اسی طرح کوئلہ پیس کر موم اور روغن گل میں ملا کر لگانا بھی نافع ہے **فائدہ** : زاد المسافر میں میری نظر سے گذرا ہے کہ برگ آس سبز کا عصارہ سانپ ڈسے ہوئے شخص کی دوا ہے اور منجملہ اس کے ٹھنڈا پانی پینا بھی نافع ہے کیونکہ دفع زہر کی اس میں خاصیت ہے اور نیز پیاز ولہسن اور گندنا کھانا بھی نافع ہے واللہ اعلم ۔ **فائدہ** : کتاب العقائق میں خدائے تعالیٰ کے قول وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ (یعنے زلیخا نے کواڑ بند کئے) کے ذیل میں میری نظر سے گذرا ہے کہ ہر چند کہ آیت میں ابواب بصیغۂ جمع واقع ہوا ہے لیکن بعض نے کہا ہے کہ بہت سے کواڑ نہ تھے بلکہ ایک ہی دروازہ تھا اور بصیغۂ جمع تعبیر کرنا تعظیم کے طور پر ہے جیسے کہ خدائے تعالیٰ کے قول وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ (یعنے ہم میزان عدل قائم کریں گے) میں تعظیماً موازین کا لفظ بصیغۂ جمع مستعمل ہوا ہے اگرچہ اور توجیہ بھی ہو سکتی ہے مثلاً کہا جائے کہ چونکہ اشیاء موزونہ کثرت سے ہوں گی اس لئے موازین بصیغۂ جمع مستعمل ہوا ہے اگرچہ وہاں ایک ہی میزان دو پلوں اور ایک جوتی سمیت ہو اس کے ہر پلہ میں اتنی وسعت ہو گی جس میں سارے آسمان اور زمین سما جائیں عرش کی داہنی جانب نیکیوں کے لئے نور کا پلہ ہو گا اور عرش کی بائیں جانب برائیوں کے لئے تاریکی کا پلہ ہو گا اس میں زمرد سبز کے

نامۂ اعمال رکھے جائیں گے ہر نامۂ اعمال کا طول ستر ہاتھ کا ہوگا۔ جب داؤد علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے دیدار کی درخواست کی تھی اور دیکھکر بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے اُسوقت اُس (میزان) کو بھی دیکھا تھا اور خدا سے عرض کی تھی کہ اے پرور دگار بھلا نیکیوں سے اس کو کون بھر سکتا ہے اس پر خدا نے ان پر وحی کی تھی کہ جب میں کسی بندہ سے راضی ہو جاتا ہوں تو صرف ایک چھوارے سے اسے بھر دیتا ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں ہیں جو قیامت میں آپ کی اُمت کے نامۂ اعمال کو وزنی کر دیں گی ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت دینا دوسرے پانچوں وقت نماز پڑھنا اور تیسرے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا۔ چوتھے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا پانچویں استغفار کرنا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اُن کے ہر حرف کو میزان عمل میں جبل اُحد سے بھی زیادہ وزنی کر دوں گا۔ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں اور روزۂ رمضان سے میں زیادہ نہیں کرتا اور میرے پاس مال نہیں ہے جو میں خیرات کروں اور نہ میں حج کرتا ہوں جب مروں گا تو کہاں ہوں گا آپ نے فرمایا جنت میں اُس نے عرض کیا آپ کے ساتھ آپ نے مسکرا کر کہا ہاں بشرطیکہ اپنے دل کو حسد سے اور زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو ممنوعات خداوندی کے دیکھنے سے محفوظ رکھے اور کسی مسلمان کی تحقیر نہ کرے تو تو میرے ساتھ جنت میں میری ان دونوں ہتھیلیوں پر ہو کر داخل ہوگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مریض کی عیادت کرنے والے اور جنازہ کے ہمراہ جانے والے اور قبروں کے کھودنے والے قیامت میں انبیاء کے زمرہ میں ہوں گے خدا اُن سے کتاب نہ کرے گا اور نہ ان کو جنت سے روکے گا اور موسیٰ نے خدا سے عرض کی اے رب آپ نے خلق کو پیدا کیا اور آپ نے اپنی نعمت سے اُن کی تربیت فرمائی پھر کیا آپ قیامت میں انھیں دوزخ میں ڈال دیں گے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ زراعت کرو چنانچہ انھوں نے زراعت کی اور اُسے کاٹ لیا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم نے اپنی زراعت کے ساتھ کیا کیا انھوں نے عرض کی میں نے اُسے اٹھا لیا ارشاد ہوا کچھ چھوڑا بھی انھوں نے عرض کی جو بے خیر اور بے فائدہ تھی اُسے چھوڑ دیا ارشاد ہوا اے موسیٰ میں بھی دوزخ میں انھیں کو ڈالوں گا جو خیر سے خالی ہوں گے۔ **مسئلہ**: اگر کوئی عورت کھانے کے لئے مضطر ہو اور کھانے کا مالک اُس کے دینے سے انکار کرے اور کہے اگر صحبت کرانے پر راضی ہو تو دوں گا اس کا کیا حکم ہے محب طبری نے شرح تنبیہ میں کہا ہے کہ مجھے اس بارہ میں کوئی نقل نہیں ملی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ ناجائز ہے اور اس میں اور مردار کے کھانے کے جواز میں یہ فرق ہے کہ خود صحبت سے ضرر دفع نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ صحبت کے بعد بھی نہ کھلائے بخلاف مردار کھانے کے کہ خود اسی سے ضرر دور ہو جاتا ہے۔

حکایت: ایک مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو طواف میں یہ پڑھتے دیکھا یَا لَطِیْفُ یَا کَرِیْمُ بِلُطْفِکَ الْقَدِیْم فَاِنَّ قَلْبِیْ عَلَی الْعَھْدِ مُقِیْمٌ[1] اور اس سے اُس کا سبب پوچھا اُس نے کہا اس سوتے ہوئے لڑکے کو دیکھو میں بحری راستہ سے سفر حج کو نکلی تھی جہاز ٹوٹ گیا اور میں ایک تختہ پر رہ گئی ابھی تختہ ہی پر تھی کہ

[1] اپنے لطف قدیم سے لطف و کرم کرنے والے بلاشک میرا دل عہد پر قائم ہے ۱۲

اسی مصیبت میں میرے یہ بچہ پیدا ہوا میں لڑکے کو گود میں لئے تھی اور موج مجھے تھپیڑے دے رہی تھی اسی اثنا میں دیکھتی ہوں کہ ایک تختہ پر ایک مرد سوار ہے اور مجھے پھسلاتا ہے میں نے اس سے انکار کیا اس نے لڑکا مجھ سے لے کر دریا میں ڈال دیا میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے اللہ اے آدمی اور اس کے دل کے درمیان آجانے والے میرے اور اس بندہ کے درمیان میں آجا یہ کہنا تھا کہ ایک جانور دریا میں سے نمودار ہوا جس نے اس کو پکڑ لیا اس کے بعد خدا نے ایک جہاز وہاں پہونچا دیا جہاز والوں نے مجھے تختہ پر سے اٹھا کر جہاز پر سوار کر لیا پھر میں نے دیکھا کہ لڑکا ان کے پاس ہے میں نے ان سے اس کا ماجرا پوچھا تو انھوں نے کہا ہم نے اس کو ایک جانور کی پیٹھ پر سوار پایا تھا اور وہ اپنے انگوٹھوں سے دودھ پی رہا تھا میں نے ان سے کہا یہ میرا لڑکا ہے اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے اسے کچھ درہم دینا چاہے وہ بولی ارے ناکارہ میں تو تجھے خدا کے لطف اور احسان کی باتیں سناتی ہوں اور پھر بھی میں اس کے غیر سے اپنی روزی لوں اس وقت میری زبان پر یہ شعر جاری تھے

وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ[1]، يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ
وَكَمْ يُسْرٍ أَتَىٰ مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ، وَفَرَّجَ لَوْعَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ
وَكَمْ هَمٍّ تُسَاءُ بِهِ صَبَاحًا، وَتَعْقُبُهُ الْمَسَرَّةُ بِالْعَشِيِّ
إِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْأَسْبَابُ يَوْمًا، فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْعَلِيِّ

ابن ملقن نے کتاب الحدائق میں ان ابیات کو ایک شخص سے نقل کر کے لکھا ہے جس کے پاس کسی بادشاہ نے ایک بیش قیمت جوہر امانت رکھا تھا اس کے لڑکے نے اسے پھینک دیا اور چار ٹکڑے ہو گیا اس سے وہ شخص نہایت فکرمند تھا کہ ایک آدمی اسے ملا اور یہ اشعار اسے سکھلا دئے اس شخص نے ان کی کثرت کی دیکھا کیا ہے کہ شاہی قاصد آیا اور اس نے بیان کیا کہ بادشاہ کے سخت درد اٹھا ہے اور حکیموں نے تجویز کیا ہے کہ اس جوہر کو چار ٹکڑے کر کے اس پر پانی پی لیا جائے چنانچہ بادشاہ نے ہم کو اس کے توڑنے کا حکم دیا ہے اس نے جواب دیا بہت خوب بسر و چشم اور جی میں بہت خوش ہوا اور کہا پاکی خدا ہی کو سزاوار ہے جو اپنے بندوں پر لطف و کرم کرتا رہتا ہے۔ **لطیفہ**: امام رازی نے سورۂ انعام کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو اس کے دشمنوں نے بہت سی افیون پلا دی یہانتک کہ لوگوں کو اس کی ہلاکت کا گمان ہو گیا اور اس کو ایک اندھیرے مکان میں ڈال دیا وہاں ایک سانپ نے نکل کر اس کے کاٹ کھایا اس کے کاٹنے سے افیون کا ضرر جاتا رہا افیون خشخاش کا دودھ ہے اپنی سردی کے باعث سے قاتل ہے اور سانپ کا زہر اپنی حرارت سے ہلاک کرتا ہے یہاں دونوں کی

---

[1] خدا کے بہتیرے مخفی لطف ہیں ان کی پوشیدگی ذکی کے ادراک سے بھی زیادہ باریک ہے۔ سختی کے بعد بہتیری سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں اور انھوں نے دل غمگین کی جلن مٹا دی ہے۔ اور بہتیرے ایسے افکار ہوئے ہیں کہ صبح کو تم اس سے غمزدہ ہوئے تو شام کو اس کے بعد تمھیں خوشی نے آلیا۔ جب کبھی تم اسباب کی تنگی میں مبتلا ہو تو خدائے واحد بزرگ و یکتا پر بھروسہ کئے رہو۔

حرارت وبرودت نے ایک دوسرے کا ضرر دور کر دیا۔ **مسئلہ** روضہ میں بیان کیا ہے کہ قلیل مقدار میں افیون نافع ہے اس لئے اس کی بیع درست ہے لیکن اگر ہلاکت کا باعث ہونے لگے تو درست نہیں۔

حکایت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک جوان عشاء کی نماز کے لئے نکلا کہیں ایک عورت کی نظر اس پر پڑ گئی وہ اس کے سامنے اکڑی ہوئی اور خواستگار ہوئی وہ اس کے پیچھے ہو لیا اور اس کے گھر تک گیا پھر خدائے تعالیٰ کا یہ قول اسے یاد آیا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا الآیۃ[1] اور جب اس نے پڑھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑا عورت نے اس کو اپنے مکان کے دروازے پر نکال کر ڈال دیا ادھر سے اس کا باپ نکلا اس نے اسے دیکھا اور جب اسے ہوش آیا تو اس کا حال دریافت کیا اس نے دوبارہ اس آیت کو پڑھا اور جان نکل گئی اس کے بعد جب اسے دفن کر چکے تو یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہونچی انھوں نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا اے فلاں شخص وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ[2] اس نے قبر کے اندر سے جواب دیا خدا نے اپنے فضل سے مجھے دونوں عنایت کیں۔ **حکایت**: کسی تابعیؒ کا بیان ہے کہ ہم لوگ عبداللہؓ بن عمرؓ کے ہمراہ غزوۃ الفرس میں نکلے اور وہاں کے سردار کے قلعہ کا محاصرہ کیا ایک خوبصورت عورت نمودار ہوئی اور اس نے ہم لوگوں کو جھانک کر دیکھا لشکر میں اسے ایک خوبصورت جوان نظر پڑا پھر اس کے پاس اس نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس آؤ اس کے جواب میں اس شخص نے اس کو یہ کہلا بھیجا کہ ظاہری قلعہ ہمارے حوالے کردے اور باطنی قلعہ خدا کے حوالے اس نے کہا ظاہری قلعہ تو میں سمجھی لیکن باطنی قلعہ میری سمجھ میں نہیں آیا اس شخص نے کہا اپنا دل خدا کے حوالے کردے وہ بولی اچھا میں نے خدا کے حوالہ کر دیا اور قلعہ کھول دیا اور کہنے لگی میں تیرے ہاتھ پر اسلام لانا چاہتی ہوں اس شخص نے کہا میرے کیا بلکہ عبداللہؓ بن عمرؓ کے ہاتھ پر اسلام لا جب ان کے پاس حاضر ہوئی تو کہنے لگی میں ان سے بھی بڑے کے ہاتھ پر اسلام لانا چاہتی ہوں اس شخص نے کہا ان سے بڑے تو ان باپ امیر المومنین عمرؓ ہیں پس ہم لوگوں نے اسے ان کے پاس پہونچا دیا وہاں کہنے لگی ان سے بھی بڑے کے ہاتھ پر اسلام لانا چاہتی ہوں لوگ اسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر لے گئے اس کو دیکھ کر وہ اسلام لے آئی اور اسی دم انتقال کر گئی۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک روٹی خیرات کروں آپ کے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے یا یہ کہ سو رکعت نماز پڑھوں آپ نے ارشاد فرمایا ایک روٹی کا خیرات کرنا میرے نزدیک دو سو رکعت نفل نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے پھر میں نے عرض کیا ایک لقمہ حرام کا چھوڑنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا ہزار رکعت ادا کرنا آپ نے فرمایا ایک لقمہ حرام کا چھوڑنا میرے نزدیک تو دو ہزار رکعت نفل نماز سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے

---

[1] بیشک متقی لوگ جب شیطانوں کا چھپٹا ان کو لگتا ہے تو یاد کرنے لگتے ہیں الآیۃ ۱۲

[2] جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں ۱۲

پھر میں نے کہا یا رسول اللہ غیبت کا چھوڑنا آپ کو زیادہ پسند ہے یا دو ہزار رکعت ادا کرنا آپ نے فرمایا غیبت کا چھوڑنا تو میرے نزدیک دس ہزار رکعت نفل سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے پھر میں نے کہا بیوہ کی حاجت کا پورا کرنا آپ کو زیادہ پسند ہے یا دس ہزار رکعت ادا کرنا آپ نے فرمایا بیوہ کی حاجت کا پورا کرنا میرے نزدیک بیس ہزار رکعت نفل سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ بیٹھنا افضل ہے یا مسجد میں بیٹھنا آپ نے فرمایا اپنے اہل وعیال کے ساتھ ایک ساعت بیٹھنا میرے نزدیک میری اس مسجد میں اعتکاف کرنے سے بھی افضل ہے پھر میں نے کہا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا آپ کے نزدیک افضل ہے یا راہ خدا میں خرچ کرنا آپ نے فرمایا تمھارا ایک درہم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا میرے نزدیک راہ خدا میں ایک اشرفی کے خرچ کرنے سے افضل ہے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والدین سے سلوک کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا ہزار برس کی عبادت آپ نے فرمایا اے ابن جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (یعنی حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے والا ہے) والدین سے سلوک کرنا میرے اور خدا کے نزدیک دو ہزار برس کی عبادت سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت کیجئے آپ نے فرمایا میں تمھیں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ سارے امور کی اصل ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا تلاوت قرآن اور ذکر اللہ اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ زمین میں یہ تمھارے لئے نور ہوگا اور آسمان میں تمھارے ذکر ویاد کا باعث ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا زیادہ ہنسنے سے پرہیز رکھا کرو کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرہ کا نور دور کر دیتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا حق بات کہا کرو اگرچہ تلخ ہو میں نے عرض کیا اور کچھ وصیت کیجئے آپ نے فرمایا خدا کے بارے میں کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت کا اندیشہ نہ کرو میں نے عرض کیا اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا خاموش زیادہ رہا کرو کیونکہ زیادہ خاموشی شیطان کو بھگاتی ہے اور تمھارے دین پر تمھاری مددگار ہوتی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا جہاد کیا کرو کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے بعض نے کہا ہے کہ رہبانیت کے معنی ہیں سیاحی کرنا اور پہلے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کسی پر خوف غالب ہوتا تو وہ زمین میں سیاحت کو اختیار کرتا چنانچہ اسی وجہ سے عیسیٰ مسیح کہلاتے ہیں کیونکہ وہ زمین میں سیاحت کیا کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ مسیح مسح سے مشتق ہے جس کے معنی چھونا ہیں اور وہ جس مریض کو چھوتے تھے فضل خدا سے وہ صحت یاب ہوتا تھا رہا یہ امر کہ دجال بھی مسیح کہلاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ساری زمین پر سوائے مکہ اور مدینہ کے گشت لگائے گا اور ان دونوں شہروں میں داخل نہ ہو سکے گا اور اس کو دجال اس لئے کہتے ہیں کہ دجل کے معنی خلط ملط اور ملمع کرنا ہیں اور وہ نہایت گڑبڑ مچائیگا اور ایسا خلط ملط کرے گا کہ حق کا باطل سے پہچاننا مشکل ہو جائیگا میں نے پھر کہا یا رسول اللہ مجھے اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کی ہمنشینی اختیار

کرو اسکا بیان باب الزکوۃ میں انشاءاللہ آئیگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا جو تم سے نیچے درجے کے ہوں اُن کو دیکھا کرو اور جو تم سے اونچے ہوں اُن کو نہ دیکھا کرو کیونکہ اس طرح تم اس لائق رہو گے کہ جو خدا کی نعمت تم پر ہے اُس کو نظر تحقیر سے نہ دیکھو گے میں نے کہا یارسول اللہ اور وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے نفس کا جو حال جانتے ہو وہ تم کو لوگوں کی عیب جوئی سے باز رکھے اور تمھارے لئے یہی عیب کافی ہے کہ جو برائی تمھیں دوسروں میں معلوم ہوتی ہے وہ اپنے نفس میں معلوم نہ کرسکو اس کو ابن حبان رضؓ نے اپنی صحیح حدیث کی کتاب میں روایت کیا ہے اور حاکمؒ نے کہا ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ **دوسرا فائدہ**: عبدالرحمٰن بن سمرہؓ نے کہا ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور ہم لوگ مسجد میں تھے آپ نے فرمایا میں نے شب گذشتہ میں اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے پاس ایک فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے آیا تھا اسی اثنا میں اپنے والدین سے جو سلوک اُس نے کیا تھا وہ آپہنچا اور اُس نے اُسے باز رکھا اور اپنی امت کے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ عذاب قبر اُس پر پھیل پڑا اُس وقت اُس کے وضو نے آکر اُسے چھڑایا اور اپنی امت کے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ گروہ کے گروہ انبیاء کے چلے آتے ہیں اور جس گروہ کے پاس وہ جاتا ہے ہنکایا جاتا ہے آخر کار اُس نے جنابت کا جو یکبار غسل کیا تھا وہ آپہونچا اور اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے میرے پاس لابٹھایا اور اپنی امت کے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازوں تک پہونچ گیا لیکن دروازے اُس پر بند ہو گئے اُس وقت لاالٰہ الا اللہ کی شہادت آپہونچی اور اُس نے دروازے کھلوا کر جنت میں اُسے داخل کر دیا۔ **تیسرا فائدہ**: عبدالرحمٰن بن سمرہؓ جنھوں نے یہ حدیث روایت کی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ حدیثوں کے راوی ہیں اور اُن کے والد بھی صحابی تھے جو ایک سو تینتس ۱۳۳ حدیثوں کے راوی ہیں۔

لطیفہ کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس سو رہا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ آپ مع اپنے دونوں صاحبوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے قبر سے نکلے اور ایک کاغذ منگا کر یہ تحریر فرمایا منجانب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کی خدمت میں۔ بس اُس شئی کو جو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں تحریر کرتا ہوں کہ میری اُمت نے آپ کی کتاب کو پڑھا اور آپ کے نام کی یاد کی اور میری قبر کی زیارت کی اس اُمید میں کہ آپ اُن کی مغفرت فرمائیں اے اللہ آپ اُن کی مغفرت فرمایئے اس کے بعد آپ کا نامہ اُڑ گیا ہم اسی میں تھے دیکھتے کیا ہیں کہ آپ کے پاس ایک دوسرا نامہ آپہونچا اُس میں لکھا تھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یہ نامہ عزیز وحکیم خدا کی جانب سے اپنے بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آپ نے جس شئی کو میں آپ سے زیادہ جانتا تھا میرے پاس لکھ بھیجا ہے بیشک آپ کی اُمت نے میری کتاب کو پڑھا میرے نام کی یاد کی اور آپ کی قبر کی زیارت کی اس امید میں کہ میں اُن کی مغفرت کروں اچھا میں نے اُن کی مغفرت کی اور انھیں بخشدیا۔

نمازوں کی فضیلت

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ بیشک نماز بحیائی اور بُری باتوں سے باز رکھتی ہے انسؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پنجوقتہ نماز پڑھا کرتا تھا لیکن فواحش میں سے ایسا کوئی نہ تھا جس کا وہ ارتکاب نہ کرتا ہو لوگوں نے اس ماجرے کی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ بیشک اُس کی نماز کسی نہ کسی دن اسے روک دے گی اس کے بعد کچھ مدت نہ گذری تھی کہ وہ تائب ہوگیا اور اُس کا حال درست ہوگیا اُس وقت آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اُس کی نماز اسکو کسی نہ کسی دن روک دیگی اسکو ثعلبیؒ نے بیان کیا ہے
مسئلہ : نماز معراج کی شب مکہ میں فرض ہوئی ہے اُس کو روضہ میں بیان کیا ہے اور فتاویٰ میں یہ جواب دیا ہے کہ شب معراج سے قبل فرض ہوئی لیکن صحیح اول ہی ہے۔ شرح مہذب میں مذکور ہے جو شخص روزہ اور نماز میں سے کسی کی کثرت کرنا چاہے تو نماز کی کثرت افضل ہے البتہ ایک روز کا روزہ دو رکعت نماز سے افضل ہے **لطیفہ** : نجم الدین نسفیؒ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ ایک بار حضرت عائشہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ حسین ہیں یا حضرت یوسفؑ تھے آپ نے فرمایا وہ مجھ سے خوبروئی میں بڑھے ہوئے تھے اور میں خوش خلقی میں اس کے بعد جبرئیل نازل ہوئے اور آ کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدائے کریم نے مجھ کو اطلاع دی ہے کہ آپ کا نور اور یوسفؑ کا نور دونوں صُلب آدم میں جمع ہوئے تو حسن و جمال تو یوسفؑ کے لئے ہوگیا اور فرض نمازیں وزکوٰۃ اور سرداری اور زہد اور قناعت و رفعت اور شفاعت اے محمدؐ آپ کو عنایت ہوئی۔

حکایت میں نے نیشاپوری کی کتاب نزہتہ میں دیکھا ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت کو پھسلانا چاہا اُس نے اس معاملہ کی اپنے خاوند کو خبر کر دی اس نے کہا کہ اُس شخص سے کہہ کہ میرے خاوند کے پیچھے چالیس روز صبح کی نماز پڑھے پھر جو تو چاہتا ہے میں مان لوں گی اس عورت نے اس سے کہا اور اُس نے ویسا ہی کیا اس کے بعد اس عورت نے اس سے خواہش ظاہر کی اُس نے جواب دیا کہ میں خدا سے توبہ کر چکا ہوں یہ خبر اُس نے اپنے خاوند سے کہی اس نے کہا کہ خدائے عظیم نے سچ فرمایا ہے بیشک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے باز رکھتی ہے۔ **لطیفہ** سورہ عنکبوت کی تفسیر میں علائی نے بیان کیا ہے کہ نماز موحدین کی شادی ہی ہے کیونکہ اس میں رنگ برنگ کی عبادات مجتمع ہیں جیسے کہ شادی میں رنگ برنگ کے کھانے مجتمع ہوتے ہیں

جب بندہ دو رکعت نماز پڑھتا ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے لے میرے بندے با وجود اپنے ضعف کے تو نے قیام و رکوع و سجود و قرات اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) تحمید و تکبیر و سلام طرح طرح کی عبادتیں ادا کی ہیں باوجود اپنے جلال کے مجھے بھی یہ زیبا نہیں ہے کہ میں تجھے جنت سے جس میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں روک دوں میں نے تیرے لئے جنت اور اس کی نعمتیں واجب کر دیں جیسے کہ تو نے قسم قسم کی میری عبادت کی اور میں تجھے اپنے دیدار کا شرف بخشوں گا جیسے تو نے وحدانیت کے ساتھ مجھے پہچانا ہے میں کرم و لطف کرنے والا ہوں تیرا عذر پذیرا کر دوں گا اور اپنی رحمت سے تیری نیکی قبول کر لوں گا کیونکہ مجھے تو بہتیرے کا فر عذاب کرنیکے لئے مل جائیں گے اور میرے سوا تجھے کوئی خدا نہ ملے گا جو تیرے گناہوں کی مغفرت کرے اے میرے بندے ہر رکعت کے عوض میں تجھے جنت میں ایک محل اور حور ملیگی اور ہر سجدے کے عوض میں ایک ایک بار میرا دیدار میسر ہو گا۔

جعفر بن محمد بروایت اپنے والد کے اور وہ بروایت اپنے والد کے اور وہ بروایت حضرت علیؓ کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز رب کی خوشنودی اور فرشتوں کی محبت اور انبیاء کی سنت اور نور معرفت اور ایمان کی اصل ہے اور دعا اعمال کی قبولیت اور روزی کی برکت اور دشمنوں کا ہتھیار اور شیطان کی کراہت اور ملک الموت سے سفارش کرنے والی اور نور قلب اور پہلو کے نیچے کا فرش اور منکر و نکیر کا جواب اور قبر میں قیامت تک کے لئے ہمدم اور زائر ہوگی پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نماز اس پر سایہ اور اس کے سر پر تاج اور اس کے بدن کا لباس بن جائے گی اور نور بن کر اس کے سامنے دوڑے گی اور اس کے اور دوزخ کے درمیان میں حجاب ہو جائے گی۔ رب العالمین کے سامنے مسلمانوں کی حجت اور میزان میں بوجھ اور پل صراط پر سے گذرنے کا ذریعہ اور جنت کی کنجی ہوگی کیونکہ نماز میں تحمید و تسبیح و تقدیس و تعظیم اور قراءت اور دعا اور تمجید ہوتی ہے اسی لئے کہ تمام اعمال میں سے افضل اپنے وقت پر نماز کا ادا کرنا ہے۔ **فائدہ**:- جب فرشتوں نے خدا سے آدمؑ کے بارہ میں عرض کیا تھا کیا آپ اس میں (زمین میں) ایسے کو مقرر کرتے ہیں جو اس میں فساد برپا کرے گا تو خدا کا ان پر غیظ و غضب ہوا پھر بعضوں کو ہلاک کر ڈالا اور بعضوں کی توبہ قبول کر لی چنانچہ انہیں میں سے منکر و نکیر ہیں اور ان کو اس چشمہ میں وضوء کرنے کا حکم دیا جو عرش کے نیچے سے نکلا ہے پھر جبرئیلؑ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی یہ وضوء اور جماعت کی نماز کی اصل ہے اور عثمانؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بندہ پورا وضو نہیں کرتا جس کے سب اگلے پچھلے گناہ نہ بخشدیئے جاتے ہوں اس کو بزار رحمۃ نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان کلی نہیں کرتا جس کی ساری خطائیں جو اس نے اس روز زبان سے کی ہوں خدا بخش نہ دیتا ہو اور کوئی اپنا ہاتھ نہیں دھوتا جس کے اس دن کے سارے ہاتھ کے گناہ نہ بخشدیئے جاتے ہوں اور کوئی اپنے سر کا مسح نہیں کرتا جو اس دن کی طرح نہ ہو جاتا ہو جس دن وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان سے آنکھ سے دونوں ہاتھوں سے دونوں پیروں

سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر اگر بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا سوا ہو کر بیٹھتا ہے اس کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ :- وضو کے بعد دو ہلکی یعنی مختصر رکعتیں پڑھنا مستحب ہے چاہے جو وقت ہو (یعنی اوقات مکروہہ کے علاوہ) اور اس میں تحیۃ الوضوء کی نیت کرے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میرے اس وضوء کی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے جن میں وہ اپنے جی سے سوائے خیر کے اور باتیں نہ کرتا ہو خدا اُس کے سارے اگلے گناہ بخش دیتا ہے (ارکان وضوء کے چھ ہیں) جب اول منہ دھونے لگے تو نیت کرنا مثلاً دل میں کہے کہ میں فرض وضوء کی نیت کرتا ہوں یا جس ضرورت کے لئے وضو کرتا ہو اُس کا نام لے مثلاً واسطے درست ہونے نماز عید کے پھر چہرہ دھونا پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا پھر تھوڑے سر کا مسح کرنا یا کانوں سمیت اکثر سر کا مسح کرنا امام احمد کے نزدیک یا سارے سر کا امام مالکؒ کے نزدیک یا چوتھائی سر کا یا تین انگلی کی مقدار امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پھر دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا پھر ترتیب کی رعایت رکھنا نواقض وضوء آگے یا پیچھے سے جو کچھ خارج ہو وہ ناقض وضوء ہے مگر امام مالکؒ کے نزدیک جو شئے نادر ہو مثلاً کنکری وہ ناقض نہیں اور اگر کسی کے معدہ کے نیچے (سینہ کے نیچے جو پست جگہ ہے وہ اُس کا مقام ہے) اوپر سے سوراخ ہو جائے اور دونوں راستے پیدائشی بند ہوں تو اس سوراخ سے کسی شئے کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اوپر سے سوراخ ہو جائے اور دونوں راستے عارضی طور پر بند ہو گئے ہوں یا نیچے سے سوراخ ہو جائے اور دونوں راستے کھلے ہوئے ہوں اور اس سوراخ سے کچھ نکلے تو وضوء نہیں ٹوٹتا پیشاب یا پاخانے کے مقام کو ہتھیلی کی طرف سے ہاتھ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح امام احمدؒ کے نزدیک ہتھیلی کی پشت کی طرف سے ہاتھ لگانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور امام مالکؒ نے شہوت کی شرط لگائی اور ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ کہیں ہاتھ لگانے سے کسی حالت میں وضوء نہیں ٹوٹتا اور اجنبی عورت کو چھونے سے بھی وضوء ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ شہوت نہ ہو (امام شافعی کے پاس) بخلاف احمدؒ کے اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ اگر قصداً عورت کو ہاتھ لگایا اور لذت پائی تو بلا خلاف وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور اگر دونوں باتیں نہوں تو بلا خوف وضوء نہیں ٹوٹتا اور اگر دونوں میں سے ایک بات موجود ہو تو راجح قول کے موافق ٹوٹ جاتا ہے اور امام احمدؒ نے کہا کہ جو اونٹ کا گوشت کھائے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک وضوء کے شروع میں بسم اللہ کہنا واجب ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو وضوء پر خدا کا نام نہ لے یعنی بسم اللہ نہ پڑھے اُس کا وضوء نہیں پس اگر کوئی بسم اللہ کو عمداً ترک کرے تو وضوء باطل ہے اور ائمہ ثلاثہ (امام مالکؒ۔ امام ابو حنیفہؒ۔ امام احمدؒ) بسم اللہ پڑھنے کو مستحب کہتے ہیں اور حنفیہ کی کتاب تاتارخانیہ میں ہے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ پڑھے اور روضہ میں ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا[۱] پڑھے اور طبقات ابن السبکی میں استاذ ابی منصور بغدادی سے

---

[۱] جمیع حمد خدا کو سزاوار ہے جس نے پانی کو ذریعہ طہارت بنایا ۱۲۰

ارکان و نواقض وضو کے مسائل

مروی ہے کہ تسمیہ مسنونہ دونوں ہاتھ دھونے کے وقت یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور احیاء العلوم میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے اور شرح مہذب میں ہے کہ اگر فقط بسم اللہ کوئی کہے تو بلا خلاف بسم اللہ کہنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنت ہیں اگرچہ اسی طرح ہوں کہ ناک اور منھ میں صرف پانی ڈال لیا جائے۔ امام احمدؒ نے وضوء اور غسل میں ان دونوں کو واجب قرار دیا ہے اور امام ابوحنیفہ صرف غسل میں ان کے موافق ہیں ہاتھ کے دھونے میں کہنی کو شامل کرنا اور پیر کے دھونے میں ٹخنوں کو شامل کرنا ضروری ہے لیکن امام مالکؒ اور زفرؒ کا اس میں خلاف ہے اور وضو کرتے وقت قبلہ رُخ ہونا اور بلا ضرورت بات نہ کرنا مستحب ہے کیونکہ وارد ہوا ہے کہ وضو کرنے والے پر جب وہ وضو کرتا ہے رحمت نازل ہوتی رہتی ہے جب وہ بات کرتا ہے رحمت اٹھ جاتی ہے۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو وضو کر کے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بولنے سے پہلے پڑھتا ہے تو دونوں وضوء کے درمیان جو کچھ اس سے ہوتا ہے خدا بخش دیتا ہے وضوء کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالبؓ کو اس کا ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ منادی ندا کرتا ہے کہ اے رحمٰن کی مدح کرنے والے اٹھ اور جنت میں داخل ہو جا اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھنا بھی مستحب ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص وضوء کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھتا ہے اس کے چالیس برس کے گناہ بخشے جاتے ہیں پس اگر کہا جائے کہ یہ کیا وجہ کہ وضوء میں انھیں چار اعضاء کا دھونا فرض ہوا تو جواب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام شجرہ کی طرف اپنے دونوں پیروں سے چل کر گئے تھے دونوں آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا دونوں ہاتھوں سے اس میں سے لیا تھا اور اس کے پتے ان کے سر میں چھو گئے تھے اور بعض نے کہا وجہ یہ ہے کہ بندہ جو چہرہ دھوتا ہے تو قیامت میں اس کا چہرہ یوسفؑ کے چہرے کے مثل ہوگا اور ہاتھ جو دھوتا ہے تو اپنے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال لے گا جیسے موسیٰؑ نے اپنے داہنے ہاتھ میں تختیاں لے لی تھیں اور وہ دس تختیاں تھیں اور ہر تختی کے دو رُخ تھے ایک رُخ زبرجد سبز کا ایک رُخ یاقوت سرخ کا اور مجاہد نے کہا ہے زبرجد سبز کا۔ قرطبی نے بیان کیا ہے کہ كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ میں خدا نے کتابت کی نسبت اپنی طرف تعظیمًا کر دی ہے کیونکہ تحریر خدا کے حکم سے تھی اور لکھا جبرئیلؑ نے تھا اس قلم سے جس سے ذکر لکھا گیا تھا اور نور کے چشمہ سے روشنائی حاصل کی تھی اور اس کے بعد مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین کی جتنی ضروریات تھیں اس میں سب تھیں اور خدائے تعالیٰ کے قول[1] وَاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا میں بعض نے کہا ہے کہ اَحْسَنِهَا سے فرائض مراد ہیں اور فرائض نوافل سے بہتر ہوتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ معاف کر دینا قصاص لینے سے بہتر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ صبر بدلہ لینے سے بہتر ہے اور سر پر مسح جو کرتا ہے اس پر عزت کا تاج رکھا جائے گا جیسے کہ سلیمانؑ کے سر پر تھا اور پیر جو دھوتا ہے

---

[1] اپنی قوم کو حکم دے کہ اس میں سے جو بہتر ہو اس کو اختیار کر لیں ۱۲۔

(مرتبہ ۱ / ۱۶۱، الطبع)

تو عمدہ سواریوں پر سوار ہوگا جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے تھے ۔
اگر کہا جائے اس کی کیا وجہ ہے کہ وضوء میں تو چار اعضاء کا غسل ہے اور تیمم میں صرف چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح ہے جواب یہ ہے کہ سر پر مٹی ڈالنا مصیبت کی علامت ہے اور بندہ اپنے آقا کی فرماں برداری سے خوش ہوا کرتا ہے نہ کہ اسے مصیبت سمجھتا ہے اور بلقینی نے فوائد علی القواعد میں بیان کیا ہے کہ تیمم میں چہرہ اور دونوں ہاتھوں کی مٹی سے مسح کرنے میں خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں پیر تو غالباً مٹی سے ملازم رہا کرتے اور سر چھپا رہا کرتا ہے ۔ اس لئے پیروں پر مسح کرنے سے جب مٹی اور جمتی تو بہت میل جمع ہوجاتا بخلاف چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے اور بعض نے کہا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے مسح کے ساتھ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ آخرت میں انھیں دونوں پر زیادہ خوف ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ[1] اور مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۔ مؤلف نے کہا ہے اگر کہا جائے کہ خوف تو پیروں پر بھی ہے کہ پل صراط پر سے کہیں پھسل نہ جائیں ۔ جواب یہ ہے کہ پل صراط پر گذرنے سے پہلے ہی نامۂ اعمال اُڑ اُڑ کر ہاتھوں میں پہونچ چکے ہوں گے پس جس کے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا وہ پل صراط پر لغزش قدم سے بے خوف ہوگا اور بعض نے کہا چہرہ اور ہاتھوں کے مٹی سے مسح کرنے میں تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے تیمم میں ایک دشوار شئی کے عوض میں آسان شئی مقرر کی ہے یعنی صرف دو عضو کا مسح کرنا اور اس لئے کہ وضوء اصل ہے اور تیمم اس کا بدل ہے اور بدل مبدل منہ سے آسان ہوتا ہے ۔ **مسئلہ** : خفین پر مسح کرنا پیروں کے دھونے کے قائم مقام ہوجاتا ہے مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کیلئے سفر دراز میں بشرطیکہ سفر معصیت نہ ہو (شافعی کے نزدیک) تین دن رات اور جسنے خف شرائط کے ساتھ پہنا ہو اور پھر اسے حدث ہوا ہو یعنی کسی طرح وضوء ٹوٹ گیا ہو اور اتنا ہی پانی اس کے پاس ہو جو صرف مسح کیلئے کافی ہو تو اسپر مسح کرنا واجب ہے اور خف پر مسح کرنا پیر دھونے سے اس کے لئے افضل ہے جو سنت سے رغبت نہ کرنے کی وجہ سے دھونا چاہتا ہو یا اس کے جواز میں اسے شک آتا ہو اور صحیح مسلم میں ہے جو میری سنت سے رغبت نہ رکھے یعنی اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کا پابند رہے اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے ۔ **فائدہ** : وضوء کا بچا ہوا پانی پینا مستحب ہے اور زوائد روضہ میں ہے بلا عذر کھڑے ہوکر پانی پینا خلاف اولیٰ ہے اور اس کے فتاویٰ میں اس کی کراہت کی تصریح کی ہے اور نیز وضوء پر محافظت کرنا مستحب ہے کیونکہ خبر میں وارد ہوا ہے خدا کا ارشاد ہے جس نے حدث کیا اور وضوء نہیں کیا مجھپر اُس نے جفا کی اور جس نے حدث کیا اور پھر وضوء کرکے نماز پڑھی اور مجھ سے دعا نہ مانگی اُسنے مجھ پر جفا کی اور جسنے حدث کیا اور پھر وضو کرکے نماز پڑھی اور اُسنے مجھ سے دعا مانگی اور میں نے اس کی دعا قبول نہ کی تو میں نے اُس پر جفا کی حالانکہ میں ایسا رب نہیں ہوں جو جفا کا مستحق کروں ۔

حکایت : عمر بن خطاب رضؓ نے ملک شام کی طرف ایک قاصد بھیجا اور اس کا ایک راہب کے دیر پر گذر ہوا تو اس نے کواڑ کھٹکھٹائے اس نے ذرا دیر کے بعد کواڑ کھولے اُس سے اس کا سبب جو پوچھا تو کہنے لگا خدا

[1] بہتیرے چہرے اسدن غبار آلود ہوں گے ۔ جس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے ۱۲

نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی تھی کہ جب تمھیں کسی شیطان کا ڈر ہو تو وضوء کر لیا کرو اور گھر والوں کو بھی اسی کا حکم کرو کیونکہ جو باوضو رہتا ہے جس کا اسے خوف ہوتا ہے اس سے امن میں رہتا ہے اسی لئے جب تک ہم سب نے وضوء نہ کر لیا تمھارے لئے دروازے نہ کھولے اور طبقات ابن السبکی میں ہے خدا نے موسیٰؑ سے فرمایا اے موسیٰؑ وضوء کرو کیونکہ اگر تمکو کوئی چیز پیش آجائے اور اس وقت تم باوضوء نہ ہو تو سوائے اپنے کسی کو ہرگز ملامت نہ کرو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ سے فرمایا کہ اے انسؓ اگر تم سے ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہا کرو کیونکہ جب ملک الموت بندہ کی روح قبض کرتا ہے اور وہ باوضوء ہوتا ہے تو اس کے لئے شہادت لکھی جاتی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو وضوء کرے اور پورا وضوء کرے پھر نماز پڑھنے کھڑا ہو اور جو پڑھتا ہو اسے سمجھتا جاتا ہو اور پھر بھی اپنے گناہوں سے نکل نہ جائے اس طرح کہ گویا آج اپنی ماں سے پیدا ہوا ہے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ **حکایت** حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں ایک نکوکار عورت تھی تنور میں روٹیاں لگا کر نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہو گی اتنے میں شیطان ایک عورت کی صورت بن کر آموجود ہوا اور کہنے لگا روٹیاں جلی جاتی ہیں اس نے التفات نہ کیا پھر اس کے لڑکے کو پکڑ کے تنور میں ڈال دیا اس پر بھی اس نے التفات نہ کیا اتنے میں اس کا خاوند آیا اور اس نے لڑکے کو دیکھا کہ تنور میں چنگاریوں سے کھیل رہا ہے اور خدا نے ان کو عقیق سرخ بنا دیا ہے اس ماجرے کی عیسیٰؑ کو خبر دی انھوں نے فرمایا اس عورت کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ وہ بلائی گئی انھوں نے پوچھا کہ تو کیا عمل کرتی ہے وہ بولی یا روح اللہ میرا کبھی وضو شکست نہیں ہوتا کہ اس کے بعد فوراً وضو کر نہ لیا کرتی ہوں اور کبھی وضو نہیں کرتی کہ دو رکعت نماز نہ پڑھ لیا کرتی ہوں اور کبھی کسی نے کوئی حاجت جس میں خدا راضی رہے مجھ سے نہیں چاہی جس کو میں نے پورا نہ کر دیا ہو اور میں زندوں کی ایذا ایسی ہی برداشت کرتی ہوں جیسے مردے برداشت کیا کرتے ہیں۔

فوائد:۔ ایک بار جبرئیلؑ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کے پاس ایک سونے کا تخت تھا جس کے پائے چاندی کے تھے اس میں یاقوت وموتی وزبرجد جابجا جڑے ہوئے تھے اور سندس واستبرق کا اس پر فرش بچھا تھا مکہ کے سنگستان میں آکر زمین پر ٹھیرے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور اس تخت پر بٹھلایا اسوقت ان کیساتھ ستر ہزار فرشتے تھے جبرئیلؑ نے زمین پر اپنا بازو جو مارا تو پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا پھر جبرئیلؑ نے وضو کیا اس طرح کہ اپنے اعضا تین تین بار دھوئے تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِنَّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ[۱] پڑھ کر آپ سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیے اور آپ بھی ایسا ہی کیجئے جیسا میں نے کیا ہے چنانچہ آپ نے ویسا ہی کیا اس کے بعد جبرئیلؑ نے حضرتؐ سے کہا کہ خدا نے آپ کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے اور جو آپ ہی کی طرح یہ عمل کریگا اس

سله میں شہادت دیتا ہوں کہ خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ محمد خدا کے رسولؐ ہیں آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ۱۲

کے بھی سارے گناہ نئے پرانے پوشیدہ ظاہر خواہ ارادہ سے ہوں یا بلا ارادہ سب بخشدیئے جائیں گے اور اُس کا گوشت اور خون دوزخ پر حرام ہو جائیگا۔ دوسرا فائدہ: وضو میں مسواک کرنا مستحب ہے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے اگر میں اپنی اُمت پر شاق نہ خیال کرتا تو اُن کو ہر وضوء کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیدیتا تاہم ہر نماز کے لئے مسواک کرنا سنت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے مسواک کے ساتھ دو رکعتیں بلا مسواک کی چار سو نمازوں کے برابر ہیں اور جس نے مسواک کے ساتھ دو رکعتیں ادا کیں گویا کہ اس شخص نے اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کیا اور گناہوں سے ایسا صاف نکل آیا جیسے خمیر سے بال نکل آتا ہے۔ تحفۃ الحبیب میں مذکور ہے اور جس وقت منہ کے مزے میں تبدیلی معلوم ہونے لگے اور تلاوت کے وقت اور خواب سے بیدار ہونے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت مسواک کرنا مسنون ہے اور داہنی طرف سے مسواک کرنا شروع کرے اور سنت وضوء کی نیت کرے اس طرح کہ میں وضوء کی سنت کی نیت کرتا ہوں اور وضوء کے سوا مسنونیت مسواک کی نیت کرلے۔ تیسرا فائدہ: میں نے ابن طرخان کی طب نبوی میں بروایت بن عباسؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت مروی دیکھی ہے کہ مسواک میں دس فائدہ ہیں منھ خوشبودار ہوتا ہے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں بلغم دور ہوتا ہے آنکھوں میں جلا آتی ہے دانتوں کی جڑیں کھلنا موقوف ہو جاتا ہے اور معدہ کی اصلاح ہوتی ہے (اور بڑی بات یہ کہ) سنت کی موافقت ہوتی ہے فرشتے خوش ہوتے ہیں پروردگار کی خوشنودی ہاتھ آتی ہے اور نیکیاں بڑھتی ہیں میں نے احیاء میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت دیکھی ہے آپ نے فرمایا تمھارا منہ قرآن کا راستہ ہے پس اس کو مسواک سے خوشبودار رکھا کرو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کا برابر حکم کیا کرتے تھے حتٰی کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ کے اوپر اس بارے میں کوئی وحی نازل ہو جائے گی اور میں نے صحیح بخاری میں دیکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو ہر نماز کے وقت اُن کو مسواک کرنے کا حکم دے دیتا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس میں شک نہیں کہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اُس کے پیچھے کھڑا ہوا اُس کی قراءت کو سنتا رہتا ہے اور اتنا قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک اِس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے اِس کو بزارؒ نے روایت کیا ہے۔

مؤلفؒ کہتا ہے کہ جس کے دانت نہ ہوں وہ دانت کے مقام پر نرمی سے مسواک پھیر لیا کرے جس طرح کہ جس محرم کے سر پر بال نہ ہوں اُس کا سر پر استرہ پھیر لینا مستحب ہے۔ چوتھا فائدہ اگر ضرورت ہو تو وضوء میں کسی سے پانی منگا لینا یا پانی ڈالنے میں مدد لے لینا مکروہ نہیں بلکہ کبھی واجب ہو جاتا ہے اگر خود دھوتا ہو تو انگلیوں کے سِروں سے دھونا شروع کرنا چاہیئے اور اگر کوئی دوسرا پانی ڈالتا ہو تو کہنی سے شروع کرنا چاہیئے روضہ میں کہا ہے کہ شرح مہذب میں انگلیوں سے شروع کرنا مطلقاً مختار قرار دیا ہے اور اس کو امام شافعیؒ اور اکثرین سے نقل کیا ہے اور مہمات میں کہا ہے کہ فتوےٰ اسی پر ہے اور ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ہر ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے بیچ میں داخل کر کے خلال کرلے اور دونوں پیروں کی انگلیوں میں بائیں ہاتھ کی

چھنگلیا سے خلال کرے داہنے پیر کی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں پیر کی چھنگلیا پر ختم کرے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو پانی سے انگلیوں کا خلال نہ کریگا خدا قیامت میں آگ سے اُن میں خلال کریگا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور محرم کے سوا اوروں کو ڈاڑھی میں خلال کرنا مستحب ہے اور شرح مہذب میں کہا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا نماز اور مسجد میں اور راستہ میں منع ہے ۔ قرطبی نے سورۂ بقر کے شروع میں بیان کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تو وضوء کرکے مسجد کو جائے تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کر (یعنے تشبیک نہ کر) کیونکہ تو نماز میں ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ۔ زوائد روضہ میں تصیح کی ہے کہ گردن پر مسح نہ کیا جائے لیکن احنافؒ نے اس کو مستحب کہا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے گردن پر مسح کرنا قیامت کے روز طوق سے پناہ ہے ۔ پانچواں فائدہ : حدیث میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ وضوء سے فارغ ہونے کے وقت جو اَللّٰھُمَّ[1] اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے تو اُس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے اور اس کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں احیاء میں ہے کہ اَشْھَدُ[2] اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ اَذْکُرُکَ کَثِیْرًا وَّاُسَبِّحُکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا پڑھے جو وضوء کے بعد اس کو پڑھتا ہے اس کے وضوء پر مہر لگا دیجاتی ہے اور عرش کے نیچے تک اُس کے لئے رفعت کیجاتی ہے وہ خدا کی تسبیح اور تقدیس میں مشغول رہتا ہے اور قیامت تک اُس کے لئے اس کا ثواب لکھا جاتا ہے ۔

چھٹا فائدہ : اگر وضوء کے چھوڑنے پر کسی پر زبردستی کی جائے تو تیمم کرے رویانی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ اُس پر قضا نہیں ۔ **ساتواں فائدہ :** خدا نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کے چار چہرے ہیں اور ایک چہرہ سے دوسرے چہرہ تک ہزار برس کی مسافت ہے پہلے سے وہ جنت کی طرف دیکھتا ہے اور

---

[1] اے اللہ مجھکو توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے بخشدے بلیشک تجھے ہرشئی پر قدرت ہے [2] میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدائے وحدہٗ لاشریک کے کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں آپ پاک ہیں اے اللہ آپ ہی کے لئے حمد ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے بُرا کیا اپنے نفس پر ظلم کیا میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور آپ سے توبہ کرتا ہوں مجھے بخشدیجئے اور میری توبہ قبول کیجئے بیشک آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں ۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے اور اپنے نیک بندوں سے بنادے اور مجھے صابر وشاکر بنادے اور مجھے ایسا بنادے کہ آپ کی بہت یاد کیا کروں اور صبح وشام آپ کی تسبیح کیا کروں ۔

کہتاہے ۔ مژدہ ہو اس کے لئے جو تجھ میں داخل ہو اور دوسرے سے دوزخ کی طرف دیکھتاہے اور کہتاہے تباہی ہو اس کے لئے جو تجھ میں داخل ہو اور تیسرے سے عرش کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمُ شَانُكَ اور چوتھے سے سجدہ میں گرتاہے اور کہتاہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور شب وروز میں اوقات نماز میں اس کو پانچ بار حرکت ہوتی ہے تو اس سے کہا جاتاہے ٹھہرو کہتاہے میں کیسے ٹھہروں حالانکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے فرض کے اداکرنے کا وقت آپہونچا ہے تب اس سے کہا جاتاہے ٹھہرجا جسنے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے وضو کرکے نماز پڑھی میں نے اس کو بخشدیا ابن عطاء اللہ نے کہاہے جب مسلمان نماز پڑھتاہے اور خدائے تعالیٰ اسے قبول فرمالیتاہے تو اس کی نماز سے ملکوت میں ایک صورت پیدا کر دیتاہے جو قیامت تک رکوع وسجدہ کیا کرتی ہے اور نماز پڑھنے والے کو اس کا ثواب ملتا رہتاہے ۔ **آٹھواں فائدہ**: نماز کی ان پانچوں وقتوں کیساتھ تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کے وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے پس جس نے اس وقت نماز پڑھی وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل آیا گویا آج اپنی ماں سے پیدا ہوا ہے اور عصر کے وقت آدم نے درخت میں سے گندم کھایا تھا پس جس نے اس وقت نماز پڑھی خدانے اس کا بدن دوزخ پر حرام کردیا اور مغرب کے وقت میں خدانے آدمؑ کی توبہ قبول کی تھی پس جس نے اُسوقت نماز پڑھی وہ خدا سے کچھ نہ مانگے گا جو اسے عطا نہ ہو جائے اور عشاء اور صبح کا وقت قبر اور قیامت کی تاریکی کے مشابہ ہے پس جس نے عشا اپنے وقت پر پڑھی یا اس کے پڑھنے کے لئے چلا خدا اس کو قبر میں اور قیامت میں نور عنایت کرے گا اور جس نے فجر کی نماز وقت پر پڑھی خدا اس کو دوزخ اور نفاق سے برات عنایت کریگا **نواں فائدہ**: اگر کسی نے ایسے وقت میں نماز پڑھنے کی نذر کی جو خدا کے پاس سب سے زیادہ محبوب وقت ہو تو زرکشی نے کہاہے مناسب یہ ہے کہ اس کی نذر صحیح نہ ہو کیونکہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وقت فرض کا اول وقت ہوتاہے اور نذر فرض پر مقدم نہیں ہوتی **دسواں فائدہ**: ایک بار حضرت عیسیٰؑ کا سمندر کے کنارہ پر گذر ہوا تو انھوں نے نور کا پرندہ دیکھا کہ کیچڑ میں گھس گیا پھر نکل کر اس نے غسل کیا اور پھر پہلے ہی کی طرح خوبصورت نکل آیا پھر کیچڑ میں گھس گیا اس کے بعد پھر نکل کر غسل کرکے پہلے کی طرح خوبصورت نکل آیا اسی طرح پانچ بار اس نے کیا ان کو اس سے تعجب معلوم ہوا جبرئیلؑ نے ان سے کہا اے عیسیٰؑ خدا نے اس پرندہ کو امت محمدی میں سے پانچوں وقت نماز پڑھنے والے کی مثال قرار دیا ہے پس کیچڑ گناہوں کے مانند ہے اور سمندر میں غسل کرنا نماز پڑھنے کے مثل ہے ۔

مواعظ: خدا نے اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایاہے کہ تارک نماز ملعون ہے اور اس کا پڑوسی بھی ملعون ہے اگر راضی ہو اور اگر میں حکم عدل نہ ہوتا تو کہدیتا کہ جتنے اس کی پشت سے قیامت تک پیدا ہوں وہ بھی سب ملعون ہیں اور حدیث میں ہے بے شک جبرئیلؑ ومیکائیل دونوں نے کہاہے خدا فرماتاہے جو نماز ترک کرے وہ توریت میں انجیل میں زبور میں فرقان میں ملعون ہے ۔ حادی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ ایک روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا تو ارشاد کیا جو اس کی محافظت کرے اس کے لئے نماز قیامت میں نور اور نجات

اور بُرہان ہوگی اور جو اس کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نہ نور ہوگی نہ برہان اور نہ نجات وہ قیامت کے روز فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی ابن خلف کے ساتھ سب سے نیچے طبقہ میں ہوگا اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور انھیں چاروں کے ذکر کرنے میں خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ کفر کرنے والوں میں سردار ہیں پس جس نے اپنی تجارت کی وجہ سے نماز چھوڑ دی وہ ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا اور جس نے اپنے ملک کی وجہ سے نماز چھوڑ دی وہ فرعون کے ساتھ ہوگا اور جس نے اپنے مال کی وجہ سے نماز چھوڑ دی وہ قارون کے ساتھ ہوگا اور جس کی ریاست نے اس کو نماز سے باز رکھا وہ ہامان کے ساتھ ہوگا سمرقندی کی کتاب میں ہے پہلے زمانہ میں ایک شخص نے شیطان سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تیری طرح ہو جاؤں اس نے جواب دیا کہ نماز چھوڑ دے اور کبھی سچی قسم نہ کھا میں نے حنفیہ کی کتاب تتارخانیہ میں دیکھا ہے جس کی عورت نماز نہ پڑھتی ہو اسے چاہیئے کہ طلاق دیدے اگرچہ اس کے مہر دینے سے عاجز ہو کیونکہ اپنے ذمہ اس کا مہر لے کر خدا سے ملنا ایک بے نماز عورت سے صحبت کرنے سے بہتر ہے اور طبقات ابن السبکی میں میں نے دیکھا کہ ابن البارزیؒ نے فتویٰ دیا ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر اپنی عورت کو مارنا واجب ہے اور روضہ میں ہے کہ ماں باپ پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو طہارت اور نماز اور شریعت کی باتیں سکھائیں جب وہ سات برس کے ہوں اور دس برس کی عمر میں اس کے لئے ماریں۔

مسئلہ: کسی نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنی عورت کے پاس سوائے منحوس دن کے کسی روز نہ آئے گا اور پھر علماء کی ایک جماعت سے اس کی نسبت دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ طلاق پڑ گئی کیونکہ سارے دن مبارک ہیں پھر اس نے شیخ عبدالعزیز دیرینیؒ سے دریافت کیا انھوں نے پوچھا کیا تو نے آج صبح کی نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں انھوں نے کہا کہ اپنی عورت کے پاس جا کیونکہ تجھ پر یہ دن منحوس ہے۔ **فائدہ**: ابن عمادؒ نے توفیق الاحکام میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کو ذمیہ عورت بشرائطہا نکاح کے لئے میسر آئی ہو اور ایک مسلمان عورت جو کاہلی سے نماز پڑھتی ہو تو ایسی حالت میں بہتر ہے کہ ذمیہ سے نکاح کرے نہ بے نمازی عورت سے کیونکہ جب اس نے ترک نماز پر اصرار کیا تو وہ امام احمدؒ کے مذہب کے موافق مرتد ہو گئی اور یہ ہمارے نزدیک ایک وجہ ہے پس اس کا نکاح مختلف فیہ ٹھیرا اور ذمیہ سے نکاح بالاتفاق صحیح ہے۔ **فائدہ**: بعض مفسرینؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ[1] کے ذیل میں بیان کیا اِصْبِرُوْا سے مراد ہے کہ نماز صبح پر جمے رہو اور صَابِرُوْا سے نماز ظہر پر اور رَابِطُوْا سے نماز عصر پر اور اتَّقُوا اللّٰہَ سے مراد ہے کہ نماز مغرب کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو امید ہے کہ تم نماز عشاء کے پڑھنے سے فلاح پا جاؤ۔ **حدیث** میں ہے کہ فرشتے نماز فجر کے تارک سے کہتے ہیں اے فاجر بدکار اور ظہر کے تارک سے اے خاسر نابکار اور عصر کے تارک سے اے عاصی گنہگار اور مغرب تک کے تارک سے اے کافر ناشکر گذار اور عشاء کے تارک سے اے مضیع نابکار خدا تجھے برباد کرے **فائدہ**: میں نے نیشاپوریؒ کی کتاب نزہتہ میں دیکھا ہے کہ آدم علیہ السلام رات کے وقت اُترے تھے جب فجر طلوع ہوئی تو انھوں نے تاریکی سے روشنی میں نکل آنے کے شکریہ میں دو رکعت نماز ادا کی اور ابراہیمؑ پہ چار چار

---

[1] اے ایمان والو صبر کرو اور جمے رہو اور محافظت رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو امید ہے کہ تم فلاح پا جاؤ ۱۲

فکریں اکٹھی ہوگئی تھیں ذبح کی فکر، فدیہ کی فکر، حکم کے بجا آوری کی فکر۔ اور غربت کی فکر۔ جب خدا نے ان کو اس سے رہائی دی تو انھوں نے زوال کے بعد خدا کے شکریہ میں چار رکعت ادا کی اور یونسؑ کو چار چار تاریکیوں نے گھیر لیا تھا اپنی قوم پر غصہ کرنے کی تاریکی۔ رات کی تاریکی۔ سمندر کی تاریکی۔ اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جس مچھلی کے پیٹ میں وہ تھے وہ دوسری مچھلی کے پیٹ میں تھی خدا نے جب ان کو عصر کے وقت اس سے نکالا تو انھوں نے چار رکعت نماز ادا کی اور حضرت عیسٰیؑ نے اپنے سے الوہیت کی نفی کے شکریہ میں خدا کے لئے دو رکعت نماز ادا کی اور ان کی والدہ نے خدا کے لئے الوہیت ثابت کرنے کے شکریہ میں ایک رکعت ادا کی (یہ تین رکعتیں مغرب کی ہوگئیں) اور موسٰیؑ نے چار فکروں سے رہائی پانے کے شکریہ میں چار رکعتیں ادا کی تھیں وہ فکریں یہ ہیں۔ راستہ گم ہونے کی فکر۔ بکریوں کے بھاگ جانے کی فکر۔ اور سفر کی فکر۔ اور اپنی زوجہ کی فکر۔ جب ان کے درد زہ شروع ہوا۔

مسئلہ :۔ اگر کسی نے نماز پڑھی اور کثرت سے لوگوں نے خبر دی کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے تو اس پر اعادہ واجب نہیں اور اگر طواف کیا اور بہت سے لوگوں نے خبر دی کہ اس نے پورا طواف نہیں کیا تو اسے ان کا قول مان لینا چاہیئے کیونکہ طواف میں زیادتی مبطل نہیں ہے رافعیؒ نے اس کو حج میں بیان کیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کیوں نماز کا اعادہ کیا تھا جب ذوالیدین نے آپ کو نماز کے کم پڑھنے کی اطلاع دی تھی اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے خبر دینے سے آپ کو یاد ہو گیا ہوگا۔ **عظمت** :۔ میں نے نیشاپوریؒ کی کتاب النزہتہ میں دیکھا ہے کہ اکابرین سے کسی نے دریائی سفر کیا تو دیکھا کہ مچھلیاں ایک دوسرے کو کھائے جاتی ہیں ان کو گمان ہوا کہ دریا میں قحط پڑ گیا ہے ایک ہاتف نے آواز دی کہ دریائے شور میں سے ایک بے نمازی نے پانی پینا چاہا تھا لیکن شوریت کے باعث اپنے منہ سے اس نے اگل دیا۔

حکایت :۔ ایک بار حضرت عیسٰیؑ کا ایک بستی پر گذر ہوا جہاں کثرت سے درخت لگے تھے۔ اور نہریں جاری تھیں وہاں والوں نے ان کی بڑی خاطر و مدارات کی ان کی فرماں برداری سے انھیں تعجب ہوا پھر تین برس کے بعد جو ادھر گذر ہوا تو دیکھتے کیا ہیں کہ درخت خشک ہو رہے ہیں اور نہریں سوکھی پڑی ہیں مکانات مسمار پڑے ہیں اس سے وہ نہایت متعجب ہوئے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اس بستی پر ایک بے نمازی کا گذر ہوا تھا اس نے اس کے چشمہ سے منہ دھو لیا تھا اس کا یہ اثر ہوا کہ چشمے خشک ہوگئے درخت مرجھا گئے اور ساری بستی ویران ہوگئی اے عیسٰی جب نماز دین کے ویرانی کا باعث ہے تو دنیا کی تباہی کا بھی سبب بن گئی۔ **فروع** اگر کسی کافر نے حالت کفر میں کسی واقعہ کو دیکھا تھا اور پھر اسلام لانے کے بعد اس کی شہادت دی تو مقبول ہے اور اگر تارک نماز نے کوئی واقعہ دیکھا تھا اور توبہ کرنے کے بعد بھی شہادت دی تو مقبول نہیں اگر کسی مضطر کو ایک یہودی اور ایک بے نمازی ملے تو بھوک کی حالت میں بے نمازی کو کھانا جائز ہے لیکن ذمی کو قتل کرنا جائز نہیں اور اگر کوئی کہے کہ فلاں یہودی کے لئے میں نے اپنا گھر وقف کر دیا تو صحیح ہے اور اگر کہا کہ فلاں بے نمازی کے لئے وقف کر دیا تو صحیح نہیں۔

فوائد۔ پہلا فائدہ :۔ حضرت آدم کو سب سے پہلے اسرافیلؑ نے سجدۂ تحیۃ ادا کیا تھا۔ قرطبیؒ نے تذکرہ

میں بیان کیا ہے کہ عربی میں اسرافیلؑ کا ترجمہ عبدالرحمٰن ہے خدا نے اُن کا یہ اعزاز کیا کہ اُن کی دونوں آنکھوں کے سامنے پورا قرآن لکھدیا دیکھو مخلوق کو (حکم خدا سے) سجدہ کرنے کا تو یہ ثمرہ ملا پھر بھلا جو خدا کو عبادت کے بہتیرے سجدے کیا کرتا ہوا اس کو کیا کچھ مرتبہ نہ ملے گا کیا معرفت اور ایمان اس کے دل میں رقم نہ کر دیا جائیگا جب کوئی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے رے تباہی ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا تو اُسے جنت ملی اور مجھے حکم ہوا اور میں نے سجدہ نہ کیا اس لئے میرے لئے دوزخ ہے۔ **دوسرا فائدہ**: آیت اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ میں لفظ اَنْتَ اس لئے بڑھا دیا گیا ہے تاکہ زَوْجُکَ کا عطف صحیح ہو جائے کیونکہ ضمیر مستتر پر بلا تاکید ضمیر منفصل کے عطف صحیح نہیں اس کی نظیر فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا ہے (یہ ایک عربی نحوی قواعد کی ایک بات تھی جو مؤلف نے بیان کر دی ہے) نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں ابلیس کے متعلق علماء کا اس بات میں اختلاف بیان کیا ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہے یا شیطان میں سے اور صحیح یہ ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہے کیونکہ یہ کہیں منقول نہیں کہ فرشتوں کے سوا کسی اور کو بھی حضرت آدمؑ کے سجدہ کا حکم کیا گیا ہو اور اصل مستثنیٰ میں یہ ہے کہ مستثنیٰ منہ کے جنس سے ہو رہا خدا کا اس کو قیامت تک کی مہلت دینا وہ اس لئے ہے کہ اُس کے گناہ بہت ہو جائیں اور زیادہ عذاب دیا جائے۔ کشاف میں ہے کہ مہلت دینے سے بندوں کا امتحان کرنا مقصود ہے کہ اس کی کہاں تک مخالفت کرتے ہیں کیونکہ اس میں ان کو بہت بڑا ثواب ملے گا امام رازی نے خدائے تعالیٰ کے قول اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ جن ایک قسم کے فرشتے ہیں جو اور فرشتوں کی نظروں سے مخفی رہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ تمام ملائکہ کو جن کہتے ہیں کیونکہ نظر سے مخفی رہتے ہیں خدا کا ارشاد ہے وَجَعَلُوْا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجِنَّۃِ نَسَبًا یعنی انھوں نے خدا اور جنوں کے مابین رشتہ داری قرار دی ہے حالانکہ یہاں جنوں سے فرشتے مراد ہیں اور اکثر کا قول یہ ہے کہ تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم ہوا تھا اور بعض نے کہا ہے صرف ملائکہ زمین کو حکم ہوا تھا اور کشاف میں کہا ہے کہ جب آدمؑ اور حوّا نے درخت کھا لیا تو دونوں کے سامنے ایک دوسرے کی شرمگاہیں کھل پڑیں حالانکہ کھانے کے قبل ایک دوسرے کو نظر نہیں آتی تھیں اور کھانے کے بعد بھی سوائے اُن کے اور کسی کو نظر نہیں آئیں وہب نے بیان کیا ہے کہ کھانے سے پیشتر آپ کا لباس نور کا تھا اور ابن جبیر نے کہا ہے کہ نہایت خوبصورت ناخنوں کا لباس تھا **تیسرا فائدہ**: چونکہ حضرت آدمؑ نے سجدہ کے لئے اپنا سر جھکا دیا تو خدا نے اُن کو یہ اعزاز بخشا کہ اُن کا کھانا اُٹھ کر اُن کے منہ تک پہونچتا ہے بخلاف اور چوپایوں کے **چوتھا فائدہ**: سجدہ کے دوبارہ اور رکوع کے ایک بار مقرر ہونے کی حکمت بعض نے یہ بیان کی ہے کہ فرشتوں نے جب حضرت آدمؑ کو سجدہ کر کے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور خدا نے اُس سے ناراض ہو کر ہاتھ اٹھا لیا اُس پر سجدے میں وہ پھر گر پڑے تاکہ خدا کا شکر بجا لائیں کہ خدا نے اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ان کا مددگار ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جبرئیل کا اقتدا کیا تھا تو سجدہ سے سر اٹھا لیا تھا جب آپ کو معلوم

ہوا کہ جبرئیلؑ ابھی سجدہ ہی میں ہیں تو دوبارہ سجدہ میں چلے گئے۔
مسئلہ: اگر قصداً کوئی رکوع یا سجدہ زیادہ کردے تو اگر تنہا پڑھتا ہے تو نماز باطل ہو جائے گی اور اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدے سے سر اٹھائے اگرچہ قصداً ہی ہو تب بھی مناسب ہے کہ پھر اسی طرح رکوع یا سجدے میں چلا جائے اور بعض نے کہا ہے وجہ یہ ہے کہ چونکہ سجدہ خدا کو زیادہ محبوب ہے اس لئے دو سجدے مقرر ہوئے چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سجدہ مخفی سے بڑھکر اور کسی شئے سے بندہ خدا کا قرب نہیں حاصل کرتا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کوئی مسلمان خدا کا ایک سجدہ نہیں کرتا جس سے اس کا درجہ بلند نہ ہو جاتا ہو اور ایک گناہ مٹ نہ جاتا ہو اور بعض نے کہا ہے رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کے لئے جھکنا بھی تو ایک رکوع ہو گیا اس طرح سے بھی اشکال دور ہو سکتا ہے اور سوال اٹھ سکتا ہے۔ **پانچواں فائدہ**: جب بندہ سجدہ میں سُبْحَانَ[۱] رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے میرے بندے تو (بھی) بلند ہی ہے خدا کا ارشاد ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یعنی تم ہی بلند تر ہو۔ **چھٹا فائدہ** سجدہ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ سجدہ ایک لاکھ بیس ہزار برس کی عبادت کے برابر ہے اور یہ اس طور پر کہ ابلیس نے جب وہ جنت کا خازن تھا خدا کی چالیس ہزار برس عبادت کی تھی اور چالیس ہزار برس فرشتوں کا معلم رہا تھا اور چالیس ہزار برس زمین میں جہاد کرتا رہا تھا جب اس نے حضرت آدمؑ کو ایک سجدہ نہ کیا تو خدا نے اس کی ساری عبادت اس کے منہ پر ماردی اور ایک شخص نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اے حضرتؐ خدا سے دعا فرمائیے کہ خدا مجھے بھی ان لوگوں میں سے بنادے جن کی آپ شفاعت کریں گے اور جنت میں آپ کی رفاقت مجھے نصیب کرے آپ نے فرمایا اچھا سجدوں کی کثرت کر کے تم بھی سہارا لگاؤ اور میری مدد کرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اپنے جی سے دنیا کی کوئی بات نہ کرتا ہو تو خدا اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دیگا اور ایک روایت میں ہے خدا سے جو مانگے گا اسے عطا کرے گا۔
ساتواں فائدہ: جب قیامت قائم ہوگی اور لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو مسلمانوں کے پاس فرشتے آئیں گے اور وہ اپنے سروں سے مٹی پوچھیں گے لیکن ان کی پیشانی پر پھر بھی باقی رہیگی پھر فرشتے پوچھیں گے تب بھی دور نہ ہوگی اس وقت ایک منادی ندا کرے گا کہ یہ ان کی محرابوں (جہاں انھوں نے نماز پڑھی تھی) کی مٹی ہے قبروں کی نہیں اسے رہنے دو تاکہ جنت میں شناخت ہو جائے کہ یہ میرے خادم لوگ ہیں۔ **مسئلہ**: نمازی کو پیشانی سے مٹی پوچھنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو جو سجدہ کر کے مٹی پوچھ ڈالا کرتا تھا یہ فرمایا تھا خدا تیرا چہرہ خاک آلودہ کرے ہاں میں نے حلیہ کے منتخب میں انسؓ کی روایت دیکھی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیر چکتے تھے تو اپنے داہنے ہاتھ سے پیشانی پوچھ ڈالا کرتے تھے اور فرماتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ[۲] الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔
(بشارت) جب قیامت ہوگی تو ایک گروہ پل صراط پر کھڑا روتا ہوگا ان سے کہا جائیگا پل صراط پر سے گذر جاؤ وہ کہیں گے ہمیں دوزخ کا خوف آتا ہے جبرئیلؑ ان سے کہیں گے تم سمندر پر کیسے گذرتے تھے وہ جواب دینگے جہازوں

۱؎ میں اپنے رب اعلیٰ کی تسبیح کرتا ہوں ۱۲ ۲؎ اس کے نام خدا سے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا مہربان اور رحم والا ہے اے اللہ میری فکر و غم دور کردے ۱۲

پر اسوقت وہ مسجدیں جنمیں وہ نماز پڑھتے تھے لائی جائینگی جو جہازوں کے مثل ہونگی اور وہ اُن پر سوار ہوکر پلصراط پر سے گذر جائینگے
اور بروایت انسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا دنیا کی مسجدوں کا حشر اس طرح ہوگا کہ گویا
وہ بختی اونٹ ہیں جن کے پر سفید ہونگے عنبر کے گردنیں زعفران کی سر مشک کے اور مہار زبرجد کی اور مؤذن ان کو کھینچے لئے جاتے
ہوں گے اور مسجدوں کے امام پیچھے سے ہنکاتے جائیں گے اور نماز کی محافظت کرنے والے اُن کے پیچھے ہوں گے
میدان قیامت میں وہ گذریں گے لوگ پوچھیں گے یہ لوگ مقرب فرشتے ہیں یا انبیائے مرسل کہا جائیگا یہ امت محمدی
میں سے جماعت کی نماز پر محافظت کرنے والے لوگ ہیں ۔ **فائدہ** خبر میں آیا ہے کہ مؤذن جب پل صراط پر آئیں گے
تو وہاں اُن کو نور کی سانڈنیاں ملینگی جن پر یاقوت اور زبرجد کی زین کسی ہوگی وہ اُن کو لے کر پل صراط پر سے اتر
جائیں گے اور ایک ایک مؤذن چالیس چالیس ہزار کی شفاعت کرے گا اور مؤذن کے نور میں ہزار مرد اور ہزار
عورتیں چلیں گی اور انشاء اللہ باب فضیلت ائمہ میں فضل اذان میں ایک بڑی خدمت آتی ہے اور حدیث میں ہے
اگر لوگ جانتے کہ اذان دینے میں کیا کچھ ہے تو تلواروں سے اس پر لڑمرتے ابن حجرؒ نے بیان کیا ہے کہ لفظ خبر اور حدیث
مترادف الفاظ ہیں یعنی دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ حدیث وہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے مروی ہو بروایت جابر بن عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہے آپنے فرمایا ثواب سمجھ کر اذان کہنے والے اذان کہتے ہوئے اپنی قبر سے نکلیں گے اور قیامت میں سب
سے پہلے لباس جنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنایا جائیگا پھر خلیل اللہؑ کو پھر رسولوںؑ کو پھر نبیوںؑ کو پھر ان مؤذنوں
کو جو ثواب سمجھ کر اذان کہتے ہوں پھر اُن سے یاقوت سرخ کی سانڈنیاں لئے ہوئے فرشتے آملیں گے ہر ایک کے
ساتھ ستر ہزار فرشتے قبر سے میدان محشر تک مشایعت میں جائیں گے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جب مومن اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھلجاتے ہیں پھر جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو جنت کی باکرہ عورتیں اُس کے لئے بناؤ سنگار کر کے تیار ہوجاتی ہیں پھر جب اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے فرشتے کہتے ہیں خدا کے سامنے اپنی حاجت پیش کر کیونکہ خدا تیری تمام حاجتیں پوری
کردیگا ۔ **لطیفہ**: جو ایام حج میں خواب میں اذان کہتے دیکھتا ہے اُسے حج نصیب ہوتا ہے اور جو ایسے وقت
جب نماز کا وقت نہ ہو اذان کہتے دیکھے اُس پر خصومت کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر عورت اپنے کو اذان کہتے دیکھے
تو بیمار پڑتی ہے ایک شخص نے ابن سیرین سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا میں مردوں کے منہ اور عورتوں
کی شرمگاہوں پر مہر لگا رہا ہوں انھوں نے کہا تم رمضان میں قبل فجر اذان کہدیا کرتے ہو اور لوگوں کو کھانے
اور جماع سے باز رکھتے ہو۔ **فائدہ**: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار مؤذن تھے پہلے بلال بن
رباح اُن کی والدہ کا نام حمامہ تھا یہ اسلام میں پہلے مؤذن ہیں ۲۰ سنہ ہجری میں دمشق میں ان کا انتقال ہوا رہے بلال
بن حارث صحابی اُن کا ۶۰ سنہ ہجری میں بصرہ میں انتقال ہوا ہے دوسرے ابن ام مکتوم ان کا نام عمر تھا اور اکثروں
کے نزدیک یہ مدینہ شریف میں اذان دیا کرتے تھے تیسرے سعد بن عائذ یہ عمار بن یاسر کے آزاد کردہ غلام تھے اُن

کو سعد بن قرظ بھی کہتے ہیں کیونکہ جب یہ کسی شئے کی تجارت کرتے تھے نقصان اٹھاتے تھے پھر قرظ یعنی ببول وغیرہ کے پتوں کی تجارت برابر کرتے رہے یہ مسجد قبا میں اذان دیتے تھے چوتھے ابو محذورہ ان کا نام سلیمان تھا اور بعض نے جابر بتایا ہے اور بعض نے سمرہ بن معیر کہا ہے واللہ اعلم ۔

مسائل ۔ پہلا مسئلہ: اگر کافر اذان دے تو اس کے اسلام کا حکم دیدیا جائیگا بشرطیکہ عیسوی نہ ہو اور عیسوی ایک فرقہ ہے جو عیسیٰ بن یعقوب یہودی کی طرف منسوب ہے اُن لوگوں کا اعتقاد تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف عرب ہی کے رسول ہیں حالانکہ آپکی رسالت ہر مکلف کے لئے عام ہے پس جب تک آپ کی رسالت کے ہر مکلف کی جانب عام ہونے کا اعتقاد نہ کیا جائے اسلام صحیح نہیں ہوتا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا یعنی خدا بابرکت ہے جس نے اپنے بندہ پر اس لئے قرآن نازل کیا ہے کہ وہ سارے عالم کے لئے نذیر بن جائے ۔ **دوسرا مسئلہ**: نوزائیدہ بچہ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا مستحب ہے اور نیز جنون کے پھیل پڑنے کے وقت اذان دے اور یہ صرع کی کثرت سے پہچانا جاتا ہے اور عورتوں کے لئے اذان دینا خلاف استحباب و نامناسب ہے اور اگر وہ اذان کہے تو اُسے چاہیئے کہ اس سے زیادہ آواز بلند نہ کرے کہ جتنے میں اُس کے ساتھی یا خود سُن لے زیادہ آواز بلند کرنا حرام ہے اور بعض نے کہا ہے حرام نہیں جیسے کہ تلبیہ میں ہاں چلانا اس کے لئے نامناسب ہے اسی طرح خنثی کے لئے بھی چلانا مناسب نہیں البتہ عورت ایک ہو یا کئی اُن کے لئے اقامت (یعنی تکبیر کہنا) مستحب ہے اور اذان وقت کا حق ہے اس لئے غیر وقت میں کہنا درست نہیں سوائے صبح کے پس وہ نصف شب سے ہے اور مؤذن کے لئے اسلام تمیز اور مرد ہونا شرط ہے بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے اور اگر اثنائے اذان میں وضو شکست ہوگیا تو اذان پوری کرے اس میں کراہت نہیں ۔ **تیسرا مسئلہ**: اگر بقصد تبلیغ مکبر تکبیر کہے تو رافعی اور نووی کے قول کے موافق نماز باطل ہوجائے گی لیکن صحیح یہ ہے جیسا کہ حاوی صغیر کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ باطل نہیں ہوتی اور شرح وسیط میں حموی نے بھی اسی کا یقین ظاہر کیا ہے اور اذان اور اقامت کا جمع کرنا مستحب ہے اس طرح کہ جو مؤذن ہو وہی اقامت کرے اس کو ماوردی نے کہا ہے اور اگر صرف ایک ہی پر اقتصار کرنا چاہیئے تو اذان افضل ہے اور میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ اگر امام اس نیت سے تکبیر میں آواز بلند کرے کہ مقتدی سُن لیں تو بلا خلاف نماز صحیح ہے ۔

فوائد ۔ پہلا فائدہ: ترغیب و ترہیب میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کی صفوں کے درمیان میں کھڑے ہوکر فرمایا کہ اے عورتو! جب تم اس حبشی (یعنی حضرت بلال رضؓ) کی اذان اور اقامت سُنا کرو تو تم بھی جو کچھ یہ کہے کہتی جایا کرو کیونکہ تم کو ہر حرف کے بدلہ میں دس لاکھ درجے ملیں گے حضرت عمرؓ بولے یہ تو عورتوں کے لئے ہے اور مردوں کے لئے کیا ہے آپ نے فرمایا دگنی دگنی اے عمر اور مستحب ہے کہ بعد فراغ کے ہر کلمہ کا جواب اسی طرح علیحدہ دے سوائے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے جس کے معنی

ہیں نماز کی طرف چلو فلاح کی طرف واس کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے **دوسرا فائدہ** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو نماز کے لئے اذان دینے والے کو سن کر کہے مَرْحَبًا بِالْقَائِلِیْنَ عَدْلًا مَرْحَبًا بِالصَّلٰوةِ اَهْلًا وَسَهْلًا خدا اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے بیس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے بیس لاکھ درجے بلند کرتا ہے محب طبری نے کہا ہے کہ مرحبا کے معنی ہیں تم فراخی میں آگئے کیونکہ رحب کے معنی کشادہ مکان کے ہیں اور اہلاً سے مراد ہے کہ متوحش نہ ہو **تیسرا فائدہ** جابر بن عبداللہ کا قول ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مؤذن کی اذان کے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِّیْ رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهٗ[1] خدا اس کی دعا قبول فرما لیتا ہے اور انسؓ نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب موذن اذان کہتا ہے تو حور عین بناؤ سنگار کر لیتی ہیں اور جب اقامت ہوتی ہے اور وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہتا ہے اور بندہ پڑھتا ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّزَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ تو وہ آمین کہتی ہیں اور اگر وہ یہ نہیں پڑھتا تو آپس میں کہتی ہیں چلو اسے ہماری ضرورت نہیں ہے۔ **چوتھا فائدہ** جب قیامت قائم ہوگی تو نمازیوں کی جماعتوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا اول جماعت آفتاب کے مانند آئے گی فرشتے ان سے پوچھیں گے تم کون ہو وہ کہیں گے ہم نماز کی محافظت کرنے والے ہیں وہ پوچھیں گے تمھاری محافظت کا کیا حال تھا کہیں گے جب ہمیں اذان کی آواز سنائی دیتی تھی تو ہم مسجد میں ہوتے تھے پھر دوسری جماعت چودھویں رات کے چاند کی طرح آئے گی ان سے فرشتے پوچھیں گے تم کون ہو وہ کہیں گے ہم نماز کی محافظت کرنے والے ہیں وہ پوچھیں گے تمہاری محافظت کا کیا حال تھا وہ جواب دیں گے کہ ہم قبل از وقت وضوء کر لیا کرتے تھے اور اذان سنتے ہی حاضر ہو جاتے تھے پھر ایک اور جماعت ستاروں کی مثل آئے گی فرشتے ان سے پوچھیں گے تم کون لوگ ہو وہ جواب دیں گے ہم نماز کی محافظت کرنے والے ہیں وہ پوچھیں گے تمھاری محافظت کا کیا حال تھا وہ کہیں گے ہم اذان سننے کے بعد وضوء کر لیتے تھے **پانچواں فائدہ**: اذان اور اقامت سنت ہے اور بعض نے فرض کفایہ کہا ہے اور اوزاعی اور عطا اور مجاہد نے کہا ہے کہ اقامت واجب ہے جو اقامت چھوڑ دے اس کی نماز باطل ہے اور اس پر اعادہ واجب ہے اس کو قرطبی نے اول سورۂ بقرہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے اور اصحاب وجوہ اور اصحاب شافعی میں سے احمد بن بشار اذان جمعہ کے وجوب کے قائل ہیں جیسا کہ ابن خیران اور اصطخری نے بیان کیا ہے۔

طبقات ابن السبکی میں ہے جس نے میدان میں اذان کہہ کر نماز پڑھی ہو پھر قسم کھائے کہ میں نے جماعت کی نماز پڑھی ہے تو حانث نہ ہوگا کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے نمازی کے پیچھے نماز

---

[1] اے اللہ اے اس کامل پکار اور قیام کئے جانے والی نماز کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج اور اے اللہ مجھ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد پھر کبھی ناراض نہ ہو۔ اور حور عین کو میری زوجہ بنا دے ۱۲۔

پڑھتے ہیں اور انکے والد یعنے علامہ تقی الدین سُبکی رح نے اس کی موافقت کی ہے ۔ **چھٹا فائدہ**: بروایت ابوہریرہ رض حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تاریکی میں مسجدوں کی طرف چلنے والے ہی خدا کی رحمت میں گھسنے والے ہیں اور بعض نے خدا کے قول فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قیام صلوٰۃ کے بعد داخل ہوا اور مقتصد وہ ہے جو اذان کے بعد داخل ہوا اور سابق بالخیرات وہ جو اس سے پہلے سے داخل ہو رہے اور عمر بن عبد العزیز نے خدائے تعالیٰ کے قول اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ انھوں نے نمازوں کے اوقات کو ضائع کر دیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اول وقت خدا کی رضامندی درمیانی وقت خدا کی رحمت اور آخری وقت خدا کی معافی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میری امت کے یہودیوں کو سلام نہ کیا کرو عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اذان سن کر جماعت میں حاضر نہیں ہوتے کعب احبار نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کا قول وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ[لے] نماز باجماعت کے تارکین کے بارے میں نازل ہوا ہے ۔ **ساتواں فائدہ**: ابن عباس رض نے کہا ہے کہ جو مسجد میں یا ایسے مقام میں جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہو داخل ہوتے وقت داہنا پیر آگے بڑھائے اور بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے تو اس کے لئے خدا ہزار آدمیوں کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور ایسے ہزار کہ ان میں سے ہر ایک ہزار برس تک زندہ رہا ہو اور حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ[لے] پڑھتے تھے اور آپ نے فرمایا جب کوئی یہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے آج تمام دن یہ مجھ سے بچ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلنا چاہتا ہے تو شیطانی لشکر میں پکار پڑ جاتی ہے اور جیسے شہد کی مکھیاں یعسوب یعنی اپنے سردار مکھی کے پاس جمع ہوتی ہیں وہ سب جمع ہو جاتے ہیں اس لئے جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا کرے تو کہہ لیا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ[سے] کیونکہ اگر وہ یہ کہے گا تو پھر اسے ضرر نہ ہوگا اس کو اذکار میں ذکر کیا ہے یعسوب شہد کی نر منصور کو کہتے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور جب باہر آتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ یہ بھی اذکار میں مذکور ہے ۔

لے حالانکہ وہ سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے اور وہ بھلے چنگے تھے یعنی مریض نہ تھے ۱۲

لے میں خدائے بزرگ اور اس کی وجہ کریم اور غلبۂ قدیم کی برکت سے شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں ۔

سے اے اللہ میں شیطان سے اور اس کے لشکر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں ۔

. . . .

آٹھواں فائدہ: زبیرؓ بن عوام نے جن کی والدہ صفیہؓ بنت عبد المطلب ہیں کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اول شب یا اول روز اس دعا کو پڑھتا ہے خدا اُس کو شیطان اور اُس کے لشکر سے بچائے رکھتا ہے وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ [1] اور اُن کے صاحبزادہ حمزہ کی دعا اذکار صبح وشام میں پہلے گذر چکی ہے۔

نواں فائدہ: زبیر بن عوام عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راہ خدا میں انھوں نے سب سے پہلے تلوار کھینچی تھی اوائل اسلام میں یہ اسلام لائے تھے جب کہ ان کی عمر پندرہ برس کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ اس وقت یہ آٹھ برس کے تھے اور ان کے لڑکے کا نام عروہ تھا جو فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں علم کی فضیلت کے باب میں ان کا ذکر آتا ہے ابن شہاب کا قول ہے کہ عروہ دریائے ناپید اکنار تھے اعیان تابعین میں ان کا شمار ہے ۹۹ھ ننانوے ہجری میں ان کا انتقال ہوا **دسواں فائدہ** ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو داہنا پیر آگے بڑھاتے اور فرماتے وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا [2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ وَعَلٰی كُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَاَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَفُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اور جب باہر آتے بایاں پیر آگے بڑھاتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ [3] صُبَّ عَلَیَّ الْخَیْرَ صَبًّا وَلَا تَنْزِعْ عَنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا كَدًّا اس کو قرطبی نے سورۂ جن میں روایت کیا ہے **گیارھواں فائدہ** ابن ہ روایت ابوذرؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے ابوذر بے شک جب تک تو مسجد میں بیٹھا رہے گا جتنی سانسیں تو لے گا ہر ہر سانس کے عوض میں خدا تجھے جنت میں ایک ایک درجہ عطا فرمائیگا اور تجھ پر فرشتے درود بھیجتے رہیں گے اور جتنی سانسیں تو لے گا ہر ہر سانس کے عوض میں تیری دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیرے دس دس گناہ مٹائے جائیں گے۔ ابن بطال نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ مسجد میں بات کرنا ایسی خطا ہے جس کی وجہ سے بات کرنے والا فرشتوں کے استغفار اور دعا سے جس کی برکت کی امید ہوا کرتی ہے محروم ہو جاتا ہے اور نہ ہو تو بھی اُس کے لئے عذاب ہے کیونکہ اُس نے اُن کو بدبو سے تکلیف پہونچائی۔ بخلاف ناک چھینک کر ڈال دینے کے کیونکہ وہ بھی اگرچہ حرام ہے لیکن اُس کا ایک کفارہ ہے یعنی اُس کو چھپا دینا پس جو کامل فضیلت کا خواستگار ہو وہ مسجد میں باطہارت ٹھیرا کرے اگرچہ علما نے محدث کے اعتکاف کو جائز رکھا ہے۔ **بارھواں فائدہ**: تحیۃ المسجد سنت مؤکدہ ہے اگرچہ جمعہ کے روز خطیب منبر پر ہو کیونکہ سلیکؓ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے تو وہ آکر بیٹھ گئے تھے آپ نے انھیں فرمایا تھا اے سلیک کھڑے ہو کر دو

---

[1] خدا کے نام سے جو شان والا ہے جس کی برہان باعظمت ہے جس کی حکومت شدید جو خدا نے چاہا ہوا میں شیطان سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں [2] بیشک مسجدیں خدا کی ہیں پس خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکارو اے اللہ میں آپ کا بندہ اور آپ کی زیارت کرنے والا ہوں اور ہر اس شخص پر جسکی زیارت کی جائے حق ہوتا ہے اور آپکی ان سب میں بہتر ہیں جنکی زیارت کیجائے میں آپکی رحمت کے صدقہ میں درخواست کرتا ہوں کہ دوزخ سے میری گردن چھڑا دیجئے [3] اے اللہ مجھپر خیر کی بوچھار کر دیجئے اور اپنا بہتر عطیہ مجھ سے نہ چھینئے اور دنیا کو میرے لئے باعث کدو...

رکعتیں پڑھو لیکن مختصر پڑھنا پہلی رکعت میں قُلْ یَآ اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھ لینا اور اگر مسجد میں عصر کے بعد بغیر قصد تحیۃ کے داخل ہو جب بھی پڑھ لینا چاہیئے اور نیز اوقات مکروہہ میں یعنی نمازِ صبح کے بعد آفتاب کے طلوع ہونے تک اور طلوع آفتاب سے ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے تک اور ٹھیک دوپہر کے وقت سوائے جمعہ کے روز کے اور عصر کے بعد نہ پڑھے (ابو حنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کے وقت اور ان اوقات میں نہ پڑھے)

تیرھواں فائدہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے نبی اللہ کونسا قطعۂ زمین سب سے زیادہ اچھا ہے اور کون سا سب سے بُرا آپؐ نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں یہاں تک کہ جبرئیلؑ سے پوچھ نہ لوں آپ نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا انھوں نے کہا مجھے بھی معلوم نہیں یہانتک کہ میں میکائیل سے پوچھ نہ لوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا سب سے بہتر قطعۂ زمین مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر قطعۂ زمین بازار' دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ کون قطعۂ زمین سب سے بہتر ہے انھوں نے کہا مجھے نہیں معلوم آپؐ نے فرمایا اچھا اس کی نسبت اپنے رب سے پوچھو اس پر وہ روئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلا کیا ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم اس سے کچھ پوچھیں وہ خود ہی جو چاہتا ہے ہمیں بتلا دیتا ہے اس کے بعد آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں سے آپ کے پاس آکر کہا سب سے بہتر قطعۂ زمین کا زمین میں خدا کے گھر ہیں پھر آپؐ نے پوچھا سب سے بدتر کونسا قطعۂ زمین ہے اس کے بعد بھی وہ آسمان پر چڑھ گئے اور آکر کہا سب سے بدتر قطعۂ زمین بازار ہیں اور میں نے بغوی کے مصابیح میں دیکھا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ میں اس وقت خدا کے اس قدر قریب ہو گیا کہ اتنا کبھی قریب نہ ہوا تھا آپؐ نے کہا کیا حالت تھی انھوں نے کہا میرے اور خدا کے درمیان ستر ہزار نور کے حجاب تھے پھر فرمایا سب سے بہتر مقام مساجد ہیں اور سب سے بدتر بازار ہیں۔

چودھواں فائدہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جایا کرتے تھے اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات خرید لاتے تھے لوگوں نے اس کی نسبت دریافت کیا آپؐ نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ جو کوئی اپنے اہل وعیال کے لئے سعی کرتا ہے تاکہ لوگوں کے پاس حاجت لے جانے سے انھیں باز رکھے وہ فی سبیل اللہ ہے اور ایک شخص نے کچھ اُٹھانے میں آپ کا ساتھ دینا چاہا آپؐ نے فرمایا جس کا بوجھ ہو وہی اُٹھانے کا زیادہ مستحق ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازار خدا کے خوان ہیں اور احیاء میں مذکور ہے کہ تو بازار جانے والوں میں سے سب سے پہلے اور وہاں سے نکل کر جانے والوں میں سے سب سے آخر نہ ہو اور علیؓ نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو بازار جائے تو کہہ لیا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور جو یہ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ میرے اس بندے نے میری یاد کی اور لوگ اُس سے غافل ہیں میں تمھیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اُسے بخشدیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بازار میں خدا کی یاد کرنے والے کے لئے ہر ہر بال کے عوض میں قیامت میں نور ہوگا اور ذکر کی فضیلت میں اس سے زیادہ بیان گذر چکا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جب تو بازار جایا کر تو یہ پڑھ لیا کر۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ

مَا فِيهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا[1]۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازار سہو اور غفلت کا مکان ہے جو خدا کی اس میں ایک بار تسبیح کرتا ہے اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ **پندرھواں فائدہ**: بروایت ابن عباس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا بے شک جب خدا کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو مسجد کا منتظم بنا دیتا ہے اور جب ناراض ہوتا ہے اس کو حمام کا منتظم بناتا ہے۔ بروایت انس رض حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جسے خدا سے محبت ہو وہ مجھ سے محبت کرے اور جسے مجھ سے محبت ہو وہ میرے اصحاب سے محبت کرے اور جسے میرے اصحاب سے محبت ہو وہ قرآن سے محبت کرے اور جسے قرآن سے محبت ہو وہ مساجد سے محبت کرے کیونکہ مسجدیں خدا کے صحن و مکانات ہیں خدا نے ان کے بلند کرنے اور پاک کرنے کا حکم دیا ہے اور انھیں برکت رکھی ہے پس وہ بھی مبارک ہیں اور اس کے لوگ بھی مبارک ہیں وہ بھی محبوب ہیں اس کے لوگ بھی محبوب ہیں پس وہ لوگ تو نمازوں میں لگے رہتے ہیں اور خدا اُن کی حاجتوں (کے پورا کرنے) میں لگا رہتا ہے وہ مساجد میں رہتے ہیں اور خدا اُن کی کاربرآری میں لگا رہتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ خدا نے اُس کے بلند کرنے کا حکم دیا ہے بعض نے اس کے متعلق کہا ہے کہ اس کی عمارت بلند کرنا مراد ہے اور بعض نے کہا ہے تعظیم و احترام سے اس کی شان بڑھانا مقصود ہے اور بعض نے کہا ہے نماز کے بعد اس کا بند کر دینا مراد ہے **مسئلہ**: اگر مسجد میں کوئی مثلاً گیہوں رکھدے تو اس پر اتنی جگہ کی اجرت جس میں گیہوں تھے لازم ہو جائگی اور اگر اُسے بند کر دیا تو ساری مسجد کی اجازت لازم ہوگی اور وہ مسجد کے کام میں صرف کی جائے گی۔ **سولھواں فائدہ** بروایت ابن عباس رض حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا مسجد میں ہنسنا قبر کی تاریکی ہے اور آپ سے مروی ہے ہر شئے کا کوڑا ہوتا ہے اور مسجد کا کوڑا الا واللہ اور بلی واللہ کہنا ہے اور جس نے مسجد سے مٹھی بھر مٹی نکال کر پھینکدی اُس کا ثواب میزان میں جبل احد کے برابر ہوگا اور دوسری حدیث میں ہے جس نے مسجد سے تکلیف دہ شئی کو نکال کر پھینکدیا خدا جنت میں اس کا گھر بنائیگا احیاء میں مذکور ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسجد میں باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے کہ چوپایہ گھانس کو کھاتا ہے۔

سترھواں فائدہ: میں نے قرطبی کی سورۂ نور کی تفسیر میں دیکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو مسجد میں چراغ جلاتا ہے جب تک اُس میں روشنی رہتی ہے فرشتے اور حاملین عرش ہمیشہ اس پر درود بھیجا کرتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر حور عین کا مہر ادا کرنا چاہے تو مسجد کا غبار جھاڑا کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری سے جب انھوں نے مسجد میں قنادیل لٹکائی تھیں فرمایا تھا کہ تم نے اسلام کو منور کیا ہے خدا تم کو دنیا اور آخرت میں منور کرے اگر میری کوئی لڑکی باقی ہوتی تو میں تمھارے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنی بیٹی کا اس کے ساتھ

---

[1] اے اللہ میں اس بازار کی بہتری اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

نکاح کردوں اور اس کے بعد پھر اپنی بیٹی کا اس کے ساتھ اس نے نکاح کر دیا۔ نووی نے کہا ہے کہ یہ پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے لوگوں کو قصے سُنا کر نصیحت کی اور سب سے پہلے مسجد میں چراغ روشن کیا اور اٹھارہ حدیثیں روایت کیں۔ اٹھارھواں فائدہ: مسجد میں کھانے اور پینے کے لئے بیٹھنا اور سونا اور کسی برتن میں پچھنے لگانا اور وعظ سننے کے ارادے سے ٹھہرنا جائز ہے لیکن اس میں بیع و شرا حرام ہے امام احمدؒ نے ایک شخص سے جو مسجد میں فروخت کر رہا تھا کہا تھا دنیا کے بازاروں کو جا یہ آخرت کا بازار ہے ابن عمادؓ نے کہا ہے مسجد میں کھانا جائز ہے بشرطیکہ مسجد کو آلودہ نہ کرے یا بدبودار شئے پیاز وغیرہ نہ کھائے دنیا کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا وہ بازار آخرت ہے اس کو اول سورۂ بقرہ کی تفسیر میں رازی نے نقل کیا ہے اور مسجد میں قرض ادا کرنا اور مانگنا اور گم شدہ شئے کو تلاش کرنا بھی مکروہ ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک جو نشہ میں ہو اس کو مسجد میں جانے سے روکنا چاہیئے لیکن کافر کو روکنا ضروری نہیں اور اس میں شافعیؒ بھی ان کے موافق ہیں سوائے مسجد حرام کے اور مسجد میں پیشاب کرنا حرام ہے اگرچہ برتن میں ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خدا کے واسطے مسجد بناتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے اور آپ نے عشرہ یعنی دس نہیں فرمایا باوجودیکہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے اس لئے کہ بعض نیکیاں بعض سے بڑی ہوتی ہیں اور یہ گھر دنیا کے دس گھروں سے بھی زیادہ بڑا ہے اس کو ابن عماد نے کشف الاسرار میں بیان کیا ہے اور ان کی تسہیل المقاصد میں بھی مذکور ہے کہ جتنے لوگ مسجد بنانے میں شریک ہوتے ہیں ہر ایک کیلئے خدا جنت میں گھر بناتا ہے جیسے کہ جب کسی غلام کے آزاد کرنے میں کئی لوگ شریک ہوں تو سب کو دوزخ سے رہائی ملتی ہے۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک صالحہ عورت تھی جو نماز کی پابندئ وقت کے ساتھ محافظت کیا کرتی تھی اور اس کا خاوند کافر تھا اس نے اس کو منع کیا اس عورت نے نہ مانا پھر اس کے پاس کچھ مال ودیعت رکھدیا اور پھر خود ہی اسے چرا لے گیا اور لیجا کر دریا میں پھینک آیا اس کو مچھلی نگل گئی صیاد نے وہ مچھلی پکڑی اور اتفاق سے اسی کے خاوند کے ہاتھ فروخت کی وہ عورت جو مچھلی بنانے بیٹھی تو وہ مال کی تھیلی اس کے پیٹ میں سے اس نے پائی اور پھر اسی جگہ جہاں پہلے وہ تھیلی رکھی تھی اٹھا کر رکھدی اس کے خاوند نے جب اس سے وہ مال طلب کیا تو اس نے لا کر دیدیا اسے بڑا تعجب آیا پھر جب اس نے روٹی پکانے کے لئے تنور جلایا تو اس کافر نے اسے اٹھا کر اس میں ڈال دیا وہ کہنے لگی یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ[1] لَیْسَ عَلَی النَّارِ جَلَدٌ پس حکم خدا سے آگ سرد ہوگئی۔ اگر کوئی مچھلی خریدے اور اس کے پیٹ میں جوہر نکلے تو وہ مشتری کا ہوگا یا بائع کا اس کا حکم باب برالوالدین میں آتا ہے۔

حکایت سمرقندیؒ نے ذکر کیا ہے کہ جب نماز نازل ہوئی تو ابلیس چیخ اٹھا اور اس کی فوج جمع ہوگئی اس نے ان کو اس کی اطلاع دی پھر ان سب نے پوچھا پھر کیا تدبیر کیجائے اس نے جواب دیا اس کے وقتوں سے غافل کر کے انھیں مشغول رکھا کرو کیونکہ اول وقت میں رحمت نازل ہوتی ہے انھوں نے کہا ہے ہم ایسا نہ کر سکینگے اس نے کہا اچھا جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تم میں سے چار اس کو گھیر کر کھڑے ہو جائیں ایک داہنی طرف اور وہ بھی داہنی طرف دیکھ

---

[1] یعنی اے واحد اے یکتا آگ پر مجھے قابو نہیں ہے ۱۲

اور ایک بائیں طرف اور وہ کہے بائیں طرف دیکھ اور ایک اوپر کی طرف اور وہ کہے اوپر دیکھ اور دوسرا نیچے کی طرف اور وہ کہے اپنے نیچے دیکھ جلدی کر جلدی کر پس اگر وہ ایسا نہ کریگا تو یہ نماز اسُ کے لئے چار سو نمازوں کے برابر لکھی جائے گی ۔

مسئلہ :۔ تطویل قیام افضل ہے پھر تطویل سجود پھر تطویل رکوع پس اگر قدر واجب سے زیادہ تطویل کرے یا سر لوچھے تو ابو اللیث نے کہا کہ اگر لوگوں کے دکھلانے کے لئے نماز کو دراز کرے تو نماز کا ثواب ملے گا نماز کے دراز کرنے کا نہیں اور دوسروں نے بیان کیا ہے اگر سم زائد کو واجب قرار دیں تو نماز باطل ہو جائے گی ورنہ نہیں **فائدہ** :۔ حضرت عیسیٰؑ سے مروی ہے طول قیام (یعنی نماز میں) پل صراط پر امان ہوگا اور طول سجود عذاب قبر سے امان ہوگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو قیام طویل کیا کرے گا خدا اسُ پر قیامت کے دن کا قیام آسان کر دے گا اور بعض آثار میں ہے نماز میں قیام طویل کرنا سکرات موت کو آسان کرتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا کے سامنے سجدہ دراز کیا کرو کیونکہ خدا کو یہ محبوب ہے کہ اپنے بندہ کو اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھے اور ابن عباسؓ سے سجدہ کے طویل کرنے کا ثواب پوچھا گیا تو جواب میں انھوں نے جنت میں ہمیشہ رہنا فرمایا جیسے کہ بت کو سجدہ کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۔ **مسئلہ** :۔ رات کو نماز خواہ ادا پڑھتا ہو یا قضا جہر سے پڑھے سوائے نماز جنازہ کے اور رات کی نفل میں جہر اور سر کے درمیان توسط اختیار کرے یعنی نہ بہت چلائے نہ بالکل آہستہ پڑھے اور طلوع شمس کے بعد قراءت آہستہ ہوتی ہے سوائے نماز جمعہ اور عیدین اور استسقاء کے اور جس کی نماز صبح فوت ہو جائے وہ نماز صبح کی قنوت (شافعیؒ کے مذہب کے موافق) منفرد ہو تو مطلقاً آہستہ پڑھے اور امام اسُ میں جہر کرے لیکن قراءت سے ذرا کم زور سے پڑھے

حکایت :۔ کوئی عابد بصرہ میں لکڑی خریدنے نکلا اور اسُ نے ایک تھیلی پائی جس پر لکھا تھا کہ اس میں ہزار اشرفیاں ہیں اسُی وقت اسُ نے اقامت صلوٰۃ کی آواز سُنی تو جھپٹ کر جامع مسجد چلا گیا اور تھیلی چھوڑ دی پھر بازار گیا اور لکڑی کا ایک گٹھا خریدا جب اسُ کو گھر میں لا کر جھاڑا تو وہ تھیلی اسُ کے بیچ میں سے نکلی تب وہ کہنے لگا اے اللہ جیسے آپ نے اپنے بندہ کا رزق نہیں فراموش کیا پس اسُے بھی ایسا بنا دیجئے کہ نمازوں کے وقت وہ آپ کو نہ بھولا کرے اس کو یافعیؒ نے ریاض الریاحین میں بیان کیا ہے ۔ میں نے کتاب العقائق میں دیکھا ہے کہ ایک اندھا نماز کا بڑا پابند تھا اور اس سے اس کو نقصان پہونچتا تھا ایک بار اسُ سے اسُ کی زوجہ کثرت نقصان کے باعث جھگڑا اٹھی وہ بے چارا فکرمند ہو کر رات کو سو رہا صبح جو ہوئی تو نماز جماعت کی برکت سے بینا ہو گیا ۔

عارف باللہ ابو سلیمان دارانی رحؒ نے کہا ہے کہ بغیر گناہ کے نماز جماعت نہیں چھوٹتی ہے میں نے نووی کی بستان العارفین میں دیکھا ہے انھوں نے بیان کیا کہ مجھے بیس برس تک احتلام نہ ہوا جس رات میں نے کعبہ کے گرد نماز عشاء جماعت سے ترک کر دی تو صبح مجھے نہانے کی حاجت ہو گئی **فائدہ** :۔ کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا اور بعض کا یہ قول ہے کہ حضرت آدمؑ کو احتلام ہوا تھا پھر انُ کی جنابت جب زمین پر پڑی تو اسُ سے خدا نے یاجوج و ماجوج

کو پیدا کیا ہے اس روایت کو قرطبیؒ نے تذکرہ میں ضعیف کہا ہے اور نوویؒ نے فتاوٰی میں کہا ہے یاجوج و ماجوج جمہور علما کے نزدیک حضرت آدمؑ و حواؑ کی اولاد میں سے ہیں واللہ اعلم۔ ایک بار حضرت عمرؓ کی نماز جماعت فوت ہوگئی تو انھوں نے زمین جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی خیرات کر ڈالی اور ان کے صاحبزادہ عبداللہ کی جب جماعت فوت ہوگئی تھی تو انھوں نے دن بھر روزہ رکھا رات بھر شب بیداری کی اور ایک غلام آزاد کیا **لطیفہ** ابن جوزیؒ نے بیان کیا ہے کسی مرد صالح کی نماز عشار کی جماعت فوت ہوگئی اس نے تنہا پچیس بار اس نماز کو ادا کیا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے اسی رات اس نے خواب میں گھوڑوں پر کچھ آدمیوں کو سوار دیکھا اور چاہا کہ ان کے ساتھ ہولے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم لوگوں نے تو جماعت سے نماز ادا کی ہے (بھلا ہمارا تیرا ساتھ کیا) خدائے تعالیٰ نے نماز پر مداومت اور محافظت کرنے والوں کی تعریف کی ہے پس اگر دریافت کیا جائے کہ مداومت اور محافظت میں کیا فرق ہے تو جواب دیا جائیگا کہ محافظت کے معنے یہ ہیں کہ نماز میں تمام واجبات اور سنن کی رعایت ملحوظ رکھی جائے اور مداومت یہ ہے کہ نماز ہمیشہ پڑھتا رہے پس مداومت کا تعلق نفس نماز سے ہے اور محافظت کا تعلق نماز کے احوال سے اس کو قرطبیؒ نے سورۂ سئال معارج میں بیان کیا ہے۔

فوائد۔ پہلا فائدہ ؛ بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر اس کے بعد مسجد گیا اور وہاں جا کر لوگوں کو دیکھا کہ نماز پڑھ چکے تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا ان لوگوں کو ملیگا جنھوں نے جماعت میں حاضر ہو کر نماز پڑھی تھی اور ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اس کو ابوداؤدؒ اور نسائیؒ اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلمؒ کی شرط کے موافق ہے۔

دوسرا فائدہ ؛ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے شک خدا اور فرشتے داہنی طرف کی صفوں پر درود بھیجتے ہیں اس کو ابوداؤد رحا اور ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صف اول سے اگر لوگ پچھڑتے رہیں گے تو یہاں تک نوبت آجائے گی کہ خدا ان کو پیچھے ہٹا کر دوزخ میں پہنچا دے گا اس کو ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو صف سے ملا خدا اس سے ملیگا اور جو صف سے الگ ہوگیا خدا اس سے الگ ہوجائیگا۔ **تیسرا فائدہ** ؛ میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ اگر کوئی جامع مسجد میں داخل ہوا اور اس نے دیکھا کہ امام نماز میں ہے لیکن وہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر صف تک جاؤں گا تو ایک رکعت فوت ہوجائے گی اور اگر مسجد کے سرے ہی پر پڑھوں گا تو پوری نماز مل جائے گی تو اس کے متعلق نوویؒ نے یہ کہا ہے کہ مجھے اس مسئلہ میں کوئی نقل نہیں ملی لیکن ظاہر یہ ہے کہ اسے صف اول تک جانا چاہیئے مگر ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ آخر رکعت بھی نہ ملے گی تو خیر وہیں شریک ہوجائے ؛

چوتھا فائدہ ؛ صحیحین (بخاری و مسلم) میں ابن عمرؓ کی حدیث وارد ہوئی ہے کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس۲۷ حصہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور انھیں دونوں کتابوں میں ابوہریرہؓ کی حدیث ہے جس میں پچیس۲۵ حصہ

زیادہ فضیلت آئی ہے۔ برماویؒ نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ جس روایت میں ستائیس درجہ فضیلت ہے اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شب و روز میں سترہ رکعت فرض اور دس سنتیں ہیں (یعنی دو رکعت قبل فجر اور چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء ہیں) پس اسی اعتبار سے جماعت کا ثواب بڑھا دیا گیا اور پچیس کی روایت کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شب و روز میں پانچ نمازیں فرض ہیں انکو پانچ گنا کر لیا تو پچیس ہو گئے گویا ایک نماز کا ثواب جماعت کی وجہ سے پانچ (یعنی شب و روز کی) نمازوں کے برابر کر دیا گیا۔

پانچواں فائدہ: ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے خواب دیکھا ہے گویا میرے ایک ہاتھ میں بیس اشرفیاں ہیں اور دوسرے میں چار ہیں پھر وہ بیسوں میرے ہاتھ سے گر پڑیں اور چار پھسل پڑیں آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تمھارے ہاتھ سے اشرفیوں کا گر جانا جماعت کی فضیلت کا جاتا رہنا مراد ہے جو تم سے فوت ہو گئی اور چار جو تم نے گھر میں پڑھی ہیں وہ مقبول نہیں ہوئیں اس کو نسفیؒ نے اپنی کتاب زہرۃ الریاض میں بیان کیا ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ ہے کہ جو باوجود جماعت کی قدرت کے تنہا نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح تو ہو جاتی ہے لیکن یہ فعل حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سرے سے صحیح ہی نہیں ہوتی۔ **چھٹا فائدہ**: اگر کسی کی تین بیبیاں ہوں اور وہ ان سے کہے کہ تم میں سے جو مجھے شب و روز کی رکعتوں کی تعداد نہ بتائے گی اس پر طلاق ہے پھر ایک نے کہا سترہ دوسری نے کہا پندرہ تیسری نے کہا گیارہ تو کسی پر طلاق نہ پڑے گی۔ برماوی رحمہ نے ستائیس اور پچیس کی روایتوں میں کئی طرح تطبیق دی ہے اول یہ کہ پہلی روایت اس کے لئے ہے جو مسجد سے دور رہتا ہوا اور دوسری اس کے لئے جو قریب ہو دوم یہ کہ جماعت کثیرہ میں ستائیس کا ثواب ہے اور جماعت قلیلہ میں پچیس کا کیونکہ کثیر کو زیادہ فضیلت ہے سوائے چند مسائل کے۔ **ساتواں فائدہ**: جماعت کی نماز کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جس طرح قلیل پانی جب جمع ہو جاتا ہے تو نجاست کا حامل نہیں ہوتا (یعنی نجاست کا حکم نہیں قبول کرتا) جس طرح خدا تعالیٰ کے قول مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا میں یہ محاورہ ہے اور لَمْ يَحْمِلُوْهَا کے معنی ہیں کہ انھوں نے توریت کا حکم نہیں قبول کیا اما کثیر (شافعیؒ کے نزدیک دو قلہ ہے اور ان میں ایک سو آٹھ دمشقی رطل پانی آتا ہے۔ رافعیؒ کے نزدیک ایک تہائی رطل اور بھی اور نوویؒ کے نزدیک ایک سو سات رطل اور ایک رطل کا ساتواں حصہ اور یہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اِذَا بَلَغَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخُبْثَ[1] سے مراد ہے یعنی نجس نہیں ہوتا سوائے اس صورت کے کہ جب پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے پس اگر اس میں کوئی نجاست گر پڑی تو پانی کی مخالفت اغلظ صفات میں اعتبار کی جائے گی (مثلاً اگر کثیر پانی میں ایک قطرہ پیشاب گر پڑے تو اس میں روشنائی کا رنگ اور سرکہ کا مزہ اور مشک کی خوشبو کا لحاظ کر کے دیکھیں گے (یعنی اگر ادنیٰ تغیر بھی پایا جائیگا تو پانی کے نجس کرنے کے لئے کافی ہے) اسی طرح جماعت کی نماز بھی ہے کیونکہ ایک شخص پر شیطان قابو پا سکتا ہے اور جماعت پر اس کا قابو نہیں چلتا کیونکہ جماعت خدا کی رسی کی مثل ہے جس کی پابندی اور جس پر چلنے کا ہمیں حکم ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا یعنی تم سب خدا کی رسی تھامے رہو اور جماعت کو حبل یعنی

---

[1] جب پانی دو قلوں کی مقدار پہنچ جاوے تو وہ حامل نجاست نہیں ہوتا ۱۲

یعنی اس لئے کہا کہ حق کا طریق نہایت دقیق اور باریک ہے اور اس میں بہتیروں کو لغزش ہو گئی ہے پس جو اس رسی کو تھامے رہیگا وہ لغزش سے بچا رہے گا۔

آٹھواں فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے آپ نے فرمایا کہ خدا نے جنت میں ایک شہر پیدا کیا ہے جس کا نام مدینۃ الجلال ہے اس میں ایک محل ہے جس کا نام قصر عظمت ہے اس کے اندر ایک مکان ہے جس کا نام بیت الرحمۃ ہے اس کے اندر چار ہزار تخت بچھے ہیں ہر تخت پر چار ہزار حوریں موجود ہیں اور اس میں ایسی شئے بھی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کس کے لئے ہے آپ نے فرمایا جو پانچوں وقت نماز باجماعت پڑھا کرے **نواں فائدہ:** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں ایسے لوگ نہ بتاؤں جو غنیمت کے لحاظ سے افضل ہیں لیکن بہت جلد واپس آجاتے ہیں وہ لوگ وہ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع شمس تک بیٹھے یاد خدا کیا کرتے ہیں یہ لوگ واپس تو بہت جلد آجاتے ہیں لیکن نہایت با فضیلت غنیمت حاصل کر لیتے ہیں نیشاپوریؒ نے کہا ہے نماز صبح کی تکبیر اول دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور طبرانی میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو وضو کر کے مسجد میں آیا اور اس نے فجر کے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں اور پھر فجر (فرض) کے پڑھنے تک بیٹھا رہا تو اس کی آج کی نماز ابراروں کی سی لکھی جاتی ہے اور وہ وفد رحمٰن یعنی خداوندی قاصدوں میں لکھا جاتا ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ خدا نے جنت میں ایک نہر پیدا کی ہے جسکا نام افیح ہے اس کے کنارے جواہر اور موتی کے ہیں اس پر حوریں ہیں جن کی خلقت زعفران سے ہوئی ہے اور ستر ہزار پاکیزہ آوازوں میں خدا کی تسبیح کیا کرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ ہم اس کے لئے ہیں جو صبح کی نماز باجماعت ادا کیا کرے۔ **دسواں فائدہ:** صبح کی جماعت سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے پھر عشاء کی پھر عصر کی اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔ صبح اور عشاء کی فضیلت تو اس لئے ہے کہ حدیث میں یوں وارد ہوا ہے جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا اس نے آدھی رات تک شب بیداری کی اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی گویا وہ تمام رات شب بیداری کرتا رہا یعنی آدھی رات کا ثواب عشاء سے ملا تھا اور آدھی رات کا اس سے اور عصر کے متعلق امام غزالیؒ نے ذکر کیا ہے کہ جو اس کو باجماعت پڑھتا ہے اس کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے اور جو مغرب کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

مؤلف کہتا ہے کہ نماز عصر کے مقابلے میں حج کا ثواب اس لئے رکھا گیا ہے کہ عصر پڑھنے والے کی ضروریات اور متعلقات باوجودیکہ ابھی پوری نہ ہو چکی تھیں کیونکہ ابھی کچھ دن باقی تھا لیکن پھر بھی چونکہ اس نے دنیا سے منہ پھیر کر نماز پر توجہ کی اور اسی کو باوجود ضرورتوں کے اختیار کیا اس لئے اُسے حج کا ثواب دیا گیا بخلاف نماز مغرب کے کیونکہ اب دن تو باقی نہیں رہا تھا اور غالباً خرید و فروخت وغیرہ متعلقات دنیا غروب آفتاب کے وقت تک ختم ہو چکتے ہیں اسوقت اس سے اُس کا باز رہنا ایک ضروری اور ایک قسم کا اضطراری فعل ہے اس لئے عمرہ کا ثواب

ملا. **گیارھواں فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سنت فجر بیٹھ کر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ لہ اور ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکا کرو تو تین بار یہ پڑھ لیا کرو سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ تو نابینائی اور جذام اور فالج سے عافیت میں ہو گی اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے **بارھواں فائدہ**: اگر گھر میں مسجد سے زیادہ جماعت ہو جب بھی مسجد اولیٰ ہے اس کو ماوردیؒ نے بیان کیا ہے لیکن اس میں قاضی ابو الطیبؒ کا خلاف ہے اور اگر ایک جماعت کے لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور امام کو تشہد اخیر میں پایا تو امام رافعی کے قول کے موافق نماز پڑھنے کے لئے خود اپنی جماعت کریں اور قاضی حسینؒ کہتے ہیں کہ امام کا اقتدا کرلیں کیونکہ اس طرح اُن کو بہت بڑی جماعت مل جائے گی اور ظاہر یہی ہے کہ یہ قول معتمد ہے اور روضہ میں مذکور ہے کہ گھر میں جماعت سے نماز پڑھنا مسجد میں تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے اور عنقریب آتا ہے کہ اول وقت میں جماعت قلیل کے ساتھ نماز پڑھ لینا جماعت کثیر کیساتھ آخر وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے چار سو اونٹ اور چالیس غلام چور چُرا لے گئے اُن کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اُن کو مغموم پایا آپ نے سبب پوچھا انھوں نے عرض کردیا آپ نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تمھاری تکبیر تحریمہ ترک ہوگئی ہوگی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا فوت ہوجانا بہت سخت ہے آپ نے فرمایا کہ تمام زمین بھر اونٹوں سے بھی زیادہ سخت ہے اور خبر میں آیا ہے کہ جس کی سلسر فوت ہوجائے تو اُس کی نو سو ننانوے بھیڑیں جنت کی ہاتھ سے جاتی رہیں اور ایسی بھیڑیں جن کے سینگ سونے کے ہوں گے اس کو نیشاپوریؒ نے بیان کیا ہے۔

مؤلف کہتا ہے کہ اس عدد کی تخصیص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لفظ اللہ میں چار حرف ہیں اور ایسے ہی لفظ اکبر میں چار حرف ہیں اور با کا نقطہ بھی ایک حرف کے قائم مقام ہے کیونکہ اس میں اسرار پوشیدہ ہیں اس لئے کہ یوں وارد ہوا ہے کہ جو کچھ اور کتابوں میں ہے وہ قرآن میں ہے اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب فاتحہ میں ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ سب حرف با میں ہے اور جو کچھ حرف با میں ہے وہ سب اُس کے نیچے کے نقطہ میں ہے نجم الدین نسفی رحؒ نے بیان کیا ہے کہ تمام کتابوں کے معانی قرآن میں ہیں اور قرآن کے معانی فاتحہ میں ہیں اور فاتحہ کے معانی بسم اللہ میں ہیں اور بسم اللہ کے معانی حرف با میں ہیں اور اُس کے معانی یہ ہیں کہ جو کچھ ہوا مجھ ہی سے ہوا اور جو کچھ ہوگا مجھ ہی سے ہوگا پس تمام حرف مل کر نو حرف ہوگئے اور ہر حرف کے مقابلہ میں سو سو ہوئے تو نو سو ہوگئے باقی رہے ننانوے تو ہر حرف کے عوض میں گیارہ گیارہ اور رہے لئے کیونکہ لفظ اللہ کو اگر بسط کیا جائے تو گیارہ حرف ہوتے ہیں محمد بن حسنؒ نے بروایت ابو حنیفہؒ اور انھوں نے بروایت حمادؒ اور انھوں نے بروایت ابراہیم نخعیؒ انھوں نے بروایت علقمہؒ انھوں نے بروایت ابن مسعودؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نماز

لہ اے اللہ اے جبرئیلؑ ومیکائیلؑ واسرافیلؑ اور محمد صلعم کے پروردگار میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

جماعت سے جس کی تکبیر تحریمہ فوت ہو جائے تو اس کو قیامت میں ایسی ندامت ہوگی جو اس کے نزدیک چالیس ہزار بار موت آجانے سے دنیز قیامت کی گھبراہٹ سے چالیس ہزار بار زیادہ سخت ہوگی جسکی وجہ یہ ہے کہ نماز کی محافظت کرنے والے کے لئے بزرگی بھی کیسی کچھ ہے۔ **مسئلہ** :- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر لفظ سے جو خدا کی تعظیم پر دلالت کرتا ہو خواہ اعظم ہو یا اکبر یا ان کے سوا اور کوئی لفظ ہو اس سے نماز منعقد ہو جاتی ہے **فائدہ** :- ایک بار حضرت عیسٰیؑ نے ابلیس سے کہا کہ میں حیّ و قیوم کی قسم دیتا ہوں (سچ بتا) کہ وہ کونسی شئے ہے جو تیری پشت شکن ہے یہ سن کر وہ زمین پر بچھاڑیں کھا کر پڑا اور کہنے لگا اگر حیّ و قیوم کا واسطہ نہ ہوتا تو میں آپ کو کبھی نہ بتاتا بنئے گھر میں نماز پڑھنا سوائے فرض نماز کے۔

حکایت :- ابراہیم بن ادھمؒ نے ایک بار خدا سے عرض کی کہ اے پروردگار جنت میں جو میرا ساتھی ہو مجھے دکھا دیجئے ان سے کسی نے خواب میں کہا کہ ایک کالی کلوٹی عورت ہے جس کا نام سلامت ہے اور فلاں مقام پر بکریاں چراتی پھرتی ہے جنت میں وہی تیری زوجہ ہوگی آپ وہاں پہونچے اور اسے جا کر سلام کیا اس نے جواب دیا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ اے ابراہیم آپ نے پوچھا تجھے یہ کس نے بتلایا کہ میں ابراہیم ہوں اس نے جواب دیا کہ اس نے جس نے آپ کو یہ بتلایا کہ جنت میں میں آپ کی زوجہ ہونے والی ہوں آپ نے اس سے کہا اچھا اے سلامت مجھے کچھ نصیحت کر اس نے کہا شب بیداری کیا کیجئے کیونکہ وہ بندہ کو رب تک پہنچا دیتی ہے اور اگر آپ اس کی محبت کے مدعی ہیں تو آپ کو سونا حرام ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خدا نے داؤدؑ کے پاس وحی بھیجی کہ جو میری محبت کا دعوٰی کرے اور جب رات گھر آئے تو مجھ سے غافل ہو کر سو رہے وہ جھوٹا ہے اور یہ کہا کہ جب رات کی تاریکی گھر آتی ہے تو خدائے تعالیٰ کا جبرئیلؑ سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے جبرئیلؑ اشجار معاملہ کو ذرا حرکت دو جب وہ حرکت دیتے ہیں تو دل محبوب کے دروازے پر قائم ہو جاتے ہیں کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔ **اشعار**:-

بِبَابِكَ[1] عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِكَ مُذْنِبٌ ÷ كَثِيْرُ الْخَطَايَا جَاءَ يَسْأَلُكَ الْعَفْوَا
فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ الصَّبْرَ يَا مَنْ بِفَضْلِهٖ ÷ عَلٰى قَوْمِ مُوْسٰى أَنْزَلَ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى

فضیل بن عیاضؓ نے بیان کیا ہے کہ اگر تجھ سے شب بیداری اور دن کا روزہ نہ ہو سکے تو سمجھ لے کہ تو محروم ہے اور تیری خطائیں بکثرت ہو گئی ہیں اور حسنؓ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو شب بیداری سے وہ محروم رہتا ہے اور سفیان ثوریؒ نے فرمایا ہے کہ ایک بار میں صرف ایک گناہ کی بدولت پانچ ماہ تک شب بیداری سے محروم رہا لوگوں نے پوچھا وہ کیا گناہ تھا انھوں نے کہا میں نے ایک شخص کو روتے دیکھ کر کہدیا تھا کہ یہ ریاکاری ہے کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔ اشعار۔

---

[1] آپ کے بندوں میں سے ایک بڑا خطاکار گنہگار بندہ معافی کا خواستگار ہو کر آپ کے دروازے پر آیا ہے بس اس پر صبر نازل کیجئے اے وہ ذات جس نے اپنے فضل و کرم سے موسٰیؑ کی قوم پر من و سلوٰی نازل کیا تھا۔ ۱۲

أَرَانِيْ بَعِيْدَ الدَّارِ لَا أَقْرَبُ الْحِمٰى ⁂ وَقَدْ نُصِبَتْ لِلْمُسَاهِرِيْنَ خِيَامُ
عَلَامَةُ طَرْدِيْ طُوْلُ لَيْلِيْ نَائِمٌ ⁂ وَغَيْرِيْ يَرٰى أَنَّ الْمَنَامَ حَرَامُ

فائدہ ⁂ کسی صدیق کے پاس خدا نے وحی بھیجی کہ میرے ایسے بندے ہیں کہ جنھیں مجھ سے محبت ہے اور مجھ سے انھیں وہ میرے مشتاق ہیں اور میں اُن کا۔ وہ میری یاد میں لگے رہتے ہیں اور میں اُن کی۔ انھوں نے پوچھا اے میرے رب ان کی کیا علامت ہے ارشاد ہوا کہ وہ دن بھر تاریکی کی نگہداشت میں ایسے لگے رہتے ہیں جیسے گلہ بان اپنے گلہ کی اور غروب آفتاب کے ایسے مشتاق رہتے ہیں جیسے پرندے اپنے گھونسلے کے جب رات گھر آتی ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے اور فرش لگ جاتے ہیں اور ہر ایک اپنے محبوب کو لے کر خلوت نشین ہوتا ہے وہ میرے سامنے اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور میرے لئے اپنے چہروں کو فرش راہ بنا دیتے ہیں اور میرا کلام پڑھ پڑھ کر مجھ سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں اور مجھ سے میرے انعام کی امید میں خوشامدیں کرتے ہیں کوئی تو چلّاتا ہے کوئی روتا ہے کوئی آہ و زاری میں مشغول ہے کوئی شکوہ شکایت کرتا ہے کوئی کھڑا ہے کوئی بیٹھا ہے کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدہ میں پڑا ہے پہلے پہل جو کچھ میں انھیں دیتا ہوں وہ تین چیزیں ہیں اول یہ کہ میں اپنے نور میں سے کسی قدر اُن کے دلوں میں ڈال دیتا ہوں۔ دوم یہ کہ اگر سارے آسمان اور زمین بھی اُن کے ترازوئے عمل میں ہوں تو میں اُن کے لئے سب کو کم سمجھوں سوم یہ کہ میں اپنے وجہ کریم سے اُن پر متوجہ ہوتا ہوں بھلا تم خیال کر سکتے ہو کہ جس پر میں اپنے وجہ کریم سے متوجہ ہوں کوئی جان سکتا ہے کہ میں اُسے کیا کچھ دینا چاہتا ہوں بعض عارفوںؒ کا قول ہے کہ خدائے تعالیٰ سحر کے وقت شب بیداروں کے دلوں پر جلوہ فرماتا ہے اس طرح اُن کو نور سے بھر دیتا ہے اور اُن کے دلوں میں فوائد آنے لگتے ہیں جس سے اُن کے دل منور ہو جاتے ہیں پھر اُن کے دلوں سے غافلوں کے دل تک وہ منتشر ہو جاتے ہیں۔

ابو یزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں ایک رات نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اُسوقت جو غفلت میں پڑے سوتے تھے مجھے یاد آئے فوراً ہی مجھے کشف ہوا کہ اُن پر رحمت نازل ہو رہی ہے جیسے کہ شب بیداروں پر اُس کا نزول ہے اُس پر مجھے تعجب آیا ہاتف نے آواز دی اے بایزیدؒ انھوں نے میرا عذاب یاد کیا اور تہجد پڑھنے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے میری رحمت کی امید کی اور پڑ کر سو رہے جب یہ بچپن میں مکتب میں پڑھتے تھے اور سورۂ مزمل تک نوبت پہونچی تو انھوں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں جن کو خدا نے شب بیداری و تہجد کا حکم دیا انھوں نے جواب دیا کہ بیٹا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انھوں نے اپنے باپ سے کہا تو پھر آپ ایسا کیوں نہیں کرتے جیسا محمد صلعم نے کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ یہ ایسی بات ہے کہ اس سے خدا نے اُن کو شرف دیا ہے پھر جب انھوں نے پڑھا وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ تو پوچھا اے ابا جان یہ کون لوگ ہیں انھوں نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] میں اپنے آپ کو گھر سے دور پاتا ہوں کہ حمی کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا حالانکہ بیدار رہنے والوں کے لئے خیمے استادہ کئے جاتے ہیں (بارگاہ محبوب سے) میرے مردود ہونے کی یہی علامت (کافی) ہے کہ میں رات رات بھر پڑا سویا کرتا ہوں اور دوسرے لوگ سونا حرام سمجھتے ہیں ۱۲ [2] اور آپ کے ساتھ والوں کا گروہ۔

کے اصحاب ہیں ابویزید نے کہا اے اباجان جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کیا ہے آپ کیوں نہیں کرتے انھوں نے کہا بیٹا خدا نے اُن کو شب بیداری اور تہجد گذاری کی قوت دی تھی وہ بولے اباجان ایسے شخص میں تو کوئی بھلائی نہیں ہو سکتی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب کی پیروی نہ کرتا ہو اس پر اُن کے باپ تہجد گذار بن گئے انھوں نے اپنے باپ سے کہا اے اباجان مجھے تہجد کی نماز سکھا دیجئے انھوں نے کہا تم بچہ ہو اس پر وہ بولے کہ قیامت میں جب خدا ساری مخلوق کو جمع کرے گا اور شب بیداروں اور تہجد گذاروں کو جنت میں جانے کا حکم دے گا اُس وقت میں کہدوں گا کہ اے رب میں نے تہجد کی نماز پڑھنا چاہی تھی لیکن میرے باپ نے مجھے نہیں پڑھنے دی انھوں نے جواب دیا کہ اچھا بیٹا پڑھا کرو لطیفہ :- نجم الدین نسفیؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول یَآاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ[سلہ] کے متعلق بیان کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس سورت میں آپ کو دن کے قیام کرنے کا حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو عبادت کے لئے بلاتے رہیں اور سورۂ مزمل میں آپ کو رات کے قیام کا حکم فرمایا ہے گویا ارشاد خداوندی یوں ہے کہ آپ اپنا دن تو لوگوں پر شفقت کرنے میں صرف کیجئے اور رات کا وقت حق تعالیٰ شانہٗ کی عبادت میں گذاریئے دن کو خدا کا خوف دلانے میں مستعد رہیئے کہ آپ کی دعوت کی بدولت بھاگنے والے (عبادتِ خداپر) متوجہ ہوں اور رات کو ادائے نماز میں مستعدی سے کام لیجئے کہ آپ کی سفارش سے گنہگار نجات پائیں۔

فائدہ :- ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں یا اس سے زیادہ پڑھ لیں تو (گویا) وہ تمام رات سجدہ و قیام میں لگا رہا اور بروایت عکرمہؓ ابن عباسؓ سے مروی ہے جو خواب سے بیدار ہو کر یہ پڑھ لے سُبْحَانَ[سلہ٢] اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو خدا اس کی طرف نگاہ کرتا ہے پھر اگر اس نے وضو بھی کر لیا تو وہ بخشدیا جاتا ہے پھر اگر اُس نے چار رکعت نماز بھی پڑھ لی اس طرح سے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ گیارہ بار تو پھر تو بے شک خدا اُسے بخشدیتا ہے عکرمہؓ نے بیان کیا قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُس کو ابن عباسؓ سے سُنا تھا اور ابن عباسؓ نے بیان کیا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا اور حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اس کو جبرئیلؑ سے سُنا تھا جبرئیلؑ نے بیان کیا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جسے یہ پسند ہو کہ قیامت میں خدا اُس کا ایمان محفوظ رکھے اُسے چاہیئے کہ مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھا کرے کہ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ چھ بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے کعب احبارؓ کہتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے بعد نماز پڑھنے والے ہیں خدا اُن پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرے گا۔

سلہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے ۱۲ سلہ٢ خدا پاک ہے اور جمیع حمد خدا کو شایان ہے اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور خدا سب سے بڑا ہے ۱۲

احیاء العلوم میں ہے کہ جب کوئی بندہ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو فرشتوں کی دس صفیں کہ جن میں سے ہر ایک صف میں دس دس ہزار فرشتے ہوتے ہیں حیرت زدہ ہوکر رہ جاتے ہیں کیونکہ فرشتوں میں سے جو رکوع کرنے والے ہیں وہ قیامت تک سجدہ نہیں کرتے اور جو سجدہ میں پڑے ہیں وہ قیامت تک سر نہیں اٹھاتے اور جو کھڑے ہیں وہ قیامت تک رکوع میں نہیں جاتے بروایت ابوبکرؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مغرب کے بعد بولنے سے پہلے جو دو رکعت نماز پڑھ لے خدا اُس کو حظیرۃ القدس میں جائے سکونت عطا کرے گا آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اگر وہ چار رکعتیں پڑھے ارشاد ہوا کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے حج پر حج کیا آپؐ فرماتے ہیں میں نے کہا اگر چھ پڑھے ارشاد ہوا خدا اُس کے پچاس سال کے گناہ بخشدیتا ہے۔ **فائدہ**: عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے خدائے تعالیٰ کے قول تَتَجَافٰی[له] جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز مراد ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرے اُس کے سارے گناہ بخشدیئے جائیں اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں اس کو طبرانیؒ نے بیان کیا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مغرب اور عشاء کے مابین مسجد جماعت میں ٹھیرا رہے اور سوائے نماز یا قرآن پڑھنے کے باتیں نہ کرے تو خدا کے ذمہ ہے کہ اُس کے لئے جنت میں دو محل بنائے گا جن کے مابین سو برس کی مسافت حائل ہوگی اور اُن دونوں کی درمیانی مسافت کو نخل و اشجار سے آراستہ کردے گا کہ اگر تمام دنیا والے بھی اُس میں گشت لگانا چاہیں تب بھی اُس میں سب کی گنجائش ہو۔

حکایت: عبدالواحد بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک بار جہاز پر سوار تھا ہوا نے ہم لوگوں کو ایک جزیرہ کی طرف جا پھینکا وہاں ہم دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص بت کی پرستش میں لگا ہوا ہے ہم نے اُس سے کہا یہ کیسا خدا ہے جس کی پرستش کیجاتی ہے ہم لوگوں میں تو ایسے لوگ ہیں جو ایسے ایسے کتنے ہی بنا ڈالیں اُس نے پوچھا اچھا تم لوگ کس کی پرستش کرتے ہو ہم نے کہا خدا کی جس کا عرش آسمان میں ہے اور جس کی پکڑ زمین میں ہے اُس نے پوچھا تمھیں بتلایا کس نے ہم نے جواب دیا کہ اُسی خدا نے ہمارے پاس اپنا رسول بھیجا تھا جس نے ہم کو اُس سے آگاہ کر دیا اُس نے پوچھا وہ رسول کیا ہوئے ہم نے کہا اُن کا تو انتقال ہوگیا اُس نے پوچھا بھلا تمھارے پاس اُن کی کچھ علامت بھی باقی رہی ہے ہم نے کہا ہاں جو شاہی فرمان (قرآن شریف) اُس رسول کے پاس آیا تھا وہ ہمارے پاس اب بھی باقی ہے اُس نے کہا اچھا میرے پاس لاؤ ہم نے قرآن شریف موجود کر دیا اور سورۂ رحمٰن اُس کو پڑھ کر سُنائی وہ تا اختتام سورت برابر روتا رہا اور کہنے لگا جس کا یہ کلام ہے اس کی نافرمانی ہرگز مناسب نہیں اور یہ کہہ کر اسلام لایا اور اچھا خاصہ مسلمان ہوگیا ہم نے اُس کو اسلام کی باتیں سکھائیں جب رات ہوئی تو ہم لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنی خوابگاہوں میں لیٹ رہے ہم لوگوں سے وہ پوچھنے لگا اے لوگو! جس خدا تک

له اُن کے پہلو خوابگاہوں سے الگ ہوجاتے ہیں ۱۲

تم نے میری رہنمائی کی ہے کیا وہ سوتا بھی ہے ہم نے جواب دیا وہ حی و قیوم[۱] ہے سوتا نہیں اس پر اُس نے کہا تو
پھر تم کیسے بُرے بندے ہو کہ تمھارا مالک تو سوتا نہیں اور تم سوتے ہو آخرش جب ہم سفر دریا سے باہر آئے
اور عبادان میں داخل ہوئے تو ہم نے چاہا کہ اس کو کچھ روپیہ دیں وہ کہنے لگا لآ اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ تم نے مجھے ایسا
طریق بتلایا جس پر تم خود نہ چلے دیکھو تو پہلے میں غیر خدا کی عبادت کرتا تھا اُس وقت تو اُس نے مجھے ضائع ہونے
نہ دیا اور اب تو مجھے اُس کی معرفت حاصل ہو گئی ہے بھلا اب مجھے کیسے ضائع ہونے دیگا اور میری خبر گیری نہ
کرے گا اس کے بعد جب تین دن گذر گئے تو سنائی دیا کہ وہ حالت نزع میں ہے یہ سن کر میں اس کے پاس
گیا اور اس سے پوچھا کہ تمھیں کوئی حاجت تو نہیں ہے اُس نے جواب دیا کہ وہ میری حاجت برازی کر چکا ہے جو
مجھے جزیرہ سے نکال کر یہاں لایا ہے اس کے بعد میں وہیں سو رہا دیکھتا کیا ہوں ایک سرسبز لہلہاتے ہوئے
باغ کے اندر ایک قبہ میں ایک لونڈی (بیٹھی) کہہ رہی ہے کہیں اُسے جلدی لے بھی آؤ مدت گذر گئی کہ میں
کی مشتاق ہو رہی ہوں اس کے بعد میں بیدار ہوا اور اُس کا انتقال ہو چکا تھا خیر میں نے اُس کا کفن دفن
کر دیا اسکے بعد خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ وہ اُسی قبہ میں (بیٹھا ہوا) اس آیت کی تلاوت کر رہا ہے وَالْمَلٰٓئِکَةُ[۲]
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ - **حکایت**
کسی مرد صالح کا ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ شب بیداری کیا کرتا تھا اتفاق سے ایک رات سو گیا اُسے سُنائی دیا کہ
کوئی کہہ رہا ہے اٹھ کر نماز پڑھ کیا تجھے یہ خبر نہیں کہ جنت کی کنجیاں شب بیداروں کے پاس ہیں اور وہ اُس
کے خزانچی ہیں ابو سلیمان دارانی رحمہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک لونڈی نے مجھ سے
جگا کر کہا کہ کیا تو بڑا سورما ہے (تجھے یہ خبر نہیں) کہ پانچ سو برس سے تیرے لئے میری پرورش ہو رہی ہے اور
اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر رات نہ ہوتی تو دنیا میں زندگی بسر کرنا کبھی مجھے پسند نہ ہوتا **فائدہ** :
ترغیب و ترہیب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میری اس مسجد میں ایک
نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور
ارض رباط میں ایک نماز پڑھنا دس لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور کوئی کوئی رات کو دو رکعتیں اس طرح ادا کرے
کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے اُس کے سوا اُسے کچھ مقصود نہ ہو تو وہ دو رکعتیں ان سب سے زیادہ ہیں بروایت ابن
مسعودؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص عشاء کے بعد نفل میں شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ الآیۃ پڑھتا ہو تو خدائے تعالیٰ اس کی نسبت قیامت میں فرشتوں سے فرمائے گا اے
میرے فرشتو بے شک میں نے اپنے بندہ سے عہد کیا ہے اور مجھے عہد کا پورا کرنا زیادہ مناسب ہے اچھا اس
کو جنت میں داخل کر دو (دیکھو تو) رب العزت کیا خوب امانت دار ہے۔

۱؎ زندہ برقرار ہر شئے کو برقرار رکھنے والا ۲؎ اور ان کے پاس ہر دروازے سے فرشتے آئیں گے (یہ کہتے ہوئے) کہ تمھارے
صبر کی بدولت تمھارے لئے سلامتی ہے پھر اس گھر کا انجام نیک کیا خوب ہے ۱۲

احیاء میں ہے کہ وتر کا سلام پھیر کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعَظَمَةِ وَالْجَبَرُوْتِ وَتَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْبَقَآءِ وَقَهَرْتَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ[1] مناقب فاطمہ رضؓ میں آتا ہے کہ جو وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتا ہے اس کو سر اٹھانے کی نوبت بھی نہ آئی کہ خدا چاہتا ہے تو اس کی پہلے ہی مغفرت فرما دیتا ہے۔ فردوس العارفین میں مذکور ہے ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ اگر مجھے جنت اور ان دو رکعتوں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو میں دو رکعتوں کو اختیار کرتا کیونکہ اس میں خدا کی محبت اور رضا میسّر ہوتی ہے اور جنت میں تو نفس کی محبت اور رضامندی ہے حضرت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو وضو کرے پھر مسجد میں آ کر قبل فجر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کی نماز ابرار کی نماز میں درج کی جاتی ہے اور اس کا نام رحمانی دفتر میں لکھا جاتا ہے۔ **مسئلہ** : ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز عشاء کے بعد سوائے وتر کے جو زائد نماز پڑھی جائے وہ سنت ہے اور وتر تین رکعتوں کے ساتھ واجب ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے تمھارے لئے ایک نماز بڑھا دی ہے خوب سن لو وہ وتر ہے پس اس لئے اگر کسی کو صبح کی فرض میں یاد آئے کہ اس نے وتر کی نماز نہیں پڑھی تھی تو صبح کا فرض فاسد ہو جاتا ہے (بشرطیکہ صاحب ترتیب ہو) کیونکہ فرض میں اسے واجب یاد آیا ہے روضہ میں مذکور ہے وتر کی تین رکعتیں ہیں پڑھنے والے کے لئے مسنون ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھے۔

حکایت : یافعیؒ نے ایک مرد صالح کی روایت بیان کی ہے کہ وہ ہمیشہ شب بیداری کیا کرتا تھا اتفاق سے ایک رات اپنے معمول کیخلاف سو گیا خواب میں دیکھتا کیا ہے کہ بہت سی حوریں اس کے پاس محراب میں آئی ہیں اور انھیں میں ایک کالی کلوٹی قبیح منظر لونڈی ہے اس نے ان سے جو حال دریافت کیا تو کہنے لگیں ہم تو تیری گزشتہ راتیں ہیں جن میں تو نے عبادت کی ہے اور کالی کلوٹی وہ رات ہی جس میں تو سو گیا تھا۔ بروایت ابو ہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ بے شک خدا ہر سخت سنگدل بیٹو بازاروں میں شور کرنے والے رات کو مردار کی طرح پڑے رہنے والے۔ دن کو گدھے کے مانند ہو جانے والے۔ دنیا کے کاموں سے واقف آخرت کے کاموں سے ناواقف لوگوں سے ناراض رہتا ہے سلیمان کی ماں نے کہا کہ اے نبی اللہ رات کو زیادہ نہ سویا کیجئے کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت میں محتاج بنا کر چھوڑتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو نماز ضرور پڑھا کرو چاہے دو ہی رکعتیں ہوں **مسئلہ** : پچھلی نصف شب میں نماز پڑھنا نصف اول میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور درمیان شب کے تہائی حصہ میں اول و آخر شب سے افضل ہے تہجد پڑھنا مسنون ہے لیکن تمام رات ہمیشہ کھڑے رہنا مکروہ ہے عوارف میں کہا ہے کہ خدا نے

[1] قدوسیت والا بادشاہ پاک ہے (جو) فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے اسکی عظمت اور جبروت سے آسمان و زمین جلال والے ہیں اور اس کی عزت اور بقاء سے اُن کی عزت ہے اور موت سے سارے بندے مقہور و مغلوب ہیں ۱۲

داؤدؑ کے پاس وحی بھیجی کہ نہ اول شب میں اٹھیے نہ آخر شب میں بلکہ درمیان شب میں اُٹھا کیجئے تاکہ آپ کو میرے ساتھ اور مجھکو آپ کے ساتھ خلوت گزیں ہونے کا موقع ملے ۔

فائدہ :۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رات کا اٹھنا اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحوں کا طریقہ اپنے رب سے قرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور گناہوں کا کفارہ بُرائیوں سے باز رکھنے والا بدن سے بیماریوں کو دور کرنے والا ہے ۔ حضرت داؤدؑ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ رات کا کون سا حصہ افضل ہے انھوں نے کہا مجھے نہیں معلوم مگر اتنا جانتا ہوں کہ پچھلی شب کو عرش ہلنے لگا کرتا ہے اور پچھلی شب سے فجر کاذب اور صادق کے درمیان کا وقت مُراد ہے ۔ ابوذرؓ کہتے ہیں خدا اُس سے خوش ہوتا ہے جو اپنا بچھونا چھوڑ کر رات کو اُٹھ کھڑا ہو پھر اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے چنانچہ اُس وقت خدا فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو اس فعل پر جو اُس نے کیا کس شئے نے آمادہ کردیا وہ جواب دیتے ہیں اے ہمارے رب آپ ہی خوب جانتے ہیں خدا ارشاد فرماتا ہے بیشک میں خوب جانتا ہوں لیکن پھر بھی تم لوگ مجھے بتلاؤ وہ کہتے ہیں آپ نے اسے امیدوار بنایا تو وہ امیدوار ہو گیا آپ نے جس کسی شئی سے اُسے ڈرایا وہ ڈر گیا خدا ارشاد فرماتا ہے اچھا میں تمھیں گواہ بناتا ہوں تم اس کے شاہد رہو کہ جس شئے سے وہ ڈرتا ہے اس سے ہم نے اُسے امن دیا اور جس شئے کا وہ امیدوار ہے اس کے لئے ہم نے ضروری کردیا ۔ **مؤلف کہتا ہے** کہ جس کو رات کا اٹھنا شاق گذرتا ہو اُسے چاہیئے کہ بروایت انسؓ بن مالک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس پر عمل کیا کرے وہ روایت یہ ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز جماعت سے پڑھ کر بغیر دنیا کے کوئی بات کئے ہوئے دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ایک بار فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار قل ھو اللہ پڑھے خدا اس کے لئے جنات عدن میں موتی اور یاقوت کے ہزار شہر آباد کرتا ہے امام نووی رحمہ نے اذکار میں بیان کیا ہے کہ جس کسی کو اعمال کی کوئی فضیلت معلوم ہو اُسے چاہیئے کہ اس پر عمل کرے خواہ ایک ہی بار کیوں نہ ہو پھر اس کے بعد فقہا اور محدثین وغیرہ علما سے نقل کیا ہے کہ ترغیب و ترہیب اور فضائل اعمال میں موضوع کو چھوڑ کر جو حدیث ملے خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو اُس پر عمل کر لینا مستحب ہے پھر تقریب و تیسیر میں علم حدیث کی نسبت بیان کیا ہے کہ حدیث موضوع وہ حدیث ہے جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے گڑھ لی ہے ہو ایسی حدیث کا روایت کرنا حلال نہیں ہے ۔ حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس کی سند متصل نہ ہو اور جہاں سے وہ نکلی ہو اُس کا پتہ نہ چلے نہ اس کے راوی مشہور و معروف اشخاص ہوں ایسی حدیث پر حلال و حرام بیع نکاح و طلاق وغیرہ احکام کے سوا اور باتوں میں عمل کرنا جائز ہے پھر انہوں نے کہا ہے کہ شافعیؒ اور بہتیرے فقہاؒ کے نزدیک حدیث مرسل بھی حدیث ضعیف میں شامل ہے ۔ مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو تابعیؒ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور اسی کے جمہور محدثین بھی قائل ہیں اور امام مالکؒ و امام ابوحنیفہؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اختلاف تابعی کے مرسل کے بارہ میں ہے لیکن صحابی کی مرسل حدیث جس کو ایک صحابی دوسرے صحابی سے روایت کرے وہ صحیح ہے کیونکہ اُس نے سوائے صحابی کے کسی سے روایت نہ کی ہوگی اور صحابہ سب کے سب عدول ہیں بخلاف

مرسل تابعی کبیر کے جس کی بہتیرے صحابیوں سے ملاقات ہوئی ہو لیکن تابعی صغیر کے مرسل میں جیسے زہری وغیرہ ہیں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بھی مرسل ہے اور بعض نے اس کو منقطع کہا ہے اور منقطع اس کو کہتے ہیں جس کی اسناد متصل نہ ہو جیسے کہ امام مالک کی ابن عمرؓ سے روایت۔

حکایت ۔ حسنؒ بن صالح نے کسی قوم سے ایک لونڈی خریدی جب رات ہوئی تو وہ نماز نماز پکارنے لگی لوگوں نے اس سے کہا صبح ہونے دے اس نے کہا تم تو سوائے فرض کے کچھ پڑھتے پڑھاتے ہو نہیں میری بیع پھیر دو چنانچہ ان لوگوں نے اسے اس کے مالک کو واپس کر دیا اور حدیث میں ہے کہ دو رکعتیں جنھیں بندہ رات کو پڑھتا ہے دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب بندہ آخر شب میں نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو خدا فرماتا ہے کیا میں نے رات کو ان لوگوں کے لئے لباس (یعنی کپڑے میں لپیٹ کر پڑا رہنے کا وقت) اور نیند کو آرام نہیں بنایا ہے دیکھو اس پر بھی میرا بندہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے دیکھو تو میرا بندہ کیا مانگتا ہے وہ کہتے ہیں آپ کی رضامندی اور مغفرت کا خواستگار ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا میں تمھیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ ۔ معروف کرخی نے اپنی سند ابن عباسؓ تک پہنچا کر روایت کی ہے کہ سوتے وقت جو شخص یہ دعا پڑھ کر سو رہے کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تَكْشِفْ عَنَّا سِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَوْمِ الْغَافِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَيْقِظْنَا فِيْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ حَتّٰى نَذْكُرَكَ فَتَذْكُرَنَا وَنَسْئَلُكَ فَتُعْطِيَنَا وَنَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبَ لَنَا وَنَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرَ لَنَا تو خدا اس کے پاس نہایت پسندیدہ ساعت میں فرشتہ کو بھیجتا ہے جو اس کو جگا دیتا ہے پھر اگر وہ اٹھ کھڑا ہوا تو خیر ورنہ فرشتہ اوپر چڑھ جاتا ہے اور اگر وہ نہیں اٹھتا تب خدا اس کے لئے ان فرشتوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور دعا مانگنے لگتا ہے تو اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ عوارف میں مذکور ہے کہ اگر وہ نہیں اٹھتا تو فرشتے ہوا میں عبادت کیا کرتے ہیں اور ان کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے اور معروف کرخیؒ نے کہا ہے جو رات کو بیدار ہونے کے وقت یہ پڑھتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِيَدِكَ وَلَا يَمْلِكُهُمَا اَحَدٌ سِوَاكَ ۔ تو خدا جبرئیلؑ سے فرماتا ہے اور وہ بندوں کی قضائے حاجت پر

ف۱ اے اللہ اپنی تدبیر خفی سے مجھے نڈر نہ کر دیجئے اور نہ اپنی یاد مجھ سے بھلائیے اور ہم سے اپنا پردہ نہ کھولئے اور ہم کو غافلوں میں سے نہ بنائیے اے اللہ ہم کو اپنی نہایت پسندیدہ ساعت میں بیدار کر دیجئے تاکہ ہم آپ کی یاد کریں اور آپ ہماری یاد کریں اور ہم آپ سے مانگیں پھر آپ ہم کو عطا کریں اور ہم آپ سے دعا مانگیں اور آپ ہماری سن لیں ہم آپ سے معافی مانگیں اور آپ ہمیں بخش دیں ۱۲

ف۲ خدا پاک ہے جمیع حمد خدا کو شایان ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں خدا سب سے بڑا ہے میں خدا سے معافی مانگتا ہوں اے اللہ میں آپ سے آپ کے فضل اور رحمت کا خواستگار ہوں بیشک وہ دونوں آپ کے قبضہ میں ہیں اور آپ کے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں۔ ۱۲۔

مقرر ہیں کہ اے جبرئیلؑ میرے بندہ کی حاجت کو پورا کر دو۔ **دوسرا فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے جو شخص بیدار ہو کر پڑھتا ہے۔ سُبْحٰنَكَ[1] لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِغْفِرْلِیْ تو گناہوں سے ایسا صاف نکل آتا ہے جیسا سانپ اپنی کینچل سے اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندہ بدن میں روح لوٹتے وقت یعنی جاگتے وقت پڑھتا ہے لَآ[2] اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو خدا اس کے سارے گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں اس کو ابن سنی نے روایت کیا ہے **تیسرا فائدہ** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے بستر پر لیٹتے وقت پڑھے اَلْحَمْدُ[3] لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَبَطَنَ فَخَبَرَ وَمَلَكَ فَقَدَرَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے بچھونے پر آتے وقت کہے اَلْحَمْدُ[4] لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ تو اس نے خدا کی جملہ محامد کے ساتھ حمد بیان کی اور اس کو ہم پہلے بھی اذکار صبح وشام میں بیان کر چکے ہیں۔ **چوتھا فائدہ**: ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خوابی کی شکایت کی آپ نے فرمایا پڑھ اَللّٰهُمَّ[5] غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ وہ کہتا ہے چنانچہ میں نے یہ دعا پڑھی اور خدا نے میری شکایت دور کر دی ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند کی زیادتی کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ شکایت کا کیا موقع ہے عافیت کے نصیب ہونے پر خدا کی حمد کر۔

پانچواں فائدہ: اطباء کا بیان ہے سونے کے وقت روح داخل بدن میں گھس جاتی ہے اس لئے ظاہر بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے سونے والے کو اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے سوائے ٹھیک دوپہر کے دن کا سونا بدن کو مضر ہے رنگ خراب کرتا ہے کسل اور امراض پیدا کرتا ہے احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ شب بیدار کے لئے دن کا سونا ایسا ہے جیسے روزہ دار کے لئے سحری اور حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جو عصر کے بعد سویا کرتا ہے ا عقل جاتی رہتی ہے پس ایسا شخص سوائے اپنے کسی کو برا بھلا نہ کہے۔ **چھٹا فائدہ**: میں نے حنفیہ کی کتاب تاتارخانیہ میں دیکھا ہے کہ چند مسائل میں سونے والا جاگنے والے کے مانند ہے پس میں ان مسائل پر خواہ شافعیؒ ان میں موافق

---

[1] آپ پاک ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے بخشدیجئے [2] خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے [3] ساری تعریف خدا کو شایان ہے جو بلند ہوا تو غالب آگیا سو مخفی ہوا تو سب کو متحیر بنادیا اور مالک ہوا تو قادر ہوگیا جمیع حمد خدا کو سزاوار ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے [4] جمیع حمد خدا کو شایان ہے جو مجھکو کافی ہے اور جس نے ٹھکانا عطا کیا جمیع حمد خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھ پر احسان و فضل کیا [5] اے اللہ ستارے ڈوب گئے اور آنکھیں ساکن ہوگئیں اور آپ حی قیوم ہیں آپ کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے میری رات کو آرام سے گذاریئے اور میری آنکھ کو سلا دیجئے ۱۲۔

ہوں یا مخالف تنبیہ کرنا چاہتا ہوں ایک یہ کہ اگر نماز میں کوئی سو جائے اور بول اٹھے تو اُس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اس میں شافعیؒ کا خلاف ہے بشرطیکہ زمین پر اس کا بیٹھا رہنا ممکن ہو اس طرح پر کہ تشہد میں سویا ہو جاگنے والا اگر بھول کر کلام کرے (شافعیؒ کے نزدیک) نماز فاسد نہیں ہوتی بشرطیکہ کلام قلیل ہو مثلاً اگر کوئی نمازی سے کہے کہ اے فلاں میں نے اپنا چوپایہ تیرے ہاتھ اتنے کو بیچ ڈالا اور اُس نے نماز ہی میں جواب دیا کہ میں نے قبول کیا یا خرید لیا تو بیع اور نماز دونوں صحیح رہینگی۔ ایک یہ ہے کہ اگر آیت سجدہ پڑھے اور اُس کو جاگتا آدمی سُنے تو اُس کو سجدہ کرنا لازم ہوگا اور لازم جب ہوگا کہ اُس نے اُس کو آگاہ کر دیا ہو شافعیؒ کا اس میں خلاف ہے کیونکہ اُن کے نزدیک جاگتے ہوئے کے پڑھنے میں چند مسائل میں سجدہ مشروع نہیں جیسے جنب کے پڑھنے میں اگرچہ جس نے آیت سجدہ پڑھنے کی قسم کھائی ہو اور وہ حالت جنابت میں پڑھ لے تو قسم اُتر جاتی ہے اور جیسے کہ مدہوش اور مجنون کے پڑھنے میں اور نیز اس صورت میں بھی سجدہ واجب نہیں ہوتا جب کوئی ایسے وقت پڑھے جو محل قرات نہ ہو جیسے نماز جنازہ وغیرہ میں اگر عورت یا کافر یا لڑکا پڑھے تو سجدہ کیا جائے گا۔ ایک یہ کہ جب کوئی صبح سے شام تک سوتا رہے تو اُسے نمازوں کا قضا کرنا واجب ہے اس میں امام صاحبؒ کے شافعیؒ بھی موافق ہیں ایک یہ ہے کہ جب تیمم کر چکنے کے بعد کسی کا پانی پر گذر ہوا اور وہ سو رہا ہو تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے شافعیؒ کا اس میں خلاف ہے ایک یہ ہے کہ جب کسی سوتے ہوئے روزہ دار کے منہ میں مثلاً برف گر پڑے تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا اس میں شافعیؒ اور زفرؒ کا خلاف ہے ایک یہ ہے کہ اگر عرفات میں کوئی سوتا ہی رہے تب بھی اس کا حج ہو جائیگا اسمیں شافعیؒ بھی امام صاحبؒ کے موافق ہیں تو ایک یہ ہے کہ اگر محرمہ عورت سو گئی ہو اور اُس کا خاوند اس سے صحبت کر لے تو اس عورت پر کفارہ لازم ہو جائیگا۔ شافعیؒ کا اسمیں خلاف ہے جیسے کہ اگر اُسپر اُس کا خاوند زبردستی کرتا تو کفارہ لازم آتا صحبت کا کفارہ خواہ چوپایہ کے ساتھ ہو نر اونٹ ہے جس کو دوسرا سال شروع ہو گیا ہو اُس کو حرم شریف میں ذبح کر کے مسکینوں کو تقسیم کر دے اگرچہ تین ہی مسکین ہوں لیکن اگر تیسرے کو دینے پر قدرت ہے تو دو کو دینا کافی نہیں اور بیان حج میں اس کی زیادہ تفصیل آتی ہے ایک یہ ہے کہ اگر کسی سوتے ہوئے کے پاس عورت کے ساتھ خلوت میں رہے تو وہ خلوت صحیح نہیں ہے یعنی اس پر مہر واجب ہوگا شافعیؒ کہتے ہیں کہ مہر بغیر صحبت یا موت کے واجب نہیں ہوتا ایک یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی سے نہ بولنے کی قسم کھائی ہو اور پھر اسے سوتا دیکھ کر کہے کہ اے سونے والے اُٹھ تو قسم ٹوٹ جائے گی اور وہ صحیح مذہب پر حانث ہو جائیگا شافعیؒ بھی اس میں موافق ہیں مگر اگر اُس نے اپنی عورت کی طلاق کو اس سے کلام کرنے پر معلق کیا اور اس سے ایسی حالت میں ہم کلام ہوا کہ خود سو رہا تھا تو طلاق نہیں پڑے گی ایک یہ ہے کہ اگر عورت کو رجعی طلاق دی پھر اُس کو ہاتھ لگایا یا عورت نے اس کو شہوت سے ہاتھ لگایا اور جس کو ہاتھ لگایا گیا وہ اُس وقت سوتا تھا تو رجعت صحیح ہو جائیگی شافعیؒ کا اس میں اختلاف ہے ان کے نزدیک ہاتھ لگانا بلکہ بیداری تک میں صحبت کرنا بھی رجعت کے لئے کافی نہیں جب تک زبان سے نہ کہے جیسا کہ مناقب حفصہؓ میں آتا ہے ایک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سوتے ہوئے کو اٹھا کر دیوار کے نیچے رکھدے اور پھر اُس پر اتفاق سے دیوار گر پڑے تو اس پر کوئی ضمان نہیں اس میں

شافعیؒ بھی موافق ہیں لیکن اگر سونے والا غلام ہوگا تو غیر کے غلام پر قبضہ کرنے کے باعث ضمان دینا پڑے گا ایک[۱۲] یہ ہے کہ اگر کوئی سونے والا پلٹ کر کسی کے مال پر گر پڑے اور اس سے وہ تلف ہوجائے تو ضمان دینا پڑیگا اس میں شافعیؒ موافق ہیں۔

روضہ میں مذکور ہے کہ اگر وہ عورت جس کو تین طلاقیں دیدی گئی ہوں دوسرا نکاح کر کے سوتے ہی میں اُس کا ذکر اپنی شرمگاہ میں داخل کرلے تو اول خاوند کے لئے حلال ہوجاتی ہے اگر کسی کی زوجۂ صغیرہ نے اُس کی زوجۂ کبیرہ کا دودھ پی لیا جس حالت میں کہ زوجۂ کبیرہ سورہی تھی تو اُس پر کوئی ضمان نہیں اور نہ صغیرہ کا مہر واجب ہوگا البتہ نکاح ٹوٹ جائیگا اگر کسی نے کسی گھر میں داخل ہونے کی قسم کھائی اور اس کی طرف سوتے میں لوٹ پڑا تو حانث نہ ہوگا سوتے ہوئے آدمی کا ذبح کرنا صحیح نہیں۔ اگر چور نے کسی سوتے ہوئے آدمی کو پلٹ کر اس کے نیچے سے اس کا کپڑا لے لیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اگر کسی سوتے ہوئے کا ہاتھ کسی آدمی یا اجنبی عورت کی شرمگاہ پر جالگا تو اس کا وضو جاتا رہے گا۔ باب امانت میں عنقریب اس کا بیان آتا ہے کہ لامس[۱] اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جاتا ہے بخلاف چھو لینے والے کے کہ صرف چھونے والے کا وضو ٹوٹتا ہے اور جس کو چھوا اُس کا وضو نہیں ٹوٹتا قواعد زرکشی میں ہے کہ سونے والے کو چند صورتوں میں بیدار کا حکم دیا جاتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ وہ اپنی ولایت پر برقرار رہتا ہے یعنے جس کسی کا وہ ولی ہے اب بھی اس کا ولی رہتا ہے بخلاف مجنون اور بیہوش کے ایک یہ ہے کہ اُس کا وضو صحیح رہتا ہے اگرچہ تمام دن گذر جائے ایک[۲] یہ ہے کہ نمازوں کی قضا اُس سے ساقط نہیں ہوتی بخلاف بے ہوشی کے اگر کوئی کسی سوتے ہوئے یا ایسے شخص کو دیکھے جو سونے کا ارادہ کر رہا ہو اور نماز کا وقت آپہونچا ہوا اور اُسے خبر نہ ہو تو اُسے بتلا دینا مناسب ہے تاکہ اُس کی نماز نہ فوت ہوجائے اور اگر اُسے نہ بتلایا اور وہ سوگیا یہانتک کہ وقت نکل گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اُس کی نماز نہ فوت ہوئی نہ وہ گنہگار ہوگا اس لئے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ سونے میں تفریط یعنی کوتاہی نہیں ہوتی کوتاہی تو بیداری میں ہوا کرتی ہے تو وہی نے کہا ہے کہ اگر وقت کے قبل کوئی سوئے اور پھر برابر سوتا رہے حتی کہ وقت کے نکل جانیکا خوف ہو تو اُس کو بیدار کردینا مناسب ہے یہ زرکشی نے بیان کیا ہے اور وقت نماز آجانے کے بعد بھی سو رہنا جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ وقت نکلنے سے پہلے جاگ اُٹھیگا۔

ساتواں فائدہ:۔ ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جسے وحشت کی شکایت تھی آپ نے فرمایا سُبْحَانَ[۳] الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ کی کثرت کر چنانچہ اُس نے اُس کی کثرت کی اور اس کی وحشت جاتی رہی خالد بن ولیدؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے شب کو خوفناک صورتیں بہت نظر آیا کرتی ہیں آپ نے اُن سے فرمایا آؤ میں تمھیں چند

---

[۱] ہاتھ لگانے والا اور جس کو ہاتھ لگایا جائے [۳] قدوسیت رکھنے والا بادشاہ پاک جو فرشتوں اور روح کا رب ہے اس کی عزت و جبروت سے آسمان و زمین کو جلال حاصل ہوا ہے۔

کلمات سکھادوں جن کو تم اگرچہ تین ہی بار پڑھو گے تب بھی تمھاری یہ شکایت خدا کے فضل سے دور ہو جائے گی انھوں نے عرض کی بہت اچھا آپ نے فرمایا اچھا پڑھو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ[1] حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ تین روز کے بعد خالدؓ نے حضرت رسول اللہ صلعم سے آکر عرض کیا کہ تین بار میرا پڑھنا تھا کہ جو کچھ مجھے شکایت تھی خدا نے دور کر دی اب شب کو اگر میں شیر کے پاس بھی چلا جاؤں جب بھی مجھے کچھ پروا نہیں۔ **آٹھواں فائدہ**: خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی اور پوچھا کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کے لئے مستحکم پہاڑ دعا کریں انھوں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا تو چاشت کی نماز نہ چھوڑیئے بروایت حضرت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جو چاشت کی دو رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی دس بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑھے وہ خدا کی رضوان اکبر کا سزاوار ہو جاتا ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم غنیہ میں بیان کیا ہے کہ چاشت کی نماز میں سورہ والشمس اور سورۂ والضحیٰ پڑھا کرو۔

لطیفہ: بعض کا قول ہے کہ ضحیٰ سے جنت مراد ہے اور لیل سے جہنم اور بعض ضحیٰ سے مراد وہ دن بتاتے ہیں جس میں موسیٰؑ نے خدا سے باتیں کیں تھیں اور لیل سے شب معراج کہتے ہیں اور خدا کے قول وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی[2] کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو نبوت سے قبل گم گشتہ پایا تو آپ کی نبوت تک رہنمائی کر دی یہ طبری نے کہا ہے اور بعض کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہجرت میں متفکر و متحیر پایا تو آپ کی اس تک رہنمائی کر دی اور بعض نے کہا ہے کہ ضآلاً سے مراد ہے کہ لوگوں میں ضائع ہوتے ہوئے پایا جو آپ کی تکذیب کرتے تھے تو آپ کی برکت سے جن کی قسمت میں ہدایت تھی ان کی رہنمائی کر دی اسی وجہ سے فھدٰی فرمایا ہے بعض نے کہا ہے ضآلاً کے معنے بھول جانے والے کے ہیں پس ہدیٰ کے معنی یہ ہوئے کہ بھولنے کے بعد آپ کو یاد کرا دیا بعض نے کہا ہے کہ آپ ایک بار پہاڑوں میں حضرت خدیجہؓ کی بکریاں چرا رہے تھے اتفاق سے وہ کھو گئیں تو خدا نے آپ کی ان تک رہنمائی کر دی تھی **لطیفہ** سورہ ضحیٰ میں خدا نے دن کی قسم مقدم کی ہے کیونکہ مقسم علیہ یعنی جس بات پر قسم کھائی ہے وہ یہاں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور بزرگی ہے جو خدا کے قول مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی[3] سے ظاہر ہے اور واقعہ یوں ہوا تھا کہ ایک بار حضرت جبریلؑ چالیس روز تک آپ کے پاس نہ آئے تھے اور بعض نے پندرہ دن بتائے ہیں اس پر عورا ام جمیل جو آپ کے چچا ابولہب کی بی بی تھی کہنے لگی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اس کے بعد یہ سورت نازل ہوئی اسی لئے اس میں نور کو ظلمت پر مقدم کر کے ذکر

---

[1] میں خدا کے پورے کلموں کے ساتھ اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کونچا دینے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں پناہ مانگتا ہوں [2] اور خدا نے آپ کو گم گشتہ پایا تو رہنمائی کر دی ۱۲ [3] آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ وہ آپ سے کھنچا۔ ۱۲

کیا ہے کیونکہ یہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مژدہ ہے اور سورۂ واللیل میں دن پر رات کو مقدم کیا ہے اس لئے کہ وہاں جس بات پر قسم کھائی ہے وہ بندوں کے اعمال ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کے قول اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى[۱] سے ظاہر ہے اور سعی سے مراد عمل ہے اور اس میں گناہ بھی ہوتا ہے پس دونوں صورتوں میں مناسبت قائم رکھنے کے خیال سے اس کو مقدم کر دیا کیونکہ رات تاریکی کا وقت ہے اور گناہ بھی ایک قسم کی تاریکی ہے اور بعض نے سورۂ لیل میں رات کی قسم مقدم لانے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ سورت حضرت ابوبکرؓ کی شان میں ہے اور پہلے اُن پر جاہلیت کا زمانہ بھی گذر چکا تھا چنانچہ اسی لئے تاریکی کا پہلے ذکر کیا اور سورۂ ضحیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے اور وہ کیا صغیرا اور کیا کبیر ہر حالت میں گناہوں سے معصوم ہیں اسی واسطے اس میں نور کے ذکر سے ابتدا کی ہے اور وقت چاشت کی قسم کھانی جو دن کا ایک حصہ ہے اور رات کی قسم کھانے میں جو حکمت ہے وہ باب الامانت میں آتی ہے اور میں نے کتاب النورین فی اصلاح الدارین میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت دیکھی ہے کہ نماز چاشت رزق کو فراہم کرتی اور فقر کو دور کرتی ہے شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی اور وہ ہم کو دوسری پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں ہم نے قبر کی روشنی چاہی تو اس کو رات کے اُٹھنے (شب بیداری) میں پایا ہم نے منکر نکیر کے جواب کی نسبت خواہش کی تو وہ ہم کو تلاوت قرآن میں میسر ہوا ہم نے پلصراط پر سے پار ہو جانے کی خواہش کی تو وہ ہم کو صدقہ و خیرات دینے میں ہاتھ لگا ہم نے قیامت میں سیرابی چاہی تو وہ ہمکو روزے رکھنے میں ہاتھ آئی اور ہم نے روزے میں برکت طلب کی تو ہمکو نماز چاشت کے پڑھنے میں میسر ہوئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب الضحیٰ ہے جب قیامت ہوگی تو منادی پکارے گا چاشت کی نماز پر مداومت کرنے والو کہاں ہو لو یہ تمھارا دروازہ ہے خدا کی رحمت کی بدولت اس میں داخل ہو جاؤ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے عمرو بن شعیب بروایت اپنے باپ کے وہ بروایت اُن کے دادا کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو چاشت کی بارہ رکعتیں اسطرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ھو اللہ تین بار پڑھے تو ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے نازل ہونگے جو اپنے ساتھ سفید کاغذ اور نور کی قلمیں لئے ہوئے ہوں گے اور نفخ صور تک اس کی نیکیاں لکھتے رہیں گے اور جب قیامت قائم ہوگی تو فرشتے اُس کے پاس آئیں گے ہر فرشتہ کے پاس لباس کا ایک جوڑا اور کچھ تحفہ ہوگا وہ سب اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہیں گے اے قبر والے خدا کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو کیونکہ تو بے خوف رہنے والوں میں سے ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو چار پڑھ لیتا ہے وہ عابدوں میں لکھا جاتا ہے اور جو چھ پڑھتا ہے اس دن کے کاموں سے اُسے کفایت ہو جاتی ہے اور جو آٹھ پڑھتا ہے وہ قانتین (فرمانبرداروں) میں لکھا جاتا ہے اور جو بارہ رکعتیں پڑھتا ہے خدا اُس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کرتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چاشت

[۱] بے شک تمھاری کوشش یعنے عمل مختلف ہیں ۱۲

کی ایک رکعت کے بدلہ میں آدمی کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحہ کی کتاب غنیہ میں بروایت حسن بن علی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا ہوا ذکر اللہ کرتا رہے اور جب آفتاب طلوع ہو جائے تو خدا کی حمد کرے اور نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے تو خدا ہر رکعت کے عوض میں اُس کو دس لاکھ محل جنت میں عطا کرے گا اور ہر محل میں دس لاکھ حوریں ہوں گی اور ہر حور کے ساتھ دس لاکھ خادم ہوں گے اور خدا کے نزدیک ادابین میں اُس کا شمار ہوگا بعض نے کہا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز چاشت پڑھنے والے ہیں اور بعض نے کہا ہے جو مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھنے والے ہیں اور باب جمعہ میں دوسری حدیث اور آتی ہے ونیز فرائض کے بعد نوافل کی فضیلت ان امور کے بیان میں آئی ہے جن کے کرنے والے پر دوزخ حرام ہو جاتی ہے -

پہلا مسئلہ ؛ روضہ میں مذکور ہے کہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھنا افضل ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کی بارہ رکعتیں ہیں اس کو رافعی نے رویانی سے نقل کیا ہے لیکن نووی نے تحقیق میں اس کی تضعیف کی ہے اور اکثروں سے روایت کر کے شرح مہذب میں نقل کیا ہے کہ چاشت کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں اور اُس کا وقت طلوع آفتاب سے لیکر دوپہر تک رہتا ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے اذرعی نے قوت میں بیان کیا ہے کہ یہ بات غریب ہے یا ناسخ کی غلطی ہے ۔ ماوردی نے کہا ہے اس کا مختار وقت ربع دن تک ہے . اور ایک رات دن تک اُس کا قضا کرنا مستحب ہے اگرچہ عصر کے بعد ہو اور امام احمد بن حنبلؒ چاشت کے وقت تین سو رکعتیں پڑھا کرتے تھے یعنی بعد چاشت کے اسقدر نوافل اور پڑھتے تھے کہ کل تین سو رکعتیں پوری ہو جاتی تھیں **دوسرا مسئلہ** ؛ اگر کوئی قسم کھائے کہ چاشت کے وقت نہ لولوں گا تو صبح سے دوپہر دن تک کھانے یا بولنے سے حانث ہو جائیگا غدوہ طلوع فجر سے دوپہر دن تک کا وقت کہلاتا ہے اور صباح طلوع آفتاب سے چاشت کے ارتفاع تک سمجھا جاتا ہے اگر کوئی قسم کھائے قبل دوپہر تک کھانا نہ کھاؤنگا تو وہ طلوع صبح سے زوال کے وقت تک جب بھی کھائے گا حانث ہو جائیگا یا اگر کسی نے قسم کھائی کہ شام کا کھانا نہ کھاؤں گا تو زوال سے آدھی رات تک کھانے سے حانث ہو جائیگا یا کسی نے قسم کھائی کہ سحری نہ کھاؤں گا تو آدھی رات سے طلوع فجر تک کھانے سے حانث ہو جائیگا ۔ ایک شب میں فرض وسنت کی رکعتوں کی تعداد چودہ رکعت ہوتی ہے تین رکعتیں مغرب کے فرض کی دو رکعتیں اُس کے قبل (شافعی رحہ کے نزدیک) اور دو رکعتیں اُس کے بعد اور عشا کے چار فرض اور دو رکعتیں اس کے بعد سنت کی اور ایک رکعت وتر (شافعی کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین رکعتیں ایک سلام سے ہیں) اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح چودھویں رات کا چاند اول رات سے لے کر آخر تک روشنی بخشتا ہے اسی طرح یہ رکعتیں بھی مومن کو اُس کے دفن کے وقت سے لے کر قیام قیامت تک روشنی بخشتی رہتی ہیں۔

دوسرا لطیفہ ؛ امام الحرمین کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مثلاً سَو رطل لادنے کے لئے کوئی جانور کرایہ پر لیا

پھر کوئی دوسرا شخص آیا اور اُس نے اُس پر زیادہ لاد دیا تو اُس پر ضمان واجب ہوگا ایسے ہی خدا تعالیٰ قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے بندوں پر فرائض مقرر کئے تھے اور آپ نے نوافل کا بار بھی اُن پر ڈال دیا اس لئے ہم اور آپ دونوں پر ضمان آتے گا لہٰذا آپ شفاعت کیجئے اور ہم رحمت نازل کریں اسکو نسفیؒ نے زہرۃ الریاض میں ذکر کیا ہے علائی رح نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً کسی جانور کو چالیس رطل لادنے کے لئے کرایہ پر لے پھر اُس پر پچاس رطل لاد دے اور جانور ہلاک ہو جائے تو ایک قول کے موافق اس کو آدھی قیمت دینا پڑے گی کیونکہ ہلاکت جائز اور ناجائز فعلوں سے مل کر ہوئی ہے اور صحیح یہی ہے کہ جس قدر زائد لادا تھا اتنے ہی حصہ کا ضامن ہوگا چنانچہ اس صورت مفروضہ میں قیمت کا پانچواں حصہ دینا پڑے گا **تیسیر الطیقہ**: جو شخص اپنے کو خواب میں صبح کی نماز پڑھتے دیکھے اُس سے جس کسی نے وعدہ کیا ہو پورا کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کا قول ہے اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ[1] اور اس سے مراد لوطؑ کی قوم ہے جیسا کہ باب امانت میں اس کا قصہ آتا ہے اگر ظہر پڑھتے دیکھے تو اپنے دشمن پر فتح پائے اگر عصر پڑھتے دیکھے تو دشواری کے بعد اس کو کاموں میں آسانی ہو اگر مغرب پڑھتے دیکھے تو وہ کسی ایسے کام میں لگا ہو جس کا انجام قریب آپہونچا ہو اگر عشا پڑھتے دیکھے تب بھی ایسا ہی ہے اگر مسجد میں نماز پڑھتے دیکھے تو لوگوں میں الفت و اُنس پیدا کرانیکا باعث ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں میں صلح کراتا ہے خدا اُس کے کاموں کو بنا دیتا ہے اور انسؓ نے بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ جو دو آدمی کے درمیان صلح کراتا ہے خدا اس کو ہر ہر کلمہ کے عوض میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب مرحمت فرماتا ہے اور زکوٰۃ الاعضاء کے بیان میں اس کی زیادہ تفصیل آگے آتی ہے اگر کوئی کعبہ کی چھت پر اپنے کو نماز پڑھتے دیکھے تو وہ ضرور کسی نہ کسی گناہ میں مبتلا ہے ایسے ہی اگر مشرق یا شمال کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھے تب بھی یہی حالت ہے اور اگر مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھے تو حج نصیب ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائے تو نماز کی نیت باندھ کر اللہ اکبر کہتے ہی حانث ہو جائے گا بشرطیکہ جنازہ کی نماز نہ ہو ایسا ہی فتویٰ قفال نے دیا ہے اور ابن شریح رح کہتے ہیں کہ وہ جب تک رکوع نہ نہ کرے گا حانث نہ ہوگا اور اگر کسی نے کہا میں کوئی نماز نہ پڑھوں گا تو جب تک نماز سے پورے طور سے فارغ نہ ہو جائیگا حانث نہ ہوگا اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے سوائے اُس صورت کے کہ کوئی شے جس کی لنبائی دو تہائی ہاتھ سے کم نہ ہو اور کعبہ سے متصل ہو اُس کے سامنے ہو اور جس کو وقت نماز میں ایک رکعت بھی مل جائے اُسے وقت پر نماز مل گئی ورنہ قضا ہو گئی اور جو امام کے ساتھ سلام سے پہلے شریک ہو گیا اسے جماعت کی فضیلت مل گئی ہاں اگر اُس نے کہا تھا کہ اگر مجھے مثلاً ظہر کی نماز امام کے ساتھ مل جائے گی تو مجھ پر طلاق ہے. اور پھر اُس نے امام کو دوسری رکعت میں پایا تو اس پر طلاق نہ پڑے گی خدا کا فضل و کرم تو دیکھو کہ امام کے ساتھ

---

[1] بے شک اُن کے وعدہ کا وقت صبح ہے کیا صبح قریب نہیں ہے ۱۲

اگر ایک جز بھی مل جائے تو جماعت کی فضیلت مل جاتی ہے اور نماز کا زیادہ حصہ بھی مل جاتے جب بھی طلاق نہیں پڑتی۔ **مسئلہ**: امام غزالیؒ کے نزدیک شرائط نمازیں سے خشوع بھی ہے اور وہ دل اور ہاتھ پیروں کا قرار سے رہنا کہ کسی بُری شئے کی جانب ذرا میلان نہ ہو اور حضرت علیؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہؐ میں دو رکعتیں بغیر وسوسہ کے پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھو تو میں ان دونوں اونٹنیوں میں سے ایک تمھیں دیدوں اس کے بعد وہ نیت باندھ کر کھڑے ہوئے اور انھیں خیال آیا معلوم نہیں کونسی اونٹنی مجھے دیں گے پھر انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اطلاع کر دی اور یہ بات اُن کے دل میں اس لئے آگئی تاکہ کلام ولایت کا کلام نبوت پر غالب نہ آجائے پس اگر کہا جائے اس کی کیا وجہ ہے کہ جب نماز پڑھتے ہیں اُن کے پیر سے تیر پار ہوگیا تھا تو خبر بھی نہوئی تھی اور جب اُن کے پاس سائل آیا تھا تو انگشتری سے اس کی طرف اشارہ کیا تھا پھر بھلا خشوع کہاں رہا اور خضوع کہاں گیا جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے خشوع وخضوع رکھنے والوں کی سورۂ ہود میں تعریف کی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰی رَبِّهِمْ الخ[1] جواب یہ ہے کہ امور آخرت میں قلب کا حاضر رکھنا خشوع کے منافی نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ حالت نماز میں سامان لشکر کی تجویزیں کیا کرتے تھے ابراہیم نخعی رح کا قول ہے کہ جس نماز میں وسوسہ نہ آئے وہ مقبول نہیں کیونکہ یہود ونصاریٰ کو نماز میں وسوسہ نہیں آیا کرتا لیکن نخعی کا قول ضعیف ہے حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (یہود ونصاریٰ) ابلیس کی موافقت کرتے ہیں اور مومن اس کی مخالفت کرتا ہے اذکار میں مذکور ہے شیطان ویران گھر (یعنی قلب) کا ارادہ نہیں کیا کرتا حضرت شبلیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا دل دنیا کی طرف نظر کرتا ہے تو میں غسل کر ڈالتا ہوں اور اگر آخرت کی طرف نظر کرتا ہے تو وضو کر لیتا ہوں۔

فائدہ: موضع سجدہ پر نظر جمائے رہنا مستحب ہے ہاں اگر کوئی کعبہ شریف کے سامنے اس کے قریب ہو تو اس پر نظر جمائے رہے جیسا کہ ماوردیؒ اور رویانیؒ کو یقین ہے میں نے حنفیہ کی کتاب تاتارخانیہ میں دیکھا ہے کہ نمازی کو مناسب ہے کہ حالت قیام میں جائے سجود پر نظر رکھے اور حالت رکوع میں اپنے پیروں کی طرف اور حالت سجدہ میں ناک کے نتھنے (نوک) پر اور حالت قعود میں اپنی گود کی جانب اور میں نے شرح مہذب میں بروایت بغوی دیکھا ہے کہ حالت سجدہ میں خدا کی طرف نظر رکھے اور اس کے لئے مستحب ہے کہ اپنے کلمہ کی انگلی کو دیکھتا رہے (حالت قعود میں یا سجود میں)

مسئلہ: نماز میں چند امور سنت ہیں وہ یہ ہیں دعاء افتتاح[2] یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ الخ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الخ اور فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا اور رکوع وسجود کے تسبیحات اور دوسرا سلام اور چند امور ابعاض یا اجزا ہیں پہلا تشہد (یعنی التحیات الخ پڑھنا) اور قعدۂ اولیٰ اور اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

---

[1] بیشک ایمان والے اور نیکو کار اور اپنے رب کے سامنے عاجزی اور پستی اختیار کرنیوالے الخ ۱۲ [2] یہاں تمام امور شافعیؒ کے مذہب کے موافق بیان کرتے ہیں حنفیہ کو فقہ حنفی کے موافق سمجھنا اور عمل کرنا چاہیئے۔

اور تشہد اخیر میں آل پر درود بھیجنا اور دعائے قنوت پڑھنا اور اُس کے پڑھتے وقت کھڑے رہنا اور اُس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چند سنتیں یا اوضاع ہیں جیسے تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کرنا اور پہلے تشہد میں پیر بچھا کر بیٹھنا دوسرے تشہد میں سُرین کے بل بیٹھنا اور سینہ کے نیچے ہاتھ باندھنا اور رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور چند ارکان ہیں پہلے نیت دوسرے تکبیر تحریمہ تیسرے قیام اس نند رست کے لئے جسے قدرت ہو چوتھے سورۂ فاتحہ وغیرہ کا (امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عربی میں) پڑھنا پانچویں رکوع اس طرح کرنا کہ اطمینان کے ساتھ دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر پہونچ جائیں چھٹے سیدھا کھڑا ہونا یہانتک کہ بیٹھ کے مہرے اطمینان کے ساتھ سیدھے ہو جائیں ساتویں اطمینان کے ساتھ پیشانی کے بل سجدہ کرنا آٹھویں دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا نویں تشہد اخیر اور اس میں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا واجب ہے اور تشہد جسے قدرت ہو سوائے عربی کے اور کسی زبان میں پڑھنا درست نہیں جیسے کہ اذان کی حالت ہے دسویں لفظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مع ال تعریف وجوباً کہنا اگرچہ ایک ہی بار ہو اور افضل یہ ہے کہ داہنے اور بائیں ملاکر دو بار کہے اور مستحب یہ ہے کہ السّلام علیکم اسوقت کہے جب داہنی اور بائیں جانب گردن پھیرے اس سے قبل ابھی منہ قبلہ ہی کی طرف ہو تو تشہدات ہی اور سات آسمان کے اہل اور حاملین عرش اور حاملین کرسی سب کے سب نے شب معراج میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اس وجہ سے ہمکو حکم ہوا ہے کہ ہم اس کی مکافات و معاوضہ میں اہل سمٰوٰت اور حاملین عرش و کرسی پر نو (کلمات) تشہد میں سلام بھیجا کریں رہی اس کی حکمت کہ تشہد کے اکمل ہونے کے لئے ابراہیمؑ اور اُن کی آل کے ذکر کرنے کی کیا خصوصیت ہے وہ درود کی فضیلت میں آگے آتی ہے

موعظت: ایک بار رابعہ عدویہؒ کو سجدہ میں خیال آیا کہ آٹے میں خمیر ملایا ہے یا نہیں اس کے بعد خواب میں اپنا جنت کا محل دیکھا کہ اُس کا بالاخانہ گر گیا ہے احیاء العلوم میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے باغ میں نماز پڑھی اس حالت میں اُسے اُس باغ کے پھل کچھ ایسے پسند آئے کہ یہ خیال نہ رہا کہ کے رکعتیں پڑھی ہیں اس بناء پر اُس نے اُس باغ کو راہ خدا میں وقف کر دیا اسی کو عثمانؓ بن عفان نے پچاس ہزار پر فروخت کیا تھا عوارف میں مذکور ہے جو شخص بلا حضور قلب یعنی بے جی لگائے پڑھتا ہے وہ نمازی لاہی و غافل ہے عبداللہؓ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک شخص بول اٹھا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا[1] اُس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کا پڑھنے والا کون ہے اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں آپؐ نے فرمایا مجھے ان کلمات سے بڑا تعجب ہوا ان کے لئے ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل گئے۔

---

[1] اللہ بڑا ور سب سے بڑا ہے اور ساری حمد کثرت کے ساتھ خدا کو شایاں ہے صبح و شام خدا ہی کی تسبیح ہے ۱۲

فائدہ: لونگ کھانا سلس البول اور دھبہ آنے کو دور کرتا ہے اور اگر پونے دو ماشہ لونگ دودھ کے ساتھ پیس کر پی جائے تو قلب کو تقویت اور سارے اعضائے باطنی کو قوت ہوتی ہے لونگ کھانا معین ہضم ہے اور غذاؤں کے فضلہ سے جو ریاح پیدا ہوتی ہیں اُن کو دور کرتا ہے اور سانس کو خوشبودار بناتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے اور کیڑے مارتا ہے اور اس کی خوشبو دماغ بارد کو نافع ہے اور روشنی چشم کو بڑھاتی ہے اور غشاوہ یعنے جالے اور ڈھلکے کو دور کرتی ہے اگر بطور سرمہ کے لگائی جائے اگر عورت چاہے کہ حاملہ ہوجائے تو اسے چاہیے کہ جب ایام ماہواری سے پاک ہو تو ساڑھے تین ماشہ لونگ کھایا کرے اور اگر چاہے کہ حمل نہ ٹھیرے تو ایک لونگ کا پھول روز نگل جایا کرے اور جوز تر کے چھلکے پیس کر شہد میں ملا کر چاٹنا دھبہ آنے کے لئے مفید ہے نفل نماز بیٹھ کر بھی جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھا کرے اس کے لئے قیامت میں میری شفاعت حلال ہوجائے گی وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ اِنِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابوبکر صدیق رضؓ نے ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ کوئی دعا مجھے سکھا دیجئے کہ نماز میں اُسے پڑھا کروں آپ نے فرمایا اچھا پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ نووی نے کہا ہے کہ اکثر روایات میں ظُلْمًا كَثِيْرًا کا لفظ واقع ہوا ہے اور مسلم کی بعض روایات میں کبیرًا آیا ہے اور دونوں خوب ہیں ابوہریرہؓ کا قول ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الآیۃ پڑھا کرے اس کو اتنا اجر ملے گا جو ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ اُن میں اور اُن کے نیچے ہے سب کے برابر ہوگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرتے تو وہ بخشا بخشایا ہو کر اٹھایا جائیگا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ الآیۃ پڑھا کرتا ہے وہ خوب پورے پورے پیمانے میں ناپ ناپ کر اجر دیا جائیگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی بندہ فرض پڑھ کر دس بار استغفار کرتا ہے وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا کہ خدا تعالیٰ اُسکے سارے گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ سمندر کے جھین اور تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: عوارف المعارف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ اپنے کان اور آنکھ سے خدا کی

ا؎ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا کیجئے اور برگزیدہ لوگوں میں آپکی محبت اور مقام علیین میں آپ کا درجہ اور مقربین میں آپ کا گھر قرار دیجئے۔

۲؎ اے اللہ بے شک میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور آپ کے سوا گناہوں کا کوئی بخشنے والا نہیں اس لئے آپ اپنے پاس کی مغفرت سے مجھے بخشدیجئے اور مجھ پر رحم کیجئے بیشک آپ ہی تو بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں ۱۲

طرف متوجہ ہوکر فرض پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ دوسرا فائدہ :۔ رکوع و سجود و قیام میں امام سے سبقت کرنے سے نہایت ڈرنا چاہیئے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے ایسا کرنے والے کیلئے خوف ہے کہ کہیں خدا اُس کے سر کو گدھا کا سا سر نہ کر دے اگر کسی نے ایسا عمداً کیا تو گنہگار ہوا اور اگر سہواً کیا تو گنہگار نہ ہوگا لیکن مناسب ہے کہ امام کی موافقت کیلئے پھر سے ادا کرے اور اس زیادتی سے نماز باطل نہ ہوگی جیسا کہ اسی باب میں گذر چکا ہے اور جو شخص کسی کو امام سے سبقت کرتے ہوئے دیکھے اُس کے لئے مستحب ہے کہ سجدۂ شکر ادا کرے اس لئے کہ کسی کو علی الاعلان گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر (اس بات کے شکریہ میں کہ خدا نے اُسے محفوظ رکھا) سجدہ کرنا مستحب ہے لیکن ایسے شخص کو دیکھ کر سجدہ کرنا مناسب نہیں جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو لیکن معذور نہ ہو جیسے وہ شخص جس کا چوری کی وجہ سے ہاتھ کٹا ہوا اور کسی کے پردیس سے آنے اور مریض کے شفا پانے اور بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں بھی سجدہ کرنا مستحب ہے روضہ میں مذکور ہے کہ سجدۂ سہو میں سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنَامُ وَلَا یَسْهُوْ پڑھے[1] تیسرا فائدہ :۔ قبل از وقت نماز شروع کرنے سے بھی بہت ڈرنا چاہیئے اگر اُس نے وقت آجانے کا گمان کر کے نماز پڑھی پھر ظاہر ہوا کہ اُس نے وقت پر ادا نہ کی یا کسی مُعتبر آدمی نے خبر دی کہ اُس نے قبل از وقت نماز ادا کی تو اُس پر اعادہ واجب ہے جیسے کہ اگر کوئی حاکم بلا جانے بوجھے حکم کرے تو اُس کا حکم باطل ہے اور ایسا ہی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مریض باپ یا بیٹے کو دوا پلائے اور وہ علاج سے ناواقف تھا اور اُسی مرض میں اُس کے باپ یا بیٹے کا انتقال ہو گیا تو اُس کو میراث نہ ملے گی۔

چوتھا فائدہ :۔ نماز میں وقت سے قصداً تاخیر کرنے سے بھی بہت ڈرنا چاہیئے کیونکہ جسنے نماز وقت پر نہ پڑھی ہو وہ شافعیؒ کا کوئی بھائی ہی کیوں نہ ہو تب بھی قضا کر لینے سے بالکل بری الذمہ نہیں ہو جاتا اور اُس کی نظیر یہ ہے کہ اگر رمضان کا کوئی ایک روزہ بھی قصداً بلا عذر چھوڑ دے تو تمام عمر روزہ رکھنے سے بھی وہ بات حاصل نہیں ہو سکتی اور وہ جواب دہی سے بری نہیں ہو جاتا جیسا کہ باب صوم میں عنقریب آتا ہے۔ پانچواں فائدہ :۔ ہر شخص کو اس سے بھی بہت ڈرنا چاہیئے اور خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں اُس کے ستر کا کوئی حصّہ کُھل نہ جائے خواہ وہ تاریکی ہی میں کیوں نہ ہو اور مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے اور یہی لونڈی کا سَتر ہے اور سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے حرہ کا سارا بدن نماز میں سَتر ہے نمازی پر واجب ہے کہ نماز پڑھنے سے خدا کی رضامندی کا قصد کرے اور زرکشیؒ نے کہا ہے کہ اگر کوئی اپنا فرض اس لئے پڑھتا ہے تا کہ لوگ کہیں یہ بڑا نمازی ہے اپنا فرض ادا کرتا ہے تو وہ آخرت کا طلبگار نہیں اور نہ اُسے کچھ ثواب ملے گا نماز اول وقت میں پڑھنا واجب ہے لیکن اس وجوب میں شریعت کی طرف سے گنجائش ہے بشرطیکہ وقت سے ٹل نہ جائے چنانچہ اگر کوئی شخص بلا عذر نماز موخر کرے اور وقت کے اندر ہی مر جائے تو وہ خدا کے فضل و کرم سے گنہگار نہ ہوگا جب کسی عُذر کی وجہ سے نماز فوت ہو جائے تو اس کے قضا کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے اگرچہ اصل قضا کرنا واجب ہے اگر جماعت کیساتھ وقتیہ نماز کے پڑھنے کیلئے کھڑے ہو اور اس کے ذمّہ کوئی قضا نماز ہے تو افضل یہ ہے کہ اپنی قضا نماز

---

[1] وہ پاک ہے جو نہ سوتا ہے نہ اُسے سہو ہوتا ہے ۱۲

پڑھے پھر اگر وقتیہ نماز مل جائے تو شریک ہو جائے یا اپنی نماز اکیلے پڑھ لے اور جس نے اکیلے نماز پڑھ لی ہو اور پھر اُسے کوئی دوسرا شخص اکیلے نماز پڑھنے والا نظر آئے تو اُس پر یہ واجب نہیں کہ اُس کے ساتھ بھی شریک ہو جائے کیونکہ مردوں کی جماعت غلام اور مسافر کے سوا فرض کفایہ ہے اور عورتوں اور ننگوں کے لئے جب وہ اندھے ہوں یا تاریکی میں ہوں تو مستحب ہے اور اگر وہ صف میں ہوں تو تنہا اور جماعت سے نماز پڑھنا اُن کے حق میں برابر ہے پس اگر کوئی ان میں کپڑے پہنے ہو تو اسے امام بننا افضل ہے لیکن اگر وہ نہ مانیں اور کوئی ننگا پڑھائے جب بھی اُس کے پیچھے کپڑا پہننے والے کی نماز ہو جائے گی اور اگر عورتیں اور مرد دونوں ہوں تو مرد نماز پڑھیں اور عورتیں اُن کی طرف پیٹھ پھیرے رہیں پھر عورتیں نماز پڑھیں اور مرد ان کی طرف پیٹھ پھیرے رہیں یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں عورتوں و مردوں کی صفوں میں سے اول صف سب سے افضل ہے اور اگر عورتیں مردوں کے ساتھ ہوں تو عورتوں کی آخر صف افضل ہے۔

مسئلہ:- امام رازیؒ نے تفسیر آل عمران میں بیان کیا ہے کہ اگر کسی عورت کو مردوں اور عورتوں دونوں کی جماعت میسر ہوتی ہو تو اُسے مردوں کی جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ یہ نہیں فرمایا مَعَ الرَّاكِعَاتِ **لطیفہ**:- خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ میں آپ کی امت کے لئے زمین کو مسجد اور طہور بنائے دیتا ہوں اور ان کے لئے مقرر کرتا ہوں کہ وہ توریت بے دیکھے حفظ پڑھا کریں اور میں اُن کی تنہا نماز قبول کر لیا کروں گا موسیٰؑ نے یہ خبر اپنی قوم کو دی وہ کہنے لگے ہم تو بے جماعت کے نماز نہ پڑھیں گے اور نہ ہم بے وضو پڑھیں گے اور سوائے کنیسہ کے اور کہیں بھی نہیں پڑھیں گے اسی طرح توریت کو بھی بے دیکھے نہیں پڑھیں گے تب خدا نے یہ ساری باتیں اس امت کے لئے کر دیں چنانچہ خدائے تعالیٰ کے قول فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ الآیہ سے اسی کی طرف اشارہ ہے اور انشاء اللہ فضیلت امت کے باب میں اس کا ذکر آتا ہے۔

نمازِ جمعہ، روزِ جمعہ اورشبِ جمعہ کی فضیلت

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ اور عنقریب آتا ہے کہ جمعہ کے لئے تکبیر کا وقت فجر سے لے کر جمعہ تک رہتا ہے روضہ میں مذکور ہے کہ جمعہ میں جس نے پہلے پہل لوگوں کو جمع کیا وہ کعب بن ظہری ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ انھیں نے اس کا نام جمعہ رکھا ہے قریش اس روز جمع ہوا کرتے تھے اور وہ خطبہ پڑھ کر ان کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی یاد دلایا کرتے تھے اور ان کو بتلاتے تھے کہ وہ میری ہی اولاد میں سے ہونے والے ہیں اور ان کو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ ایمان لائیو۔

فائدہ: بروایت انسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ روز وشب جمعہ ملکر چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور کوئی گھنٹہ ایسا نہیں گذرتا جس میں چھ لاکھ آدمیوں کو خدا آگ سے آزادی نہ عنایت کرتا ہو بروایت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا خدا قیامت میں اور دنوں کو اپنی اپنی شکلوں پر اٹھائے گا لیکن جمعہ کو اس طرح اٹھایا جائیگا کہ وہ درخشاں چہرہ وآتشیں رو عورت کے مانند ہوگا اس کے اہل اسے گھیرے ہونگے جیسے لوگ دلہن کو گھیرے ہوتے ہیں تاکہ اس کے پیارے کے پاس اسے پہنچا دیں اس سے ان لوگوں کو روشنی حاصل ہوگی کہ اس کی روشنی میں وہ چلیں گے ان کے رنگ برف کے مانند گورے ہونگے مشک کی خوشبو ان سے اٹھ رہی ہوگی اور وہ جبال کافور میں گھسے ہوئے ہوں گے سارے جن وانس کی نظریں ان پر لگی ہونگی لوگ تعجب کے مارے ان کے گرد پھرتے ہونگے یہانتک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ زہر فائح میں ہے کہ جبال الکافر جاحظی سے ہے بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ شب جمعہ کو خدا تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور غنیہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ سے منقول ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے شب جمعہ کو شب قدر پر فضیلت دی ہے اس لئے کہ شب جمعہ بار بار آتی رہتی ہے اس طرح اس کا ثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔ حدائق میں ابن الملقنؒ نے کہا ہے کہ یہ امام احمدؒ سے روایت ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا میں تمھیں تین بشارتیں نہ

ؔلہ اے ایمان والو جب نماز جمعہ کی اذان ہو تو یاد خدا کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو ۱۲

اول

سنا دوں جو مجھے جبریلؑ نے سُنائی ہیں لوگوں نے عرض کیا ہاں وہ بشارتیں آپ ہمیں سُنا دیجئے آپ نے فرمایا کہ مجھے بشارت ہوئی ہے کہ ہر شب جمعہ کو خدا دوزخ سے ستر ہزار کو آزاد کر دیتا ہے دوسری بشارت مجھے یہ ہوئی کہ ہر شب جمعہ کو خدا میری امت کی جانب ننانوے بار نظر فرماتا ہے اور ظاہر ہے جس کی جانب خدا کی نظر ہو اس کو وہ عذاب نہ دے گا حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ جب شب جمعہ ہوا کرتی تھی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے آزادی اور مغفرت کی رات تجھے مرحبا ہو اور جو شخص تجھ میں نیک عمل کرے اُس کے لئے بشارت ہو اور جو شخص تجھ میں بُرے عمل کرے اس کے لئے تباہی ہو اور بے شک خدائے تعالیٰ ہر شب جمعہ کو ایک لاکھ شخصوں کو جن میں سے ہر ایک عذاب کا مستحق ہو چکا چھٹکارا دیتا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب جمعہ سالم و درست ہوتا ہے تو تمام ایام درست ہو جاتے ہیں اور بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے دنوں کو پیدا کر کے جمعہ کو اُن میں سے چن لیا اور پسند کیا اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور اُن کے لئے جمعہ کو مقرر فرمایا پس ہر وہ عمل کہ انسان جمعہ کو کرتا ہے اُس کے لئے اُس کے عوض میں ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں پھر جو روز جمعہ یا شب جمعہ کو مرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور دنیا سے بخشا بخشایا ہو کر نکلتا ہے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے جابر بن عبداللہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا ہے جو روز جمعہ یا شب جمعہ کو انتقال کرتا ہے قیامت میں عذاب خداوندی سے پناہ میں رہتا ہے اور اُس پر شہیدوں کی مہر لگا دی جاتی ہے۔

لطیفہ: رویانیؒ نے کہا ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ کو انتقال کرے اُس پر نماز پڑھنا اور اس کے دفن میں شریک ہونا مستحب ہے اور روز عرفہ اور عاشورہ اور عید کی بھی یہی حالت ہے اس کو ابن ملقن نے عمدہ میں بیان کیا ہے اور عمرؓ نے کہا کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمرؓ نماز جمعہ اپنے اوپر لازم کر لو وہ خطاؤں کو ایسے منہدم کر دیتی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر کی مٹی کو منہدم کر دیتا ہے اے عمرؓ کوئی ایسا بندہ نہیں جو جمعہ کے روز نماز کے لئے غسل کرتا ہو اور پھر بھی گناہوں سے ایسا نہ نکل آتا ہو گویا کہ وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اے عمرؓ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جو نماز جمعہ کے لئے اپنے گھر سے نکلے اور پھر بھی اُس کے لئے تمام کنکر پتھر شہادت نہ دیں اور تمام کنکر پتھر اور خاک جس پر سے نماز جمعہ کے لئے اُس کا گذر ہو اس کے لئے استغفار نہ کریں اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو پاک کپڑے پہن کر نماز جمعہ کے لئے نکلے اور پھر بھی خدا اُس کی طرف نظر نہ کرے اور اسکی تمام حاجتیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی پوری نہ کر دے اے عمرؓ بے شک خدا جمعہ کے

ؔ شب جمعہ کی فضیلت میں جتنی روایات ہیں ان میں سے بیشتر منقطع الاسناد و مرسل ہیں۔ اسی طرح شب عرفہ اور شب عید کی روایات بھی اکثر مرسل وضعیف ہیں ہاں روز جمعہ اور روز عرفہ کی فضیلت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

ع ۶

روز دار دنیا کی جانب اپنے فرشتوں کو اُتارتا ہے پس وہ اس شہر میں اذان تک دوڑتے پھرتے ہیں پھر جب مؤذن اذان کہتا ہے تو: مسجد کی طرف جھپٹتے ہیں اور مسجد کے دروازوں سے داخل ہونے لگتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اذان سے پہلے کون کون لوگ اندر آگئے تھے پھر جب وہ لوگوں کو رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے پاتے ہیں تو کہتے ہیں یا اللہ اس کو معاف کر دیجئے اس کی درخواست قبول فرمالیجئے اور مسجد کے دروازوں پر کھڑے داخل ہونے والوں کو گنتے رہتے ہیں اور اُن سے مصافحہ کرتے ہیں اور اُن کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں پھر جب خطیب منبر پر کھڑا ہوتا ہے وہ صفوں کے درمیان بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے منہ دیکھا کرتے ہیں اور ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب لوگ نماز شروع کر دیتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں تاکہ جمعہ کی برکت حاصل کر لیں پھر جب امام سلام پھیر کر دعا مانگتا ہے وہ بھی جماعت میں سے آمین کہتے ہیں پس ملائکہ کی برکت سے سب کی مغفرت ہو جاتی ہے جب لوگ نماز پڑھکر لوٹتے ہیں تب وہ اُن کی نماز و تسبیح و استغفار کے نامۂ اعمال کو لپیٹ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں یہانتک کہ عرش کے نیچے جا کھڑے ہوتے ہیں اور خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب یہ فلاں شہر کے لوگوں کی فلاں جماعت کی نماز ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے ان کی نماز جبرئیلؑ کے پاس لیجاؤ اور کہو کہ خدائے تعالیٰ کا تمھیں حکم ہوا ہے کہ اس نماز کو فلاں خزانہ میں لے جاؤ جہاں اس جماعت کے نامہائے اعمال ہیں چنانچہ جبرئیل اُن کی نمازوں کو خزانے میں لیجاتے ہیں اور وہاں سپرد کر دیتے ہیں پھر وہ قیامت تک خزانہ میں محفوظ رہتی ہیں۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جنتی ہر جمعہ کو اپنے رب کی جانب تودۂ کافور پر سے نظر کیا کریں گے اور اس تودۂ کافور میں نہر جاری ہوگی جس کے دونوں کنارے مشک کے ہونگے اس پر حوریں نہایت خوش الحانی سے قرآن خوانی کر رہی ہوں گی جس کو اگلے پچھلے سب سُنینگے پھر جب وہ لوگ اپنے منازل کی طرف چلنے لگیں گے تو ہر شخص جس حور کو چاہے گا اُس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس کو موتی کے پل پر سے ہو کر اپنی قیام گاہ پر لے جائیگا اور مکانوں اور حوروں کی وہ کثرت ہو گی کہ اگر خدا ان کے گھروں کا انھیں راستہ نہ بتاتا تو انھیں اپنے گھروں کا قیامت میں راستہ بھی نہ ملتا اس لئے کہ ہر ہر جمعہ میں لوگوں کو اتنا اتنا بے شمار ثواب ملتا رہتا ہے۔

دوسرا فائدہ: بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص جمعہ کے روز چار رکعتیں اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی ایک بار قل ہو اللہ احد پندرہ بار پڑھے تو خدا اس کے واسطے جنات عدن میں دس ہزار سونے کے بنے ہوئے شہر تیار کرے گا اور ہر شہر میں دس ہزار یاقوت سرخ اور سفید موتی کے گھر ہوں گے ہر گھر میں دس ہزار تخت ہوں گے ہر تخت پر موتیوں کے قبے بنے ہونگے بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص بعد غروب کے شب جمعہ میں دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ اور پندرہ بار اِذَا زُلْزِلَت

الاَرْضُ پڑھے توخدا اُس پر سکرات موت کو آسان کردے اور اُسے عذاب قبر سے بچانے اور ستر برس کی عبادت کا ثواب ملے اور میں نے تہذیب الاذکار میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے کہ جو شخص شب جمعہ میں یَادَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی بِالسَّجِیَّۃِ وَاغْفِرْلِیْ یَا ذَا الْعُلٰی فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّۃِ[1] دس بار پڑھے خدا اُس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے **تیسرا فائدہ**: بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ظہر وعصر کے درمیان دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پچاس بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پندرہ بار پڑھے تو جب تک وہ اپنے رب کو خواب میں اور اپنا مکان جنت میں دیکھ نہ لے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

چوتھا فائدہ: بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن امام کے نکلنے سے پہلے دس رکعتیں اس طرح سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد دس بار پڑھے پھر اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ[2] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر دعا مانگے تو خدا سے جو مانگے گا خدا اُسے عنایت فرمائیگا اور حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز باجماعت پڑھنے سے افضل نمازوں میں سے کوئی اور نماز نہیں ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ سوائے اُس شخص کے جو بخشا بخشایا ہوا ور کوئی اس نماز میں حاضر نہیں ہوتا اس کو طبرانی رح نے اپنی معجم اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے۔

پانچواں فائدہ: بروایت علیؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص جمعہ کے دن چاشت کی دو رکعتیں پڑھتا ہے خدا اس کیلئے سو نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے سو گناہ مٹا دیتا ہے اور جو چار رکعتیں پڑھتا ہے خدا اس کے چار سو درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور جو آٹھ رکعتیں پڑھتا ہے خدا اُس کے آٹھ سو درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اُس کے سارے گناہ بخشدیتا ہے اور جو بارہ رکعتیں ادا کرتا ہے خدا اُس کے لئے بارہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے بارہ سو درجے بلند کرتا ہے۔ بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص بعد ادائے جمعہ کے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار پڑھتا ہے خدا اُس کے ایک لاکھ گناہ اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ بخشدیتا ہے۔

چھٹا فائدہ: بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز جب امام سلام پھیرے اس وقت جو شخص قبل اپنے پیر موڑنے کے فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ

---

[1] اے ہمیشہ مخلوقات پر فضل کرنے والے اے عطا کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھنے والے اے بلند عطیات دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو عادت میں تمام مخلوق سے بہتر ہیں رحمت نازل کر اور اے بلندی والے اسی شام کو مجھے بخشدے [2] خدا پاک ہے جمیع حمد خدا کو شایان ہے اور سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے بے مدد خدائے علی عظیم کے کسی شئے سے بچنا اور کسی کام کی قوت پانا ممکن نہیں ١٢۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات بار پڑھتا ہے خدا اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے اور خدا روز قیامت پر جتنے ایمان لانے والے ہیں سب کے برابر اسے اجر عنایت فرماتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خدا اُس کے دین و دنیا اور بال بچوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ **ساتواں فائدہ** ؛ ابن مسعودؓ نے کہا ہے کہ جو شخص اس کے پڑھنے کے بعد جس کا پہلے بیان ہوا یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ[1] پڑھے خدا اس کو غنی بنادے اور ایسی جگہ سے اُسے روزی پہنچائے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو اور انسؓ نے کہا ہے جو شخص جمعہ کے روز اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ[2] ستر بار پڑھا کرے اُس پر دو جمعہ بھی نہ گذرنے پائیں گے کہ خدا اسے غنی بنادے گا **آٹھواں فائدہ** بعض سلف کا قول ہے جو شخص جمعہ کے روز کسی مسکین کو کھانا کھلائے پھر سویرے ہی سے مسجد جامع کو چلا جائے اور جب امام سلام پھیرے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ النَّارِ[3] پڑھ کر جو اُس کے جی میں آئے دعا کرے تو وہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھتا ہے تو جہاں وہ پڑھتا ہے وہاں سے لے کر مکہ تک خدا اُس نور عنایت کرتا ہے اور دوسرے جمعہ تک اس کی مغفرت فرماتا ہے اور اُس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور مرض اور ذات الجنب اور برص اور جذام اور فتنۂ دجال سے عافیت میں رہتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سورۂ کہف پڑھتا ہے آٹھ روز تک ہر فتنہ سے بچا رہتا ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آدم کی پیدائش سے لے کر قیام قیامت تک کی مدت کے مابین دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ خدا نے نہیں پیدا کیا ہے۔

نواں فائدہ ؛ ابو امامہؓ نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ سُنایا جب دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ زمین میں جیسے کہ خدا نے حال بیان فرمایا ہے اولاد آدمؑ میں فتنۂ دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہے اور ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ ایک عورت ہوگی جس کا نام طیبہ ہے وہ کسی بستی میں نہ جائیگا جہاں اُس سے پہلے وہ عورت نہ پہنچ جائے گی اور کہتی پھرے گی یہ دجال آتا ہے اس سے بچو اور اُس کے صفات قبیحہ میں سے یہ بات ہے کہ وہ ہے تو انسان سے لیکن جب اُس کی ماں کے ساتھ اس کے باپ نے صحبت کی تھی تو شیطان بھی اُس میں شریک ہوگیا تھا اس وجہ سے اُس میں خبث شیطانی اور انسانی مادے جمع ہوگئے

---

[1] اے اللہ اے غنی اے تعریف کے ہوئے اے ابتداءً پیدا کرنے والے اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے مہربان اسے محبت والے مجھے اپنے فضل کی بدولت اپنے غیر سے اور اپنے حلال کی بدولت اپنے حرام سے بے پروا کردیجئے ۱۲

[2] اے اللہ اپنے فضل کی بدولت اپنے غیر سے اور اپنے حلال کی بدولت اپنے حرام سے مجھے بے پروا کردیجئے ۱۲

[3] اے خدائے مہربان رحم کرنے والے زندہ اور برقرار رہنے و رکھنے والے کے نام سے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے بخشدیجئے مجھ پر رحم کیجئے اور مجھے دوزخ سے عافیت میں رکھئے ۱۲

ہیں لیکن اس کی خباثت کو طبائع بنی آدم کے ساتھ کچھ مشابہت نہیں ہے اسی لئے بہت برسوں تک زندہ رہنے پر بھی بوڑھا نہ ہوگا اب وہ ایک جزیرہ میں لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور اس کے اوپر ایک جن مسلط ہے جو اس کا رزق اس کو پہنچایا کرتا ہے بعض کا قول ہے کہ ذوالقرنین نے اس کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سلیمانؑ نے کیا ہے اس کا بدن موٹا ہے اور اس کا طول اسّی ہاتھ کا ہے اور دونوں مونڈھوں کے درمیان تیس ہاتھ کی چوڑائی ہے اور دو ہاتھ لمبی اس کی پیشانی ہے اس پر سینگ ہے جس کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے اس میں سے سانپ نکلا کرتے ہیں اور اس کے سر کے بال ایسے ہیں جیسے درخت کی شاخیں اس کی ڈاڑھی نہیں ہے البتہ مونچھیں ہیں اس کے سر پر سونے کا تاج ہے وہ اصفہان سے نکلیگا بعض نے کہا کہ خراسان سے دم بریدہ گدھے پر سوار ہو کر نکلیگا اس کے دونوں کانوں کے مابین ستر ہاتھ کا فاصلہ ہے اور بعض نے چالیس ہاتھ کا فاصلہ بتایا ہے اس نے ایک سُم سے دوسرے سُم تک چار میل کا فاصلہ ہے اور عنقریب آتا ہے کہ میل چار ہزار قدم کا ہوتا ہے اور ہر قدم اس کے قدم سے تین دن کی راہ ہوگی اور اس کو طی ارض حاصل ہوگا حتیٰ کہ آفتاب سے بھی سبقت لے جائیگا جب وہ مغرب کی طرف طلوع ہو کر چلے گا اپنے گدھے کو لے کر سمندر میں گھس پڑے گا اور پانی اس کے گھٹنوں تک رہیگا اور اپنے ہاتھ سے بادل کو پکڑے گا اور جب مقام اردن میں شہر صفد کے قریب اترے گا تو جودی پہاڑ اور طور کو بلائے گا اور وہ اس طرح ٹکرائیں گے جیسے بیل لڑتے ہیں پھر انھیں حکم دے گا کہ اپنی اپنی جگہ لوٹ جاؤ اور اکثر یہودی اور عورتیں اور اولاد زنا اس کے پیرو ہوں گے اور حدیث میں ہے اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن حقیقت میں اس کی دوزخ جنت ہوگی اور جنت دوزخ جو اسکی دوزخ میں مبتلا ہو جائے اُسے چاہئے کہ خدا سے فریاد کرے اور سورۂ کہف کی شروع کی آیتیں تلاوت کرے تو اس کے اوپر اس کی دوزخ ٹھنڈک اور سلامتی بن جائے گی اور ہم نے صلاح الارواح علی الدجال میں اس کو خوب بسط سے بیان کیا ہے اس سے خدا ہم سب کو پناہ میں رکھے ہیں نے ابن ملقن کی کتاب عمدہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھتا ہے تو نور سے دونوں جمعوں کے درمیان اس کے لئے روشنی ہو جاتی ہے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے۔ **دسواں فائدہ**: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس سورت کو جمعہ کے دن پڑھتا ہے جس میں آل عمران کا ذکر ہے تو غروب آفتاب تک خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مؤلفؒ اپنے بعض شیوخ سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ جو جمعہ کے روز سورۂ آل عمران پڑھتا ہے آفتاب اس کے گناہوں کو لے کر ڈوب جاتا ہے اور وہب نے کہا ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ اور آل عمران جمعہ کے دن پڑھتا ہوگا تو یہ دونوں سورتیں اس کے لئے ایسا نور بن جائیں گی جس سے ساتویں زمین سے لے کر ساتویں آسمان تک نور ہی نور بھر جائیگا میں نے سورۂ کہف کی تفسیر علائی میں دیکھا ہے کہ جو شخص اس

کو تنگ منہ کی بوتل میں بند کر کے اپنے گھر میں رکھے تو وہ اور اس کے گھر والے فقر و قرض داری اور لوگوں کی ایذا رسانی سے محفوظ رہیں اور کبھی کسی کے محتاج نہ ہوں۔ **فائدہ**: ایک سمرقندی شخص کا بیان ہے کہ میں جولیتے بارے میں آب پاشی کے اہتمام سے غافل رہا کرتا ہوں اس کا سبب یہ ہے کہ ایک بار جمعہ کی نماز کا وقت آپہونچا اور میرا گدھا جنگل کو بھاگ گیا تھا اور اس وقت مجھے اپنے باغ میں آبپاشی کرنیکی سخت ضرورت تھی میرا پڑوسی کہنے لگا کہ اگر اس وقت تم اپنے باغ میں آب پاشی نہ کرلو گے تو پھر تمھاری باری مدت دراز کے بعد آئے گی اور اسی وقت چکی میں آٹا پیسنے کے لئے اناج بھی پڑا ہوا تھا میں نے ان سب چیزوں سے نماز کو مقدم رکھا اور اس میں مشغول رہا اس کے بعد دیکھتا کیا ہوں کہ میرے باغ کی طرف پانی جاری ہے جس سے وہ خوب سیراب ہو رہا ہے میرے گدھے کے پیچھے بھیڑیئے دوڑے تھے جس کی وجہ سے وہ بھی گھر بھاگ آیا تھا آٹے کا یہ قصہ گذرا کہ ایک شخص اپنا آٹا پیسنے لئے جاتا تھا اس نے میرا آٹا پیس دیا جب میرے گھر کی طرف آیا تو میری زوجہ نے بورے پہچان کر آٹا لے لیا خلاصہ یہ کہ یہ سب کچھ نماز جمعہ کی برکت سے ظہور میں آیا۔ **حکایت**: مطرفؒ تابعی شب جمعہ کو اپنے گھوڑے پر جامع مسجد کی طرف جایا کرتے تھے اور ان کا کوڑا روشن ہو جایا کرتا تھا ایک روز دیکھتے کیا ہیں کہ اپنی اپنی قبروں پر کچھ مردے نظر آرہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مطرف ہیں جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد جارہے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم جمعہ کو پہچانتے ہو بولے ہاں اور پرندے جو کچھ اس دن کہا کرتے ہیں ہم خوب پہچانتے ہیں انھوں نے پوچھا کیا کہتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہتے ہیں سَلَامٌ سَلَامٌ مِّنْ یَّوْمٍ صَالِحٍ۔

فوائد۔ پہلا فائدہ۔ خدا تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کی چالیس ہزار سینگیں ہیں اور ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک ہزار برس کا فاصلہ ہے ہر ہر سینگ پر فرشتوں کی چالیس چالیس صفیں ہیں اس کے چہرہ میں آفتاب ہے اور اس کی پشت میں چاند ہے اور اس کی کنپٹیوں پر ستارے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو وہ خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ امت محمدی میں سے جو شخص جمعہ پڑھے اُسے بخشدیجئے **دوسرا فائدہ**: موسیٰؑ نے اپنی امت میں سے ایک قوم کے لوگوں کو دیکھا کہ بیت المقدس میں اپنے رب کی عبادت کر رہے ہیں اُن کے بدنوں پر صبر کا لباس ہے سروں پر شکر کے عمامے ہیں ہاتھوں میں توکل کے عصا لئے ہوئے ہیں خوف و خشیت کے نعلین پیروں میں پہنے ہیں موسیٰ یہ دیکھ کر خوش ہو گئے خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ امت محمدی کے لئے ایک ایسا دن ہے کہ اس میں اُن کا دو رکعتیں پڑھنا اس سب سے بہتر ہے موسیٰؑ نے پوچھا اے رب وہ کون سا دن ہے ارشاد ہوا جمعہ اور شنبہ آپ کے لئے ہے اور یکشنبہ عیسیٰؑ کے لئے دوشنبہ ابراہیم کے لئے سہ شنبہ زکریاؑ کے لئے چہارشنبہ یحییٰؑ کے لئے پنجشنبہ آدم کے لئے اور جمعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ **تیسرا فائدہ**: میں نے ابو طاہر حدادی کی عیون المجالس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے جنت میں ایک طبق دار دُر ہے

جس کو نہ کسی نبی مرسل نے دیکھا ہے نہ کسی ملک مقرب نے جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو خدا کی جانب سے اُس کے پاس وحی آتی ہے کہ اے دُر (موتی) بول وہ کہتا ہے امت محمدی میں سے ایماندار فلاح پا گئے پھر خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو میری قبر کے طرف روانہ فرماتا ہے وہ مجھ سے آکر کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اپنی امت کی نسبت بشارت سُنئے اور آنکھیں ٹھنڈی کر لیجئے کیونکہ جمعہ کے دن میں آپ کی امت پر تین بار نظر کرتا ہوں اور ہر نظر میں ساٹھ ہزار کو آزاد کرتا ہوں ۔

چوتھا فائدہ: حدیث میں آیا ہے جب جمعہ ہوتا ہے تو خدائے تعالیٰ کا فرشتوں کو حکم ہوتا ہے وہ چوتھے آسمان پر بیت المعمور میں آتے ہیں اُس کے چار ستون ہیں ایک یاقوت سرخ کا ایک زبرجد سبز کا ایک طلائے احمر کا ایک نقرۂ سپید کا جبرئیل نقرۂ سپید کے منارہ پر چڑھ کر اذان دیتے ہیں اور یہی پہلے اذان دینے والے ہیں عطریؒ وغیرہ اصحاب شافعیؒ میں سے فقط جمعہ کی اذان کے وجوب کے قائل ہیں پھر میکائیل یاقوت احمر کے منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھتے ہیں اس کے بعد منبر پر سے اُتر کر نماز جمعہ پڑھاتے ہیں جبرئیلؑ کہتے ہیں اے میرے رب کے فرشتو میں تمھیں شاہد بناتا ہوں شاہد رہنا کہ میں نے اس اذان کا ثواب امت محمدی کو بخشدیا میکائیلؑ کہتے ہیں شاہد رہنا کہ میں نے اس نماز کا ثواب امت محمدی کو بخشدیا تب ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ کیا مجھے اپنا کرم دکھلاتے ہو حالانکہ میں معدن کرم ہوں اچھا گواہ رہو میں نے امت محمدی کو بخشدیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب جمعہ کی رات آتی ہے تو خدا تعالیٰ کا فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ آسمان کے دروازے کھول دو پھر خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کا معائنہ فرماتا ہے بعضے قیام کی حالت میں نظر آتے ہیں اور بعض سوتے ہوتے ہیں ارشاد ہوتا ہے میں قیام کرنے والوں کو قیام کی جزا دوں گا اور سونے والوں کو اُن کے سونے کی جزا جب آخر شب ہوتی ہے اسی طرح دوبارہ ملاحظہ ہوتا ہے پھر خدائے سبحانہٗ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے بخیلی میری شان نہیں لے میرے فرشتو تم گواہ رہو میں نے سونے والے لوگ قیام کرنے والوں کو بخشدیے اس کی نظیر بروایت بایزید بسطامیؒ قیام لیل میں گذر چکی ہے۔ **پانچواں فائدہ** جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو شنبہ کے دن پکار ہوگی کہ جنت الخلد میں آدمؑ کی ضیافت میں حاضر ہو پھر یکشنبہ کو پکار ہوگی جنت النعیم میں نوحؑ کی ضیافت میں حاضر ہو پھر دوشنبہ کو پکار ہوگی جنت الفردوس میں ابراہیمؑ کی ضیافت میں حاضر ہو پھر سہ شنبہ کو پکار ہوگی جنت الماویٰ میں موسیٰؑ کی ضیافت میں حاضر ہو پھر چہارشنبہ کو پکار ہوگی کہ جنت عدن میں عیسیٰؑ کی ضیافت میں حاضر ہو پھر پنجشنبہ کو پکار ہوگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت میں شجر طوبیٰ کے نیچے حاضر ہو وہ بہت بڑا درخت ہے اُس کی جڑ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہوگی اگر اس کا ایک پتہ گر پڑے تو تمام زمین کو چھپالے اُس کے پھل میں تمام رنگ اور مزے ہوں گے صرف سیاہی نہ ہوگی اور اُس کے اندر سے زیورات اور لباس نکلیں گے ۔

کعب احبارؓ کہتے ہیں قسم ہے اُس ذات کی جس نے موسیٰؑ پر توریت عیسیٰؑ پر انجیل محمد صلی اللہ علیہ

وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اونٹنی پر سوار ہو کر اس کی جڑ کے گرد پھرے تو اس کو طے نہیں کر سکتا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر جائے اور نسفی نے کہا ہے کہ اگر کوئی پرندہ اس کے نیچے سے اس کی پھننگ تک اڑنا چاہے تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر جائے اس کے پھل سے کسی قوم کے لئے لگام دئے ہوئی زین کسے ہوئے گھوڑے نکلیں گے کسی قوم کے لئے مع کجاوں کے اونٹ نکلیں گے کسی قوم کے لئے زیورات اور لباس نکلیں گے کسی قوم کے لئے میوے نکلیں گے پھر جمعہ کے دن پکار ہوگی کہ رب العالمین کی ضیافت میں حاضر ہو پھر وہ اپنی خوشنودی اور رضامندی سے اُن کی ضیافت کرے گا چنانچہ خدائے تعالیٰ کے قول ورضوان من اللہ اکبر سے یہی مضمون ادا ہوتا ہے انتہا۔ انشاء اللہ آخر کتاب میں اس کا اور زیادہ بیان آتا ہے۔ **چھٹا فائدہ**: خدا نے آسمان، زمین، ستارے، مع ان تمدرسات کے دنوں کو یکشنبہ کے روز پیدا کیا ہے اور یہی ہفتہ کا پہلا دن ہے جیسا کہ اہل لغت کہتے ہیں اور نووی نے بھی نفل روزے کے بیان میں اپنی کتاب شرح مہذب میں اہل لغت سے موافقت کی ہے اور رافعی کو یقین ہے کہ ہفتہ کا اول دن شنبہ ہے اور صاحب روضہ اُن کے موافق ہیں اور رسنوی نے اسی کو صواب اور درست کہا ہے پس اس میں مکان بنانا مستحب ہے۔ **ساتواں فائدہ**: خدا نے دوشنبہ کے دن چاند و سورج کو پیدا کیا اور ادریس کو اٹھالیا اسی دن موسیٰ کوہ طور پر گئے اور حضرت کی ولادت و وفات اسی دن ہوئی اسی روز آپ کی امت کے اعمال آپ پر پیش ہوتے ہیں اسی دن خدا کی وحدانیت کی دلیل نازل ہوئی اور اسی دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس مستحب ہے کہ اس میں روزہ رکھا جائے۔ سفر کیا جائے اور یہ کہ سفر چڑھتے چاند میں کیا جائے نہ اُترتے چاند میں اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تاجر سے جو اُترتے چاند میں جانا چاہتا تھا یہ فرمایا تھا کہ تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تجارت کو مٹا دے نکلتے وقت نئے چاند کی طرف منہ کر اور میں نے قزوینی کی عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ جو شروع چاند میں بیمار پڑتا ہے اس میں دفع مرض کی زیادہ قوت ہوتی ہے بہ نسبت اس کے جو آخر چاند میں بیمار پڑتا ہے خربوزے لکڑی کھیرے وغیرہ جیسی چیزیں آخر چاند کی بہ نسبت شروع چاند میں زیادہ بڑھتی ہیں اور بہ نسبت آخر ماہ کے شروع ماہ میں جانوروں کا دودھ بھی زیادہ ہو جاتا ہے جس میوے پر چڑھتے چاند کی روشنی پڑتی ہے وہ اس میوے سے بہتر ہوتا ہے جس پر اترتے چاند کی روشنی پڑتی ہے **آٹھواں فائدہ**: خدا نے سہ شنبہ کے روز وحشی جانور۔ پرندے اور چرندے پیدا کئے لوہا نازل فرمایا اُسی روز حوا حائضہ ہوئیں قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا زہری نے کہا ہے کہ اسی روز حوا سے دونوں اپنی بہنوں کے ساتھ جنت میں پیدا ہوئے تھے اس کو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے اور اسی روز یحییٰ بن زکریا مقتول ہوئے اسی روز ساحرین فرعون اس کی بی بی آسیہ اور بنی اسرائیل کی گائے ماری گئی اسی روز جرجیس نبی کو فلسطین کے بادشاہ نے لوہے سے ستر ٹکڑے کر کے آگ میں ڈال ڈالا اس کے بعد اُس کی بی بی اسلام لائی اس نے اُسے قتل کر ڈالا پھر اُن کو اُس نے ایک بڑھیا کے گھر میں قید کیا انھوں نے اس بڑھیا کے لڑکے کے لئے دعا کی وہ گونگا بہرا اور اندھا تھا خدا نے اسے شفا بخشی پھر دونوں کے دونوں مسلمان

ہو گئے اس کے بعد جرجیس نبیؑ نے دعا کی کہ اے رب مجھکو شہادت نصیب کیجئے اور ان کو عذاب میں مبتلا کیجئے چنانچہ ان لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا پھر خدا نے اُن پر آگ نازل کی اور وہ سہ شنبہ کا دن تھا چنانچہ اُسدن پچھنے لگوانا قصد لینا مستحب ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پنجشنبہ دوشنبہ وسہ شنبہ کو پچھنے لگوایا کرو برکت خداوندی شامل حال رہے گی۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سر میں پچھنے لگوانا سات مرضوں سے شفا ہے وہ یہ ہیں۔ جنون۔ جذام۔ برص۔ ڈاڑھ کا درد ظلمت چشم اور درد سر اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سہ شنبہ کے دن سترھویں تاریخ پچھنے لگوائے تو سال بھر کی بیماریوں کی دوا ہو جاتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوطیبہ نے پچھنے لگائے تھے نہار منہ پچھنے لگوانا زیادہ نافع ہے اور عقل بڑھاتا ہے اور پچھنے لگتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا مستحب ہے اس کو نوویؒ نے شرح مہذب میں بیان کیا ہے اور اذکار میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پچھنے لگتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اُس کو پچھنے کا نفع پہنچتا ہے اس کے بعد دودھ یا دودھ کی بنی ہوئی کوئی شئی مثل پنیر وغیرہ کے نہ کھائے بلکہ شیرینی اور سرکہ کھائے اور اُس کے بعد عورتوں کے پاس نہ جائے تا اُس سے ایک روز پہلے کتاب البرکۃ میں ہے کہ پنیر بیماری ہے اور اخروٹ بیماری ہے لیکن جب دونوں جمع ہو جاتے ہیں تو شفا بن جاتے ہیں اور اس کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے تازہ پنیر بدن کو نرم اور تلیین طبیعت کرتا ہے اور پنیر کہنہ نہایت مُضر ہے۔ **نواں فائدہ**: خدا نے چہارشنبہ کے روز دریاؤں کو پیدا کیا اور اسی روز کفار کی ایک جماعت کو ہلاک کر ڈالا منجملہ اُن کے عوج بن عنق۔ فرعون، قارون، نمرود اور قوم لوط بن ہارون اخی ابراہیم کے لوگ ہیں اور زوجہ لوطؑ جس کا نام داعلہ تھا وہ بھی اسی روز ہلاک ہوئی تھی شداد بن عاد، قوم ہودؑ قوم صالحؑ جب اُس نے اُن کی اونٹنی کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے تھے اسی روز ہلاک ہوئی خدا نے کوئی بلا نازل نہیں کی جو اس دن نازل نہ ہوئی ہو پس اس میں دوا پینا مستحب ہے قزوینی نے عجائب المخلوقات میں کہا ہے کہ مہینہ کا آخری چہارشنبہ نحس مستمر ہے اُس میں نہانا مستحب ہے۔ **دسواں فائدہ**: پنجشنبہ کے روز خدا نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے اور ابن عماد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ چوپاؤں کو بھی اسی روز پیدا کیا ہے اور پھر اس امر پر اس سے استدلال کیا ہے کہ مرغی انڈے سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور کھجور کا درخت گٹھلی سے پہلے مخلوق ہوا ہے اور اسی روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے ہیں اور اسی روز مصر میں یعقوبؑ یوسفؑ سے ملے تھے اور اسی روز ابراہیمؑ اس میں داخل ہوئے تھے اور وہاں کے بادشاہ نے آپ کو ایک لونڈی دی تھی جن کا نام ہاجرہؓ تھا اور اسی روز یوسفؑ کے بھائی مصر میں اول اور دوسری بار داخل ہوئے تھے پس اس دن (پنجشنبہ) کے اول حصہ میں سفر کرنا مستحب ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میری امت کے لئے پنجشنبہ کے روز اس کی صبح کے وقت میں برکت دیجئے رہا اس دن کے آخر حصہ میں سفر کرنا اُس کا بیان عنقریب آتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو چاہے کہ شکایت چشم

فقر، برص اور جنون سے امن میں رہے تو اسے چاہیئے کہ پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد ناخن کٹایا کرے۔

گیارھواں فائدہ :- جمعہ کے روز خدائے تعالیٰ نے آدمؑ اور حواؑ کو پیدا کیا اور اسی روز ان کا ان سے نکاح کر دیا پھر جب جنت آراستہ ہوئی اور شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے جمع ہو گئے تو خدا نے ارشاد فرمایا اَلْحَمْدُ ثَنَائِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْخَلْقُ کُلُّهُمْ عُبَیْدِیْ وَاِمَائِیْ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ کُلَّهَا زَوْجَیْنِ عَلٰی اَنَّهُمْ یُوَحِّدُوْنِیْ اَشْهَدُکُمْ اِنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُ اٰدَمَ حَوَّاءَ عَلٰی اَنْ یُصَدِّقَهَا عَشْرَ صَلَوٰتٍ عَلٰی نَبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور اسی روز سلیمان کا بلقیس سے نکاح ہوا۔ نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ بلقیس کے قبضہ میں بارہ ہزار بادشاہ تھے اور ہر بادشاہ کے قبضہ میں ایک ایک لاکھ رعایا تھی اور اسی روز یوسفؑ کا زلیخا سے اور موسیٰؑ کا صفوریا بنت شعیبؑ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ سے نکاح ہوا تھا نیز حضرت علیؓ کا فاطمہؓ سے اسی روز عقد ہوا تھا اور ابن ملقن نے حدائق میں بیان کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز کسی مسلمان کی شادی (نکاح) میں شریک ہو تو گویا اس نے خدا کی راہ میں روزہ رکھا اور وہ بھی ایسے دن میں جو سات سو دن کے برابر بڑا ہو۔

بارھواں فائدہ :- ثعلبیؒ نے بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین کو شنبہ کے روز پیدا کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خدا نے شنبہ کو کچھ پیدا نہیں کیا چنانچہ اسی وجہ سے یہود نے اس کو بیکار رہنے کا دن قرار دے لیا ہے اور یہ گمان کرتے ہیں (خدا ان کا برا کرے) کہ خدا نے شنبہ کے روز آرام لیا تھا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شنبہ کے روز تڑکے تڑکے کسی حاجت کی طلب میں نکلتا ہے تو میں اس کی حاجت کے پورا کرنے کا ذمہ لیتا ہوں ہمدانیؒ نے کتاب السبعیات میں ذکر کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شنبہ کے دن کا نام مکر و فریب کا دن رکھا ہے اس لئے اس روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کے لوگ فریب سے پیش آئے تھے اور ایسے ہی قوم موسیٰؑ اور قوم نوحؑ اور قوم صالحؑ اور یوسفؑ کے بھائی اور قوم عیسیٰ اور بنی اسرائیل کے لوگوں نے شنبہ کے روز مکر و فریب کیا تھا کیونکہ خدا نے ان پر شنبہ کے روز شکار کرنا حرام کر دیا تھا پس انھوں نے یہ ترکیب نکالی کہ رسی لے کر اس میں شنبہ کے روز مچھلیوں کو باندھ رکھتے اور اتوار کے روز پکڑ کر کھاتے اور اس حیلہ بازی کو جائز گمان کرتے تھے پس خدا نے ان کو مسخ کر دیا۔ قتادہؓ کہتے ہیں بڈھے سور بنا دیئے گئے تھے اور جوان بندر ہو گئے تھے اور علائیؒ نے نقل کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے زمین سے پہلے آسمانوں کو اور روشنی سے پہلے تاریکی کو اور دوزخ سے پہلے جنت کو پیدا کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے سورۂ انعام کے شروع میں تاریکی کا پہلے ذکر کیا

لہ حمد میری تعریف ہے اور بڑائی میری ازار ہے اور بزرگی میری چادر ہے اور ساری مخلوق میرے غلام و لونڈی ہیں میں نے تمام چیزوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ میری توحید بیان کریں میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے آدمؑ کا حواؑ سے نکاح کر دیا اس شرط پر کہ آدمؑ حواؑ کا مہر میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیج کر ادا کریں ۱۲ -

ہے اس وجہ سے کہ خدائے تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اُن پر اپنے نور سے چھینٹے دیے چنانچہ جس چیز پر اُس نور کا کچھ حصہ بھی پہنچ گیا وہ ہدایت پا گئے تاریکی روشنی سے مقدم ہے جیساکہ قتادہؓ کا قول ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ظلمت کو بصیغہ جمع اور نور کو بصیغۂ مفرد اس لئے ذکر کیا ہے کہ گمراہی کے بہت سے طریقے ہیں اور حق کا ایک ہی طریق ہے اور بعض کا قول ہے کہ خدا نے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا کیا ہے لیکن آسمان کے پیدا کرنے کے بعد زمین کو پھیلایا اور قابل بود و باش بنایا۔

تیرھواں فائدہ ۔ قتادہ بن دعامہ بصرہ کے لوگوں میں سے سب سے زیادہ قوی حافظہ رکھتے تھے مدتوں انس بن مالکؓ کی صحبت میں رہے کبھی کوئی ایسی بات نہیں سُنی جسے انھوں نے یاد نہ رکھا ہو اُن کو علم تفسیر وغیرہ میں خوب دستگاہ حاصل تھی باوجودیکہ پیدائشی نابینا تھے لیکن قتادہ رضؓ بن نعمان صحابی ہیں یوم احد میں اُن کی آنکھ نکل پڑی تھی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے اپنی جگہ رکھدیا تھا اور درست ہو گئی تھی انھوں نے سات حدیثیں روایت کی ہیں اور مدینہ شریف میں ۲۳ھ تیئیس ہجری میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ **چودھواں فائدہ** ؛ خدا نے ایک شہر ہوا پر پیدا کیا ہے جس کی دیواریں انڈے کے چھلکے کے مانند ہیں اس میں ستر ہزار دروازے ہیں اُس میں اتنے فرشتے ہیں جن کا شمار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ کہیں گے کہ اے اللہ جمعہ کے دن غسل کرنے والوں کو بخشدیجئے ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ جب میاں بی بی غسل کرتے ہیں تو خدا اُن کے غسل کے پانی کے ہر ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اُن کے لئے استغفار کیا کرتا ہے۔ **پندرھواں فائدہ** ؛ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کا ایک شکاری پر گذر ہوا جس نے ایک ہرنی شکار کی تھی وہ ہرنی حضرت سے کہنے لگی کہ اے روح اللہ آپ مجھے شکاری سے اجازت دلا دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو ذرا دودھ پلا آؤں آپ نے شکاری سے کہا اس نے جواب دیا کہ یہ پھر آئے گی نہیں ہرنی بولی کہ اے روح اللہ اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو اُس شخص سے بھی بدتر ہوں جسے جمعہ کو پانی ملے اور پھر بھی وہ غسل نہ کرے چنانچہ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ بچوں کو دودھ پلا کر لوٹ آئی حضرت عیسیٰؑ نے شکاری کو اُس ہرنی کے عوض ایک سونے کی اینٹ دینی چاہی لیکن وہ اُس کو ذبح کر چکا تھا پس آپ نے اُسے بددعا دی کہ تیرے کام میں کبھی برکت نہ ہو چنانچہ انکی بددعا کا اثر قیامت تک شکاریوں میں دیکھا جائیگا احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ مدینہ کے لوگوں میں جب لڑائی ہوا کرتی تو ایک دوسرے کو یہ کہہ کر بُرا کہتا تھا کہ تو اُس شخص سے بھی بدتر ہے جو جمعہ کو غسل نہیں کرتا اگر غسل جمعہ اور غسل میت میں تعارض ہو تو حنبلیوں کے نزدیک غسل جمعہ مقدم ہے اور نودی بھی اس میں ان کے موافق ہیں اور عراقی غسل میت کو مقدم ٹھیراتے ہیں۔ شافعیؒ کہتے ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں کبھی جمعہ کا غسل ترک نہیں کیا ابن عمرؓ اور ابن مالکؓ سے مروی ہے دونوں صاحب کہتے ہیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عرش کے نیچے ایک شہر ہے اور قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں ستر شہر بتلاتے ہیں جو دنیا کے جیسے ستر ستر شہروں

کے برابر ہیں اور وہ سب فرشتوں سے بھرے ہیں اور وہ یہ دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے اللہ جمعہ کے دن غسل کرنے والوں کو اور جمعہ پڑھنے والوں کو بخشدیجئے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک جمعہ کے دن کا غسل خطاؤں کو بالوں کی جڑوں تک سے نکال پھینکتا ہے اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور کبیر اور اوسط میں ہے جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اس کے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور جب نکل کر جاتا ہے تو ہر ہر قدم کے عوض میں بیس بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر واپس آتا ہے تو دو سو برس کے اعمال کے برابر ثواب ملتا ہے اگر کوئی شخص جمعہ اور جنابت کے لئے غسل کرے تو اسے غسل جنابت کی نیت پہلے کرنا اولیٰ ہے ابن عمادؒ نے کہا ہے کہ تین صورتوں میں غسل جنابت علی الفور واجب ہے زانی پر اور اس شخص پر جسے وقت کے نکل جانے کا خوف ہو یا کوئی مسجد میں ہو اور جنب ہوجائے اور اس پاس پانی موجود ہو لیکن نکل نہ سکتا ہو اگر کسی نے غسل جنابت کی نیت کرلی تو غسل بلا خلاف ہوجائیگا اور غسل جمعہ کے ہونے میں دو قول ہیں بغویؒ کے نزدیک اصح یہ ہے کہ غسل ہوجاتا ہے اور اسی کے امام احمد بھی قائل ہیں۔

سولھواں فائدہ: کتاب النورین فی اصلاح دارین میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو جمعہ کے روز اپنے ناخن کٹواتا ہے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہتا ہے اس امت کی فضیلت کے باب میں ذکر ابراہیم میں ناخن کٹانے کے متعلق ہفتہ بھر کے دنوں کی بابت ایک حدیث جامع آتی ہے بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز اپنی مونچھیں کترلے اور نہ ہو تو اپنی عورت ہی کی خوشبو لگالے اگر عورت کے پاس خوشبو ہو اور عمدہ کپڑے پہنے اور لوگوں کی گردن پر سے نہ پھاندے اور وعظ کے وقت لغو نہ بکے تو دونوں جمعہ کے مابین جو کچھ اس سے ہوا ہو اس کا کفارہ ہوجاتا ہے اور جو شخص لوگوں کی گردنوں پر سے پھاندے اور لغو بکے تو اس کا جمعہ ظہر کی نماز کے برابر ہوجاتا ہے (فضیلت جاتی رہتی ہے) اور حدیث مشہور میں ہے کہ جب کسی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ (یعنی جب خطبہ ہورہا ہو) تو اسنے لغو بکا یعنی اجر سے محروم رہا اور بعض نے کہا ہے کہ اسنے خطا کی اور بعض نے کہا کہ اسکی جمعہ کی فضیلت جاتی رہی۔

سترھواں فائدہ: روضہ میں ہے کہ سب سے عمدہ خوشبو جو اس کے پاس ہو لگالئے یعنے جمعہ کے دن اور ایسی خوشبو لگانا مستحب ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو صرف خوشبو ہوجائے چنانچہ اسی واسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمھاری دنیا میں مجھے تین چیزیں پسند ہیں خوشبو اور عورتیں اور نماز میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے پس نماز قدر خداوندی کی تعظیم کے لئے ہے اور خوشبو حق اللہ کے لئے ہے پس آپ کا خوشبو کو پسند کرنا اپنے نفس کے لئے نہ تھا بلکہ فرشتوں کے حقوق کے ایفا کے لئے تھا کیونکہ آپ کو خود خوشبو لگانے کی حاجت نہ تھی (خود ہی آپ کے جسد اطہر سے خوشبو آیا کرتی تھی) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا تھا کہ آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ کا دو تہائی مہر خوشبو کے لئے قرار دیں اور آپ کا مہر چار سو اسی درم تھا اور باب الاخلاص میں گذر چکا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشک بکثرت استعمال کیا کرتے تھے اور

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پاکیزہ خوشبو مشک ہے پس جمعہ کے روز مرد اسی کی خوشبو لگایا کرے کیونکہ اس کی خوشبو ظاہر ہوتی ہے اور اس کا رنگ ظاہر نہیں ہوتا اور خوشبو لگانا اور زینت کرنا کچھ جمعہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ سوائے استسقاء کے سب لوگوں کا جو کہیں جمع ہوا ہوں میں خوشبو لگا کر جانا بہتر ہے لیکن جمعہ میں زیادہ تاکید آئی ہے اور جتنے غسل مسنون ہیں اُن سب میں سے جمعہ کے غسل میں زیادہ تاکید ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ سے افضل میری امت کی کوئی عید نہیں ہے ۔

اٹھارھواں فائدہ :۔ جمعہ کے روز سفید کپڑے پہننا سب سے افضل ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ نہایت پاکیزہ اور ستھرا لباس ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے احیاء میں ہے کہ سیاہ لباس پہننا سنت نہیں ہے یہانتک کہ ایک جماعت نے اس کی طرف نظر کرنا مکروہ کہا ہے شرح مہذب میں ہے کہ سفید، سرخ زرد، سبز وغیرہ لباس پہننا جائز ہے کسی میں کراہت نہیں ہے اور روضہ میں ہے کہ قاضی کو مستحب ہے کہ جب شہر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو دو شنبہ کو داخل ہو اگر یہ متعذر ہو تو پنجشنبہ کو داخل ہو ورنہ شنبہ کا دن اختیار کرے اور اس کا عمامہ سیاہ ہو اور بنو العباس نے سب سے پہلے اپنی خلافت کے زمانہ میں سیاہ رنگ نکالا تھا کیونکہ فتح مکہ کے روز حضرت عباس رضؓ کا علم سیاہ تھا اور انصار کا علم زرد تھا اس کو شرح مہذب میں بیان کیا ہے ۔ **اُنیسواں فائدہ** :۔ جمعہ کے عمامہ باندھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک خدا اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں اور ابن عماد کی کتاب الذریعہ میں ان کے ہاتھ کی تحریر کی ہوئی دوسری حدیث میں نے دیکھی ہے کہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا بے عمامہ کی نماز سے پچیس حصہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور عمامہ کے ساتھ جمعہ پڑھنا بے عمامہ کے جمعہ سے ستر حصہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے ۔ سیرت ابن ہشامؒ میں میں نے دیکھا ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں عمامے عرب کے تاج ہیں اور بدر کے روز فرشتوں کے عمامے سفید تھے اور حنین کے روز سُرخ بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے وہاں ایک کنواں ہے جس کو ایک شخص مسمٰی بہ بدر نے کھودا تھا چنانچہ اُسی کے نام سے وہ مقام مشہور ہو گیا اور حنین طائف میں ایک وادی ہے ۔

بیسواں فائدہ :۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے کپڑے بناتے تھے تو اُسے جمعہ کے روز پہلے پہل پہنتے تھے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ پھر اپنے پُرانے کپڑے خیرات کر دے تو خدا کی پناہ اور حفاظت اور زندگی اور موت کی حالت میں خدا کی پردہ پوشی میں رہتا ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے شرح مہذب میں ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا یا قمیص جو کچھ ہوتا تھا اس کا نام لے کر یہ دعا پڑھا کرتے

خدا کا شکر ہے جس نے مجھے لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اس سے اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں ۔

تھے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَہٗ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے امام مالکؒ نے کہا ہے۔

حَسِّنْ ثِیَابَکَ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّھَا ٭ زَیْنُ الرِّجَالِ بِھَا تُعَزُّ وَتُکْرَمُ
وَدَعِ التَّخَشُّنَ فِی الثِّیَابِ تَوَاضُعًا ٭ فَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ وَتَکْتُمُ
خَرِثَتْ ثَوْبُکَ لَا یَزِیْدُکَ رِفْعَۃً ٭ عِنْدَ الْاِلٰہِ وَاَنْتَ عَبْدٌ مُجْرِمُ
وَجَدِیْدُ ثَوْبِکَ لَا یَضُرُّکَ بَعْدَ اَنْ ٭ تَخْشَی الْاِلٰہَ وَتَتَّقِیْ مَا یَحْرُمُ

اکیسواں فائدہ: کتان کا پہننا بدن کو تقویت دیتا ہے اور گرم مزاجوں کا مصلح ہے اور بدن کی عفونت کو دور کرتا ہے اور روئی گرم وتر ہے اور سرد مزاج والے کے لئے اس کا پہننا نہایت نافع ہے اور اس کی پتیوں کا عرق بچوں کے دست کو نافع ہے اور روئی کا درخت مشہور ہے لیکن ہندوستان میں شمش کے درخت کے برابر ہوتا ہے اور بیس تیس برس تک لگا رہتا ہے۔ **بائیسواں فائدہ**: قرطبی نے سورۂ جمعہ کی تفسیر میں بروایت ابن سیرین بیان کیا ہے کہ وہ خطبہ کی حالت میں سونے کو بہت برا سمجھتے تھے اور بہت کچھ سخت وسست کہا کرتے تھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم میں سے جب کوئی اونگھنے لگے تو اسے چاہیئے کہ کسی دوسرے کو اپنی جگہ بلالے اور خود اس کی جگہ جا بیٹھے لیکن یاد رہے کہ بلا رضامندی اپنے مسلمان بھائی کے اس کو جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنا حرام ہے۔ **تیئیسواں فائدہ**: کعب احبارؓ نے بیان کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کیا کرتے تھے یعنی روزہ نہ رکھتے تھے اور جب اتفاق سے ان کا روزہ جمعہ کو پڑتا تھا تو بہت کچھ خیرات کرتے اور کہتے کہ اس دن کا روزہ پچاس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے جس میں کا ایک ایک دن یوم قیامت کے برابر لیا جائے ہاں صرف جمعہ ہی کا اکیلا روزہ رکھنا مکروہ ہے اور ایسا ہی شب جمعہ کو شب بیداری کے ساتھ خاص کرنا بھی مکروہ ہے اور داؤدؑ کے قول میں جو یوم قیامت کے برابر آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اتنا دراز ہو جتنا کہ یوم قیامت کافر کو دراز معلوم ہوگا رہا یوم قیامت مومن کے حق میں تو وہ اس کو صرف فرض نماز کے برابر معلوم ہوگا۔

چوبیسواں فائدہ: ابن عماد نے بروایت بعض لوگوں کے اکثروں سے روایت کی ہے قبولیت دعا کی ساعت غروب آفتاب کے وقت ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عصر کے بعد آخر ساعت میں اس کو تلاش

لے اے اللہ تعریف آپ ہی کے لئے ہے آپ نے مجھے لباس پہنایا میں اس کی بھلائی اور اس کام کی بھلائی جس کے لئے وہ بنا ہے آپ سے مانگتا ہوں اور اس کی برائی اور اس کام کی برائی سے جس کے لئے وہ بنا ہے آپ کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲ حتی المقدور عمدہ کپڑے پہنا کرو کیونکہ عمدہ لباس مردوں کی زینت ہے۔ جس سے معزز ومکرم معلوم ہوگے۔ تواضع میں اکر موٹے جھوٹے کپڑے پہننے کو موقوف رکھو کیونکہ جو کچھ تم چھپاتے ہو اور مخفی رکھتے ہو خدا تو سب کو جانتا ہی ہے پس تمہارے بوسیدہ کپڑوں سے خدا کے پاس تمہاری رفعت کچھ زیادہ نہ ہو جائیگی اگر تم گنہگار بندہ ہوگے اور نئے کپڑوں سے تمھیں کچھ ضرر نہ پہنچیگا اگر تمھیں خدا کا خوف ہوگا اور حرام سے بچتے رہو گے ۱۲

کر و اس کو ابو داؤد اور نسائی نے اپنی صحیح اسناد سے روایت کیا ہے اس کو شرح مہذب میں نقل کیا ہے لیکن روضہ میں
یہ بیان کیا ہے کہ صواب یہ ہے کہ قبولیت کی ساعت وہ ہے جو صحیح مسلم سے معلوم ہوتی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ادا کرنے تک کے درمیان میں ہے اور شاید لوگ
ہزار بار قل ہو اللہ احد جمعہ کے روز پڑھنا مستحب سمجھا کرتے تھے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ قل ہو اللہ احد کا دس یا بیس ہر بار
رکعت میں پڑھنا ایک ختم سے افضل ہے اور بیہقی کے فضائل اعمال میں بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ جو شخص ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھے وہ جب تک اپنا مکان جنت میں دیکھ نہ لیگا انتقال نہ کریگا
پچیسواں فائدہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز اسّی بار درود پڑھتا
ہے خدا اُس کے اسّی برس کے گناہ بخشدیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اوپر درود کیسے پڑھیں آپ
نے فرمایا پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ[1] یہ ایک بار ہوا اور اگر یہ
پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ[2] تو سات بار پڑھا اور بعض نے کہا
ہے کہ جو شخص اس کو سات جمعہ تک ہر جمعہ کو سات بار پڑھے تو اس کے لئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
واجب ہو جاتی ہے اس کو احیاء میں ذکر کیا ہے بروایت ابن ابی اوفی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے جو شخص چاہے کہ جو کچھ آسمان پر سے اُسے موت آئے تو چاہیئے کہ روزانہ تین بار پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
جو شب جمعہ کو سورہ یٰسین پڑھتا ہے اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو حم الدخان جمعہ کے دن یا رات کو پڑھتا ہے
خدا اُس کا گھر جنت میں بناتا ہے۔

مسائل۔ پہلا مسئلہ: اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ہفتہ کے سب سے افضل دن میں تجھے طلاق ہے تو جمعہ
کے دن طلاق پڑے گی اور اگر افضل ایام دنیا میں کہا تو عرفہ کے دن طلاق پڑے گی بشرطیکہ عرفہ جمعہ کے روز پڑے
اُس کو امام غزالیؒ نے احیاء میں بعض سلف سے نقل کیا ہے اگر کہا کہ آج کے دن کی افضل ساعت میں طلاق تو شروع
دن میں طلاق پڑیگی اس لئے کہ دن کی افضل ساعت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اگر کہا افضل ساعت

[1] اے اللہ اپنے بندے محمد اور نبی اور رسول پر جو نبی امی ہے درود بھیج ۱۲

[2] اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر ایسے درود بھیجئے جو آپ کی رضا ہو اور ان کے حق کو ادا کرنے والی ہو اور اُن کو وسیلہ اور مقام محمود جسکا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے عطا کیجئے اور ہماری طرف سے ان کو جزا دیجئے جو اُس سے افضل ہو کہ آپ نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے جزا دی ہو اور نبیوں اور صالحوں میں جتنے ان کے بھائی ہیں سب پر درود بھیجئے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ۱۲

جمعہ میں طلاق تو احتمال ہے کہ شروع دن میں طلاق پڑ جائے یا قبولیت کی ساعت میں طلاق پڑے اس لئے بغیر غروب شمس کے طلاق متحقق نہ ہوگی اور حضرت فاطمہؓ آدمی کو بھیج کر غروب آفتاب کو دریافت کیا کرتی تھیں اور ان کا خیال تھا کہ یہ اجابت دعا کا وقت ہے اور یہی کعبؓ احبار کا قول ہے لیکن ابو ہریرہؓ کے قول سے اس میں اشکال پڑتا ہے کیونکہ ان کی روایت کے موافق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ساعت میں بندہ کو نماز کا اتفاق نہیں ہوتا مگر اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، دوسرا مسئلہ :- فجر کے بعد جس پر جمعہ واجب ہو چکا ہو اس کو سفر کرنا حرام ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کو راستہ میں جمعہ پڑھ لینا ممکن ہو یا اس کا نقصان ہوتا ہو یا ساتھیوں سے پیچھے رہ جانے کے باعث سے وحشت میں پڑتا ہو بلکہ ابراہیم نخعیؒ نے کہا ہے کہ عشاء کے وقت کے آنے کے بعد ہی سے سفر حرام ہو جاتا ہے اور کعب طبری نے بروایت بعض لوگوں کے بیان کیا ہے کہ شب جمعہ کو سفر مکروہ ہے اور احیاء میں مذکور ہے جمعہ کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس کے لئے پنجشنبہ ہی سے تیاری کرے پس عصر کے بعد دعا اور استغفار و تسبیح میں مشغول رہے کیونکہ یہ ساعت بھی فضیلت میں ساعت اجابت کے قریب قریب ہے اور جلدی جانے کا وقت فجر سے شروع ہے کیونکہ صحیحین میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل کرے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے ایک بدنہ کے ذریعہ سے قرب حاصل کیا بدنہ اونٹ کو کہتے ہیں نر ہو خواہ مادہ اور جو دوسری ساعت میں جائے تو گویا اس نے گائے کے ذریعہ سے قرب حاصل کیا اور شرح مہذب میں ہے کہ بقرہ کا لفظ عربی میں نر اور مادہ دونوں پر بولا جاتا ہے اور چونکہ بقر کے معنی عربی میں شگاف دینے اور پھاڑنے کے ہیں اس مناسبت سے گائے بیل کو بقرہ کہتے ہیں کیونکہ اُن کے چلنے سے زمین کھُد کر کچھ شق بھی ہو جاتی ہے اور جو تیسری ساعت میں جائے تو گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کے ذریعہ سے قرب حاصل کیا اور مینڈھے میں سینگوں کی خصوصیت اس لئے کی کہ یہ عمدہ اور خوبصورت ہوتا ہے اور جو چوتھی ساعت میں جائے گویا اس نے مرغ سے قرب حاصل کیا اور عربی میں لفظ دجاجہ کا اطلاق مرغ اور مرغی دونوں پر آتا ہے اور جو پانچویں ساعت میں جائے تو گویا انڈے کے ذریعہ سے قرب حاصل کیا اور نسائی میں چھ ساعتیں مذکور ہیں پہلی میں بدنہ دوسری میں گائے تیسری میں مینڈھا چوتھی میں بط پانچویں میں مرغ چھٹی میں انڈا شرح مہذب میں ہے جو شخص ان ساعات میں سے اول ساعت میں جائے اور جو شخص آخر ساعت میں جائے دونوں اصل بدنہ یا گائے یا اس کے سوا میں مشترک ہیں لیکن پہلے کا بدنہ آخر ساعت میں جانے والے کے بدنہ سے اکمل ہے اور جو درمیانی ساعت میں جائے اس کا متوسط درجہ کا بدنہ ہے جیسے کہ جو شخص دو شخصوں کے ساتھ نماز پڑھے اُسے ستائیس نمازوں کا ثواب ہے اور جو شخص ہزار کے ساتھ پڑھے اُسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا لیکن اس کے دوسرے کے درجے زیادہ مکمل ہوں گے۔

تیسرا مسئلہ :- جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہونے والا ہو اس کے لئے جمعہ کا غسل سنت ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو تم میں سے جمعہ میں آئے اُسے غسل کرنا چاہیئے یعنی اگر آنے کا ارادہ ہو اس کی نظیر یہ ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ یعنے جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے دوسری حدیث

میں ہے مردوں اور عورتوں میں سے جو شخص جمعہ میں حاضر ہو اُسے غسل کر کے آنا چاہیئے بخلاف غسل عید کے کیونکہ ہر ایک کے لئے مستحب ہے اور فرق یہ ہے کہ اکیلے شخص کا جمعہ درست نہیں سوائے ایک مسئلہ کے اور وہ یہ ہے کہ جب امام کو دوسری رکعت میں حدث ہو جائے اور وہ کسی کو خلیفہ نہ بنائے تو ہر ایک اپنی اپنی نماز پوری کر لے تو اس صورت میں سب کا جمعہ صحیح ہو جائیگا اور جب اُس پر جمعہ واجب نہ ہو تو غسل بھی مستحب نہیں اور نیز غسل جمعہ نماز کے لئے سنت ہے نہ دن کے لئے جیسا کہ ظاہر ہے کیونکہ اُس سے بدبو کا دفع کرنا مقصود ہے تاکہ حاضرین کو تکلیف نہ ہو اس لئے اُس کے ساتھ مخصوص ہے جو جمعہ میں حاضر ہو اور عید کا غسل زینت کے لئے ہے اور غسل جمعہ کا وقت فجر سے ہے اور غسل عید کا وقت نصف شب سے۔ **چوتھا مسئلہ**: بروایت صاحب حاوی شرح مہذب میں ہے جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مسجد میں جتنے لوگ موجود ہیں ان کو کوئی نفل نماز (جس میں سنتیں بھی داخل ہیں) شروع کرنا منع ہے اور اگر کوئی آخر خطبہ میں آوے اور اُسے اندیشہ ہو کہ اگر تحیۃ المسجد میں مشغول ہوں گا تو تکبیر تحریمہ فوت ہو جائے گی تو منتظر کھڑا رہے بلا تحیۃ المسجد کے نہ بیٹھے اور اگر ممکن ہو کہ تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد بھی تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ مل جائے گی تو پڑھ لے (شافعیؒ کے نزدیک) اور امام کو مستحب ہے کہ خطبہ اتنا اور بڑھا دے کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ **پانچواں مسئلہ**: اگر کسی نے طلاق دینے کی یہ قسم کھائی کہ میں زید کے پیچھے نماز نہ پڑھوں گا پھر جماعت کا امام مقرر ہو گیا تو کیا اس وجہ سے اُس سے نماز جمعہ ساقط ہو جائے گی جیسے کہ اگر کسی کی بی بی جھگڑے اور مخالفت پر آمادہ ہو جائے اور وہ اُس کو صلح اور موافقت کرنے کی ترغیب میں مشغول ہو تو اس وجہ سے جمعہ اُس پر سے ساقط ہو جاتا ہے (شاید یہ شافعیؒ سے کوئی روایت ہو گی) ابن عمادؒ نے کتاب اللمعہ فی فضل الجمعہ میں بیان کیا ہے کہ اگر اُس کو خلع کر لینا ممکن ہو تو کر لے ورنہ حاکم کے پاس نالش کر دے اور اُس سے درخواست کر دے کہ اُس کو نماز جمعہ کے ساتھ لزوم کا حکم دے تاکہ وہ حانث ہونے سے بچ جائے پھر کہا ہے اور محتمل ہے کہ اُس کی تحریم اس خلاف پر ہو جیسا کہ اُس صورت میں ہے کہ کسی نے قسم کھائی کہ آج کے دن اپنی زوجہ سے ضرور صحبت کروں گا اور وہ حائضہ ہو گئی تو اس صورت میں اُس پر کچھ لازم نہیں اور دونوں مسئلوں میں وجہ جامع یہ ہے کہ جمعہ کا واجب کرنا بمنزلہ اکراہِ شرعی کے ہے یعنی وہ جمعہ اُس کے پیچھے پڑھ لے اور حانث نہ ہو گا جیسے کہ حالت حیض میں صحبت کا حرام ہونا اکراہِ شرعی کے قائم مقام ہے یعنی اُس سے صحبت نہ کرے اور مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ جب اُسے کسی قریب کے شہر میں بھی جمعہ پڑھنا ممکن نہ ہو۔ **چھٹا مسئلہ**: جمعہ کے روز نماز صبح کی پہلی رکعت میں الٓمٓ السجدہ اور دوسری رکعت میں ھَلْ اَتٰی پڑھنا مستحب ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں انسان کی پیدائش اور قیامت کا ذکر ہے اور وجہ یہ ہے کہ آدمؑ جمعہ کو پیدا کئے گئے تھے اور اسی روز قیامت قائم ہو گی اور اگر پہلی رکعت میں سوائے الٓمٓ السجدہ کے اور کوئی سورت پڑھے تو ان دونوں سورتوں کو دوسری رکعت میں پڑھ لے اور

دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے طویل کرنے کی کراہت ان دونوں سورتوں کی فضیلت کا مقابلہ نہیں کرسکتی جیسے کہ سورۂ جمعہ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں اگر نہ پڑھی تو سورۂ منافقون مع اس کے دوسری رکعت میں پڑھ لے اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور غاشیہ کا پڑھنا بھی جمعہ میں صحیح مذہب پر مسنون ہے اور احیاء میں مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں نماز مغرب میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

ساتواں مسئلہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کی اذان سُنے اور نہ آئے پھر دوبارہ سنے اور نہ آئے تو خدا اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے اور اس کا دل منافق کا سا دل بنا دیا جاتا ہے ہاں اگر کوئی گاؤں سے اذان سنے تو اس سے اُس پر جمعہ واجب نہیں (کیونکہ گاؤں والوں پر خود جمعہ واجب نہیں اس لئے اُن کی اذان کا بھی اعتبار نہیں) اگر ایسی بستی سے اذان سُنائی دے جس کے لوگوں پر جمعہ واجب ہو تو تمام اُس بستی کے لوگوں کو نماز جمعہ میں آنا واجب ہے اور اگر اہل خیمہ (خانہ بدوش لوگ) کسی مقام پر ٹھہر جائیں اور اُن میں سے کسی کو اذان سُنائی دے تو اُن پر جمعہ واجب ہے اور اگر دو شہروں سے اذان سُنائی دیتی ہو تو جہاں زیادہ جماعت ہوتی ہو وہی اولیٰ ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک خدا نے اس دن میں اس مہینہ میں اس سال میں تم پر جمعہ فرض کیا ہے پس جو اُس کو خفیف سمجھ کر چھوڑ دے تو سُن لو نہ اُس کی نماز ہے سُن لو نہ اس کا روزہ ہے سن لو نہ اس کی زکوٰۃ ہے سُن لو نہ اُس کا حج ہے سن لو خدا اُس کی پراگندگی کو جمع نہ کرے اور نہ اس کی عمر میں برکت دے جو شخص توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص بلا عذر تین جمعہ ترک کر دے اس نے اسلام کو اپنے پس پشت پھینک دیا اور باوردیؒ نے کہا ہے جس کا جمعہ چھوٹ جائے اُسے چاہیئے کہ ایک دینار یا نصف دینار خیرات کرے اگر بلا عُذر ایسا ہوا ہو۔

آٹھواں مسئلہ:۔ جمعہ کی فرضیت کے وقت میں اختلاف ہوا ہے بغوی نے سورۂ اعراف میں بیان کیا ہے کہ مدینہ میں فرض ہوا ہے اور شرح مہذب میں ابو حامد سے مروی ہے کہ مکہ میں فرض ہوا ہے **نواں مسئلہ** بغوی اور قاضی حسین نے کہا ہے جس پر جمعہ واجب نہ ہو جیسے کہ غلام اور عورت تو اس کا تحریمہ (اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھنا) صحیح نہیں ہوتا جب تک کہ چالیس آزاد عاقل بالغ مکلف مقیم مرد تحریمہ نہ باندھ لیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چالیس کے بغیر بھی صحیح ہے کیونکہ جب دحیہؓ مال تجارت لے کر آئے تھے تو صحابہؓ سوائے بارہ آدمیوں کے سب کے سب ادھر ادھر چلدیئے تھے حالانکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے اور وہ بارہ آدمی عشرۂ مبشرہ کے لوگ اور جابر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر ہیں پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر سب کے سب چلے جاتے تو خدائے تعالیٰ اُن پر سارے میدان میں آگ لگا دیتا غلام اور مسافر اور عورت کا جمعہ بھی صحیح ہو جاتا ہے اگرچہ صرف انھیں لوگوں کے ہونے سے منعقد نہیں ہوتا جو شخص نشہ میں ہو اور جو مرتد ہو گیا اُن دونوں پر بھی واجب ہے اگرچہ اس حالت

ہیں اُن سے صحیح نہیں اور نہ صرف اُن سے منعقد ہوتا ہے بلکہ ان پر قضا اور اعادہ ضروری ہے کیونکہ جو نشہ میں ہو اس کا وضو لوٹ جاتا ہے اور مرتد کا وضو مرتد ہونے سے نہیں ٹوٹتا جیسا کہ نماز کے بیان میں گذر چکا ہے اور مریض کا جمعہ بھی صحیح ہو جاتا ہے لیکن اُس پر واجب نہیں اور اُس کے ہوتے ہوئے انعقاد جمعہ بھی صحیح ہے اور قاتل اور قاذف پر جس کی معافی کی امید بھی ہو جمعہ نہیں اور زانی پر واجب ہے اور جس عذر سے جماعت ساقط ہو جاتی ہے اس سے جمعہ بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب

فضیلتِ زکوٰۃ

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ۔ فقیر اور مسکین کا فرق باب صدقہ میں آگے آتا ہے لیکن ان دونوں کی فضیلت میں جو فرق ہے میں اُسے قدرے قلیل بیان کرتا ہوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر لوگ مجھے فقیر نظر پڑے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر لوگ عورتیں نظر پڑیں اس کو بخاریؒ اور مسلمؒ نے روایت کیا ہے اور امام احمد کی روایت میں چند اسناد کے ساتھ یوں آیا ہے پس میں نے اُس کے اکثر لوگ مالدار دیکھے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے دروازے پر دو مسلمانوں کی ملاقات ہوئی ان دونوں میں سے دنیا میں ایک مسلمان مالدار تھا اور ایک مسلمان فقیر۔ فقیر جنت میں داخل کر دیا گیا اور مالدار کو جتنے عرصہ تک خدا نے چاہا روک لیا اُس کے بعد جنت میں داخل کیا پھر فقیر سے ملاقات ہوئی اُس نے پوچھا بھائی صاحب آپ کو کس شئے نے روک رکھا تھا مجھے تو آپ کی نسبت خوف پیدا ہو گیا تھا امیر نے جواب دیا تمھارے بعد مجھکو ایسے ناگوار اور سخت طریق سے روک لیا تھا کہ میں تمھارے پاس نہ پہنچ سکا جب تک کہ میرے اتنا پسینہ نہ بہ گیا کہ اگر ہزار اونٹ بھی آتے تو اس سے سیراب ہو کر واپس جاتے اس کو امام احمدؒ نے قوی اور عمدہ اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور مناقب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا اور زیادہ بیان آتا ہے۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ مجھکو مسکین بنا کر زندہ رکھئے اور مسکین ہی ماریئے اور قیامت میں مسکینوں ہی کے زمرہ میں اُٹھایئے حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیوں آپ نے جواب دیا اے عائشہؓ اس لئے کہ یہ لوگ مالداروں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے کسی کو نامراد نہ لوٹایا کر اگرچہ چھوارے کا ایک ٹکڑا ہی ہوا کرے اے عائشہؓ مسکینوں سے محبت کر اور ان سے قرب رکھ کیونکہ خدا تجھے قیامت میں اپنا قرب نصیب کرے گا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے

قرطبیؒ نے کہا ہے مسکینوں سے مراد متواضع لوگ ہیں **موعظت** :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فقراء سے اغنیاء کے لئے خرابی ہے وہ کہیں گے اے ہمارے رب انھوں نے ہمارے حقوق میں جو ہمارے لئے آپ نے مقرر کئے تھے ظلم کیا خدائےتعالیٰ کا ارشاد ہوگا قسم اپنے عزت اور جلال کی میں نے تمھیں اپنا قرب نصیب کیا ہے اور انھیں دُور رکھوں گا۔

مسئلہ :۔ اگر مستحق زکوٰۃ اسُ کے لینے سے انکار کرے تو گنہگار ہوگا، بخلاف اُس شخص کے جس کے لئے نذر کی گئی ہو اگر اس کے قبول کرنے سے انکار کرے تو گنہگار نہ ہوگا اور فرق یہ ہے کہ نذر کرنے والا خود اپنے اوپر ایک شئے کو لازم کر لیتا ہے بخلاف مالدار کے کیونکہ اسُ پر شارع نے زکوٰۃ واجب کی ہے اور اس سے باز رہنے میں ارکان اسلام میں سے ایک رکن کا معطل کرنا لازم آتا ہے اس کی نظیر یہ ہے کہ رمضان میں مسافر کو افطار جائز ہے اور نذر روزہ کا افطار جائز نہیں۔ نووی نے فتاوےٰ میں بیان کیا ہے ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں جو بے نماز رہ کر بالغ ہوا ہو کیونکہ یہ سفیہ اور بے وقوف ہے اس کا قبضہ کرنا صحیح نہیں بلکہ اسُ کے لئے اس کا ولی قبضہ کرے یا اس وقت ہے جب زکوٰۃ کے دینے کے وقت تک بے نمازی ہی رہے اور اگر نمازی ہو کر بالغ ہوا تھا اور پھر بے نمازی ہو گیا اور تصرفات سے روک نہ دیا گیا یعنی مجبور نہ قرار دیا گیا تو اُسے دینا جائز ہے اور اسُ کا قبضہ بھی صحیح ہے۔

دو فائدے ۔ **پہلا فائدہ** :۔ بعض مفسرین نے خدائے تعالیٰ کے قول وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اور اعضاء کو چھوڑ کر خاص کر صرف انھیں اعضاء کے ذکر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ سائل جب مالدار کے پاس آتا ہے تو پہلے اس کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے پھر جب وہ دوبارہ اسُ سے مانگتا ہے تو وہ اپنا پہلو اس کی طرف سے پھیر لیتا ہے پھر جب تیسری بار اس سے مانگتا ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے۔ امام فخرالدین رازیؒ نے کہا ہے ظاہر آیت یہ ہے کہ وہ سارے مال سے داغے جائیں گے نہ صرف زکوٰۃ کی مقدار مال سے کیونکہ زکوٰۃ کا تعلق تمام سے ہوتا ہے۔

دوسرا فائدہ :۔ خدائے تعالیٰ کے قول لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ میں مفرد کی ضمیر لانے کی یہ وجہ ہے (کہ ضمیر چاندی کی طرف راجع ہے) کیونکہ چاندی سونے سے زیادہ دستیاب ہوا کرتی ہے جیسے خدا تعالیٰ کے قول وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْھَا میں بھی فقط تجارت کی طرف ضمیر راجع ہے اس لئے کہ تجارت بہ نسبت لہو کے بکثرت ہے اور خدا تعالیٰ کے قول وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ ۔ میں بھی صلوٰۃ کی طرف ضمیر راجع ہے کیونکہ صلوٰۃ صوم سے زیادہ ہے جیسا کہ مجاہد کی تفسیر کے

۱؎ جو لوگ سونا اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور راہ خدا میں صرف نہیں کرتے پس اُن کو دردناک عذاب کی بشارت سُنا دیجئے جس دن کہ دوزخ کی آگ میں وہ گرم کئے جائیں گے پھر اُن سے انکی پیشانیاں اور پسلیاں اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔

موافق صبر سے صوم مراد ہے اور بعض نے مفرد لانے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے میں داخل ہیں۔ **حکایت** ابن عباسؓ کے زمانہ میں ایک شخص بہت مالدار تھا جب وہ مرا اور لوگوں نے اُس کی قبر کھودی تو اس میں ایک بہت بڑا اژدہا پایا انھوں نے ابن عباسؓ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اچھا دوسری قبر کھودو انھوں نے دوسری قبر کھودی تو اس میں بھی اژدہا پایا یہانتک کہ اسی طرح سات قبروں کی نوبت آئی پھر ابن عباسؓ نے اُس کے گھر والوں سے اس کا حال دریافت کیا انھوں نے کہا وہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا اس کے بعد آپ نے اُسی اژدہے کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

مؤلف کا بیان ہے کہ کعبہ کے گرد مجھ سے ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کسی دوسرے کے پاس دو سو دینار امانت رکھے تھے پھر اُس کا انتقال ہوگیا اُس کا لڑکا امانت کی اشرفیاں مانگنے اُس کے پاس آیا اُس نے دے دیں لڑکے نے زیادہ کا دعویٰ کیا اور دونوں مقدمہ حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے حکم دیا کہ اچھا اس میت کی قبر کھودو اُس میں اُس پر آگ کے دو سو داغ دیکھے حاکم نے کہا جتنے دینار ودیعت رکھائے تھے اُتنے ہی داغ ہیں اگر زیادہ ہوتے تو اُتنے ہی زیادہ داغ ہوتے کیونکہ وہ زکوٰۃ نہ دیتا تھا اور یہ رازی کی سابقہ روایت کی مؤید ہے بروایت علیؑ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب خدا کسی بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو جنت کے خازن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کے پاس بھیج دیتا ہے وہ اُس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہے پس زکوٰۃ دینے پر اُس کا جی آمادہ ہو جاتا ہے۔ **حکایت**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص ثعلبہ نامی تھا اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فقر کی شکایت کی آپ نے اُس کے لئے کچھ مال جمع کر کے برکت کی دعا فرمائی اُس کا مال بکثرت ہوگیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ طلب کی اُس نے جواب دیا کہ جزیہ تو یہود اور نصاریٰ سے لیا جاتا ہے نہ قریش سے آپ نے دوبارہ زکوٰۃ طلب کی اور فرمایا زکوٰۃ ہے یا تلوار تب اُس نے آپ کے پاس کچھ کمزور بکریاں بھیجدیں اس کے بعد جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک خدا نے اس کے دل سے ایمان نکال لیا ہے اور اس کو لباس کفر پہنا دیا ہے چنانچہ وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتَانَا مِنْ فَضْلِهٖ الآیۃ سے اُس کی طرف اشارہ ہے اس کو رازیؒ نے ثعلبہ کے غیر کی نسبت روایت کیا ہے پھر وہ زکوٰۃ لے کر آیا تھا لیکن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے قبول نہیں فرمایا پس اگر کہا جائے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جائز ہوا کہ آپ اُس کی زکوٰۃ قبول نہ فرمائیں حالانکہ اس کی نسبت خدائیتعالیٰ کا آپؐ کو حکم تھا چنانچہ ارشاد ایزدی ہے خُذْ[1] مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً رازیؒ نے کہا ہے کچھ بعید نہیں کہ خداتعالیٰ نے آپ کو اُس کی زکوٰۃ لینے سے منع فرما دیا ہو تاکہ اور لوگ زکوٰۃ دینے سے باز نہ رہا کریں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ ریا کے طریقہ سے لایا ہو۔

مسائل۔ **پہلا مسئلہ**: سونے کا نصاب بیسؔ مثقال ہے اور یہ پچیس اشرفی اور ثلث اشرفی اور ایک سبع اشرفی کے چار سبع کے مجموعہ کے برابر ہے اور اس میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اور

---

[1] ان کے مالوں سے زکوٰۃ لیجئے ۱۲

وہ آدھی اشرفی کے برابر ہے اور چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے اور اس میں سے پانچ درہم واجب ہیں اور گیہوں اور جوا ور ذورہ اور تمام غلوں کا نصاب پانچ وسق ہے اور ایک وسق دمشقی رطل سے تین سو بیالیس اور چھ سبع رطل کے برابر ہے اور ایسے ہی تر چھوارے اور انگور کا نصاب ہے اور اس میں دسواں حصہ ہے اگر بارش یا نہر کے پانی سے سینچا جائے اور اگر مول کے پانی یا ڈول یا دولاب سے سینچا جائے تو بیسواں حصہ ہے اور سوائے اپنے شہر کے فقیروں کے اور کسی پر اس کا صرف کرنا جائز نہیں جیسے کہ صدقہ فطر کا صرف سوائے اپنے شہر کے فقراء کے اور کسی پر جائز نہیں (شافعیؒ کے پاس) **دوسرا مسئلہ** ٭ بکری یا بھیڑ کا نصاب چالیس ہے اس میں ایک بکری ہے یعنی دنبہ کا جذعہ یا بکری کا ثنیہ جو دو برس کا ہو اور چالیس سے زائد پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ ایک سو اکیس تک پہنچ تب اسمیں دو بکریاں ہیں پھر اس سے زائد پر کچھ نہیں یہاں تک کہ دو سو ایک تک پہونچ جائیں پس اسمیں تین بکریاں ہیں پھر اس سے زائد پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ چار سو تک پہنچ جائیں پس اسمیں چار بکریاں ہیں پھر اس کے بعد ہر سو میں ایک بکری ہے۔ ادائے زکوٰۃ میں نیت ضروری ہی یوں نیت کرے کہ یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے اور لڑکے اور مجنون کی جانب سے جب زکوٰۃ نکالے تو ولی نیت کرے اور نقد اور تجارت اور چوپایوں کی زکوٰۃ جب سال پورا ہو تو اپنے شہر کے فقیروں پر صرف کرے وہاں سے نقل کرنا جائز نہیں (شافعیؒ کے پاس) ہاں اگر شہر میں مستحقین زکوٰۃ نہ رہیں تو دوسرے شہر میں لیجانا واجب ہے اور اگر اس کی بیس بکریاں ایک شہر میں ہوں اور بیس دوسرے شہر میں اور اس نے ایک شہر میں ایک بکری زکوٰۃ نکالی تو کراہت کے ساتھ جائز ہے یا سو ایک شہر میں اور سو دوسرے شہر میں ہوں اور ایک ہی شہر میں دو بکریاں زکوٰۃ نکالے تو جائز نہیں۔ **موعظت** ٭ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو مگر اس کا مال قیامت میں آگ کا اژدھا بن کر آئے گا پھر اس سے اس کی پیشانی اور پسلی اور پیٹھ ایسے دلوں میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی داغی جائے گی۔

حدیث میں مذکور ہے کہ اونٹ اور گائے اور بکری کی جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو وہ سب اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے روندیں گی جب آخر جانور اس پر سے گذر چکے گا تو پہلا جانور پھر لوٹایا جائیگا ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مانع زکوٰۃ قیامت میں دوزخ میں ہوگا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خشکی اور تری میں کوئی مال تلف نہیں ہوتا مگر زکوٰۃ نہ دینے کے باعث حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے **لطیفہ** ٭ کافر سے جزیہ لینے کے باعث سے اس کی جان و مال اسے تعرض کرنا حرام ہو جاتا ہے ایسے ہی مسلمان کا خون اور گوشت آخرت میں دوزخ پر حرام ہو جاتا ہے اگر وہ خوشی دل سے زکوٰۃ نکالتا ہے۔

باب

اعضا کی زکوٰۃ

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔[1]
امام غزالیؒ کہتے ہیں کلام کا ضرر جو کان میں پڑتا ہے کھانے کے ضرر سے جو پیٹ میں پڑتا ہے زیادہ شدید ہوتا ہے کیونکہ انسان غذا کے فضلہ کو تو بذریعہ قضائے حاجت کے دفع کر دیتا ہے اور کلام تمام عمر باقی رہتا ہے اور سننے والا بھی کہنے والے کا شریک ہے اور حدیث میں ہے جو شخص کسی قوم کی بات سُنے اور وہ ناپسند کرتے ہوں تو اُس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائیگا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت میں ہر آنکھ روتی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جس سے خوف خدا سے مکھی کے سر کے برابر بھی نکلا ہو اور سوائے اُس آنکھ کے جو خوفِ خدا سے روئی ہو اور سوائے اُس آنکھ کے جو خدا کے محارم سے باز رہی ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی کہ جس میں دو فرشتے یہ نہ پکارتے ہوں کہ مردوں کے لئے عورتوں سے تباہی ہے اور عورتوں کے لئے مردوں سے تباہی ہے۔

موعظت: جب حبیب عجمیؒ کا انتقال ہوا تو ان کے کسی ساتھی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ اُن کا چہرہ چاند کی طرح ہے اور اس میں ایک سیاہ نکتہ ہے اُن سے اُس کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ایک لڑکے کو ایک نظر دیکھ لیا تھا پس میں آگ پر پیش کیا گیا اور اُس کا اثر مجھے پہونچ گیا اور کہا گیا کہ اے حبیب یہ لپٹ ایک نگاہ کی وجہ سے ہے اگر تم زیادہ کرتے تو ہم بھی بڑھاتے۔ **حکایت**: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے طواف میں ایک شخص کو دیکھا کہ یہ کہتا جاتا تھا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سَهْمٍ عَائِرٍ[2] میں نے اُس سے اس کا سبب پوچھا تو اُس نے جواب دیا کہ میں طواف کر رہا تھا اتفاق سے میری ایک آنکھ ایک خوبصورت لڑکے پر پڑ گئی اور میں اُسے دیکھا کیا اُسی دم میرے ہوا سے ایک تیر آکر لگا میں نے اُسے اپنی آنکھ سے نکال کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا کہ تو نے اپنی ایک آنکھ سے حرام کی طرف بنظر عبرت نظر کی تھی پس ہم نے تیرا اوب تیرے مار دیا اگر تو بنظر شہوت دیکھتا تو تیرے دل پر ہم تیر فراق مارتے یہاں تک کہ تو ہماری معرفت سے بے بہرہ اور ناواقف ہو جاتا۔

مسئلہ: خوبصورت مرد لڑکے کی طرف بنظر شہوت وغیرہ دیکھنا حرام ہے اور مرد پر حرام ہے کہ اپنی ماں یا بہن

---

[1] بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہوگا۔ [2] اے اللہ میں اچانک تیر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یا پھوپھی کی طرف مثلاً بنظر شہوت دیکھے یہاں تک کہ اپنی لونڈی کی طرف بھی قبل استبراء بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے استبرا ایک حیض کامل یا ایک ماہ ہے اگر وہ حائضہ نہ ہوتی ہو سوائے اس صورت کے کہ وہ گرفتار ہو کر آئی ہو تو اس کی طرف نظر کرنا جائز ہے اس سے صحبت کرنا بغیر استبراء کے حرام ہے واللہ اعلم۔ **لطیفہ**: یوسفؑ نے جب اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا تو بلا سے بچے رہے اور زلیخا نے جب نظر ڈالی تو بلا میں پھنس گئی اور آدمؑ نے شجرہ کی طرف نظر کی تو جنت سے اُترنا پڑا اور قابیل نے جب ہابیل کی بہن کی طرف نظر کی تو عذاب میں مبتلا ہوا اور ابراہیمؑ نے جب اپنے لڑکے اسمٰعیلؑ کی طرف نظر کی تو اُن کے ذبح کا حکم ہوا چنانچہ اسی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا ۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ۔ **حکایت**: انسؓ نے بیان فرمایا کہ میں ایک بار عثمانؓ کے پاس گیا اور راستہ میں بلا قصد ایک عورت پر میری نظر پڑ گئی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ بعض لوگ آتے ہیں اور زنا کے آثار اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان معلوم ہوتے ہیں میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نازل ہوئی انھوں نے جواب دیا نہیں لیکن فراست صادقہ ہے پس اگر کہا جائے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فراست میں حضرت عائشہؓ کے حق میں اولے تھے جواب یہ ہے کہ بلا کے کامل کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ اولیاء پر ابواب فراست کو بعض وقت بند کر دیا کرتا ہے ۔

مسئلہ: بالغ یا مراہق یعنی جو شخص قریب بلوغ ہو جب کسی موکھے یا سوراخ سے اجنبی عورت کو یا محرم کو ننگا دیکھے یا کسی شخص کی طرف جس کا ستر کھلا ہو قصداً نظر کرے اور وہ اُس کو کنکری سے مارے اور اُس کی آنکھ پھوٹ جائے یا وہ مر جائے تو ہدر ہے بشرطیکہ اُس گھر میں اُس کی بی بی یا کوئی محرم نہ ہو اور اُس کا یہ کہنا کہ میں نے قصداً نہ دیکھا تھا مقبول نہ ہوگا اگر کسی کھلے ہوئے دروازے سے یا چوڑے موکھے سے دیکھا تو اُس کو کنکری مارنا جائز نہیں جیسے کہ کوئی مسجد میں ستر کھولے ہوئے ہو اور اگر اس نے اپنے دروازے بند کر لئے تو دیکھنے والے کو کنکری مارنا جائز نہیں مؤذن اگر قصداً دیکھے تو اُسی کنکریوں سے مارنا جائز ہے بخلاف اندھے کے اگرچہ دروازہ کی دراڑ کے مقابل اپنی آنکھ رکھے تب بھی اُس کو مارنا جائز نہیں اگرچہ اس کا اندھا ہونا معلوم نہ ہو اور اگر ماریگا تو ضمان دینا پڑے گا ۔ **لطیفہ**: ایک شخص جامع مسجد میں داخل ہوا اور اُس میں دو امام موجود تھے، شافعیؒ اور احمدؒ شافعیؒ نے کہا کہ میں فراست سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ شخص بڑھئی ہے اور امام احمدؒ نے کہا کہ میں فراست سے کہتا ہوں کہ یہ لوہار ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو اُس کا پیشہ اُس سے دریافت کیا اُس نے جواب دیا کہ میں گذشتہ سال تو بڑھئی کا کام کرتا تھا اور اس سال لوہاری کرتا ہوں ۔ **مؤلف کہتا ہے**: کہ شافعیؒ کی فراست زیادہ بڑھی ہوئی ہے کیونکہ بڑھئی کا پیشہ کرتے اُسے مدت ہو چکی تھی اور اُس کے آثار مخفی تھے بخلاف لوہار کے کیونکہ یہ کام اکثر معلوم ہو جاتا ہے ۔

حکایت: احیاء میں ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اپنے منہ میں پتھر رکھ لیا کرتے تھے اور اس طرح اپنے آپ کو کلام سے روکے

لہ اور اپنی نظر اس شی کی طرف ہرگز نہ بڑھائیے جس کے ساتھ ان کے جوڑے جوڑے کو ہم نے متمتع ہونے دیا ہے ۱۲

رہتے تھے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے کہتے تھے کہ اسی نے مجھکو بہتیرے گھاٹوں پر جا اُتارا ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں طول قید کی کوئی شئے زبان سے زیادہ محتاج نہیں ہے اور لوگوں نے بیان کیا ہے زبان کے خطرناک ہونے کی ایک یہی علامت ہے کہ خدا نے اُس کو دو دروازوں کے اندر بند کیا ایک دانت دوسرے دو ہونٹھ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابن آدمؑ کی سب سے زیادہ خطائیں اس کی زبان میں ہیں۔ اور جس نے اپنی زبان کو روکا خدا اس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا اُس پر رحم کرے جس نے اچھی بات کہی پس اُس نے غنیمت حاصل کی یا خاموشی اختیار کی پس سلامتی میں رہا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کا کلام زیادہ ہوا اُس کی چوک زیادہ ہوئی اور جس کی چوک زیادہ ہوئی اُس کے گناہ زیادہ ہوئے اور جس کے گناہ زیادہ ہوئے وہ آگ کے زیادہ لائق ہوا اور علیؓ نے فرمایا ہے عبادت کے دس جز ہیں اُن میں سے نو خاموشی میں ہیں اور ایک لوگوں سے بھاگنے میں ہے لقمانؑ سے کہا گیا بکری ذبح کرکے جو سب سے عمدہ شئے ہو ہم کو کھلاؤ وہ دل اور زبان لے آئے پھر کہا گیا اب ذبح کرکے سب سے بُری شی کھلاؤ پھر بھی وہ دل اور زبان لے آئے اس کا سبب ان سے پوچھا گیا تو بیان کیا کہ بدن میں دو لوتھڑے ہیں اگر وہ دونوں بُرے ہو جائیں تو بدن بدتر ہو جاتا ہے اور اگر پاکیزہ بن جائیں تو بدن پاکیزہ تر ہو جاتا ہے۔

مسئلہ :- اگر کوئی قسم کھائے کہ میں گوشت نہ کھاؤں گا پھر زبان کھالے تو حانث ہو جائیگا مگر دل یا اوجھڑی یا کلیجی یا تلی یا آنکھ یا آنتیں یا خون یا مچھلی یا مردار کھالے تو حانث نہ ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ حرام نہ کھاؤں گا اور مردار کھالیا تو حانث ہو جائیگا اگرچہ مضطر ہو کر کھایا ہو اس کو علائی نے اپنے قواعد میں فتاوی قاضی حسین سے نقل کرکے لکھا ہے منہاج میں ہے کہ چکتی اور کوہان نہ گوشت ہیں نہ شحم یعنی جس نے گوشت یا شحم نہ کھانے کی قسم کھائی ہو وہ ان کے کھانے سے حانث نہ ہوگا **موعظت** :- حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے ذکر اللہ کے زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیونکہ بے ذکر اللہ کے زیادہ باتیں کرنا دل میں سختی و قساوت (کا باعث) ہے اور بے شک لوگوں میں خدا سے سب سے زیادہ دور قلب قاسی ہے اور داؤدؑ[۱] نے کہا اے رب آپ کے عرش کے گرد کی جماعت کے کون لوگ ہیں ارشاد ہوا اے داؤدؑ جو اپنی نظروں کو پست کرنے والے صاف دل اور درست ہاتھ والے لوگ ہیں وہ میری جماعت کے اور میرے عرش کے گرد رہنے والے ہیں۔ **فائدہ** :- امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ جو چاہے کہ خدا اُس کا دل روشن کردے اُسے چاہیئے کہ لایعنی گفتگو چھوڑ دے اور یہ بھی کہا ہے کہ تین چیزوں سے عقل بڑھتی ہے علماء کی ہمنشینی کرنی اور صلحاء کی ہمنشینی کرنی اور لایعنی گفتگو کے ترک کرنے سے معروف کرخیؒ نے کہا ہے لایعنی گفتگو کرنا خدا کی جانب سے خذلان کا باعث ہے مالکؒ بن دینار نے فرمایا ہے جب تو اپنے دل میں قساوت اور روزی میں حرمان

---

[۱] بے یار و یاور رہنا ۱۲

دیکھے تو سمجھے کہ مجھ سے کچھ لایعنی باتیں ہوتی ہیں بروایت ابو ہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے لوگوں میں زیادہ تر گنہگار زیادہ تر لایعنی گفتگو کرنے والا ہے میں نے فردوس العارفین میں دیکھا ہے تقویٰ کے ہزار حصے ہیں سب سے آسان لایعنی باتوں کا چھوڑنا ہے میں نے حاوی القلوب الطاہرہ میں دیکھا ہے کہ سلیمانؑ نے کسی عفریت کو کہیں بھیجا اور اُس نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور اُسے خوب ہلایا سلیمانؑ نے اس سے اُس کا سبب دریافت کیا اُس نے جواب دیا کہ مجھے فرشتوں سے تعجب ہوا کہ جو لوگوں کے سروں پر ہیں اور کیسے جلدی جلدی لکھ رہے ہیں اور اُن لوگوں سے تعجب ہوا جو اُن کے نیچے ہیں اور کیسی جلدی جلدی تھکائے ڈالتے ہیں یعنی فرشتوں کو اتنی مہلت بھی نہیں دیتے کہ اُن کی باتیں لکھ لیں۔ **حکایت**: لقمانؑ داودؑ کے پاس آئے اور وہ زرہ بنا رہے تھے اُن کو اس سے تعجب ہوا اور انھوں نے پوچھنا چاہا لیکن اُن کو لایعنی کلام سے اُن کی حکمت اور دانائی نے باز رکھا جب داؤدؑ فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہ لڑائی کے لئے آپ کیا اچھی زرہ ہیں لقمانؑ بولے خاموشی حکمت ہے اور اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ سلیمانؑ نے کہا ہے اگر کلام چاندی کا ہوتا ہو تو خاموشی سونے کی ہے اور کسی کہنے والے نے کیا اچھا کہا ہے۔ شعر۔

وَكَمْ سَاكِتٍ نَالَ الْمُنٰى بِسُكُوْتِهٖ ۞ وَكَمْ نَاطِقٍ يَجْنِيْ عَلَيْهِ لِسَانُهٗ[1]

فوائد۔ پہلا فائدہ: جہری نماز میں امام کو پانچ سکتے کرنا مستحب ہے اول سکتہ تکبیر تحریمہ کے بعد اور ابو ہریرہ رض نے پوچھا تھا کہ اے رسول اللہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش معلوم ہوتے ہیں تو کیا پڑھا کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ[2] دوسرا سکتہ دعائے افتتاح کے بعد تیسرا سکتہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد چوتھا سکتہ آمین کے بعد پانچواں سکتہ سورت کے بعد قبل رکوع کے۔

دوسرا فائدہ: امام شافعیؒ نے فرمایا ہے ساکت کی طرف سوائے چند مسائل کے قول منسوب نہیں کیا جاتا ان میں ایک وہ ہے کہ جب بکر کا ولی بجز نکاح کرنے کے لئے اجازت مانگے اور وہ ساکت رہے تو کافی ہے اگرچہ غیر کفو کے ساتھ نکاح کیا ہو باپ کے سوا اور کسی کے نکاح کرتے وقت بکر کا سکوت بغیر مہر مثل کے کافی نہیں ہے اور باکرہ اور ثیبہ ہونے کے بارہ میں اُس بکر کا قول معتبر ہوگا اور اگر کسی کے پیدائشی پردہ بکارت ہو یا بغیر صحبت کے کسی اور طور پر بکارت زائل ہو گئی ہو تو اُس کا حکم باکرہ کا سا ہے اگر کوئی لونڈی ثیبہ ہونے کی

---

[1] بہتیرے خاموش رہنے والوں کو خاموشی کی بدولت مرادیں مل گئی ہیں اور بہتیرے بولنے والے اپنی زبان کی بدولت گنہگار ٹھہرے ہیں [2] اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری کر دیجئے جیسی آپ نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر دی ہے اے اللہ گناہوں اور خطاؤں سے مجھے ایسا صاف کر دیجئے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اے اللہ میری خطاؤں کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دیجئے ۔۱۲

شرط سے خریدی اور وہ باکرہ نکلی تو اس کو اختیار نہیں یا ثیبہ ہونے کی شرط سے نکاح کیا اور وہ باکرہ نکلی تب بھی ایسا ہی ہے اور اگر باکرہ ہونے کی شرط کی اور وہ ثیبہ نکلی تو علی الفور اس کو اختیار ہے حاکم کے پاس جانے کی حاجت نہیں اگر وہ کہے کہ میری بکارت تیرے پاس زائل ہوئی اور اس نے انکار کیا تو عورت کا قول مع قسم کے معتبر ہوگا پس اگر عورت قسم کھا گئی تو نکاح فسخ نہ ہوگا اگر عورت نے کہا کہ میں باکرہ تھی اور اسی نے میری بکارت زائل کردی اور زوج منکر ہوا تو فسخ کے دفع کرنے کے لئے بھی عورت کا قول مع قسم کے معتبر ہوگا اور پورے مہر کے دفع کرنے کے لئے مرد کا قول مع قسم کے معتبر ہوگا اور نکاح نہیں فسخ ہوگا بلکہ اگر مرد قبل دخول کے طلاق دے تو اس پر آدھا مہر لازم ہوگا اور مسائل مستثنیٰ میں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی شئے پر سکوت فرمانا ہے کہ جو آپ کے سامنے کی جائے یا کہی جائے تو آپ کی لفظی تقریر کے مثل ہوگی اور ایسے ہی اجماع کرنے والوں کا کسی قول پر سکوت کرنا ہے اور اس کو اجماع سکوتی کہتے ہیں اور منجملہ اس کے وہ صورت ہے جب کہ کوئی شخص باوجودیکہ برائی سے روکنے پر اسے قدرت تھی اور وہ خاموش رہا تو گنہگار ہوگا۔ تیسرا فائدہ ؛ ساکت کی طرف چند مسائل میں فعل نہیں منسوب کیا جاتا ایک یہ کہ جب زوجہ صغیرہ زوجہ کبیرہ کا دودھ پی لے اور وہ چپ رہے اس کے متعلق زوائد روضہ میں تصحیح کی ہے کہ وہ مانند سونے والی کے ہے یعنی اس پر ضمان نہیں اور ایک یہ کہ اگر بائع اور مشتری میں سے ایک شخص چیز اٹھا کر مجلس سے نکل جائے اور دوسرا خاموش رہے تو اس کا خیار باطل نہیں ہوتا اور ایک یہ کہ اگر قسم کھائی کہ گھر میں داخل نہ ہوگا اور کسی نے اٹھا کر گھر میں پہونچا دیا اور وہ دفع کرنے پر قادر تھا لیکن خاموش رہا تو اصح قول کے موافق حانث نہ ہوگا۔ چوتھا فائدہ ؛ ساکت کی طرف چند مسائل میں فعل منسوب کیا جاتا ہے ایک یہ کہ اگر کسی شخص کی امانت تلف کردی اور جس کے پاس امانت تھی اسے اس کے دفع پر قدرت بھی تھی لیکن وہ ساکت رہا تو ضامن ہوگا ایسے ہی اگر کسی کا مال اس کی موجودگی میں تلف کردیا اور مالک ساکت رہا تو ضمان واجب نہ ہوگا ایسے ہی اگر کسی نے محرم کے سر کے بال بنا دیئے اور خوشبو لگا دی اور وہ چپکا رہا تو اس محرم پر فدیہ واجب ہوگا ایسے ہی اگر کسی عورت سے کسی نے زنا کیا اور وہ خاموش رہی تو اس پر حد لگائی جائے گی اور اسنوی نے کہا ہے کہ زانی پر مہر واجب نہیں سوائے اس صورت کے کہ اس نے زبردستی کی ہو۔ لطیفہ قطا ایک پرندہ ہے جو یہ چلایا کرتا ہے مَنْ سَکَتَ سَلِمَ[1] اس کا گوشت کھانا استسقا اور ضعف جگر کو نافع ہے لیکن مشکل سے ہضم ہوتا ہے اور سودا پیدا کرتا ہے اور اسکو سرکہ میں پکایا جائے اور میٹھا تیل لگایا جائے تو اس کا ضرر جاتا رہتا ہے اور اگر اس کی ہڈیاں جلا کر باریک پیس لی جائیں اور کھن میں ملا کر گنجے کے لگائی جائیں تو خدا کے حکم سے اس کے بال نکل آئیں ابن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر کون عمل ہے آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنا پھر عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا آپ نے فرمایا کہ لوگ تمہاری زبان سے بچے رہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا خدا کو کون عمل سب سے زیادہ پسند ہے وہ خاموش رہے آپ نے فرمایا زبان کی حفاظت کرنا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمی کی ہر بات اس کے لئے نافع نہیں ہے سوائے

---

[1] جس نے خاموشی اختیار کی سالم رہا ۱۲

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا ذکر اللہ کے ۔ **مسئلہ**: کسی نے کہا کہ اگر میں تیری طلاق سے چپ رہوں تو تجھ پر طلاق ہے اور اس کو اس وقت طلاق نہ دی تو فوراً طلاق پڑ جائے گی اور اگر طلاق دیدی پھر چپ ہو گیا تو دوسری اور طلاق پڑ جائے گی اور اس کی قسم جاتی رہے گی اس کو روضہ میں ذکر کیا ہے ۔

حکایت: انسؓ بن مالک نے بیان کیا ہے کہ یوم اُحد میں ایک مسلمان جوان شہید ہوا اُس کی ماں کہنے لگی اُس کو جنت مبارک ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ لایعنی گفتگو کیا کرتا تھا اور عیسیٰؑ نے کہا ہے جو جھوٹ بہت بولتا ہے اُس کا جمال جاتا رہتا ہے اور جس کا جمال چلا جاتا ہے وہ بدخلق ہو جاتا ہے اور جو بدخلق ہو جاتا ہے اپنے نفس کو عذاب میں ڈالتا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے بڑی خطا کار جھوٹی زبان ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے اس فعل کی بدبو سے فرشتہ اس سے ایک میل کے فاصلہ پر چلا جاتا ہے روضہ میں ہے میل چار ہزار قدم رکھنے کی مسافت کے برابر ہے اور ایک قدم رکھنے کی مسافت تین قدم کے برابر ہوتی ہے اور ابن رفعہ نے کہا ہے کہ گجا وہ کسے ہوئے اونٹ کے قدم سے چار ہزار قدم کے برابر اور شرح مہذب میں ہے کہ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ایک ہاتھ چوبیس معتدل انگلیوں کے برابر ہوتا ہے اگر عرض میں ملائی جائیں اور ہاتھ سے آدمی کا ہاتھ مراد ہے اور وہ دو بالشت کا ہوتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابن آدمؑ کا ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے سوائے اُس صورت کے کہ کوئی شخص دو شخصوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بولے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں میں صلح کراتا ہے خدا اُس کے کام درست کراتا ہے اور اُس کو ہر کلمہ کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عنایت فرماتا ہے اور وہ اپنے تمام پچھلے گناہوں سے بخشا بخشایا ہوا لوٹ کر آتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے ابوایوبؓ کیا میں تمھیں ایسا صدقہ نہ بتلا دوں جو خدا اور رسول کو پسند ہے انھوں نے عرض کیا ضرور بتلائیے آپ نے فرمایا لوگوں میں صلح کرایا کرو جب اُن میں عداوت اور فساد پڑ جایا کرے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جھوٹ بولنے سے روزی کم ہوتی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے بیعت لیتے وقت فرمایا ہے کہ بہتان نہ باندھا کرو جو تمھارے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان کی افترا پردازی کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ بہتان جھوٹ کو کہتے ہیں اور یہاں ہاتھ پیروں کے درمیان کہنے کی یہ وجہ ہے کہ بہتان دل سے پیدا ہوا کرتا ہے اور وہ بائیں پسلی کی طرف ہاتھوں اور پیروں کے درمیان واقع ہے ۔ **لطیفہ**: حضرت علیؓ کے سامنے کفار میں سے ایک شخص نکل کر آیا آپ نے فرمایا کہ شرط یہ ہے کہ تیرا کوئی ساتھی تیری مدد نہ کرے کافر نے کہا اچھا پس حضرت علیؓ نکل کر اُس کی طرف چلے اور اُس سے آپ نے کہا کیا یہ شرط ٹھہر چکی ہے کہ تیرا کوئی ساتھی تیری مدد نہ کرے گا اس پر کافر نے پھر کر دیکھا تاکہ انھیں منع کرے حضرتؓ نے ایک ہاتھ مارا اور اُسے قتل کر ڈالا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان کے پاس ایک سُرمہ ایک سفوف اور ایک چٹنی ہوتی ہے اُس کی چٹنی جھوٹ ہے اور اس کا سفوف غصہ ہے اور اس کا سُرمہ نیند ہے ابو یعقوبؒ سوسی نے کہا ہے انسان میں خدا کے

نزدیک زبان سے زیادہ پسندیدہ کوئی ظاہری عضو نہیں اسی لئے اس کو توحید سے گویا کیا ہے پس لازم ہے کہ اُس کو جھوٹی بات سے منزہ رکھے ۔

فائدہ: رسالہ قشیریہ میں ہے راستی دین کا ستون ہے اور اسی سے اس کا کمال ہے اور اسی میں اُس کا انتظام ہے اور وہ نبوت کا دوسرا درجہ ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے راستی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ وہ نیکو کاری کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ وہ بدکاری کے ساتھ ہے اور وہ دونوں دوزخ میں ہیں اور دوسری حدیث میں ہے اپنے اوپر راستی کو لازم کرلو کیونکہ وہ نکوکاری کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نکوکاری جنت کی طرف رہنما ہے اور آدمی ہمیشہ راست گو رہتا ہے اور راستی کی فکر میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور بندہ ہمیشہ دروغ گو رہتا ہے اور دروغگوئی کی فکر میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک کذاب لکھ لیا جاتا ہے ۔ میں نے نوویؒ کی بستان العارفین میں ذوالنون مصری رح کی روایت دیکھی ہے کہ راستی تلوار ہے وہ کسی شئے پر نہیں رکھی جاتی جسے کاٹ نہ ڈالتی ہو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آدمی مچھر کے برابر چیز پر بھی قسم نہیں کھاتا مگر وہ قیامت میں اُس کے دل میں داغ بنجائے گی اور جھوٹی قسم کا حکم اور اس کے کفارہ کا بیان باب توبہ میں آگے آتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو اُسے پسند ہو تو وہ خدا کی طرف سے ہے چاہیئے کہ اُس پر خدا کا شکر کرے اور جو کچھ دیکھا ہو اُسے بیان کرے اور جب ایسی شئے دیکھے جو اُسے ناگوار ہو وہ شیطان سے ہے پس چاہیئے کہ اُس کے شر سے خدا کی پناہ مانگے اور کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ اُسے ضرر نہ کرے گا اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور مسلم میں ہے کہ شیطان سے تین بار خدا کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر تھا اُسے بدل لے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے زیادہ سچ بولنے والا زیادہ سچے خواب دیکھتا ہے اس کو قرطبی نے بیان کیا ہے ۔ **لطیفہ:** ذہبی نے طب نبوی میں بیان کیا ہے چاول کے کھانے سے اچھے خواب نظر آتے ہیں اور قولے[1] کا خاصہ اس کے برخلاف ہے جو شخص اپنے بچھونے پر خرفہ بچھا کر سوئے تو ناگوار خواب نہ نظر آئیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرفہ کے حق میں فرمایا ہے خدا تجھے برکت دے جہاں چاہے اُگ ۔

حکایت: سلیمانؑ کی ساٹھ عورتیں تھیں اور بعض نے اس سے بھی زیادہ بتلائی ہیں چنانچہ ایک رات سب عورتوں کے پاس گئے تاکہ ہر ایک کے لڑکا ہو پس آپ کے ایک لڑکا ہوا جس کا ایک ہاتھ ایک پیر اور ایک آنکھ تھی آپ پر یہ نہایت شاق ہوا آپ کے وزیر آصف نے آپ سے کہا آئیے ہم آپ اور ایک ام ولد جمع ہو کر بیٹھیں اور ہر شخص اپنا سچ سچ کچھ حال بیان کرے سلیمانؑ نے بیان کیا کہ میں مشرق اور مغرب کا مالک ہوں اور باوجود اس کے مجھے ہدیہ محبوب ہے آصف نے کہا کہ میں کہتا تو یہ ہوں کہ مجھے وزارت نہیں چاہیئے حالانکہ میرا دل اسی کو پسند کرتا ہے اُس

---

[1] قولا قول بعض کا قول ہے کہ باقلا کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دوسری شئے ہے مثل چنے کے بعض کہتے ہیں کہ چنے کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲

عورت نے کہا اے سلیمانؑ اگر آپ کی ریاہ داڑھی کے ساتھ میں فقر ہوتی تو اس سے بہتر ہوتا کہ ملک کے ساتھ سفید داڑھی ہو پھر سب نے مل کر دعا کی خدا نے سچ کی برکت سے لڑکے کو کامل کر دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اس کی یاد میں لگا رہا اگرچہ اس کی نماز روزہ اور تلاوت قرآن کم ہو اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے **حکایت** ؛ میں نے سورۂ براءۃ کی تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اسلام لانا چاہتا ہوں لیکن مجھے زنا شراب چوری اور جھوٹ محبوب ہے اور میں ان سب کو چھوڑ نہیں سکتا ہوں پس مجھے کسی ایک خصلت کے چھوڑ دینے کا حکم کیجئے آپ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دے چنانچہ اس نے چھوڑ دیا پھر اس نے زنا کا ارادہ کیا اور جی میں کہنے لگا کہ اگر مجھ سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھیں گے پس اگر میں اقرار کروں گا تو مجھے حد کے کوڑے لگائیں گے اور اگر انکار کروں گا تو میں بد عہد بنوں گا ایسے ہی شراب اور چوری کے متعلق قصہ پیش آیا پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ سچ کی بدولت آپ نے مجھ پر سارے گناہوں کا دروازہ بند کر دیا۔ **لطیفہ** ؛ بخاریؒ ایک شخص سے حدیث طلب کرنے کے لئے نکلے اسے دیکھا کہ اس کا گھوڑا بھاگ گیا تھا اور وہ اپنی چادر سے گھوڑے کی طرف اشارہ کرتا تھا گویا اس میں جو ہیں چنانچہ وہ گھوڑا آگیا اور اس نے اسے پکڑ لیا امام بخاری رحنے اس سے پوچھا کہ کیا تمھارے پاس جو تھے اس نے کہا نہیں لیکن میں نے اسے دھوکا دیا تھا بخاریؒ نے کہا میں ایسے شخص سے حدیث نہیں لیتا جو جانوروں سے جھوٹ بولتا ہے۔ شبلی رحہ ایک شخص کے پاس علم نحو سیکھنے بیٹھے اس نے کہا کہو زید نے عمرو کو مارا۔ شبلیؒ نے پوچھا کیا فی الواقع زید نے عمرو کو مارا تھا اس نے جواب دیا نہیں یہ تو ایک مثال ہے۔ شبلیؒ بولے جس علم کے شروع میں جھوٹ ہو میں اسے نہیں سیکھتا۔ **لطیفہ** ؛ امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے گناہ سوائے سات اعضاء کے اور سے نہیں ہوتا وہ یہ ہیں دو کان دو آنکھ، زبان، دو ہاتھ، پیٹ، شرمگاہ اور دو پیر اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں بھی سات کلمے ہیں پس ہر کلمہ ایک ایک عضو کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور خدا کے فضل سے دوزخ کا ایک دروازہ بند کر دیتا ہے اور قاضی ابوالطیب سے کہا گیا آپ کا سن بہت زیادہ ہو گیا لیکن آپ کے اعضا میں ابھی تک کچھ تغیر نہیں آیا انھوں نے جواب دیا میں ان کی بچپن سے حفاظت کرتا رہا ہوں پس خدا نے ان کو بڑھاپے میں بھی محفوظ رکھا۔

حکایت ؛ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے میں نے اپنے کام کی بنیاد صدق پر رکھی اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ میں اپنے وطن سے طلب علم میں بغداد کی طرف روانہ ہوا میری ماں نے مجھے چالیس دینار دیئے اور مجھ سے صدق کا عہد کرالیا پھر جب ہم لوگ سرزمین ہمدان میں پہونچے عرب کے لوگ نکل نکل کر ہمارے پاس آئے اور انھوں نے قافلہ کو آلیا ان میں سے ایک میرے پاس سے گذرا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ تیرے پاس کیا ہے میں نے کہدیا چالیس دینار وہ سمجھا کہ میں تمسخر کرتا ہوں مجھے چھوڑ کر چل دیا دوسرے نے دیکھکر مجھ سے پوچھا کہ تیرے پاس کیا ہے میں نے پھر کہدیا کہ چالیس دینار وہ مجھکو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا اس نے بھی مجھ سے دریافت کیا

میں نے صاف صاف بتلادیا اُس نے پوچھا کہ سچ پر تجھے کس شئے نے آمادہ کردیا میں نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھ سے سچ بولنے کا عہد لے لیا تھا اس لئے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں اُس کی عہد شکنی مجھ سے نہ ہو جائے اس کو سُن کر وہ شیخ اٹھا اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور کہنے لگا تو تو اپنی ماں کی عہد شکنی سے ڈرے اور مجھے خدا کی عہد شکنی سے خوف نہ آئے پھر اُس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ قافلہ والوں سے جو کچھ لیا ہو لوٹا دو اور کہنے لگا میں خدا کے واسطے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اُس کے ساتھ والے کہنے لگے کہ ڈاکہ زنی میں تو ہمارا سردار تھا آج توبہ کرنے میں بھی تو ہمارا سردار ہے یہ کہہ کر سچ کی برکت سے سب کے سب تائب ہو گئے۔

باب

کِبر کی مذمت

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا[1] اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے دل میں ذرہ برابر کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا یعنی جنت میں کبر اپنے صاحب کے ساتھ داخل نہ ہوگا بلکہ میدان قیامت ہی میں ان ہولناک امور اور توبیخ کی وجہ سے جو بندہ کو اُس روز پیش آئیں گے سارا غرور و تکبر نکل جائے گا جب کہ متکبرین اور متجبرین جہنم کے سزاوار ہوں گے۔ متکبر اسے کہتے ہیں جو وصف کسی میں نہ ہو اُس پر اپنے کو بڑا سمجھے اور متجبر وہ ہے جس کے پاس تک رسائی نہ ہو سکے اور جنت کے بچارے کمزور اور ضعیف لوگ سزاوار ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے حول و قوت سے بری ہو کر خداوندی حول و قوت کا سہارا ڈھونڈیں ایک بار ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کی ہیبت کے مارے تھر تھرانے لگا آپ نے فرمایا ذرا سہولت اختیار کرو (اور جی سنبھالو) میں تو ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ ماوردیؒ نے آداب الدنیا والدین میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کے کہنے سے یہ چاہا تھا کہ کبر کا مادہ اور خود بینی کے ذرائع قطع ہو جائیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک خود بینی نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ **موعظت**: ایک روز سلیمانؑ اپنے لشکر سمیت ہوا میں بلند چڑھ گئے یہاں تک کہ فرشتوں کی تسبیح کی آواز سُنائی دینے لگی پھر اُترے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدم دریا میں جا لگے اُس وقت آپ کو ایک آواز سُنائی دی کوئی

[1] اس دار آخرت کو ہم ان لوگوں کیلئے کریں گے جو زمین میں بلندی اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے یعنی تکبر نہیں کرتے ۱۲

اول

کہتا تھا کہ اگر تمھارے ساتھی کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہوتا تو دھنسا دیا جاتا اور ایک روز مع اپنے لشکر کے اپنے تخت پر بیٹھ کر ہوا میں اُڑے اور ان کے جی کو یہ نہایت پسند ہوا اس وقت تخت نے چاہا تھا کہ انھیں اُلٹ دے سلیمانؑ نے کہا سیدھا رہ اس نے کہا یہاں تک کہ آپ بھی استقامت پر رہیں آپ کا تخت سونے کا تھا اور حریر سے ایک فرسخ کی لنبائی چوڑائی میں جنوں نے اس کو بنایا تھا اور اس پر تین ہزار سونے چاندی کی کرسیاں بچھی تھیں پھر آپ کے ساتھ سونے کی کرسیوں پر نبی اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے تھے۔

حکایت: ایک بار شیخ القدوۃ عبدالرحمٰنؒ طفسونجی نے کہا جس حال میں کہ وہ کرسی پر بیٹھے کلام کر رہے تھے کہ میں اولیاء کے درمیان میں ایسا ہوں جیسے پرندوں کے درمیان میں کرکی اور اس کی گردن بڑی لنبی ہوتی ہے اتنے میں ایک آدمی اچھل کر آپہونچا اور کہنے لگا آؤ ہماری تمھاری کشتی ہو جائے۔ شیخ نے اس پر ایک نگاہ کی پھر سر جھکا لیا اس کے بعد کہنے لگے میں نے اس شخص کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس شخص کے ہر ہر بال پر عنایت خداوندی کے ڈھیر ہیں۔ ہمدانی نے کتاب السبعیات میں بیان کیا ہے کہ خدا نے انسان میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بال پیدا کئے ہیں۔ اس کے بعد شیخ نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ کا وطن کہاں ہے اس نے جواب دیا بغداد ہے میں شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کے اصحاب میں سے ہوں شیخ عبدالرحمٰنؒ نے کہا میں سوائے زمین کے شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کا کہیں ذکر نہیں سنتا ہوں میں چالیس برس تک باب قدرت پر رہا ہوں میں نے شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کو نہ اندر جاتے دیکھا نہ باہر آتے شیخ عبدالقادرؒ اس وقت اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہے تھے کہنے لگے اے فلاں اے فلاں تم دونوں طفسونج میں جا کر شیخ عبدالرحمٰن سے کہو کہ شیخ عبدالقادرؒ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں آپ ابھی دروازہ پر ہیں اور وہ حضوری میں موجود ہیں اور جو دروازہ پر ہوتا ہے اُسے حضوری میں ہو رہنے والا نظر نہیں آیا کرتا اور اس کی علامت یہ ہے کہ آپ کا خلعت نیا سفید رنگ کا ہوتا ہے جس پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ منقوش ہوتا ہے جس کو میں نے آپ کے لئے بارہ ہزار ولیوں کی شہادت سے اپنے ہاتھ سے نکالا ہے جب وہ دونوں شخص گئے تو انھوں نے شیخ عبدالرحمٰنؒ کے اصحاب کو راستہ میں پایا اُن کو لوٹا لے گئے پھر جب شیخ عبدالرحمٰنؒ کے پاس پہونچے اُن سے دونوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ آپ کو سلام کہتے ہیں اور اس کے بعد فلاں فلاں پیغام کہتے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ شیخ عبدالقادرؒ جیلانی سچ کہتے ہیں۔ **حکایت**: بسطام کے اکابر میں سے بایزید بسطامی کے پاس ایک شخص آئے اور اُن سے کہا کہ اے میرے سردار میں تیس برس سے عبادت میں مشقت اٹھا رہا ہوں لیکن مجھے اس کا کچھ ثمرہ نہیں ملا انھوں نے جواب دیا کہ اگر تم تین سو برس تک بھی مشقت کرتے رہو گے تب بھی کچھ ثمرہ نہ پاؤ گے انھوں نے پوچھا کیوں؟ بایزیدؒ نے جواب دیا اس لئے کہ تم اپنے نفس سے خود محجوب ہو رہے ہو انھوں نے کہا پھر اس کی کچھ دوا ہے انھوں نے فرمایا ہاں حجام کے پاس جاؤ اور سر اور داڑھی منڈا کر ایک عبا پہن لو اور اپنے گلے میں ایک اخروٹ کا تھیلا لٹکا لو اور بسطام کے کوچوں میں گشت لگاتے پھرو اور لڑکوں سے کہو جو میرے ایک چپت لگائے گا میں اُسے اخروٹ دوں گا انھوں نے جواب دیا کہ مجھ سے تو نہیں ہو سکتا انھوں نے کہا سچ کہتے ہو اے فقیہ طامع جو باتیں بنانے پر قانع ہے اگر تجھے یہ

خدشہ گذرے کہ داڑھی منڈانے سے توشارعؑ نے منع کیا ہے پھر ولی خاشع اس کا کیونکہ حکم کرسکتا ہے تو اُس کا جواب آسان ہے اگر تو سُنے وہ یہ ہے کہ گھبرائے ہوئے مریض کے لئے مرکب حرام نافع سے علاج کرنا جائز ہے۔

حکایت ۔ کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے طواف میں ایک شخص کو دیکھا اور اس کے ہمراہی میں نوکر چاکر تھے جو اُس کی وجہ سے لوگوں کو طواف کرنے سے روکتے تھے پھر اس کے بعد میں نے اس کو بغداد کے پل پر لوگوں سے سوال کرتے ہوئے دیکھا میں نے اُس سے اس کا سبب پوچھا اُس نے جواب دیا کہ میں نے ایسی جگہ تکبّر کیا تھا جہاں لوگ تواضع کیا کرتے ہیں پس خدا نے مجھکو ایسی جگہ ذلیل کیا ہے جہاں لوگ تکبّر کیا کرتے ہیں اور موسیٰؑ نے خدا سے عرض کی اے رب مجھ سے لوگوں کی زبان روک دیجئے ارشاد ہوا یہ ایسی شئے ہے جس کو میں نے نفس کے لئے اختیار کرلیا ہے پھر آپ کے لئے کیسے روا رکھوں اور صحیح مسلم میں ہے خدا جس بندہ کو زیادہ معاف کرتا ہے اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو خدا کے لئے تواضع کرتا ہے خدا اُسے بلندی عطا فرماتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خدا کے لئے ایک درجہ تواضع کرتا ہے خدا اس کا درجہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو علی علیین میں پہونچاتا ہے اور جو خدا پر ایک درجہ تکبّر کرتا ہے خدا اُس کا درجہ گھٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اُس کو اسفل السافلین میں پہونچا دیتا ہے۔

حکایت ۔ بایزید بسطامیؒ کا ایک مکتب پر گذر ہوا جس سے لڑکے نکل رہے تھے اور وہ سرخ اونی عمامہ باندھے ہوئے تھے لڑکے اُن کے چمٹ گئے اور کہنے لگے اے یہودی اسلام لے آ انھوں نے اپنی انگلی اٹھا کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا وہ اس بات سے بڑے خوش ہوئے اور ایک لڑکے کو بھیجا کہ ایک سواری لے آئے وہ ایک لنگڑا گدھا لے آیا اور اُس پر انھیں سوار کیا اور بسطام کے کوچہ کوچہ میں لئے پھرے کسی نے اُن سے یہ ماجرا پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں غافل تھا انھوں نے خدا کی مجھے یاد دلادی اور تھکا ہوا تھا مجھے سواری پر سوار کر دیا۔

حکایت ۔ عمر بن عبد العزیزؒ کو یہ خبر پہونچی کہ اُن کے صاحبزادے نے ہزار درہم کو ایک انگوٹھی خریدی ہے اس پر انھوں نے اُس کو لکھ بھیجا کہ اے میرے فرزند عزیز مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے ہزار درہم کی ایک انگوٹھی خریدی ہے میرے نزدیک وہ انگوٹھی تم ہزار درہم کو فروخت کر ڈالو اور اُس سے ہزار بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور ایک دو درہم کی انگوٹھی لے لو اور اس پر لکھو خدا اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کی قدر پہچان لی۔ **حکایت** ۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نوحؑ کشتی پر بیٹھے تو شیطان بھی اسمیں لٹک گیا نوحؑ نے پوچھا تو کون ہے اُس نے جواب دیا ابلیس انھوں نے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اپنے رب سے میرے لئے توبہ مانگیے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں توبہ قبول ہے اگر آدمؑ کی قبر کو سجدہ کرے اُس سے جو یہ کہا تو کہنے لگا میں نے ان کو زندگی میں تو سجدہ نہ کیا تھا پھر بھلا مرنے پر کیسے کروں (عجیبہ) نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ شیطان لعنت اللہ جہنم میں ایک لاکھ برس رہیگا پھر خدا تعالیٰ اسکو جہنم سے نکالے گا اور آدمؑ کو جنت سے پھر شیطان سے فرمائیگا اے ابلیس دیکھ یہ آدم ہیں انھیں کی وجہ سے میں نے تجھے جہنم میں داخل کیا ہے ان کو سجدہ کرلے وہ کہے گا میں پہلے تو ان کی نافرمانی کرچکا اب میں آخر میں اُن کی اطاعت نہیں کرتا

ابن عیینہؓ نے کہا ہے کہ بندہ سے اگر گناہ شہوت کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے تو توبہ کی امید ہے جیسے کہ آدمؑ کی حالت ہوئی اور اگر تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے تو امید توبہ نہیں جیسا کہ شیطان کی حالت ہوئی۔

لطیفہ: یوسف علیہ السلام نے آئینہ دیکھا تو انھیں اپنی صورت اچھی معلوم ہوئی اور کہنے لگے اگر میں غلام ہوتا تو میری بڑی قیمت لگتی پس اُن کے بھائیوں نے بائیس درہم کو انھیں بیچ ڈالا اور وہ سب گیارہ تھے سب نے دو دو درہم لے لئے سوائے یہودا کے کیونکہ اس نے کچھ نہ لیا تھا۔ **فائدہ**: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تھے تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ اَحْسَنَ خَلْقِیْ وَسَوّٰی خَلْقِیْ وَجَعَلَنِیْ بَشَرًا سَوِیًّا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سے میں نے سُنا اُسے کبھی نہیں چھوڑا اور کہا کرتے تھے کہ جو شخص اُسے پڑھتا ہے اس کے چہرہ کو کبھی کوئی بُرائی چھو نہیں سکتی بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رات کو آئینہ مت دیکھا کرو کیونکہ اس سے بھنگا پن پیدا ہوتا ہے **حکایت**: ایک بار ابلیس فرعون کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اُس نے کہا ہاں کہا کس دلیل سے اس نے کہا ہزار جادوگروں کی وجہ سے اُس نے کہا اچھا انھیں میرے سامنے جمع کر اُس نے اُن سب کو جمع کیا انھوں نے اپنے جادو پھینکے شیطان نے جو ایک پھونک ماری تو اُن کا سارا جادو ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا ہو کر اُڑ گیا پھر دوبارہ جو اس نے پھونک ماری تو اُن کے جادو سے بھی زیادہ دکھلایا اور فرعون سے پوچھا کہ بتا اُن کا جادو زیادہ زور کا ہے یا میرا اُس نے کہا اُن کا نہیں بلکہ تیرا تب فرعون سے کہنے لگا باوجودیکہ میری یہ حالت ہے لیکن خدا نے مجھے اپنا بندہ بنانا بھی پسند نہیں کیا پھر باوجود تیرے عاجز ہونے کے تجھے اپنا شریک بنانا کیسے پسند کرے گا **حکایت**: آسیہؓ نے فرعون سے کہا میں تجھ سے کھیلنا چاہتی ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ جو ہار جائے وہ محل کے دروازہ تک ننگا جائے اس نے منظور کر لیا کھیل شروع ہوا اور جیت آسیہؓ ہی کی رہی فرعون سے کہا عہد پورا کرو اور ننگے نکل کر چلو وہ کہنے لگا اچھا معاف کر دو میں تمھیں موتیوں کا ایک خزانہ دوں گا پھر اس سے کہا کہ اگر تو خدا ہے تو شرط پوری کر کیونکہ عہد کو پورا کرنا بھی الوہیت ایک شرط ہے آخر وہ کپڑے اُتار کر ننگا ہو گیا لونڈیوں نے جو اس کو دیکھا اس کی بدصورتی کی وجہ سے سب منکر ہو گئیں اور خدا پر ایمان لے آئیں اور اُس کے پہلے آسیہؓ نے اُن پر بارہا اسلام پیش کیا تھا تو نہ مانی تھیں۔

مسئلہ: اگر کسی مرد نے قسم کھائی کہ میرے پاس میری دلہن ہرگز نکل کر نہ آئے گی پھر وہ اُس کے لئے نکل کر چلی اور اُس تک نہ پہونچی تو وہ حانث نہ ہوگا کیونکہ غایت نہ پائی گئی۔ بخلاف اس کے کہ اس نے کہا کہ میرے لئے دلہن نہ نکلے گی پس اگر وہ نکل کر چلی اگرچہ نہ پہونچی ہو وہ حانث ہو جائے گا۔ **موعظت**: جب[1] خدا نے عرش کو تین سو ساٹھ پایوں پر پیدا کیا ہر پایہ دنیا کے برابر دور میں تھا اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک پانچ

[1] اور اس قسم کے اور امور کی کوئی سند نہیں ملتی اور کسی صحیح روایت سے بھی یہ باتیں ثابت نہیں۔ ۱۲

سو برس کا راستہ تھا اور اس کے دس لاکھ اور ساٹھ ہزار سر تھے اور ہر سر میں اتنے ہی چہرہ تھے اور ہر چہرہ میں اتنے ہی منہ تھے اور ہر منہ میں اتنی ہی زبانیں تھیں اور اس میں لاکھ قندیلیں لٹکائیں ہر قندیل اتنی بڑی ہے کہ اُس میں ساری دنیا سما جائے اس پر عرش کہنے لگا کہ خدا نے مجھ سے بڑی کوئی مخلوق نہیں پیدا کی اور بڑائی میں اکڑ کر جھومنے لگا پس خدا نے اس کو ایک سانپ کا طوق پہنا دیا جس کا سر سفید موتی کا تھا اور دونوں آنکھیں یاقوت سرخ کی اور اُس کے دانت زمرد سبز کے اور اس کا بدن سرخ سونے کا اس کا طول سات لاکھ برس کی مسافت کا تھا اور اس کے ستر ہزار بازو تھے اور ہر بازو میں ستر ہزار پر اور ہر پر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار زبانیں تھیں اور اس کے منہ سے بارش کے قطروں اور درخت کے پتوں اور دنیا کے دلوں کے برابر تسبیح نکلتی تھی عرش نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگا اے رب آپ نے اسے کیوں پیدا کر دیا ارشاد ہوا تاکہ تو اپنی عظمت بھول جائے اور میری عظمت کی طرف تیری نگاہ رہے خدا نے جب آفتاب کو پیدا کیا تھا تو دنیا سے ایک سو ساٹھ حصہ بڑا پیدا کیا تھا اور گرمیوں میں چوتھے آسمان پر اور جاڑوں میں ساتویں آسمان پر خدا کے عرش کے پاس رہا کرتا تھا اس کو ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے اس کو قرطبی نے سورۂ نوح میں نقل کیا ہے اور عرش کے نیچے اس کی ایک محراب ہے جو نور سے پیدا ہوئی ہے اس کے نیچے وہ سجدہ کیا کرتا ہے اور صبح تک تسبیح پڑھتا رہتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو وہ طلوع ہونے سے معافی مانگتا ہے کیونکہ خدا کو چھوڑ کر لوگ اس کی عبادت کیا کرتے ہیں اس وقت اس سے کہا جاتا ہے تو نکل تجھ پر کچھ نہیں ہے پس طلوع ہوتا ہے اور اس وقت اس کا منہ ادبر کو ہوتا ہے اور نور کی گاڑی پر سوار ہوتا ہے اور اس گاڑی میں تین سو ساٹھ کڑے لگے ہوئے ہیں اور ہر ہر کڑا ایک ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہے جس کو پکڑ کر وہ کھینچے ہیں جب خدا اپنے بندوں کو ڈرانا چاہتا ہے تو وہ گاڑی سے دریائے تنگ میں گر پڑتا ہے پس اُس میں تھوڑا یا پورا گہن[1] لگ جاتا ہے پس وہ پکارتا ہے کہ اے سب بڑوں سے بڑے یہ سُن کر فرشتے خدا کے حکم سے اسے گاڑی پر چڑھا لیتے ہیں اور مشرق سے مغرب تک اسے لئے جاتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار جبرئیلؑ سے پوچھا کہ کیا آفتاب ڈھل گیا انھوں نے کہا نہیں۔ ہاں۔ آپ نے دریافت کیا یہ کیا نہیں بھی اور ہاں بھی انھوں نے کہا میرے نہیں اور ہاں کے درمیان میں آفتاب پانچسو فرسخ کی مسافت طے کر گیا اُس پر ستر ہزار فرشتے مسلط ہیں جو طلوع کے وقت اس کو برف سے مارتے ہیں اگر یہ نہ ہوتا تو زمین اور جو کچھ اُس پر ہے سب جل جاتا پھر وہ بڑا بنا اور ابر کو اس پر غالب کر دیا جو اُس کی ضو کو چھپائے رہتا ہے اسطرح اُس نے اپنا عجز پہچان لیا پھر چاند دنیا سے ایک سو بیس گنا بڑا بنا تھا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کا اگلا حصہ دنیا والوں کو روشنی پہونچاتا ہے اور پچھلا حصہ آسمان والوں کو اس کو قرطبی نے خدا تعالےٰ کے قول وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا کے متعلق بیان کیا ہے پھر سورۂ یٰسین میں ذکر کیا ہے کہ وہ پانی کے

---

[1] اِس نسبت کچھ صحیح نہیں معلوم نہیں ہوتی ۱۲ یونانیوں وغیرہ کی کہانیوں میں اس قسم کے خیالات بیان کئے گئے ہیں۔ صحیح حدیثوں میں گاڑی گھوڑے وغیرہ کا کہیں پتہ نہیں لگتا ۱۲ اسی طرح کسی صحیح حدیث میں گہن لگنے کی یہ صورت نہیں بیان کی گئی ۱۲

غلاف عــہ میں ہے ہر شب اُس کا ایک حصہ کھُلتا جاتا ہے یہاں تک کہ بدر کامل بن جاتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا غلاف میں جانے لگتا ہے یہاں تک کہ پھر اپنی پہلی حالت پر عود کر آتا ہے اور شاخ کے مانند ہو کر رہ جاتا ہے پھر تقریباً اٹھائیس دن میں فلک کو قطع کر جاتا ہے اس کے بعد چھپ جاتا ہے پھر ہلال ہو کر طلوع ہوتا ہے اور وہ کرسی کے نور سے پیدا ہوا ہے اور سمائے دنیا میں ہے۔ قزوینی رح نے عجائب المخلوقات میں بیان کیا ہے کہ زیادہ سونا اور چاندنی میں بیٹھنا بدن کو ضعیف کرتا زکام اور درد سر کو ہیجان میں لاتا ہے اور اس کی مقدار چار سو چوالیس میل ہے لیکن اور لوگوں نے اتنا اور بیان کیا ہے کہ چاند دوستوں کو مالوس کرتا اور بدن کو تحلیل کرتا اور کتاب کو بوسیدہ کر دیتا ہے اور اس کے بہت سے فائدے ہیں ان میں سے بعض باب جمعہ میں پہلے گذر چکے ہیں اور قزوینی رح نے کہا ہے کہ قمر کے سارے فائدے آفتاب کے فائدوں سے ہیں اور وہ آفتاب سے نور حاصل کرتا ہے پھر وہ بڑا بنا تو خدا نے اس کو نقصان میں مبتلا کیا تب اسے اپنا عجز معلوم ہوا جب خدا نے جنت کو پیدا کیا تو وہ کہنے لگی کہ میں پاکیزہ ہوں پھر اس میں آدم علیہ السلام داخل کئے گئے۔ انھوں نے بھولے سے خدا کے حکم کی مخالفت کی اس طرح اسے اپنا عجز معلوم ہو گیا جب خدا نے آدم ؑ کو پیدا کیا اور فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا تو انھوں نے اپنی طرف نظر کی اس لئے خدا نے گیہوں کھانے میں ان کو مبتلا کیا جب خدا نے زمین کو پیدا کیا اور اس نے تکبر کیا تو خدا نے مضبوط پہاڑوں پر سے اُس کو مقہور کیا کہ ان میں بہت بڑا پہاڑ کوہ قاف ہے خدا نے **اس کو** زمرد سبز کا بنایا تھا اس کا طول پانچسو برس کا ہے اور آسمان پر سبزی اسی کا اثر ہے اور اس کے پیچھے مشک کی ستر زمینیں پیدا کی ہیں پھر ستر زمینیں کافور کی پھر ستر زمینیں عنبر کی پھر ستر زمینیں چاندی کی پھر ستر زمینیں سونے کی پھر ستر زمینیں لوہے کی اور ان زمینوں کو ایک سانپ سے گھیر دیا ہے اُس کا سر اس کی دم کے پاس ہے شہنشاہ قادر مختار (خدا) بابرکت ہے پھر پہاڑوں نے کبر کیا تو خدا نے انکو لوہے سے مقہور کیا کہ ان کی بڑی بڑی چٹانیں اُس سے کٹ جاتی ہیں پھر لوہے نے غرور کیا تو اس کو آگ سے مقہور کیا پھر آگ نے غرور کیا تو اس کو پانی سے مقہور کیا پھر پانی نے غرور کیا تو اس کو ابر سے مقہور کیا کہ اس کو داہنے بائیں جُدا جُدا کر کے ڈال دیتا ہے پھر ابر نے غرور کیا اس کو ہوا سے مقہور کیا یوں بحکم اسے لئے لئے پھرتی ہے پھر ہوا نے غرور کیا اس کو آدمی سے مقہور کیا کہ وہ اپنے لئے مکان بنا لیتا ہے جو ہوا کو روک دیتے ہیں پھر آدمی نے غرور کیا اُس کو نیند سے مقہور کیا پھر نیند نے غرور کیا اس کو مرض سے مقہور کیا پھر مرض نے غرور کیا تو اس کو موت سے مقہور کیا پھر موت نے غرور کیا تو اس کو قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کرنے سے مقہور کیا کہ یحییٰ ؑ اس کو ذبح کر دیں گے اور بعض نے کہا ہے جبرئیل ؑ ذبح کریں گے۔

لطیفہ :۔ عرش و کرسی کو خواب میں دیکھنا نکوکاری کی دلیل ہے اور جو شخص آفتاب کو دیکھے کہ طلوع ہو کر چمک رہا ہے تو وہ اگر حاکم ہوگا تو قوت پائے گا ورنہ اُسے روزی حلال میسر ہوگی اور اگر عورت ہوگی تو اپنے خاوند سے بھلائی دیکھے گی اور جو خواب میں دیکھے کہ میں آفتاب کے پیچھے پیچھے گیا یہاں تک کہ وہ غروب ہو گیا تو اُس

عــہ سورۂ یٰسین میں اسکے علاوہ اور کسی بات کا ذکر نہیں کہ سورج اور چاند فلک میں تیرتے (یعنی مسافت طے کرتے) ہیں۔

کی اجل قریب آگئی ہو گی ایک شخص نے ابن سیرینؒ سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے گویا آفتاب سے میں نے چار ٹکیاں لے لیں انھوں نے کہا تو چار دن میں مرجائے گا اور مریض اور مسافر اگر آفتاب کو مغرب سے طلوع ہوتے ہوئے دیکھیں تو وہ سلامتی کی دلیل ہے اور دوسرے لوگ دیکھیں تو اس کے خلاف ہے اور جو شخص چاند کو زمین میں دیکھے اس کی ماں مرجائے یا اس کے گھر میں سے جو باہر گیا ہوا آجائے مریض کا چاند کو دیکھنا بُرا ہے جو شخص کسی جگہ ستارہ ٹوٹتے دیکھے وہاں مصیبت پیدا ہو اور اگر اس میں ستارے جمع ہو جائیں تو بہتر ہے اور جو اپنے کو ستارہ لیتے ہوئے دیکھے خدا اس کو ولد صالح نصیب کرے۔ غزالیؒ نے کہا ہے کہ آسمان میں سب سے چھوٹا ستارہ بھی دنیا سے آٹھ گنا بڑا ہے عرائس میں ہے کہ بعض اس طرح لٹکے ہیں جیسے مسجد میں قندیل اور بعض ایسے جڑے ہیں جیسے انگوٹھی میں نگ اور قرطبیؒ نے سورۂ حجر میں کہا ستارہ جب شیطان کو جلا چکتا ہے تو اپنی جگہ لوٹ آتا ہے اکثروں نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی ستارے ٹوٹا کرتے تھے اور آپ کے بعد رجم شیاطین کا ذریعہ بن گئے شرح مہذب میں ہے کہ ستارہ ٹوٹتے وقت لاحول ولا قوۃ إلا باللہ پڑھنا چاہیئے۔

فائدہ: خدا نے عرش کے دو ہزار برس بعد کرسی کو سفید موتی سے پیدا کیا ہے اور حاملین عرش اور کرسی کے مابین ستر حجاب ظلمت کے اور ستر حجاب نور کے بنائے ہر حجاب کی موٹائی پانچسو برس کی ہے اگر یہ نہ ہوتا تو حاملین عرش کے نور سے حاملین کرسی جل جاتے اور زمین اور آسمان کرسی کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے چٹیل میدان میں حلقہ پڑا ہو اور وہ اور زمین و آسمان عرش کے سامنے ایسے ہیں جیسے چٹیل میدان میں حلقہ پڑا ہو۔ عرائس میں مذکور ہے کہ عرش کو روزانہ ستر ہزار نور کے رنگ پہنائے جاتے ہیں اور دوسری کتاب میں ہے کہ حاملین عرش چار ہیں ان کے قدم ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور ہر ایک کے چار چار چہرے ہیں۔

لطیفہ: ایکبار موسیٰؑ کو شدید مرض لاحق ہوا انھوں نے خدا سے شکایت کی خدا نے جبرئیلؑ کو وحی بھیجی کہ قمیص عافیت لیجا کر موسیٰؑ کو پہنا دو چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد پھر وہ سوائے مرض الموت کے کبھی بیمار نہ پڑے جب موسیٰؑ کا انتقال ہو گیا تو جبرئیلؑ نے کہا اے رب اب اس قمیص عافیت کو کیا کروں ارشاد ہوا اس شئے کو ہم اپنے خزانہ کرم سے نکال چکے ہیں اب پھر نہیں لوٹاتے پھر انھوں نے کہا آخر میں اسے کیا کروں ارشاد ہوا اسے آفتاب کو پہنا دو انھوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ رات کو امراض کی شدت ہوا کرتی ہے اور جہاں آفتاب طلوع ہوا ایک راحت سی میسر ہو جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ چوپائے آفتاب کی طرف اپنا منہ کر کے کھڑے ہوا کرتے ہیں اور کتنے پھول آفتاب کے ساتھ ساتھ گردش کرتے رہتے ہیں جدھر وہ پھرتا ہے وہ بھی پھر جاتے ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے علیؓ آفتاب کی طرف پشت کیا کرو منہ نہ کیا کرو کیونکہ اس کی طرف منہ کرنے میں بیماری ہے اور اس کی طرف پیٹھ پھیرنے میں شفا ہے میں نے نوویؒ کی بستان العارفین میں بروایت عمر بن خطابؓ دیکھا ہے آپ کہتے ہیں کہ آفتاب کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ وہ عرب کا حمام ہے۔ قرطبی نے خدا تعالیٰ کے قول اَنَّکَ لَا تَظْمَأُ فِیْهَا وَلَا تَضْحٰی کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اے آدمؑ جنت میں تجھے نہ پیاس لگے گی نہ آفتاب کی گرمی معلوم ہو گی۔

حکایت ۸: ایک فرشتہ نے خدا سے کہا اے رب مجھے اجازت دیجئے کہ میں اُڑ کر ذرا تمام عرش کو دیکھ لوں.
ارشاد ہوا تجھے اس کی قدرت نہیں اس نے کہا اچھا تو میری مدد کیجئے اس پر اسے اجازت مل گئی اور وہ بیس ہزار
برس تک اُڑا کیا پھر جو اس نے نظر کی تو عرش جیسا تھا ویسا ہی رہا پھر اس نے کہا اے رب مجھے قوت عنایت
کیجئے خدا نے اس کے کئی بازو بڑھا دیئے جس میں ایک ایک بازو مشرق سے لے کر مغرب تک کی مسافت کے برابر
تھا پھر وہ ستر ہزار برس تک اور اُڑا کیا اس کے بعد اس نے پوچھا اے رب میں نے کس قدر عرش کو طے کیا ارشاد
ہوا آدھی مسافت کے برابر اس نے کہا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی خدا کا ارشاد ہوا میں ہر بڑے سے بڑا ہوں تو اپنے
مقام پر لوٹ جاؤ وہ لوٹ آیا اور مارے ہیبت کے اس کے بازو جل گئے جب شب معراج ہوئی تو اس فرشتے
نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے میری سفارش کر دیجئے آپ نے سفارش کی تو پھر اس کے
بازو اُسے مل گئے۔ **حکایت** ۹: میں نے مکہ معظمہ میں قرطبیؒ کی شرح اسماء حسنیٰ میں نجاشی کی روایت
دیکھی ہے کہ ایک دن صبح کو وہ اپنے سر پر تاج رکھے ہوئے زمین پر بیٹھا تھا کسی نے اس بارہ میں اس
سے کچھ کہا تو اس نے جواب دیا کہ جو کچھ موسیٰؑ پر اترا ہے اس میں میں نے دیکھا ہے کہ خدا فرماتا ہے جب
میں اپنے کسی بندہ کو کوئی نعمت دیتا ہوں اور وہ تواضع کرتا ہے تو میں اس کو کامل کر دیتا ہوں اور اس
رات میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس لئے خدا کا شکر کرنے کے لئے میں نے تواضع اختیار کی ہے۔
نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ جب نجاشی کے پاس عمرو بن امیہ ضمری کی ہمراہی
میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ نامی پہونچا تھا تو اُسے لے کر انھوں نے اپنی آنکھوں سے لگایا تھا
اور اپنے تخت سے اُتر کر زمین پر آ بیٹھے تھے اور پھر اسلام لے آئے رضی اللہ عنہٗ۔
فائدہ ۸: جابرؓ بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس
بندہ کو خدا نعمت دیتا ہے اور پھر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا پھر اگر دوبارہ
کہتا ہے تو از سر نو اس کا ثواب پاتا ہے پھر اگر تیسری بار کہتا ہے تو خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا جس بندہ کو نعمت دیتا ہے اور وہ اس پر شکر کرتا ہے
تو اُسکا شکر کرنا اسکے لئے اس نعمت سے افضل ہوتا ہے اگرچہ کتنی ہی عظیم نعمت ہو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جب خدا کسی بندہ کو نعمت عنایت کرے اور وہ چاہے کہ باقی رہے تو اُسے لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کرنی چاہیئے اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔

باب

غیبت کی مذمّت

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ [1] ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ہمز منہ پر بُرائی کرنے کو کہتے ہیں اور لمز پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کو اور انھوں نے خدا تعالیٰ کے قول وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ [2] کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ کی غیبت کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کے دشمنوں کی طرف ہو کر آپ کی بُرائی کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ہمز آنکھ سے اشارہ بازیاں کرنا ہے اور لمز زبان سے کہنا سُننا ہے ور ہمزہ کی طرح ہمّاز بھی آیا ہے جس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے اور لمزہ سے مراد ابی ابن خلف ہے مقاتل نے کہا ہے کہ ان میں سے پہلا بڑا قسم کھانے والا ذلیل کمزور حقیر گنہگار بدکار سنگدل بدخلق تھا اور باوجود اس کے ولدالزنا بھی تھا بعض نے بیان کیا ہے کہ ایک بار ابوجہل نے اپنی ماں سے کہا کہ یہ ساری باتیں مجھ میں پائی جاتی ہیں سوائے ولدالزنا ہونے کے تو کیا سچ مچ میں اپنے باپ ہی کے نطفہ سے ہوں اُسنے جواب دیا نہیں بلکہ ایک بار میں نے اپنے ایک غلام کو اپنے اوپر قادر کر دیا تھا تو اُس سے پیدا ہوا ہے پس وہ ولدالزنا بھی ٹھیرا۔ ابن عباسؓ وغیرہ نے خدا تعالیٰ کے قول وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ [3] کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ چغلی کھاتی پھرتی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں رات کو کانٹے ڈال دیا کرتی تھی تو وہ آپ کے قدم کے نیچے ریشم کی طرح دب جایا کرتے تھے۔ **فائدہ** :- حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مسلمانوں کے راستہ میں سے ایسی شئے دور کر دے جس سے انھیں ایذا پہونچتی ہو تو خدا اُس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور جس کے لئے خدا کے ہاں ایک نیکی بھی لکھی جاتی ہے اُسے وہ جنت میں داخل کرتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص کسی سائل کو کوئی گھر یا راستہ بتلادے تو خدا اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے۔ **موعظت** یحییٰ ابن اکثم کا قول ہے کہ چغلخور ساحر سے بھی زیادہ بدتر ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک روز میں وہ کچھ کر گذرتا ہے جو ساحر سے ایک ماہ میں بھی نہ ہو سکے روضہ میں چغلخوری کو کبائر سے اور غیبت کو صغائر سے شمار کیا ہے اور حضرت

---

[1] ہر طعنہ باز غیبت کرنے والے کے لئے تباہی ہے ۱۲ [2] بعضے اُن میں سے صدقات میں آپ کی غیبت کرتے ہیں [3] اُس کی عورت لکڑیاں اٹھانے والی ہے ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چغلخور جنت میں نہ جائیگا خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی جو شخص غیبت سے توبہ کرکے مریگا وہ بھی سب سے آخر جنت میں جائیگا اور جو شخص اس پر اصرار کرتا ہوا مرے گا وہ سب سے پہلے جہنم میں جائے گا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے لوگوں کی آبرو سے اپنی زبان روکی قیامت میں خدا اس کی لغزشوں سے درگذر کرے گا ابو عمران نے کہا ہے کہ غیبت قاریوں کا میوہ (نقل) اور فاسقوں کی ضیافت اور بادشاہوں کے باغ اور عورتوں کے کھیلنے کا مقام اور پرہیزگاروں کے گھوڑے اور سگ صفت لوگوں کے لئے بجائے سالن کے ہے اور بعض نے کہا ہے دوزخی کتوں کے لئے بجائے سالن کے ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج میں ایک قوم پر میرا گذر ہوا ان کے تانبے کے ناخن تھے اور اس سے وہ اپنے چہروں کو نوچ ڈالتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ لوگوں کی غیبت کرنے والے اور لوگوں کی آبرو کے درپے رہنے والے ہیں۔

مسئلہ: غیبت کے پہچاننے کا قاعدہ یہ ہے کہ کسی کی نسبت ایسی بات کہی جائے جو اسے بری لگے اگرچہ اس میں پائی جاتی ہے حتیٰ کہ دل میں بدگمانی کرنا بھی ایسا ہی ہے اور غیبت تو ذمی (غیر مسلم جو شاہ اسلام کی رعایا بن کر رہے) تک کی جائز نہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی کے متعلق ایسی بات شائع کرے جس سے وہ بری ہو اور اس اشاعت سے اسے دنیا میں بدنام کرنا مقصود ہو تو خدا کے ذمہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت میں دوزخ میں ڈال دے امام رازیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَمَنْ يَكْسِبْ[ل] خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔ کے متعلق بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے خطیئہ سے صغیرہ اور اثم سے کبیرہ مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خطیئہ وہ گناہ ہے جو خود کرنے والے تک محدود رہے اور اثم متعدی گناہ ہے جیسے ظلم اور قتل اور بعض نے کہا ہے کہ خطیئہ اسے کہتے ہیں جسکا نام نامناسب ہو عام ہے کہ سہواً کیا ہو یا قصداً اور اثم وہ ہے جسے قصداً کیا ہو اور بہتان سے دنیا کی برائی اور اثم مبین سے آخرت کا عذاب مراد ہے پس تہمت لگانے والے دنیا میں بدنام اور آخرت میں معذب ہوں گے اور غیبت کی حرمت میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ زبان سے ہو یا لکھ کر ہو یا اشارۃً ہو اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جس طریق سے تو اپنے مسلمان بھائی کا عیب دوسرے کو بتلادے وہ غیبت ہے اور جس طرح غیبت کرنا حرام ہے غیبت کا سننا بھی حرام ہے اگر ضرر کا خوف نہ ہو تو انکار واجب ہے ورنہ اس مجلس سے الگ ہو جانا چاہیئے اور اگر الگ نہ ہو سکتا ہو تو ذکر وغیرہ میں مشغول ہو جائے اس کے بعد بھی اگر بلا قصد سننے کے کچھ سنائی پڑے تو کوئی ضرر نہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے بھائی کی آبرو بچاتا ہے خدا قیامت میں اس کے چہرہ کو آگ سے بچائیگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو دنیا میں اپنے بھائی کی آبرو کی حمایت کرتا ہے خدا ایک فرشتہ بھیجیگا جو قیامت میں دوزخ سے بچانے میں اس کی حمایت کرے گا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے پاس اس کے بھائی کی غیبت بیان کی جائے

[ل] جو خطا یا گناہ کرے پھر کسی بری کو تہمت لگائے تو اس نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر پر لاد لیا ۱۲

اور وہ مدد کر سکتا ہو اور پھر مدد بھی کرے تو خدا اس کی دنیا اور آخرت میں مدد کرتا ہے اور جو اپنے بھائی کی مدد نہیں کرتا خدا اُس کو دنیا اور آخرت میں ذلیل کرتا ہے حضرت حسینؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگوں میں بدتر دوزخی لوگ ہیں کہ اُن کے منہ پر اُن کی سی اور ان کے منہ پر ان کی سی کہتے ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے جو دنیا میں دو زبانیں رکھتا ہو تو خدا قیامت میں اُس کی آگ سے دو زبانیں بنا دے گا قتادہؓ سے مروی ہے کہ ہر چغلخور اور نقال خدا کے بدتر بندوں میں سے ہے لوگ کہا کرتے ہیں کہ عذاب قبر کے تین حصوں میں سے ایک حصہ غیبت کی وجہ سے دوسرا حصہ پیشاب سے بے احتیاطی کرنے سے اور تیسرا چغلخوری کے باعث سے ہوا کرتا ہے کعبؓ سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ چغلخوری سے بچتے رہو کیونکہ چغلخور کو عذاب قبر سے چین نہ ملیگا اور حسنؓ کا قول ہے جو دوسرے کی بات تجھ سے آکر نقل کرتا ہے وہ تیری بات دوسرے سے جاکر نقل کریگا۔

حکایت: صاحب بن عباد کو ایک شخص نے یتیم کا مال لے لینے پر ابھارنے کی غرض سے رقعہ دیا اور اُس میں یہ بیان کیا تھا کہ فلاں شخص مر گیا ہے اور اُس نے بہت کچھ مال چھوڑا ہے اور سوائے ایک یتیم کے اس کا کوئی نہیں ہے ابن عباد نے اس رقعہ کی پشت پر جواب لکھا کہ چغلخوری بُری شئی ہے اگرچہ صحیح ہو خدا اُس مرنے والے پر رحم کرے یتیم کا خدا کام بنائے مال کا اسے پھل دے اور چغلخور پر خدا لعنت کرے۔

حکایت: کسی نے ایک چھوکرا خریدنا چاہا بائع نے اُس سے کہا کہ سوائے چغلخوری کے اس میں کوئی عیب نہیں ہے مشتری نے اس عیب کو معمولی سمجھ کر اُسے خرید لیا وہ چھوکرا کچھ دن رہا پھر ایک دن اپنے مالک کی بی بی سے کہنے لگا آپ کے شوہر کو آپ سے کچھ محبت نہیں آپ پر ایک لونڈی لایا چاہتے ہیں اگر آپ چاہیں کہ اُن کو آپ سے میلان زیادہ ہو جائے تو جب وہ سو جائیں تو اُسترہ لے کر ڈاڑھی کے نیچے کے ذرا چند بال بنا لیجئے اس کے بعد اپنے مالک کے پاس پہونچا اور کہنے لگا آپ کی بی بی صاحبہ تو ایک اجنبی مرد سے باتیں کرتی تھیں جس سے انھوں نے یارانہ کیا ہے اور اب آپ کو قتل کیا چاہتی ہیں آپ اُن کے سامنے سوتے بن جائیے پھر دیکھئے آپ کے ساتھ کیا کرتی ہیں چنانچہ وہ شخص جب سوتا بن کر پڑ رہا تو وہ عورت اُس کی ڈاڑھی کے بال بنانے کے لئے اُسترہ لے کر آموجود ہوئی خاوند سمجھا کہ سچ مچ قتل کیا چاہتی ہے اُس کے ہاتھ سے اُسترہ لے کر اُس عورت کا اُس نے کام تمام کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ عورت کے اولیا آئے اور انھوں نے قصاص میں اُس شخص کو بھی قتل کر ڈالا۔

کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ موسیٰ بن عمران جب جلدی کر کے خدا کے پاس گئے تو عرش کے سایہ میں انھیں ایک شخص نظر پڑا اُن کو اُسے اس مقام پر دیکھ کر رشک آیا اور جی میں کہنے لگے کہ خدا کے نزدیک یہ بڑا اکرم ہے اس کے بعد خدا سے اس کا حال پوچھا ارشاد ہوا کہ میں اس کی تین باتیں بیان کرتا ہوں ایک یہ کہ لوگوں کو خدا نے جو کچھ اپنے فضل و کرم سے دیا ہے اُس پر یہ کبھی حسد نہیں کرتا تھا دوسرے اپنے والدین کو ستاتا نہ تھا تیسرے چغلی نہیں کھاتا پھرتا تھا جاننا چاہیئے کہ چھ مسائل میں غیبت جائز ہے اول فریاد کرنا مثلاً ایسے شخص سے کہ انصاف کرنے پر قادر ہو یہ کہنا کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم کیا ہے دوسرے بُری بات کے دُور کرنے میں مدد مانگنا مثلاً جیسے اُس کے

دور کرنے کی قدرت ہو یہ کہنا کہ فلاں شخص ایسا کرتا ہے اور اس سے نیت بُرائی کے دور کرنے کی ہو ورنہ حرام ہے تیسرے استفتاء کرنا یعنی مفتی سے بلاتعیین کے یہ کہنا کہ فلاں شخص کے متعلق کیا حکم ہے اور اگر یہ جائز ہے تو ایسا کوئی اور بھی کرسکتا ہے چوتھے خطرہ سے آگاہ کرنا مثلاً کسی کو دیکھا کہ کسی بدعتی یا فاسق سے علم حاصل کرتا ہے تو خیر خواہی کے قصد سے طالب علم کو معلم کے حال سے آگاہ کردے یا کسی کو دیکھا کہ کسی بدکار عورت کو پیغام نکاح دیتا ہے تو اس کی جو کچھ حالت جانتا ہو اُس سے ظاہر کر دے بشرطیکہ کسی دوسرے طریق سے وہ باز نہ رہے پانچویں جو کسی گناہ کو علی الاعلان کیا کرتا ہو مثلاً بے نمازی اس کی غیبت جائز ہے میں نے مہذب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے کہ فاسق کی بُرائی بیان کرکے لوگوں کو ڈرایا کرو۔ چھٹے پتہ بتلانا مثلاً کہنا فلاں لنگڑا شخص۔ **لطیفہ** بلال رضی اللہ عنہ کی سیاہی کو خدا قیامت میں حور عین کے رخساروں کا خال بنا دے گا اور حدیث میں ہے تین حبشی نہایت بہتر ہیں بلال لقمان اور مہجع جو عمرؓ کے غلام تھے اور اسلام میں سب سے پہلے شہید ہوئے ہیں۔

حکایت ایک روز داؤد طائی کا ایک جگہ گذر ہوا وہاں بے ہوش ہو کر وہ گر پڑے پھر اٹھا کر لوگ اُن کے گھر لے آئے جب ہوش آیا تو اس کا سبب اُن سے پوچھا گیا انھوں نے کہا کہ میں نے اس مقام پر ایک شخص کی غیبت کی تھی مجھے وہ واقعہ اور نیز خدا کے سامنے اس کی پرستش کا خیال آگیا تھا **حکایت** حسن بصریؒ سے کہا گیا کہ فلاں شخص آپ کی غیبت کرتا تھا آپ نے اس کے پاس خرمائے تر کا ایک خوان بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اپنی نیکیاں مجھے ہدیہ میں بھیجی ہیں لہٰذا میں نے اس کا بدلہ دینا پسند کیا حاتم اصمؒ کا قول ہے کہ غیبت کرنے والا اور چغلخور دونوں دوزخ کے بندر ہونگے اور جھوٹا دوزخ کا کتا بنے گا اور حاسد دوزخ کا سور ہوگا۔ **حکایت** ایک بار عیسٰیؑ نے ابلیس کو دیکھا کہ ایک ہاتھ میں شہد لئے ہوئے ہے اور دوسرے میں راکھ اس سے اس کا باعث دریافت کیا تو کہنے لگا کہ غیبت کرنے والوں کی شفا میں یہ شہد خرچ کرتا ہوں اور راکھ یتیموں کے مُنہ میں جھونک دیتا ہوں تاکہ اُن کی آنکھیں آشوب کر آئیں اور لوگوں کو اُن سے نفرت ہو جائے اور پھر اُن کے ساتھ بھلائی نہ کریں۔

باب

یتیم پر احسان کرنا

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ [1] اور فرمایا ہے۔ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ [2] یعنے اُس پر قہر کرتا ہے ڈانٹتا ہے اور اُس کو اپنا حق لینے نہیں دیتا اس کو ثعلبیؒ نے بیان کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم اُس کی جس نے مجھکو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے قیامت میں خدا اُس کو عذاب نہ دے گا جو یتیم پر رحم کرتا ہے اس سے نرمی سے باتیں کرتا ہے اور اس کی یتیمی اور ضعیفی پر رحم کھاتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کو سب سے پیارا مکان وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اُس کی خاطر کیجاتی ہو اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو ابو درداءؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی آپ نے فرمایا یتیم پر رحم کھایا کرو اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور اپنے کھانے میں سے یتیم کو کھلایا کرو تمھارا دل نرم ہو جائیگا اور تمھاری حاجتیں پوری ہونگی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور سوائے خدا کے اور کسی لئے ہاتھ نہیں پھیرتا اس کو ہر ہر بال کے عوض میں جس پر اُس کا ہاتھ گذرتا ہے دس دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو کسی یتیم لڑکی یا لڑکے پر جو اس کے پاس ہو احسان کرتا ہے وہ اور میں جنت میں اس طرح قریب ہونگے جیسے یہ دونوں انگلیاں آپؐ نے کلمہ اور بیچ کی انگلی قریب کر کے اشارہ فرمایا۔

حکایت: ایک شخص نے بہت گناہ کئے تھے ایک دن اُسے ایک یتیم ملا اُس نے اُسے کپڑا پہنا دیا جب رات ہوئی تو اُس نے خواب دیکھا گویا قیامت قائم ہے اور اُسے جہنم میں لے جانیکا حکم ہوا ہے جب وہ جہنم کے قریب پہونچا تو دیکھتا کیا ہے کہ وہی یتیم کہہ رہا ہے کہ اُسے چھوڑ دو اُس نے مجھے کپڑے پہنائے تھے اُس وقت اُس کو لیجانے والے کہیں گے کہ ہم کو تو یہ حکم نہیں ہے اُس وقت خدا کی جانب سے آواز آئے گی کہ

---

[1] یا یتیم پس اس پر قہر نہ کر اور رہا سائل پس اُس کو مت جھڑک [2] یہی یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا

کہ اچھا یتیم کی خاطر اسے چھوڑ دو **مسئلہ**: روضہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی یتیم کو کپڑا پہنانے کی نذر کرے تو کسی ذمی یتیم کو کپڑا پہنانا کافی نہ ہوگا اور یتیم اس بچہ کو کہتے ہیں جس کا باپ نہ ہو اور چوپایوں میں سے یتیم وہ ہے جس کی ماں نہ ہو جانور سے اُس کنے بچہ کو قبل اس کے کہ اس کے دودھ سے وہ مستغنی ہو بغیر ذبح کے چھڑانا اسی طرح انسان کے بچہ کو اس کی ماں سے قبل سن تمیز بغیر عتق اور وصیت کے چھڑانا حرام ہے ماں کے نہ ہوتے ہوئے دادی یا نانی ماں کے مثل ہے اور اصح روایت میں باپ بھی ایسا ہی ہے اور لڑکے کو ماں کے ساتھ بیچنا جائز ہے نہ باپ کے ساتھ اگرچہ ماں راضی ہوا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب یتیم روتا ہے تو خدائے رحمٰن کا عرش ہلنے لگتا ہے خدا فرماتا ہے اے میرے فرشتو اس یتیم کو کس نے رُلایا ہے جس کے باپ کو میں نے مٹی میں چھپا دیا فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار آپ زیادہ جانتے ہیں خدا فرماتا ہے اے میرے فرشتو گواہ رہو جو اُسے چپ کرے گا اور راضی کر دیگا میں قیامت میں اُسے راضی کر دوں گا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم یتیم کے رونے سے بچتے رہو کیونکہ وہ رونا راتوں رات چلا جاتا ہے اور لوگ سوتے رہتے ہیں۔ سدیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ قیامت میں یتیم کا مال کھا جانے والے کے بدن کے تمام منافذ سے آگ نکلے گی اور باب امانت میں عنقریب آتا ہے کہ انسان میں بارہ منفذ ہوتے ہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت میں ایک گروہ اپنی قبروں سے اس طرح اُٹھے گا کہ اُن کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے آپ نے جواب میں یہی آیت پڑھی جس کا مضمون ہے کہ ظلم سے یتیموں کا مال کھانے والے اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں۔ **لطیفہ**: ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے سالم کلام مجید لکھے سوائے خدائے تعالیٰ کے قول وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ کے ہر لفظ پر مکھی بیٹھتی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس میں سوائے اس شخص کے جس کو اُس کا مظلوم معاف کر دے اور کوئی داخل نہ ہوگا۔

حکایت: نسفیؒ نے ذکر کیا ہے کہ یوسفؑ جب کنوئیں میں ڈالے گئے تو خدا تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا ذکر کر رہے تھے جبرئیلؑ نے اس کو سُن کر کہا اے رب مجھے ایک آواز سُنائی دیتی ہے خدائے عزوجل کا فرشتوں سے ارشاد ہوا کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ آپ ایسے کو زمین میں مقرر کرتے ہیں جو زمین میں فساد مچائیگا اور اسی طرح جب مسلمان ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم بھی اُن کا ساتھ دیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے فرشتو جو کسی کی غیبت کرتا ہے اُس کی نیکیاں چھن جاتی ہیں اور تم نے بھی ایسا ہی کیا ہے لہٰذا اپنی طاعت امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کر دو۔ **مؤلف کہتا ہے** شاید بسبب شرافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اس امت کے خصوصیات میں سے ہو ورنہ فرشتوں کا قول عام طور پر تھا۔ **حکایت**

[1] بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں اندر کچھ نہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ لے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔

ایک رات عمر رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں گشت کر رہے تھے انھوں نے دروازہ کی دراڑ سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بڈھا شراب پی رہا ہے آپ گھر کی دیوار پر چڑھ کر گھر میں اُتر گئے اُس نے کہا اے امیر المومنینؓ میں نے ایک گناہ کیا اور آپ نے تین کئے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا[۱] یعنی تجسس نہ کرو اور آپ نے میرے عیب کا تجسس کیا اور ارشاد ہے وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا یعنی گھر میں اُس کے دروازوں سے آیا کرو اور آپ دیوار پر چڑھ کر اُتر آئے اور ارشاد ہے لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَهْلِهَا یعنی اپنے گھر کے سوا کسی کے گھر میں نہ جاؤ یہانتک کہ انس کی باتیں کر لو اور گھر والوں کو سلام کر لو اور آپ نے ایسا نہیں کیا اس پر آپ نے اسے دیا اور نکل کر یہ کہتے ہوئے چلدیئے کہ عمر کے لئے تباہی ہے اگر خدا اُسے معاف نہ کرے آدمی اپنے پڑوسی سے چھپا کرتا تھا اور اب کہتا ہے کہ مجھے عمر نے دیکھ لیا **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان ایسا نہیں جو آپ نے بھائی کا عیب دیکھ کر چھپا لے اور پھر بھی اُسے خدا جنت میں نہ داخل کرے جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے خدا دنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرتا ہے خدا قیامت میں اُس کی عیب پوشی کرے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو ظاہر کرتا ہے خدا اُس کا عیب ظاہر کریگا یہاں تک کہ وہ فضیحت ہو جائے گا۔

مسئلہ: علماءؒ نے بیان کیا ہے کہ جس کے پاس کوئی آن کر چغلی کھائے اُسے چاہیئے کہ تصدیق نہ کرے کیونکہ وہ فاسق ہو گیا اور فاسق کی خبر سوائے دس مسائل کے مقبول نہیں اور وہ یہ ہیں جب فاسق امام ہو اور اپنے مقتدیوں سے کہے کہ تم نماز تمام کر لو میں مسافر ہوں یا جب وہ اذان دے اور جب معتدہ غائب رہے پھر کہے کہ میری عدت مہینوں سے پوری ہو گئی یا وضع حمل ہو گیا مگر اُس وقت کہ وضع حمل پر اُس کی طلاق معلق کی ہو اُس حالت میں وضع حمل پر بینہ قائم کرنا ہوگا۔ یا عورت کہے کہ میں نے حلالہ کر لیا یا کہے کہ جانور ذبح کیا گیا ہے یا کسی کافر کے اسلام کی خبر دے تو اس پر نماز پڑھی جائے گی یا کہے کہ مارے شہوت کے بیتاب ہوا جاتا ہوں تو اُس کے بیٹے کے ذمہ واجب ہے کہ اس کے عفیف رکھنے کی کوشش کرے یا کہے کہ جو خرچ مجھے ملتا ہے کافی نہیں ہوتا یا وہ خنثیٰ تھا اور اُس نے مرد یا عورت کی طرف اپنا میلان طبع ظاہر کیا یا مشتبہ بچہ نے دو صحبت کرنے والوں میں سے ایک کی طرف میلان ظاہر کیا یا اپنے نفس پر زنا کا اقرار کیا یا قصاص یا مال کا اقرار کیا ان سب صورتوں میں باوجود فسق کے وہ سچا سمجھا جائیگا اس کو ابن عمادؒ نے القول التام فی موقف المأموم والامام میں بیان کیا ہے اور اسنویؒ نے تمہید میں اس کو زیادہ کیا ہے۔

حکایت: عمر بن عبد العزیزؒ سے کسی نے ایک بات نقل کی انھوں نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ[۲] اور اگر تو سچا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِیْمٍ[۳] اُس شخص نے کہا

۱؎ دوسروں کا عیب مت تلاش کرو ۲؎ اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے ۱۲ ۳؎ طعنہ باز چغلی کھاتا پھرتا ۱۲

اے امیر المومنین میں خدا سے توبہ کرتا ہوں موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سایہ میں دیکھا اور خدا سے اس کا حال پوچھا ارشاد ہوا کہ یہ لوگوں پر حسد نہیں کرتا تھا نہ اپنے والدین کو ستاتا تھا نہ چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ **موعظت**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ برابر بھلائی پر رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہ کریں گے. میں نے حادی القلوب الطاہرہ میں دیکھا ہے کہ حاسد کو مجالس سے سوائے مذمت کے اور کچھ نہیں ملتا اور فرشتوں سے سوائے لعنت کے کچھ نہیں ملتا اور خلائق سے سوائے گھبراہٹ کے کچھ نہیں ملتا اور نزع کے وقت سوائے سختی کے کچھ نہیں ملتا. اور قیامت میں سوائے فضیحت کے کچھ نہیں ملتا۔

فائدہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص شام کو یہ دعا پڑھتا ہے أَمْسَيْنَا[1] وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ تو وہ ہر ساحر اور شیطان اور کاہن اور حاسد سے محفوظ رہتا ہے **فائدہ**: چغلخور آدمی خدا اور اس کے بندوں کے نزدیک مذموم ہوتا ہے۔ **موعظت**: ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے اتفاق سے دو قبروں پر ہمارا گزر ہوا آپ کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو رہے آپکا رنگ بدلنے لگا یہاں تک کہ آپ کے پیراہن مبارک کے آستین کانپنے کا اثر ظاہر ہوا ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا حالت ہے آپ نے فرمایا یہ دو شخص ہیں جن پر گناہ کی وجہ سے جو کہنے کو تو معمولی ہیں بڑا سخت عذاب ہو رہا ہے ایک ان میں سے پیشاب سے بچتا نہ تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو ستاتا تھا اور چغلی کھاتا پھرا کرتا تھا آپ نے دو تر شاخیں منگا کر ان پر گاڑ دیں آپ کے ان گناہوں کو معمولی فرمانے کی وجہ بعض نے یہ بیان کی ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک یہ معمولی گناہ تھے اور بعض نے کہا ہے کہ ان سے باز رہنا معمولی تھا کیونکہ چغلخوری کے چھوڑنے اور پیشاب سے بچنے میں کوئی مشقت نہیں ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیشاب سے بچتے رہو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے اسی کا حساب ہوگا۔

مسائل۔ پہلا مسئلہ: پانی یا ڈھیلے سے استنجا کرنا واجب ہے اور دونوں کا جمع کرنا افضل ہے اور استوی نے غازہ میں اس کو پنجانہ کے ساتھ خاص کیا ہے اور اگر ان دونوں میں سے صرف ایک پر کوئی اقتصار کرنا چاہے تو پانی

---

[1] خدا کے لئے ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اور ساری تعریف خدا کو زیبا ہے میں خدا کی جو آسمان کو زمین پر بغیر اپنی اجازت کے گرنے سے روکتا ہے ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے مخلوق کیا پیدا کیا بنایا اور شیطان کے شر اور اس کے پھندے سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲ ۔

افضل ہے اور اس بارہ میں عورت اور مرد یکساں ہیں اور خنثیٰ کی بھی یہی حالت ہے سوائے پیشاب کے کیونکہ اس کو صرف ڈھیلا لینا کافی نہیں اور رباب الکرم میں حائض کے پتھر سے استنجا کرنے کا حکم آگے آتا ہے اور پانی سے استنجا کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ پیشاب کے مقام سے ابتدا کرے اور ہر ایک جمی ہوئی چیز ڈھیلے کے حکم میں ہے چاہے سونا یا جواہرات ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ اس سے نجاست دور ہو جائے لیکن شیشہ اور بانس سے نہیں چاہئے جیسے کہ ہڈی سے منع ہے اور پھل دار درخت کے نیچے قضاء حاجت کرنا نہ چاہیئے نہ ایسی جگہ جہاں گرمی میں لوگ سایہ میں آرام لیتے ہوں نہ ایسی جگہ جہاں جاڑوں میں دھوپ تاپتے ہوں نہ راستہ میں اور روضہ میں تصریح کی ہے کہ راستہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے رہا پائخانہ پھرنا تو صاحب عدّت سے کتاب الشہادۃ میں صاف منقول ہے کہ وہ حرام ہے اور لوگوں کے بات چیت کرنے کی جگہ کا حکم بھی راستہ کا سا ہے۔ بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو پیخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہیں کرتا خدا اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ **دوسرا مسئلہ** ابن عمادؒ نے کہا ہے کہ چند صورتوں میں ازالۂ نجاست علی الفور واجب ہے ایک مسجد سے اور ایک یہ کہ جب دوسرے کا کپڑا نجس ہو جائے یا بعد غسل کے مردہ سے نجاست نکل پڑے یا بدن کے نجس کر دینے میں اس کا اثر پہنچتا ہو نہ پہونچتا ہو لیکن نماز کا وقت تنگ ہو اور ایسا ہی گودنا ہے جب اس کا اثر بدن تک متعدی ہو **تیسرا مسئلہ**: روضہ میں مذکور ہے کہ کھنکار کر اور ذکر کو نرمی سے جھٹک کر پیشاب سے پاکی حاصل کرے اور چند قدم چلنے میں بھی مضائقہ نہیں اور زیادہ سے زیادہ ستر قدم ہیں۔

حکایت: میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حجاج نے ایک خوبصورت لونڈی خریدی اور اس کی محبت میں گرفتار ہوا پھر ایک تنہا مکان میں ایک خادم کی نگرانی میں اُسے رکھا اتفاق سے ایک جوان پر اس لونڈی کی نظر پڑ گئی اور اس پر فریفتہ ہو گئی خادم سے کہنے لگی کہ میں تجھے اتنا اتنا دوں گی مجھے اس سے ملا دے اس نے ویسا ہی کیا اس کے بعد ایک روز حجاج نے لونڈی کے لئے بھنا ہوا مرغ بھیجا اس نے اس جوان کے سامنے پیش کیا وہ جوان بولا کہ میرا ایک دوست ہے اگر وہ ہم لوگوں کے ساتھ کھائے تو کوئی حرج نہیں اس نے کہا اچھا جوان اپنے دوست کو بلا لایا جب سب کھا چکے تو اس دوست نے حجاج کے پاس جا کر اس ماجرے کی اطلاع کر دی حجاج نے خادم اور جوان اور لونڈی کو بلا بھیجا جب سب آکر حاضر ہوئے تو خادم سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے جواب دیا کہ زر کی محبت سے پھر لونڈی سے پوچھا اس نے جواب دیا جوان کی محبت سے پھر اس دوست سے کہا تیرا کیا عذر ہے تو نے کیا خوب کھا پی کر مزے نہیں اڑائے تھے اس کے بعد اس کی گردن مار دی اور اس جوان سے لونڈی کا نکاح کر دیا اور اس سے کہا تجھے مبارک ہو۔ **لطیفہ**: جب یوسفؑ یعقوبؑ سے ملے تو بھیڑیا انھیں مبارکباد دینے آیا انھوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو یوسفؑ کو پہچانتا تھا اس نے کہا ہاں انھوں نے فرمایا کہ پھر مجھے خبر کیوں نہیں دی اس نے جواب دیا کہ مجھے چغلخوری سے ڈر معلوم ہوا کتاب العقائق

میں مذکور ہے کہ جب بھیڑیا یعقوبؑ کے پاس پہونچا تو آپ نے اُس سے پوچھا کیا تو نے یوسفؑ کو کھایا ہے اُس نے کہا نہیں انھوں نے فرمایا میرے لڑکوں نے تو مجھ سے یہی کہا ہے اُس نے کہا نہیں میں نے نہیں کھایا پھر کہا ایسا کیوں کہا کیونکہ بھیڑیے کا بولنا کرامت ہے اور عاصی اس کے قابل نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے پوچھا کہ اے بھیڑیے تیرا مکان کہاں ہے اُس نے کہا مصر میں ہے میں زمین شام میں اپنے بھائی کی تلاش کو جاتا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ ایک بادشاہ نے اُسے شکار کر لیا ہے اور اب کل اسے ذبح کیا چاہتا ہے اور مجھے سترہ دن گذرے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں کھایا ہے پھر یعقوبؑ نے اُس سے پوچھا کہ تجھے کچھ یوسفؑ کی خبر بھی معلوم ہے اُس نے کہا ہاں انھوں نے فرمایا اچھا تو بیان کر اُس نے جواب دیا کہ چغلخور جنت میں نہیں جائیگا انھوں نے فرمایا میں بادشاہ سے تیرے بھائی کی سفارش کر دوں گا اُس نے جواب دیا میں خدا سے دعا کروں گا کہ آپ کو یوسفؑ سے ملا دے۔

فائدہ: جو بھیڑیے کی کھال پر بیٹھتا ہے وہ قولنج سے امن میں رہتا ہے اور اگر قولنج والا اُس کی لینڈی تھوڑی سی پی لے تو یہ عارضہ جڑ سے جاتا رہا اور جس کو تپ کہنہ ہوا اور وہ شہد ملا کر اُس کا پتہ سارے بدن میں ملے اگرچہ ایک درہم کی دو تہائی کے برابر ہو تو حکم خدا سے جڑ سے دور ہو جائے اور جو اُس کے پتہ کا اپنی آنکھ میں روغن لگائے تو لوگوں میں مکرم ہو اور امام مالکؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ اُس کا گوشت حلال ہے۔

حکایت: میں نے نجم الدین نسفیؒ کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ یوسفؑ کے والد نے ایک بھیڑیے کو پکڑ کر اُس سے پوچھا کیا تو نے یوسفؑ کو کھایا ہے اُس نے جواب دیا کہ میں آپ کی بکریوں کے گرد تو پھرتا ہی نہیں ہوں پھر آپ کے لڑکے کو کیسے کھا سکتا ہوں انھوں نے پوچھا کیا وہ زندہ ہے اُس نے جواب دیا ہاں انھوں نے پوچھا کہاں ہے اُس نے کہا جبرئیلؑ سے پوچھئے انھوں نے کہا وہ تو مجھے بتلاتے نہیں اُس نے کہا جب وہ نہیں بتلاتے تو پھر بھلا میں کیسے بتلاؤں جب یوسفؑ کو سوداگروں کی جماعت نے لیا اور وہ تین سو تیرہ آدمی تھے اور اُن کا سردار مالک تھا جس نے یوسفؑ کو خریدا تھا پھر وہ مصر میں داخل ہوئے اور عزیز مصر کے ہاتھ انھیں بیچنا چاہا تو یوسفؑ نے اس سے کہا کہ میری کچھ قیمت نہ لے میں آزاد ہوں اور اپنا ماجرا بیان کیا تب مالک نے عزیز مصر سے کہا میں تم سے اپنا راس المال چاہتا ہوں اور وہ بیس درہم تھے جب مالک نے عزیز کے ہاتھ بیچ ڈالا تو کہنے لگا اے یوسفؑ جو تم نے کہا تھا وہی میں نے کیا سوائے اپنے راس المال کے میں نے کچھ نہیں لیا اب مجھے تم سے ایک حاجت ہے یوسفؑ نے پوچھا کیا ہے اس نے کہا خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے اولاد نصیب کرے یوسفؑ نے جبرئیلؑ کی طرف دیکھ کر کہا میں کیسے دعا کروں انھوں نے کہا کہئے اے وہ جو پست و بلند کرتا ہے اور جو عطا و منع کرتا ہے اے وہ جو عزت اور ذلت دیتا ہے اے وہ جو ہر شئے پر قادر ہے اس بڈھے کو بیٹے نصیب کیجئے مالک کی بارہ لونڈیاں تھیں چنانچہ اسی شب میں وہ سب کے پاس گیا اور ہر ایک کو دو دو بیٹوں کا حمل ٹھہر گیا

حکایت: کعب احبارؓ کا بیان ہے کہ ایک بار موسیٰؑ بنی اسرائیل کے لئے باران طلب کرنے نکلے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ میں تمھاری دعا قبول نہیں کرتا کیونکہ تم میں ایک چغلخور آدمی ہے موسیٰؑ نے عرض کیا

یارب مجھے بتا دیجئے وہ کون ہے ارشاد ہوا اے موسیٰؑ میں تم لوگوں کو چغلخوری سے منع کرتا ہوں پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ میں خود چغلخور بنوں الحاصل سب نے توبہ کی اور خدا کے حکم سے بارش ہوئی لیکن جب کاشت تیار ہوئی تو اس میں بالیاں نہ لگیں لوگوں نے خدا تعالیٰ سے اس کی شکایت کی ارشاد ہوا اے موسیٰؑ انھوں نے مجھ سے بارش مانگی تھی رزق تو مانگا نہ تھا اچھا اے موسیٰ تنور جلا کر اس میں بیج ڈال دو چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا دیکھتے کیا ہیں کہ آگ کے اندر گیہوں اُگے ہیں اور بالیاں لگی ہوئی ہیں پھر ارشاد ہوا اے موسیٰؑ دیکھو مجھے قدرت ہے کہ آگ کے اندر کھیتی اُگاؤں اور پانی کے اندر نہ ہونے دوں۔

باب

روزوں کا بیان

ماہِ رجب کے روزوں کی فضیلت

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے غنیہ میں بیان کیا ہے کہ رجب کی پہلی شب میں یہ دعا پڑھے اِلٰهِی تَعَرَّضَ اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ مَعْرُوْفَكَ وَفَضْلَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نَفَحَاتٌ وَّمَوَاهِبُ وَّعَطَایَا تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا عَمَّنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهٗ مِنْكَ عِنَایَةٌ وَّهَا اَنَا عَبْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ اَوْ مَلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَجُدْ عَلَیَّ بِفَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ[1]۔ اور روضہ میں اُن شبوں میں سے جن میں دعا قبول ہوتی ہے رجب کی پہلی شب کو بھی شمار کیا ہے اور ابن سُبکی رحہ نے طبقات میں بعض اعیان کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے رجب کی پہلی شب میں خدا سے اپنی وفات کی درخواست کی تھی میں نے کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جو رجب کی نوچندی جمعرات

---

[1] اے خدا آج کی شب پیش ہونیوالے آپ کے سامنے پیش ہونگے اور قصد کرنے والے آپ کا قصد کریں گے اور طالب آپ کے فضل واحسان کے امیدوار بنیں گے اور آج کی شب آپ کے نفحات وعطایا اور بخششیں ہوں گی جن سے آپ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں گے احسان کریں گے اور جن پر آپ کی عنایت سابقہ نہ ہو چکی ہو گی اُن سے آپ روک لیں گے لیجئے میں آپ کا محتاج بندہ آپ کے فضل واحسان کا امیدوار ہوں پس میرے اوپر اپنے فضل واحسان سے بخشش کیجئے اے رب العالمین ۱۲

کو روزہ رکھتا ہے خدا کے ذمہ ہے کہ اُسے جنت میں داخل کر دے۔

فوائد - پہلا فائدہ ؛ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو رجب کے پہلے عشرہ میں روزانہ سو بار سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اور دوسرے عشرہ میں روزانہ سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ اور تیسرے عشرہ میں روزانہ سو بار سُبْحَانَ الرَّؤُفِ پڑھے تو اتنے اسقدر ثواب ملے گا کہ بیان کرنے والے بیان بھی نہ کر سکیں گے **دوسرا فائدہ** ؛ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سن لو بیشک رجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے بس جو کوئی ایمان کے ساتھ ثواب سمجھ کر رجب میں ایک روزہ بھی رکھ لیتا ہے خدا تعالیٰ کی رضوان اکبر کا مستوجب ہو جاتا ہے اور فردوس اعلیٰ میں اُسے رہنے کو جگہ ملے گی اور جو اس میں دو روزے رکھ لیتا ہے اس کو دو چند اجر کا دوگنا ملتا ہے۔ اس میں سے ہر دو چند دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا اور جو اس میں ، روزے رکھ لیتا ہے خدا اس کے اور دوزخ کے مابین ایک خندق حائل کر دیگا جس کا طول سال بھر کی مسافت کا ہوگا اور جو اس میں چار روزے رکھ لیتا ہے خدا بلا اور جنون اور جذام اور برص اور فتنہ مسیح دجال سے عافیت میں رہتا ہے اور جو اُس میں پانچ روزے رکھ لیتا ہے وہ عذاب قبر سے امن میں رہتا ہے اور جو چھ روزے رکھ لیتا ہے وہ قبر سے اس حالت میں نکلے گا کہ اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ روشن ہوگا اور جو سات روزے رکھ لیتا ہے تو ساتوں دوزخ کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں اور جو آٹھ روزے رکھ لیتا ہے ہر روزے کے عوض میں ایک ایک دروازہ یعنی آٹھوں جنت کے دروازے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں اور جو نو روزے رکھ لیتا ہے وہ قبر سے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا نکلے گا اور جنت کے ادھر اس کا چہرہ نہ ٹھہرے گا اور جو دس روزے رکھ لیتا ہے خدا پل صراط کے ہر ہر میل پر اُس کے لئے فرش لگا دیگا کہ اُس پر آرام کرتا ہوا جائیگا اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ایک میل چار ہزار قدم کا ہوتا ہے اور جو گیارہ روزے رکھ لیتا ہے تو قیامت میں اُس سے افضل کوئی نظر نہ آئے سوائے اس شخص کے جس نے اسی کی طرح یا اُس سے زیادہ روزے رکھے ہوں گے اور جو بارہ روزے رکھ لیتا ہے خدا اُس کو دو جوڑے پہنائیگا کہ اُس کا ایک جوڑا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا اور جو تیرہ روزے رکھ لیتا ہے تو عرش کے نیچے اُس کے لئے دستر خوان بچھایا جائیگا وہ اس میں سے کھائیگا اور دوسرے لوگ سختی میں مبتلا ہوں گے اور جو اس میں چودہ روزے رکھ لیتا ہے خدا اُس کو وہ وہ نعمتیں دیگا کہ نہ آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی نہ کسی انسان کے دل میں گذری ہوں گی اور جو پندرہ روزے رکھ لیتا ہے خدا اس کو امن میں رہنے والوں کے مقام پر ٹھہرائیگا اور جو سولہ روزے رکھ لیتا ہے وہ اُن میں گوں میں ہوگا جو خدا تعالیٰ کی سب سے اول زیارت کریں گے اور اسے دیکھیں گے اور اس کی باتیں سنیں گے اور جو سترہ روزے رکھ لیتا ہے تو پل صراط پر اس کے لئے ایک آرامگاہ مقرر کیجائیگی جس پر وہ آرام کرے گا اور جو اٹھارہ روزے رکھ لیتا ہے ابراہیم اُس کے قبہ میں مزاحمت کریں گے اور جو انیس روزے رکھ لیتا ہے خدا اُس کے لئے

ابراہیمؑ اور آدمؑ کے قصر کے مقابلہ میں قصر بنلائے گا۔
مؤلف کہتا ہے کہ شاید یہ اس مزاحمت کی تفسیر ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوئی اور جو چوبیس روزے رکھ لیتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ خدا کے بندے جو کچھ گذر چکا وہ سب خدا نے تجھ سے معاف کیا اور بخشدیا اب پھر از سر نو عمل کر یہ سب کچھ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیہ میں بیان کیا ہے اور اذکار نوویؒ سے منقول ہو کر پہلے گذر چکا ہے کہ ضعیف حدیث پر بھی (جیسے کہ یہ ہے) عمل کر لینا مستحب ہے۔ **تیسرا فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص رجب میں دو روزے رکھ لیتا ہے تو خدا کے نزدیک اس کی اتنی کرامت ہوتی ہے جس کو تمام آسمان اور زمین والے بیان نہیں کر سکتے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے رجب کی تعظیم کیا کرو خدا قیامت میں ہزار کرامت کے ساتھ تمھارا اکرام کریگا اور جو اول یا وسط یا آخر رجب میں غسل کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے تیرھویں رجب کا روزہ تین ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور چودھویں رجب کا روزہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور بیسویں رجب کا روزہ ایک لاکھ برس کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی نظیر ایام بیض کے بیان میں آتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تمام مہینوں پر رجب کی اتنی فضیلت ہے جیسے کہ قرآن شریف کی باقی کلاموں پر اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو رجب میں ایک روز روزہ رکھلے تو گویا اس نے چالیس برس روزے رکھے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو رجب میں دس روزے رکھ لے خدا اس کو کے دُر دیا قوت سے مزین دو بازو بنا دے گا جس سے وہ پل صراط پر سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح اُڑجائیگا۔ نیز حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت ہے کہ جنت میں ایک قصر ہے کہ اس میں سوائے رجب میں روزہ رکھنے والے کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ نیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام رجب ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو رجب میں ایک روز بھی روزہ رکھ لیگا خدا اسے اس نہر کا پانی پلائے گا۔ بروایت ابوالدرداءؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جو رجب میں ایک روزہ رکھلے گویا اس نے اپنی تمام عمر روزے رکھکر اور شب بیداری کر کے خدا کی عبادت میں گذاری اور اگر اس نے رجب بھر کے روزے رکھ لئے تو آسمان سے اُسے ندا کی جاتی ہے کہ اے ولی اللہ کرامت عظمیٰ کی خوشخبری سن اور موت کے وقت اس کو شربت پلایا جاتا ہے کہ وہ سیراب مرتا ہے اور قبر میں سیراب داخل ہوتا ہے اور اس سے سیراب نکلیگا اور جنت میں سیراب جائیگا ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ کرامت عظمیٰ سے مراد دیدار خداوندی ہے۔ **چوتھا فائدہ**: ثوبانؓ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چند قبروں پر گذر ہوا آپؐ رو دیئے اور فرمانے لگے اے ثوبانؓ ان لوگوں پر قبروں میں عذاب ہو رہا ہے میں نے خدا سے دعا کی کہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے اے ثوبانؓ اگر یہ لوگ رجب کا ایک روزہ بھی رکھ لیتے اور ایک

رات بھی شب بیداری کر لیتے تو ان پر کبھی عذاب نہ ہوتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صرف ایک روزہ اور ایک رات کی شب بیداری سے عذاب قبر نہ ہوتا فرمایا ہاں قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسی نہیں کہ رجب میں ایک روزہ بھی رکھ لے اور ایک رات بھی شب بیداری کرلے مگر خدا اس کے لئے ایک سال کی عبادت لکھے گا جس میں اس نے دن کو روزہ رکھا اور رات کو شب بیداری کی ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے رجب میں روزہ رکھنے والو خدا کی پناہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ اور میں نے طبقات ابن السبکی میں دیکھا ہے کہ رجب میں روزے رکھنے سے نہی کی حدیث بیہقی نے تضعیف کی ہے پھر شافعیؒ سے قول قدیم کے موافق نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ سوائے رمضان کے کوئی شخص کسی پورے مہینے کے روزے رکھنا اختیار کرے تاکہ جاہل اس کا وجوب نہ سمجھنے لگیں اور اگر کوئی ایسا کرے (فی نفسہ) بہتر ہے اور شیخ عزیز الدین بن عبد السلامؒ نے کہا ہے جو رجب میں روزہ رکھنے سے منع کرے وہ جاہل ہے اور اشہر حرم میں روزہ رکھنے کا استحباب منقول ہے اور اشہر حرم چار مہینہ ہیں۔ رجب۔ ذلیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ اور محرم سب سے افضل ہے اور زیادہ روضہ میں بحر سے نقل کر کے واقع ہوا ہے کہ سب سے افضل رجب ہے حالانکہ ایسا نہیں بلکہ بحر میں ہے کہ سب سے افضل محرم ہے اگر کوئی سوال میں کہے کہ اول اشہر حرم میں مجھ پر طلاق تو کوفیوں کے کے نزدیک اول محرم میں طلاق پڑے گی اور جمہور کے نزدیک اول ذیقعدہ میں۔

پانچواں فائدہ: جب قیامت ہوگی تو پکارے گی کہ رجب کے ماننے والے کہاں ہیں اسوقت حجاب کے اندر سے ایک نور نکلیگا جس کے پیچھے جبرئیلؑ۔ میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ہولیں گے یہاں تک کہ رجب کے ماننے والے اس نور میں سے گذر کر اس مقام پر پہونچ جائیں گے جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہوگا پس وہ خدا کو سجدہ کریں گے ان سے کہا جائیگا تم اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ تم تو یہ سب دنیا میں ادا کر چکے ہو اور اب منازل عزت کی طرف چلو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رجب خدا کا مہینہ ہے آپ سے عرض کیا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مغفرت کے ساتھ مخصوص ہے اور اس میں خونوں (یعنی جانوں) کی حفاظت ہوتی ہے اور اس میں خدا نے انبیاء کی توبہ قبول کی ہے اور اولیاء کو ان کے دشمنوں سے چھڑایا ہے جو اس کا روزہ رکھتا ہے تو تین چیزیں خدا کے ذمہ ہو جاتی ہیں جو کچھ اس سے ہو چکا ہے اس کی معافی اور باقی عمر کی عصمت اور تیسرے یہ کہ بڑی پیشی کے روز وہ پیاس سے امن میں رہیگا ایک شخص بولا کہ میں کمزور ہوں مجھے اس کے کل روزوں کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اول اور اوسط اور آخر میں روزہ رکھ لیا کرو تمھیں کل روزوں کا ثواب مل جایا کریگا

چھٹا فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جو رجب کے روزوں سے عاجز ہو تو وہ کیا کرے آپ نے فرمایا روزانہ ایک روٹی خیرات کر دیا کرے عرض کیا گیا اگر نہ پا سکے تو کیا کرے آپ نے فرمایا سُبْحَانَ[1] مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیحُ اِلَّا لَهُ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَکْرَمِ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّۃَ وَهُوَ

[1] وہ پاک ہے جس کے سوا کسی کی تسبیح زیبا نہیں نہایت عزت اور بزرگی والا پاک ہے وہ پاک ہے جس کی پوشش عزت ہے اور

وہ اس کے لائق ہے ۱۲

لہٗ اَھلٌ پڑھ لیا کرے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب رجب کی پہلی شب ہوتی ہے تو خدا اس میں میری امت کی طرف نگاہ کرتا ہے پھر گناہگاروں کو بخشدیتا ہے ۱۲ اور توبہ کرنے والوں پر اکرام کرتا ہے اور ذاکرین کو قرب عنایت کرتا ہے اور مجاہدہ کرنے والوں کو وصال سے مشرف کرتا ہے جو اس شب میں شب بیداری کرتا ہے تو صبح کو بخشا بخشایا ہوا ہوجاتا ہے اور جو اس میں مہینہ بھر روزے رکھتا ہے خدا اس کو پکار کر فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میرے اوپر تیرا حق واجب ہوگیا مانگ کیا مانگتا ہے قسم اپنی عزت اور جلال کی میں تیری کوئی درخواست ردنہ کروں گا اور تو میرے عرش کے نیچے میرے جوار میں ہوگا اور میری مخلوق میں سے تو میرا حبیب ہے اور تو میرے نزدیک مکرم ہے خ‍ژدہ سن لے میرے اور تیرے درمیان کوئی حجاب نہیں اس کو کتاب النور سے نقل کرکے روض الافکار میں ذکر کیا ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار رجب کے پہلے روز میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ اے ابو سعید رضی بتلاؤ تو وہ کون سا دن ہے جس کی بھلائی نہایت زیادہ ہے اور وہ کون سا دن ہے جس کی برکت نہایت عظیم ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ کیا بات ہے آپ فرمانے لگے کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ جب رجب کی پہلی شب ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم فرماتا ہے وہ یہ پکارا کرتا ہے کہ سن لو توبہ کے مہینے کا چاند نکل آیا ہے۔ پس اس کے لئے بشارت ہے جو اس میں خدا سے استغفار کرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو رجب کے پہلے روز روزہ رکھتا ہے اس سے جہنم اتنی دور ہوجاتی ہے جتنا کہ آسمان زمین سے دور ہے بروایت ابن مسعود رضی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جو رجب میں تین روزے رکھ لیتا ہے اور ان کی راتوں کو شب بیداری کرلیتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کہ کسی نے تین ہزار برس روزے رکھے اور شب بیداری کی خدا ہر دن کے مقابلہ میں ستر ستر کبیرہ[1] گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کی ستر حاجتیں نزع کے وقت اور ستر حاجتیں قبر میں اور ستر حاجتیں اس وقت جب نامۂ اعمال اڑ اڑ کر لوگوں کے پاس پہونچیں گے اور ستر حاجتیں قیام میزان کے وقت اور ستر حاجتیں پل صراط پر پوری کرتا ہے۔

ساتواں فائدہ :- میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی کی غنیہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت دیکھی ہے آپ نے ارشاد فرمایا بیشک ماہِ رجب ایک عظیم مہینہ ہے جو اس میں ایک روزہ بھی رکھ لیتا ہے خدا اس کے لیے تین ہزار برس کے روزوں کا ثواب لکھتا ہے بروایت سہل بن سعد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سن لو کہ رجب اشہر حرم میں سے ہے خدا نے اس میں نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار کیا تھا پس انھوں نے خود نے بھی روزہ رکھا تھا اور جتنے ان کے ساتھی تھے سب کو روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا چنانچہ خدا نے اُن کو غرق سے نجات دی اور زمین کو کفر اور سرکشی سے پاک کردیا۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] محققین کے نزدیک جیسا کہ صحیح حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کبیرہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا البتہ مختلف اعمال حسنہ سے صغائر معاف ہوجاتے ہیں ۱۲

مروی ہے جو رجب میں خیرات کرتا ہے خدا اُس کو دوزخ سے اتنی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کو کوے کا بچہ انڈے سے نکلنے سے لے کر بڑھاپے تک بلکہ مرتے دم تک اُڑ کر طے کر سکتا ہے اور بروایت سلمان فارسیؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو رجب کا ایک روزہ رکھ لیتا ہے گویا اُس نے ہزار برس روزے رکھے اور ہزار غلام آزاد کئے اور جو اُس میں تھوڑی سی بھی خیرات کرتا ہے تو گویا اُس نے ہزار دینار خیرات کئے اور اُس کے بدن پر جتنے بال ہوں ہر ہر بال کے عوض میں خدا اُس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اُس کے ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور ہر روزہ اور ہر خیرات کے عوض میں ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھتا ہے اور جنت میں اُس کے لئے ہزار محل تیار کرتا ہے۔ **آٹھواں فائدہ** ؛ آدم علیہ السلام نے خدا سے کہا اے رب مجھے وہ وقت بتلا دیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اور وہ دن بتلا دیجئے جو سب دنوں سے زیادہ محبوب ہو ارشاد ہوا کہ سب سے زیادہ محبوب مجھے نصف رجب کے روزے ہیں جو نصف رجب کے دنوں میں روزے، نماز یا خیرات میرا قرب تلاش کرتا ہے تو مجھ سے جو کچھ مانگتا ہے میں اُسے عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے مغفرت مانگتا ہے تو میں اُسے بخش دیتا ہوں اے آدمؑ جو نصف رجب کے روز روزہ دار ہو کر صبح کرتا ہے اور اپنی شرمگاہ کا نگہبان رہتا ہے اور اپنے مال سے خیرات کرتا ہے تو اُس کی جزا سوائے جنت کے اور کچھ نہیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو نصف رجب کا روزہ رکھتا ہے تو اُسے تیس برس کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور عیون المجالس میں ہے کہ نصف رجب کی شب وہ شب ہے جس میں موسیٰؑ کی خدا سے باتیں ہوئیں ادریسؑ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس شب میں خدا اپنے فرشتوں سے جو بندوں کے اعمال ناموں پر مسلط ہیں فرماتا ہے کہ اُن کے اعمال ناموں کو دیکھو جو گناہ ملے اسے مٹا دو اور بجائے اس کے نیکی لکھ دو۔

نواں فائدہ ؛ مقاتلؒ نے بیان کیا ہے خدا نے کوہ قاف کے پیچھے ایک سفید رنگ کی زمین پیدا کی ہے جس میں فرشتے بھرے ہوئے ہیں ہر فرشتہ کے پاس ایک جھنڈا ہے جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے رجب کی ہر شب میں دو فرشتے جمع ہو کر امت محمدی کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے رجب اشہر حرم میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اُس کے دنوں کے نام لکھے ہوئے ہیں جب کسی روز اس میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے اور تقویٰ سے روزہ کو جید بنائے رکھتا ہے تو وہ دروازہ بولنے لگتا ہے اور کہتا ہے اے رب اپنے اس بندے کو بخش دیجئے اور اگر تقویٰ کے ساتھ اپنا روزہ پورا نہیں کرتا تو اس کے لئے وہ استغفار نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔

دسواں فائدہ ؛ وہبؒ بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ ماہ رجب میں جو صبح و شام ستر بار استغفار کرتا ہے اُس کا بدن آگ پر حرام ہو جاتا ہے اور حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماہ رجب میں استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ اس کی ہر ساعت

میں خدا دوزخ سے کچھ لوگ آزاد کیا کرتا ہے اور خدا کے کچھ شہر ہیں کہ سوائے رجب کے روزے رکھنے والے کے اور کوئی اُس میں نہ داخل ہوگا بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص رجب، شعبان اور رمضان میں ظہر و عصر کے درمیان اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا پڑھتا ہے خدا تعالیٰ کا دونوں فرشتوں کو حکم صادر ہوتا ہے اس کے گناہوں کا نامۂ اعمال جلا دو اور خبر میں ہے کہ خدا تعالیٰ رجب کی ہر رات کو فرماتا ہے رجب میرا مہینہ ہے اور بندہ میرا بندہ ہے اور رحمت میری رحمت ہے اور فضل میرے ہاتھ میں ہے اور اس مہینہ میں جو مجھ سے مغفرت مانگتا ہے میں اُسے بخشتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اُسے عطا کرتا ہوں اور میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ رجب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے کا مہینہ ہے اور شعبان سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھنے کا مہینہ ہے اور رمضان الحمد للہ پڑھنے کا مہینہ ہے

گیارھواں فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ستائیسویں رجب کو روزہ رکھتا ہے خدا اُس کے لئے ساٹھ مہینہ کا ثواب لکھتا ہے۔ ابوہریرہؓ اور سلمان فارسیؓ سے روایت ہے دونوں صاحب کہتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رجب میں ایک رات و دن ہے جو اس دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو شب بیداری کرتا ہے تو اس کو اتنا اجر ملتا ہے کہ گویا اُس نے سو برس روزے رکھے اور شب بیداری کی اور جب تین دن رجب کے باقی رہ جائیں تب وہ دن ہوتا ہے جس کو شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے غنیہ میں نقل کیا ہے میں نے الجامع الشافی فی الوعظ الکافی میں دیکھا ہے کہ جو ستائیسویں رجب کو روزہ رکھتا ہے اور اس میں خیرات کرتا ہے تو خدا اُس کے لئے روزوں کے عوض میں ہزار نیکیاں اور دو ہزار غلام کے آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے اور خبر میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو ستائیسویں رجب کو دو رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اکیس بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاهَدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّيْنَ وَبِالْخَلْوَةِ الَّتِيْ خَصَّصْتَ بِهَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ حِيْنَ اَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِيَ الْحَزِيْنَ وَتُجِيْبَ دَعْوَتِيْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ	اے اللہ میں اسرار محبین کے مشاہدہ اور اس خلوت کی بدولت جس کے ساتھ آپ نے سید المرسلین کو ستائیسویں تاریخ شب معراج میں خاص کیا ہے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دل غمگین پر رحم کیجئے اور میری دعا قبول فرمائیے اے سب بزرگوں میں سے زیادہ بزرگ ۱۲ ۔

تو بیشک خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے چلانے پر رحم کرتا ہے اور اس کے دل کو زندہ کر دیگا جس

ؔ میں خدائے عظیم سے مغفرت مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور برقرار رہنے اور رکھنے والا ہے میں اُس سے بندۂ ظالم کی سی توبہ کرتا ہوں جو اپنے نفس کے لئے نہ ضرر کا مالک ہے نہ نفع کا نہ موت کا نہ زندگی کا نہ پھر جی اٹھنے کا ۱۲

دن کہ دل مردہ ہوں گے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور جو کوئی مسلمان مرد ہو یا عورت اس مہینہ میں تیس رکعت پڑھ لیتا ہے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار اور قل یا ایہا الکٰفرون تین بار پڑھے تو خدا اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کو اتنا اجر دیتا ہے گویا کہ اس نے تمام ماہ روزے رکھے اور آئندہ سال تک نمازیں پڑھیں اور ہر روز شہید کے عمل کا ثواب پاتا ہے اور اگر پورے مہینہ روزے رکھتا ہے اور یہ نماز بھی پڑھتا ہے تو خدا اسے دوزخ سے نجات دیتا ہے اور جنت اس کے لئے واجب کر دیتا ہے ۔

بارھواں فائدہ :۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روی ہے کہ رجب کے تو جنیدی جمعہ کی شب سے غفلت نہ کرو کیونکہ فرشتوں کے نزدیک اس شب کا نام لیلۃ الرغائب ہے اور یہ اس لئے کہ جب تہائی شب گذر جاتی ہے تو زمین اور آسمان کے جتنے فرشتے ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہتا جو کعبہ میں یا اس کے گرد جمع نہ ہوتا ہو پھر خدا اُن کو جھانک کر دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو جو چاہو مجھ سے مانگو پس وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے آپ سے صرف یہ حاجت ہے کہ رجب کے روزہ داروں کو آپ بخش دیجئے خدا ارشاد فرماتا ہے اچھا یہ میں نے کر دیا حضرت انسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز معاذؓ سے ملا اور اُن سے پوچھا کہاں سے آتے ہو انھوں نے جواب دیا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے میں نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ رجب میں جو ابتغاء وجہ اللہ یعنی خدا کی رضامندی حاصل کرنے کی غرض سے ایک روزہ بھی رکھ لیتا ہے تو جنت میں جاتا ہے اس کے بعد میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے استفسار کیا کہ معاذؓ نے مجھ سے ایسا ایسا بیان کیا ہے آپ نے فرمایا سچ کہا میں ہی نے کہا تھا میں ہی نے کہا تھا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کسی مسلمان کی کوئی بے چینی دور کرتا ہے تو خدا اُس کو جنت الفردوس میں اتنا بڑا محل عنایت فرماتا ہے کہ جہاں تک نظر پہونچتی ہے ۔ **تیرھواں فائدہ** :۔ حضرت عیسیٰؑ کا ایک پہاڑ پر پر گذر ہوا جو نور سے چمک رہا تھا انھوں نے کہا اے رب میرے لئے اس پہاڑ کو گویا کر دیجئے پس پہاڑ بول اٹھا اے روح اللہ آپ کیا چاہتے ہیں انھوں نے کہا اپنی خبر مجھ سے بیان کر اُس نے کہا میرے اندر ایک آدمی ہے عیسیٰؑ نے کہا اے رب اُس کو نکال دیجئے چنانچہ پہاڑ پھٹ گیا اور ایک خوبصورت سے شیخ جی نکل آئے اور کہنے لگے اے عیسیٰ علیہ السلام میں موسیٰؑ کی قوم میں سے ہوں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک خدا سے زندہ رہنے کی درخواست کی ہے تاکہ میں اُن کا امتی بن جاؤں اور مجھے اس پہاڑ میں چھ سو برس خدا کی عبادت کرتے گذرے ہیں عیسیٰؑ نے کہا اے رب روئے زمین پر کیا اس شخص سے بھی زیادہ کوئی آپ کے نزدیک مکرم ہے ارشاد ہوا اے عیسیٰ جو امت محمدی میں سے ماہ رجب میں ایک روزہ رکھ لیتا ہے وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ مکرم ہے ۔

حکایت :۔ بصرہ میں ایک عابدہ عورت تھی جب اس کی موت قریب آئی تو اس نے اپنے لڑکے کو وصیت کی کہ مجھے اُس کپڑے میں کفن دینا جس کو پہن کر میں رجب میں عبادت کیا کرتی تھی جب وہ مری تو اُس نے اس کو دوسرا کفن دیا پھر جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو اُس کا کفن گھر میں موجود تھا اور وہ کپڑے نہ بود نہ تھے اسے بڑا تعجب

ہوا ہاتف نے آواز دی اپنا کفن لے لے ہم نے اُس کو اسی کے کپڑوں میں کفنایا ہے (جیسے کہ اس نے وصیت کی تھی) کیونکہ جو رجب کے روزے رکھتا ہے ہم اس کو اُس کی قبر میں غمگین نہیں رہنے دیتے۔

لطائف۔ پہلا لطیفہ: رجب میں تین حرف ہیں۔ ر۔ ج۔ ب۔ را سے رحمتِ خداوندی اور جیم سے اس کی جود و بخشش اور با سے بر و احسان کی طرف اشارہ ہے۔

دوسرا لطیفہ: رجب کا نام اصب بھی ہے کیونکہ یہ صب سے مشتق ہے جس کے معنی ٹپکنے کے ہیں اور اس ماہ میں رحمت ٹپکتی ہے اور اس کا نام اصم بھی ہے جس کے معنی ٹھوس اور بھرے کے ہیں کیونکہ اس میں جنگ و جدل اٹھا رکھا جاتا ہے حتیٰ کہ ہتھیاروں کی آواز بھی نہیں سُنائی دیتی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ خدا کی طرف اٹھ جاتا ہے جب ختم ہوتا ہے پس خدا اس سے اپنے بندوں کے عمل کا حال دریافت فرماتا ہے وہ خاموش رہتا ہے پھر مکرر دریافت فرماتا ہے وہ خاموش رہتا پھر تیسری بار دریافت فرماتا ہے وہ پھر بھی خاموش رہتا ہے اس کے بعد کہتا ہے اے رب آپ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ ایک دوسرے کی پردہ پوشی کیا کریں اور آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام اصم یعنی بہرا رکھا ہے اس لئے میں نے صرف اُن کی طاعتیں سُنیں ہیں گناہ نہیں سُنے اور اُس کا نام رجب ترجیب سے بھی مشتق ہوسکتا ہے جس کے معنی تعظیم کے ہیں چنانچہ جب کوئی کسی شئ کی تعظیم کرتا ہے تو کہا جاتا ہے رجبت الشئ اور اُس کا نام رجم بھی ہے کیونکہ اس میں رجم شیاطین ہوتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو ستائیں نہیں۔ **تیسرا لطیفہ**: رجب تخم ریزی کا مہینہ ہے اور شعبان آب پاشی کا اور رمضان فصل کاٹنے کا پس جو شخص رجب میں تخم طاعت نہیں بوتا اور شعبان میں آب چشم سے اُسے نہیں سینچتا وہ رمضان میں فصل رحمت کو کیوں کر کاٹ سکتا ہے رجب بدن کو پاک کرتا ہے اور شعبان قلب کو اور رمضان روح کو اور رجب سابقین کے لئے ہے اور شعبان مقتصدین کے لئے اور رمضان ظالمین کے لئے اور رجب ذنوب سے استغفار کرنے کے لئے ہے اور شعبان عیوب کے چھپانے کے لئے اور رمضان قلوب کے روشن کرنے کے لئے۔ **چوتھا لطیفہ**: شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے کہ سال ایک درخت کے مانند ہے اور رجب اس کے پتے نکلنے کا زمانہ ہے اور شعبان اس کے پھلنے کا اور رمضان پھل توڑنے کا اور بعض نے کہا ہے کہ رجب مغفرت خداوندی کے ساتھ خاص ہے اور شعبان شفاعت کے ساتھ اور رمضان نیکیوں کی تضعیف کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ رجب توبہ کا مہینہ ہے اور شعبان محبت کا اور رمضان قربت کا اور ابوبکر رحمہ وراق نے بیان کیا ہے کہ رجب کی حالت ہوا کی سی ہے اور شعبان کی ابر کی سی اور رمضان کی بارش کی سی اور تمام مہینوں میں نیکیوں کا دس گنا ثواب ہے اور رجب میں ستر گنا اور شعبان میں سات سو گنا اور رمضان میں ہزار گنا۔

باب

ماہِ شعبان کی فضیلت

صَلٰوۃُ التسبیح کی فضیلت

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شعبان کی پہلی شب میں بارہ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد پانچ بار پڑھے تو خدا اس کو بارہ ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور بارہ ہزار برس کا ثواب اس کے لئے لکھتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے کہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اسی دن تک اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا[ع] اس کو نسفیؒ نے ذکر کیا ہے۔ میں نے کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے کہ جو شعبان کی نوچندی جمعرات کو اور آخری جمعرات کو روزہ رکھتا ہے تو خدا کے ذمہ ہو جاتا ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے اور آخری جمعرات عادت والے پر محمول ہے۔ اور عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ تھا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے شعبان کفارہ کرنے والا ہے اور رمضان پاک کرنے والا۔ اسامہؓ بن زید سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ کو میں جس قدر روزے شعبان میں رکھتے دیکھتا ہوں اس قدر ہم لوگ تو سوائے رمضان کے کسی مہینہ میں نہیں رکھتے آپ نے فرمایا یہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے اس میں لوگ غفلت کیا کرتے ہیں اس میں لوگوں کے عمل اُٹھ کر جایا کرتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل ایسی حالت میں اُٹھ کر جائیں کہ میں روزہ دار ہوں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے افضل روزے کون ہیں آپ نے فرمایا شعبان کے روزے رمضان کی تعظیم کے لئے اور نیز اُن سے مروی ہے کہ روزۂ رمضان کے لئے تم اپنے بدنوں کو شعبان کے روزوں سے پاک کر لیا کرو کیونکہ جو کوئی بندہ شعبان کے تین روزے رکھ لیتا ہے پھر قبل افطار مجھ پر متعدد بار درود پڑھا کرتا ہے تو خدا اُس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور اُس کی روزی میں برکت دیتا ہے اور جبرئیلؑ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ خدا تعالیٰ اس مہینے میں رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے حضرت

ع صحیح روایات ان جیسے فضائل کا ثبوت نہیں ملتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ شعبان کو شعبان کیوں کہتے ہیں ہم لوگوں نے عرض کیا خدا اور رسول زیادہ جاننے والے ہیں آپ نے فرمایا اس لئے کہ رمضان کے لئے اس میں خیر کثیر کے بہت سے شعبے نکل پڑتے ہیں اور انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں آپ نے فرمایا کہ شعبان کے ۔

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تمام مہینوں پر رجب کی ایسی فضیلت ہے جیسے قرآن کی تمام کلاموں پر اور باقی مہینوں پر شعبان کی ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تمام انبیاءؑ پر اور رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسے خدا کی فضیلت اپنی مخلوق پر اور نیز انسؓ سے مروی ہے جو شعبان میں ایک روزہ رکھتا ہے خدا اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور وہ جنت میں یوسفؑ کا رفیق ہوگا اور خدا اس کو ایوبؑ اور داؤدؑ کا سا ثواب عنایت فرمائیگا اور اگر اس نے پورا مہینہ تمام کر لیا تو خدا اس پر سکرات موت کو آسان کر دیگا اور قبر کی تاریکی اور منکر و نکیر کی دہشت اس سے دور رکھے گا اور قیامت میں اس کی عیب پوشی فرمائیگا۔ بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے پاس جبرئیلؑ نصف شعبان کی شب کو آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے میں نے پوچھا یہ کیسی رات ہے انھوں نے جواب دیا یہ ایسی رات ہے کہ خدا اس میں رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور سوائے مشرک کے سب کو بخشدیتا ہے مگر ہاں جو ساحر یا کاہن یا زنا پر اصرار کرنے والا یا شرابی ہو اسے نہیں بخشتا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نصف شعبان کی شب کو خدا اپنے بندوں پر نظر کرتا ہے سوائے مشرک اور اس شخص کے جو اپنے مسلمان بھائی سے کینہ رکھے اور اسے چھوڑ کر اپنی ساری خلق کو بخشدیتا ہے ۔

فائدہ : کسی عذر شرعی سے تین دن سے زیادہ بھی کسی مسلمان سے بات چیت چھوڑ دینا بُرا ہے اور کتاب البرکۃ میں ہے کہ نصف شعبان کے روز جن، پرندے، درندے اور سمندر کی مچھلیاں روزہ رکھتی ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب نصف شعبان کی شب ہوا کرے تو شب بیداری کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے سن لو کون استغفار کرتا ہے کہ میں اسے بخشدوں سن لو کون کس مصیبت میں مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا کروں سن لو کون روزی مانگتا ہے کہ میں اسے روزی دوں کون ایسا ہے ۔ یہاں تک فجر ہو جاتی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص شب عید اور شب نصف شعبان کو روزہ رکھتا ہے یعنی شب بیداری کرتا ہے اس کا قلب جسدن اور قلب مردہ ہوں گے نہ مریگا اور اقناع میں مذکور ہے کہ جبرئیلؑ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب برأت میں نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شب میں مجاہدہ کیجئے کیونکہ میں حاجت پوری ہوتی ہے پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدہ فرماتے رہے پھر دوبارہ جبرئیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو بشارت دیدیجئے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مشرک کے سوا آپؐ کی تمام امت کو بخشدیا ہے پھر کہا کہ آپ اپنا سر اٹھائیے آپؐ نے سر جو اٹھایا تو دیکھتے کیا ہیں کہ جنت کے

دروازے اور ایک روایت میں ہے کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور پہلے دروازے پر فرشتہ پکار رہا ہے کہ اس شب میں رکوع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اور دوسرے دروازے پر فرشتہ پکارتا ہے کہ اس شب میں سجدہ کرنے والوں کو خوشخبری ہو اور تیسرے دروازے پر فرشتہ پکارتا ہے کہ اس شب میں دعا کرنے والوں کو خوشخبری ہو اور چوتھے دروازہ پر فرشتہ پکارتا ہے کہ اس شب میں خوف خدا سے رونے والوں کو خوشخبری ہو اور پانچویں دروازہ پر فرشتہ پکارتا ہے کہ اس شب میں بھلائی کرنے والوں کو خوشخبری ہو اور چھٹے دروازہ پر فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی سوال کرنے والا جس کا سوال پورا کیا جائے اور ساتویں دروازہ پر فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے انھوں نے جواب دیا کہ طلوع فجر تک پھر کہا کہ اس شب میں بنی کلب کی بکریوں کے بال کے برابر خدا لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔

حکایت: روض الافکار میں مذکور ہے کہ عیسیٰؑ کا ایک پہاڑ پر گذر ہوا تو انھیں ایک بڑا سفید پتھر نظر پڑا عیسیٰؑ اس کے چاروں طرف پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے خدا تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ عجیب شئے آپ پر ظاہر کروں انھوں نے عرض کی ہاں پس وہ پتھر پھٹ گیا اور اُس میں سے ایک شخص سبز رنگ کا عصا ہاتھ میں لئے ہوئے نکل آیا اور اُس کے پاس ایک انگور کا درخت تھا وہ کہنے لگا کہ مجھے روزآنہ یہ رزق ملتا تھا انھوں نے اس سے پوچھا کہ تو اس پتھر میں کب سے خدا کی عبادت میں مشغول ہے اُس نے جواب دیا کہ چار سو برس سے عیسیٰؑ نے کہا اے رب میرا گمان ہے کہ آپ نے اس سے افضل کوئی مخلوق نہ پیدا کی ہوگی ارشاد ہوا کہ جو شخص امت محمدی میں نصف شعبان کی رات کو دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے وہ اُس کی چار سو برس سے عبادت سے افضل ہے عیسیٰؑ بولے کاش میں امت محمدی میں سے ہوتا۔

فائدہ: شیخ عبدالعزیزؒ دیرینی نے بیان کیا ہے کہ صالحینؒ جن چیزوں کی محافظت کیا کرتے تھے منجملہ اس کے صلوٰۃ التسبیح بھی ہے روض الافکار میں مذکور ہے کہ مناسب یوں ہے کہ اُسے بعد زوال ظہر کے قبل پڑھا کرے اور اس کی کیفیت عکرمہؓ نے بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے آپ نے عباسؓ سے کہا اے میرے چچا کیا آپکو میں عطیہ نہ دوں کیا آپ کے میں کچھ پیش کش نہ کروں کیا میں یہ نہ بتاؤں کہ دس باتیں ہیں اگر آپ کرلیں گے تو خدا آپ کے پہلے پچھلے نئے پرانے قصداً کئے ہوں یا خطاءً چھپے ہوں یا ظاہر سب گناہ بخشدے گا وہ یہ ہے کہ آپ چار رکعتیں اس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں۔ روض الافکار میں مذکور ہے مناسب ہے کہ مسبحات میں سے کوئی سورت ہو یعنی سورۂ حدید یا حشر یا صف یا جمعہ یا تغابن اور قرأت سے فارغ ہو کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار کہیں پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں اسی کو دس بار کہیں پھر سر اٹھا کر دس بار کہیں پھر سجدہ میں دس بار کہیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہیں پھر دوسرے سجدہ میں دس بار کہیں پھر کھڑے ہونے سے پہلے سجدہ سے سر اُٹھا کر دس بار کہیں

اس طرح ہر رکعت میں پچھتّر بار تسبیح ہوئی ترغیب و ترہیب میں مذکور ہے کہ اگر اس کو رات کو پڑھے تو ہر دو رکعت[ع۵] پر سلام پھیرے اور اگر دن کو پڑھے تو اُسے اختیار ہے چاہے ایک ہی سلام سے چاروں رکعتیں پڑھ لے یا دو سلام سے ہاں میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ شب و روز کی نمازمیں افضل یہ ہے کہ دو دو رکعت پر سلام پھیر دیا کرے اور اسی کے احمدؒ اور مالکؒ قائل ہیں کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب و روز کی نماز دو دو کر کے ہے اس کو ابو داؤد نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے اور کتاب البرکۃ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو نصف شعبان کی شب کو بارہ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ دس بار پڑھے تو اس کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کی عمر میں برکت ہوتی ہے۔

لطیفہ ؛ خدا تعالیٰ نے شب برأت کو ظاہر کیا ہے کیونکہ وہ قضا اور حکم الٰہی کی شب ہے اُسی میں اجلیں لکھ لی جاتی ہیں اور اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار راتیں ہیں کہ خدا اُس میں خیر کو بہا دیتا ہے یعنی شب براءت اور شب عید الفطر و عید الاضحیٰ اور شب عرفہ اور شب قدر کو خدا نے مخفی رکھا ہے کیونکہ وہ رحمت اور دوزخ سے آزادی ملنے کی شب ہے پس اُسے مخفی رکھ لیا ہے تاکہ لوگ اُس پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ رہیں نسفیؒ نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے شب قدر کو اس لئے مخفی کیا ہے کہ تاکہ تمام مہینہ بھر لوگ مجاہدہ میں لگے رہیں اور اسی طرح جمعہ کی ساعت اجابت دعا کا معاملہ ہے اور اسمائے حسنیٰ میں سے اپنے اسم اعظم کو مخفی رکھا ہے تاکہ ہم خدا کے تمام نام لے کر دعا کیا کریں اور ولی کو مخفی رکھا ہے تاکہ کسی مسلمان کی حقارت نہ ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مخفی کر دیا ہے اپنی رضا کو اپنی طاعت میں تاکہ طاعت میں سے کوئی شئ حقیر نہ سمجھی جائے اور اپنے غضب کو اپنی معصیت میں تاکہ معصیت میں سے کسی کو کوئی حقیر نہ سمجھے اور اپنے ولی کو اپنی مخلوق میں چھپا دیا ہے تاکہ تم کسی کی تحقیر نہ کرو۔

حکایت ؛ مالک ابن دینارؒ سے اُن کے تائب ہو جانے کا سبب پوچھا گیا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں شراب پیا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی لڑکی تھی جو میرے سامنے سے شراب پھینک دیا کرتی تھی جب وہ دو برس کی ہوئی تو اُس کا انتقال ہو گیا میرے دل کو اُس کا بڑا رنج ہوا جب شب برأت ہوئی تو میں نے دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور ایک بڑا بھاری اژدھا منہ کھولے ہوئے میرے درپے ہے میں اُس سے بھاگا پھر ایک بزرگ کو دیکھا جن سے خوش بو آ رہی تھی میں نے اُن سے کہا خدا آپ کو اپنی پناہ میں رکھے مجھے بچایئے وہ رو دیئے اور کہنے لگے میں تو ضعیف ہو رہا ہوں لیکن ذرا جلدی کرو شاید خدا کسی ایسے کو مقرر کر دے جو تمھیں بچائے میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے جا پہونچا پھر مجھ سے کہا گیا لوٹ میں لوٹ پڑا اور اژدہا میرے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا یہاں تک کہ پھر میرا اُس ضعیف پر گزر ہوا میں نے کہا مجھے بچالے وہ بولا میں تو ضعیف ہو رہا ہوں

ع۵ حنفیہ کے نزدیک چار رکعت نفل کی نیت بھی جائز ہے اس لئے درمیان میں سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ (حبیب)

لیکن اس پہاڑ کی طرف دوڑ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی ودیعتیں ہیں اگر اس میں تمھاری کوئی ودیعت ہوگی تو ابھی تمھاری مدد کرے گی پھر مجھے چاندی کا پہاڑ نظر پڑا جب میں اس کے قریب گیا تو کسی فرشتہ نے پکار کر کہا دروازے کھول دو شاید اس کی کوئی ودیعت تمھارے پاس ہو اور وہ اسے اس کے دشمن سے بچالے پس دروازے کھل گئے دیکھتا کیا ہوں کہ میری لڑکی موجود ہے اس نے داہنے ہاتھ سے تو مجھے پکڑا اور بایاں ہاتھ اژدہے کی طرف بڑھایا اس پر وہ الٹا بھاگ کھڑا ہوا پھر مجھسے کہنے لگی اے میرے باپ کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل خدا کے لئے پست ہو کر رہ جائیں میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو قرآن کو پہچانتی ہے اس نے کہا ہاں پھر میں نے اس سے کہا اچھا اس اژدھے کا حال بتا اس نے جواب دیا کہ یہ تمھاری بداعمالی ہے اور وہ ضعیف تمھارے نیک عمل تھے وہ کہتے ہیں میری آنکھ جو کھلی تو میں سہما ہوا تھا اسی دم میں نے توبہ کی اور خدا سے عہد کیا کہ اب ایسا نہ کروں گا مالک بن دینار کا ۱۳۱ھ ایک سو اکتیس ہجری میں انتقال ہوا ہے اور انس بن مالک کو بھی انھوں نے پایا ہے کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔ **اشعار**

مَا بَالُ دِيْنِكَ تَرْضٰى اَنْ تُدَنِّسَهٗ ÷ وَثَوْبُكَ الدَّهْرُ مَغْسُوْلٌ مِّنَ الدَّنَسِ

تَرْجُوا النَّجَاةَ وَلَمْ تَسْلُكْ طَرِيْقَتَهَا ÷ اِنَّ السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِيْ عَلَى الْيُبْسِ

کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ نصف شعبان کی شب یعنی شب برات کو خدا تعالیٰ جبرئیل کو جنت میں بھیجتا ہے وہ اسے حکم دیتے ہیں کہ آراستہ ہو اور کہتے ہیں کہ آج کی رات خدا تعالیٰ نے آسمان کے ستاروں اور دنیا کے شب و روز کی برابر لوگوں کو آزاد کیا ہے تہذیب الاسماء واللغات میں نووی نے بیان کیا ہے کعب بن ماتع بھی کعب احبار کے نام سے مشہور ہیں خلافت صدیق میں اسلام لائے اور صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے روایتیں کی ہیں اور ان کی کثرت علم اور معتمد ہونے پر اتفاق کیا ہے عطا بن یسار نے کہا ہے شب قدر کے بعد شب برات سے افضل کوئی شب نہیں اور یہ ان شبوں میں سے ہے جن میں دعا قبول ہوتی ہے نووی نے بیان کیا ہے کہ عطا بن یسار تابعین میں سے ہیں اور ان کے باپ یسار ام المومنین میمونہ کے غلام تھے اور شیخ عبدالقادر جیلانی نے بیان کیا ہے کہ شب برات فرشتوں کی عید ہے اور ایسی ہی شب قدر ہے پس ان کی عید رات کو ہوتی ہے کیونکہ وہ سوتے نہیں ہیں اور انسان کی عید دن کو ہوتی ہے اس لئے کہ وہ سوتے ہیں **لطیفہ** شعبان میں پانچ حرف ہیں ش ع ب ا ن، پس شین شرف سے ہے اور عین علو سے اور با بر سے اور الف الفت سے اور نون نور سے پس اس ماہ میں اپنے مسلمان بندہ کے لئے خدا کے یہ عطیات ہیں۔

مسئلہ جس کی عادت نہ ہو اس کو نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر روایت ہے کہ جب نصف شعبان ہو جائے تو روزہ مت رکھو یہاں تک کہ رمضان

لہ تمھارے دین کا کیا حال ہو رہا ہے کہ اس کے آلودہ ہونے پر تو تم راضی ہو اور تمھارے کپڑے ہمیشہ میل کچیل سے دھلے اور صاف رہتے ہیں تم نجات کے تو امیدوار ہو لیکن اس کی راہ کبھی چلے نہیں، اس میں شک نہیں کہ کشتی خشکی پر نہیں چلا کرتی ہے ۱۲

آجائے اور امام مالکؒ استحباب کے قائل ہیں پس اگر کہا جائے کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے رمضان کے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ شعبان سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے ہوں اور اُسی میں ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ تمام شعبان بھر روزے ہی رکھا کرتے تھے پس دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ تمام شعبان بھر سے اکثر شعبان مراد ہے **فائدہ** ؛ توریت میں لکھا ہے کہ جو شعبان میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ پڑھتا ہے خدا اُس کے لئے ہزار برس کی عبادت لکھتا ہے اور اُس کے ہزار برس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں نکلیگا کہ اُس کا چہرہ ماہ چہاردہم کی طرح چمکتا ہوگا اور خدا کے نزدیک وہ صدیق لکھا جائیگا ۔

باب

ماہِ رمضان کی فضیلت

اس میں دو فائدے ہیں۔ **پہلا فائدہ** ؛ میں نے قزوینی کی عجائب المخلوقات میں جعفر صادقؓ کی روایت دیکھی ہے گذشتہ رمضان کی پانچویں اور آئندہ رمضان کی پہلی تاریخ ایک روز ہوا کرتی ہے لوگوں نے اس کا پچاس سال تک امتحان کیا اور صحیح پایا۔ **دوسرا فائدہ** بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو بندہ مومن چاند دیکھ کر خدا کی حمد وثنا کرتا ہے پھر سات بار سورہٴ فاتحہ پڑھ لیتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کو اُس مہینہ بھر شکایت چشم سے عافیت میں رکھتا ہے اور حضرت علیؓ نے کہا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم مہینہ کے شروع میں چاند دیکھا کرو تو تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَكَ وَقَدَّرَ لَكَ مَنَازِلَ وَجَعَلَكَ اٰیَةً لِّلْعَالَمِیْنَ پڑھ لیا کرو تو خدا تم سے فرشتوں پر فخر کرے گا اور فرمائیگا اے میرے فرشتو گواہ رہو میں نے اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کر دیا اور نوویؒ کی اذکار میں ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ

لہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے لئے دین کو خالص کر کے عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ ؎ جمیع حمد خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھے اور تجھے پیدا کیا اور تیرے لئے منزلیں مقرر کیں اور تجھکو عالم والوں کے لئے نشانی بنایا ۱۲ ۔

اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ اور اس کو ترمذی نے وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی کی زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو تین بار فرماتے تھے ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ زمخشری کی ربیع الابرار میں ہے کہ آفتاب کے دیکھنے کے وقت کہنا چاہیئے سُبْحَانَ مَنْ صَوَّرَکَ وَدَوَّرَکَ وَنَوَّرَکَ وَلَوْشَاءَ لَکَوَّرَکَ **مؤلف کہتا ہے** کہ یہاں دوسرا فائدہ اس لئے ذکر کر دیا گیا کہ لوگ رمضان کے چاند دیکھنے کا غیر رمضان سے زیادہ اہتمام کیا کرتے ہیں۔

مسائل۔ پہلا مسئلہ: اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تو نیا چاند دیکھے تو تجھ پر طلاق ہے پھر اُس عورت کو کسی نے چاند نکلنے کی اطلاع دی یا مہینہ ختم ہو گیا تو طلاق پڑجائے گی اگر اُس نے کہا کہ میں نے خود اس کا معائنہ کرنا مراد لیا تھا تو باطناً اُس کا قول مقبول ہوگا اور صحیح روایت کی بنا پر ظاہراً بھی مقبول ہوگا اگر اس عورت کو دکھائی دیتا ہو اندھی نہ ہو اور اگر کہا اگر میں نیا چاند دیکھوں تو تجھ پر طلاق ہے تب بھی ایسا ہی حکم ہے اگر اُسے دکھلائی دیتا ہو اندھا نہ ہو اور دوسری شب کو چاند دیکھنا پہلی شب کے مثل ہے اور غروب سے پہلے دیکھنے کا اعتبار نہیں۔ **دوسرا مسئلہ**: ہر شب کو رمضان کے روزہ کی نیت کرنا واجب ہے اور دونوں اماموں کے نزدیک اُس کا وقت غروب سے لے کر فجر تک ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک غروب سے لیکر زوال تک ہے جیسے شافعیؒ کے نزدیک نفل کا حال ہے اور ایک قول میں نفل روزہ کی نیت بعد زوال بھی درست ہے اور مالکؒ کہتے ہیں کہ شروع رمضان ہی سے ہر شب کی ایک ہی بار نیت کر لینا کافی ہے۔ **تیسرا مسئلہ**: اگر کسی نے رمضان کی پہلی شب میں تمام مہینہ کے روزوں کی نیت کر لی تو پہلے دن کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں اس میں خلاف ہے روضہ میں صحت کی تصحیح کی گئی ہے اور اگر کسی کو شک ہو کہ نیت کی ہے یا نہیں پھر قبل غروب یا بعد غروب یاد آیا تو اُس کا روزہ صحیح ہو جائیگا اور اگر یاد نہ آیا تو قضا واجب ہے اور اگر اس میں شک ہے کہ قبل فجر نیت کی ہے یا بعد فجر تو قضا واجب ہے نیت دل سے ارادہ کرنے کا نام ہے اور لڑکا فجر سے پہلے نیت کے واجب ہونے میں بالغ کے مثل ہے۔ **چوتھا فائدہ**: اگر کوئی شخص بلا ضرورت روزہ نہ رکھے وہ قید کر دیا جائے اور اُسے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں یعنی مفطرات ثلثہ صوم نہ دی جائیں خداتعالیٰ کا ارشاد ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ الآیۃ حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ آدمؑ پر اور اُن کے بعد والوں پر روزے فرض کئے گئے تھے پھر نصاریٰ نے اس میں اور زیادتی کر دی اور بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے گرمیوں سے جاڑے کے دنوں میں اُسے منتقل کر لیا اور وکیع رحہ نے خداتعالیٰ کے قول کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ

۱؎ اے اللہ اس کو ہمارے اوپر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکالیئے میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ ۲؎ خیر اور رہنمائی کا نیا چاند ہے میں اُس پر ایمان لایا جس نے تجھکو پیدا کیا ہے ۱۲

۳؎ وہ پاک ہے جس نے تیری صورت بنائی اور تجھے گردش دی اور تجھے روشن کیا اور اگر چاہتا تو تجھے بے نور کر دیتا۔

۴؎ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے ۱۲

۵؎ کھاؤ پیو خوشگواری کے ساتھ اس کے عوض میں جو تم ایام ماضیہ میں کر چکے ہو ۱۲

کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے ایام صوم مراد ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کیلئے دو فرحتیں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملنے کے وقت اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ماہ رمضان میں مجالس ذکر میں سے کسی مجلس میں حاضر ہوتا ہے خدا اُس کے لئے ہر قدم کے عوض میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور قیامت میں وہ میرے عرش کے نیچے ہوگا اور جو رمضان میں جماعت پر مداومت کرتا ہے خدا ہر رکعت کے عوض میں اُسے نور کا شہر عطا فرمائے گا اور جو اپنے والدین کے ساتھ جو کچھ اسے جڑے ملے اس سے احسان کرے گا خدا اُس کی طرف رحمت اور مہربانی کی نگاہ سے دیکھے گا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں اور جو عورت رمضان میں اپنے خاوند کی رضاجوئی میں لگی رہتی ہے خدا کے نزدیک اُسے مریم اور آسیہ کا ثواب ملتا ہے اور جو کوئی رمضان میں کسی مسلمان کی حاجت پوری کرتا ہے خدا اُسکی دس لاکھ حاجتیں روا کر دیتا ہے اور جو اس میں کسی عیال دار کو خیرات دیتا ہے خدا اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اسکے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اسکے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور بروایت انس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کیلئے چلتا ہے خدا ہر قدم پر اُس کے لئے ستر ستر نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ستر ستر گناہ مٹاتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ جہاں سے چلا تھا وہاں ہی لوٹ آتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک خدا کی ایسی مخلوق بھی ہے جس کو اُس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا کیا ہے کہ لوگ اپنی حاجتوں میں اُن کے پاس گھبرائے چلے آتے ہیں اور وہ لوگ خدا کے عذاب سے امن میں رہنے والے ہیں اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے جو کسی حاجت میں اپنے بھائی کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کے لئے اسے پورا کر دیتا ہے تو خدا اس کے قدم کو اُس دن ثابت رکھیگا جسدن لوگوں کے قدم پھسل جائیں گے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا بندہ کی حاجت روائی میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور سلمان فارسیؓ نے بیان کیا کہ شعبان کے آخر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سُنایا اُس میں آپؐ نے فرمایا اے لوگو ایک بہت بڑا اور مبارک مہینہ جس میں شب قدر ہزار مہینہ سے افضل موجود ہے تمھارے اوپر سایہ انداز ہے خدا نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس میں شب بیداری کرنا تطوع قرار دیا ہے جو اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اُس نے ایک غلام آزاد کیا اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کی جزا جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے سب کو اتنا نہیں ملتا کہ جس سے روزہ دار کا روزہ کھلوایا کریں آپؐ نے فرمایا یہ ثواب تو خدا اسے بھی عطا فرماتا ہے جو ایک چھوارے یا پانی کے گھونٹ یا دودھ کی لسی سے روزہ کھلوا دیتا ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اُس کا اول رحمت ہے اور اوسط مغفرت ہے اور آخر آگ سے رہائی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ماہ رمضان میں کسی روزہ دار کو حلال کمائی سے روزہ کھلوا دیتا ہے تمام ماہ رمضان کی راتوں میں فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت

کیا کرتے ہیں اور جبرئیلؑ اُس کے لئے دعا گوئے رحمت ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ شب قدر میں جبرئیلؑ اُس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

موعظت: احیاء میں امام غزالی نے بیان فرمایا ہے کہ روزے کے تین درجے ہیں عوام کا روزہ تو یہ ہے کہ شکم اور شرمگاہ کو خواہشوں سے روکے رہے اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ گناہوں سے ہاتھ پیروں وغیرہ کو روکے رہے جیسا کہ فضیلؒ نے فرمایا ہے اور خواص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے بچا رہے میں نے رسالہ قشیریہ میں دیکھا ہے کہ بعض کی حالت تھی کہ جب رمضان آتا تھا تو اپنی خلوت گاہ کا دروازہ مٹی سے لسوالیا کرتے تھے اور اُس میں اتنا مُوکا رہنے دیتے تھے جس سے روٹی جا سکے پھر اپنی زوجہ سے کہتے تھے کہ روزانہ ایک روٹی مجھے پھینک دیا کرنا پھر جب رمضان ختم ہو چکتا تھا تب اُس مکان سے باہر نکلتے تھے اور پھر بھی اُن کی زوجہ کو تیسوں روٹیاں اور پانی کا بھرا ہوا لوٹا جیسا رکھا تھا ویسا ہی ملتا تھا۔ **لطیفہ**: ایک بار ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ رمضان میں دن کو اپنی زوجہ سے صحبت کروں گا اُس نے علماء کی جماعت سے اپنی مخلصی کی تدبیر پوچھی سب عاجز رہے امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا اس کو لے کر سفر میں جائے اور حالت سفر میں کہیں صحبت کرے اور اُس پر کچھ نہ ہوگا **مؤلف** رحمہ اللہ **کہتا ہے** ایسا ہی شافعیؒ کے نزدیک حکم ہے اگر طلوع فجر سے پہلے پہلے بستی سے نکل جائے ورنہ اس کو کھانے پینے وغیرہ سے رکے رہنا اور قضا اور ایک غلام کا آزاد کرنا لازم ہوگا اور اگر اُسے غلام میسر نہ ہو تو ساٹھ مسکین کو کھلانا پڑے گا ہر مسکین کو اُس شہر کی غالب خوراک سے ایک مُد دے اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو پے در پے دو مہینے روزے رکھے اور یہی کفارہ زوج اور زوجہ دونوں کی طرف سے ہو جائیگا اور ایک قول کے موافق عورت پر دوسرا کفارہ ہوگا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: میں نے بروایت اسنویؒ کوکب میں دیکھا ہے کہ یہ کہنا مکروہ ہے کہ اس مہر کی قسم جو میرے منہ پر لگی ہے کیونکہ یہ بلا ضرورت روزہ کا اظہار ہے و نیز غیر خدا کی قسم کھانا ہے۔ **مؤلف کہتا ہے** اس علت کے بیان کرنے سے کہ یہ بلا ضرورت روزہ کا اظہار ہے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ رمضان میں یہ کہنا مکروہ نہیں پس سوائے نفل روزے کے اس کہنے میں کراہت نہ ہوگی یا اس لئے کراہت ہوگی کہ یہ غیر خدا کی قسم ہے **دوسرا فائدہ** مکحولؒ نے بیان کیا ہے کہ اہل جنت پر ایک پاکیزہ ہوا چلے گی لوگ کہیں گے اے رب یہ ہوا کیسی پاکیزہ ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ روزہ داروں کے منہ کی ہوا اس ہوا سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے **تیسرا فائدہ**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک میں کہ بلاشک روزہ داروں کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے علماء کا اختلاف ہے کہ یہ حالت دنیا اور آخرت دونوں میں ہے یا فقط آخرت میں ابن صلاحؒ اول کے قائل ہیں کیونکہ اطیب کے کہنے سے روزہ دار کی تعریف کرنا اور اُس کے فعل سے رضامندی ظاہر کرنا مقصود ہے اور یہ دنیا اور آخرت دونوں میں ثابت ہے اور علمائے مشرق و مغرب اسی کے موافق ہیں اور ابن عبد السلامؒ ثانی کے قائل ہیں کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اطیب عند اللہ سے مراد ہے کہ ایسا قیامت میں ہوگا۔

فوائد - پہلا فائدہ: اگر کسی نے زوجہ سے کہا کہ تجھ پر مشرق میں طلاق ہے اور وہ دونوں مغرب میں ہیں تو فی الحال طلاق ہو جائے گی اس کا مقیس علیہ روضہ میں مذکور ہے کہ کسی نے کہا تجھ پر مکہ میں طلاق ہے اور مثلاً وہ دونوں مصر میں ہیں تو فی الحال طلاق پڑتی ہے اسنوی نے طبقات عبادی میں بیان کیا ہے اور اس پر جب تک مکہ میں داخل نہ ہوگی طلاق نہ پڑے گی اور ایسے ہی ہے اگر کہا تجھ پر دھوپ میں طلاق ہے اور وہ دونوں سایہ میں ہیں بخلاف اس صورت کے کہ اگر کہا تجھ پر جاڑے میں طلاق ہے اور ان دونوں پر گرمی کا زمانہ ہے پس جب تک جاڑا نہ آئیگا طلاق نہ پڑے گی **دوسرا فائدہ**: روایت ہے کہ رمضان قیامت میں ایک اچھی صورت میں آکر خدا کے سامنے سجدہ کرے گا تب اس سے کہا جائیگا جس نے تیرا حق پہچانا ہو اس کا ہاتھ پکڑ لے وہ اپنا حق پہچاننے والے کا ہاتھ پکڑ کر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اس سے پوچھا جائیگا تو کیا چاہتا ہے وہ عرض کرے گا اے رب اسے تاج وقار پہنا دیجئے چنانچہ اسے تاج وقار پہنا دیا جائیگا اور جو کچھ اس سے زیادہ اس کی قدر افزائی کیجائے گی اسے خدا ہی جانتا ہے **تیسرا فائدہ**: مجمع الاحباب میں بروایت عبادہؓ بن صامت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب رمضان آتا تھا تو آپ فرماتے تھے اے اللہ رمضان کو میرے سپرد کر دیجئے اور مجھے رمضان کے سپرد کر دیجئے اور اسے مجھ سے بچائیے اور اس کو مقبول بنا دیجئے اور ایک روایت میں ہے اے اللہ ہم کو رمضان سے بچائے رکھیئے اور اس کو ہم سے بچائیے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رمضان سال کا قلب ہے جب وہ درست رہا تو تمام سال درست ہو جاتا ہے اور میں نے کتاب البرکۃ میں مسعودیؒ کی روایت دیکھی ہے جو رمضان کی پہلی شب کو سورۂ فتح پڑھتا ہے اس سال محفوظ رہتا ہے اور خبر میں ہے کہ جب فرشتہ روزہ لے کر خدا کے پاس چڑھ کر جاتا ہے تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے نے تیرا اکرام کیا اور تیری تعظیم کی روزہ کہتا ہے کہ ہاں اے رب مجھے اپنے نفس کے نہایت اشرف مقام میں اس نے اتارا اور مجھے مائدۂ نماز اور تراویح پر ٹھہرایا اور میری خدمت کرنے کھڑا ہو گیا اور حرام سے اپنی دونوں آنکھوں کو بچائے رہا اور کان کو باطل کے سننے سے محفوظ رکھا تو خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آج کے دن میں اسے مقعد صدق میں ذی قدرت بادشاہ کے پاس اتاروں گا **چوتھا فائدہ**: خدا تعالیٰ نے سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کا طول ہزار برس کا ہے اور اس کے ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ہزار چہرے ہیں ہر چہرہ میں ہزار منہ ہر منہ میں ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان کے ہزار گیسو ہیں اور ہر گیسو میں ہزار موتی ہیں ہر موتی میں ہزار نور کے دریا ہیں اور ہر دریا میں نور کی مچھلیاں ہیں ہر مچھلی کا طول سو برس کا ہے ان کی پشت پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے جب وہ فرشتہ تسبیح پڑھتا ہے تو اس کی خوش آوازی سے عرش جھومنے لگتا ہے خدا نے اس کو آدمؑ سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا تھا جب شب معراج میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو اس کو سلام کیا اس نے تسبیح میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہ سنا جبرئیلؑ نے اس سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے سلام کرتے ہیں اس پر اس نے دونوں سر پر پھیلا دیئے جس سے زمین و آسمان بھر گئے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ابرو کے بیچ میں بوسہ دے

کر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خوش خبری ہو خداتعالیٰ نے رمضان کی برکت سے آپ کو اور آپ کی امت کو بخش دیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے دو صندوق دیکھے ہر صندوق میں نور کے ہزار ہزار قفل پڑے ہوئے تھے آپؐ نے اس سے ان دونوں صندوقوں کا حال پوچھا تو کہنے لگا ان دونوں میں آپ کی امت میں سے رمضان کے روزہ داروں کے لئے برائت ہے اور میں اس پر گواہ ہوں اس کو نسفیؒ نے نقل کیا ہے۔

پانچواں فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کی پہلی شب کو آسمانوں کے اور جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں پھر اس کی آخر رات تک بند نہیں کئے جاتے اور جو بندہ اس کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو خدا اس کے لئے ہر سجدہ کے عوض میں ایک ہزار اور سات سو نیکیاں درج کرتا ہے اور جنت میں یاقوت سرخ کا گھر اس کے لئے بناتا ہے جس میں ستر ہزار دروازے ہونگے ہر دروازے میں سونے کے دو پٹ یاقوت سرخ سے جڑے ہوئے لگے ہوں گے پس جب کوئی رمضان کا اول روزہ رکھتا ہے تو مہینے کے آخر دن تک خدا اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور دوسرے رمضان تک کفارہ ہوجاتا ہے اور ہر دن کے عوض میں جس میں وہ روزہ رکھے گا اسے جنت میں ایک محل ملے گا جس میں ہزار سونے کے دروازے لگے ہوں گے اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک استغفار کرتے رہیں گے رات اور دن کو جو سجدہ کرے گا ہر سجدہ کے عوض میں اسے ایک درخت ملے گا جس کے سایہ میں اگر سوار سو برس تک چلتا رہے جب بھی اسے قطع نہ کر سکے۔

چھٹا فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کے جمعہ کی فضیلت باقی دنوں پر اتنی ہی ہے جتنی کہ رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر ہے اور دوسری حدیث میں ہے جب قیامت ہوگی خدا رضوان کے پاس وحی بھیجے گا کہ میں نے روزہ داروں کو ان کی قبروں سے بھوکا پیاسا نکالا ہے ان کے استقبال میں جنت سے ان کی خواہشیں پوری کردے اور اس طرح ان کا استقبال کر اس وقت رضوان چلا کر کہے گا اے غلمان اور ولدان نور کے طباق لاؤ تو اس کے پاس ستاروں سے بھی زیادہ میوے اور نہایت لذیذ پینے کی چیزیں جمع ہوجائینگی پھر اس سے روزہ دار مردوں اور عورتوں کا وہ استقبال کریں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ گذشتہ ایام میں جو کچھ کر چکے ہو اس کے عوض میں خوب جی بھر کے کھاؤ پیو اور گذشتہ ایام سے روزہ کے ایام مراد ہیں جیسے کہ پہلے بیان ہوچکا۔ **ساتواں فائدہ**: خداتعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کے چار چہرے ہیں اور ایک چہرے سے دوسرے چہرہ تک چار ہزار سال کا فاصلہ ہے ایک چہرہ خدا کا سجدہ کیا کرتا ہے دوسرے سے وہ عرش کی طرف دیکھا کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب امت محمدی میں سے رمضان کے روزہ رکھنے والوں کو بخشدیجئے اور ان پر رحم کیجئے تیسرے سے جنت کی طرف دیکھا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو تجھ میں داخل ہو اس کے لئے بشارت ہے اور چوتھے سے جہنم کی طرف دیکھا کرتا ہے اور کہتا ہے جو تجھ میں داخل ہو اس کے لئے تباہی ہے اس کو نسفیؒ نے ذکر کیا ہے۔ **آٹھواں فائدہ**: خداتعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کا آدھا جسم تاریکی اور آدھا نور سے پیدا کیا ہے اور ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جو آدھا آگ اور آدھا برف کا ہے اور ایک فرشتہ پیدا

کیا ہے جو آدھا سونے اور آدھا چاندی کا ہے اور ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جسکا آدھا بدن ہوا اور آدھا مٹی سے ہے وہ سب امت محمدیؐ کے گناہگاروں پر رویا کرتے ہیں خدا تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے کہ تم تو اُن پر روتے ہو اور وہ ایسے ایسے عمل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کیا آپ نے اُن کو رمضان نہیں عطا کیا ہے ارشاد ہوتا ہے تم نے سچ کہا رمضان میں اُن کے لئے ہر روز پانچ بار میری رحمت ہوتی ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے اگر خدا کو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رمضان اور سورۂ قل ہو اللہ کبھی نہ عنایت کرتا۔ **نواں فائدہ**: ایکبار موسیٰؑ نے پوچھا اے رب آپ نے مجھے ہمکلام ہونیکا شرف بخشا ہے کیا کسی اور کو بھی آپ نے ایسا عطا فرمایا ہے خدا نے انکے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ میرے ایسے بندے بھی ہیں کہ آخر زمانہ میں اُن کو نکالوں گا اور رمضان سے ان کا اکرام کرونگا تو پھر تم سے بھی زیادہ انکو میرا قرب حاصل ہوگا کیونکہ مجھ سے تمھاری گفتگو ہوئی اور میرے اور تمھارے مابین ستر ہزار حجاب تھے اور امت محمدی جب روزہ رکھیگی یہاں تک کہ اُن کے ہونٹھ سفید ہو کر رہ جائیں گے اور رنگ زرد پڑ جائے گا تو اے موسیٰؑ میں اپنے اور ان کے درمیان کے پردے افطار کے وقت اٹھا دوں گا بشارت ہو اُس کو کہ جس کا رمضان میں جگر پیاسا رہے اور اس کے پیٹ میں بھوک لگی ہو اور کعب احبارؓ نے بیان کیا کہ موسیٰؑ کے پاس خدا نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ میں نے اپنے ذمہ لکھ لیا ہے کہ کسی رمضان کے روزہ دار کی دعا رد نہ کروں گا میں آسمانوں اور زمین پرندوں اور چوپایوں کے دل میں ڈالوں گا کہ رمضان کے روزہ داروں کے لئے استغفار کیا کریں **موعظت**: قیامت میں ایک بندہ لایا جائیگا کہ فرشتے اُس کو مار رہے ہوں گے وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سہارا ڈھونڈے گا آپ دریافت فرمائیں گے کہ اُس کا کیا گناہ ہے وہ کہیں گے کہ اس نے رمضان کو پایا تھا پھر بھی خدا کا نافرمان بنا رہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سفارش کرنا چاہیں گے آپؐ سے کہا جائیگا اے محمدؐ اس کا دعویدار تو رمضان ہے آپؐ فرمائیں گے جس کا دعویدار رمضان ہو میں اُس سے بری ہوں۔

لطیفہ: ابن جوزیؒ نے بستان الواعظین میں بیان کیا ہے بارہ مہینوں کی حالت یعقوبؑ کی سی ہے پس جیسے کہ یوسفؑ اُن اولاد میں سب سے زیادہ انھیں محبوب تھے ایسے ہی رمضان سب مہینوں سے زیادہ خدا کو محبوب ہے پس ان میں سے ایک کی دعا سے سب کو خدا نے بخش دیا ہے اور وہ یوسفؑ ہیں ایسے ہی گیارہ مہینے کے گناہ رمضان کی برکت سے بخشدے گا اور میں نے طبقات عیون المجالس میں خدا تعالیٰ کے قول مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کے متعلق دیکھا ہے کہ رمضان کے روزے بھی دس مہینوں کے برابر میں رہے دو مہینے پس خدا ایک مہینہ کے گناہ اپنی رحمت سے بخشدیگا اور ایک مہینہ کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے۔ **حکایت**: ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو مسلمانوں کے سامنے رمضان میں کھاتے ہوئے دیکھا تو اُسے مارا اور کہنے لگا کہ تو نے رمضان میں حرمت مسلمین کو کیوں نہ باقی رکھا پھر اُسی ہفتہ میں اُس کا انتقال ہو گیا شہر کے کسی عالم نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں

ہے اُس سے پوچھا کہ کیا تو مجوسی نہ تھا اُس نے کہا تھا کیوں نہیں لیکن جب میری موت آپہونچی تو خدا نے ماہ رمضان کے احترام کرنے کی وجہ سے مجھے مشرف باسلام کردیا۔

مسئلہ :۔ حائض روزے کی قضا کرے اور نماز کی نہیں بسبب کثرت نماز کے بخلاف روزے کے شرح مہذب میں مذکور ہے کہ حائض سے نماز کا ساقط ہونا عزیمت ہے رخصت نہیں کیونکہ اسے ترک نماز کا حکم ہے رہا روزہ پس چونکہ شرع کو اس کا زیادہ اہتمام مقصود ہے اس لئے اس کی قضا واجب کردی ہے اور عزیمت اور رخصت میں یہ فرق ہے کہ دلیل کے موافق جو حکم ثابت کو اُسے عزیمت کہتے ہیں اور رخصت وہ حکم ہے جو مقتضائے دلیل کے خلاف ہو اور حنفیہ کی کتاب تاتار خانیہ میں ہے کہ حائض پر روزہ کی قضا واجب ہے اور نماز کی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حواؑ کو نماز میں حیض آیا تھا تو انھوں نے اس کے بابت آدم سے پوچھا وہ نہ سمجھ سکے یہاں تک کہ ان کے پاس جبرئیلؑ آئے انھوں نے اُن سے دریافت کیا انھیں بھی نہ معلوم ہوسکا پھر خدا نے اُن کو حکم دیا کہ حواؑ کو ترک نماز کا حکم کریں پھر دوبارہ حالت روزہ میں انھیں حیض آیا اور انھوں نے آدم سے اُس کے متعلق پوچھا انھوں نے نماز پر قیاس کرکے ترک روزہ کا حکم دے دیا خدا نے حکم دیا کہ اُس کی قضاء کا حکم اُن کو دینا چاہیئے آدمؑ نے عرض کی اے رب نماز اور روزہ میں سے ہر ایک عبادت ہے پھر یہ کیسی بات ہے کہ روزہ کی قضا تو ہو اور نماز کی نہ ہو اس پر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں تو تم نے ہم سے رجوع کیا تھا اور روزہ میں تم نے اپنی رائے سے حکم دے دیا تاتار خانیہ میں مذکور ہے کہ اگر نماز یا روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو اُس کی قضا واجب ہے اگر نفل ہو اگر فرض ہو تو نہیں نوویؒ نے روضہ میں کہا ہے کہ اگر دوا پی تھی جس سے حیض آگیا یا حمل ساقط ہوگیا تو قضا نہ کرے اگرچہ حمل کے ساقط ہونے میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قضا نہیں اور اگر کل کے روزہ پر طلاق کو معلق کیا اور وہ حائضہ ہوگئی تو طلاق نہ پڑے گی۔

نوویؒ کی تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ خدا نے حواؑ اور اُن کی بیٹیوں کے لئے حیض کو کفارہ اور ذریعۂ طہارت بنایا ہے اور تفسیر قرطبی میں ہے کہ حواؑ نے جب گیہوں کے درخت میں سے کھالیا پھر جو مصیبت اُن کو پہونچی سو پہونچی اس پر انھوں نے اس درخت کو توڑ ڈالا اُس درخت نے خدا تعالیٰ سے اس کی شکایت کی خدا نے ارشاد فرمایا کہ اپنی عزت کی قسم میں اُن سے اور اُن کی بیٹیوں سے قیامت تک خون بہاؤں گا۔ **فائدہ** :۔ ولی اللہ تقی الدین حصنی نے کتاب تنزیہ السالک میں بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ جو حالت حیض یا نفاس میں اپنی عورت کے پاس جاتا ہے (یعنی صحبت کرتا ہے) تو اُس پر خدا کا غضب شدید ہوتا ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے اُس پر بھی خدا کا غضب شدید ہوتا ہے جو کسی جانور سے صحبت کرتا ہے اس پر بھی خدا کا غضب شدید ہوتا ہے۔

اہم مسائل جن کی حاجت پیش آتی ہے۔

پہلا مسئلہ :۔ عورت نے اپنے پہلے حیض میں دو رنگ یا زیادہ کا خون دیکھا جیسے سیاہ یا سرخ یا زرد پس

شوخ رنگ کا خون حیض ہے اور ہلکے رنگ کا خون استحاضہ ہے بشرطیکہ تین شرطیں موجود ہوں ایک یہ کہ شوخ رنگ کا خون ایک رات دن پے درپے سے کم نہ ہو دوسرے یہ کہ پندرہ دن سے زیادہ نہ ہو تیسرے یہ کہ ہلکے رنگ کا خون اقل طہر سے کم نہ ہو اور وہ پندرہ دن پے درپے ہیں پس اگر ان تینوں میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو جائے گی تو اس کا حیض فقط ایک دن رات کا شمار کیا جائیگا اور قوت کا اعتبار رنگ کے لحاظ سے ہے پس سیاہ سب سے قوی ہے اور گاڑھا پتلے سے اقویٰ ہے پس اگر تمام صفات میں خون برابر ہو تو کثرت کا اعتبار ہے پس کثیر قوی ہے اور قلیل ضعیف ہے اگر خون کثرت میں برابر ہو تو سابقیت کے لحاظ سے ترجیح دی جائے گی پس جو پہلے نکلا ہوگا وہ حیض ہے اور یہ ایسی عورت ہوگی جس کا حیض شروع ہی سے پہچان میں آگیا ہے
دوسرا مسئلہ:۔ ایک عورت نے خون دیکھا شروع حیض اول رمضان سے اس کا ایک رنگ کا ہے مثلاً اگر اس نے کچھ روزہ رکھا تھا سوائے اس دن کے جس میں اُسے خون دکھائی دیا تھا تو وہ دن حساب کر لیا جائے گا پھر اس دن قضا کرے گی یہ ایسی مبتدأۃ عورت ہے جس کا حیض پہچان میں نہیں آیا۔
تیسرا مسئلہ:۔ ایک عورت نے مثلاً تین برس تک پے درپے ایک ہی رنگ کا خون دیکھا اور اس کی عادت اس کے قبل ہر ماہ میں مثلاً پانچ روز کی تھی تو قدر اور وقت کے لحاظ سے اس کی عادت کا اعتبار کیا جائیگا پس اپنے ایام عادت میں رمضان میں کھاتی پیتی رہے گی اور باقی دنوں میں روزہ رکھے گی پس یہ معتادہ غیر ممیزہ ہے یعنی جس کا حیض پہچان میں نہیں آیا۔ **چوتھا مسئلہ**۔ ایک عورت کو عادت تھی لیکن وہ دو یا زیادہ رنگ کا خون دیکھا کرتی تھی تو یہ معتادہ غیر ممیزہ ہے پس قوی خون حیض ہے اور ضعیف استحاضہ ہے بہ لحاظ شروط سابقہ کے۔ **پانچواں مسئلہ**:۔ ایک مستحاضہ عورت ہے یعنی جس کے ہمیشہ خون آیا کرتا ہو اُسے چاہیئے کہ وضو یا تیمم کے قبل اپنی فرج کو وجوباً دھو لیا کرے اور اس پر واجب ہے کہ سوائے رمضان کے دن کے اپنی فرج میں روئی وغیرہ ٹھونس لیا کرے اور اس پر سے پٹی کس لے بشرطیکہ اُسے خون کی وجہ سے تکلیف نہ ہو پھر نماز کے وقت وضو کرے اور جلدی پڑھے اور اگر وہ کسی مصلحت سے نماز کو مؤخر کرے مثلاً پردہ یا جماعت کے انتظار میں تو کوئی نقصان نہیں اور اگر اس کے سوا کسی وجہ سے مؤخر کرے تو جو وضو وغیرہ پہلے ہو چکا ہے اس کا اعادہ واجب ہے اگر وضو کے بعد یا درمیان میں یا تیمم کے بعد خون رک جائے لیکن رُک جانے کے بعد پھر آجانے کی اُسے عادت نہ ہو یا عادت ہو لیکن رُکے رہنے کا اتنا زمانہ ہو جس میں وضو اور اس نماز کی گنجائش ہو جس کے لئے وضو کیا ہے تو وضو کا اعادہ واجب ہے اس لئے کہ احتمال ہے کہ اس مرض سے شفا ہو گئی ہو اور اصل یہی ہے کہ خون دوبارہ نہ آئے اور اس لئے کہ نماز کمال کے ساتھ اپنے وقت پر واقع ہو سکتی ہے **چھٹا مسئلہ** ایک عورت کا نفاس سات دن سے متجاوز ہو گیا تو اس کی عادت کی طرف رجوع کریں گے اگر اس کی کوئی عادت ہو گی مثلاً اس کے بیشتر اس کے لڑکا ہو چکا تھا یا مثلاً اُس کو دس دن تک نفاس آنے کی عادت تھی اور اس نے مختلف رنگ کا خون دیکھا پس اقویٰ نفاس ہے بشرطیکہ

ساٹھ دن سے زائد نہ ہو اور ضعیف استحاضہ ہے اور نفاس میں ضعیف منضبط نہیں ہے بخلاف حیض کے کہ اس کا ضعیف اقل طہر سے منضبط ہے اور وہ پندرہ دن ہیں اور اگر نفاس ساٹھ دن سے متجاوز ہو جائے تو ظاہر روایت میں اس کا نفاس ہے اور جس کی عادت یاد نہ رہی ہو وہ متحیرہ ہے اور اس کا حکم ماسبق سے معلوم ہو چکا۔

لطیفہ:- میں نے عیون المجالس میں خدا تعالیٰ کے قول السائحون کے متعلق دیکھا ہے کہ بعض کے نزدیک اس سے روزہ دار مراد ہیں کیونکہ سائح یعنی سیاحت کرنے والا جب کسی پاکیزہ شہر کو دیکھتا ہے تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور ایسا ہی روزہ دار جب کوئی پاکیزہ مکان جنت میں دیکھے گا تو اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا

موعظت:- بلقینی رحمۃ فوائد علی القواعد میں اوزاعیؒ سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ قضاء رمضان میں تین ہزار دن ضروری ہیں اور سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا ہے کہ ہر روز کے عوض ایک مہینہ روزہ رکھنا واجب ہے اور یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب عناداً روزہ نہ رکھا ہو ورنہ اس پر سوائے اس دن کی قضا کے اور کچھ نہیں اگر وہ دن اثنار رمضان میں ثابت ہو جائے اور اول یوم الشک میں صرف اس احتیاط کی وجہ سے کہ شاید رمضان میں سے اس دن کا ہونا ثابت ہو جائے کھانے پینے وغیرہ سے باز رہنا واجب نہیں بلکہ روزہ کی نیت کرنا حرام ہے پس اگر کوئی سمجھدار کھانے تو اس پر انکار نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ انکار اس وقت کرنا صحیح ہوتا جب اس پر اتفاق ہو جاتا اور اس کے کرنے والے کو اس کی حرمت کا اعتقاد ہوتا۔

دو فائدے۔ پہلا فائدہ:- حدیث میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب مومن ماہ رمضان میں بیدار ہوتا ہے اور پڑا کروٹیں بدلتا ہے اور ذکر خدا میں لگا رہتا ہے تو اس سے فرشتہ کہتا ہے کہ اٹھ خدا تجھ پر رحم کرے پس جب وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اس کا بچھونا اس کے لئے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اس کو جنت کے بلند بچھونے عطا فرما اور جب اپنے کپڑے پہنتا ہے تو وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں اے اللہ اس کو جنت کے جوڑے عطا فرما اور جب وہ جوتا پہنتا ہے تو وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے اے اللہ اس کے قدم پل صراط پر ثابت رکھیو اور جب برتن لیتا ہے تو وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اس کو جنت کے آبخورے عطا فرما اور جب وضو کرتا ہے تو پانی اس کے لئے دعا کرتا ہے اے اللہ اس کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک وصاف کر دے اور اگر خدا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے بیت اللہ دعا کرتا ہے اے اللہ اس کی لحد کو منور کر دے اور اس پر اس کی قبر کشادہ کر دے اور خدا اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندے تیری جانب سے دعا ہے اور ہماری جانب سے قبولیت ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ رمضان میں خدا سے سوال کرنے والا نامراد نہیں رہتا ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے اور اس کی سانسیں تسبیح ہیں اور اس کی دعا مقبول ہے اور اس کے گناہ بخشے ہوئے ہیں اور اس کے عمل دوچند ہوتے ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو رمضان کا روزہ ایمان یعنی تصدیق اور احتساب یعنی خلوص کے ساتھ رکھتا ہے خدا اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے علماء نے کہا ہے کہ قیام رمضان سے نماز تراویح مراد ہے اور اس کو

صلوٰۃ جامعہ بھی کہتے ہیں اگر جماعت سے پڑھی جائے اور اس کی بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور سنت تراویح کی نیت کرے یا قیام رمضان کی اور عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سے اس کا وقت ہے ۔۔۔۔۔

دوسرا فائدہ :- اگر کسی نے تراویح پڑھنے والے کے پیچھے عشا کی نیت باندھ لی اور جب اُس نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو عشا کو پورا کرنے کھڑا ہو گیا پس اس کو تراویح پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کرنا صحیح مذہب پر جائز[عـہ] ہوگا اس کو شرح مہذب میں بیان کیا ہے روضہ میں مذکور ہے ، اولیٰ یہ ہے کہ عشا تنہا پڑھے اگر تراویح کی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے تو صحیح نہیں[عـہ] اس کو روضہ میں فتاویٰ قاضی حسینؒ سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور اسی کو برقرار رکھا ہے رد نہیں کیا پھر فتاوی میں بیان کیا ہے کہ اگر ظہر سے پہلے یا بعد یا قبل عصر کے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے تو کافی ہے اور بیان کیا ہے رافضی لوگ تراویح نہیں پڑھتے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس کے باعث عمر رضی اللہ عنہ ہوئے ہیں کیونکہ انھوں نے اہتمام کیا تھا اور تیمم نہیں کرتے کیونکہ اُس کا سبب عائشہؓ ہیں اور ثعلبیؒ نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک مرغزار پیدا کیا ہے اُس میں فرشتے ہیں جو سوائے شبہائے رمضان کے کبھی زمین پر نہیں اُترتے تراویح پڑھنے والوں کے لئے دعا میں لگے رہتے ہیں ۔

مسائل ۔ پہلا مسئلہ :- تیمم کی اجازت تمام امتوں میں سے صرف اسی امت کے لئے ہے اور اُس کے دو سبب ہیں ایک پانی کا نہ ملنا اگرچہ مختصر سفر ہو یا کوئی مقیم ایسے مقام پر ہو جہاں پانی نہ ملتا ہو دوسرا یہ کہ پیاس بجھانے کے لئے پانی درکار ہو خواہ اپنے لئے یا اپنے رفیق کے لئے یا کسی محترم حیوان کے لئے اگرچہ آئندہ چل کر پیاس کا اندیشہ ہو **دوسرا مسئلہ** :- جو شخص جاڑے کی وجہ سے تیمم کرے اُسے قضا کرنا چاہیئے یا کسی مرض کی وجہ سے تیمم کرے جس میں مطلقًا پانی کا استعمال نہ کر سکتا ہو جیسے کہ چیچک جب سارے بدن میں یا اعضائے تیمم میں نکل آئے تو قضا نہیں یا کسی عضو میں مرض ہو لیکن اُس کے اوپر کوئی چھپانے والی شئے نہ ہو تو قضا نہیں اور اگر کسی شئے سے وہ عضو چھپا ہوا در اعضائے تیمم میں سے ہو یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ تو قضا واجب ہے ۔

تیسرا مسئلہ :- تیمم کے دو ضرب ہیں ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھوں کے لئے مٹی پر ہو یا کسی ایسی شئے پر جس پر ظاہر غبار ہو اگرچہ کتّے کی پشت ہی پر ہو پہلی ضرب مارنے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں فرض نماز کے درست ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر چہرے پر مسح کرے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھ کے لئے ہے اور اس میں انگوٹھی کا اُتارنا واجب ہے اور کبھی تیمم وجوبًا متعدد ہوتا ہے اس طرح پر کہ اس کے ہاتھ پیر میں زخم ہو پھر تیمم سے سوائے ایک فرض کے نہ پڑھے اور ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ دو یا زیادہ فرض جتنی چاہے پڑھے اور اور نفل اور نماز جنازہ جس قدر چاہے بالاتفاق پڑھ سکتا ہے اور جو شخص پانچوں فرض میں سے کسی کو بھول گیا ہو اُس کو سب کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے ۔

فوائد ۔ پہلا فائدہ :- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا یوں ارشاد ہے کہ وہ بندہ

عـہ حنفیہ کے نزدیک ناجائز ہے ۔ عـہ حنفیہ کے نزدیک جائز ہے ۔

مجھے سب سے زیادہ محبوب جو سب سے جلد افطار کیا کرتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین چیزیں خدا کو پسند ہیں جلدی افطار کرنا سحری دیر کر کے کھانا اور نماز میں ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک کہ افطار جلد کیا کریں گے امام احمدؒ نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ جب تک سحری دیر کر کے کھاتے رہیں گے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب کبھی نہیں پڑھی یہاں تک کہ پہلے افطار نہ کر چکے ہوں یعنی بے افطار کئے ہوئے آپ نے نماز مغرب کبھی نہیں پڑھی اور یہود و نصاریٰ افطار بہت دیر میں کیا کرتے ہیں اور سحری نہیں کھاتے ۔ **دوسرا فائدہ**: مسنون ہے کہ افطار کے وقت اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ[۱] پڑھے اور نسائی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی[۲] **تیسرا فائدہ**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو اسے چھوارے سے افطار کرنا چاہئے کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کرلے کہ وہ پاک کرنے والا ہے ۔ رویانی نے بیان کیا ہے کہ جو چھوارے سے افطار کرتا ہے اس کی نماز بڑھا کر چار سو نماز کے برابر کر دی جاتی ہے اور بیان کیا ہے کہ مجھے اس بارہ میں ایک صحیح الاسناد حدیث حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ملی ہے کہ اگر چھوارہ نہ ملے تو شیرینی سہی ۔ **چوتھا فائدہ** حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے اور نیز آپ نے فرمایا ہے کہ بے شک خدا اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجا کرتے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمام سحری برکت ہے پس اسے چھوڑا نہ کرو اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لیا کرو اور نیز آپ نے فرمایا ہے کہ خدا سحری کھانے والوں پر رحم کرتا ہے ۔ **پانچواں فائدہ**: رمضان میں پانچ حرف ہیں را سے مقربین کے لئے رضائے الٰہی اور میم سے گنہگاروں کے لئے مغفرت خداوندی اور ضاد سے طاعت کرنے والوں کے لئے خداوندی ضمانت اور الف سے متوکلین کے لئے الفت خداوندی اور نون سے صادقوں کے لئے نوال اور عطائے الٰہی کی طرف اشارہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جبرئیل آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمین والوں کے لئے امان ہیں اور رمضان آپ کے امتیوں کے لئے امان ہے اور رمضان کا نام رمضان اس لئے ہے کہ رمضان کے معنی گرمی کی شدت کے ہیں اور وہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے ۔ **چھٹا فائدہ**: اگر کہا جائے کہ رمضان تیس دن کیسے ہو گیا جواب یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تھا آپ نے فرمایا اس لئے کہ آدم نے جب درخت میں سے کھا لیا تھا تو ان کے شکم میں تیس روز تک کھانا باقی رہا تھا اس لئے خدا نے ان کی اولاد پر

---

[۱] اے اللہ آپ ہی کے لئے میں نے روزہ رکھا اور آپ ہی کی دی ہوئی روزی سے افطار کیا ۱۲ [۲] پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ ۔

تیس دن تک بھوکا رہنا فرض کر دیا اس کو ابوالیث سمرقندیؒ نے بیان کیا ہے ۔ مولفؒ کہتا ہے کہ کبھی کبھی بعض شخصوں کو اکتیس روزے رکھنا پڑتے ہیں مثلاً دمشق والوں نے پنجشنبہ کو رمضان کا چاند دیکھا تو اُن کی عید شنبہ کو ہو گی لیکن ایک شخص وہاں سے شہر صفد رکو چلا آیا اور اسے معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگوں نے جمعہ کو چاند دیکھا ہے تو اُن کی عید یکشنبہ کو ہو گی پس اُن کے ساتھ اُسے شنبہ کا روزہ اور رکھنا پڑیگا کیونکہ اس وقت اُس کے لئے اس شہر کا اعتبار ہو گا جہاں وہ اب گیا ہے نہ اُس شہر کا جہاں سے وہ آیا ہے ۔

ساتواں فائدہ :- روزہ کا ایک یہ بھی شرف ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف نسبت کر کے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اُس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ غیر خدا کے لئے رکھنا درست نہیں اور ابن عیینہ نے کہا ہے کہ سارے مظالم تمام اعمال سے محو کئے جائیں گے سوئے روزہ کے خدا کی طرف سے جو مظالم رہ جائیں گے اُس کا خود ذمہ دار ہو جائیگا اور اس کی وجہ سے جنت میں اُسے داخل کر دیگا قاضی ابوبکرؒ بن عربی نے بیان کیا ہے روزہ دار قیامت میں آئیگا اور اُس کے اوپر لوگوں کے مظالم ہوں گے اس سے بدلہ لیا جائیگا اور مظلوم کے گناہ اُس کے سر ڈالے جائیں گے روزہ اس کی طرف سے مدافعت کرے گا پس اصحاب مظالم کے گناہ نہ تو انھیں ضرر پہونچائیں گے کیونکہ اُن سے جُدا ہو چکے ہونگے اور نہ روزہ دار کو ضرر پہنچا سکیں گے کیونکہ روزہ ان کو اس سے دفع کر دیگا اور قرطبیؒ نے اس کو حسن کہا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمھارے پاس ماہ رمضان ماہ مبارک آیا ہے خدا نے اُس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اُس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ۔

آٹھواں فائدہ :- حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رمضان کا روزہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتا ہے بے صدقۂ فطر کے اوپر نہیں اٹھایا جاتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ صدقۂ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور حسن بصریؒ اور سعید بن مسیبؓ نے بیان کیا ہے کہ صدقۂ فطر اُسی پر واجب ہوتا ہے جس نے روزہ رکھا ہو اور نماز پڑھی ہو اور تمام علماء نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے اگرچہ شب عید میں غروب سے پہلے ہی پیدا ہوا ہو یا کسی عورت سے نکاح کر لیا ہو یا غلام خریدا ہو پس اگر بعد غروب اُسے رجعی طلاق دی تو مرد پر اُس عورت کا فطرہ واجب ہے اور اگر طلاق بائن دی تو نہیں سوائے اس صورت کے کہ وہ حاملہ ہو اور صدقۂ فطر اُسی شہر کے فقرا کو دینا چاہیئے جہاں کہ وہ لوگ رہتے ہیں جن کی طرف سے کہ صدقہ دیا گیا ہے اُس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً خاوند صفد میں تھا اور اس کی زوجہ دمشق میں تو دمشق فقیروں کو دیا جائیگا اگرچہ ایک ہی فقیر کو دیا جائے (شافعیؒ کے نزدیک) جیسا کہ شیخ ابو اسحٰقؒ شیرازی نے اختیار کیا ہے اور غالب خوراک شہر سے ایک صاع اس کی مقدار ہے اور ایک صاع معتدل ہتھیلیوں والے شخص کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر چار لپ کے برابر ہوتا ہے اس کو ابن ملقنؒ نے نقل کیا ہے اور گیہوں سب سے

افضل ہے اور ابو حنیفہؒ نے قیمت دینا بھی جائز رکھا ہے اور اُن کے نزدیک عمدہ تفصیل ہے کہ اگر غلہ ارزاں ہو تو قیمت دینا بہتر ہے ورنہ غلہ ہی دے چاہیے آٹا ہی کیوں نہ ہو اگر زوجہ نے بلا اجازت خاوند صدقۂ فطر نکالا تو جائز ہے ایسے ہی اگر اولاد دلے اپنے والد کی اجازت کے نکالے لیکن غلام بلا اجازت اپنے مولیٰ کے نہ نکالے اور زوجہ اپنے خاوند سے صدقۂ فطر نکالنے کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ صدقۂ فطر اسی پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو اور شافعیؒ قائل ہیں کہ جس کے پاس عید کی شب اور روز میں اس کے اور ان لوگوں کے کھانے کو ہے جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے اس پر واجب ہے بشرطیکہ بقدر صدقۂ فطر زائد بھی اس کے پاس ہو اور اگر اُن سب کے کھانے سے زائد نہ ہو تو واجب نہیں۔ **نواں فائدہ**: صدقۂ فطر شروع رمضان ہی سے نکال دینا جائز ہے لیکن واجب اول شب عید ہی سے ہوتا ہے اور صبح تک اس کی تاخیر مستحب ہے۔

باب

شبِ قدر کی فضیلت

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ[1] یعنی قرآن سب کا سب لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اترا ہے پھر بیت العزت میں رکھ دیا گیا پھر جبرئیلؑ تھوڑا تھوڑا کر کے تیئیس برس میں لاتے رہے سب سے پہلے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ اتری اور سب سے آخر آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ[2] ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اتری ہیں نے طبقات ابن السبکی میں امام احمد بن اسمٰعیل قزوینی کی روایت دیکھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بعد سات روز اور زندہ رہے اور امام رافعیؒ نے کہا ہے کہ امام احمدؒ اس کے بعد سات روز زندہ رہے تھے ابن ابی حمزہؒ کی شرح بخاری میں کسی کی روایت میں نے دیکھی ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے اقرأ نازل ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ سورۂ مدثر پہلے نازل ہوئی اور دونوں قولوں میں تطبیق یہ ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے اقرأ نازل ہوئی اور لوگوں کو ڈرانے کا حکم سب سے پہلے مدثر میں نازل ہوا ہے اگر کہا جائے کہ پہلے پہل قم فانذر تو فرما دیا لیکن بشارت کا ذکر نہیں کیا حالانکہ

[1] بلا شک ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا ہے ۱۲ [2] اُس دن سے ڈرو جس میں خدا کی طرف رجوع کئے جاؤ گے پھر نفس نے جو کچھ کیا ہو پورا پورا بھر پائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشیر و نذیر دونوں ہیں جواب یہ ہے کہ بشارت تو اُس کے لئے جو اسلام میں داخل ہو جائے اور اس آیت کے نزول کے وقت کوئی اسلام میں داخل نہ ہوا تھا قرطبیؒ نے کہا ہے کہ توریت چھٹی رمضان کو اُتری تھی اور انجیل تیرھویں رمضان کو اور ابراہیمؑ کے صحیفے پہلی رمضان کو ابن عمادؒ نے کہا ہے کہ اس آیت سے اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ رات دن سے افضل ہے اور رات کے ہزار مہینوں سے افضل ہونے کے معنی میں اختلاف ہوا ہے ہزار مہینوں کے تراسی برس چار مہینے یا تیس ہزار دن و رات ہوتے ہیں ابن عبدالسلامؒ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ اس میں ایک نیکی اور کسی وقت کی ہزار نیکیوں سے افضل ہے۔

ابن مسعودؓ نے کہا ہے کہ شب قدر میں شب بیداری کی نیت محرم کی پہلی شب سے لے کر آخر سال تک کرے تو کسی نہ کسی شب یقیناً شب قدر مل ہی جائے گی اور نوویؒ نے کہا ہے کہ جس کو خدا نے اس سے اطلاع دی ہو سو لئے اس کے کوئی فضیلت نہیں حاصل کر سکتا ماوردیؒ نے بیان کیا ہے جو شخص اُسے دیکھے اُسے چھپانا واجب ہے اور بہتیرے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اُس میں عمل کرنا ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے کہ جن میں شب قدر نہ ہو اور کعبؓ احبار نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح بادشاہ تھا خدا نے اس کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اُس سے کہو کہ کوئی تمنا کرے اُس نے کہا کہ میری یہ تمنا ہے کہ میں خدا کی راہ میں اپنے مال اور اولاد سے جہاد کروں پس خدا تعالیٰ نے اُس کو ہزار لڑکے عنایت فرمائے ایک لڑکے کو بھیجتا تھا اور وہ جہاد کر کے شہید ہو جاتا تھا پھر دوسرے کو بھیجتا تھا وہ بھی شہید ہو جاتا تھا اسی طرح ہزار مہینہ میں سب کے سب قتل ہو گئے پھر بادشاہ خود جہاد کرنے نکلا اور خود بھی مقتول ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اس کی سی فضیلت کوئی نہیں پا سکتا تو خدا نے یہ سورت نازل فرمائی اور واقدیؒ کا بیان ہے کہ مدینہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی ہے اور نجم الدین نسفی رحمہ نے بیان کیا ہے کہ مکہ میں پچاسی سورتیں نازل ہوئی تھیں اُن میں سے پہلی فاتحہ ہے اور آخر وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ہے اور مدینہ میں اُنتیس سورتیں نازل ہوئی تھیں جن میں سے پہلے بقرہ ہے اور آخر مائدہ ہے اور ابو بکرؒ وراق نے بیان کیا ہے کہ سلیمانؑ کا ملک پانچسو مہینہ (کی مسافت کا) تھا اور ذو القرنین کا ملک بھی پانچسو مہینہ (کی مسافت کا) تھا پس خدا نے اس شب کے عمل کو اُن دونوں کے ملک سے بہتر بنایا ہے اور میں نے روض الافکار میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے چار شخص اسی برس تک خدا کی عبادت کرتے رہے چشم زدن کے لئے بھی کبھی نافرمانی نہیں کی اُن کے اصحاب کو اس سے تعجب ہوا پھر جبرئیلؑ یہ سورت لائے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ خوش ہو گئے اس کی تعیین میں اختلاف ہوا ہے اکثر ستائیسویں رمضان کے قائل ہیں جو شخص اس شب میں چار رکعتیں پڑھتا ہے اس طرح سے کہ فاتحہ اور اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک بار اور قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ بار پڑھے تو خدا اُس پر سکرات موت کو آسان کرتا ہے اور اُس سے عذاب قبر دور رکھتا ہے اور نور کے چار ستون عطا فرماتا ہے کہ ہر ستون پر ہزار قصر ہوں گے شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ میرے نزدیک سب سے قوی روایت یہ ہے کہ اکیسویں شب

شب قدر ہے اور صاحب تنبیہ نے کہا ہے کہ عشرۂ اخیرہ میں منحصر نہیں ہے اور رافعیؒ نے اس سے انکار کیا ہے۔
اور میں نے صاحب التنبیہ رحؒ کی روایت دیکھی کہ لیلۃ القدر میں نو حرف ہیں اور خدا نے تین بار اس کو ذکر کیا ہے
پس تین کو نو سے ضرب دینے سے ستائیس حاصل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب کو ہے اور
اسی کے ابن عباسؓ بھی قائل ہیں اور اسی طرح استدلال کیا ہے کہ خدا نے سات آسمان اور سات زمینیں اور
سات سمندر اور سات روز پیدا کئے ہیں اور ہم کو سات چیزوں سے پیدا کیا ہے اور سات چیزوں سے رزق دیا ہے
چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا الآیۃ اس سے گیہوں اور جو مراد ہیں اور ان دونوں کی فضیلت
باب امانت میں عنقریب آتی ہے وَعِنَبًا سے انگور مراد ہے اور اس کا ذکر بھی آتا ہے اور وَقَضْبًا سے بالس مراد ہے
حَدَائِقَ غُلْبًا سے باغ مراد ہیں جس میں بڑے بڑے درخت ہوں اور فَاكِهَةً سے انجیر وغیرہ مراد ہے اور اَبًّا
سے چوپایوں کے کھانے کی گھاس مراد ہے اور ہم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور یہ سب عنقریب
باب الامانۃ میں آتا ہے۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: خدا نے عالمین میں سے نوح پر سلام بھیجا ہے پچاس برس کم ہزار برس کفار میں رہنے
کے بعد ان کو کافروں پر فتحیابی کا وارث بنایا تھا مقاتلؒ نے بیان کیا ہے کہ جب وہ سو برس کے تھے تو رسول
ہوئے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس اور زندہ رہے خدا تعالیٰ نے موسیٰؑ پر سلام بھیجا اور ان کو دریا میں سلامتی
کا وارث بنایا اور خدا نے عیسیٰؑ پر سلام بھیجا اور احیاء موتی کا انھیں وارث بنایا اور خدا نے ابراہیمؑ پر سلام
بھیجا اور ان کو آگ سے نجات پانے کا وارث بنایا اور خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا اور آپ کو
شفاعت کا وارث بنایا اور آپ کی امت پر شب قدر میں سلام بھیجا اور ان کو رحمت کا وارث بنایا۔

دوسرا فائدہ: خدائے تعالیٰ شب قدر میں فرماتا ہے اے جبرئیلؑ طاہر اے میکائیلؑ ذاکر اے اسرافیلؑ راکع
فرشتوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والوں کو چن لو اور گنہگاروں کی زیارت کرنے جاؤ پس ان میں سے ہر ہر
فرشتہ کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور ان کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں لواء الحمد اور لواء المغفرۃ
اور لواء الکرم اور لواء الرحمۃ پھر ہر آسمان والوں یہاں تک کہ جنت کی حور عین تک کو سنائی دیتا ہے پھر سب کہتے
ہیں اے رضوان یہ کونسی رات ہے وہ جواب دیتا ہے کہ بیشی کی رات ہے تمہارے خاوند تم پر پیش ہوں گے اس
کے بعد حجاب اٹھتا ہے اور وہ اپنے اپنے خاوندوں کو دیکھتی ہیں پھر فرشتے اترتے ہیں اور حضرت محمد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر لواء المغفرت کو کھڑا کرتے ہیں اور لوائے رحمت کعبہ کے اوپر اور لوائے کرامت بڑے
پتھر کے اوپر اور لوائے حمد آسمان اور زمین کے درمیان کھڑا کرتے ہیں پھر کوئی گھر جس میں مسلمان مرد ہو یا عورت
ایسا نہیں رہتا جس میں فرشتہ داخل نہ ہوتا ہو پس جو بیٹھا ہوتا ہے فرشتہ اس کو سلام کرتا ہے اور جو ذاکر ہوتا
ہے اس کو جبرئیلؑ سلام کرتے ہیں اور جو نماز پڑھتے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ان پر سلام نازل فرماتا ہے۔ تیسرا فائدہ
عیون المجالس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ایک بار گذرا کہ خدا میری امت کے

ساتھ کیا معاملہ کریگا اس پر خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ امت کا غم کب تک اٹھایا کریں گے میں جب تک ان کو انبیاء کے درجے دنیا میں نہ دے لوں گا دنیا سے نہ نکالوں گا کیونکہ انبیاءؑ کا درجہ یہ ہے کہ اُن پر فرشتے وحی لاتے ہیں اور انھیں میرا سلام پہنچاتے ہیں پس ایسے ہی شب قدر میں آپ کی امت پر فرشتے نازل ہوں گے اور میرا سلام اور رحمت پہونچائیں گے ۔ کعب احبارؓ بیان کرتے ہیں جو صدق کے ساتھ شب قدر میں تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھتا ہے تو خدا ایکبار کے عوض میں اس کی مغفرت فرماتا ہے ایک بار کے عوض میں اُسے دوزخ سے نجات دیتا ہے اور ایک بار کے عوض اسے جنت میں داخل کرتا ہے ۔ **چوتھا فائدہ ؛** حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو شخص عشا کے بعد شب قدر میں سات بار اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ پڑھتا ہے تو خدا اس کو ہر بلا سے عافیت میں رکھتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں اور جو جمعہ کے دن نماز سے پہلے تین بار اسے پڑھتا ہے تو اس دن جتنے نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں سب کے برابر اس کے لئے نیکیاں لکھتا ہے اور وضو کے بعد اس کے پڑھنے کی فضیلت کا بیان پہلے ہوچکا ہے اور جس عورت پر ولادت دشوار ہو اگر اس کو لکھ کر دیا جائے تو خدا اس پر ولادت کو آسان کردے اور جو ہر فرض نماز کے بعد اسے پڑھا کرے خدا تعالیٰ اس کو قبر میں اور قیام میزان کے وقت اور پل صراط پر نور عطا فرمائیگا ۔

پانچواں فائدہ ؛ مؤلف نے کہا ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کی تحریر کردہ شیخ ابوالحسنؒ کی روایت دیکھی ہے شیخ کا بیان ہے کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ شب قدر میں نے نہ دیکھی ہو پس اگر رمضان کی پہلی یکشنبہ کو پڑے تو وہ انتیسویں شب کو ہوتی ہے اگر دوشنبہ کو پڑے تو اکیسویں کو اگر سہ شنبہ کو پڑے تو ستائیسویں کو اگر چہارشنبہ کو پڑے تب بھی انتیسویں کو اگر پنجشنبہ کو پڑے تو پچیسویں کو اگر جمعہ کو پڑے تو ستائیسویں کو اگر شنبہ کو پڑے تو تیئیسویں کو ہوتی ہے واللہ اعلم ۔ **چھٹا فائدہ ؛** اگر کوئی شب قدر میں نماز پڑھنے کی نذر کرے تو اسے عشرۂ اخیر کی ہر شب میں نماز پڑھنا لازم آتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو سوائے عشرۂ اخیر کے کبھی اس کی قضا نہ کرے اس کو ماوردی رحؒ نے بیان کیا ہے اور رویانی رحؒ نے کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے اور اگر کسی نے کہا تجھ پر شب قدر میں طلاق ہے تو رمضان کے عشرۂ اخیر کے گذرنے سے طلاق پڑ جائیگی ۔ **ساتواں فائدہ** بروایت ابن عمرؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو رمضان کے روزے رکھے اور پھر چھ روزے اس کے بعد شوال میں رکھ لے تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ بمنزلہ صیام دہر یعنی عمر بھر روزہ رکھنے کے قائم مقام ہوگا شافعیؒ کے نزدیک ان روزوں کا پے درپے رکھنا افضل ہے اس میں امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کا خلاف ہے اور امام مالک رح سے ایک روایت میں ہے کہ یہ مطلقاً مستحب نہیں ہے ۔

باب

عیدین اور قربانی کی فضیلت

خدا تعالیٰ نے عرفہ کے روز فرمایا تھا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا جب یہ آیت نازل ہوئی تو سوائے ابو بکر صدیقؓ کے سب خوش ہوئے لوگوں نے اُن سے سبب پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ ہر کمال کے بعد نقصان ہوا کرتا ہے چنانچہ اس کے بعد کُل آٹھ روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور زندہ رہے اگر کہا جائے کہ تمام اور کمال میں کیا فرق ہے تو جواب یہ ہے کہ کمال زیادتی کو مقتضی نہیں اور تمام زیادتی کو مقتضی ہے پس خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہمیشہ زیادہ ہوتی رہتی ہیں ان کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے اس پر خدا کا شکر ہے اور خدا کے فرائض میں زیادتی نہیں ہو سکتی ہاں بطور نفل جس قدر زیادہ کوئی چاہے ادا کیا کرے اس پر بھی خدا کا شکر ہے بروایت ابو ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے خدا اس کو مسلمانوں میں سے اُس دن جتنے روزہ دار ہوں یا بے روزہ دار سب کے برابر ثواب عنایت فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتے میدان قیامت تک اُس کی ہمراہی میں جائیں گے اور میزان کے قائم ہونے کے وقت اور میدان قیامت سے پل صراط تک اور پل صراط سے جنت تک جائیں گے اور ہر ہر قدم پر کہ اُس کی سواری چلتی جائے گی اس کو نئی نئی بشارتیں سنائی جائیں گی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو روزہ رکھتا ہے خدا اُس کو ایوبؑ کی طرح بلا پر صبر کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے خدا اُس کو عیسیٰؑ کی طرح ثواب عطا فرماتا ہے۔

میں نے حادی القلوب الطاہرہ میں دیکھا ہے کہ جو عرفہ کے روز روزہ رکھتا ہے خدا اُس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو یوم ترویہ کہتے ہیں اور نسفیؒ نے بیان کیا ہے چونکہ آٹھویں ذی الحجہ کو عرفہ میں جانے کے لئے لوگ اپنی مشکیں بھرا کرتے ہیں اس لئے یوم ترویہ کہلاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ کو اس خواب میں جس میں انھوں نے اپنے صاحبزادے کے ذبح کے متعلق دیکھا

---

[1] آج کے روز میں نے تمھارا دین تمھارے لئے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور دین اسلام تمھارے لئے پسند کیا۔

تھا سیرابی حاصل ہوئی تھی اور نویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں کیونکہ ابراہیمؑ کو اس میں ارکان حج کی معرفت حاصل ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ انکو اس کی معرفت حاصل ہوئی تھی کہ اُن کو خدا کی جانب سے صاحبزادہ کے ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے اور انسؓ نے بیان کیا ہے کہ عشرہ کے ایام میں سے ہر دن کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے اور عرفہ کا دس ہزار کے برابر ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو خدا اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔ پس اس دن سے زیادہ کسی دن آزادی ورہائی نہیں ملتی اور جو عرفہ کے دن دنیا یا آخرت کی کوئی حاجت خدا سے مانگتا ہے تو خدا اسے پورا کر دیتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ وہ دو عید کے درمیان ہے اور وہ دونوں مسلمانوں کی خوشی کے دن ہیں اور مسلمانوں کو گناہوں کی مغفرت سے زیادہ اور کسی بات سے خوشی نہیں ہو سکتی اور عیدین کے بعد عاشورہ کا دن ہے وہ ایک سال کا کفارہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ موسیٰؑ کے لئے ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت دوسروں سے دوچند ہے رویانی رحؒ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد ہمارے لئے سوائے عرفہ کے روزہ کے کوئی ایسی عبادت نہیں ہے جو گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور زرکشیؒ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے حالانکہ جیسا انھوں نے بیان کیا ہے ویسا نہیں ہے حدیث میں ہے کہ جمعہ سے جمعہ تک کے درمیان کے دنوں کا اور تین دن زیادہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور صدقہ فطر روزہ دار کی طہارت ہے اور اول رمضان ہی سے پیشگی ادا کر دینا جائز ہے اور اگر مؤخر کیا جائے تو گناہوں کو دور کرتا ہے اور پیشگی ادا کیا جائے تو روکتا ہے یعنی روزہ دار کو گناہوں میں واقع ہونے سے بچاتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کفارہ دینا صرف گنہگار پر واجب ہے یا عام ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگر اُس پر گناہ ہوتے ہیں تو کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ اتنا ثواب ملتا ہے جس سے اس قدر گناہوں کا کفارہ ہوتا۔ بروایت عائشہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ بیشک جنت میں موتی کے یاقوت کے زبرجد کے سونے کے چاندی کے محل ہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کس کے لئے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہؓ جو عرفہ کا روزہ رکھتا ہے جو عرفہ کے دن روزہ دار ہو کر صبح کرتا ہے خدا اُس پر خیر کے تیس دروازے کھول دیتا ہے اور اس سے شر کے تیس دروازے بند کر دیتا ہے اور جب وہ افطار کرتا ہے اور پانی پیتا ہے اُس کے بدن کی تمام رگیں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں عرفہ کا دن کیسا اچھا دن ہے خیر و برکت کا دن ہے رحمت اور مغفرت کا دن ہے جو اس کا روزہ رکھتا ہے خدا میدان قیامت میں حاضر ہونے والوں کے ثواب میں سے اس کا حصہ بھی مقرر کرے گا اور اس کو دوزخ سے ستّر سال کی دوری پر رکھیگا۔ بروایت فضل بن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جو عرفہ کے دن اپنی زبان اور آنکھ اور کان کی حفاظت کرتا ہے اس کے آئندہ عرفہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفہ کے دن کوئی

شخص جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہوا ایسا نہیں رہتا جس کی مغفرت نہ ہو جاتی ہو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ یہ عرفہ والوں کے لئے ہے (یعنی عرفہ کا روزہ رکھنے والوں کے لئے ہے) یا سب کے لئے عام ہے آپ نے فرمایا بلکہ عام طور پر سب لوگوں کے لئے۔

حکایت :- ابن خارودؒ نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ طلب علم کے لئے نکلا عرفہ کی شام کو قوم لوط کے شہر پر ہمارا گذر ہوا میں نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ اس شہر میں چلیں اور خدا کا شکر کریں کہ ہم کو خدا نے اس بلا سے عافیت میں رکھا ہے جس میں یہاں کے لوگوں کو مبتلا کیا تھا ہم ابھی گھوم ہی رہے تھے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک کوسج یعنی بے ڈاڑھی والا گرد آلود چہرہ لئے چلا آ رہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے وہ غافل سا بن گیا پھر ہمنے اس سے کہا شاید تو شیطان ہے وہ بولا ہاں پھر ہمنے اس سے کہا کہ تیرا کہاں سے آنا ہوا اس نے کہا عرفات سے آ رہا ہوں ان لوگوں سے جو پچاس برس سے گناہ میں مبتلا تھے مجھ میرے جی کو شفا ہوئی تھی لیکن آج ان پر رحمت نازل ہوگئی اس لئے میں اپنے سر پر خاک اڑاتا ہوا ان معذبین کو دیکھنے آیا ہوں کہ ذرا میرا غصہ ٹھنڈا ہو۔ لطیفہ :- کوسج وہ ہے جس کے چہرہ کے بال کم ہوں اور اس کے رخسارے کھلے ہوں اور روضہ میں مذکور ہے کہ ابو حنیفہؒ کے نزدیک کوسج وہ ہے جس کے اٹھائیس دانت ہوں اور یہ باب الامانت میں مذکور ہے۔ حکایت :- عباسؓ بن مرداس نے بیان فرمایا کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے دعا فرمائی تو ارشاد خداوندی ہوا کہ سوئے ظالم کے میں نے سب کو بخشدیا لیکن میں ظالم سے مظلوم کا حق ضرور لوں گا آپ نے کہا اے رب آپ اگر چاہیں تو مظلوم کو جنت عطا فرمائیں اور ظالم کو بخشدیں لیکن عرفہ کی شام کو یہ بات مقبول نہیں ہوئی جب مزدلفہ میں آپ کو صبح ہوئی تو آپ نے پھر اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت آپ کی درخواست مقبول ہوئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے ابو بکرؓ اور عمرؓ نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ دشمن خدا ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ خدا نے میری دعا مستجاب کر لی اور میری امت کو بخشدیا تو مٹی لے کر اپنے سر پر جھونکنے لگا اور تباہی اور خرابی کو پکارنے لگا پس اس کی گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔ حکایت :- ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ایک بار عرفہ کے دن جبرئیلؑ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور ان کے چوبیس ہزار بازو تھے جن میں موتی اور یاقوت جڑے تھے اور رنگ برنگ کے جواہر گندھے تھے آن کر کہنے لگے کہ آپ کے رب نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے آپ طائف جائیے کیونکہ وہاں خدا کو چھوڑ کر ڈیڑھ ہزار بتوں کی پرستش ہوتی ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ان کو توحید کی دعوت دی انھوں نے نہ مانا اور آپ کے لئے ایک لونڈی بھی اس نے آکر آپ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں آپ نے فرمایا محمد رسول اللہ صلعم پھر اس نے چند مسئلے دریافت کئے آپنے ان کا جواب دیا اس کے بعد اس نے کہا ذرا اپنی پیٹھ کھول کر دکھا دیجئے جب اس نے مہر نبوت کو دیکھا تو اسے بوسہ دیا اور سلام لے آئی پھر جب اپنے باپ کے پاس لوٹ کر گئی تو اپنے اسلام سے

اُسے آگاہ کیا اُس نے آگ میں دہکائی ہوئی لوہے کی میخیں لے کر اُسے عذاب دینا شروع کیا اس پر وہ کہنے لگی کہ طالب فردوس کے لئے یہ سب کچھ بھی بہت کم ہے جب وہ مرگئی تو اُسے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انھوں نے پھنکوا دیا آپ نے اس کی تجہیز و تکفین کر کے اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر فرمایا قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک اُس نے جنت کی اپنی منزل دیکھ نہ لی اُس کا دم نہیں نکلا پھر جبرئیلؑ آئے اور آپ سے کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ شکاری کتے لے کر آپ کے قتل کے لئے جمع ہوئے ہیں جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے آئے تو انھوں نے کتے چھوڑ دیے اور کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لینا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ یوم عرفہ کے حق کی بدولت ان کتوں کو مجھ سے پھیر دیجئے چنانچہ آپ کے سامنے وہ پست ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے مالکوں کی خبر لو اس پر وہ کتے اُن پر جھپٹ پڑے انھوں نے کتوں کو پتھر مارنا شروع کئے ایک پتھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر آکر لگا اُسی وقت پانچ فرشتے اُتر کر آئے اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خدا کا حکم ہوا ہے کہ جو کچھ آپ چاہیں اُس میں آپ کی اطاعت کریں یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمانے لگے بیشک خدا نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے نہ عذاب بنا کر اس کے بعد آپ نے کہا اے اللہ آدمؑ، ابراہیمؑ، عیسٰیؑ رمضان اور یوم عرفہ کے حق سے اُن کو ایمان نصیب کیجئے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم جس وقت ہم لوگوں نے ظہر پڑھی اُسوقت ساری کی ساری قوم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی۔

حکایت: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے مکہ میں دیکھا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے اے اللہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے والوں کے حق سے مجھکو عرفہ کے ثواب سے محروم نہ رکھئے میں نے اُس سے اس کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگا کہ میرے والد ماجد یہ دعا مانگا کرتے تھے جب اُن کا انتقال ہوا تو میں نے اُن کو خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا انھوں نے کہا کہ اس دعا کی بدولت مجھے بخش دیا جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو میرے پاس ایک نور آیا اور مجھ سے کہا گیا یہ عرفہ کا ثواب ہے اس کی وجہ سے ہم نے تیرا اکرام کیا ہے۔ **فائدہ:** خدا نے اس امت پر عرفہ کے روزہ سے کرم کیا ہے اور اس میں چار نبیوں پر بھی کرم فرمایا ہے آدمؑ پر توبہ قبول کر کے کرم فرمایا اور موسیٰؑ پر ہمکلام ہو کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حج اور دین کو کامل کرنے سے اور ابراہیم پر ذبیح کا فدیہ قبول فرما کر کرم فرمایا ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ ہیں جیسا کہ پہلے باب محبت میں بیان ہو چکا ہے نیشاپوریؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ہاجرۂ اپنی سیدہ سارا کے پاس سے بھاگ گئیں اُن سے ایک بادشاہ نے پوچھا کہاں جاتی ہو انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنی سیدہ کے پاس سے بھاگ آئی ہوں اُس نے کہا واپس جاؤ اور اپنی سیدہ ہی کی اطاعت کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تمھاری بکثرت اولاد ہوگی عنقریب تمھارے حمل ٹھہر جائیگا اور تمھارے ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام اسمٰعیلؑ ہوگا وہ لوگوں کا سردار ہوگا پھر جب ابراہیمؑ کو اُن کے ذبح کرنے کا خواب میں حکم ہوا کیونکہ انبیاءؑ کا خواب بھی وحی ہے اور

بعض نے کہا ہے کہ خدا نے جبریلؑ کو اس کو کا حکم کیا تھا انھوں نے عرض کیا اے میرے رب میرے اور ابراہیمؑ کے درمیان دوستی ہے اور وہ بہت بڈھے ہو گئے ہیں اور بیٹے ان کو سوائے بھلائی کے کبھی اور کوئی بشارت نہیں سُنائی ہے اس لئے مجھ سے تو انھیں اس کی خبر دی نہیں جاتی پس خدا نے ان کو شب عرفہ میں خواب دکھایا جب صبح ہوئی تو انھوں نے سو بکریاں ذبح کیں پھر ایک آگ آکر سب کو کھا گئی انھیں گمان ہوا کہ جو مجھے حکم ہوا تھا میں پورا کر چکا پھر بقر عید کی شب میں انھیں حکم ہوا کہ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو قربان کیجئے پھر جب صبح ہوئی تو انھوں نے اسمٰعیلؑ کی ماں سے کہا کہ ان کا ذرا سر دھلا کر تیل ڈال دو انھوں نے ویسا ہی کیا جب انھیں لے کر نکلے تو ہاجرہ کے پاس شیطان آموجود ہوا اور کہنے لگا اے ہاجرہ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں انھوں نے پوچھا کیوں اس نے کہا انھیں گمان ہو گیا ہے کہ خدا کا انھیں حکم ہوا ہے وہ بولیں تو ہم خدا کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں پھر شیطان اسمٰعیلؑ کے پاس پہونچا اور اُن سے بھی وہی کہا جو اُن کی والدہ سے کہا تھا انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو ان کی ماں نے دیا تھا پھر شیطان نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اے ابراہیم آپ اپنے بیٹے کو ذبح کرنا چاہتے ہیں ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ ہاں پھر کہنے لگا کہ آپ کے پاس خواب میں شیطان آیا تھا وہ بولے اے دشمن خدا میرے پاس سے ہٹ پھر جب وہ پہاڑ کے پاس پہونچے تو اسمٰعیلؑ سے انھوں نے کہا کہ اے میرے پیارے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں دیکھو تو تمھاری کیا رائے ہے وہ بولے اے اباجان جو کچھ آپ کو حکم ہوا ہے کر گذریئے لیکن جب مجھے پچھاڑیئے تو ذرا مضبوط باندھ دیجئے گا تاکہ میرا خون آپ پر نہ پڑ جائے اور اس بلا پر صبر کیجئے گا اور میرا کرتہ میری ماں کے حوالہ کر دیجئے گا تاکہ یادگار رہے اور میرا سلام کہہ دیجئے گا اگر آپ سے میری نسبت دریافت کریں تو کہہ دیجئے گا کہ میں اُسے ایسے کے پاس چھوڑ آیا ہوں کہ جو مجھ سے اور تم سے بہتر ہے اُس وقت ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب میرے ضعف اور بڑھاپے پر رحم فرمایئے اور گو مجھ پر آپ کو رحم نہیں آتا تو اُس چھوٹے بے گناہ بچے پر رحم فرمایئے اُس وقت وہ سات برس کے تھے اور بعض نے تیرہ برس کہا ہے اس وقت فرشتے چلا چلا کر رونے لگے اور آسمان کے دروازے کھل گئے آخر ابراہیمؑ نے انھیں چہرہ کے بل پچھاڑ کر ان کی شہ رگوں پر چھری رکھ دی لیکن کچھ کٹا نہیں بعض نے کہا ہے کہ خدا نے جبریلؑ کے پاس وحی بھیجی کہ ان کو پکڑنا اگر ذرا سا بھی چھری سے کٹ گیا تو فرشتوں کے دفتر سے تمھارا نام مٹا دوں گا سدیؒ نے بیان کیا ہے کہ ابراہیمؑ نے غصہ میں آکر چھری پھینک دی چھری بولی آپ غصہ کیوں ہوتے ہیں آپ نے کہا تو نے کچھ کاٹا کیوں نہیں اس نے کہا یہ تو بتلایئے کہ آگ نے آپ کا ذرا سا بدن بھی کیوں نہ جلایا تھا آپ نے فرمایا خدا کے پاس سے ندا آئی تھی کہ اے آگ ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا چھری بولی میرے لئے ستر بار یہ آواز آچکی ہے کہ ذرا بھی مت کاٹ اسمٰعیلؑ نے اپنے والد سے یہ بھی کہا تھا کہ میرے بندھن کھول دیجئے تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ زبردستی ذبح کیا ہے اور یہ انھیں نہ معلوم ہو گا کہ میں اپنے اختیار سے خوشی کے ساتھ اپنی جان دیتا ہوں پھر کہا اے اباجان آپ مجھ سے زیادہ مکرم ہیں یا میں آپ سے زیادہ مکرم ہوں ابراہیمؑ نے کہا مجھے اپنے لڑکے کی وجہ سے کرامت حاصل ہوئی ہے انھوں نے کہا

مجھے اپنی جان سے کرامت حاصل ہوئی ہے اور اس کے سوا کا تو میں مالک تھا نہیں بعض نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ اکرم تھے کیونکہ الم فراق موت سے دائم ہو جاتا ہے اور الم ذبح موت سے زائل ہو جاتا ہے جب یہ کہا تھا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں تم دونوں سے اکرم ہوں اس کے بعد جبرئیلؑ وہ مینڈھا دکر کھیچ گئے جس کی ہابیلؑ نے قربانی کی تھی ابراہیمؑ اسے پکڑنے چلے ان سے وہ بھاگ گیا جبرئیلؑ نے پوچھا تو کیا میں آپ کے لئے اسے پکڑے نہ رہوں ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ نہیں جبرئیلؑ نے پوچھا کیوں آپ نے فرمایا اس لئے کہ جب مجھے آگ میں ڈالا تھا تو میں نے تم سے ہوا میں مدد نہیں مانگی تھی اب بھلا تم سے کیسے مدد مانگوں حالانکہ تم زمین پر ہو جب اسمٰعیلؑ نے مینڈھے کو دیکھا تو رو دیئے ان سے کہا گیا کہ خوشی کے وقت آپ روتے ہیں انھوں نے کہا کہ وہ شخص کیسے نہ روئے جس کو حبیب نے دور کر دیا ہوا ور اس کی قربانی نامنظور کی ہو جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ خدا نے آپ کو صبر کی بدولت ایک دعا ئے مستجاب عطا کی ہے آپ جو چاہیے خدا سے دعا کیجئے تو انھوں نے کہا اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کو عذاب نہ دیجئے جبرئیلؑ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اسمٰعیلؑ نے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ابراہیم نے کہا وللہ الحمد۔ لطیفہ ⁂ ہمدانیؒ نے بیان کیا ہے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوتا تھا کہ میں نے اس مینڈھے کی چار ہزار برس تک فردوس میں پرورش کی ہے تاکہ اسمٰعیلؑ کا ذبح سے فدیہ بنے اور ایسے ہی ہم نے چار سو برس تک فرعون کی پرورش کی تھی تاکہ غرق سے موسیٰؑ کا فدیہ بن جائے اور ہم نے اشنوع یہودی کی پچاس برس پرورش کی تاکہ قتل سے عیسیٰؑ کا فدیہ بنے اور یہ اس طرح کہ یہودیوں نے ایک شخص کو عیسیٰؑ کے پاس بھیجا تاکہ انھیں قتل کرے تو خدا نے عیسیٰؑ کو اٹھا لیا اور اس یہودی کو ان کے مشابہ بنا دیا اس کے بعد اور یہودی گھر میں گھس آئے اور اپنے ساتھی کو عیسیٰؑ گمان کر کے قتل کر ڈالا چنانچہ خدا تعالیٰ کے قول وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ میں اسی کا بیان ہے اور دوسری آیت میں ہے وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور باب الدعا میں پہلے گذر چکا ہے کہ جبرئیلؑ نے آپ کو ایک دعا سکھادی تھی جب وہ دعا پڑھی تو خدا نے آپ کو اپنے پاس اٹھا لیا ایسے ہی خدا نے یہود و نصاریٰ کی اپنے رزق سے پرورش کی ہے تاکہ امت محمدی کا قیامت کے دن دوزخ سے فدیہ بن جائیں۔

فوائد۔ پہلا فائدہ ⁂ بروایت ابی ہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی عیدوں کو تکبیر سے زینت دو اور انسؓ کی روایت میں ہے کہ عیدین کو کلمہ اور تقدیس و تحمید و تکبیر سے زینت دو اس کو حلیۂ ابی نعیم رح سے روایت کر کے منتخب میں ذکر کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید الاضحیٰ کی شب سے آخر ایام تشریق تک ہر نماز کے بعد تین تین بار تکبیر کہا کرو کیونکہ وہ گناہوں کو بالکل منہدم کر دیتی ہے اور فاطمہؓ کہتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تو آگ لگی دیکھے تو تکبیر کہہ کیونکہ وہ آگ کو بجھا دیتی ہے روضہ میں مذکور ہے شب عید الفطر میں تکبیر کی شب عید الاضحیٰ

ف ؛ اور یقیناً نہیں قتل کیا بلکہ خدا نے انھیں اپنے پاس اٹھا لیا ۱۲ اور نہ ان کو قتل کیا نہ سولی دی لیکن وہ شبہ میں ڈال دیئے گئے ۱۲

سے بھی زیادہ تاکید آئی ہے اور عیدین کی نماز نفل نماز سے افضل ہے اور قضا اور نفل اور جنازہ کی نماز کے بعد بھی عرفہ کی صبح سے آخر ایام تشریق کی عصر تک تکبیر کہے اور عید الفطر میں شب عید الفطر سے نماز عید کی نیت باندھنے تک تکبیر کہے ۔

دوسرا فائدہ :۔ عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں خدا کی جانب سے بندوں پر منافع احسان اور فوائد امتنان عود کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ہر سال نئی خوشی کے ساتھ عود کیا کرتی ہے اس کو امام رازیؒ نے مائدہ کے ذیل میں ذکر کیا ہے جو عیسٰی اور ان کی قوم پر ایک سرخ دسترخوان میں دو بدلیوں کے درمیان سے اترتا تھا اور اس پر جنت کے حریر کا خوان پوش ڈھکا رہتا تھا عیسٰیؑ نے جو بسم اللہ خیر الرازقین کہہ کر اسے کھولا تھا تو دیکھتے کیا ہیں کہ بھنی ہوئی مچھلی اس میں رکھی ہے اس کے سر کے پاس نمک رکھا ہے اور دم کے پاس سرکہ ہے اور اس کے چاروں طرف سوائے گندنے کے قسم قسم کے ساگ ہیں اور اس کے چاروں طرف پانچ روٹیاں ہیں ایک پر زیتون ہے دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر پانچویں پر آٹا ہے شمعون نامی حواریین میں سے بڑے نے پوچھا کہ اے روح اللہ یہ طعام آخرت میں سے ہے یا طعام دنیا سے ارشاد ہوا کہ ان دونوں میں سے نہیں ہے بلکہ یہ ایسا طعام ہے جس کو قدرت نے اختراع کیا ہے پھر اس نے کہا اے روح اللہ کاش اس نشانی میں سے کوئی دوسری نشانی آپ ہمیں دکھلاتے آپ نے فرمایا اے مچھلی خدا کے حکم سے زندہ ہو جا وہ اپنی دم کے بل کھڑی ہو گئی اور منہ کھولدیا پھر جیسی کی تیسی بھنی ہوئی بنگئی لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اس کے بعد وہ خوان اڑ گیا اور ذرا بھی کم نہ ہوا تھا پس اس کے اترنے کا دن قیامت تک کے لئے نصارٰی کی عید کا دن قرار پایا اور وہ یکشنبہ کا روز تھا اگر کہا جائے کہ حواریین کا یہ کہنا کہ کیا آپ کا رب آسمان سے ہمارے اوپر خوان اتار سکتا ہے قدرت خداوندی میں شک نکالنا ہے حالانکہ وہ ایماندار تھے پھر بھلا وہ اس کے کیونکر سزاوار سمجھے گئے جواب یہ ہے کہ عیسٰیؑ کا یہ کہنا کہ اگر تم ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو ان کے ناقص الایمان ہونے کی دلیل ہے اسی واسطے انھوں نے یہ آسمانی معجزہ طلب کیا تھا یعنے مائدہ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ شاید اس سے انھیں مزید اطمینان حاصل کرنا مقصود ہو جیسے کہ ابراہیمؑ نے کہا تھا تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے اور تیسرا جواب یہ ہے کہ شاید رب سے جبرئیلؑ مراد ہوں کیونکہ انھوں نے عیسٰیؑ کی پرورش کی تھی اور ہر حال میں مددگار رہے تھے حتیٰ کہ منجملہ اور نعمتوں کے خدا نے اس کو بھی شمار کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے جب میں نے روح القدس سے تمھاری تائید کی تھی پس اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ کیا جبرئیلؑ آسمان سے مائدہ نازل کر سکتے ہیں ۔

قرطبی نے کہا ہے کہ یہ مائدہ ان پر چالیس روز تک چاشت کے وقت سے زوال تک اترتا تھا پھر بعد زوال اٹھ جایا کرتا تھا اور اس میں سات ہزار اور تین سو آدمی کھاتے تھے پھر خدا تعالیٰ نے عیسٰیؑ کو حکم فرمایا کہ اغنیاء کو چھوڑ کر صرف فقراء کی اس کے ساتھ تخصیص کر دیں اور یہ حکم دیا کہ کوئی اس میں سے ذخیرہ بنا کر نہ رکھے لوگوں نے اس کے خلاف کیا تو خدا نے ان کو مسخ کر کے بندر اور سور بنا دیا اور بعض نے کہا ہے کہ عید کو عید کہنے کی یہ وجہ

ہے کہ چونکہ ایماندار خداوندی طاعت یعنی روزۂ رمضان سے نبوی طاعت یعنی شش عید کے روزوں کی طرف عود و رجوع کرتے ہیں اور ایک روایت کے موافق امام احمدؒ کے نزدیک شش عید کے روزے جائز نہیں ہیں۔ اصحاب کے نزدیک یہی اصل مذہب ہے اور اس کو محرر اور رعایۃ میں مقدم کیا ہے اور نیز طاعت نبوی یعنی قربانی کرنے کی جانب عود و رجوع کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غنی مقیم پر قربانی واجب ہے اور امام مالکؒ مقیم اور مسافر پر اس کے وجوب کے قائل ہیں اور امام مالکؒ نے منیٰ کے حاجی مسافر کو مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ اس پر قربانی نہیں ہے اور شافعی کے نزدیک سنت علی الکفایہ ہے اور اس کا وقت بعد طلوع آفتاب کے نماز عید اور خطبہ کی مقدار وقت کے گذر جانے کے بعد ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور ایسے ہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہے بشرطیکہ دیہات میں ہو ورنہ نماز کے بعد سے وقت ہے اور آخر وقت شافعیؒ کے نزدیک آخر ایام تشریق ہے اور ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک عید کے بعد بارھویں تاریخ کے آخر دن تک اور اول قربانی میں سے کلیجی کا کھانا سنت ہے۔

زہر الریاض... میں مذکور ہے ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو سب سے پہلے اس مینڈھے کی تھوڑی سی کلیجی کھلائی تھی جو انھوں نے قربان کیا تھا اور اگر کل کھا جائے تو اتنی مقدار کا ضمان اس پر واجب ہوگا جو اسے کافی ہوا اور کچے گوشت کا فقیروں کو مالک بنانا واجب ہے اور پکا ہوا دینا کافی نہیں بخلاف عقیقہ کے جیسا کہ آتا ہے

دوسرا فائدہ: میں نے کتاب الدرر واللآلی فی فضائل الایام واللیالی میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے جس نے قربانی کی ہو وہ جب قبر سے نکلیگا تو اپنی قربانی کو قبر کے سرے پر کھڑا ہوا پائیگا اور اس کے بال سونے کے تاروں کے ہونگے اور آنکھیں یاقوت کی اور دونوں سینگیں سونے کی ہوں گی وہ اس سے پوچھے گا کہ میں نے تجھ سے بہتر تو کوئی شئے نہیں دیکھی قربانی کہے گی کہ میں تیری قربانی ہوں جو دنیا میں تو نے کی تھی میری پیٹھ پر تو سوار ہو جا وہ سوار ہو جائیگا اور زمین و آسمان کے درمیان عرش کے سایہ تک اسے لئے چلی جائے گی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ اپنی قربانی زمین پر گرا کر اسے ذبح کرتا ہے تو پہلا قطرہ اس کے خون کا جو زمین پر گرتا ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور ہر ہر بال کے عوض میں اسے نیکی ملتی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب غنیہ میں ہے ایک بار داؤدؑ نے پوچھا کہ اے اللہ امت محمدیؐ میں سے جو قربانی کرتا ہے اس کا کیا ثواب ہے ارشاد ہوا اس کا ثواب یہ ہے کہ جتنے اس کے بدن پر بال ہوں گے ہر ہر بال کے عوض دس دس نیکیاں اس کو عطا کروں گا اور دس دس گناہ اس کے مٹا دوں گا اور دس دس درجے اس کے بلند کروں گا اے داؤدؑ کیا تمھیں یہ معلوم نہیں کہ قربانیاں سواری ہوں گی اور قربانیوں سے گناہ مٹیں گے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سن لو قربانی نجات دلانے والی ہے اپنے صاحب یعنی قربانی کرنے والے کو دنیا اور آخرت کے شر سے نجات دلائے گی۔

حضرت علیؓ نے خدا تعالیٰ کے قول یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کے متعلق بیان کیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اپنی عمدہ سواریوں پر وہ سوار ہوں گے اور سواریاں ان کی قربانیاں ہوں گی حضرت نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنی قربانیوں کی عظمت کیا کرو وہ پُل صراط پر تمھاری سواریاں ہوں گی۔ **چوتھا فائدہ**؛ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو عید کے روز تین سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھ کر مسلمان مُردوں کو اُس کا ثواب بخشتا ہے تو ہر ہر قبر میں ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا تو خدا اُس کی قبر میں بھی ہزار نور داخل کرے گا۔ **پانچواں فائدہ**؛ وہب بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ ہر عید کے روز ابلیس چلاّتا ہے تو اور سارے ابلیس اس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے سردار تجھے کیوں غصّہ آرہا ہے آسمان سے کوئی سبب ہوا ہے یا زمین سے یا پہاڑوں سے تاکہ ہم اسے توڑتاڑ ڈالیں وہ کہتا ہے آج کے دن خدا نے امت محمدی کو بخش دیا ہے لہذا تمھیں چاہیئے کہ لذات اور شراب خوری میں انھیں مشغول رکھو تاکہ خدا کا اُن پر غضب نازل ہو انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دونوں عیدوں میں نماز عید کے قبل چار سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1] پڑھتا ہے خدا چار سو حوروں کو اُس کی زوجہ بنا دے گا اور اتنا ثواب دے گا گویا کہ اس نے چار سو غلام آزاد کئے اور خدا فرشتوں کو مقرر کردیگا جو اُس کے لئے کتنے ہی شہر آباد کریں گے اور قیامت تک اُس کے لئے درخت لگاتے رہیں گے۔

زہری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جب سے انس رضی اللہ عنہ سے میں نے یہ سُنا ہے کبھی اسے نہیں چھوڑا اور انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کبھی اُسے نہیں چھوڑا اور نیز آپ نے فرمایا ہے کہ خدا نے جنت کو عید الفطر کے روز پیدا کیا اور عید کے روز شجر طوبیٰ کو لگایا اور عید کے روز جبرئیل کو وحی اور اس نماز کے لئے جو آپ نے عید اضحیٰ کے پہلے پڑھی تھی چُن لیا علماء کہتے ہیں کہ عید اضحیٰ عید الفطر سے افضل ہے کیونکہ وہ تمام سال کے افضل ایام میں واقع ہے اور وہ عشرہ کے ایام ہیں۔ **چھٹا فائدہ**؛ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شب عید میں ثواب سمجھ کر شب بیداری کرتا ہے جس دن اور دل مُردہ ہوجائینگے اس کا دل مُردہ نہ ہوگا اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور عورتوں کو مستحب ہے کہ عید کی نماز اپنے گھروں میں پڑھ لیا کریں اور کوئی عورت یا محرم یا سمجھدار لڑکا امام بن جائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عشرہ ذی الحج کے دن دنیا کے تمام دنوں سے افضل ہیں جیساکہ عنقریب آتا ہے اور بزار کی روایت میں ہے۔ جو پانچوں شب یعنی شب ترویہ و شب عرفہ شب عید الاضحیٰ شب عید الفطر اور شب برات کو شب بیداری کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ذیحجہ کی پہلی شب کو ابراہیمؑ پیدا ہوئے تھے پس جو کوئی اس دن روزہ رکھتا ہے تو اسّی برس کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

ساتواں فائدہ؛ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے زمانے کو پسند

---

[1] خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اُسی کا ملک ہے اور اُسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اُسے موت نہیں اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۱۲۔

کیاہے اور خدا کو سب سے زیادہ محبوب زمانہ اشہر حرم ہیں اور اشہر حرم میں سے سب سے زیادہ محبوب خدا کو ذیحجہ کا مہینہ ہے اور ذیحجہ میں خدا کو سب سے زیادہ محبوب پہلے دس دن ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کو ایام دنیا میں سے عشرۂ اول ذیحجہ سے زیادہ اور کوئی یوم محبوب نہیں ہے انہیں اس کی عبادت زیادہ کی جائے اور ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت علی رض کا بیان ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذیحجہ کی پہلی شب کو ابراہیم پیدا ہوئے ہیں پس جو شخص اس دن روزہ رکھتا ہے اس کے لئے اسی برس کا کفارہ ہوجاتا ہے ان میں سے ہر دن کا روزہ شب قدر کی عبادت کے برابر ہوتا ہے اس کو ترمذیؒ و ابن ماجہؒ و بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔ **حکایت**:۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار عشرہ کی راتوں کو بصرہ کے گورستان میں رہا کرتا تھا مجھے ایک قبر سے نور نکلتا ہوا دکھلائی دیا تو مجھے اس سے تعجب آیا اسی وقت ایک آواز آئی کہ لے سفیانؒ عشرۂ ذیحجہ کے روزے اپنے اوپر لازم کرلو تو تمھیں اپنی قبر میں بھی ایسا ہی نور دکھلائی دے گا۔ **حکایت**:۔ کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے خواب دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے دس نور ہیں اور میرے سامنے صرف دو نور ہیں مجھے اس سے تعجب ہوا تو مجھ سے کہا گیا کہ اس نے دس برس عرفہ کا روزہ رکھا ہے اور تم نے صرف دو دن یعنی دو سال عرفہ کا روزہ رکھا ہے **مسئلہ**:۔ اگر کسی نے کہا کہ تجھے افضل ایام میں طلاق تو عرفہ کے دن طلاق پڑیگی اور خاوند کو جائز نہیں کہ عرفہ یا عاشورہ کے روزے سے اپنی زوجہ کو روکے اور عرفہ کو عرفہ اس لئے کہتے ہیں کہ آدمؑ کو اس میں ارکان حج کی معرفت ہوئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حواؑ سے ان سے تعارف ہوا تھا اور باب دعا میں پہلے گذر چکا ہے کہ دعائے خضرؑ اور دعائے الیاسؑ عرفہ کے دن واقع ہوئی تھی اور حج کرنے والے کو عرفہ کا روزہ مکروہ ہے۔

موعظت:۔ کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ عشرہ کے دنوں میں مجھ سے کسی کہنے والے نے کہا کہ خدا ہر مسلمان کی پانچ بار ان دنوں میں مغفرت فرماتا ہے سوائے شطرنج کھیلنے والے کے میں نے تفسیر قرطبی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جس نے شطرنج کھیلی وہ خدا اور رسول کا گنہگار ہوا اس کو ابو منصور نے مسند الفردوس میں بیان کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن حجر نے اس کی تضعیف کی ہے اور حضرت علیؓ نے شطرنج کھیلنے والوں کی نسبت کہا ہے کہ یہ کیا صورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو (اور یہ ایک آیت کا مضمون ہے جو بت پرستوں کے بارہ میں آئی ہے غرض یہ ہے کہ شطرنج کھیلنے والے بھی برائی میں ایسے ہی ہیں) اور امام احمد رحہ نے فرمایا ہے کہ شطرنج کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس کی نسبت عمرؓ سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ جو شئے معین جنگ ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن شطرنج کا معین جنگ ہونا معلوم ہے اور ابن سیرینؒ کا قول ہے کہ اس

میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہ مردوں کی دانش مندی ہے اور شطرنج کے بارے میں شافعیؒ سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اگر مال نقصان سے اور زبان بہتان سے اور نماز نسیان سے سالم رہ سکے تو دوستوں میں یہ انسیت کا باعث ہے اور کہتے ہیں کہ وہ پشت پھیر کر اسے کھیلا کرتے تھے اور یہ اس کے کھیل میں اُن کی عمدہ یاد داشت کی علامت ہے اور ابوہریرہ رضؓ اسے اپنے غلام کے ساتھ کھیلا کرتے تھے رشید کے زمانہ میں طاعون پھیلا تو بعض حکماء نے انھیں شطرنج کھیلنے کا حکم دیا کیونکہ اس سے تمام امراض دور ہوتے ہیں اور اس کے کھیلنے کا عمدہ وقت وہ ہے جب بارش ہو رہی ہو اور بوڑھوں کے لئے فصل ربیع بہتر ہے اور بعض حکماء کا قول ہے کہ شطرنج کے لئے ایک پانچویں طبیعت ہوتی ہے اور کسی بادشاہ کی نسبت جو منقول ہے اس سے اس کی تائید ہوتی ہے ایک بار اُسے بکثرت دست آنے لگے بقراط حکیم نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف نظر کرنے کا حکم دیا اُس نے ایسا کیا اور خدا کے حکم سے صحت ہوگئی ابن خلکان کا بیان ہے کہ سب سے پہلے اسے صیصہ نے ایجاد کیا ہے۔

مسئلہ :- نہایہ میں شطرنج کھیلنے کو مکروہ لکھا ہے سبکی رحمہ سے کسی نے پوچھا کہ حنفی اور شافعیؒ دونوں اسے کھیلتے ہوں تو کیا دونوں پر گناہ ہوگا کیونکہ حنفی اس کی حرمت کا معتقد ہے اور شافعیؒ اس کی اباحت کا انھوں نے جواب دیا کہ گناہ حنفی کے ساتھ مختص ہے اور یہ جمعہ کی بیع کے مثل نہیں ہے کیونکہ وہاں خریدنے و فروخت کرنے والے میں ہر ایک اذان جمعہ کے وقت حرمت بیع کا معتقد ہے دو فائدے۔ پہلا فائدہ :- بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص ذیحجہ کے آخر دن اور محرم کے اول دن روزہ رکھتا ہے اس کا گذشتہ سال روزہ پر ختم ہوتا ہے اور آئندہ سال روزہ سے شروع ہوتا ہے اور خدا اُس سے پچاس برس کا کفارہ کر دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ :- جو آخر ذیحجہ کو اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ مِمَّا نَهَيْتَنِىْ عَنْهُ وَلَمْ تَرْضَهُ وَنَسِيْتُهُ وَلَمْ تَنْسَهُ وَحَلُمْتَ عَلَىَّ بَعْدَ قُدْرَتِكَ عَلٰى عُقُوْبَتِىْ وَدَعَوْتَنِىْ اِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُ بَعْدَ جَرَاْتِىْ عَلٰى مَعْصِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّىْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهُ فَاغْفِرْلِىْ وَمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مِنْ عَمَلٍ تَرْضَاهُ وَوَعَدْتَنِىْ عَلَيْهِ الثَّوَابَ فَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ يَا كَرِيْمُ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَقْبَلَهُ مِنِّىْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِىْ مِنْكَ يَا كَرِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ ہم سال بھر تو تھکتے رہے اور ہمارا سارا کیا کرایا دم بھر میں اتنے ستیاناس کر ڈالا اور اپنے منہ میں مٹی جھونکتا ہوا اُلٹے پیروں بھاگتا ہے

۱ے اے اللہ جو کچھ آپ کی منع کردہ چیزوں میں سے میں نے اس سال کیا ہو اور آپ کو ناپسند ہو اور میں بھول گیا ہوں اور آپ نہ بھولے ہوں اور میری سزا دہی پر باوجود قدرت کے آپ نے حلم کیا ہو اور آپ کی نافرمانی پر میری جراءت کے بعد آپ نے مجھے توبہ کی طرف بلایا ہو اے اللہ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں آپ مجھے معاف کیجئے اور جو عمل میں نے ایسا کیا ہو جو آپ کو پسند ہو اور آپ نے اُس پر ثواب دینے کا وعدہ کیا ہو تو اے اللہ اے کریم اے ذوالجلال والاکرام میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اُسے قبول کر لیجئے اور اے کریم میری امید دینے سے منقطع نہ کیجئے اور خدا ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر اور اصحاب پر درود سلام بھیجے ۱۲

باب

عاشورہ کی فضیلت

(یعنی مہینہ کے روشن اور تاریک دن).

جو آغاز محرم میں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْاَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاَوْلِیَاءِہٖ وَالْعَوْنَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَاکَرِیْمُ[1] پڑھتا ہے توشیطان کہتا ہے کہ ہم اس سے ناامید ہوگئے اور خدا دو فرشتے مقرر کردیتا ہے جو اس سال اس کی نگہبانی کرتے رہتے ہیں۔ بروایت انسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص محرم کے پہلے جمعہ کو روزہ رکھتا ہے خدا اس کے تمام پچھلے گناہ بخشدیتا ہے اور جو شخص محرم میں تین دن پنجشنبہ، جمعہ اور شنبہ کو روزہ رکھتا ہے خدا اس کے لئے نو برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اس امت کی فضیلت کے بات میں آتا ہے کہ یہ روایت بلا تعیید محرم کے تمام شہر حرم کے بارے میں وارد ہوتی ہے اور طبرانی کی روایت میں ہے جو شخص محرم میں کسی دن روزہ رکھتا ہے اسکو ہر دن کے عوض تیس دن کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشرہ کے دنوں میں عاشورہ تک روزہ رکھتا ہے خدا اس کو فردوس اعلیٰ کا وارث بنائیگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے خدا اسکے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ ثواب لکھتا ہے، اور ہزار شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور مشرق سے لے کر مغرب تک کا اجر اس کے لئے لکھتا ہے اور وہ ایسا ہوجاتا ہے گویا اس نے اولاد اسمٰعیلؑ سے ہزار غلام آزاد کئے اور جنت میں ستر ہزار محل اس کے لئے لکھدیئے جاتے ہیں اور خدا آگ پر اس کا بدن حرام کردیتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے جو عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے اس کو دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا ہوتا ہے اور جو عاشورہ کے دن ہزار بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتا ہے خدا اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور وہ صدیقوں میں لکھ لیا جاتا ہے اور عاشورہ کے معنی یہ ہیں کہ جو اس کی حرمت کی نگہداشت رکھتا ہے تو نور میں عیش کرتا ہے یعنی عاشورا اصل میں عاش نورا تھا۔ تخفیفاً اس میں سے نون گرادیا گیا اور اسی میں اہل کہف ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ بدلتے ہیں۔ لطیفہ ؎ ایک شخص روز آنہ چیونٹیوں کو روٹی توڑ کر ڈالا کرتا تھا جب عاشورا کا دن ہوتا تو چیونٹیاں نہ کھاتی تھیں . . . .

---

[1] اے اللہ آپ ابدی قدیم ہیں اور یہ نیا سال ہے میں اسمیں آپکی عصمت وحفاظت کا شیطان اور اسکے مددگاروں کے شر کے دفعیہ کے لئے اور برائی کا حکم کرنے والے نفس پر آپ کی مدد کا اور ایسی شئے میں مشغول کرنیکا جو مجھے آپکے قریب کردے خواستگار ہوں اے کریم ۱۲

فائدہ ۲؎ اِس کا عاشورا اس لئے نام ہے کہ اس میں خدا نے انبیا علیہم السلام کی ایک جماعت پر اکرام کیا ہے آدمؑ کو برگزیدہ کیا ادریسؑ کو اٹھا لیا نوحؑ کی کشتی جودی پر عاشورا کے دن ٹھیری بعد اس کے کہ ایک سو پچاس روز تک زمین پر پانی ہی پانی رہا تھا اور چالیس رات و دن بارش ہوا کی تھی چشموں کا پانی زرد رنگ کا تھا اور آسمان کا پانی سرخ رنگ کا اور خدا نے کشتی نوحؑ کو گویا کر دیا تھا چنانچہ وہ پڑھتی تھی اللہ خدائے اولین و آخرین کے سوا کوئی معبود نہیں میں نوحؑ کی کشتی ہوں جو مجھ پر سوار ہوگا نجات پائیگا اور جو مجھ سے رہ گیا وہ ڈوب جائے گا اور سوائے اخلاص والوں کے مجھ پر کوئی سوار نہ ہو سکے گا نوحؑ نے اپنے گھر کے کوٹھے پر سے پکار کر کہا تھا کہ اے چرنے والے وحشی جانور و اسے پھاڑنے والے درندو اور اے اُڑنے والے پرندو نجات دینے والی کشتی کی طرف دوڑو۔

امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس کے طول اور مقدار میں گفتگو کرنا بیکار ہے اس میں کوئی فائدہ نہیں اور مقاتلؒ نے بیان کیا ہے کہ وہ طول میں ہزار ہاتھ تھی اور آٹھ ہزار ہاتھ پانی اس سے چھپا ہوا تھا بارھویں رجب بروز چہار شنبہ اس پر سوار ہوئے تھے اور بعض نے کہا ہے چاند رات کو سوار ہوئے تھے۔ ہمدانیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے جب نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم دیا تو انھوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں سے اُسے بنایا ہر تختہ کے پُشت پر ایک ایک نبی کا نام لکھا ہوا تھا اور آخر تختہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک تھا جب کشتی تمام ہوئی تو انھیں چار تختوں کی ضرورت پڑی جب وہ بنا چکے تو ان میں سے ایک ایک تختہ پر خلفاء اربعہؓ میں سے ایک ایک کا نام ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کے اصحاب کا نام ظاہر کیا تو کشتی کو غرق سے نجات ملی اور اسی طرح آپ کی اور آپ کے اصحاب کی محبت کو آخرت میں آگ سے نجات بناؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ابراہیم کو عاشورا کے دن خلیل بنایا تھا اور داؤدؑ کی عاشورا کے دن مغفرت فرمائی تھی اور اسی میں سلیمانؑ کو ملک واپس عنایت کیا تھا اور اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ انھوں نے ایک بادشاہ پر چڑھائی کر کے اسے قتل کر ڈالا تھا پھر اس کی لڑکی سے جو نہایت خوب صورت تھی نکاح کر لیا تھا وہ اپنے باپ کے لئے شب و روز رویا کرتی تھی پھر اس نے یہ کہا کہ آپ شیاطین کو حکم دیجئے کہ وہ میرے باپ کی صورت بنائیں آپ نے ایسا ہی کیا پھر وہ چالیس روز تک اپنے باپ کو سجدہ کرتی رہی اور آپ کو اس کی اطلاع نہ تھی پھر ایک روز آپ وضو کر رہے تھے اپنی انگوٹھی اُتار کر آپ نے اپنی کسی بی بی کے حوالے کر دی اس کے بعد شیطان سلیمانؑ کی صورت بن کر آ پہونچا اور اس نے انگوٹھی مانگ لی جب اس نے انگوٹھی پہنی تو اس کے اوپر پرندے ٹھہر گئے اور وہ حکم کرنے کے لئے بیٹھ گیا اس کے بعد سلیمانؑ نے آکر انگوٹھی مانگی تو آپ کی بی بی نے کہا کہ اس کو تو سلیمانؑ لے گئے اور اب حکم کرنے کے لئے بیٹھے ہیں یہ سُن کر سلیمانؑ سمندر کی طرف نکل گئے اور چالیس روز تک ایک شکاری کے پاس مقیم رہے۔ جنی نے یہ حکم دیا کہ دیا تھا کہ حائضہ سے صحبت کرنا مباح ہے اس پر لوگ منکر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ سلیمانؑ کا حکم نہیں ہو سکتا یہ تو کبیرہ ہے رہا بعد انقطاع حیض اور قبل غسل یا تیمم کے صحبت کرنا تو اس کو ابو حنیفہؒ نے جائز کہا ہے اور شافعیؒ اس کو حرام کہتے ہیں الغرض شیطان اُڑا اور اس نے انگوٹھی سمندر میں ڈال

دی اس کو ایک مچھلی نگل گئی جب صیاد نے وہ مچھلی پکڑی تو اُسے سلیمانؑ کو دیدیا اس طرح انھیں اس کے پیٹ میں سے وہ انگوٹھی پھر دستیاب ہو گئی پھر اُن پر پرندے ٹھہر گئے اور دوبارہ اُن کی پہلے ہی کی سی حالت ہو گئی پھر اُن کو جبرئیلؑ نے خبر دی کہ چالیس روز سے آپ کے گھر میں غیر اللہ کی عبادت ہو رہی ہے اس پر آپ نے اس عورت کو سزا دی اور اس صورت کو توڑ ڈالا اس کو قرطبیؒ وغیرہ نے نقل کیا ہے لیکن قاضی عیاضؒ نے اس روایت کی صحت کو نہیں مانا ہے اور ایوبؑ کی مصیبت چالیسؑ روز کے بعد دور ہوئی تھی اور یونسؑ بھی مچھلی کے پیٹ سے چالیسؑ روز کے بعد نکالے گئے تھے اور یعقوبؑ یوسفؑ سے چالیس برس کے بعد ملے تھے اور بعض نے کہا ہے اسّی برس کے بعد اور عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور آسمان پر اٹھائے گئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ سے نکاح کیا اور خدا نے آسمانوں اور زمین قلم اور آدم اور حوا کو پیدا کیا یہ سب کچھ عاشورا کے روز ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے روز آخر ساعت میں قیامت قائم ہوگی اور یہ وہی ساعت ہے جس میں خدا نے نصف رمضان میں آدمؑ کو پیدا کیا ہے۔

حکایت: نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار کفار کے پاس سے ایک قیدی عاشورے کے روز بھاگ گیا وہ سوار ہو کر اُس کی تلاش میں نکلے جب اُسے پکڑ لیا وہ کہنے لگا اے اللہ یوم عاشورہ کے حق سے مجھے اُن سے نجات دیجئے پس خدا نے انھیں اندھا کر دیا پھر اُس دن اُس نے روزہ رکھ لیا جب رات ہوئی تو اُسے کچھ کھانے کو نہ ملا خواب میں اُس کے پاس ایک فرشتہ کچھ پینے کی چیز لایا اُس نے اسے پی لیا اُس کے بعد وہ بیس برس تک زندہ رہا پھر کبھی نہ اُسے کھانے کی حاجت ہوئی نہ پینے کی **فائدہ**: توارت میں لکھا ہے کہ جو عاشورا کے دن روزہ رکھتا ہے گویا اُس نے تمام عمر روزہ رکھا اور جو شخص اس میں کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے خدا تعالیٰ اُس کو ہر بال کے عوض میں جنت میں اُسے ایک درخت عنایت فرماتا ہے کہ جس کے اوپر اس قدر زیورات اور لباس کے جوڑے ہوں گے کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور جو اس دن خیرات کرتا ہے تو گویا اُس نے اتنی خیرات کی کہ کسی سائل کو بغیر دیئے چھوڑا ہی نہیں اور جو اس میں کسی گمراہ کو راہ بتاتا ہے خدا اُس کا دل نور سے بھر دیتا ہے اور جو اُس میں غصہ روک لیتا ہے خدا اس کو رضا جو لوگوں میں لکھتا ہے اور جو اس میں کسی مسکین پر کرم کرتا ہے خدا اس دن جب وہ قبر میں رکھا جائے گا اس پر کرم فرمائیگا اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال پر عاشورہ کے دن فراخی کرتا ہے خدا اُس کو سال بھر فراخی عنایت فرماتا ہے اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص عاشورا کے دن چار رکعت نماز پڑھتا ہے اس طرح سے کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے خدا اُس کے پچاس برس کے گناہ بخشدیتا ہے اور اس کے لئے نور کا منبر بناتا ہے اور جو اس میں غسل کرتا ہے سوائے مرض موت کے اس سال کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوتا اور جو شخص اس میں سرمہ لگاتا ہے اس سال آشوب چشم سے امن میں

رہتا ہے نسفیؒ نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اُس کے قلب کی آنکھیں نہیں دُکھتیں۔
فائدہ: مولی کا عرق آنکھوں میں لگانا مقوی بصر ہے اور آنکھوں کی رطوبت کو دور کرتا ہے اور باب الدعا میں مولی کے بہت سے منافع گذر چکے ہیں اور مناقب عثمانؓ میں آگے عنقریب آتا ہے کہ شہد کے کھانے اور آنکھ میں لگانے سے بصر کو قوت ہوتی ہے اور ایسے ہی زعتر کا کھانا بھی ہے اور گلاب کا پینا اور سونگھنا اور نرگس کا سونگھنا مقوی دماغ ہے اور بندق کا کھانا اور بھیڑ کے دودھ کی کثرت کرنا دماغ بارد کو قوت دیتا ہے خس اور زیتون سیاہ کا کھانا مضعف بصر ہے اور سیاہ مرچ آنکھ میں لگانا ظلمت بصر اور ڈھلکے کو نافع ہے۔ بروایت حذیفہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا آنکھوں میں سُرمہ لگانا دانتوں کو مضبوط رکھتا ہے اور مسواک کرنا نظر کو تیز کرتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اے علیؓ زیتون کھاؤ اور اُسی کا تیل لگایا کرو کیونکہ جو زیتون کا تیل لگاتا ہے چالیس رات تک اس کے پاس شیطان نہیں آتا یہ تحفۃ الحبیب میں مذکور ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زیتون کھاؤ اور اُسی کا تیل لگایا کرو کیونکہ اُس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے کہ جس میں جذام بھی ہے۔ **لطیفہ**: بعض نے کہا ہے کہ اُس دن سُرمہ لگانا اس لئے مشروع ہے کہ پانی کی عفونت سے اہل کشتی کی آنکھیں آشوب کر آئی تھیں تو خدا نے نوحؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اُس دن سُرمہ لگاو۔ مولف عذاب میں میری نظر سے گذرا ہے کہ نوحؑ کی کشتی جب عاشورا کے دن ٹھہری تو آپ نے فرمایا جو کچھ توشہ تمھارے پاس ہو جمع کر دو پس کوئی ایک مٹھی جو لایا اور کوئی چنا کوئی گیہوں کوئی باقلا اور کوئی مسور آپ نے فرمایا ان سب کو پکا ڈالو تمھیں سلامتی کی بشارت ملی ہے چنانچہ اسی روز سے مسلمان کھچڑا پکانے لگے۔ **حکایت**: ایک بار عاشورا کے روز قاضی رے کے پاس ایک فقیر آیا اور اس نے کہا کہ اُس دن کے حق سے مجھے کچھ دو اُس نے روگردانی کی لیکن ایک نصرانی نے دیکھکر اُسے اتنا دیا کہ وہ راضی ہوگیا جب رات ہوئی تو قاضی نے خواب دیکھا کہ ایک سونے کا محل ہے اور ایک یاقوت سرخ کا اُس نے پوچھا کہ یہ دونوں محل کس کے لئے ہیں جواب ملا کہ تھے تو تمھارے ہی لئے اگر تم اُس فقیر کی حاجت پوری کردیتے جب تم نے اُسے نہ دیا تو فلاں نصرانی کو یہ دونوں مل گئے وہ سہما ہوا اٹھا اور نصرانی کے پاس آیا اور اُس سے کہنے لگا کہ شب گذشتہ کو جو فقیر کو تو نے دیا تھا اُس کا ثواب میرے ہاتھ ایک لاکھ کے عوض میں بیچ ڈال اُس نے جواب دیا کہ اگر ان دونوں محلوں کے چوکھٹے کی قیمت بھی ایک لاکھ دیگا تو تجھے نہ دوں گا میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیغمبر ہیں۔ **حکایت**: مصر میں ایک شخص تھا جو صرف ایک ثواب کا مالک تھا اُس نے عمرو بن العاص کی جامع مسجد میں عاشورا کے دن صبح کی نماز پڑھی تھی اور اس مسجد کے متعلق یہ رسم تھی کہ سوائے عاشورا کے دن دعا کرنے کے لئے عورتیں اور کسی دن اُس میں نہ جانے پاتی تھیں ایک عورت نے اُس سے کہا کہ مجھے کچھ دے جس سے میرے بچوں کو کچھ سہارا ملے اُس نے کہا اچھا پھر اپنے گھر لوٹ گیا اور لنگی باندھ کر دروازے کی دراڑ سے اپنے کپڑے اسے دیدئے اُس نے دُعا دی خدا تمھیں

لباس جنت پہنائے پھر اُس شخص نے اُس رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت حور ایک خوشبودار سیب لئے موجود ہے اُسے جو توڑا تو اس میں سے ایک جوڑا کپڑا نکلا پھر اُس حور سے اُس نے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی کہ میں عاشورا ہوں جنت میں تیرے ساتھ میرا نکاح ہوا ہے اس کے بعد اُس کی آنکھ جو کھلی تو دیکھتا کیا ہے کہ سارا گھر خوش بو سے مہک رہا ہے اُس نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور کہنے لگا اے اللہ اگر سچ مچ وہ حور میری جنت میں زوجہ ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لیجئے خدا نے اُس کی دعا قبول کر لی اور وہ فوراً مر گیا

حکایت: میں نے روض الافکار میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے عاشورا کے دن سات درہم خیرات کئے پھر سال بھر اس کے عوض کا منتظر رہا جب عاشورا کا دن ہوا تو کسی عالم کو بیان کرتے سُنا کہ جو عاشورا کے دن ایک درہم خیرات کرتا ہے خدا بجائے اس کے اُسے ہزار درہم عطا فرماتا ہے یہ سُن کر وہ کہنے لگا یہ بات صحیح نہیں ہے میں نے سات درہم دیے تھے مجھے تو اُس کا کچھ عوض نہ ملا جب رات ہوئی تو ایک شخص سات ہزار درہم لئے ہوئے آیا اور اُس نے کہا اے جھوٹے اگر تو قیامت تک صبر کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا۔ **حکایت:** میں نے کتاب مذکور میں ایام بیض وغیرہ کے روزوں کے بارے میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے روزہ کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک حدیث جو مجھے معلوم ہے کیا تم سے نہ بیان کروں اس کے بعد فرمایا اگر تمھیں داؤد کے سے روزے منظور ہوں تو وہ تو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور اگر اُن کے صاحبزادے سلیمانؑ کے روزے منظور ہوں تو وہ تین دن شروع ماہ میں اور تین دن درمیان ماہ میں اور تین دن آخر ماہ میں روزہ رکھتے تھے اور اگر عیسیٰؑ کے روزے منظور ہوں تو وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور کمل پہنتے تھے اور جہاں کہیں انھیں رات ہو جاتی دونوں قدم جوڑ کر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز پڑھا کرتے اور اُن کی والدہ کے روزے تمھیں منظور ہوں تو وہ دو دن روزہ رکھتیں اور ایک دن افطار کرتی تھیں اور اگر تمھیں ساری مخلوق سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے منظور ہوں تو آپ ایام بیض یعنی ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں کو روزہ رکھتے تھے خواہ حضر میں ہوں خواہ سفر میں۔

سہروردیؒ نے عوارف المعارف میں بیان کیا ہے کہ ان دنوں کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں کہ آدم جب زمین پر اُترے تھے تو گناہ کے اثر سے آپ کا بدن سیاہ پڑ گیا تھا اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے کہ حضرت علیؓ سے ایام بیض نام رکھنے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے جواب دیا کہ آدم جب جنت سے زمین پر اُترے تھے تو آفتاب کی گرمی سے آپ کا بدن سیاہ پڑ گیا تھا پھر جبریلؑ نے آ کر آپ کو ایام بیض کے روزوں کا حکم کیا چنانچہ اُس سے پہلے دن ایک تہائی بدن سپید ہوا اور دوسرے دن دو تہائی اور تیسرے دن تمام بدن عقائق میں مذکور ہے کہ جب آدمؑ کا بدن سیاہ پڑ گیا تو خدا کا انھیں حکم ہوا کہ ایک گھر بنا کر اُس کا طواف کریں تاکہ اُن کی توبہ قبول ہو چنانچہ انھوں نے کعبہ بنایا پھر جبریلؑ حجر اسود لائے وہ سفید موتی کی طرح تھا آدمؑ نے جو اُسے دیکھا تو رو پڑے اُس پتھر نے کہا اے آدمؑ آپ ہی نے درخت کھا کر اپنے نفس کے ساتھ کیا جو کچھ کیا ہے اس سے

پھر آدمؑ کہنے لگے مجھے تمام چیزیں عار دلاتی ہیں حتیٰ کہ پتھر بھی پس خدا نے پتھر کی سفیدی بدن آدمؑ میں منتقل کر دی اور آدمؑ کے بدن کی سیاہی پتھر کو دیدی اور بعض نے ایام بیض کہنے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ ان دنوں کی راتیں چاند سی روشن ہوتی ہیں جب کہ اُس کا نور کامل ہوتا ہے اور یہ نوران راتوں میں مجتمع ہے جیسے کہ رات دن کو پھیلے ہوئے جانوروں وغیرہ کو جمع کر دیتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ یعنی جب رات آتی ہے تو ہر شئے اپنی جائے پناہ میں پناہ گزیں ہوتی ہے پس وہ دونوں نور سے ظلمت کی طرف بدلتے رہتے ہیں ایسے ہی دنیا اور آخرت میں احوال بدلا کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ عــہ یعنی ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف زندگی سے موت کی طرف اور موت سے زندگی کی طرف منتقل ہوگے یہاں عن، بعد کے معنی میں ہے۔ **موعظت** ؛ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مصیبت کے اظہار سے خوش مت ہو ورنہ خدا اُس پر رحم فرمائیگا اور تجھے مبتلا کر دیگا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور جو اپنے بھائی کو کسی گناہ سے عار دلاتا ہے وہ بغیر اُس کے ارتکاب کے نہیں مرتا۔

دو فائدے ۔ **پہلا فائدہ** ؛ تحفۃ الحبیب میں بروایت حسنؓ بن علیؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایام بیض کے روزوں سے پہلے دن کا روزہ تین ہزار برس کے برابر ہوتا ہے اور دوسرے دن کا دس ہزار برس کے برابر اور تیسرے دن کا اٹھارہ ہزار برس کے برابر اور دوسری حدیث میں ہے میں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی غنیہ میں دیکھا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج میں تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا دیکھو یہ جبرئیلؑ ہیں تمھیں سلام کہتے ہیں میں نے عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ جواب دیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے جبرئیلؑ کہتے ہیں اے علی ہر ماہ میں تین دن روزے رکھا کرو تو پہلے روزہ کے عوض دس ہزار سال کا اور دوسرے روزہ کے عوض تیسؔ کا اور تیسرے روزہ کے عوض سو کا ثواب تمھارے لئے لکھا جائیگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ میرے لئے خاص ہے آپ نے ارشاد فرمایا خدا تمھیں اور جو کوئی تمھارا ایسا عمل کریگا اسے یہ ثواب عنایت فرمائے گا۔ **دوسرا فائدہ** ؛ ماوردیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایام سود یعنی تاریک دنوں کے روزے رکھنا بھی مستحب ہے یعنی اٹھائیسویں انتیسویں تیسویں کے ابن عمادؒ نے کہا ہے کہ اس پر وہ مضمون دال ہے جو حدیث میں ہے کہ میں نے اس ماہ کے سرمیں کچھ روزے رکھے اور سر آخر ماہ کے تین دنوں کو کہتے ہیں پھر کہا کہ اگر ایام بیض کے سوا تین دن روزے رکھے تو سال بھر کا ثواب حاصل ہو کیونکہ ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ میرے خلیل نے مجھے وصیتیں کی ہیں کہ میں انھیں کبھی نہ چھوڑوں گا مجھے ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا روضہ میں مذکور ہے کہ ہر ماہ میں آخری تین دن کا روزہ مسنون ہے۔

حکایت ؛ شبلیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میں قافلہ میں تھا عرب نے ہم پر چڑھائی کی اور قافلہ کو آلیا پھر میرا اُن پر گذر ہوا تو میں نے دیکھا کہ قافلہ کے طعام میں سے کچھ کھا رہے ہیں اور اُن میں سے سب سے بڑے کو روزہ دار

عــہ تم بے شک طبق کے بعد طبق پر سوار ہوگے ۱۲

اول

پایا میں نے اُس سے کہا کہ تو روزہ رکھتا ہے اور پھر راہزنی کرتا ہے اُس نے جواب دیا کہ میں صلح کی کچھ نہ کچھ جگہ چھوڑے رکھتا ہوں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے اُسے طواف میں دیکھا کہنے لگا اے شبلیؒ دیکھئے روزہ نے میرے اور اُس کے درمیان کیسے صلح کرادی ابوموسیٰ اشعری نے بیان کیا کہ ایک بار میں جہاز پر تھا اور ہوائے موافق چل رہی تھی سات بار ہاتف نے آواز دی کہ اے کشتی والو ٹھہر جاؤ تو میں تمھیں ایک خبر سُناؤں میں نے کہا اچھا خبر سُناؤ اُس نے کہا کیا میں تمھیں قضائے خداوندی سے جس کا خدا نے اپنے اوپر خود حکم کرلیا ہے آگاہ نہ کروں میں نے کہا کیوں نہیں ضرور اُس نے کہا خدا نے اپنے اوپر حکم کیا ہے کہ جو اپنے نفس کو خدا کے لئے کسی گرم دن میں پیاسا رکھتا ہے تو خدا کے ذمہ ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن اُسے سیراب کرے اور بروایت ابوہریرہ رضؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص ایک نفل روزہ رکھے پھر زمین بھر کے سونا دے تو سوائے قیامت کے اُس کے پورے ثواب کو نہ پہونچے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو خدا کی راہ میں ایک روزہ روزہ رکھتا ہے خدا اس کے اور دوزخ کے درمیان آسمان سے زمین تک کے فاصلہ کا ایک خندق حائل کردیتا ہے ۔ **لطیفہ** جو اپنے کو خواب میں روزہ دار دیکھے اُس کو عزت اور عمل صالح نصیب ہوتا ہے اور اگر سفر میں اپنے کو روزہ دار دیکھے تو اُس کی موت قریب آپہونچی ہو۔

فائدہ ۔ میں نے تنبیہ الغافلین میں دیکھا ہے کہ بلالؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ بلال کھانا کھاؤ انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے ہوں آپؐ نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلالؓ کا رزق جنت میں ہے روزہ دار جب لوگوں کے پاس ہو جو کھا رہے ہوں تو اس کے اعضاء تسبیح پڑھتے ہیں اور فرشتے اُس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور جب تک وہ مجلس میں رہتا ہے کہتے رہتے ہیں اے اللہ اسے بخشدیجئے اے اللہ اس پر رحم کیجئے واللہ اعلم ۔

باب

بھوک کی فضیلت

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔

مسئلہ :۔ کھانے پینے میں فراخی کرنا جائز ہے سوائے مکاتب کے کیونکہ یہ اُسے حلال نہیں اور ابو محمدؒ جوینی نے کہا ہے کہ مکاتب وہ مکلف غلام ہے جس کے مکلف مالک نے مثلاً یہ کہا ہو کہ ہزار روپیہ پر میں نے تجھے مکاتب بنادیا پانچ قسطیں کرکے ہر مہینے کی دو قسطیں جب تو اسے ادا کردے تو آزاد ہے اور غلام کہے میں نے قبول کرلیا اور ضروری ہے کہ غلام اور مالک دونوں میں رشد ہو یعنی دونوں بالغ اور سمجھدار ہوں اور مالک کے ذمہ واجب ہے کہ غلام سے کچھ مال ساقط کردے اگرچہ ایک ہی درہم ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے نفس کو بھوکا اور پیاسا رکھ کر مجاہدہ کیا کرو کیونکہ اس کا اجر راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کا سا ہے اور ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ کو میں نے بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے اس کا سبب پوچھا آپؐ نے فرمایا بھوک کے باعث، میں رو دیا آپؐ نے فرمایا رو نہیں کیونکہ بھوکے رہنے والے کو قیامت کی سختی نہ پہونچے گی بشرطیکہ ثواب کی نیت ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ ہے جو خوب کھاتا پیتا اور پڑا سویا کرتا ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دن میں دو بار کھانا اسراف ہے اور خدا مسرفوں سے محبت نہیں رکھتا اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو رنگ برنگ کے کھانے کھائیں گے اور طرح طرح کی چیزیں پیا کریں گے اور قسم قسم کے کپڑے پہنیں گے اور خوب باتیں بنائیں گے وہ میری امت کے نہایت برے لوگ ہوں گے۔ اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں بھوکے رہنے والے ہی آخرت میں سیر ہوں گے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ شکم سیر ہونے والے آخرت میں سب سے زیادہ دیر تک بھوکے رہیں گے اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے۔ امام غزالیؒ نے احیاء میں ذکر کیا ہے کہ شکم سیر ہوجانے کے بعد بھی کھائے جانا برص پیدا کرتا ہے میں نے زاد المسافر میں دیکھا

لہ کھاؤ پیو اور حد سے نہ گذرو خدا حد سے گذرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ۱۲

ہے اور وہ طب کی عمدہ کتاب ہے کہ زیادہ کھانے سے تخمہ ہو جاتا ہے اور یہ بدن کو سب سے زیادہ ضرر پہنچاتا ہے کیونکہ اگر غذا بلغم کی طرف مستحیل ہو جاتی ہے تو کھٹی ڈکار آتی ہے اور اگر حرارت کی طرف استحالہ ہوتا ہے تو دُخانی ڈکار ہوتی ہے اور اس تغیر کے بہت سے اسباب ہیں۔ پہلا سبب کثرت سے کھانا کہ معدہ کی حرارت اس سے عاجز ہو جائے کیونکہ معدہ کی تھوڑی سی آگ ایندھن کی کثرت سے بجھ جاتی ہے دوسرا طبیعت انسانی کا اقتضاء ہے کہ انسان کبھی ایسی شے کھاتا ہے جس کو معدہ قبول نہیں کرتا تیسرا قوت اعضاء کا باعث ہے کہ درد سر یا گرانی ہو تو اس سے ہم صرف ضعف دماغ سمجھیں گے اور اگر بخار ہو جائے یا رونگٹے کھڑے ہوں یا بکثرت جماہیاں آئیں تو ہم تمام بدن کا ضعف جانیں گے۔ اُس وقت قے کرنا ضروری ہے اگر یوں تکلیف ہو تو گرم پانی پی لے کیونکہ اس طرح قے کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور باب صدقہ میں عنقریب آتا ہے کہ نہار منہ تھوڑا گرم پانی پینے میں بڑی منفعت ہے۔

فائدہ: کعب احبارؓ نے کہا ہے کہ جو کھانے کے ضرر سے خوف کرتا ہو اُسے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ الایۃ پڑھنا چاہیئے بعض حکماء نے بیان کیا ہے کہ جسے کھانے کے ضرر کرنے کا ڈر ہو یا چاہتا ہو کہ جلد ہضم ہو جائے تو تھوڑا علک البطم اور مصطگی ملا کر آگ پر چڑھا دے اُس کے اُوپر ہرچ سیاہ اور دار چینی پیس کر ڈال دے اور سفوف بنا کر پھانک لے میں نے تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ایک روگی آدمی ہوں کھانا پینا میرے بدن کو ذرا نہیں لگتا خدا سے میرے لئے دعائے صحت فرمایئے آپ نے فرمایا جب کچھ کھایا پیا کرو تو بِسْمِ اللّٰهِ[1] الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ لیا کرو تو تم کو کبھی کوئی بیماری نہ ہوا کرے گی اگرچہ اس میں زہر ملا ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بھوکے رہ کر اور موٹے کپڑے پہن کر اپنے دل کو منور کیا کرو قزوینی رح کی کتاب مفید العلوم و مبید الہموم میں میں نے دیکھا ہے کہ فرعون موسیٰؑ کے کھانے میں زہر ملا دیا کرتا تھا اس لئے آپ یہ پڑھ لیا کرتے تھے اَعُوْذُ[2] بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ۔ **حکایت:** یحییٰ بن زکریاؑ نے شیطان سے کہا کہ تجھے کچھ مجھ سے بھی ملا ہے اُس نے کہا ہاں میں نے ایک شب کھانے کو آپ کے لئے عمدہ بنا دیا تو آپ خوب سیر ہو کر کھا گئے اور اپنے ورد سے سو گئے انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم اب سے کبھی میں شکم سیر ہو کر نہ کھاؤں شیطان بولا خدا کی قسم میں بھی کبھی کسی کی خیر خواہی نہ کروں گا اور حدیث میں ہے کہ شیطان ابن آدمؑ کے بدن میں خون کی طرح چلتا ہے تو بھوکے رہ کر اس کی گذرگاہ کو تنگ رکھا کرو اور یحییٰ بن معاذؒ رازی نے کہا ہے کہ

[1] خدا کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی شئی زمین اور آسمان میں ضرر نہیں پہونچا سکتی اے حیّ اے قیوم [2] میں اس خدا کی جو اپنی بلا اجازت آسمان کو زمین پر گرنے سے روکتا ہے ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے بنایا اور پیدا کیا ہے اور شیطان کے شر سے اور اُسکے پھندے سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

وسوسہ شیطان کا تخم ہے اگر تم اُسے زمین اور پانی دوگے تو اُس کا تخم اُگ آئیگا ورنہ ضائع ہو جائیگا پوچھا گیا کہ زمین اور پانی کیا ہے انھوں نے کہا شکم سیری اُس کی زمین ہے اور سُونا اس کا پانی ہے ۔ **حکایت** ابوسلیمان رح دارانی کا قول ہے کہ رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے قیام لیل سے زیادہ محبوب ہے۔ خدا کے خزانوں میں بھوک بھی ہے سوائے اُس کے جس سے محبت ہوتی ہے کسی کو نہیں عطا کرتا ہے پھر فرمایا ہے کہ دُنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور آخرت کی کنجی گرسنگی ہے سہل رح کا قول ہے کہ طالبِ آخرت کے لئے میں شکم سیری سے زیادہ کسی شئے کو مُضر نہیں سمجھتا ہوں اور عبدالواحد رض بن زید نے کہا ہے کہ خدا کی قسم گرسنگی ہی کی بدولت لوگ پانی پر چلے ہیں اور گرسنگی ہی کی بدولت ان کو طی ارض حاصل ہوا ہے۔ بایزید بسطامی رح سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا انھوں نے جواب دیا کہ گرسنہ شکم اور ننگے بدن رہنے سے اور میں نے تتار خانیہ میں دیکھا ہے کہ جب شکم سیر آدمی کوئی نصیحت کی بات کہتا ہے تو اُس کی بات نہیں مانی جاتی اور جب شکم سیر آدمی نصیحت سنتا ہے تو اُس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کھانا کھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ[۱] اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ پڑھتا ہے خدا اس کے سب اگلے پچھلے گنا بخشدیتا ہے اس کو ابو داؤد۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کھانا کھانے سب اکٹھا ہو جایا کرو اور خدا کا نام لیا کرو تو تمھارے ہاں برکت ہوگی سب مِل جُل کر کھایا کرو الگ الگ نہیں کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہوسکتا ہے اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو اس کو مسلم رح نے روایت کیا ہے اور انس رض نے کہا ہے خدا کو یہ سب سے زیادہ پسند ہے کہ مسلمان اپنی بی بی بچوں کے ساتھ دسترخوان پر کھاتا نظر پڑے جب سب جمع ہو جاتے ہیں تو خدا اُن پر نظر رحمت کرتا ہے اور متفرق ہونے سے پہلے اُن کو بخش دیتا ہے۔ **دوسرا فائدہ**: عوارف المعارف میں ہے کہ یہ مستحب ہے کہ اول لقمہ کے وقت بسم اللہ کہے اور دوسرے لقمہ پر بسم اللہ الرحمٰن اور تیسرے لقمہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چاہتا ہو کہ اُس کے گھر میں بہت خیر و برکت ہو تو چاہیئے کہ جب صبح کا کھانا آئے یا اٹھایا جائے تو وضو کرلیا کرے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور وضو سے مراد دونوں ہاتھ دھونا ہیں کیونکہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں نعمت کا ادب کے ساتھ استقبال کرنا ہے اور اس میں نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے اور شکر زیادتی کا باعث ہوتا ہے اس لئے دونوں ہاتھ دھونا فقر کے دُور کرنے اور نعمت کے حاصل ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور کھانے کے وقت بچوں سے ہاتھ دھونے کی ابتدا ہونا چاہیے کیونکہ یہ اکثر نجاست کے قریب رہتے ہیں اور فراغ کے بعد تعظیماً پہلے بڑوں

---

[۱] خدا کا شکر ہے جس نے یہ کھانا کھلایا اور مجھکو بلا میرے حول و قوت کے رزق دیا ۱۲

ہاتھ دھُلانا چاہیئے۔

تیسرا فائدہ: حلیمیؒ نے بیان کیا ہے کہ زیتون کے ساتھ مسور ملاکر کھانا صلحاؑ کا طعام ہے کیونکہ اس سے بدن میں گرانی نہیں ہونے پاتی اور عبادت کے لئے انسان تیز رہتا ہے اور یہ بنی اسرائیل کی خواہش کی چیزوں میں سے ہے چونکہ انھوں نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے ساگ ککڑی گیہوں وغیرہ جو زمین میں اُگتا ہے نکالے اس آیت میں جسکا یہ مضمون ہے فوم سے اکثر کے نزدیک گیہوں مراد ہے اور اسی کو قرطبیؒ نے صحیح کہا ہے اور نزہتہ النفوس میں مذکور ہے کہ مسور کے نقصان کے لئے خود اس کے چھلکے تریاقی خاصیت رکھتے ہیں اور مسلم مسور کھانا پیس کر کھانے سے زیادہ نافع ہے اور اس طرح ضرر کم ہوتا ہے اور معدہ پر بار نہیں ہوتا اور جس کے چیچک یا دانے ہوں اس کے لئے سب سے زیادہ نافع غذا ہے اور اگر اس کے تیس۳۰ دانے مقشر نگل لئے جائیں تو استرخاء معدہ کو نافع ہے اور اگر مسور کا آٹا سبز دھنیے کے عرق میں گوندھ کر حمام میں ابٹن ملا جائے تو خارش تر و خشک جڑ سے جاتی رہے بعض نے کہا ہے دھنیہ سرکہ اور سماق کے ساتھ کھانا اس شخص کو مفید ہے جس کے معدہ میں کھانا نہ ٹھیرتا ہو۔

حکایت: ساٹھ صبح تک عیسیٰؑ خدا سے مناجات کرتے رہے اور ان کے دل میں روٹی کھانے کا خیال نہ آیا پھر جو ان کے دل میں یہ خیال آیا تو خدا سے مناجات کرنیکا انقطاع ہوگیا تو عیسیٰؑ رونے لگے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بڈھا آرہا ہے عیسیٰؑ نے اس سے کہا خدا سے میرے لئے دعا کر میں ایک حالت میں تھا میرے دل میں جو روٹی کھانے کا خیال آگیا تو وہ جاتی رہی وہ بڈھا کہنے لگا اے اللہ جب سے مجھے آپ کی معرفت نصیب ہوئی ہے اگر میرے دل میں روٹی کھانیکا خیال کبھی گذرا ہو تو آپ انھیں نہ بخشئے کعب احبار کہتے ہیں کہ جب قیامت ہوگی تو ایک منادی پکاریگا کہ خدا کے لئے بھوکے پیاسے رہنے والے اُٹھ کھڑے ہوں چنانچہ ایسے لوگ اُٹھ کر دسترخوان کی طرف چل کھڑے ہوں گے اور اس پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ ابھی حساب ہی میں ہوں گے۔ غزالیؒ نے کہا ہے کہ بھوکے رہنے میں دس فائدے ہیں۔ دل کی صفائی۔ دل کی رقت۔ بھوکوں کی یاد کرنا۔ آخرت کی بھوک پیاس کا خیال آنا۔ معاصی کی خواہش کا شکستہ ہونا۔ نیند کا دفع ہونا۔ عبادت میں سہولت ہونا۔ بدن کی تندرستی اور تھوڑے میں کفایت ہوجانا۔ دسواں فائدہ بچے ہوئے کا خیرات کرسکنا بعض مفسرین کا قول ہے کہ یعقوبؑ اپنی اولاد کی تعداد کے موافق روٹیاں رکھا کرتے تھے یوسفؑ اپنی روٹی تو خیرات کردیتے اور جب بھوک لگتی تو اپنے بھائی بن یامین کی روٹی چھپا کر کھا جاتے چنانچہ اسی وجہ سے إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ[۱] میں اُن کو سارق کہا ہے اور اس سے یوسفؑ مراد ہیں۔ قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے طلاق اور شکم سیری کے سوا کوئی چیز ایسی مباح نہیں کی جسے ناپسند بھی فرمایا ہو اور دوسروں کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلی بدعت جو پیدا ہوئی

[۱] اگر اس نے چرایا ہو تو اس کا بھائی بھی پہلے چرا چکا ہے۔

شکم سیری ہے اور ابن عبدالسلامؒ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ بدعت وہ فعل ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ پایا جاتا ہو اُس کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے جیسے علم نحو قرآن و حدیث پڑھنے کے لئے اور ایک حرام ہے جیسے قدریہ اور مجسمہ کا مذہب پس انکار دکرنا بدعات واجبہ سے ہے اور ایک مستحب ہے جیسے نماز تراویح اور مدارس اور ایک مکروہ ہے جیسے مساجد کو مزین کرنا قرآن شریف میں نقش و نگار بنانا اور ایک مباح ہے جیسے نماز عصر کے بعد یا نماز صبح کے بعد مصافحہ کرنا کھانے پینے اور پہننے میں وسعت کرنا شرح مہذب میں مذکور ہے، صبح اور عصر کے بعد مصافحہ کی کوئی اصل نہیں لیکن کوئی حرج بھی نہیں اور فتاوے میں ہے کہ بعد نماز عصر اور صبح کے مصافحہ کرنے کا بدعات مباحہ میں شمار ہے اگر مصافحہ کرنے والے نماز کے قبل مل چکے ہوں ورنہ مستحب ہے کیونکہ اُس وقت یہی پہلی ملاقات ہوگی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی دو مسلمان ایسے نہیں جو مل کر مصافحہ کر لیتے ہیں اور پھر بھی جدا ہونیکے قبل ہی ان کے گناہ نہ بخشدیے جاتے ہوں اس کو ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان کی مسلمان سے ملاقات ہوتی ہے پھر وہ اسے سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحیت یعنی سلام ہاتھ پکڑنے سے پورا ہوتا ہے اس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور میں نے کتاب شرف المصطفیٰ میں دیکھا ہے کہ مصافحہ کے وقت والعصر پڑھنا سنت ہے اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا ہاتھ پکڑا ہوا اور پھر آپ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[۱] کے پڑھنے کے بغیر الگ ہوگئے ہوں یہ روایت افکار میں مذکور ہے۔

مسئلہ: یہ کیسے ہوا کہ موسیٰؑ چالیس روز تک کوہ طور کی جانب سفر کیا گئے اور انھیں بھوک نہیں لگی اور حضرت خضرؑ کے پاس گھڑی بھر کے لئے چلے تھے کہ بھوک لگ گئی چنانچہ اسی واسطے انھوں نے اپنے جوان یعنی غلام سے کہا تھا ہمارا ناشتہ لاؤ کیونکہ اُس سے اُس کو خدمت لینے میں غلام کے قائم مقام کر رکھا تھا اور جوان سے یوشعؑ بن نون مراد ہیں اور یہ موسیٰؑ کے بھانجے تھے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے وہ صبح و شام مچھلی کھایا کرتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ کوہ طور کا سفر تو سفر جوش و طرب اور سفر محبت تھا کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرنے کے لئے یہ سفر کیا تھا اور خضرؑ کے پاس سفر کر کے جانا سفر ادب تھا تو اس میں بھوک لگی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ پہلا سفر روزے پر مبنی تھا یہ نہیں دیکھتے ہو کہ جب مسواک کر لی تھی تو دس روزے اور رکھے تھے۔ اور دوسرا سفر سفر رخصت تھا اس لئے اُس میں کھانے پینے کی اجازت تھی اور دوسرا جواب یہ ہے کہ پہلا سفر گفتگو کے لئے تھا اور دوسرا تعلیم کے لئے اور یہ اول کے معنی میں ہے۔ مؤلف کہتا ہے میرے نزدیک ایک

---

[۱] اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دیجئے اور دوزخ کے عذاب سے ہمیں بچائیے ۱۲

اور جواب ہے وہ یہ کہ پہلے بھوک نہ معلوم ہونا اور دوبارہ بھوک لگنا دونوں مقاموں کے مناسبت کے لحاظ سے ہے کیونکہ موسیٰؑ کا مقام مناجات اکل و شرب کے ترک سے مناسب تھا کیونکہ خدا تعالیٰ اس کے ساتھ موصوف ہے پس دونوں مقام متحد ہو گئے اور بندہ کے لئے تخلق باخلاق خداوندی لابد ہے خصوصًا اس مقام میں چنانچہ وارد ہوا ہے کہ جو اخلاق خداوندی میں کسی خلق کو اختیار کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے اور مقام موسیٰؑ اور خضرؑ کا کھانے میں ایک ہے پس اسی وجہ سے انھیں بھوک لگی واللّٰہ اعلم۔ **فائدہ**: ابراہیمؒ بن ادہم کا قول ہے کہ گرسنہ سے خدا کا گناہ دور ہے اور شکم سیر سے نزدیک ہے۔

باب

حج کی فضیلت

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[1] قشیریؒ نے بیان کیا ہے کہ استطاعت کئی قسم پر ہے ایک تو اپنے نفس و مال سے استطاعت رکھنے والا ہے اور وہ صحیح و سالم شخص ہے اور غیر کے سہارے استطاعت رکھنے والا ہے اور وہ اپاہج اور وہ شخص ہے جو بنفسہ حج کرنے سے عاجز ہو اور ایک اپنے رب کے سہارے استطاعت رکھنے والا ہے اور وہ فقیر ہے کیونکہ اس کی بلاؤں کو اس کی سواری نہیں جھیلتی بلکہ وہ خود جھیلتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مالداروں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے اور فقراء پر رب البیت کا حج فرض ہے اور بیت اللہ کا راستہ کبھی بند ہو جاتا ہے اور حاجیوں کی روک ہو جاتی ہے لیکن رب البیت کا راستہ کبھی بند نہیں ہوتا اور خدا سے فقیر کی روک نہیں ہوتی ہے۔ نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے اگر معذور یعنی وہ شخص جو بنفسہ حج کرنے سے عاجز ہو یہ کہے کہ جو میری طرف سے حج کرے اس کے لئے ہزار ہیں اور دو شخصوں نے یہ سن کر اس کی طرف سے یکے بعد دیگرے احرام باندھ لیا ہو تو پہلے کا اس کی طرف سے حج درست ہو جائیگا اور دوسرے کا حج خود اسی کی طرف سے ادا ہو گا اور اسے کچھ نہ ملے گا اگر دونوں نے ایک ساتھ احرام باندھا یا شک ہوا تو دونوں کا حج اسی کی طرف سے ہو گا اور ہزار میں سے ان دونوں کو کچھ نہ ملے گا۔

مسئلہ: اگر عاجز کے لڑکے یا کسی اجنبی نے کہا کہ جو تیری طرف سے حج کرے گا میں اُسے اُجرت دوں گا تو باپ کے ذمہ قبول کرنا واجب نہیں کیونکہ اس میں احسان ہے اور اگر لڑکے یا اجنبی نے کہا کہ میں تیری طرف

[1] خدا کے لئے خانہ کعبہ کا حج لوگوں کے ذمہ ہے جسے اس تک پہونچنے کی قدرت ہو۔

سے حج کرادیں تو قبول واجب ہے اس طرح کہ اُسے حج کی اجازت دے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلا تو امر مالی ہے اس لئے اُس میں احسان ہے اور دوسرا عبادت بدنی ہے اسی وجہ سے اس کے کرنے والے کو ثواب حاصل ہوگا پس دونوں میں فرق ہوگا شرح مہذب میں مذکور ہے بشرطیکہ عاجز اور مکہ کے مابین دو مرحلے ہوں اور ضروری ہے کہ عاجز کی جانب سے حج کرنے والا اپنی طرف سے حج کرچکا ہو اگر بیٹا اپنے باپ کی طرف سے حج کرے یا باپ اپنے بیٹے کی طرف سے حج کرے تو سوار ہونا بھی ضروری ہے اور اجنبی کے لئے یہ شرط نہیں اور ابلیس کے قول کی حکایت کرکے جو خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یعنی لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ[1] اس کے متعلق انھوں نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں ان کو طریق حج سے روکوں گا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے. تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے کہ گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اُس کو ہر ہر قدم پر ستر برس کی عبادت کا ثواب ملتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر لوٹ آتا ہے اور جب وہ لوٹے تو اُس کی دُعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج مبرور کی سوائے جنت کے کوئی جزا نہیں ہے دریافت کیا گیا کہ بر کے یہاں کیا معنی ہیں تو آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور خوش کلامی کرنا اس کو طبرانیؒ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کعبہ کے ایک زبان اور دو ہونٹھ ہیں اُس نے شکایت کی اور کہا اے رب میری عبادت کرنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں خدا نے اُس کے پاس وحی بھیجی میں نہایت خشوع اور سجدہ کرنے والے لوگ پیدا کروں گا جو تیرے مشتاق ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈوں کے اشتیاق میں لگی رہتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں کوئی مجاہد یا حاجی کلمہ پڑھتا ہوا یا لبیک کہتا ہوا نہیں نکلتا جس کے گناہوں کو سورج ڈوب نہ جاتا ہو اور وہ گناہوں سے نکل نہ آتا ہو **حکایت**: ایک بار سلیمانؑ اپنے لشکر کے ساتھ کعبہ پر سے گذرے اور خدا کے سوا وہاں بتوں کی عبادت ہو رہی تھی کعبہ رو دیا اور کہنے لگا اے رب آپ کے انبیاء میں سے یہ ایک نبی ہیں اور ان کی قوم کے لوگ آپ کے ولی ہیں میرے پاس سے یہ گذرے اور انھوں نے میرا طواف نہیں کیا ارشاد ہوا میں تجھے سجدہ کرتے ہوئے چہروں سے ضرور بھر دوں گا اور آخر زمانے میں ایک نبی کو مبعوث کروں گا جو مجھے تمام انبیاء سے زیادہ محبوب ہے اور اپنے مخلوق میں سے تجھ کو آباد کرنے والوں کو مقرر کروں گا جو میری عبادت کیا کریں گے اور میں اپنے بندوں پر ایک عبادت فرض کردوں گا کہ تیرے ایسے مشتاق ہوں گے جیسے اونٹنی اپنے بچہ کی مشتاق ہوتی ہے اور کبوتری اپنے انڈوں کی مشتاق ہوتی ہے اور تجھکو بتوں سے پاک کروں گا پھر خدا نے سلیمانؑ کو حکم دیا کہ مکہ میں اُتر کر قربانی کریں چنانچہ انھوں نے

---

[1] میں ان کے سیدھے راستہ پر ضرور بیٹھا کروں گا ۱۲

السیا ہی کیا اور کعبہ کے گرد پانچ ہزار اونٹنیاں پانچ ہزار بیل اور بیس ہزار بکریاں قربانی کیں پھر طیبہ یعنی مدینہ شریف پر سے گذرے اور فرمانے لگے کہ یہ نبی آخر الزماں صلعم کی ہجرت کا مقام ہے جو اُن پر ایمان لائے اور اُن کی تصدیق کرے اس کو بشارت ہے۔

فوائد۔ پہلا فائدہ ٭ جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اُن کے والد ماجد سے بیت اللہ کی ابتداء کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا بیشک زمین میں میں ایک خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں انھوں نے کہا کیا آپ اُس میں ایسے کو مقرر کریں گے جو اُس میں فساد مچائے گا اس پر خدا تعالیٰ کی اُن پر ناراضی ہوئی اور وہ سات روز تک عرش کے گرد طواف کرتے رہے اور خدا کی رضا جوئی میں مشغول رہے پھر خدا تعالیٰ ان سے رضامند ہو گیا اور ارشاد فرمایا کہ زمین میں میرا ایک گھر بناؤ کہ بنی آدمؑ میں سے جس پر میں غصہ ہوں گا وہ اس کے ذریعہ سے پناہ مانگے گا اور پھر میں اُس سے رضامند ہو جاؤں گا چنانچہ انھوں نے یہ گھر بنایا اور مجاہدؒ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے زمین پر قبل اسکے اسے پیدا کرے اُس سے ہزار برس پیشتر بیت اللہ کا مقام پیدا کیا تھا اور اُس کی بنیاد ساتویں زمین میں ہے دوسرا فائدہ ٭ بکہ مسجد کا نام ہے اور مکہ کل شہر کا نام ہے اور قشیری رحؒ نے بیان کیا ہے کہ مکہ اس لئے نام رکھا گیا کہ طواف میں وہاں لوگوں کا اژدحام ہوتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہونے میں اپنی جان و مال خرچ کرتے ہیں۔ تیسرا فائدہ مجمع الاحباب میں ہے کہ یہ حج کا کمال ہے کہ تمام عمر میں سوائے ایک بار کے اور فرض نہیں اور یہ بھی اس کا کمال ہے دوسری عبادتوں کے بھی مشابہ ہے پس اُس کا احرام تحریمہ نماز کے مشابہ ہے اور اذکار طواف و وقوف اذکار صلوٰۃ کے مشابہ ہیں اور سعی اور طواف رکوع کے مانند ہے۔ منیٰ میں ٹھہرنا اور رمی جمار کرنا جہاد کے مثل ہے عرفہ اور مشعر حرام میں ٹھہرنا اعتکاف کی طرح ہے اور مشعر حرام مزدلفہ کے سرے پر ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے اور اُس میں خرچ کرنا زکوٰۃ کے مشابہ ہے جس نے حج کیا گویا اُس نے ان تمام عبادات کو ادا کیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حج اور عمرہ کرنے والے خدا کے مہمان ہیں جو کچھ وہ مانگتے ہیں ان کو عطا ہوتا ہے اور جو اُن کی درخواست ہوتی ہے مقبول ہوتی ہے اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں بجائے ایک ایک درہم کے دس دس لاکھ عطا کرتا ہے اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور طبرانی کی بھی ایک روایت میں آیا ہے کہ حج میں خرچ کرنا فی سبیل اللہ سات سو گنا خرچ کرنے کے مثل ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو خدا کی پناہ میں رہتا ہے اگر ادائے حج کے قبل انتقال کر جاتا ہے تو بھی اُس کا اجر خدا پر ٹھہر چکتا ہے اور اگر باقی رہتا ہے یہاں تک کہ حج ادا کر لیتا ہے تو اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے جاتے ہیں اور اس میں ایک درہم خرچ کرنا اُس کے سوا میں چار کروڑ خرچ کرنے کے برابر ہوتا ہے حافظ زکی الدینؒ نے اس کی تخریج کی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے اللہ حاجیوں کو اور جس کے لئے حاجی مغفرت مانگیں اُن کو بخشدیجئے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ مسلم کی شرط

کے موافق صحیح ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب حاجی سے ملاقات ہو تو اُسے سلام کر و اس سے مُصافحہ کرو اور اُس سے کہو کہ اپنے گھر میں جانے کے قبل تمھارے لئے استغفار کرے کیونکہ وہ بخشا بخشایا ہوا ہوتا ہے۔ **حکایت**: نسفیؒ نے ذکر کیا ہے کہ کسی مرد صالح نے حج کیا جب عرفات سے واپسی ہوئی تو اُسے یاد آیا کہ اپنی ہمیانی بھول آیا ہے پھر وہ عرفات لوٹ گیا تو اسے وہاں بندر اور سور ملے اُن سے وہ گھبرا گیا پھر کسی نے اس سے کہا خوف نہ کر ہم تو حاجیوں کے گناہ ہیں ہمیں یہاں چھوڑ گئے ہیں اور پاک وصاف ہو کر لوٹ گئے ہیں اس نے اپنی ہمیانی لی اور تعجب کرتا ہوا واپس آیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس حال میں کہ آپ عرفات میں تھے لے لوگو میرے پاس ابھی جبرئیلؑ آئے تھے اور مجھ سے خدا کا سلام کہا اور یہ کہا کہ خدا نے اہل موقف اور اہل مشعر حرام کو بخش دیا اور ان کی بدانجامی کا خود ضامن ہو گیا اس پر عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ خاص ہم لوگوں کے لئے ہے آپ نے فرمایا تمھارے لئے اور قیامت تک جتنے تمھارے بعد آئیں اُن سب کے لئے تو عمرؓ کہنے لگے خدا کی خیر کثرت سے اور پاکیزہ ہے۔

مسئلہ: ابو سلیمان دارانیؒ نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت علیؓ سے سوال کیا گیا کہ حرم سے ادھر پہاڑ پر کیوں وقوف کرتے ہیں آپ نے جواب دیا اس لئے کہ حرم خدا کا گھر ہے اور پہاڑ اس کا دروازہ ہے جب لوگ اس کا قصد کر کے جاتے ہیں تو اُن کو دروازہ پر ٹھہراتا ہے کہ وہ تضرع کرتے ہیں دریافت کیا گیا کہ یا امیر المومنین مشعر حرام میں کیوں ٹھہرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ جب اُن کو اندر پاس آنے کی اجازت ملتی ہے تو اب دوسرے دروازہ پر انھیں ٹھہرایا جاتا ہے اور وہ مزدلفہ ہے پھر جب انھیں ٹھہرے ہوئے دیر ہو چکتی ہے تو انھیں منیٰ میں اپنی قربانی ذبح کرنے کی اجازت ملتی ہے پھر جب وہ اپنا میل کچیل دور کر چکتے ہیں اور اس سے مونچھیں کترانا ناخن کٹانا بغل کے بال اکھیڑنا میل صاف کرنا مراد ہے اور اس طرح وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو لیتے ہیں تو اُن کو طہارت کی حالت میں زیارت کی اجازت ملتی ہے دریافت کیا گیا کہ ایام تشریق کے روزے کیوں حرام ہیں فرمایا اس لئے کہ لوگ اپنے رب کی زیارت کو آتے ہیں اور اس لئے کہ وہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں اور مہمان کو بلا اجازت میزبان کے روزے رکھنا جائز نہیں پھر عرض کیا گیا اے امیر المومنین بندے کے کعبہ کے پردے پکڑ لینے کے کیا معنیٰ ہیں آپ نے فرمایا اُس کی ایسی مثال ہے کہ کسی شخص سے اپنے مالک کی کوئی خطا سرزد ہو گئی ہو اور وہ اُس کا کپڑا پکڑ کے التجا کرے کہ میری خطا معاف کیجئے قرطبیؒ نے سورۂ حج میں بیان کیا ہے کعبہ کے دیدار کے وقت ہاتھ اٹھانے کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہوا ہے ابن عبد اللہ رح اس سے منع کرتے ہیں اور ابن عبد السلامؒ اجازت دیتے ہیں لیکن اوروں نے کہا ہے کہ کعبہ پر پہلے نظر پڑنے کے وقت جو دُعا کی جاتی ہے مقبول ہوتی ہے۔ سعید ابن المسیبؓ نے کہا ہے کہ جو کعبہ کی طرف ایمان اور تصدیق سے نظر کرتا ہے گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا قرطبیؒ نے سورۂ انبیاء کے متعلق بروایت ابن عباسؓ بیان کیا ہے کہ دُعا میں سینہ تک ہاتھ اٹھانا

ہے اور فریاد و زاری میں سر سے اونچے ہاتھ اٹھانا مقرر ہے اور ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مکہ سے پیدل حج کرنے جائے یہاں تک کہ پھر پیدل ہی مکہ لوٹ آئے تو خدا اس کے لئے ہر قدم کے عوض میں حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں لکھتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ حرم کی نیکی کیا ہے فرمایا کہ ہر نیکی کے عوض میں ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔ اور خدا مکہ کی طرف روزانہ ایک سو بیس رحمتیں بھیجتا ہے پھر چالیس نمازیوں کو عطا ہوتی ہیں اور چالیس نظر کرنے والوں کو اور ساٹھ طواف کرنے والوں کو۔

فائدہ ۵ ؛ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان عرفہ کی شام کو موقف کے قریب پہنچ گیا ہو اور قبلہ رُخ ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر سو بار پڑھتا ہے پھر سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتا ہے پھر سو بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ پڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو میرے بندہ کی کیا جزا ہونا چاہیئے اس نے میری پاکی بیان کی میرا کلمہ پڑھا میری بڑائی اور عظمت کی میری حمد و ثنا کی میرے نبی پر درود بھیجا اچھا اے میرے فرشتو تم گواہ رہو میں نے اُسے بخشدیا اور اس کی سفارش خود اس کے حق میں منظور کی اگر میرا بندہ مجھ سے درخواست کرتا تو میں سارے اہل موقف کیلئے اس کی سفارش منظور کر لیتا اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میزاب کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتا ہے گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا شکم مادر سے آج پیدا ہوا ہے اور جو باب کے سامنے چار رکعت نماز پڑھتا ہے گویا اس نے ساری خلق کے برابر خدا کی عبادت کی اور جو مقام کے پیچھے دو رکعت پڑھتا ہے اسکے سارے اگلے گناہ بخشدئے جاتے ہیں اور جتنے اسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں سب کے برابر اُسے ثواب ملتا ہے اور خدا اسکو فزع اکبر کے دن امن میں رکھتا ہے

حکایت ؛ میں نے صفوۃ الصفوہ میں دیکھا ہے کہ ابن موفق کا بیان ہے کہ میں نے کچھ اوپر پچاس حج کئے اور اہل موقف کی طرف میں نے دیکھ کر کہا کہ اے اللہ اگر ان میں سے کوئی ایسا ہو جسکا حج آپ نے نہ قبول کیا ہو تو اس کو میرا حج عنایت کر دیجئے اس کے بعد جب میں مزدلفہ میں سو رہا تھا خواب میں رب العزت کو دیکھا کہ مجھ سے ارشاد ہو رہا ہے کہ اے ابن موفق تو مجھکو اپنا کرم دکھلاتا ہے میں نے سارے اہل موقف کو اور اتنے ہی اوروں کو بخشدیا اور ان میں سے ہر ایک کی اس کے گھر والوں اور خاندان والوں کی بابت سفارش بھی منظور کر لی میں صاحب تقویٰ اور صاحب مغفرت ہوں اور طبقات ابن سبکی میں میری نظر سے یہ حکایت بروایت ابی تراب نخشبی گذری ہے مگر انھوں نے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے چھتر حج کئے پھر جب دوسرا سال آیا تو لوگوں کو میں نے عرفات میں مجمع دیکھا اور یہ مجھے نہایت خوش کن معلوم ہوا اور میں نے کہا اے اللہ ان میں سے جس کا حج آپ نے نہ قبول فرمایا ہو اُس کو میرے حج کا ثواب عنایت کر دیجئے پھر جب ہم مزدلفہ پہونچے تو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ تو مجھکو اپنا کرم دکھلاتا ہے حالانکہ تمام کریموں سے زیادہ کرم کرنے والا میں ہوں قسم اپنی عزت اور جلال کی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس موقف میں کوئی آکر

ٹھہرا ہوا ورا سے میں نے بخش نہ دیا ہو پھر اس خوشی کی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور اس واقعہ کی میں نے یحییٰ بن معاذ رازی کو اطلاع کی انھوں نے فرمایا اگر تمھارا خواب سچا ہے تو تم چالیس روز اور زندہ رہو گے چنانچہ جیسا انھوں نے کہا تھا ویسا ہی ہوا۔ **حکایت** ؛ جنیدؒ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو زمزم سے پانی بھرتے دیکھا اتفاق سے اس کی مشک گر پڑی وہ کہنے لگا قسم تیری عزت کی اگر تو مجھے پانی نہ دے گا تو میں ناراض ہوں گا اس پر پانی کوئیں کے اوپر تک چڑھ آیا اور اس نے پانی پیا جب وہ جانے لگا تو میں نے اس سے پوچھا تم ناراض کس پر ہوتے اس نے جواب دیا اپنے نفس پر پھر اس کو سال بھر تک پانی نہ دیا کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو زمزم سے پانی بھرتے دیکھا میں نے اس سے کہا مجھے بھی پلاؤ اس نے جو پلایا تو وہ شہد تھا پھر دوسرے دن میں نے اسے اسی طرح پانی بھرتے دیکھا میں نے اس سے پھر کہا مجھے بھی پلاؤ اس نے مجھے پلایا تو دودھ تھا پھر اسی طرح تیسرے دن میں نے اسے پانی بھرتے دیکھا پھر جو اس سے کہا کہ مجھے بھی پلاؤ تو اس نے پانی پلایا میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا سفیان ثوری. میں نے ابو نعیم کی طب نبوی میں ابن عباسؓ کی روایت دیکھی ہے فرمایا کہ نیکوں کے مصلے پر نماز پڑھا کرو اور نیکوں کا پانی پیا کرو جب ان سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا نیکوں کا مصلیٰ میزاب کے نیچے ہے اور نیکوں کے پینے کی چیز آب زمزم ہے اور صحیح مسلم میں ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کے متعلق فرمایا کہ وہ مزے دار کھانا اور شفائے مریض ہے اور مزہ دار کھانے سے مراد یہ ہے کہ جو اُسے پی لیتا ہے اُسے سیری حاصل ہوجاتی ہے اور ابن مبارکؒ فرماتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آب زمزم جس لئے پیا جائے اسی لئے ہے لہذا میں اس کو تشنگی قیامت کے لئے پیتا ہوں اور ابن عباسؓ جب اُسے پیتے تھے تو پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ عِلَّةٍ۔[1]

فوائد۔ پہلا فائدہ ؛ حج میں یہ پڑھے یَا رَبِّ اَتَیْتُکَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَعْرُوْفَکَ فَاَنِلْنِیْ مَعْرُوْفًا مِّنْ مَّعْرُوْفِکَ تُغْنِیْنِیْ بِهٖ عَنْ مَّعْرُوْفِ مَنْ سِوَاکَ یَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ[2] اس کو نوویؒ نے اذکار میں ذکر کیا ہے بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مِنْ شَرَفِهٖ وَعَظْمَتِهٖ مَنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ[3] اور اندھے کا بھی

---

[1] اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق وسیع اور ہر مرض سے شفا مانگتا ہوں [2] اے رب آپ کے پاس مسافت بعیدہ سے آپ کے احسان کی امید کر کے آیا ہوں پس آپ اپنے احسان میں سے مجھے کچھ عطا کیجئے ایسا کہ آپ کے احسان کے باعث آپ کے غیروں کے احسان سے میں بے نیاز ہو جاؤں اے مشہور احسان کرنے والے [3] اے اللہ اس گھر کی شرافت اور عظمت اور کرامت اور ہیبت کو بڑھائیے اور ان لوگوں سے جو اس کا تعظیم و تکریم اور تشریف کے لئے حج اور عمرہ کریں اس کی شرافت اور عظمت بڑھائیے اے اللہ آپ سلامتی والے ہیں اور آپ ہی سے سلامتی ہے پس اے ہمارے رب ہم کو سلامتی کیساتھ زندہ رکھیئے

حکم ہے اور دنیا اور آخرت کی نسبت جو چاہے دعا مانگے پھر مسجد میں باب بنی شیبہ سے داخل ہوا اور یہ باب السلام کے نام سے مشہور ہے اور افضل یہ ہے کہ مکہ میں دن کے وقت پیدل داخل ہو اور رات کو جانا بھی مکروہ نہیں ہے۔ **دوسرا فائدہ**: حسن بصریؒ نے ذکر کیا ہے کہ کعبہ کے گرد تین سو نبی ہیں ان میں سے ستر نبی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ہیں جو جوں اور بھوک سے انتقال کر گئے تھے اور اسمٰعیل اور ان کی والدہ کی قبر میزاب کے نیچے پتھر میں ہے جو مکہ میں ایک نماز پڑھتا ہے تو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب پاتا ہے اور اگر جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے تو پندرہ لاکھ کا ثواب پاتا ہے اور بلاشک جنت کے آٹھوں دروازے مکہ کی طرف کشادہ کی طرف ایک دروازہ میزاب کی طرف ایک دروازہ حجر اسود کی طرف ایک دروازہ رکن یمانی کی طرف ایک دروازہ مقام ابراہیم کی طرف ایک دروازہ زمزم کی طرف ایک دروازہ صفا کی طرف اور ایک دروازہ مروہ کی طرف ہے اور سوائے مکہ کے روئے زمین پر میں کوئی ایسا شہر نہیں جانتا جس میں جب کوئی دعا کرتا ہو تو فرشتے آمین آمین کہتے ہوں۔ **تیسرا فائدہ**: وہبؒ نے بیان کیا ہے کہ توریت میں مکتوب ہے کہ خدا تعالیٰ کعبہ کے پاس ستر ہزار فرشتے سونے کی زنجیریں لئے ہوئے بھیجے گا جو اُسے محشر کی طرف کھینچتے ہوں گے اور ایک فرشتہ کعبہ کو پکارتا ہوگا کہ اے کعبۃ اللہ چل وہ کہے گا ہاں لیکن پہلے میرا سوال پورا ہو جائے کہا جائے گا اچھا مانگ وہ کہے گا اے رب میرے پڑوسیوں کی نسبت جو میرے گرد مدفون ہیں میری سفارش منظور فرمائیے ارشاد ہوگا تمھاری یہ درخواست منظور ہوئی پھر کہا جائے گا اے کعبۃ اللہ چل وہ کہے گا ہاں لیکن پہلے میرا سوال پورا ہو جائے ارشاد ہوگا مانگ وہ کہے گا اے رب آپ کے گناہ گار بندے تمام دور دور کے راستوں سے میرے پاس آئے ہیں میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ انھیں فزع اکبر سے امن دیجئے اس وقت منادی پکارے گا سن لو جس نے کعبہ کی زیارت کی ہو وہ الگ ہو جائے پس خدا ان کو کعبہ کے گرد جمع فرمائیگا اور ان کے چہرے روشن ہوں گے پھر کہا جائیگا اے کعبۃ اللہ چل وہ کہے گا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پھر زنجیروں میں اُسے محشر کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے پس سب سے پہلے جو محشر میں آئیگا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کعبہ آپ سے کہے گا کہ جس نے میری زیارت نہ کی ہو آپ اُس کی فکر میں مشغول ہوجئے اور جس نے میری زیارت کرلی ہے وہ تو میری سفارش میں ہے اور کتاب شرف المصطفیٰ میں مذکور ہے کہ کعبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی خدا سے اجازت چاہے گا اس کو اجازت مل جائے گی تو کہے گا اے نبی اللہ آپ تین چیزوں کی فکر کیجئے جس نے میرا طواف کیا ہو گا اور جو گھر سے نکلا ہوگا اور مجھ تک نہ پہنچ سکا ہوگا اور جس نے مجھ تک پہونچنے کی خواہش کی ہوگی لیکن کوئی سبیل نہ ہو سکی ہو گی میں اُن سب کی سفارش کروں گا۔ **چوتھا فائدہ**: خدا تعالیٰ نے جب ابراہیمؑ کو بنائے کعبہ کا حکم دیا تھا تو اُن کے پاس جبرئیل کو بھیجا تھا انھوں نے آپ کو جگہ کا اندازہ بتلایا تھا اور بعض نے کہا ہے خدا نے ان کے پاس ایک بدلی بھیجی تھی وہ سایہ انداز ہوئی تھی اور آپ نے اُسی انداز سے کعبہ بنایا اور بعض نے کہا ہے کہ خدا نے ہوا کو بھیجا تھا اُس نے اس کی بنیاد کھول دی تھی پھر جب ابراہیمؑ اس سے فا

ہوئے تو خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوا لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجئے آپ کا کام ندا کرنا ہے اور میرا کام پہنچانا ہے آپ کے پاس پیدل اور دُبلی سواریوں پر سوار ہو کر جو شدّت سفر سے لاغر ہوگئی ہوں گی لوگ آ دیں گے اور وہاں کی سواری اکثر اونٹ ہوتی ہے اور بعض نے رجال کے لفظ سے بجائے پیدل کے مرد مراد لئے ہیں۔ کیونکہ حج کرنے والے مرد بہ نسبت حج کرنے والی عورتوں کے زیادہ ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے یَاتُوْکَ فرمایا ہے جس کے معنی ہیں تیرے پاس آئیں گے حالانکہ لوگ کعبہ جاتے ہیں اور وجہ اس فرمانے کی یہ ہے کہ منادی ابراہیم ہیں پس جو کعبہ کا قصد کر کے جاتا ہے گویا ابراہیمؑ کا قصد کر کے جاتا ہے کیونکہ اُس نے اُن کی ندا اور پکار سُن لی غیر پھر ابراہیمؑ صفا پر چڑھے اور بعض نے کہا ہے کہ جبل ابی قبیس پر چڑھے اور ندا کی اے خدا کے بندو خدا کے داعی کی پکار سنو اور بیت اللہ کا حج کرو پس انھوں نے اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے شکم سے اسُ کا جواب دیا لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پس جس نے ایک بار لَبَّیْكَ کہا تھا وہ ایک بار حج کرے گا اور جس نے دو بار لبیک کہا تھا وہ دو بار حج کریگا جو ایک بار حج کرتا ہے وہ اپنا فرض ادا کرتا ہے اور جو دو حج کرتا ہے خدا کو قرض دیتا ہے[1] اور جو تین بار حج کرتا ہے دوزخ اسُ پر حرام ہو جاتی ہے یہ شفا میں مذکور ہے۔ شاید پیدل کو سوار سے پہلے آیت میں ذکر کرنے کی یہ وجہ ہے کہ مقدم ذکر کئے جانے اور شرف برگزیدگی حاصل کرنے کی خوشی میں پیدل چلنے کی تکلیف و مشقت دور ہو جائے اور ضامر اس دُبلے اونٹ کو کہتے ہیں جو چلتے چلتے لاغر ہو گیا ہو اور اس کو صفت مدح کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ وہ اس جناب کی طرف آنے والے احباب کی سواری ہے اور جو بزرگوں کی صحبت میں رہتا ہے وہ بھی بزرگ ہو جاتا ہے اور جو احباب کی پیروی کرتا ہے محترم ہو جاتا ہے۔ **شعر۔**

وَاِنَّ جِمَالًا قَدْ عَلَاھَا جَمَالُکُمْ ۞ وَاِنْ قُطِعَتْ اَکْبَادُنَا لَحَبَائِبُ ۞

اور کعبہ کا ایک یہ شرف بھی ہے کہ اسُ کی بنا کا حکم کرنے والا ربّ جلیل ہے اور بانی خلیلؑ اور معین اسمٰعیلؑ اور مہندس جبریلؑ ہیں پس جب اسُ کی تعمیر سے فرصت ہوئی تو اسُ کے بچے ہوئے پتھر رہ گئے خدا تعالیٰ نے ایک ہوا بھیجی جو ان سب کو اڑا لے گئی پس جو پتھر جہاں پڑا اگر چھوٹا ہوا تو مسجد بن گئی اور بڑا ہوا تو جامع مسجد تیار ہوئی۔

پانچواں فائدہ ۞ نسفیؒ نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے اللہ امت محمدیؐ میں سے جتنے بڈھے اس بیت کا حج کریں ان کے بارہ میں میری شفاعت منظور فرمائیے اور اسمٰعیلؑ نے کہا تھا اے اللہ امت محمدی میں سے جتنے جوان اس بیت کا حج کریں اُن کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائیے اور اسحٰقؑ نے کہا تھا اے اللہ امت محمدی میں سے جتنے ادھیڑ اس بیت کا حج کریں اُن کے بارہ میں میری شفاعت

---

[1] یعنی فرض کے علاوہ نیکی کرتا ہے جس کا بدلہ قرض کی طرح اُسے ضرور ملے گا [2] بے شک وہ اونٹ جن پر تمھارے جمال چڑھے پیارے ہیں اگرچہ ہمارے کلیجے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں ۱۲

قبول فرمایئے اور سارہؓ نے کہا تھا امت محمدی میں سے جتنی عورتیں اس بیت کا حج کریں اُن کی نسبت میری شفاعت قبول فرمایئے اور ہاجرہؓ نے کہا تھا امت محمدی میں سے جتنے غلام ولونڈی اس بیت کا حج کریں اُن کی بابت میری شفاعت قبول فرمایئے چنانچہ اسی لئے ہم کو تشہد میں حکم ہے کہ ابراہیمؑ اور اُن کی آل پر درود بھیجیں۔ **مؤلف کہتا ہے** میرے نزدیک نسفیؒ کے کلام میں دو اشکال ہیں پہلا یہ کہ اسمٰعیلؑ نے اس امت کے جوانوں کے لئے دعا کی ہے حالانکہ وہ اسحاقؑ سے چودہ برس بڑے تھے بلکہ امام نودیؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں کہا ہے کہ اسمٰعیلؑ ابراہیمؑ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے اس لئے مناسب تھا کہ یہ ادھیڑ آدمیوں کے لئے دعا کرتے اور اسحٰقؑ جوانوں کے لئے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اسمٰعیلؑ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں بخلاف اسحٰقؑ کے دوسرا اشکال یہ ہے کہ ہاجرہ کیسے دعا کر سکتی ہے حالانکہ اُن کی وفات کے بعد ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے کعبہ بنایا ہے جیسا کہ میں نے صحیح بخاری میں دیکھا ہے اس کا جواب اور تو کچھ نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ان کو بناء بیت اللہ کی اطلاع ہو گئی ہو اور انھوں نے پہلے ہی دعا کر لی ہو واللہ اعلم۔ **چھٹا فائدہ** ؛ میں نے تفسیر نیشاپوری میں دیکھا ہے کہ خدا نے بیت اللہ کو جنت سے یاقوت سرخ کا بنا کر اتارا تھا اس میں شرقی وغربی دو دروازے زمرد کے لگے ہوئے تھے اور آدمؑ سے فرمایا تھا میں نے تمھارے لئے اُسے اُتارا ہے جس کے گرد ایسے ہی طواف ہوا کرے گا جیسے میرے عرش کے گرد ہوتا ہے چنانچہ سرزمین ہند سے آدمؑ اُس کی طرف پیدل روانہ ہوئے اُن سے فرشتے آملے اور اُن سے کہا کہ اے آدمؑ خدا آپ کا حج مبرور کرے ہم تو آپ سے دو ہزار برس پہلے اس بیت کا حج کر چکے ہیں صاحب ترغیب نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ انھوں نے پوچھا کہ تم اپنے طواف میں کیا کہتے تھے فرشتوں نے جواب دیا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ آدمؑ نے کہا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اور بڑھا لو جب آدمؑ کعبہ بنا چکے تو کہا اے رب ہر کام کرنے والے کو کچھ اجر ملتا ہے پس میرا اجر کیا ہے ارشاد ہوا جب تم اُس کا طواف کرو گے تو میں تمھیں بخش دوں گا آدمؑ نے کہا اے رب میرے لئے کچھ اور بڑھایئے ارشاد ہوا کہ طواف کرنے والے جن کے لئے مغفرت مانگیں گے اُن کو بھی بخش دوں گا آدمؑ نے کہا بس بس مجھے اتنا ہی کافی ہے۔

امام نودیؒ نے کہا ہے کہ کعبہ خدا اس کو مشرف رکھے اسے چھ بار بنا کیا گیا ہے ایک بنائے ملائکہ ہے پھر بنائے آدمؑ پھر بنائے ابراہیم پھر بنائے قریش پھر بنائے عبداللہ رضؓ بن زبیر پھر بنائے حجاج بن یوسف اور یہی بنا ابتک موجود ہے چنانچہ اسی لئے خدا نے اُسے بیت عتیق سے موصوف کیا ہے اور ایک فرقہ نے کہا ہے کہ عتیق نام رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ خدا اُس میں مسلمان گناہگاروں کی گردن آزاد کر دیتا ہے اور بعض نے کہا

لہ بعد اس کے زمانہ عمر بن عبدالعزیز میں اس کے متعلق امام مالکؒ سے سوال کیا گیا کہ بنائے حجاج بن یوسف بنائے جاہلیت پر ہے لہٰذا حسب بناء عبداللہ بن زبیر بنا کیجاوے آپ نے فتویٰ دیا کہ آئندہ کو سلاطین کے واسطے مشغلہ ہو جائیگا ہر شخص اپنے مذاق کے موافق کعبہ میں رد و بدل کرتا رہیگا چنانچہ ابتک بنائے حجاج بن یوسف پر قائم ہے واللہ اعلم سید محمد جعفر علی نگینوی ۱۲

اول

ہے کہ ایّام طوفان میں خدا نے اُسے غرق سے آزاد رکھا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ جابروں کے ہاتھ سے اُسے آزاد کیا ہے **ساتواں فائدہ** ٭ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو گرمی کے دنوں میں کعبہ کا سات بار طواف کرتا ہے اور ہر طواف میں بغیر کسی کو ایذا دیے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیتا جاتا ہے اور ذکر اللہ سے اس کا کلام کم خالی ہوتا ہے تو اُس کو ہر قدم پر ستّر ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور اس کے ستّر ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور ستر درجے اُس کے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور دوسری حدیث میں ہے جو بیت اللہ کا سات بار طواف کرتا ہے اور سوائے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کے کلام نہیں کرتا تو اُس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اُس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جو طواف کرتا ہے اور اس حالت میں بولتا ہے وہ رحمت میں اپنے دونوں پیروں سے گھس جاتا ہے۔ **آٹھواں فائدہ** ٭ عبادات بدنی میں علماء کا اختلاف ہوا ہے کہ کون سب سے افضل ہے بعض نے کہا ہے کہ نماز اور صاحب تنبیہ کو اسی کا یقین ہے اور بعض نے کہا ہے کہ طواف شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے زمانے میں ایک مسئلہ پیش آیا جس میں عراق عرب اور عراق عجم کے لوگوں میں اختلاف ہوا صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں ایسی عبادت کروں گا جس میں میرا کوئی شریک نہ ہو شیخ نے جواب دیا کہ لوگوں کو روک کر تنہا سات بار طواف کرے تو اُس کی قسم اُتر جائے گی کیونکہ بیت اللہ کے طواف میں اس وقت اُس کا کوئی شریک نہ ہوگا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کو مکہ میں رمضان ملے اور وہ اُس کے روزے رکھے اور جس قدر ہو سکے اس میں شب بیداری کرے تو خدا اُس کے ایسے ایک لاکھ رمضان لکھتا ہے جن میں یہ بات نہ پائی جاتی ہو علماء نے کہا ہے قیام رمضان سے تراویح مراد ہے۔ **نواں فائدہ** ٭ خدا نے جب آدمؑ کو پیدا کیا اور انکو گیہوں کے درخت کے کھانے سے منع فرمایا تو ایک فرشتہ اُس پر مقرر کر دیا وہ جب کہیں چلا گیا اُس وقت آدمؑ نے اُس میں سے کھا لیا خدا نے اُس فرشتہ کو نظر ہیبت سے جو دیکھا تو وہ جوہر بن گیا کیونکہ وہ آدمؑ کی پردہ دری کا باعث ہوا تھا پھر اس وقت وہ پتھر رونے لگا پس خدا نے اُسے گویائی عطا فرمائی اور وہ کہنے لگا اے آدمؑ میں وہی فرشتہ ہوں جسے میرے رب نے آپ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا پھر وہ کعبہ کے پاس چلا آیا اور وہ یہی حجر اسود ہے خدا نے اُس کو جبل ابوقبیس میں رکھا تھا اور وہ خراسان کا پہاڑ تھا جب ابراہیمؑ نے کعبہ کو بنایا تو اُس نے کہا اے رب مجھے اجازت دیجئے کہ ابراہیمؑ کو امانت سپرد کر دوں چنانچہ پھر انھوں نے اسے لے لیا پھر اُس نے کہا اے ابراہیمؑ اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ مجھے پھر خراسان کی طرف واپس نہ کرے آپ نے اُس کے لئے دُعا کی اس لئے وہ مکہ ہی میں رہا۔ **دسواں فائدہ** ٭ کتاب شرف المصطفٰے میں مذکور ہے کہ حجر اسود ستارے کے مانند یاقوت سرخ کے خیمہ کے ساتھ اترا تھا اُس میں تین سونے کے قندیلیں تھیں نور حجر جو چمکا تو جہاں تک اُس کی روشنی پہونچی وہاں تک حرم کی حد قرار پائی اور بعض نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ

کو حرم کی حد جبریلؑ نے بتلائی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ فرشتوں نے آدمؑ کو آ کر گھیر لیا جہاں تک وہ سب کھڑے تھے وہ کل جگہ حرم قرار پائی اور بعض نے کہا کہ جبریلؑ نے آدم کے سر کے بال جنت کے یاقوت سے بنائے تھے بال جو اُڑے تو جہاں تک پہنچے وہاں تک حرم کی حد قرار پائی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا اس کو بنی آدمؑ کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے ابن خزیمہ کی روایت میں برف سے زیادہ سفید واقع ہوا ہے۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمین میں سوائے اُس کے اور کچھ جنت کی نسبے نہیں ہے اور وہ بلور کی طرح سفید تھا۔ ترغیب میں مذکور ہے کہ مہا بلور کو کہتے ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ خدا کا یمین یعنی داہنا ہاتھ ہے اس سے اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ یمین یمن سے مشتق ہے جس کے معنی برکت کے ہیں اور لوگ حجر اسود چھو کر برکت حاصل کرتے ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس حجر کے لئے خیر کے شاہد رہو کیونکہ قیامت میں وہ شافع ہوگا ایک زبان اور دو لب سے شفاعت کرے گا جس نے اُسے بوسہ دیا ہوگا اُس کے لئے شہادت دے گا۔ **گیارھواں فائدہ** ؛ ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ آئے اور اُن پر زرد پٹی تھی اور اُن کے چہرہ میں غبار تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا غبار پوچھ دیا اور پوچھا کہ یہ کیا کہا کہ کروبوں نے اپنے رب سے بیت الحرام کی زیارت کی اجازت مانگی تھی ان کو اجازت ملی تو چل پڑے اور یہ اُن کے بازوؤں کا غبار ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ آپ کی امت کو بھی اُن کی دعائے نیک میں شریک کرے چنانچہ آپ نے خدا سے درخواست کی پھر جبریلؑ فوراً لوٹ کر آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ کی اُمت میں سے جو اس بیت کا حج کرے گا اُس کو زمین اور آسمان کے فرشتوں کا ثواب ملے گا اور بغیر مغفرت حاصل کئے وہ واپس نہ ہوگا۔ **بارھواں فائدہ** سُفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا اور عرفات پر ارادہ کیا کہ اب نہ لوٹوں گا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بڈھے نے مجھے آکر سلام کیا اور کہا اپنی نیت سے باز آ میں نے پوچھا میری نیت تم نے کہاں سے جانی اُس نے جواب دیا میرے رب نے مجھے الہام کیا ہے بس خدا کی قسم میں نے کسی سال یہاں خواب دیکھا تھا گویا قیامت قائم ہے۔ جنت، میزان، پل صراط، دوزخ۔ مجھے سب کچھ دکھائی دیا اور میں نے دوزخ کو کہتے سُنا کہ اے اللہ حاجیوں کو میری گرمی اور سردی سے بچائیے اُس سے کہا گیا اے دوزخ کسی اور کے لئے درخواست کر وہ تو جنگل کی پیاس اور عرفات کی گرمی چکھ چکے ہیں میں جاگ پڑا دیکھتا کیا ہوں کہ میری ہتھیلی میں لکھا ہوا ہے جو عرفات میں ٹھہرے اور بیت اللہ کی زیارت کرے تو میں اُس کے ستر گھر والوں کی نسبت اس کی شفاعت منظور کروں گا۔ **تیرھواں فائدہ** ؛ امام رازیؒ نے بیان کیا ہے کہ حج اکبر میں لوگوں کا اختلاف ہے ۴۴

ابن عباس رضہ وغیرہ نے کہا ہے کہ وہ یوم النحر ہے اور مجاہدؒ اور ثوریؒ نے کہا ہے اس سے تمام ایام منیٰ مراد ہیں اور ابن مسیبؒ اور طاؤسؒ نے کہا ہے وہ یوم عرفہ ہے اور اس کا نام حج اکبر اس لئے ہے کہ تمام مسلمان اور مشرک اس میں جمع ہوئے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ یوم النحر میں سوار چلے جاتے تھے ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور اُس نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور آپ سے دریافت کیا کہ بتلائیے حج اکبر کا کون سا دن ہے آپ نے فرمایا آج ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے میری سواری چھوڑ دے تاکہ میں جاؤں یہ تفسیر کشاف سے سورۂ برأت منقول ہے امام نوویؒ نے کہا ہے کہ صحیح پہلا قول ہے اور اس کو حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں۔ **چودھواں فائدہ**: جب ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بنایا اور حضرت اسمٰعیلؑ مدد دیتے رہے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا میں نے تم دونوں کے لئے خزانہ بنایا ہے پھر اسمٰعیل کو وحی بھیجی کہ فلاں مقام پر جاؤ اور اُسے پکارو چنانچہ انھوں نے پکارا اے خدا کے خزانے ادھر آ پس وحشی گھوڑے سامنے سے آپہونچے انھوں نے اُن کی چوٹی پکڑ لی خدا نے وہ انھیں دیدی جب خدا نے آدمؑ پر ہر شئے کو پیش کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری مخلوق میں سے جو چاہو پسند کرلو تو انھوں نے گھوڑے پسند کئے تھے پس اُن سے کہا گیا کہ تم نے تو اپنی عزت اور اپنی اولاد کی عزت ابدالاباد تک کے لئے پسند کی ہے۔ سبکیؒ نے کہا ہے خدا نے آدمؑ سے پہلے گھوڑوں کو اور عورتوں سے پہلے مردوں کو پیدا کیا ہے اس لئے کہ حواؑ سے پہلے آدم پیدا ہوئے تھے اور عربیات براذین سے پہلے۔ اور اس کا گوشت ائمہ ثلاثہ کے پاس حلال ہے البتہ ابوحنیفہؒ نے اس کو حرام کہا ہے اور صاحبین اس میں اُن کے خلاف ہیں۔ **پندرھواں فائدہ**: ابوالدرداءؓ اپنے ہاتھ سے گھوڑے کو کھلاتے تھے کسی نے اُن سے اُس کا سبب پوچھا تو کہا کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا ہے کہ جو کوئی اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کرتا ہے پھر اُسے کھلاتا ہے تو خدا اُس کے لئے ہر دانہ کے عوض ایک ایک نیکی لکھتا ہے اس کو مجمع الاحباب میں نقل کیا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی فی سبیل اللہ گھوڑے کے توبرا چڑھا دیتا ہے تو اُس کو ایک حج مبرور اور ایک عمرۂ مقبول کا ثواب ملتا ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ گھوڑے پر خرچ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو خیرات کے لئے ہاتھ بڑھائے رہے سمیٹے نہیں اور باب ذکر میں اس سے زیادہ گذر چکا ہے۔ **سولھواں فائدہ**: قرطبیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول وَاَعِدُّوا[1] لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ کے متعلق کہا ہے کہ اس سے تیر اندازی مراد ہے اس لئے کہ صحیح مسلم میں ہے سُن لو کہ قوت تیر اندازی ہے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ وہ جن ہیں اور اسی کو طبری نے اختیار کیا ہے اس لئے کہ وہ اُس کے ہنہنانے کی آواز سے بھاگ جاتے ہیں اور ترمذی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ سب سے بہتر مشکی گھوڑا ہے اور عکرمہ وغیرہ نے کہا ہے کہ گھوڑیاں زیادہ پسندیدہ ہوتی ہیں کیونکہ اُن کا پیٹ خزانہ ہے اور ان کی پیٹھ عزت

[1] اُن کے لئے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت سے تیار رہو ۱۲

ہے اور جن اُس گھر کے پاس نہیں پھٹکتا جس میں گھوڑا ہو۔ امام رازی رح نے کہا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ منافق مراد ہیں اور قرطبیؒ نے کہا ہے کہ انکی نسبت کچھ کہنا مناسب نہیں کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ تم انھیں نہیں جانتے انھیں خدا جانتا ہے۔ **ستترھواں فائدہ**: اگر کسی نے دابہ کی وصیت کے کرّو فر کے لئے یا قتال کے لئے یا اس لئے کہ اس کی خیر کثیر اور پُشت سے نفع حاصل کیا جائے تو گھوڑے پر محمول کریں گے اور اگر اُس نے دابہ کو مطلق رہنے دیا تو گھوڑے یا خچر یا گدھے پر محمول کریں گے پس اگر اُس کے پاس ایک جنس ہوگا تو متعین ہو جائیگا اور اگر دو جنس ہوں گے تو وارث کو اختیار ہوگا نہ موصی لہ کو اور گھوڑا اپنے ہنہنانے میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ کہتا ہے کبھی گھوڑا نوّے برس تک زندہ رہتا ہے اور اونٹ بلبلانے میں حَسْبِیَ اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کہتا ہے اور وہ رویا کرتا ہے کبھی ہنستا نہیں اور بندر ہنسا کرتا ہے کبھی روتا نہیں اِس کو قرطبیؒ نے سورۂ نجم میں بیان کیا ہے۔ کلاباذیؒ نے کہا ہے کہ اونٹ جن سے پیدا ہوئے ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر شیطان ہے اس کو نزہۃ النفوس میں بیان کیا ہے اور اس کی کنیت ابوایوب ہے کیونکہ وہ صابر ہوتا ہے اس کا گوشت یہودیوں اور رافضیوں کے نزدیک حرام ہے امام احمد بن حنبل رح کے نزدیک اُس سے وضو جاتا رہتا ہے اور اصحاب شافعیؒ میں سے محدثین کی ایک جماعت نے اسی کو پسند کیا ہے اس کو نوویؒ نے روضہ میں بیان کیا ہے اور اس کی ترجیح کے معتقد ہیں واللہ اعلم۔

حکایت: وہبؒ نے بیان کیا ہے کہ آدمؑ جب زمین پر اُتارے گئے تو اُس میں انھیں وحشت ہوئی کیونکہ اپنا ایسا کسی کو نہ پاتے تھے پس خدا سے کہا کیا سوائے میرے اس میں اور کوئی بسنے والا نہیں ہے جو آپ کی تسبیح بیان کرے خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں عنقریب اُس میں تمھاری اولاد سے ایسے کو مقرر کروں گا جو میری حمد و تقدیس کے ساتھ تسبیح کریں گے اور اس میں ایسے مکانات بناؤں گا جو میرے ذکر کے لئے بلند کئے جائیں گے اور اس میں ایک ایسے مکان کی جگہ نکالوں گا جس کو اپنے لئے چن لوں گا اور اپنی کرامت سے اس کو خاص کروں گا اور زمین کے تمام مکانوں پر اُس کو اپنے نام سے ترجیح دوں گا اور اس کا نام اپنا گھر رکھونگا اور اس میں اپنی عظمت کا ٹیکہ باندھوں گا اور اپنی حرمت سے اُسے محیط کروں گا اور اسکو ایسی جگہ رکھونگا جسکو میں نے اپنے لئے منتخب کیا ہے کیونکہ میں نے اُسکا مقام اُسدن سے منتخب کر رکھا ہے جسدن میں نے زمین اور آسمان کو بنایا تھا یہ گھر تمھارے اور تمھارے بعد والوں کیلئے حرم اور جائے امن ٹھہراؤنگا اور اُسکی حرمت سے اسکے مافوق وما تحت اور گرد اگرد کو محترم کروں گا جو میری حرمت سے اُسکو محترم سمجھے اُسنے میری حرمت کی عظمت کی اور جسنے اُس کو حلال سمجھا اُس نے میری حرمت کو مباح کر ڈالا اور جو اس کے اہل کو امن دے گا میری امان کا مستحق ہوگا اور جس نے اُن کو خوف دلایا اُس نے مجھ پر جفا کی اُس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور اُس کے آباد کرنے والے میرے وفد ہیں اور اُس کی زیارت کرنے والے میرے مہمان ہیں میں نے اُس کو سب سے پہلا گھر قرار دیا ہے جو

لوگوں کے لئے مقرر ہیں اور میں اس کو زمین اور آسمان والوں سے آباد رکھوں گا جو اس میں فوج کی فوج پراگندہ بال غبار آلودہ ہو کر آئیں گے سوائے میرے اُن کا کچھ مقصد نہ ہوگا اور ہر دُبلی سواریوں پر سر پڑے دور دراز راستہ سے آئیں گے چلا چلا کر تکبیر کہتے ہوں گے اور لبیک لبیک پکارتے ہونگے جو اس کا عمرہ کرے کہ سوائے میرے اُس کا کچھ مقصد نہ ہو اس نے میری زیارت کی میری ضیافت کی اور میرے پاس قاصد بن کر آیا اور کریم کے ذمہ ہے کہ اپنے قاصدوں اور زیارت کرنے والوں اور مہمانوں کے ساتھ خاطر اور اکرام سے پیش آئے اے آدمؑ تم جبتک زندہ ہو اُسے آباد کروگے پھر تمھارے بعد بتیرے فرقے اور مختلف زمانہ کے لوگ اور تمھاری اولاد سے انبیاء ایک امت کے بعد دوسری امت اور ایک قرن کے بعد دوسرا قرن ایک نبی کے بعد دوسرا آباد ہوتے چلے جائینگے جائیں گے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اس نبی پر ختم ہو جائے گا جس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ خاتم الانبیاء ہوں گے اور اُن کو میں اس کے آباد کرنیوالوں، حمایت کرنے والوں، مدد کرنیوالوں میں سے بناؤں گا اور اپنی زندگی بھر میری طرف سے اس پر امین رہیں گے اور جب اُن کا میرے پاس لوٹنا ہوگا تو وہ مجھے پائیں گے کہ میں نے ان کے لئے اتنا اجر ذخیرہ کر رکھا ہوگا جس سے میرا قرب اور میرے نزدیک وسیلہ حاصل کرنا ممکن ہوگا اور میں اس گھر کا نام اس کا شرف و ذکر و اس کی بزرگی و مکرمت تمھاری اولاد میں سے اُس نبی کے لئے ٹھہراؤں گا جو اس نبی سے پہلے ہو چکیں گے اور وہ ان کے باپ ہوں گے جن کا نام ابراہیمؑ ہوگا انھیں سے میں اس کی بنیاد اٹھواؤں گا اور انھیں کے ہاتھوں اس کی عمارت پوری کراؤں گا اور ان کو اس کے مشاعر و مناسک سکھاؤنگا اور انھیں کو اپنے کام کا تن تنہا اہتمام کرنے والا اپنے راستہ کی طرف بلانے والا بناؤں گا میں انھیں آزماؤں گا وہ صابر رہیں گے میں اُن کو عافیت دوں گا وہ شکر کریں گے میں اُن کی دعا اُن کی اولاد و اُن کے لڑکے کے بارے میں قبول کروں گا اور اُن کو اس گھر کا اہل خادم اور دربان مقرر کروں گا یہاں تک کہ وہ تغیر و تبدل کریں گے اور ابراہیم کو اس گھر کا اور اس شریعت والوں کا امام بناؤں گا تمام خلق جن و انس سے جتنے اِن مقامات میں حاضر ہوں گے اُن کا اقتداء کریں گے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رکن اور مقام لیواقیت جنت سے دو یاقوت ہیں خدا تعالیٰ نے اُن کا نور مٹا دیا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو مشرق و مغرب کے مابین سب کچھ روشن ہو جاتا اور کوئی بیماری والا اور مریض ایسا نہ ہوتا جو اسے چھوکر شفا نہ پا جاتا

موعظت:- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو خدا زاد و راحلہ کا مالک بنائے کہ وہ بیت اللہ تک پہونچ سکتا ہے اور پھر بھی حج نہ کرے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرجائے اور یہ اس لیے کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[1] اس کو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ترغیب و ترہیب میں ہے کہ تندرست تونگر پر واجب ہے کہ پانچ سال تک حج کو نہ چھوڑے شفا میں مذکور ہے کہ ایک شخص کو ایک جماعت نے قتل کیا اور اس پر آگ جلائی لیکن اس کا رنگ نہ بدلا کیونکہ وہ تین بار حج کر چکا تھا۔ **لطیفہ**:- نیشاپوریؒ نے بیان کیا ہے حج میں پانچ چیزیں مجنونوں کے اعمال میں

---

[1] خدا کے واسطے خانہ کعبہ کا لوگوں کے ذمہ حج ہے جو اس تک پہونچنے کی سبیل کر سکتا ہے۔

سے ہیں کپڑے اُتار کر احرام باندھ لینا چلا چلا کر لبیک کہنا۔ جمرات کو کنکریوں سے مارنا طواف میں جھپٹ کر چلنا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مجنون مرفوع القلم ہوتے ہیں اسی طرح حاجیوں کی حالت ہے۔

باب

ارکانِ حج کا بیان

ارکان حج پانچ ہیں پہلا رکن میقات سے اپنے دل میں یا زبان و دل دونوں سے حج یا عمرہ یا صرف احرام کی نیت کر کے احرام باندھنا لیکن تعین حج یا عمرہ بہتر ہے اور اگر دوسرے کی طرف سے ہو تو یوں کہنا کہ میں فلاں کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں یا اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں اور ایسے ہی والد اپنے چھوٹے بچہ کی طرف سے نیت کرے پس اگر وہ عرفہ میں وقوف کے وقت بالغ ہو جائے یا غلام آزاد ہو جائے تو اُسکا حج اسلام ادا ہو جائیگا جیسے کہ کوئی شخص رکوع پالے تو اُسے رکعت ملجاتی ہے ہاں اگر طواف قدوم کی سعی کے بعد ایسا ہو تو اُسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا کیونکہ اس کا حج نقصان کے ساتھ ادا ہوا ہے اور جب احرام کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ غسل کرے یا اگر پانی نہ ہو تو تیمم کرے اور بال بنوائے ناخن کٹوائے اپنے بدن اور اس کپڑے میں جس میں احرام باندھے گا خوشبو لگائے اور اس کے بعد اُسے اُتارے نہیں کیونکہ اگر اُتارے گا تو فدیہ لازم ہوگا اور اس کا بیان آگے آتا ہے اور عورت احرام کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں میں مہندی لگائے اور یہ سب مستحب ہے اور دو رکعت نماز پڑھے اور افضل یہ ہے کہ دو رکعتوں کے بعد جب اس کی سواری اُسے لے کر اُٹھے یا وہ پیدل روانہ ہو اُس وقت احرام باندھے اور مرد پکار کر لبیک کہے اور سوار ہوکے اُترتے چڑھتے بستی میں جاتے اپنے ساتھیوں سے ملتے جلتے وقت بکثرت لبیک کہتا رہے اور لبیک یہ کہے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ[1] اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور خدا سے جنت مانگے اور دوزخ سے پناہ مانگے اور جب کوئی ایسی شئی نظر آئے جو بھلی یا بُری معلوم ہو تو لبیک کہے اور یہ پڑھے اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ اور جب احرام باندھ لیا تو مرد کو سر کا چھپانا حرام ہو جاتا ہے سوائے اُس صورت کے کہ کوئی ضرورت درپیش ہو

سلہ اے اللہ میں آپ کی خدمت میں بار بار حاضر ہوتا ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں آپ کی خدمت میں پھر حاضر ہوں بلاشک حمد و نعمت و ملک آپ کے لئے ہے آپکا کوئی شریک نہیں ۱۲

اور سلا ہوا کپڑا جیسے کرتہ وغیرہ پہننا یا جوتہ وغیرہ بھی پہننا حرام ہے اگر اس کے خلاف کرے گا تو فدیہ لازم ہوگا اور مختلف مقامات میں بار بار پہننے سے بار بار فدیہ لازم ہوگا اور فدیہ یہ ہے کہ جہاں چاہے تین روزے رکھے یا حرم میں ایک بکری ذبح کرے اور مسکینوں کو تقسیم کر دے اور کم سے کم تین مسکینوں کو دے یا چھ مسکینوں کو فی کس نصف صاع کے حساب سے تین صاع خیرات کرے اور ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے اور اُس پر سر اور داڑھی میں کسی قسم کا تیل ڈالنا بھی حرام ہو جاتا ہے سوائے اُس صورت کے کہ وہ گنجا ہو یا اُس کے سر کے بال اُڑ گئے ہوں اگر ایسا چند مقامات پر کرے گا تو متعدد فدیئے دینے ہوں گے اور باقی بدن میں تیل لگانا جائز ہے بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو اور خوشبو لگانے کا فدیہ بھی ایسا ہی ہے جیسا بیان ہوا اور عورت کا حکم بھی مرد ہی کی طرح ہے مگر یہ کہ اس کو کپڑے پہننا جائز ہیں لیکن دستانہ پہننا عورت کو بھی منع ہے اور اس سے بھی اُس پر فدیہ واجب ہوگا اسی طرح کپڑے سے چہرہ چھپانا بھی منع ہے مگر یہ کہ لکڑی وغیرہ سے اپنے چہرہ کے سامنے سے کپڑا اٹھائے رکھے تو جائز ہے اور ایسے ہی ابرو یا سر کے بالوں کا کاٹنا جائز ہے جس سے آنکھ چھپ جاتی ہو اور جو ناخن ٹوٹ گیا ہو اور اس سے تکلیف ہوتی ہو تو اُس کا کاٹنا جائز ہے اور مقدمات جماع جیسے ہاتھ لگانا یا شہوت سے بوسہ لینا حرام ہیں اور اگر ایسا کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا اور علم اور اختیار کے ساتھ زوجین میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے ایک بدنہ کا ذبح کرنا اور بدنہ اونٹ یا اونٹنی ہے قربانی کی شرائط کے ساتھ اگر عاجز ہو تو گائے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو سات بکریاں اگر یہ نہ مل سکیں تو اونٹ کی دراہم سے قیمت لگا کر اُس کے عوض میں گیہوں خریدے اور حرم کے مسکینوں کو اگرچہ مجاور ہی ہوں خیرات کرے مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک اونٹ کی پانچ سو درہم قیمت ہو تو اُس کے عوض میں گیہوں خرید کر تقسیم کر دے اور اگر عاجز ہو تو ہر مُد کے عوض ایک روز روزہ رکھے اور مُد کا بیان باب توبہ میں عنقریب آتا ہے لواطت اور جانور سے صحبت کرنا بھی کفارہ کے بارے میں جماع کے مانند ہے ہر خشکی میں رہنے والے وحشی حلال جانور کا شکار کرنا حرام ہے اگر شکار کو تلف کر ڈالے تو اُس کا ضمان بالمثل واجب ہوگا پس شتر مرغ میں اونٹ ہے اور گاؤ وحش یا حمار وحش میں گائے ہے اور ہرن کے بچہ میں بکری اور خرگوش میں بکرے کا مادہ بچہ اور گوہ میں بکرے کا بچہ اور بجو میں مینڈھا اور لومڑی میں بکری اور کبوتر اور قطا اور قمری میں بکری ہے اور اُسے اختیار ہے چاہے شکار کا مثل جو مذکور ہوا ایک ذبح کرے اور حرم کے مساکین کو تقسیم کر دے یا مثل کی قیمت لگا کر اُسکے عوض میں گیہوں خرید کر خیرات کر دے یا ہر مُد کے عوض ایک ایک روزہ رکھے اگرچہ اپنے شہر میں جا کر رہے۔ **موعظت** ایک بار ایک قوم نے حرم میں ایک ہرن کا بچہ شکار کیا اور اسکو آگ پر چڑھایا آگ دیگچی کے نیچے سے نکل پڑی اور اُس نے ان سب کو جلا دیا اس کو دمیریؒ نے حیوٰۃ الحیوان میں بیان کیا ہے اور مدینہ کا شکار بھی حرام ہے لیکن اُس کا کوئی کفارہ نہیں۔ **فائدہ** :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حج اور عمرہ پے درپے کیا کرو کیونکہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی

کے میل کو اور حج مبرور کی جزا سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے اور کوئی مسلمان محرم نہیں ہوتا جس کے گناہوں کو لے کر سورج نہ ڈوب جاتا ہو۔

دوسرا رکن :۔ عرفہ کے دن بعد زوال عرفہ میں ٹھہرنا ہے اگرچہ لحظہ بھر کے لئے ہو اور اس کا وقت زوال سے یوم النحر کی طلوع فجر تک ہے پس ایک لحظہ کے لئے بھی حاضر ہو جانا اگرچہ جانور یا بھاگے ہوئے غلام یا قرضدار کی تلاش میں گذر ہو بشرطیکہ وہ قابل عبادت ہو بے ہوش یا نشہ میں بدمست نہ ہو اور یہ شرط نہیں ہے کہ اس کا عرفات ہونا بھی وہ جانتا ہو حتیٰ کہ اگر وہ وقت کے نکلنے تک سوتا رہا تب بھی کافی ہے اور اگر غلطی سے دسویں تاریخ وقوف کیا تب بھی کافی ہے مگر یہ کہ لوگ خلاف عادت کم ہو گئے ہوں تو آئندہ سال اپنا حج قضا کریں اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً عرفات میں دسویں تاریخ پچاس آدمیوں نے وقوف کیا تو ان پر قضا واجب ہے کیونکہ ان پر ایسی مشقت نہیں ہے بخلاف معتاد جماعت کے کیونکہ ان سب پر قضا کرنا بہت شاق ہے اگر غلطی سے عرفات کے علاوہ کہیں اور ٹھیرے تو قضا واجب ہے اگرچہ معتاد جماعت ہو کیونکہ مکان میں غلطی کرنے کا ایسا خوف نہیں ہے اس میں غلطی نہیں ہوا کرتی لہذا ان پر قضا واجب ہے بخلاف زمانہ کے کہ وہ غلطی سے مامون نہیں ہے۔ **مسئلہ** :۔ عرفات میں حائض اور جنب کا وقوف کرنا صحیح ہے جیسا کہ باب کرم میں عنقریب آتا ہے۔ **فائدہ** :۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے عرفہ کے دن فرمایا کہ اے لوگو آج کے دن خدا تعالیٰ نے تمہارے اوپر فخر کیا ہے پھر سوائے ان کوتاہیوں کے جو آپس میں تمہارے درمیان ہیں (یعنی حقوق عباد) سب کو بخش دیا تم میں سے جو گنہ گار تھے ان کو نکوکاروں کو عنایت کر دیا اور نکوکاروں نے جو مانگا انھیں عطا فرمایا پس خدا کا نام لے کر دعا کرو پھر جب آپ مزدلفہ میں پہونچے تو آپ نے فرمایا بے شک خدا نے تم میں سے نکوکاروں کی مغفرت فرما دی اور نکوکاروں کی تم میں سے گنہ گاروں کی نسبت شفاعت منظور کی اب رحمت نازل ہوگی اور ان کو پہونچیگی پھر زمین میں مغفرت پھیل جائے گی اس کے بعد ہر توبہ کرنے والے پر جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی نگہداشت کی ہوگی واقع ہوگی اور ابلیس مع اپنے لشکر کے جبل عرفات پر کھڑا دیکھتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے پھر جب رحمت نازل ہوتی ہے تو ابلیس اور اس کے لشکری تباہی اور ہلاکت کہہ کہہ کر چلاتے ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ **حکایت** :۔ کتاب عظۃ الالباب میں میں نے دیکھا ہے بعض سادات کا بیان ہے کہ ایک بار میں عرفات میں تھا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک فقیر سب سے الگ ہے اور معرفت والنس حق کے آثار اس پر نمایاں ہیں میں نے سنا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ اے ہر معلوم کے جاننے والے میں اس راز سربستہ کے طفیل سے جو میرے اور تیرے درمیان ہے درخواست کرتا ہوں کہ اس ساری خلقت کے دکھ اور مصیبتیں جو ان کے گناہوں کے باعث سے ہونے والی ہیں مجھ پر ڈالدے قبل اس کے کہ مجھ پر موت دست درازی کرنے پائے پھر اس طرح سے میں ان پر سے قربان ہو جاؤں ورنہ کل کے روز ان کے بارہ میں میری شفاعت ہی

منظور فرمالیجیے پھر دیکھتے کیا ہیں کہ اسی اثنا میں زمین اور آسمان کے درمیان ایک ہُدہُد موجود ہے اور وہ ایک پتہ لئے ہوئے ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم نے اس کی اور ان کی جیسوں کی لنسبت تیری شفاعت منظور کی پھر کیا اب بھی تیری کچھ مراد باقی ہے اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا نہایت خوش ہوا اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا دئے اور ہُدہُد کو اشارہ کیا وہ اس کے سامنے سے پرواز کر گیا اس کے بعد اس شخص نے کلمہ پڑھا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا پھر جو دیکھتے ہیں تو کچھ نہ تھا اس کا انتقال ہو چکا تھا خدا اس پر اور ہم پر رحمت نازل فرمائے۔

تیسرا رکن ہے وقوف کے بعد طواف افاضہ کرنا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ حدث اور نجاست سے پاک ہو اور جتنا بدن چھپانے کے قابل ہے وہ چھپا ہو بعض نے خدا تعالیٰ کے قول قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ مَا ظَهَرَ سے دن کے وقت مردوں کا ننگے طواف کرنا مراد ہے اور مَا بَطَنَ سے رات کو عورتوں کا ننگے ہو کر طواف کرنا مراد ہے جیسا کہ رواج تھا اور اس کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ حجر اسود سے کعبہ اپنی بائیں جانب کر کے تاکہ قلب کعبہ کے محاذی رہے طواف کرے اور طواف سات بار ہو اور جب حجر اسود کے پاس پہونچے اپنا سارا بدن اس کے سامنے کر کے اس سے پھر طواف شروع کرے اور پیدل طواف کرنا سنت ہے اور پہلے حجر اسود کو ہاتھ لگائے بوسہ دے اپنا چہرہ اس پر رکھدے اگر بوسہ دینے سے عاجز ہو تو ہاتھ لگا کر چوم لے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرے نہ آستین سے اور پہلے طواف میں پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ[2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور دروازے کے سامنے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَهٰذَا (کہتے ہوئے مقام ابراہیمؑ کی طرف اشارہ کرے) مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اور دونوں رکن یمانی کے مابین پڑھے رَبَّنَا[3] اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جو چاہے دعا مانگے اور طواف کرتے وقت پہلے تین گشت میں رمل کرے یعنی پاس پاس قدم رکھتا ہوا ذرا تیز چلے اور یہ پڑھتا جائے اَللّٰهُمَّ[4] اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا اور بعد طواف کے دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا

---

[1] کہدیجئے کہ میرے رب نے تو ظاہر و باطن کی ساری بیحیائی کی باتیں حرام کر دی ہیں [2] خدا کے نام سے اور خدا سب سے بڑا ہے اے اللہ آپ پر ایمان لا کر اور آپ کی کتاب کی تصدیق کر کے اور آپ کا عہد پورا کر کے اور آپکے نبی محمد صلعم کے طریقہ کی پیروی کر کے (طواف شروع کرتا ہوں) اے اللہ بیشک یہ بیت آپ کا بیت ہے اور حرم آپ کا حرم ہے اور امن آپ کا امن ہے اور یہ دوزخ سے آپ کی پناہ مانگنے والے کا مقام ہے۔

[3] اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عنایت کیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیجئے ۱۲ [4] اے اللہ اسے حج مبرور بنائیے اور گناہ بخشتہ بنائیے اور سعی کو مشکور کیجئے ۱۲

اَلْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے اگر رات ہو تو قرأت زور سے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ دونوں رکعتیں مقام کے پیچھے پڑھے۔

چوتھا رکن: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے یعنی ایک بار صفا سے مروہ تک جانا اور پھر لوٹ آنا ایک بار سعی ہوئی اور مستحب ہے کہ صفا اور مروہ پر آدمی کے قد کے برابر بلندی تک چڑھ جائے اور چڑھ کر پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ[۱] پھر دین اور دنیا کے متعلق جو چاہے دعا کرے اگر پیدل ہو تو شروع اور آخر سعی میں آہستہ چلے اور درمیان میں دوڑ کر چلے اور یہ پڑھتا جائے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ[۲] اور یہ سعی اس وقت واجب ہے کہ طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو ورنہ مکروہ ہے۔

پانچواں رکن: مردوں کو سر منڈانا ہے لیکن عورتوں کو مکروہ ہے بلکہ ایک جماعت کے نزدیک بالکل ناجائز ہے کیونکہ وہ مثلہ اور مردوں کے ساتھ مشابہت ہے ہاں عورت انگل برابر اپنے بال کٹائے اور اس بارہ میں مرد و عورت کے لئے کم سے کم تین بال ضروری ہیں کہ منڈائے جائیں یا کٹائے جائیں یا اکھیڑے جائیں یا نورہ سے دور کر دیے جائیں اور بال منڈاتے وقت یہ کہتا جائے۔ اَللّٰھُمَّ اَثْبِتْ لِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃً وَّامْحُ بِھَا عَنِّیْ سَیِّئَۃً وَّارْفَعْ لِیْ بِھَا دَرَجَۃً وَّاغْفِرْ لِیْ فِی الْمُحَلِّقِیْنَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ[۳] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن صامت کی حدیث میں فرمایا ہے کہ تمھارا سر منڈانا تو ایسا ہے کہ تمھارے بالوں میں سے کوئی بال زمین پر نہیں گرتا جس کے عوض میں تم کو قیامت میں نور نہ عنایت ہو۔

مسئلہ: سوائے ارکان کے حج میں اور بھی واجبات ہیں ایک یہ کہ مزدلفہ میں شب یوم النحر کے نصف اخیر

---

[۱] خدا سب سے بڑا ہے خدا سب سے بڑا ہے خدا سب سے بڑا ہے اور خدا ہی کو (کہ خدا سب سے بڑا ہے) ہماری ہدایت کرنے پر حمد سزاوار ہے اور خدا کے لئے اس کی عطا پر حمد ہے سوائے خدائے وحدہٗ لاشریک کے کوئی معبود نہیں اسی کا ملک ہے اسی کو حمد سزاوار ہے وہی ارتا ہے اور وہی جلاتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا وعدہ سچا ہے اس نے اپنے بندہ کو مدد دی اپنے لشکر کو عزت بخشی اور تنہا جماعتوں کو بھگا دیا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے لئے دین کو خالص کر کے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔

[۲] اے رب مغفرت فرمائیے رحم کیجئے اور جو کچھ آپ جانتے ہوں اس سے درگذر کیجئے بیشک آپ ہی سب سے زیادہ عزت اور کرم والے ہیں [۳] اے اللہ مجھکو ہر بال کے عوض نیکی عطا کیجئے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ مٹا دیجئے اور اس کی وجہ سے میرا درجہ بلند کیجئے اور منڈانے والے اور بال کٹانے والوں میں میری مغفرت کیجئے ۱۲

میں ٹھہرے اگرچہ ساعت بھر کے لئے ہو اور اگر اس کو ترک کرے گا تو ایک بکری ذبح کرنا لازم آئے گا ایک یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی کرنا اور اس کا وقت یوم النحر کی نصف آخری شب میں آجاتا ہے اور غروب تک باقی رہتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ بقدر نیزہ آفتاب کے بلند ہونے کے بعد کرے اور مستحب یہ ہے کہ سب کاموں سے پہلے رمی سے ابتدا کرے حتیٰ کہ سوار کو چاہیئے کہ سواری سے اُترنے کے پہلے ہی رمی کرے اس کے بعد اپنی قربانی یا ہدی کو ذبح کرے پھر مرد قبلہ رُخ ہو کر سر مُنڈائے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر کہے اور بالوں کو کہیں دفن کر دے پھر مکہ میں جائے اور طواف افاضہ کرے رمی ذبح اور سر منڈانے اور طواف میں ترتیب کی رعایت رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے چنانچہ اگر طواف افاضہ اس کے قبل کرے گا تب بھی جائز ہے کیونکہ یوم النحر کی نصف شب سے ان اعمال کا وقت آجاتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو یوم النحر کی شب میں حکم دیا تھا اور انھوں نے فجر کے پہلے ہی جمرہ کی آدھی رات سے عرفہ سے لوٹنے کے بعد جلدی سے طواف افاضہ کر لیا تھا چنانچہ عورت کو ایسا ہی مناسب ہے کہ یوم النحر کی آدھی رات سے عرفہ سے لوٹنے کے بعد جلدی سے طواف افاضہ کرے کیونکہ اُسے حیض آجانے کا خوف ہے تاکہ اُس شرط سے جو عنقریب آتی ہے اُس کا خاوند اس سے صحبت کر سکے جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کے ساتھ کیا تھا پھر جب مکہ میں داخل ہو کر طواف افاضہ کر چکے تو اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ظہر کے قبل منیٰ میں لوٹ آئے اور وہاں ظہر کی نماز ادا کرے حالانکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ کی روایت کے مطابق ظہر مکہ میں پڑھی تھی اور ابن عمر کی روایت کے مطابق منیٰ میں پڑھی تھی اور دونوں روایتیں مسلم میں ہیں شاید حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مکہ میں پڑھی ہو پھر منیٰ میں آکر اپنے اصحاب کے ساتھ دوبارہ پڑھی ہو پھر جب کوئی منیٰ میں واپس آگیا تو اُسے تشریق کی تینوں راتوں میں یہاں ٹھہرے رہنا واجب ہے مگر یہ کہ اگر پہلے اور دوسرے دن جمرات کی رمی کر چکا ہو تو پھر غروب شمس سے پہلے پہلے روانہ ہو جانا جائز ہے اور اُس پر سے تیسری رات میں ٹھہرنا اور اُس دن رمی کرنا ساقط ہو جائے گا اور اگر منیٰ سے روانہ ہو گیا اور وہاں سے نکلنے کے قبل ہی آفتاب غروب ہو گیا تو رات کو وہاں قیام کرنا اس سے ساقط ہو گیا اور ایسا ہی صحیح قول کے موافق ہے جو روضہ اور اُس کی اصل میں ہے اُس وقت حکم ہے جب کہ اُس کے روانگی کے کام میں لگے ہونے کی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے لیکن ابن ملقنؒ نے عمدہ میں بیان کیا ہے کہ یہ سہو ہے اور اگر قبل غروب کے روانہ ہو گیا تھا اور پھر قبل غروب یا بعد غروب لوٹ آیا تو صحیح قول کے موافق اُسے پھر روانہ ہو جانا جائز ہے اور اگر تبرعاً وہاں رات کو ٹھہر گیا تو اسے دوسرے دن رمی کرنا واجب نہیں شافعیؒ نے اس کی تصریح کی ہے اور ہمارے زمانہ میں کبھی ایسا موقع ہو جاتا ہے کہ امیر الحاج بہت سے حاجیوں سمیت لیالی تشریق میں سے تیسری شب کو منیٰ میں سو جاتا ہے پھر غالباً سب تیسرے دن وہاں سے روانہ ہوتے ہیں اور بعد زوال کے رمی کو چھوڑ دیتے ہیں تو اُن پر کفارہ واجب ہوتا ہے یعنی ایک بکری ذبح کرنا چاہیئے مگر

قبل غروب کے لوٹ آیا اور رمی کرلی تو کفارہ واجب نہیں اور یہ کفارہ واجب ہوتا ہے جو یوم النحر اور ایام تشریق میں رمی چھوڑ دے پس ایک ہی دم دینا کافی ہے اور کبھی بعضے حاجی اسی میں عمرہ کا احرام باندھ لیتے ہیں حالانکہ یہ رمی کا وقت باقی رہنے کے باعث درست نہیں ہوتا مگر اس وقت کہ دوسرے روز جلدی کرے اگرچہ رمی کا وقت باقی ہو اس لئے کہ حج سے نکل آنے کے باعث ایسا ہو گیا گویا کہ رمی کا وقت گذر چکا ہے اور تینوں جمروں کی رمی کرنا بھی واجبات حج سے ہے ہر جمرہ سات سات کنکریوں سے اگر ایک جمرہ کی یا ہر جمرہ کی چار چار کنکریوں سے رمی کی تو اس پر دم واجب ہے اور ایام تشریق میں سے ہر روز زوال آفتاب سے رمی کا وقت آجاتا ہے اور غروب سے وقت نکل جاتا ہے لیکن اگر ایسا ہو جائے تو دوسرے دن یا آخر دن ادا کرے بلکہ اگر جمرہ عقبہ اور تشریق کے اور دو دن رمی چھوڑ دے پھر تیسرے دن ان سب کے عوض رمی کرے تو کافی ہے اور شرط یہ ہے کہ ایک ایک کنکری کرکے پھینکے چنانچہ اگر دو کنکریاں ایک ساتھ یا ہر ہاتھ سے ایک ایک کنکری پھینکیگا تو صرف ایک ہی کنکری شمار کی جائے گی اور رمی جمرات میں ترتیب کی بھی رعایت رکھے پس اُس جمرہ سے ابتدا کرے جو مسجد خیف کے متصل ہے پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرے اور یہ دونوں منی میں داخل ہیں پھر جمرۂ عقبہ کی رمی کرے اور وہ منی میں داخل نہیں اور اس طرح سے کنکریاں ڈالے کہ پھینکنا کہا جائے خالی رکھدینا کافی نہیں اور کنکری کو پتھر کی جنس سے ہونا چاہیئے اگرچہ یاقوت۔ عقیق۔ زبرجد اور زمرد ہی کیوں نہ ہو اور صحیح روایت کے موافق لوہا بھی کافی ہے اور اس کنکری کا پھینکنا بھی جائز ہے جس کو کوئی دوسرا پھینک چکا ہو اگر کنکری پھینک کر پھر اُٹھالے اور دوبارہ اُسی کو پھینک دے تو بھی جائز ہے اور جو پھینکنے سے عاجز ہو وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے سوائے حیض اور نفاس والی عورت کے جو کوئی مکہ یا منا سے نکل کر اپنے دور کے شہر کو جانے لگے اُس پر طواف وداع بھی واجبات حج سے ہے اور طواف وداع کے بعد سوائے سامان روانگی کے اور کسی لئے نہ رُکے۔ جیسے کسی کو توشہ خریدنا ہے یا کجاوہ باندھنا امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر بیمار ہو کر کوئی لوٹ آئے تو اُسے طواف کا اعادہ واجب ہے۔

فوائد۔ پہلا فائدہ ؛ جو کوئی احرام باندھنا چاہے اُسے اختیار ہے کہ فقط حج کا احرام باندھے اور یہی افضل ہے (شافعیؒ کے نزدیک) پھر جب اعمال حج سے فارغ ہو چکے تو حل میں جاکر عمرہ کا احرام باندھے یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اُسے قران کہتے ہیں (امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہی افضل ہے) پس اس کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہو گی لیکن اس پر تمتع کی طرح اس میں بھی ایک دم واجب ہوگا اور اگر چاہے تو صرف عمرہ کا احرام باندھے پھر جب مکہ میں داخل ہو تو طواف و سعی کرے سر منڈائے یا بال کٹائے اور جب یہ سب کچھ کر چکا تو عمرہ سے حلال ہو گیا پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھے اگرچہ اُسی روز ہو جس روز مکہ یا ابطح سے لوٹا ہے ایسا شخص متمتع کہلاتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا مسکن حرم مکہ سے مسافت قصر رکھتا ہو اور اُس نے اشہر حج میں عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ شوال ذیقعدہ اور ذی حجہ کے دس دن ہیں اور یہ بھی ہے کہ وہ اس میقات تک جہاں سے عمرہ کا احرام باندھا تھا لوٹ کر نہ جائے ورنہ اس پر دم واجب ہوگا اور وہ ایک گائے یا بکری یا ساتواں

حصہ بدنہ کا قربانی کرنا اور افضل یہ ہے کہ اس کو یوم النحر کو ذبح کرے اگر اس سے عاجز ہو تو دس روزے رکھے تین حج میں اور سات جب اپنے اہل و عیال میں لوٹ کر جائے اگرچہ تین روزے چھوٹ جائیں تو اس کو اپنے شہر میں جا کر قضا کرے اور ان روزوں اور بقیہ سات روزوں میں چار دن کی تفریق کرنا واجب ہے یعنے ایک عید کا دن اور تین دن تشریق کے اور پے درپے روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ **دوسرا فائدہ**: حج سے دو طرح کا حلال ہونا ہے ایک تو اس وقت جب کہ طواف افاضہ کرے اور سر منڈائے یا ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ جمرہ عقبہ کی رمی کرے تو اس کو ناخن کٹانا سر چھپانا کپڑے پہننا خوشبو لگانا حلال ہو جاتا ہے پھر جب یہ تینوں کام یعنے طواف سر منڈانا اور جمرہ عقبہ کی رمی کرے تو پورے طور سے حلال ہو جاتا ہے یعنے باقی محرمات بھی جائز ہو جاتے ہیں لیکن افضل یہ ہے کہ جب تک ایام تشریق میں رمی نہ کرے اپنی زوجہ سے صحبت نہ کرے **تیسرا فائدہ**: منہاج میں مذکور ہے کہ آبِ زمزم پینا سنت ہے کیونکہ حضرت جابر سے مرفوعًا وارد ہوا ہے کہ جو خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کرے اور مقام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اور آبِ زمزم پی لے تو اس کے تمام گناہ بخشدیئے جاتے ہیں چاہے جہاں تک پہونچے ہوں اور زمزم کے قریب جانا اور اس میں نظر کرنا مستحب ہے کیونکہ اس میں نظر کرنا عبادت اور گناہوں کے مٹنے کا باعث ہے اس کو زعفرانی نے بیان کیا ہے اور آبِ زمزم قبلہ رُخ ہو کر پیئے اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ[1] ھٰذَا یَصْرِفُ کُلَّ دَآءٍ اور دنیا اور آخرت کی جو شئے اُسے محبوب ہو اس کے لئے آبِ زمزم پیئے۔ ماوردیؒ نے بیان کیا ہے اس سے اپنا چہرہ اور سینہ دھوئے اور تھوڑا سر پر ڈالے اور زعفرانیؒ نے کہا ہے کہ تھوڑا بہت پانی اپنے شہر لے جانا مستحب ہے اور اپنے شہر میں لوگوں کو تبرک کے طور پر تقسیم کردے اور مستحب ہے کہ بہت سا آبِ زمزم پیئے یہاں تک کہ پسلیوں تک خوب پیٹ بھر جائے اور اپنے نفس پر تھوڑا جبر کرے کیونکہ منافق اس کو اتنا نہیں پیتے تھے کہ پسلیوں تک پیٹ بھر جائے عبداللہ بن مبارکؒ کہا کرتے تھے کہ میں اسے تشنگی قیامت کے لئے پیتا ہوں۔ **فائدہ**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت ہر وقت مستحب ہے بخلاف تقلید منہاج کے چنانچہ کہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت بعد فراغ حج کے ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی اس کو ابن خزیمہؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو میری زیارت کرنے آئے جس کی سوائے میری زیارت کے اور کوئی حاجت نہ ہو تو میرے ذمہ حق ہو جاتا ہے کہ قیامت میں میں اس کی شفاعت کروں اور عیون المجالس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو میری قبر کی میرے بعد زیارت کرے تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی اور اسحاق بن سنان نے بیان کیا ہے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اے اللہ یہ ہر مرض کے دور کرنے کے لئے ہے ۱۲

کی قبر شریف کی ستر و بار زیارت کی ہے جب کبھی میں نے زیارت کی میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اور آپ نے جواب میں فرمایا و علیک السلام یا ابن سنان اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو کوئی دو لوں حرم میں سے کسی میں انتقال کرے گا قیامت کے روز امن پانے والے لوگوں میں اُٹھے گا اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔

حکایت: شیخ صالح سیدی احمدؒ رفاعی ہر سال حاجیوں کے ذریعہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر سلام کہلا بھیجا کرتے تھے پھر جب خدا نے اُن کو حج نصیب کیا تو قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ اشعار۔

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ كُنْتُ اُرْسِلُهَا ؎ تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ ۱
وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ ؎ فَامْدُدْ يَمِيْنَكَ كَیْ تَحْظٰى بِهَا شَفَتِیْ

یہ کہنا تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ظاہر ہوا اور انھوں نے اس کو بوسہ دیا اس کا انکار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ انکار کا انجام سوء خاتمہ ہوا کرتا ہے خدا پناہ میں رکھے اور اس میں شک نہیں کہ اولیاء کی کرامت حق ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں سنتے اور دیکھتے ہیں اور آپ کو قبر میں نعمتیں ملتی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ہمیں یہ بات پہونچی ہے کہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پھر ستر بار صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ۲ کہے تو اس کو ایک فرشتہ ندا کر کے کہتا ہے صلی اللہ علیک یا فلاں اور اس کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی اور جو شخص زیارت کرے اُسے مستحب ہے کہ قبر شریف اور ممبر کے درمیان درود پڑھے کیونکہ وہ ریاض جنت میں سے ایک روضہ ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا مقام ہے جس کا حق ہے کہ جنت کا روضہ ہوتا اور بعض نے کہا ہے کہ بعینہ یہ قطعہ زمین قیامت میں جنت میں ہوگا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا ہزار نماز کے برابر ہے اور بیت المقدس میں نماز پڑھنا پانسو نماز کے برابر ہے۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی طرف جانا کعبہ شریف کی طرف جانے سے افضل ہے کیونکہ زمین کا اتنا قطعہ جس میں آپ

---

۱ حالت دوری میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا ؎ جو میرے نائب ہو کر میری طرف سے زمین بوسی کر جایا کرتی تھی ؎ اور اب اس جسم کو حاضری کی دولت نصیب ہوئی ہے ؎ ذرا اپنا داہنا ہاتھ تو بڑھا دیجئے کہ میرا لب اس سے بہرہ اندوز ہو جائے ۲ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا آپ پر درود بھیجے ۱۲

کے اعضائے تازگی آمیز ہیں عرش و کرسی سے بھی افضل ہے اور کیسے نہ ہو خدا نے آپ کا ذکر رفیع بنایا ہے آپؐ کا اسم اپنے اسم سے ملایا اور جنت کے ہر مقام پر اسے لکھا ہے اور ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جنت کے دروازے پر مرقوم ہے کہ بلا شک میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد میرے رسول ہیں جو اس کا قائل ہوگا میں اُسے عذاب نہ دوں گا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کسی کا کچھ ضرر نہیں کہ اس کے گھر میں ایک محمد دو محمد یا تین محمد ہوں اور شریح بن یونس نے بیان کیا ہے کہ خدا کے فرشتے ہیں جو گشت لگایا کرتے ہیں ان کی یہی عبادت ہے کہ ان گھروں کی زیارت کیا کریں جس میں محمد یا احمد نامی کوئی ہو تاکہ اس طرح حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی تعظیم ہو اور جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت ہوگی تو منادی ندا کریگا سنو جس کا نام محمد ہو اُسے چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم شریف کی کرامت رکھنے کے لئے جنت میں داخل ہو جائے شفا میں مذکور ہے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے زمانہ کے قبل محمد اور احمد کے نام کو بچایا تھا کہ کسی دوسرے کا یہ نام رکھا جائے پھر جب آپ کا زمانہ قریب آپہنچا تو عرب کی ایک جماعت نے اپنے بیٹوں کا نام اس طمع سے محمد رکھدیا کہ کہیں ان میں سے وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائیں۔

امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے اسلام میں سب سے پہلے جس کا نام محمد رکھا گیا وہ محمد بن حاطب ہیں اور جو صحابیؓ کے بیٹے اور صحابیہ کے پوتے تھے اور اُن کے باپ کا نام حاطب تھا اُن کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس صاحب اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا اُس نے اُن سے پوچھا تھا کہ تمھارے صاحب نبی ہیں انھوں نے کہا ہاں اُس نے کہا تو وہ اپنی قوم کے لئے بد دُعا کیوں نہیں کرتے انھوں نے کہا عیسٰی کی کیا حالت تھی انھوں نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کیوں نہیں کی اُس نے کہا تم نے خوب جواب دیا تم دانشمند ہو اور دانشمند کے پاس سے آئے ہو اور اُس نے ماریہؓ کو مع اُن کی ہمشیرہ سیرین کے آپکو ہدیہ میں بھیجا تھا آپ نے سیرین کا نکاح حسان بن ثابت سے کر دیا تھا اور ماریہؓ کو اپنے لئے رکھ لیا تھا اور تہذیب الاسماء واللغات میں یہ بھی مذکور ہے اور بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد بن ابی خلیل سے پہلے کسی کا نام احمد نہیں رکھا گیا اور خلیل سیبویہ کے شیخ تھے خلیلؒ کا ایک سو ستر ہجری میں بصرہ میں انتقال ہوا ہے۔

باب

جہاد کی فضیلت

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الآیۃ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ اگر ہم کو جو عمل خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہے معلوم ہوتا تو ہم اُس پر عمل کرتے اس پر حکم جہاد نازل ہوا تو لوگوں کو گراں گذرا پھر خدا کا یہ قول نازل ہوا جس کا مضمون ہے کہ تم ایسی بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا جب یہ قول نازل ہوا جس کا مضمون یہ ہے کہ کیا تم کو ایسی تجارت بتادوں جو تم کو بُرا لم عذاب سے نجات بخشے تو لوگ کہنے لگے اگر ہم کو معلوم ہو جاتی تو جان و مال اور اہل و عیال تک دے کر اُسے خرید لیتے تو وہ آیت نازل ہوئی جس کا مضمون یہ ہے تم لوگ خدا اور رسول پر ایمان رکھتے ہو اور راہ خدا میں جہاد کرتے ہو پھر جب اُحد کے روز لوگ فرار ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی جسکا مضمون یہ ہے کہ اے ایمان والو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ آیت ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس نے کہا تھا یا رسول اللہؐ میں نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا عمرؓ نے فرمایا اُس کو تو نخل کے کتوں نے مار ڈالا ہے۔

موعظت ✤ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اُحد کے روز تمھارے بھائی مصیبت میں پڑے تھے اور جان سے گئے تھے تو خدا نے اُن کی روحوں کو سبز پرندوں کے جوف میں کر دیا کہ جنت کی نہروں پر اُترتے ہیں اس کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سایہ میں جو سونے کی قندیلیں لٹک رہی ہیں اُس میں آ کر رہتے ہیں جب اُن کو پاکیزہ کھانا پینا اور خوب وخوش اسلوب آرامگاہ دستیاب ہوئی تو وہ کہنے لگے کاش ہمارے بھائیوں کو بھی معلوم ہو جاتا جو کچھ خدائے تعالیٰ نے ہم پر فضل و احسان کیا ہے تاکہ انھیں بھی جہاد کی رغبت ہوتی خدا نے ارشاد فرمایا کہ اچھا میں انھیں تمھاری طرف سے یہ خبر پہونچائے دیتا ہوں پس یہ آیت اُتری جس کا مضمون ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا الآیۃ اور صحیح مسلم میں ہے جو صدق دل سے خدا سے شہادت کی درخواست کرتا ہے اُس کو شہیدوں کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اگرچہ اپنے بستر پر مر جائے بروایت حضرت علیؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ غازی

سلہ اور جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اُن کو ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہیں ۱۲

لوگ جب غزوہ کا پختہ قصد کر لیتے ہیں تو خدا ان کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دیتا ہے پھر جب وہ غزوہ کی تیاری میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتوں کے سامنے ان سے فخر کرتا ہے پھر جب اُن کے گھر والے انھیں رخصت کر چکتے ہیں تو اُن پر در و دیوار گھر بار کو رونا آتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسے نکل آتے ہیں جیسے سانپ اپنی کینچلی سے اور خدا اُن میں سے ہر شخص پر چالیس ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو آگے پیچھے داہنے بائیں سے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اور کوئی نیکی اس سے نہیں ہوتی جو دوچند نہ ہو جاتی ہو اور روزانہ اس کے لئے ایسے ہزار آدمیوں کی عبادت لکھی جاتی ہے جو ہزار برس عبادت میں مشغول رہے ہوں اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا جس کا ایک ایک دن دنیا کی عمر کے برابر ہو پھر جب دشمن کے سامنے چلتے ہیں تو خدا اُن کو اتنا ثواب دیتا ہے جس کو دنیا والے نہیں جان سکتے پھر جب دشمن کے مقابلے کے لئے نکلتے ہیں اور تیروں میں حرکت ہوتی ہے اور تیر چلنے لگتے ہیں اور ایک شخص دوسرے پر بڑھتا ہے تو فرشتے اپنے بازوؤں سے انھیں گھیر لیتے ہیں اور ان کے لئے فتح اور ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں اور منادی پکارتا ہے کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے پس شہید کو چوٹ اور نیزہ کھانا اور اس سے بھی زیادہ خوشگوار معلوم ہونے لگتا ہے جتنا کہ گرمی کے دنوں میں آب سرد معلوم ہوتا ہے اور جب شہید نیزہ یا ضرب کھا کر گھوڑے سے گرتا ہے وہ زمین پر پہنچنے بھی نہیں پاتا کہ حور عین میں سے جو اس کی زوجہ ہونے والی ہے اس کو خدا اس کے پاس بھیج دیتا ہے وہ اُسے اُن گراں نعمتوں اور کرامتوں کی بشارت سناتی ہے جو خدا نے اس کے لئے تیار کی ہیں اور ایسی کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سُنی نہ کسی انسان کے دل میں گذری اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے اہل و عیال میں اس کا خلیفہ ہوتا ہوں جو انھیں راضی رکھتا ہے اس نے مجھے راضی رکھا اور جو انھیں ناراض کرتا ہے اس نے مجھے ناراض کیا اور خدا اس کی روح کو پرندوں کے پوٹوں میں کر دیتا ہے جہاں چاہتے ہیں جنت میں چرتے پھرتے ہیں اس کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کی قندیلوں میں جو عرش میں لٹکی ہوئی ہیں رہتے ہیں اُن میں سے ایک ایک شخص کو فردوس کے بالاخانوں میں سے ستر ستر بالاخانے ملیں گے کہ ہر ایک بالاخانہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنا کہ صفا سے شام تک فاصلہ ہے اس کا نور ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھر جاتا ہے ہر بالاخانہ میں ستر خیمے ہوں گے ہر خیمہ میں ستر سونے کے تخت بچھے ہوں گے جس کے پائے موتی اور زبرجد کے ہوں گے ہر تخت پر چالیس فرش ہوں گے ہر فرش کی موٹائی چالیس ہاتھ کی ہوگی ہر فرش پر حور عین میں سے اس کی زوجہ بیٹھی ہوگی اور کیسی زوجہ جو اپنے خاوند کی شیدا اور پرحسن ہوگی اس کے ستر ہزار خادم اور ستر ہزار خادمائیں ہوں گی زیوروں میں پیلی ہو رہی ہوں گی اُن کے چہرے سفید ہوں گے موتی کے تاج پہنے ہوں گی ان کی گردن میں رومال بندھا ہوگا ہاتھوں میں آبخورے اور آفتابے لئے ہوں گی جب قیامت کا دن ہوگا تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے اگر انبیاء ان کے راستہ میں آجاتے تو وہ بھی اُن کی رونق و بہار کو دیکھ کر پیدل ہو جاتے یہاں تک کہ وہ اسی طرح جواہر کے دسترخوان پر آجائیں گے اور اس پر بیٹھیں گے اور اُن میں سے ہر شخص کی اس کے ستر ہزار گھر والوں اور پڑوسیوں کی نسبت شفاعت مقبول ہوگی یہاں تک کہ دو

شخص جھگڑا اٹھیں گے کہ کون زیادہ قریب کا پڑوسی ہے پھر میرے اور ابراہیم کے ساتھ خلد کے دسترخوان پر بیٹھیں گے اور روزانہ صبح وشام خدا کی طرف نظر کیا کریں گے اس کو علائی رحمہ نے سورۂ آل عمران میں نقل کیا ہے بروایت جابرؓ بن عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو خدا کی راہ میں ایک روز سرحد کا نگراں رہتا ہے خدا اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندق حائل کر دیتا ہے کہ جس میں سے ہر خندق ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے برابر ہوتا ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو راہِ خدا میں ایک شب سرحد کا نگراں رہے تو اس کی ایسی حالت ہو جاتی ہے گویا اُس نے ہزار شب بیداری میں اور اتنے ہی دن روزہ رکھنے میں گذارے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سوائے فی سبیل اللہ سرحد کی نگرانی کرنے والے کے ہر مرنے والے کے عمل ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے عمل قیامت تک بڑھتے رہتے ہیں اور قبر کے فتنہ سے امن رہتا ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے ۔

حکایت: ایک بار چوروں کی ایک جماعت کسی بتکدے میں داخل ہوئی تو وہاں ایک عابد کو پایا جس کا لڑکا اپاہج ہو گیا تھا چوروں نے اُس سے کہا کہ ہم لوگ غازی ہیں یہ سن کر اُس نے اُن لوگوں کی بڑی خاطر و تعظیم کی اور اُن سے پانی لے کر اپنے لڑکے کے پیر دھلائے خدا کی قدرت کہ صبح طلوع نہیں ہونے پائی کہ خدا نے اس کو عافیت عطا کر دی پھر چور نکل کر چلدیئے اور جا کر راہزنی کی پھر جو اس بتکدے میں لوٹ کر آئے تو لڑکے کو سیدھا کھڑا دیکھا اس کے باپ سے اس کا سبب دریافت کیا اُس نے کہا میں نے آپ لوگوں سے پانی لے کر اُس کے پیر دھلائے تھے خدا نے اُس کو عافیت عطا فرمائی اُن سب نے اس سے کہا کہ تم کو معلوم ہو کہ ہم سب چور ہیں غازی نہیں یہ تمھاری نیک نیتی کا ثمرہ ہے اس کے بعد وہ سب راہزنی سے تائب ہوئے اور راہِ خدا میں جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ **فائدہ**: علمائے نے خدائے تعالیٰ کے قول طٰہٰ کے متعلق بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ طا فی سبیل اللہ غازیوں کا طبل ہے اور ہا دشمنوں کے دلوں میں اُن کی ہیبت ہے اور قرطبیؒ نے کہا ہے کہ طا شجرۂ طوبیٰ ہے اور ہا ہاویہ اور بعض نے کہا ہے کہ طا جنتیوں کا طرب ہے اور ہا دوزخیوں کا ہوان وذلت ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ طا شفاعت کا طامع ہے اور ہا ہادی امت اور بعض نے کہا ہے کہ طٰہٰ اسمائے خداوندی میں سے ایک اسم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں سے ایک اسم ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار اسم ہیں خدا آپ کا شرف زیادہ کرے اور ابوبکر صدیقؓ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے جس کا صرف خدا ہی کو علم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قدم پر کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے خدائے تعالیٰ نے طٰہٰ کو نازل فرمایا یعنی طاء الارض بقدمیک جس کے معنی ہیں زمین کو اپنے دونوں قدم سے روندیئے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خدا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شقی نہ ہونے پر قسم کھائی ہے جب ابوجہل نے آپ

کی نسبت کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم تو شقی ہوا ور ابن عباسؓ نے کہا ہے طٰہٰ کے معنی ہیں اے شخص اور قشیری نے کہا ہے کہ طا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کی غیر اللہ سے طہارت ہے اور ہا آپ کے قلب کی خدا کی طرف ہدایت ہے۔

حکایت ابو قدامہ شامی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قوم کا سردار تھا میں نے لوگوں کو جہاد کے لئے بلایا ایک عورت ایک پرچہ کاغذ اور ایک تھیلی لے کر آئی اس پرچہ میں لکھا تھا کہ آپ نے ہم کو جہاد کے لئے بلایا ہے مجھے اس کی قدرت نہیں یہ تھیلی ہے اس میں میرے بالوں کی چوٹی ہے اسے لے کر اپنے گھوڑے کی رسی بنا لیجئے۔ شاید خدا اس کی بدولت مجھ پر رحم فرمائے پھر جب ہم سے دشمن کا مقابلہ ہوا تو میں نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ قتال میں مصروف ہے میں نے اس پر رحم کھا کر اسے ڈانٹا وہ کہنے لگا تو ہمیں لوٹنے کا کیسے حکم کرتا ہے حالانکہ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ[1] پھر مجھکو تین تیر قرض دیئے میں نے اس سے کہا اس شرط سے اگر خدا اپنے فضل و احسان سے تجھے شہادت عطا فرمائے تو میں بھی تیری شفاعت میں ہوں یعنی تو میری شفاعت کرے اس نے کہا ہاں پس اس نے تین کافروں کو مارا اس کے بعد اس کے ایک تیر آکر لگا میں نے اس سے کہا بھولنا نہیں وہ بولا نہیں لیکن تجھ سے میرا ایک کام ہے میری ماں سے میرا سلام کہدینا اور میرا اسباب اسے دے دینا اسی نے مجھکو اپنے بال دیے تھے پھر میں نے اسے قبر میں دفن کر دیا زمین نے اسے اگل دیا میں نے کہا شاید اپنی ماں کی بغیر رضامندی کے چلا آیا تھا پھر میں نے دو رکعتیں پڑھ کر خدا سے دعا کی میں نے سنا کہ کوئی کہتا ہے اے ابو قدامہ خدا کے ولی کو چھوڑ دے اس کے بعد پرندے آئے اور اسے کھانے لگے میں اس کی ماں کے پاس گیا وہ کہنے لگی میری تعزیت کرنے آئے ہو یا مبارک باد دینے۔ میں نے پوچھا اس سے تیری کیا مراد ہے وہ بولی کہ اگر مرگیا ہو تو تعزیت کرو اور اگر شہید ہوا ہو تو مجھے مبارک دو میں نے اس سے کہا وہ شہید ہوا ہے تب اس نے کہا کوئی علامت بتلاؤ میں نے کہا اسے پرندے آکر کھا گئے اس نے جواب دیا تم نے سچ کہا وہ کہا کرتا تھا کہ اے اللہ پرندوں کے پوٹوں میں مجھے اٹھا سو خدا نے اس کی دعا قبول کر لی۔

فائدہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک خدا ایک تیر کے وجہ سے تین شخصوں کو جنت میں داخل کرتا ہے اس کے بنانے والے کو بشرطیکہ اس نے نیت خیر سے بنایا ہو اور تیر چلانے والے کو اور تیر نکال نکال کر دینے والے کو اس کو ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے۔ بغوی نے منبل کے معنی تیر نکال کر دینے والے کے بیان کئے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خدا کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے اس کے لئے قیامت میں نور ہوگا اس کو بزارؒ نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے وہ ایسا ہو جاتا

[1] اے ایمان والو جب تم کافروں سے بھاگنے میں ملو تو ان کی طرف پشت نہ پھیرو ۱۲

ہے گویا اُس نے ایک غلام آزاد کیا اس کو ابن حبانؓ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ۔ باب الحج میں پہلے گذر چکا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے قول وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے اور عیون المجالس میں ہے کہ سب سے پہلا ہتھیار جو آسمان سے اُترا ہے کمان ہے کیونکہ آدم نے جب کاشت کی تو کوؤں نے آکر اُسے اُکھیڑ ڈالا آدم نے خدائے تعالیٰ سے شکایت کی خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس کمان بھیج دی انھوں نے کوؤں پر تیر چلائے اس طرح ان کی کاشت محفوظ رہی ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیاروں کا ذکر چلا جب کمان کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا خیر کی طرف اس سے کوئی ہتھیار سابق نہیں ہوا۔ **مسئلہ** ؛ اگر کوئی کمان کی وصیت کرے تو اس میں نداف کی کمان داخل نہ ہوگی مگر اس وقت جب کہ وہ صاف کہدے کہ اس کو ایک کمان دے دینا کہ اس سے وہ دھُنکا کرے اور اس وصیت میں تانت داخل نہ ہوگا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو حالت اسلام میں بڈھا ہو جائے تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور بن جائیگا اور جس نے فی سبیل اللہ تیر چلایا چاہے دشمن کو لگا ہو یا نہ لگا ہو اس کے لئے بردہ آزاد کرنا لکھا جائیگا اور جو ایک مسلمان غلام آزاد کردے ایک ایک عضو کے بدلے ایک ایک عضو اس کے لئے دوزخ سے فدیہ بن جائیگا اس کو نسائی نے اسناد صحیح سے روایت کیا ہے ۔ **فائدہ** ؛ عقبہؓ سے مروی ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو غزوہ کرنا چاہے تو ایک پنج کلیان گھوڑا جس کا داہنا پیر بالکل صاف ہو خرید پس غنیمت حاصل کرے گا اور سالم رہیگا اس کو حاکم نے مسلم کی شرط کے موافق روایت کیا ہے اور ابن مبارک نے کہا ہے

كُلُّ عَيْشٍ لِيَ اَرَاهُ نَكِدًا ؛ غَيْرَ رَكْزِ الرُّمْحِ فِيْ ظِلِّ الْفَرَسِ
وَقِيَامٍ فِيْ لَيَالٍ دَاجِنٍ ؛ حَارِسًا لِلنَّاسِ فِيْ اَقْصَى الْحَرَسِ
رَافِعِ الصَّوْتِ بِتَكْبِيْرٍ لَهٗ ؛ صَيْحَةٌ فِيْهِ وَلَا صَوْتَ جَرَسٍ

حکایت ؛ عبدالواحد بن زید نے بیان کیا ہے کہ ایک بار ہم جہاد کے لئے نکلے ایک شخص نے پڑھا ۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ الآیۃ ایک لڑکا کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میں نے اپنے جان و مال کو خدا کے واسطے بیع کر دیا کہ اس کے عوض میں مجھے جنت ملے پھر اس کے بعد جب ہم ملک روم میں گئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ لڑکا کہہ رہا ہے ۔ ہائے اس پسندیدہ بڑی آنکھوں والے شوق ہم لوگوں نے کہا شاید اس کی عقل میں فتور آگیا ہے پھر میں نے اس سے بڑی آنکھ والی عورت کا حال پوچھا تو کہنے لگا میں سو رہا تھا کسی نے مجھ سے کہا بڑی آنکھ والی عورت کے پاس چل میں نے جاکر دیکھا تو ایک سرسبز باغ نظر پڑا

لہ مجھے اپنے سارے عیش تلخ معلوم ہوتے ہیں ۔ سوائے گھوڑے کے سایہ میں نیزہ گاڑنے کے ۔ اور سوائے شب تار میں لوگوں کی انتہا درجہ کی حفاظت میں قائم رہنے کے ۔ اس کی تکبیر میں آواز بلند کرتے ہوئے کہ اس میں صدا ایک چیخ نکلتی ہو نہ گھنٹہ کی آواز ۱۲

اس میں ایسے پانی کی نہریں جاری تھیں جس کے پانی میں تغیر نہیں ہوتا اُس میں چاند کی طرح کی حوریں تھیں مجھ سے کہنے لگیں بڑی آنکھ والی عورت کے خاوند کو مرحبا وخیر مقدم میں نے اُن سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی بڑی آنکھ والی ہے وہ بولیں نہیں ہم تو اُس کے خدمت گذار ہیں اپنے سامنے چلے جاؤ میں نے جاکر دیکھا تو دودھ کی نہریں جاری تھیں جسکا مزہ کبھی بدلتا نہیں اس میں ستاروں کے مانند حوریں تھیں وہ کہنے لگیں بڑی آنکھ والی عورت کے خاوند کو مرحبا اور خیر مقدم میں نے اُن سے پوچھا کیا وہ تم میں ہے وہ بولیں نہیں ہم تو اُس کے خدمت گذار ہیں اپنے سامنے چلے جاؤ میں نے جاکر ایک سفید خیمہ دیکھا جس کے دروازہ پر ایک کنیز موجود تھی میں نے تو اُس سے زیادہ حسین عورت دیکھی نہ تھی، وہ ہنس پڑی اور کہنے لگی اے بڑی آنکھ والی عورت یہ تمھارا خاوند آیا ہے میں خیمہ میں گھس گیا دیکھتا کیا ہوں کہ بڑی بڑی آنکھوں والی ایک عورت سونے کے تخت پر جو دُر دیا قوت سے مرصع ہے بیٹھی ہے مجھسے کہنے لگی اے ولی اللہ مرحبا تجھے مژدہ ہو کہ آج کی شب تو ہمارے یہاں آکر افطار کرے گا اُس کے بعد میں جاگ اُٹھا۔ عبدالواحدؒ کا بیان ہے کہ اُس دن اُس نے یہاں تک قتال کیا کہ قتل کیا گیا اس کو یافعیؒ نے ذکر کیا ہے اور دوسروں نے اُس میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ جب عبدالواحدؒ جہاد سے واپس آئے تو اُس لڑکے کی ماں نے پوچھا کیا خدا نے میری ودیعت قبول کرلی کہ میں مبارکباد کے قابل ہوں یا نا منظور کی کہ میری تعزیت کی جائے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ ہاں قبول فرمالی وہ ہنس دی پھر اُسی شب کو اس کی ماں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ خیمہ میں اُسی بڑی آنکھ والی عورت کے پاس ہے اور کہتا ہے کہ اے اَمّاں! خدا نے تیری ودیعت قبول فرمالی۔ **حکایت** بعض صلحاؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک شخص کو طواف میں دیکھا کہ کہہ رہا ہے کہ اے میرے سردار آپ نے محروم کے ساتھ کیا کیا میں نے اُس سے اس کا قصہ پوچھا تو کہنے لگا کہ ہم دس آدمی فی سبیل اللہ جہاد کرنے نکلے تھے ہم سب کو دشمنوں نے گرفتار کرلیا اور اُن کے سردار نے ہماری گردن مارنے کا حکم دیا میں نے ہوا میں جو نظر کی تو مجھے دس حور عین نظر پڑیں جب ہم میں سے کسی کی گردن ماری جاتی تھی ایک کنیز جنت کا رومال لے کر اُترتی تھی اور اُسکی روح کو لیکر آسمان پر چڑھ جاتی تھی جب قاتل میرے پاس پہونچا تو کنیز میرے قریب آگئی تھی میری سفارش ہوئی مجھے چھوڑ دیا وہ کنیز یا محروم یا محروم کہتی ہوئی چڑھ گئی۔ **حکایت** جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو آپ کے پاس ایک حبشی غلام آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھ پر اسلام پیش کیجیے چنانچہ وہ اسلام لے آیا پھر کہنے لگا یارسول اللہ میں ایک یہودی کی بکریاں چرایا کرتا تھا میں اُنھیں کیا کروں آپ نے فرمایا اُن کے مُنہ میں خاک جھونک دے کیا پھر تجھے اُن کے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے اس پر اُس نے اُن کے مُنہ میں خاک جھونک دی اور کہنے لگا جاؤ اپنے مالک کے پاس لوٹ جاؤ وہ ایسی واپس بھاگیں گویا اُنھیں کوئی کھدیڑ رہا تھا پھر مسلمانوں کے ساتھ ہوکر لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا لوگ اُس کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپؐ نے اُس سے اعراض کیا لوگوں نے عرض کیا آپ اس سے کیوں اعراض کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس لئے کہ اُس کے ساتھ حور عین میں سے اس کی زوجہ ہے وہ اس کے چہرہ کا غبار پونچھ رہی ہے اور کہتی ہے خدا اسے خاک میں ملادے جس نے تیرا چہرہ

غبارآلود کیا ہے اور خدا اُسے قتل کرے جس نے مجھے قتل کیا ہے۔ **حکایت**: محمود دراق کا بیان ہے کہ ہمارے پاس ایک وحشی غلام تھا میں نے اس سے پوچھا نکاح نہیں کرتے ہو اس نے جواب دیا کہ میرا رب حورعین کو میری زوجہ بنائے گا اس کے بعد ہم جہاد کے لئے نکلے اور وہ غلام قتل ہو گیا میں نے دیکھا کہ اس کا سر ایک جگہ ہے اور دھڑ دوسری جگہ ہم نے اس سے پوچھا کہ کتنی حوروں سے نکاح کیا اس نے اُنگلی کے اشارہ سے جواب دیا کہ تین سے۔

لطیفہ: میں نے ثعلبی کی کتاب العرائس میں دیکھا ہے کہ ایک شخص ہزار بار روزانہ ابلیس پر لعنت کیا کرتا تھا ایک دن جو ایک دیوار کے سایہ میں سویا تو اُسے ایک شخص نے جگا دیا اور کہا کہ دیوار گرا چاہتی ہے یہ بات پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ دیوار گر پڑی اس نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ ابلیس اس نے کہا کہ تو نے میرے ساتھ یہ سلوک کیسے کیا حالانکہ میں ہزار بار روزانہ تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا کہ کہیں تو شہید ہو کر نہ مر جائے۔ **فائدہ**: شہید ہونے کی نو صورتیں ہیں جو شخص دب کر مر جائے اور جو مسافر ہو اور جو اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا جائے اور جو بعارضۂ شکم انتقال کرے اور جس کو طاعون ہوا اور جو غرق ہو جائے یا جل کر مر جائے اور جو عورت دردِ ولادت میں مبتلا ہو کر جان دے اور جو راہ خدا میں مارا جائے خصوصاً بحری لڑائی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک بحری لڑائی دس خشکی کی لڑائیوں سے بہتر ہے اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ایک بحری لڑائی بھی راہ خدا میں لڑا اور خدا کو خوب معلوم ہے کہ کون راہ خدا میں لڑتا ہے تو اس نے اطاعت خداوندی ادا کی اور جنت کو پوری طور سے طلب کیا اور دوزخ سے پوری طرح بھاگا اس کو طبرانی نے اپنے تینوں معجم میں روایت کیا ہے اور بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں یقیناً اپنی امت میں طاعون کے آنے سے خوش ہوتا ہوں اس میں دو باتیں ہیں یا تو شہادت ہی نصیب ہوتی ہے یا دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور بندگان خدا کے دل طول امل اور صحت جسم ہی سے خراب ہوا کرتے ہیں بروایت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میری امت کی ہلاکت زخم نیزہ اور طاعون سے ہوگی لوگوں نے عرض کیا زخم نیزہ کو تو ہم سمجھے لیکن طاعون کی کیا حالت ہے ارشاد فرمایا یہ تمہارے دشمن جنوں کے کونچے ہیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ تمہارے بھائی جنوں کے کونچے ہیں اور دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ جنوں میں سے جو مسلمان ہیں وہ کافر آدمیوں کے کونچے ہیں اور کافر جن مسلمان لوگوں کو کونچا دیتے ہیں یعنی بلا شفقت کے میں کہتا ہوں کہ یہ تطبیق کی صورت مجھے ناپسند ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ جسے طاعون ہو وہ مر ہی جائے کیونکہ مسلمان جن جب کافر آدمی کو کونچا دیگا تو ضرور بلا شفقت کے ہوگا اسی طرح کافر جن مسلمان شخص کو بلا کسی شفقت کے کونچا دے گا پس دونوں کا لازمی نتیجہ موت ہونا چاہیئے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے ہی طاعون کے بعد بچ جاتے ہیں میرے نزدیک یہ تطبیق

پسندیدہ ہے کہ مسلمان جن کافر کو ایسا کونچا دیتا ہے جس سے وہ قتل ہو جائے پس وہ تو خدا کے حکم سے مرجاتا ہے اور مسلمان کو شفقت کے ساتھ کونچا لگاتا ہے جس سے بحکم خدا بچ جاتا ہے اور کافر جن مسلمان آدمی کو قاتل کونچا دیتا ہے جس سے بحکم خدا مرجاتا ہے اور کافر کو سلامتی کا کونچا دیتا ہے جس سے وہ بچ جاتا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ طاعون کی دعا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ قَوِيِّ الْاَرْكَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَانٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ وَمِنْ هُجُوْمِ الْوَبَاءِ وَمَوْتِ الْفُجَاءِ وَمِنْ مَضَرَّةِ الْجِنِّ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اور جو ظلماً مارا جاتے وہ بھی شہید ہے ۔ جیسے فرعون کی بیٹی کی ماشطہ کا حال ہوا ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے فرعون کی بیٹی کی ماشطہ کے ہاتھ سے کنگھی گر پڑی وہ بولی جو خدا کے ساتھ کفر سے پیش آئے وہ ہلاک ہو جائے فرعون کی بیٹی نے کہا کیا میرے باپ کے سوا تیرا اور کوئی بھی خدا ہے اُس نے جواب دیا کہ میرا خدا اور تیرے باپ کا خدا بلکہ تمام آسمان و زمین کا ایک ہی خدا ہے اُس نے فرعون کو خبر دی فرعون نے اس کو طلب کر کے ماجرا دریافت کیا ماشطہ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اس پر اُس نے میخیں گاڑ کر عذاب دینا شروع کیا پھر اُس کی بڑی لڑکی کو ذبح کر ڈالا اور چاہتا تھا کہ اُس کی چھوٹی لڑکی کو بھی ذبح کرے اس سے ماں بہت گھبرا گئی وہ چھوٹی لڑکی پالنے میں سے بولی اے اماں تم گھبراؤ نہیں خدائے تعالیٰ نے تو تمھارے لئے جنت میں گھر بنایا ہے تم صبر کئے رہو یقیناً اُس کے پاس پہونچ جاؤ گی جب آسیہ نے یہ معاملہ دیکھا تو فرعون سے ناراضی ظاہر کی وہ کہنے لگا شاید جو جنون اُسے سوار ہے تم پر بھی اس کا اثر ہو گیا ہے آسیہ نے کہا مجھے تو جنون نہیں ہوا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ میرا اور تیرا بلکہ تمام زمین و آسمان کا ایک ہی خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس پر اُس نے آسیہ کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور نہایت سختی سے مارا اور میکے

۱؎ خدائے غایت مہربان اور رحم والے کے نام سے خدائے ذی شان اور بڑی دلیل والے مضبوط ارکان والے شدید غلبہ والے کے نام سے وہ ہر دن کسی نہ کسی شان میں ہے میں شیطان راندۂ درگاہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں خدا نے جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور بغیر خدائے بزرگ باعظمت کی مدد کے کوئی حول و قوت نہیں ۔ اے اللہ میں طعن و طاعون سے اور ہجوم وبا سے اور ناگہانی موت سے اور مضرت جن سے اور مشقت بلا سے اور قضائے بد سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور ہم شقاوت میں گرفتار ہونے اور دشمنوں کی ہنسی سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں اے زندہ اے قائم و برقرار رہنے اور رکھنے والے اے ہمارے رب ہم سے عذاب دور کر دے ہم ایمان دار ہیں اور خدا ہمارے سرور محمد صلعم پر اور ان کی آل اور اصحاب پر درود و سلام بھیجے

بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ جو جنون ماشطہ کو سوار ہے وہی آسیہ کو بھی ہو گیا ہے آسیہ نے کہا میں شاہد ہوں کہ میرا اور تم سب کا رب بلکہ تمام آسمان اور زمین کا رب ایک ہی ہے باپ نے کہا اے آسیہ میں نے الٰہ العالمین سے تیرا نکاح کر دیا تھا اور تو نہایت خوبصورت عورت ہے آسیہ نے جواب دیا ایسی باتوں سے خدا کی پناہ اگر تم دونوں سچے ہو تو مجھے یہ ایک تاج تو پہنا دو جس کے سامنے آفتاب اور پیچھے چاند اور گرداگرد ستارے جڑے ہوں اس پر فرعون نے آسیہ کو میخوں سے عذاب دینا شروع کیا پس خدا نے اُن کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا تاکہ عذاب میں تخفیف رہے اسی وقت انھوں نے کہا تعالے رب جنت میں اپنے پاس میرے لئے ایک گھر بنا دیجئے اور باب محبت میں پہلے گذر چکا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ کے پاس سے نہایت پاکیزہ خوشبو کا جھونکا گذرا آپ نے جبرئیلؑ سے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ کیسی خوشبو ہے انھوں نے جواب دیا کہ فرعون کی بیٹی کی ماشطہ کی خوشبو آ رہی ہے **مؤلف کہتا ہے** کہ یہ دونوں نیک بخت عورتیں اور ایسے ہی وہ لوگ جنھیں کفار گرفتار کر کے قتل کر ڈالیں احکام دنیاوی کے لحاظ سے شہید نہ ہوں گے کہ جن کو غسل نہیں دیا جاتا نہ اُن پر نماز پڑھی جاتی ہے کیونکہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ بھی ظلماً قتل ہوئے تھے پھر بھی دونوں کو غسل دیا گیا تھا اور اُن پر نماز بھی ہوئی تھی پس یہ لوگ آخرت کے شہیدوں میں دنیا کے شہید نہیں میں کہتا ہوں یہ شافعیؒ کا مذہب ہے لیکن ابو حنیفہؒ کے مذہب میں ماشطہ اور زوجۂ فرعون اور حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور جو کوئی آلۂ جارحہ سے ظلماً قتل کیا جائے اور اس کا قاتل معلوم ہو وہ دنیا اور آخرت دونوں کے لحاظ سے شہید ہو گا اس کو نہ غسل دیا جائے گا نہ کفن نہ اس پر نماز پڑھی جائیگی اور ایسے ہی جو طاعون میں مرے یا عارضۂ شکم میں مبتلا ہو کر انتقال کرے علیٰ ہذا القیاس حاملہ عورت جب اُس کے حمل کی صورت بن گئی ہو مر جائے تو شہیدوں کے زمرہ میں داخل ہے جیسا کہ نوویؒ نے فتویٰ دیا ہے رہا دنیا و آخرت دونوں کے لحاظ سے جو شہید سمجھا جائیگا کہ جس کو نہ غسل دیا جاتا ہے نہ اُس پر نماز پڑھی جاتی ہے اور آخرت میں اس کو خاص ثواب ملیگا وہ وہی شخص ہے جو قتال کفار میں اسباب قتال میں سے کسی سے انتقال کر جائے جیسے اُس کے اپنا ہی تیر الٹ کر لگ گیا ہو یا گھوڑے سے یا کنوئیں میں گر پڑا یا کسی مسلمان یا کافر کا تیر اُس کے آلگا ہو یا لڑائی ہو چکنے کے بعد مقتول پایا گیا ہو اور اُس کی موت کا سبب نہ معلوم ہوا ہو اگرچہ اس پر خون کا نشان نہ ہو جب بھی شہید ہی سمجھا جائیگا۔

حکایت ؎ نسفیؒ نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص راہِ خدا میں جہاد کیا کرتا تھا جب فارغ ہوتا اپنے کپڑے جھاڑ کر غبار جمع کر لیتا یہاں تک کہ کچھ دنوں میں اُس نے بہت سا غبار جمع کر لیا پھر اُس کی اینٹ بنا کر وصیت کی کہ یہ قبر میں میرے سرہانے رکھدی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اُس کے اصحاب میں سے کسی نے اُس کو خواب میں دیکھا اور اُس سے حالت پوچھی اُس نے جواب دیا کہ اینٹ کی برکت سے خدا نے مغفرت فرما دی۔ **حکایت** ایک بار مسلمانوں کی ایک جماعت جہاد کے لئے نکلی اُن سب کو دشمن نے گرفتار کر لیا کافر بادشاہ نے انھیں

اپنا مذہب قبول کرنے کا حکم دیا وہ اس کے مذہب سے منکر ہوئے اس پر اس نے سوائے ایک کے سب کو قتل کر ڈالا اور اس نے گو مذ رغبت ظاہر کی تھی لیکن جب اس سے اس کا دین قبول کر لینے کے لئے کہا گیا اور یہ کہا گیا کہ تجھ کو اتنا اتنا مال ملے گا تو اس نے بھی انکار کیا اس کے بعد اس کو ایک گھر میں پہونچا دیا اور ایک حسین و جمیل کنیز اس کے پاس بھیجدی اس نے اس کی طرف التفات بھی نہ کیا اور سورۂ فتح پڑھنے لگا جب محمد رسول اللہ تک پہونچا تو وہ کنیز رو دی اور اسلام لے آئی اور کہنے لگی کہ مجھے اپنے ملک میں لے چلو چنانچہ وہ راتوں رات چل دیا جب صبح ہوئی تو گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز سنائی دی وہ کنیز بولی کہ ہمارے پیچھے طلب آئی ہے ان کے پاس لوٹ جاؤ دیکھو تو شاید وہ تمھارے ساتھی ہیں اس نے جو لوٹ کر دیکھا تو واقعی وہ لوگ تھے جو مقتول ہو چکے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم تیرے ساتھی ہیں شہید ہو گئے تھے اور ہم خدا کے پاس زندہ ہیں اور عنقریب چالیس روز کے بعد تو بھی ہم میں آ ملے گا زہر الکمام میں مذکور ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس شخص کو اس کنیز سے سلسلۂ اولاد عطا فرمایا وہ سب فی سبیل اللہ لڑے اور یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پیش آیا تھا اور نسفیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے۔

فائدہ ؛ عمرو بن العاص کا بیان ہے جب کوئی بندہ راہ خدا میں مقتول ہوتا ہے تو اس کی روح فرشتوں کے ساتھ دار شہدا تک ریشمی خیموں میں سر سبز باغ کے اندر جاتی ہے وہاں ان کے پاس ایک مچھلی اور ایک بیل ہوتا ہے مچھلی انہار جنت میں تیرتی پھرتی ہے جب شام ہوتی ہے تو بیل اپنے سینگ سے اُسے مارتا ہے پھر وہ اُسے ذبح کر ڈالتا ہے اس کے بعد وہ سب اس کا گوشت کھاتے ہیں اور اس میں ہر طرح کی خوشبوئیں پاتے ہیں علائیؒ نے بیان کیا ہے کہ شہیدوں کی ارواح قیامت تک عرش کے نیچے رکوع اور سجدے میں مشغول رہتی ہیں اور اس میں مسلمانوں کی ارواح بھی ان کی شریک رہتی ہیں بشرطیکہ باوضو سوئے ہوں۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ شہید کا شہید اسلئے نام ہے کہ خدائے تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے جنت کی شہادت دی ہے اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ ملائکۂ رحمت اس کی روح کے پاس حاضر ہو کر اس کی جان قبض کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اس کی روح دار السلام میں حاضر ہوتی ہے اور اوروں کی روح وہاں قیامت تک حاضر نہ ہوگی۔ **حکایت** ؛ صفوۃ الصفوہ میں مذکور ہے کہ حنظلہ بن عامر راہب جو غسیل الملائکہ کے نام سے معروف ہیں کیونکہ اُن کو بوقت موت فرشتوں نے غسل دیا تھا تنہا اسلام لائے تھے اور ان کا باپ مسلمان نہ ہوا تھا اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول لعنۃ اللہ علیہ کی بیٹی ام جمیلہ سے نکاح کیا تھا اور اسی شب اُن کے پاس گئے تھے جس کی صبح کو جنگ احد ہونے والی تھی جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو قتال کے لئے جانے کا ارادہ کیا لیکن پھر کچھ جی میں آ گئی اور اپنی بی بی کے پاس واپس گئے اور ان سے صحبت کی اس کے بعد جو قتال کے لئے گئے تو قتل ہو گئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً فرشتے حنظلہؓ کو ابر کے پانی سے چاندی کی لگنوں میں غسل دیتے ہیں۔ ابو اسید ساعدی کہتے ہیں میں نے اُن کے سر سے پانی ٹپکتے دیکھا تھا اس کے بعد

اُن کی بی بی سے جو پوچھا تو انھوں نے بتلایا کہ ہاں وہ حالت جنابت میں چلے گئے تھے اور میں نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ گویا اُن کو آسمان نگل گیا۔

لطائف ؛ **پہلا لطیفہ** ؛ خدا کے قول اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَاَمۡوَالَھُمۡ کے متعلق امام رازی نے اہل معانی سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ خدا کا کسی شئے کو خریدنا ناممکن ہے کیونکہ مشتری وہی چیز خریدتا ہے جسکا مالک نہ ہو اور خدا پہلے ہی سے ہر چیز کا مالک ہے لیکن یہاں شرا کا اس لئے ذکر کر دیا ہے کہ طاعت خداوندی کی طرف تلطف کے ساتھ بلایا جائے کیونکہ جب راہ خدا میں مومن قتال کرتا ہے تو وہ اپنا جان و مال خدا کے واسطے خرچ کرتا ہے چنانچہ اس کے عوض میں خدا اس کو جنت عطا فرماتا ہے پس گویا یہ بھی مجازاً بیع وشرا ہوگئی۔ **دوسرا لطیفہ** ؛ اس آیت کے نزول کا یہ سبب ہے کہ شب عقبہ میں انصار نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور وہ سب ستر آدمی تھے پس عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اپنے رب کے لئے جو چاہے شرط کر لیجئے آپ نے فرمایا اپنے رب کے لئے تو میں یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اُس کی عبادت کرو اور کسی شئے کو اُس کا شریک نہ ٹھیراؤ اور اپنے نفس کے لئے تم سے یہ شرط لیتا ہوں کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کی حفاظت کرتے ہو میری بھی ان سے حفاظت کرو لوگوں نے پوچھا اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں ملیگا کیا آپ نے فرمایا جنت تب وہ لوگ کہنے لگے کہ سودے میں خوب نفع رہا نہ ہم پھیرتے ہیں اور نہ پھیرنا چاہتے ہیں اس کے بعد یہ آیت اُتری اور حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مجاہد قیمت لگانے والا ہے چنانچہ اس نے بہت دام لگائے اگر کہا جائے خدا نے فرمایا ہے کہ یقیناً خدا نے مسلمانوں سے خرید لیا اور یہ نہیں فرمایا کہ لوگوں سے خرید لیا اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ ناس عام کافر کو بھی شامل رہتا ہے اور وہ گرجستہ غلام کے مانند ہے پس اس کی بیع صحیح نہ ہوتی۔ بعض علماء کے نزدیک اگر کہا جائے کہ فانی کو باقی کے عوض کیسے خرید لیا اس کا جواب یہ ہے کہ ان سے خریدنے کے بعد خدا نے وہ شئے عنایت کی ہے جو اسکی جناب کے شایان تھی۔ **تیسرا لطیفہ** ؛ اگر کہا جائے کہ بغیر متعاقدین کے بیع صحیح نہیں ہوتی اور جب خدا نے یہ کلام فرمایا تھا تو نہ تو بائع یعنے مومن موجود تھا اور نہ مبیع یعنے نفس اور نہ ثمن یعنے جنت تو یہ بیع صحیح کیسے ہوگی جواب یہ ہے کہ حاکم کو صغیر کے لئے جو اُس کی پرورش میں ہو خرید و فروخت کرنا جائز ہے اور بندہ اُس کے علم ازلی میں متصور تھا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں لوگوں کی طرف سے وکیل بن گئے تھے اگر کہا جائے کہ متعاقدین سے یا ایک سے ایجاب و قبول کے درمیان کسی کلام کا پایا جانا مبطل عقد ہے خصوصاً جب مدت طویل حائل ہو پس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج میں قبول فرمانا کیسے صحیح ہوسکتا ہے جواب یہ ہے کہ اگر کسی غائب کے لئے بیع کی جائے اور اُس کو خبر پہونچے یا وہ آجائے اور قبول کرلے تو صحیح مذہب کے موافق بیع درست ہے اگرچہ ایجاب و قبول کے درمیان طویل زمانہ حائل ہوجائے اگر کہا جائے کہ موسٰی نے یہ کیسے کہا تھا کہ میں سوائے اپنے نفس کے کسی شئے کا مالک

نہیں حالانکہ خدائے تعالیٰ نے اُن سے اُس کو خرید لیا تھا جواب یہ ہے کہ خدائےتعالیٰ نے مومنین سے خریداری فرمائی ہے نہ انبیاء سے چنانچہ اسی لئے انبیاء سے کالفظ نہیں فرمایا اور چونکہ مومن معصوم نہیں ہے اس لئے اُس کے نفس کو خرید لیا تاکہ اُس کی اصلاح فرمادے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ موسیٰؑ نے یہ علی سبیل المجاز فرمایا تھا اور معنےٰ یہ ہیں کہ آپ نے اپنے کام کی طرف مجھے بلا لیا ہے اور مجھے سوائے اپنے نفس کے کسی پر قدرت نہیں ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے نفس کو اپنی طرف اس لئے نسبت کیا ہے تاکہ بیع صحیح ہو جائے کیونکہ غیر مالک سے خریدنا صحیح نہیں ۔

باب

والدین کیساتھ احسان کرنا

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے انسان کو اس کے والدین کی نسبت وصیت کی ہے اس کی ماں سختی پر سختی برداشت کرکے اُسے اُٹھائے پھرتی ہے ثعلبی نے فرمایا ہے کہ جب سعد ابن ابی وقاص اسلام لائے تو اُن کی ماں نے اُن سے کہا کہ مجھے خبر ہو چکی ہے کہ تو صابی ہو گیا یعنی تو نے اپنا دین بدل ڈالا پس جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر نہ ہو جائیگا اُس وقت تک نہ میں سایہ میں رہوں گی نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی چنانچہ تین دن اسی حالت میں ان پر گذرے پھر انھوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو خدائےتعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور اُن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں پر احسان کرتے رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ کفر کرنے میں اطاعت نہ کرنا قرطبی نے بیان کیا ہے اسماء بنت ابی بکر صدیق کی ماں اسلام اعراض کرتی ہوئی آئیں اور بعض نے کہا ہے کہ شرک سے رغبت کرتی ہوئی آئیں اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام سے کراہت کرتی آئیں پس انھوں نے کہا یارسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ کافر ہے تو کیا میں اُس سے میل رکھوں اور سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں اور اُن کا نام قتیلہ تھا اور بعض نے قتلہ بتلایا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ والدین کی رضامندی میں خدا کی رضامندی ہے اور والدین کی ناراضی میں خدا کی ناراضی ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے؛

مسئلہ ؛ جس کے ماں، باپ ہوں اُس کو اُن کی اجازت کے بغیر جہاد میں جانا جائز نہیں بشرطیکہ وہ دونوں مسلمان ہوں یا ان میں سے جو مسلمان ہو بلا اُس کی اجازت نہ جائے کیونکہ اُن دونوں کا حکم فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے اور یہاں فرض عین فرض کفایہ پر مقدم ہے اور اجداد و جدات بھی یہاں

اجازت لینے کے بارہ میں ماں باپ کی طرح ہیں اگرچہ ماں باپ بھی موجود ہوں ہاں اگر کسی مسلمانوں کے شہر میں دشمن گھس آئیں تو لڑکے اور قرضدار اور غلام کے ذمہ بلا اجازت لیے دفع کرنا واجب ہے اور ماں اور باپ کو اختیار ہے کہ نفل حج سے یا سفر تجارت سے لڑکے کو منع کریں اگر سفر طویل ہو اور اس میں خوف ہو جیسے دریائی یا خوفناک بیابان کا سفر اور کافر ماں باپ بھی ہر سفر میں سوائے جہاد کے مسلمانوں کی طرح ہیں اور جس کے ماں باپ غلام و لونڈی ہوں وہ بھی صحیح مذہب کے موافق آزاد کے مثل ہیں اگر ماں باپ میں سے ایک نے اجازت دیدی اور دوسرے نے منع کیا تو باپ کا اعتبار ہے۔ حکایت :- ابو یزید بسطامی کہتے ہیں کہ ایک بار میری ماں نے پانی مانگا میں جو لایا تو ماں کو سوتا پایا میں اپنی ماں کی بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا جب میری ماں بیدار ہوئیں تو پوچھا کہ پانی کہاں ہے میں نے آبخورہ دیدیا میری انگلی پر تھوڑا سا پانی بہ کر گر پڑا تھا اور سردی کی شدت سے اس پر جم گیا پھر جو انہوں نے آبخورہ لیا تو میری انگلی کی کھال اڑ گئی اور خون بہنے لگا ماں نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے حال بیان کیا تو کہنے لگیں کہ اے اللہ میں اس سے راضی ہوں آپ بھی اس سے راضی رہیے اور جب وہ پیٹ میں تھے تو ان کی ماں کبھی شبہ کا کھانا نہ کھاتی تھیں اور میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ جب میں بیس برس کا تھا ایک رات میری ماں نے مجھکو اپنے پاس سلانے کے لئے بلایا اور میرا جی شب بیداری سے لگ گیا تھا میں نے اُن کا کہا مان لیا ایک ہاتھ اُن کے نیچے رکھا اور دوسرا اُن کے حکم کے موافق اُن کی پشت پر رکھ کر لیٹ گیا اور قل ہو اللہ احد پڑھتا رہا اسی میں میرا ہاتھ سُن پڑ کر رہ گیا میں نے کہا ہاتھ تو میرا ہے اور والدہ کا حق خدا کے لئے ہے چنانچہ میں نے اس پر صبر کیا یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی میں نے اتنے عرصہ میں دس ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھی تھی اور اس کے بعد میں نے ہاتھ سے جو سُن پڑ گیا تھا کام نہ لے سکا جب اُنکا انتقال ہو گیا تو اُن کے کسی ساتھی نے انکو خواب میں دیکھا کہ جنت میں اُڑتے پھرتے ہیں اور رحمٰن کی تسبیح میں مشغول ہیں اُن سے پوچھا اس مرتبہ تک آپ کس وجہ سے پہنچ گئے انھوں نے جواب دیا کہ ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنیسے اور مصیبتوں پر صبر کرنیسے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے والدین کا فرمانبردار بندہ اور پروردگار عالم کا فرمانبردار بندہ یہ دونوں اعلیٰ علیین میں ہونگے۔

حکایت :- ایک بار رشید نے ایک باپ کو مع اُس کے لڑکے کے جیلخانہ بھیجدیا اور اس شخص کی عادت تھی کہ بلا گرم پانی کے وضو نہ کرتا تھا داروغہ جیل نے قیدخانہ میں آگ لے جانے کی ممانعت کی تو لڑکے نے رات کو قندیل پر پانی گرم کیا جب صبح ہوئی تو اُس شخص کو ذرا گرم پانی ملا اس نے پوچھا یہ کہاں سے آیا اس نے کہا میں نے اسی قندیل پر گرم کیا جب یہ خبر داروغہ جیل کو پہونچی تو اس نے قندیل کو اونچا کرکے لٹکا دیا تب لڑکے نے یہ کیا کہ رات بھر پانی کے برتن کو اپنے سینہ سے لگائے دل پر رکھے رہا جس سے کسی قدر اس میں گرمی آگئی اُس کے باپ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا اس نے حال بیان کر دیا اس نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ اے اللہ اس کو جہنم کی گرمی نہ چکھائیو۔ حکایت :- خواص میں ایک نے بیان کیا ہے ایک دفعہ میں جنگل میں تھا میں نے اپنی طرف ایک شخص کو آتے دیکھا تو پوچھا کہ تو کون ہے اُس نے جواب دیا کہ خضر پھر میں نے اُن سے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو کس ذریعہ سے دیکھا انھوں نے کہا اپنی ماں کیساتھ حسن سلوک

سے پیش آنے کی بدولت بعض عارفین نے بیان کیا ہے کہ ماں کے لئے تین ربع سلوک کا مقتضی موجود ہے کیونکہ اُس نے مشقت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور باپ نے شہوت سے کیا تھا جو کچھ کیا تھا اور اسلئے بھی کہ مرد کا نطفہ اس کی پشت سے آکر خارج ہوتا ہے اور عورت کا نطفہ سینہ کے درمیان سے آکر خارج ہوتا ہے اور سینہ بہ نسبت پشت کے قلب سے زیادہ قریب ہے اس لئے باپ سے زیادہ ماں کی شفقت ہوتی ہے اس لئے چار حصوں میں سے تین حصہ سلوک کی ماں مستحق ہو گئی چنانچہ خدائے تعالیٰ نے بھی سابقہ آیت میں ماں ہی کا بیان پہلے کیا ہے۔ **مسئلہ**:۔ بچہ غالباً ماں کے تابع ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر غلام کسی لونڈی سے نکاح کرے تو بچہ لونڈی کے مالک کا ہے اور پہلے غیبت اور چغلخوری کے باب میں گذر چکا ہے بچہ کی بیع ماں کے ساتھ جائز ہے اور باپ کے ساتھ جائز نہیں اگرچہ ماں راضی بھی ہو جائے پس اگر کوئی بیع یا ہبہ سے ماں اور اس کے بچہ میں تفریق کرنا چاہے تو بیع و ہبہ باطل ہے روضہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی کا کبوتر کسی دوسرے کے کبوتری سے مختدہ ہو جائے تو جو کچھ انڈے بچے ہوں گے کبوتری والے کے سمجھے جائیں گے۔ **حکایت**:۔ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا نام ہے اور اسُ کے ایک چھوٹا لڑکا تھا اور ایک گائے کی بچھیا تھی جب اس کو موت آنے لگی تو اسُ نے کہا اے اللہ میں یہ بچھیا اس لڑکے کے لئے آپ کو سونپتا ہوں جب لڑکا بڑا ہوا تو اس نے عبادت میں بڑی کوشش کی ایک تہائی رات شب بیداری کرتا اور ایک تہائی میں سوتا اور ایک تہائی رات میں گریہ وزاری کیا کرتا اور دن کو روپے کا کاروبار کیا کرتا اسُ میں سے ایک تہائی خیرات کر دیتا ایک تہائی کھاتا اور ایک تہائی اپنی ماں کو دیتا پھر اسُ کی ماں نے اسُ سے کہا کہ تیرا باپ تیرے لئے ایک بچھیا چھوڑ مرا ہے اور وہ فلاں مقام میں ہے وہ وہاں گیا اور اُسے لے آیا ماں نے کہا بازار لے جا کر اسے تین اشرفیوں کو بیچ ڈال لیکن میری بلا اجازت نہ بیچ دینا اسُ سے ایک بادشاہ نے کہا کہ مجھ سے اس کی قیمت چھ اشرفیاں لے لے اور اپنی ماں سے اجازت نہ لے اس نے کہا ماں سے اجازت لینا ضروری ہے اسُ نے واپس آکر ماں سے ماجرا بیان کیا اسُ نے کہا لوٹ جا وہ بادشاہ ہے اسُ سے کہہ کہ تو اس کے فروخت کرنے کا مجھے حکم دیتا ہے یا نہیں اس نے کہا اس کو اپنے پاس رہنے دے کیونکہ موسیٰ اس کے کھال بھر کے سونے کے عوض اس کی خریداری کریں گے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اس گائے کا ذبح کرنا مقرر کر دیا تاکہ لڑکے کو اپنی ماں کے ساتھ سلوک کرنے کا بدلہ مل جائے اور مقتول کا پتہ لگ جائے کیونکہ وہ لوگ دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے چنانچہ جب انھوں نے اسُ کو ذبح کر کے اس کا تھوڑا سا گوشت لیکر مقتول کو مارا بعض نے کہا ہے کہ زبان کا گوشت لیا تھا اور بعض نے کہا ہے اسُ کی پشت کی کھال میں سے ایک ٹکڑا لے لیا تھا تو مارتے ہی خدا نے اس کو زندہ کر دیا اور اس شخص نے فوراً قاتل کو بتلا دیا اور بعض کا بیان ہے کہ اس کی پشت کی کھال کا ایک ٹکڑا عمرؓ کو بھی ملا تھا چنانچہ اسی سے انھوں نے اپنا کوڑا بنایا تھا اور ابوبکرؓ کے پاس چھڑی رہتی تھی کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب زمانہ ہونے کے باعث لوگ نور نبوت میں تھے اور

اس وجہ سے حق بات کو بہت جلد قبول کر لیتے تھے اس کے بعد یہ بات نہ رہی اور حضرت عمرؓ کے پاس کوڑا رہتا تھا کیونکہ اُن کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو عرصہ ہو چکا تھا اس لئے حق سے دور بھاگتے تھے چنانچہ اسی لئے عمرؓ اُن کو کوڑے کے زور سے حق کی طرف لوٹا کر لاتے تھے اور عثمانؓ کے پاس چابک رہتا تھا کیونکہ لوگ زیادہ گڑبڑ کرنے لگے تھے چنانچہ چابک سے عثمانؓ ان کو ادب سکھاتے تھے اور حضرت علیؓ نے تلوار اختیار کی تھی کیونکہ اُن کے زمانہ میں خواہش نفسانی پھیل گئی تھی خدائے تعالیٰ نے اس گائے کی کئی صفتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ فرمایا ہے لَا فَارِضٌ یعنے نہ مسن تھی وَلَا بِکْرٌ یعنے اس کے بچہ نہ ہوا تھا عَوَانٌ بَیْنَ ذَالِکَ یعنی نہ بہت بڑی تھی نہ چھوٹی اور مجاہد نے کہا ہے کہ عوان اُسے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کے بعد دوبارہ بچہ دے فَاقِعٌ لَّوْنُھَا یعنی اس کا رنگ نرا زرد تھا یہ جمہور نے بیان کیا ہے اور حسنؓ نے کہا ہے کہ زردی سے یہاں شدت کی سیاہی مراد ہے لَا ذَلُوْلٌ یعنے کام نے اس کو ذلیل نہیں بنایا ہے تُثِیْرُ الْاَرْضَ یعنی زمین کو جوتتی نہیں بلکہ کلیل میں آکر اچھل اچھل کر زمین کھود ڈالتی ہے وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ اور نہ کھیت کو سینچتی ہے مُسَلَّمَۃٌ سارے عیبوں سے مبرا ہے لَا شِیَۃَ فِیْھَا یعنی اس میں دھبہ نہیں کہ اُس کے اصلی رنگ کے سوا کوئی دوسرا رنگ مل گیا ہو بلکہ وہ بالکل زرد ہے حتیٰ کہ اس کی سینگیں اور کھُریں زرد ہیں

فوائد۔ پہلا فائدہ :- میں نے کتاب شرف المصطفیٰ میں بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے کہ زرد جوتے پہنا کرو کیونکہ اُس سے حاجت روائی ہوتی ہے اور تفسیر قرطبی میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو شخص سیاہ جوتے پہنتا ہے ہمیشہ کرب اور غم میں مبتلا رہتا ہے اور جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے ہمیشہ برکت اور سرور میں رہتا ہے اور مناقب صدیقؓ میں آگے بھی آتا ہے۔ **دوسرا فائدہ** نزہتہ النفوس میں ہے کہ عجل وعجلہ گائے کے بچہ کو کہتے ہیں اس لئے کہ بنی اسرائیل نے اس کی پرستش میں عجلت کی تھی اور گائے کو بقر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زمین پھاڑتی اور کھودتی ہے اور گوسالہ کا گوشت عمدہ پاکیزہ لذیذ اور غذائیت میں معتدل ہوتا ہے اور بڑی گائے کا گوشت سیاہ مرچ اور سونٹھ کے ساتھ ضرر نہیں کرتا اور چھوٹی بڑی گائے یا بیل کا پتہ خصوصاً سیاہ کا پتہ آنکھ میں لگانا مقوی بصارت ہے اور جس کو کھانسی آتی ہو وہ پرانی کیل آگ میں سُرخ کر کے گائے کے دودھ میں بجھا کر نہار منہ پیا کرے تو خدا کے حکم سے جاتی رہے اور نہار مُنہ گائے کا گرما گرم دوہا ہوا دودھ تین روز تک پینا حکم خدا سے چہرہ کی زردی کو قطع کرتا ہے اور خلفاء اربعہؓ کے مناقب میں دودھ کے منافع آتے ہیں۔ **تیسرا فائدہ** :- موسیٰؑ نے کہا اے رب مجھے وصیت کیجئے ارشاد ہوا میں تمھیں تمھاری ماں کی نسبت وصیت کرتا ہوں انھوں نے پھر عرض کیا وصیت کیجئے ارشاد ہوا میں تمھاری ماں کی نسبت تمھیں وصیت کرتا ہوں حتیٰ کہ تین بار فرمایا میں تمھیں تمھارے باپ کی نسبت وصیت کرتا ہوں اے موسیٰؑ جو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتا ہے دنیا میں میں اس کا ولی رہتا ہوں اور اس کی قبر میں مونس بنتا ہوں اور حشر میں اُس پر مہربان ہوتا ہوں اور پُل صراط

پر اسُ کا رہنما بنتا ہوں اور جنت میں اسُ سے گفتگو کرنے والا بنتا ہوں کہ وہ مجھسے بلا واسطہ باتیں کریگا اور میں اسُ سے باتیں کروں گا نیشا پوریؒ نے کہا ہے کہ موسیٰؑ نے جب دیدار کی درخواست کی تو خدا نے پہاڑ پر حوالہ کر دیا کیونکہ انُ کی ماں نے انُ سے پوچھا تھا کہ جب میں تمھاری مشتاق ہوں تو تمھیں کہاں ڈھونڈھوں تو انھوں نے کہا تھا کہ پہاڑ پر اور دوسروں کے کلام میں ہے کہ جب انُ کی ماں کا انتقال ہوا اور ان کا نام اس امت کے فضائل میں آتا ہے تو خدا نے انُ کے پاس وحی بھیجی کہ وہ آنکھ جس سے ہم تمھیں دیکھا کرتے تھے جاتی رہی اور میں نے طبقات ابن السبکیؒ میں بروایت سلیم جو اصحاب شافعیؒ میں سے ہیں دیکھا ہے انھوں نے کہا کہ جب میں دس برس کا تھا تو سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکتا تھا بعض مشائخ نے کہا کہ اپنی ماں سے کہہ کہ تیرے لئے علم و قرآن کی دعا مانگے ماں نے دعا کی ابن السبکیؒ کہتے ہیں کہ وہ امام ہوگئے کہ جن کی گرد تک پہونچنا مشکل ہے اور ایسے تبحر علم نکلے کہ جن کے نشان قدم تک رسائی دشوار ہے سلیم کہتے ہیں کہ پھر شیخ جنھوں نے مجھسے کہا تھا کہ اپنی ماں سے اپنے لئے دعا کرنے کو کہہ ایک بار آئے اور کہنے لگے ایسا علم تو نے کب حاصل کیا جی میں تو آیا کہ میں بھی کہہ دوں کہ اگر آپ کی ماں ہوں تو ان سے اپنے واسطے دعا کرائیے لیکن مجھے کہتے ہوئے شرم آئی۔

مؤلف کہتا ہے کہ طبقات میں انُ کی تاریخ وفات مذکور نہیں ہے بلکہ میں نے اپنے والد کی تحریر دیکھی ہے کہ سلیم جدہ کے سمندر میں سنہ ۴۴۷ ہجری میں غرق ہو گئے تھے اور انھوں نے چالیس برس کی عمر میں فقہ حاصل کی تھی۔ **لطیفہ**: صحیح بخاری میں ہے کہ ایک بار دو عورتیں اپنے اپنے بچہ کو لے کر چلیں بھیڑیا آکر ایک کو لے گیا اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو لے گیا ہے پھر داؤدؑ کے پاس مقدمہ دائر کیا انھوں نے بڑی کے لئے حکم دیا لیکن سلیمانؑ نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس کو چیر کر تم دونوں کو تقسیم کر دوں تو چھوٹی بولی اے خدا کے نبی ایسا نہ کیجئے یہ اسُی کا بیٹا سہی پس اسُ کی شفقت سے انھیں معلوم ہوگیا کہ اسُی کا بیٹا تھا نوویؒ نے بیان کیا ہے لیکن بڑی کو اسُ لڑکے کا چیر ڈالنا ناگوار نہ معلوم ہوا بلکہ چاہتی تھی کہ اسُ کی ساتھن کا لڑکا بھی ہاتھ سے جاتا رہے تاکہ وہ بھی مصیبت میں اسی کی طرح ہو جائے پس ممکن ہے کہ داؤدؑ نے بڑی کے لئے اس وجہ سے حکم کیا ہو کہ اسُ کے ساتھ بچہ کو مشابہ پایا ہو یا انُ کی شریعت میں بڑی کو ترجیح ہوتی ہو یا وہ اس کے قبضہ میں ہو اور یہ امر ان کی شریعت میں مرجح قرار دیا گیا ہو رہے سلیمانؑ تو انُ کی بطریق ملاطفت کے اندرونی معاملہ تک رسائی ہوگئی چنانچہ انھوں نے اس گمان میں ڈال دیا کہ وہ بچہ کو کاٹے ڈالتے ہیں پھر جب چھوٹی بول اٹھی تو انھیں معلوم ہوگیا کہ اسی کا لڑکا ہے اگر کہا جائے کہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کے حکم کو نہیں توڑ سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ داؤدؑ کا فتویٰ تھا حکم نہ تھا اور چھری کو سکین اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مذبوح کی حرکت کو ساکن کر دیتی ہے اور چھری کو مدیہ اس لئے کہتے ہیں کہ مدت حیات کو قطع کر دیتی ہے اس کو برماوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے اور تفسیر قرطبی میں خدا تعالیٰ کے قول فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ ہم نے انُ کو وہ فیصلہ سمجھا دیا کہ جس میں کھیت اور بکریوں والا آیا تھا اور قصہ یہ ہوا

تھا کہ رات کو بکریاں کھیت چر گئی تھیں پس داؤد نے یہ حکم دیا تھا کہ کھیت والے کو بکریاں مل جائیں پھر جب اُن کے پاس سے دونوں نکل کر چلے اور سلیمانؑ کو اس ماجرے کی خبر ہوئی تو انھوں نے کہا شاید اس کے علاوہ حکم ہونا چاہیئے چنانچہ اُن دونوں کو اپنے باپ کے پاس لے گئے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ حکم دیا ہے اور میرے نزدیک اس سے زیادہ مناسب حکم بھی ہو سکتا ہے انھوں نے پوچھا وہ کیا سلیمانؑ نے کہا کھیت والے کو بکریاں دلا دیجئے تاکہ اس کے دودھ اور اون وغیرہ سے منتفع ہو اور کھیت بکری والے کے سپرد کیجئے تاکہ اُس کی درستی کا اہتمام کیا کرے پس جب اُس حالت پر ہو جائے جس حالت میں بکریاں چر گئی تھیں تو ہر ایک دوسرے کی چیز کو لوٹا دے داؤدؑ نے کہا اے بیٹے خدا نے تیری مدد کی ہے کبھی تیری سمجھ منقطع نہ ہوا اور وہی فیصلہ کیا جو سلیمانؑ نے تجویز کیا تھا۔

حکایت :- خدائے تعالیٰ نے سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی کہ دریا کی طرف نکل کر جاؤ تو عجیب شئے نظر آئے گی چنانچہ وہ گئے اور کچھ نہ ملا انھوں نے اپنے وزیر آصف کو حکم دیا کہ دریا میں غوطہ لگائیں انھوں نے غوطہ لگایا تو کافور کا ایک قبہ ہاتھ آیا جس میں چار دروازے تھے ایک دروازہ موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جوہر کا چوتھا زبرجد سبز کا تھا سب دروازے کھلے تھے اور پھر بھی ان میں سے ایک قطرہ پانی اندر نہ جاتا تھا اور اس کے اندر ایک خوب صورت جوان تھا جو کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا سلیمانؑ اُس کے پاس گئے اور اُس سے حال پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ میرا باپ اپاہج تھا اور ماں اندھی تھی میں نے سات برس تک دونوں کی خدمت کی جب میری ماں کے مرنے کا وقت آیا تو اُس نے دعا دی کہ اے اللہ اپنی طاعت میں اس کی عمر دراز کر دیجئے اور جب میرے باپ کی وفات کا وقت آیا تو اس نے کہا اے اللہ میرے لڑکے سے ایسے مقام میں خدمت لیجئے جہاں شیطان کو اُس پاس تک راہ نہ ملے چنانچہ دریا کی طرف آیا اور مجھے یہ قبہ نظر پڑا میں اس میں گھس آیا سلیمانؑ نے پوچھا تو کس زمانے میں تھا اُس نے کہا ابراہیمؑ کے زمانہ میں پھر سلیمانؑ نے تاریخ جو دیکھی تو معلوم ہوا کہ دو ہزار چار سو برس گذر چکے ہیں اور اس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا ہے پھر انھوں نے پوچھا کہ تیرا کھانا پینا کیا ہے اُس نے کہا کہ ایک پرند میرے پاس کچھ زرد چیز لئے آدمی کے سر کی طرح آتا ہے مجھے اُس میں دنیا کی ہر نعمت کا مزہ آتا ہے مجھ سے بھوک پیاس گرمی سردی نیند غفلت وحشت سب جاتی رہتی ہے پھر سلیمانؑ نے اُس کو اجازت دی اور وہ اپنے قبہ کی طرف دریا میں واپس گیا۔

حکایت :- میں نے ترغیب و ترہیب میں بروایت بعض تابعین دیکھا ہے کہ اُن کا کسی قبیلہ پر گذر ہوا وہاں انھیں گورستان نظر پڑا عصر کے بعد اس میں سے ایک قبر شق ہو گئی اور اُس کے اندر سے ایک آدمی نکل آیا اس کا سر گدھے کا سا تھا اور بدن آدمی کا سا تین مرتبہ گدھے کی بولی بولا پھر قبر اُس کے اوپر جڑ گئی پھر اُس کی عورت سے اُس کا حال پوچھا تو اُس نے بتلایا کہ یہ شراب پیا کرتا تھا اور اس کی ماں اس سے کہتی تھی کہ خدا سے ڈر تو کہتا تھا تو گدھے کی طرح چلایا کر پھر عصر کے بعد مر گیا اسی وجہ سے عصر کے بعد اس کی قبر پھٹ جاتی ہے اور وہ نکل کر تین بار گدھے کی بولی بولتا ہے حسنؓ فاطمہؓ کے ساتھ نہیں کھاتے تھے انھوں نے اُن سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسی شئے نہ کھا جاؤں جس کی طرف آپ کی پہلے نظر پڑ چکی ہو پھر میں عاق

بن جاؤں تب وہ فرمانے لگیں کھاؤ تمھیں سب حلال ہے۔ **حکایت**:- ابن جوزیؒ نے کہا ہے حدیث نبویؐ میں وارد ہوا ہے کہ ساری عجیب باتیں بنی اسرائیل میں ہوئی ہیں پس اُن سے نقل کرکے بیان کیا کرو کوئی حرج نہیں ہے اور آؤ میں تم سے دو بوڑھوں کا قصہ بیان کروں بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جسکی عورت اُس سے بہت محبت کرتی تھی اور اس کی ایک بڑھیا ماں تھی جو بڑی نیک عورت تھی اور ایک بڑھیا ساس تھی جو بد عورت تھی وہ اپنی بیٹی کو خاوند کی ماں یعنے ساس کے مقابلہ میں بھڑکایا کرتی تھی اور دونوں بڑھیوں کی آنکھیں جاتی رہی تھیں اُس کی عورت ہمیشہ اس کے پیچھے پڑی رہتی تھی یہانتک ہوا کہ وہ شخص اپنی ماں کو لے کر جنگل میں بے دانہ و پانی چھوڑ آیا کہ اُسے درندے کھا جائیں اور وہاں سے لوٹ آیا اس کے بعد اسے درندوں نے آگھیرا اتنے میں ایک فرشتہ اُس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں جو تیرے چاروں طرف مجھے سنائی دیتی ہیں اُس نے جواب دیا اچھی آوازیں ہیں اونٹ گائے بکری کی آوازیں ہیں اُس نے کہا اچھا انشاءاللہ ایسا ہی ہوجائیگا یہ کہہ کر وہ چلا گیا جب صبح ہوئی تو تمام میدان اونٹوں اور گایوں اور بکریوں سے بھرا ہوا تھا اس کے بیٹے نے کہا آؤ چل کر دیکھوں تو میری ماں کا کیا حال ہوا چنانچہ وہ آیا دیکھتا کیا ہے کہ سارا میدان اونٹ گائے اور بکریوں سے بھرا ہوا ہے اپنی ماں سے پوچھنے لگا اے ماں یہ کیا ہے وہ بولی اے بیٹا تو نے مجھے ستایا تھا اور اپنی بی بی کا کہا مانا تھا اس کے بعد وہ اپنی ماں کو اُٹھا لے گیا اور جو کچھ خدائے تعالیٰ نے اُسے عطا فرمایا تھا سب ہنکا کر مع اپنی ماں کے اپنی بی بی کے پاس پہونچا اُس کی بی بی کہنے لگی خدا کی قسم میں ہرگز نہ مانوں گی جب تک میری ماں کو بھی وہاں جا کر نہ چھوڑ آؤ گے جہاں اپنی ماں کو چھوڑ آئے تھے چنانچہ وہ اس کو بھی لے گیا جب شام ہوئی تو درندوں نے اُسے آگھیرا اور وہی فرشتہ جو اُس شخص کی ماں کے پاس آیا تھا پھر آیا اور کہنے لگا اے بڑھیا مائی یہ کیسی آوازیں ہیں اُس نے کہا بُری ہیں یہ درندوں کی آوازیں ہیں یہ مجھے کھایا چاہتے ہیں اُس نے کہا بُرا ہوا اور ایسا ہی ہوجائیگا اس کے بعد وہ چلا گیا اور ایک درندہ آکر اُسے کھا گیا جب صبح ہوئی تو اُس کی بی بی نے کہا جاؤ ذرا دیکھو تو میری ماں کا کیا حال ہوا وہ گیا تو وہاں جو کچھ درندے کھا کر چھوڑ گئے تھے اس کے سوا کچھ نہ تھا اُس نے اپنی بی بی کو اس کی ماں کی ہڈیاں لا کر دیدیں اور وہ غم کے مارے مر گئی۔

موعظت:- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنی بی بی کو ماں سے بڑھائے اُس پر خدا کی اور فرشتوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض مقبول ہوتا ہے نہ نفل نوویؒ نے فتاویٰ میں بیان کیا ہے کہ اگر ماں کا نفقہ واجب ہو اور وہ اُس کو پورا کرتا ہے تو پھر نفقہ میں بی بی کو ماں سے بڑھانے سے گنہگار نہیں ہوتا اور نہ ماں ہی کو بڑھائے رکھے اور اگر بی بی کو زیادہ ہی دینا چاہتا ہے تو بہتر ہے کہ ماں سے چھپا کر دے۔ **لطیفہ**:- امام لیث بن سعد سے کسی نے کہا کہ میرا باپ ملک سوڈان میں ہے اور مجھے خط لکھ کر اس نے اپنے پاس بلایا ہے اور ماں مجھے روکتی ہے انھوں نے کہا اپنے باپ کا کہا مان اور اپنی ماں کی بھی نا فرمانی نہ کر پھر اُس نے امام مالکؒ سے پوچھا انھوں نے بھی یہی کہا کہ اپنے باپ کا کہا مان اور اپنی ماں کی بھی نافرمانی نہ کر۔ مؤلف کہتا کہ میری سمجھ میں امام مالکؒ کے قول سے جو کچھ آیا ہے یہ ہے کہ ماں کی فرماں برداری لازمی شئے ہے اور یہ بہتر ہے

کیونکہ اُن کا یہ کہنا کہ اپنے باپ کا کہا مان مصلحت کے طور پر ہے اور یہ کہنا کہ اپنی ماں کی نافرمانی نہ کر مفسدہ کو ترک کرنے کا حکم ہے اور فساد کا ترک کرنا منافع حاصل کرنے سے اولیٰ ہے سوائے ایک مسئلہ کے کہ جس میں دفع مضرت سے جلب منفعت اولیٰ ہے اور یہ اُس صورت میں ہے کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کے شکم میں بچہ ہو جس کے زندہ ہونے کی امید ہو تو ہرچند کہ پیٹ کا پھاڑنا مفسدہ ہے اور بچہ کا نکالنا مصلحت ہے تاہم یہاں بچہ کا نکال لینا ہی ضروری ہے روضہ میں باب ہبہ میں مذکور ہے کہ لڑکے کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ کے دینے دلانے میں عدل کا لحاظ رکھے جیسے کہ والد کو اپنی اولاد کو دینے دلانے میں عدل کا لحاظ رکھنا مناسب ہے بشرطیکہ لڑکے نیک ہوں اور اگر لڑکا ماں باپ میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ دینا چاہے تو ماں اولیٰ ہے۔

حکایت: ایک شخص کے تین لڑکے تھے وہ بیمار پڑا تو بڑے بھائی نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم مجھے تو اس کی خدمت کر لینے دو اور اس کی میراث تم لے لینا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور وہ مرتے دم تک اپنے باپ کی خدمت کرتا رہا پھر اُس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ فلاں مقام پر جا اور وہاں سے ایک اشرفی لے لے اُس نے کہا اور اس میں میرے لئے برکت بھی ہوگی کہنے والے نے کہا نہیں تو اُس نے نہ لی پھر دوسری شب اُس نے دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ وہ فلاں مقام سے دس اشرفیاں لے لے اُس نے کہا اُس میں برکت بھی ہوگی پھر بھی جواب ملا کہ نہیں اُس نے پھر کچھ نہ لیا پھر تیسری شب کو خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ فلاں مقام سے ایک اشرفی لے لے اور اس میں تیرے لئے برکت ہوگی جب صبح ہوئی تو اُس نے اشرفی لے کر اُس کی ایک مچھلی خریدی اُس کے اندر سے دو جوہر ملے اُن دونوں کو اس نے بادشاہ کے ہاتھ ساٹھ ہزار اشرفیوں کو فروخت کیا پھر اُس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ تو نے جو اپنے باپ کی خدمت کی ہے اُس کا یہ صلہ ہے۔ **مسئلہ**: اگر کوئی مچھلی خریدے اور اس کے پیٹ میں بے سوراخ کیا ہوا جوہر نکلے تو وہ اُسی کا ہے اور اگر سوراخ دار ہو تو بائع کا ہے بشرطیکہ وہ دعوی کرے اور یہی شبہ ہے کہ شکار کرنے والے کا ہو جیسے کہ کسی نے زمین کو درست کیا اور بنایا اور اُس میں خزانہ پایا تو وہ اُسی کا ہے اور اگر مثلاً مچھلی کو دریا سے پکڑا اور اس کے اندر سے سوراخ دار جوہر نکلا تو اس کا حکم لقطہ کا سا ہے اور اگر بے سوراخ کا ہو تو مچھلی کے ساتھ وہ بھی اسی کا ہے اس کو نووی نے روضہ میں بیان کیا ہے کتاب الغصب میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے کسی کا موتی اور ایک مرغی غصب کی اور وہ مرغی اس کو نگل گئی تو اس سے کہا جائیگا کہ اگر تو اُسے ذبح نہیں کرتا ہے تو ہم تجھ سے موتی کا تاوان لیں گے اور اگر ذبح کرتا ہے تو مرغی کا تاوان لیں گے اور کتاب السرقہ میں مذکور ہے کہ اگر جوہر مقام حفاظت سے نکل گیا تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا سوائے اُس صورت کے کہ اُس سے نکل آئے۔ **لطیفہ**: ذوالنون مصری نے کہا ہے میں ایک قوم کے ساتھ جہاز میں سوار تھا اُن کی کوئی چیز کھو گئی اور ایک دوسرے سے اس کا حال پوچھنے لگے چنانچہ ایک حبشی غلام سے بھی

پوچھا وہ کہنے لگا اے سمندر کی مچھلیو میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے منہ میں ایک جوہر لئے ہوئے آئے اُس کی بات پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ جیسا اُس نے چاہا تھا ویسا ہی ہوگیا اور وہ پانی کی سطح پر کود پڑا اور خراماں خراماں چل دیا اور کہتا جاتا تھا کہ میں تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھی سے مدد کا خواستگار ہوتا ہوں یہاں تک کہ وہ مجھ سے غائب ہوگیا۔

حکایت :۔ جب موسیٰؑ انطاکیہ سے شام کا ارادہ کرکے چلے تو تھک گئے خدائیتعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اس پہاڑ کی وادی میں میرے اِدھر اُدھر کے آئے ہوئے لوگ ہیں وہیں میرا ایک بندہ بھی ہے اُس سے سوار ہونے کے لئے کوئی شئے لے لیجئے موسیٰؑ نے اُسے نماز پڑھتے پایا جب وہ فارغ ہوا تو اُس سے موسیٰؑ نے کہا اے بندۂ خدا مجھے سواری چاہیئے اُس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا چلا جارہا ہے اُس نے کہا اے ابر کے ٹکڑے اُتر آ اور اُس بندہ کو سوار کرکے جہاں جانا چاہتا ہو پہونچا دے چنانچہ وہ ابر اُتر کر زمین سے لگ گیا موسیٰؑ اُس پر سوار ہوکر چل دیئے خدائیتعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ مرتبہ اسے کیوں عطا کیا ہے انھوں نے کہا اے رب نہیں ارشاد ہوا کہ مرتے دم اس کی ماں نے اس سے ایک حاجت چاہی تھی اس نے اُسے فوراً پورا کردیا تو اس کی ماں نے اسے دعا دی تھی کہ اے اللہ جیسے اُس نے میری حاجت پوری کی ہے آپ اُس کی حاجت پوری کیجئے اگر یہ مجھ سے یہ بھی درخواست کرے کہ آسمان کو زمین پر الٹ دوں جب بھی منظور کرلوں۔

حکایت :۔ کسی نے استاذ ابواسحٰق سے بیان کیا کہ میں نے شب گذشتہ کو خواب میں دیکھا ہے گویا آپ کی داڑھی جواہر اور یاقوت سے مرصع ہے انھوں نے کہا تم نے سچ کہا کیونکہ شب گذشتہ کو میں نے اپنی ماں کے قدم چھوئے تھے اور حدیث میں ہے پہلی شئے جو خدا نے لوح محفوظ میں لکھی ہے یہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یقیناً میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جس کے ماں باپ اُس سے راضی رہیں میں اس سے راضی ہوں اور حدیث میں ہے جتنے گناہ ہیں خدا اُن میں جتنوں کو چاہے گا قیامت تک مؤخر کریگا سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کیونکہ مرنے کے قبل ہی نافرمانی کرنے والے کو خدا جلدی سے اُس کا بدلہ دیتا ہے۔

بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جس کی صبح وشام اس حالت میں ہوتی ہے کہ اُس کے ماں باپ اُس سے راضی ہوں تو اس کی اس حالت میں صبح وشام ہوتی ہے کہ اس کے لئے جنت کی طرف دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور جو ماں باپ کو ناراض کرکے صبح وشام کرتا ہے اس کی صبح وشام اس حالت میں ہوتی ہے کہ اُس کے لئے دوزخ کی طرف دو دروازے کھلے ہوتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں آپ نے فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔ **مسئلہ**۔ امام نووی نے فتاویٰ میں کہا ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان رہا ہو اور اُس سے ناراضی کی حالت میں اُن دونوں کا انتقال ہوگیا ہو تو اس کی تو کوئی صورت نہیں کہ اس سے باز پرس نہ کریں لیکن مناسب ہے کہ

اس پر نادم ہونے کے بعد ان کے لئے بکثرت استغفار کرتا رہے اُن کے لئے دعا کرے اُن کی طرف سے خیرات دے ان کا جو قرض ہو ادا کر دے اُن کے ناتے والوں سے سلوک سے پیش آئے جو اُن کے بڑے دوستی ہوں اُن کی تعظیم و مدارات کرے تاکہ اسی طرح اُن کی تعظیم اور مدارات ہو جائے۔

حکایت: ابن جوزی نے کتاب المنتظم فی تواریخ الامم میں بیان کیا ہے کہ موسیٰؑ نے اپنے رب سے درخواست کی کہ جنت میں جو اُن کا رفیق ہو گا اُسے دکھلا دے ارشاد خداوندی ہوا کہ فلاں شہر میں جائیے وہاں آپ کو ایک قصاب ملے گا وہی آپ کا جنت میں رفیق ہو گا جب موسیٰؑ نے اُس کو دکان میں جا کر دیکھا اور اُس کے پاس ایک تھیلا دھرا تھا تو وہ جوان کہنے لگا اے خوبرو کیا تم میرا مہمان بننا پسند کرتے ہو موسیٰؑ نے کہا ہاں چنانچہ وہ انھیں اپنے گھر لے گیا اور اُن کے سامنے کھانا چنا اور جب کبھی دو ایک لقمہ کھاتا تھا تو دو لقمے اُس تھیلی میں دھرتا جاتا تھا اسی حال میں تھا کہ دفعتہً کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ جوان اچھل کر گیا اور تھیلا چھوڑتا گیا موسیٰؑ نے جو اس تھیلے کے اندر دیکھا تو اس میں ایک بڈھے اور ایک بڑھیا کو پایا جو دونوں اتنے بڈھے ہو گئے تھے جیسے چڑیا کا بچہ جن کے ابھی پر نکلے ہوں جب موسیٰؑ نے انھیں دیکھا تو دونوں مسکراتے اور ان کی رسالت کی گواہی دیکر انتقال کر گئے پھر جب وہ جوان آیا تو اُس نے تھیلی میں دیکھا اور موسیٰؑ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہنے لگا آپ موسیٰؑ خدا کے رسول ہیں انھوں نے پوچھا تجھے کس نے بتلایا اُس نے کہا انھیں دونوں شخصوں نے جو تھیلی میں تھے یہ دونوں میرے ماں باپ ہیں بہت بڈھے ہو گئے تھے اس لئے میں انھیں تھیلی میں لئے لئے پھرتا تھا کیونکہ مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں ان کو کوئی تکلیف نہ ہو اور میں کبھی بھی بغیر اُن کو کھلائے پلائے کھاتا پیتا نہ تھا پہلے وہ کھا پی لیتے تھے جب میں کھاتا پیتا تھا اور وہ دونوں خدا سے روز آنہ دعا مانگا کرتے تھے کہ ان کی جان نہ نکلے جب تک موسیٰؑ کی زیارت نہ کر لیں موسیٰؑ نے اس سے کہا کہ میں نے تیری ماں کے لب ہلتے ہوئے دیکھے تھے اُس نے کہا کہ جب وہ شکم سیر ہوتی تھی تو کہا کرتی تھی کہ اے اللہ اس کو جنت میں موسیٰؑ کا ہمنشین بنا یو موسیٰؑ نے کہا اچھا تو اس کا مژدہ سُن لے۔ **حکایت**: سلیمانؑ کے زمانہ میں ایک مرد صالح تھا اس کے لڑکے نے شراب پی لی اُس نے اس کو ڈانٹا اُس نے اپنے باپ کے طمانچہ مارا کہ اُس کی آنکھ نکل پڑی جب لڑکے کو نشہ سے ہوش آیا تو اُس نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اُس کا باپ رونے لگا اور کہنے لگا کاش میری ہزار آنکھیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکل پڑتی تو اچھا تھا لیکن تو اپنا ہاتھ نہ کاٹتا اس کے بعد وہ دونوں سلیمانؑ کے پاس حاضر ہوئے انھوں نے باپ کی آنکھ اس کی جگہ رکھدی اور لڑکے کا ہاتھ اپنی جگہ لگا دیا اور سلیمانؑ نے کہا اے اللہ والد کی حرمت اور والدہ کی شفقت کی بدولت ان دونوں کو شفا عنایت فرما کر میری عزت رکھ لیجیے چنانچہ فوراً خدا نے دونوں کو شفا عنایت فرمائی۔ **حکایت**: یعقوب علیہ السلام جب اپنے صاحبزادے یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو وہ اُن کے لئے کھڑے نہ ہوئے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ تم کو اپنے باپ کے لئے کھڑے ہونے سے عار آتا ہے تم بڑے بنتے ہو اپنی عزت و جلال کی قسم تمھاری صلب سے کسی

نبی کو نہ پیدا کروں گا نسفیؒ نے اپنی کتاب زہرۃ الریاض میں بیان کیا ہے کہ یوسفؑ اپنے والد ماجد یعقوبؑ کے پاس گئے اور اپنی سواری پر سے اُترے نہیں خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ تم نے اُتر کر اپنے باپ کا حق کیوں نہیں ادا کیا اگر تم اُن کے لئے اُتر پڑتے تو میں تمھاری صلب سے ستر نبی مرسل پیدا کرتا نجم الدین نسفیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یوسفؑ کو معلوم تھا کہ اُن کے والد مارے خوشی کے ان کا کرتہ اپنے ہاتھ سے نہ لیں گے اسی واسطے انھوں نے کہدیا تھا اس کو میرے باپ کے چہرہ پر ڈال دینا وہ بینا ہو جائیں گے اور یہ اس لئے کہ خدا نے اس کی انھیں اطلاع دیدی تھی جب مصر سے قافلہ روانہ ہوا تھا تو یعقوبؑ نے اپنے عیال واطفال سے کہا کہ یقیناً مجھے یوسفؑ کی مہک معلوم ہوتی ہے اگر تم مجھے یہ نہ کہو کہ تو سٹھیا گیا ہے یعنے احمق نہ بناؤ پس اُن کو اپنے صاحبزادے کی مہک ایک ماہ کی مسافت سے معلوم ہوئی اور باوجود قرب مسافت کے جب کنوئیں میں تھے اُن کی مہک نہ معلوم ہوتی تھی وجہ یہ ہے کہ جب بلاؤں کا ہجوم ہوتا ہے تو سب کی سب دفعۃً ہجوم کر آتی ہیں اور جب جاتی ہیں تو رفتہ رفتہ جاتی ہیں چنانچہ لڑکوں کے اس کہنے سے کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا یعقوبؑ پر بلائیں ٹوٹ پڑیں اور ہجوم کر آئیں اور جب بلا دور ہو چلی تو انھیں پہلے یوسفؑ کی مہک معلوم ہوئی پھر دوسری بار کرتہ ملا تیسری بار آملے یوسفؑ اُن کی ملاقات کے لئے تین لاکھ سوار لے کر نکلے تھے ہر سوار کے پاس چاندی کی ڈھال اور سونے کا جھنڈا تھا یعقوبؑ نے کہا اے جبرئیلؑ مجھے یوسفؑ کو دکھا دو انھوں نے کہا وہی ہیں جن کے سر پر سائبان سا ہے اس پر سواری سے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا پھر جبرئیلؑ نے کہا اے یوسفؑ آپ کے والد ماجد اپنا جی نہ تھام سکے یہاں تک کہ گر پڑے یہ سُن کر یوسفؑ نے بھی زمین پر اپنے کو پھینک دیا یعنے کود پڑے اور ایک دوسرے کی طرف دوڑ کر دونوں گلے سے مل گئے اور لشکر میں سے ایک دوسرے پر امنڈ پڑا فرشتے تسبیح پڑھتے ہوئے چیخیں مارنے لگے پھر نجم الدین نسفی نے بیان کیا ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ خدائے تعالیٰ نے یوسفؑ کی نسل سے نبوت کو منقطع کر دیا وہ جھوٹا ہے کیونکہ اُن کی نسل سے موسیٰؑ داؤدؑ اور سلیمانؑ ہیں اور یہ جائز نہیں کہ بُرائی دکھلانا انبیاء کی طرف منسوب کیا جائے خصوصاً اپنے باپ کے سامنے (پس یوسفؑ کی طرف ایسی نسبت کرنا بھی صحیح نہیں جیسا اوپر گذر چکا) اگر کہا جائے یہ کیسے کہا کہ اپنے ابوین یعنے ماں باپ کو عرش پر بلند کیا حالانکہ اُن کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا تو بعض نے اس کا یہ جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا تھا تاکہ ان کا اپنی طرف شمس و قمر کے سجدہ کرنے کو خواب میں دیکھنا متحقق ہو جائے اور سعید بن جبیرؓ نے کہا ہے کہ ابوین سے یعقوبؑ اور یوسفؑ کی خالہ مراد ہیں کیونکہ وہ بمنزلہ ماں کے تھیں اور یہی صحیح ہے اور اس کی نظیر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اگر جہاد اور اپنی ماں کے ساتھ سلوک کرنا نہ ہوتا تو میں مملوک ہو کر مرنا پسند کرتا بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ اگر میری ماں زندہ ہوتیں اور بعض نے کہا ہے کہ اپنی رضاعی ماں کو مراد لیا ہے اور بعض نے کہا ہے یہ ابوہریرہؓ کا کلام ہے لطیفہ: میں نے کتاب شرعۃ الاسلام

میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے کہ حُر کی نیکی کا عوض دس گنا ہے اور غلام کی نیکی کا عوض بیس گنا اور کتاب میں مذکور ہے کہ اپنے غلام کو سورۂ یوسفؑ سکھلا دینا مستحب ہے۔ بزاز نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غلاموں کے بارے میں روایت کی ہے کہ اگر وہ نیک کام کریں تو قبول کر لو اور اگر بُرا کام کریں تو معاف کر دو اور اگر تم پر غالب آجائیں تو انھیں بیچ ڈالو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا اپنے غلاموں کا (یعنی) خیال رکھنا جو تم کھاؤ اُسی میں سے اُن کو بھی کھلاؤ اور جو پہنو اسی میں سے اُن کو بھی پہناؤ اگر اُن سے کوئی ایسا گناہ ہو جائے کہ جس کو تم معاف کرنا نہیں چاہتے ہو تو خدا کے بندوں کو فروخت کر ڈالو لیکن انھیں تکلیف نہ دو اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

موعظت ؛ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو شخص ہیں کہ ان کی نماز ان کے سر سے آگے نہیں بڑھتی اور ایک روایت میں آیا ہے تین شخص ہیں کہ اُن کے کان سے آگے نہیں بڑھتی بھاگا ہوا غلام جب تک لوٹ نہ آئے اور عورت جو اس حالت میں رات گذارے کہ اُس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جس سے وہ لوگ کراہت رکھتے ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ خدا کی اطاعت کرتا ہے اور اپنے مالکوں کی اطاعت بھی بجالاتا ہے خدا اس کو جنت میں اُس کے مالکوں سے ستر برس پہلے داخل کرے گا تو اُس کا مالک کہے گا اے رب یہ تو میرا دنیا میں غلام تھا ارشاد ہوگا کہ میں نے اس کے عمل کی اُسے جزا دی ہے اُس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ **لطیفہ** ؛ یوسفؑ نے اپنا خواب اپنے والد سے بیان کرنے میں ستاروں کے ذکر سے جس سے کہ یوسفؑ کے بھائی مُراد تھے ابتدا کی کیونکہ خدا کے علم میں ٹھہر چکا تھا کہ وہ لوگ مصر میں یوسفؑ کو اُن کے باپ اور خالہ سے پہلے دیکھیں گے ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یوسفؑ سے یعقوبؑ نے کہا کیا تم ستاروں اور چاند و سورج سے زیادہ حسین تھے یا وہ تم سے زیادہ حسین تھے انھوں نے کہا بلکہ میں ہی ان سے زیادہ حسین تھا انھوں نے پوچھا تمھیں یہ کہاں سے معلوم ہوا انھوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سُنا تھا کہ یوسفؑ زیادہ حسین نہیں ہیں تو کسی نے کہا تھا کیوں نہیں اس پر یعقوبؑ کو تعجب ہوا اس کے بعد جبرئیلؑ اترے اور کہا میں ہی نے کہا تھا۔ **مسئلہ** ؛ روضہ میں مذکور ہے اگر کوئی کہے کہ اگر تیرا چہرہ چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو یا کہے اگر میں چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق نہ پڑیگی اگرچہ وہ سیاہ حبشی ہی کیوں نہ ہو۔

حکایت ؛ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اور اُس کا ایک نیک لڑکا تھا جب اُس کو موت آنے لگی تو اُس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ خدا کی نہ جھوٹی قسم کھانا نہ سچی جب وہ مر گیا تو لوگوں میں اس کے چرچے پڑے اور بنی اسرائیل اس کے پاس پہونچے اور ہر ایک کہتا تھا کہ تیرے باپ کے ذمہ میرا اتنا اتنا مال ہے وہ دے دیتا تھا یہاں تک کہ بالکل محتاج ہو کر رہ گیا اس کے بعد اپنی بی بی اور دو بچوں کو لے کر سفر دریا کے لئے نکلا اتفاق سے کشتی شکستہ ہو گئی اور ہر شخص ایک ایک تختہ پر رہ گیا وہ شخص ایک جزیرہ میں جا نکلا اسے ایک منادی نے آواز دی کہ اے اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والے خدا کو منظور ہے کہ تیرے لئے خزانہ نکال دے اور وہ فلاں

مقام میں ہے چنانچہ وہاں سے اُس نے خزانہ نکال لیا اتفاق سے خدا نے اُس کے پاس کچھ اور لوگ پہونچاد اُس ان کے ساتھ احسان کیا لوگوں میں اس کے چرچے پڑے اور لوگ وہاں جانے لگے یہاں تک کہ اس جزیرہ میں شہر آباد ہو گیا اور وہ شخص وہاں کا سردار بن گیا اس کے بڑے لڑکے کو اُس کی خوش خصالی کی خبر پہونچی وہ بھی اُس کے پاس گیا اُس نے اُس کو مقرب بنالیا لیکن پہچانا نہیں پھر اُس کے دوسرے لڑکے نے سُنا وہ بھی وہاں گیا اور مقرب بن گیا اس کے بعد اُس کی بی بی کے اُس خاوند نے سنا جس کے پاس اب اس کی عورت تھی وہ بھی پہونچا لیکن جزیرہ کے قریب آیا تو عورت کو جہاز میں چھوڑ کر تنہا تحفہ لے کر اُس کے پاس حاضر ہوا اُس نے اُس کو بھی مقرب بنالیا اور اُس سے کہا کہ آج شب کو یہیں آرام کر اُس نے کہا کہ میں ایک عورت کو جہاز چھوڑ آیا ہوں اور اس کی عادت ہے کہ اُس کا کام کسی دوسرے کے میں سپرد نہیں کرتا اُس شخص نے جواب دیا کہ میں دو شخصوں کو اُس کے پاس بھیج دیتا ہوں وہ آج کی شب اُس کی نگہبانی کرتے رہیں گے چنانچہ دو شخص گئے اور اور جب وہاں پہونچے تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ ہم کو بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ اس عورت کی حفاظت کریں لیکن ہمیں ڈر ہے کہ کہیں سو نہ جائیں پس مناسب ہے کہ جو کچھ تم نے حالات دیکھے ہوں تم بیان کرو اور جو میں نے دیکھے ہوں میں بیان کروں چنانچہ ایک نے کہنا شروع کیا کہ میرا ایک بھائی تھا جس کا تیرا ہی سا نام تھا میرے والد ماجد فلاں شہر سے سوار ہو کر سفر دریا کو نکلے اتفاق سے کشتی شکست ہو گئی اور خدا نے ہم کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جب اُس نے اتنی بات سنی تو پوچھنے لگا تیرے والد کا کیا نام تھا اُس نے بتلایا پھر اُس نے پوچھا تیری ماں کا کیا نام تھا اُس نے وہ بھی بتلایا یہ سُن کر اُس پر گر پڑا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم تو ہی میرا بھائی ہے اور ماں ان دونوں کی باتیں سُن رہی تھی جب صبح ہوئی تو بادشاہ کے پاس سے وہ شخص آیا تو اُس نے اُس عورت کو نہایت مغموم پایا اُسے غصہ آیا اور بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے جا کر اطلاع کر دی بادشاہ نے اُن دونوں شخصوں کو مع اس عورت کے طلب کیا اور اس عورت سے پوچھا کہ یہ دونوں تیرے ساتھ کس طرح پیش آئے تھے وہ بولی اے بادشاہ ان دونوں کو حکم دیجئے کہ رات جو قصہ بیان کرتے تھے پھر بیان کریں اُن دونوں نے بیان کیا بادشاہ سن کر اپنے تخت سے اچھل پڑا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم تم دونوں میرے بیٹے ہو عورت بولی خدا کی قسم میں ان دونوں کی ماں ہوں خدا ان سب کے جمع کر دینے پر پورے طور سے قادر ہے وہ ذات پاک ہے جس نے اُن کو جدا کیا اور پھر ملا دیا ؛

حکایت ؛ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی غنیہ میں دیکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کعبہ کے گرد اشعار ذیل پڑھتے ہوئے سُنا۔ **اشعار ؛**

یَا مَنْ یُّجِیْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِی الظُّلَمِ ؛ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰی مَعَ السَّقَمِ
قَدْ نَامَ وَفْدُکَ حَوْلَ الْبَیْتِ وَانْتَبَهُوْا ؛ وَاَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَمْ تَنَمِ
هَبْ لِیْ بِجُوْدِکَ مَا اَخْطَاْتُ مِنْ جُرُمٍ ؛ یَا مَنْ اِلَیْهِ اَشَارَ الْخَلْقُ بِالْکَرَمِ

اِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَمْ يَنْبَقِ بِمُحْتَرَمٍ ÷ فَمَنْ يَّجُوْدُ عَلَى الْعَاصِيْنَ بِالنِّعَمِ

تو حضرت حسنؓ سے کہا اے حسنؓ ذرا اس شخص کو بلانا انھوں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک خوشرو آدمی ہے مگر اس کا داہنا جانب شل ہو کر رہ گیا ہے۔ حضرت حسنؓ نے اس سے کہا چلو تمھیں امیر المومنین بلاتے ہیں وہ اپنا آدھا دھڑ گھسیٹتا ہوا آیا حضرت علیؓ نے فرمایا تم کن لوگوں میں سے ہو اس نے کہا عرب میں سے میرا باپ مجھے گنا ہوں سے منع کیا کرتا تھا ایک دن میں نے اس کے چہرہ پر ایک تھپڑ مار دیا وہ اونٹنی پر سوار ہو کر کعبہ آیا اور یہ اشعار پڑھ کر مجھے بد دعا دی

اشعار

يَا مَنْ اِلَيْهِ اَتَى الْحُجَّاجُ مِنْ بُعْدٍ	يَرْجُوْنَ لُطْفَ عَزِيْزٍ وَّاحِدٍ صَمَدٍ
هٰذَا مَنَازِلُ مَا قَدْ خَابَ قَاصِدُهَا	فَخُذْ لِحَقِّيْ يَا رَحْمٰنُ وَلَدِيْ
فَشَلْ مِنْهُ بِجُوْدٍ مِّنْكَ جَانِبُهٗ	يَا مَنْ تَقَدَّسَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَلِدْ

وہ یہ پڑھ کر فارغ بھی نہ ہونے پایا تھا کہ میں اس مصیبت میں مبتلا ہو گیا جس میں آپ دیکھ رہے ہیں جب اس نے واپس آ کر میری یہ حالت دیکھی تو میں نے اس سے راضی ہو جانے کے بعد درخواست کی کہ جس مقام پر مجھے بد دعا دی تھی وہیں میرے لئے دعا کیجئے وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلا قضائے الٰہی کہ گر پڑا اور مر گیا اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا تو کیا میں تجھے ایک ایسی دعا نہ سکھا دوں جو میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے آپ کو یہاں تک فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی غمزدہ یہ دعا نہیں پڑھتا جس کی مصیبت دور نہ ہو جاتی ہو اور وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّةِ يَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِيَّةٌ وَ يَا مَنِ الْاَرْضُ

۱؎ اے وہ جو بےچین و بےتاب ہو جانیوالوں کی تاریکی میں دعا سنتا ہے۔ ÷ اے ضرر و بلا اور بیماری کے دور کرنیوالے ÷ بیت اللہ کے گرد آپ کے قاصد سوئے اور بیدار ہو گئے ÷ اور اے حی قیوم آپ نہیں سوئے ÷ آپ کی بخشش سے جو جرم میں نے کئے ہوں مجھے معاف کر دیجئے اے وہ جس کی طرف لوگ بخشش کا اشارہ کرتے ہیں اگر آپ کی معافی مجرم کی خبر نہ لیگی تو گنہگاروں پر نعمتیں دیکر کون بخشش و احسان کریگا ۲؎ جس کی طرف دور سے حاجی آتے ہیں ÷ خدائے عزیز یکتا بے نیاز کے لطف کے امیدوار ہوتے ہیں ÷ یہ ایسے مقامات ہیں جنکا قصد کرنیوالا نامراد نہیں رہتا پس اے رحمٰن میرے لڑکے سے میرا حق لیجئے اور اپنے جود کے طفیل اس کا ایک جانب شل کر دیجئے ÷ اے وہ جو مقدس ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا۔ ۳؎ اے اللہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اے پوشیدہ اشیاء کے جاننے والے اے وہ جس کی قدرت سے آسمان بنے ہیں اور وہ جس کی قدرت سے زمین پھیلی ہوئی ہے اور اے وہ جس کے نور جلال سے آفتاب و ماہ روشن اور منور ہیں اور اے ہر پاک نفس پر متوجہ ہونے والے اور اے ڈرنے والوں کا ڈر مصیبت زدوں کا خوف ساکن کرنے والے اور اے وہ جس کے نزدیک خلق کے حاجات پورے ہوتے ہیں اور اے وہ جس نے یوسفؑ کو عبودیت سے نجات دی اور اے وہ جس کا کوئی دربان ندا کرنے والا نہ سا کتی چھپا لینے والا ہے اور نہ کوئی اس کا وزیر ہے جس کے پاس کوئی آئے نہ اس کے سوا کوئی رب ہے جسے پکارا جائے اور حاجتوں پر وہ جود و بخشش بھی زیادہ کرتا ہے یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ سلم اور آپ کے آل پر درود بھیجئے میرا سوال مجھے عطا کیجئے یقیناً آپ ہر شئی پر قادر ہیں آپ زندہ اور برقرار رہنے اور رکھنے والے ہیں اے ارحم الراحمین ۱۲ ۔

بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِيَّۃٌ وَّيَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُشْرِقَۃٌ مُضِيْئَۃٌ وَّيَا مُقْبِلًا عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ زَكِيَّۃٍ وَّ يَا مُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ وَاَهْلِ الْبَلِيَّۃِ وَيَا مَنْ حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَہٗ مَقْضِيَّۃٌ وَّيَا مَنْ نَجّٰی يُوْسُفَ مِنَ الْعُبُوْدِيَّۃِ وَيَا مَنْ لَّيْسَ لَہٗ بَوَّابٌ يُّنَادٰی وَلَا صَاحِبٌ يَّغْشٰی وَلَا وَزِيْرٌ يُّؤْتٰی وَلَا غَيْرُہٗ رَبٌّ يُّدْعٰی وَلَا يَزْدَادُ عَلَی الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر حضرت علیؓ نے فرمایا اس دعا کو تھام لے کیونکہ یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے چنانچہ اُس شخص نے یہ دعا پڑھی اور خدا نے اُسے صحت عطا فرمائی پھر اُس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے اس دُعا کے متعلق سوال کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

حکایت ۴ مالک بن دینار نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میں حج کرنے کے لئے نکلا لوگوں کو عرفات میں دیکھ کر میں نے کہا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ ان میں سے کون مقبول ہے کہ میں اُسے مبارکباد دیتا اور کون مردود ہے کہ میں اُس کی تعزیت کرتا میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سوائے محمد بن ہارون بلخی کے سب کو بخشدیا اور ان کا حج قبول نہیں کیا جب صبح ہوئی تو میں خراسان کے قافلہ میں گیا اور میں نے پوچھا کیا تم میں بلخ کے لوگ ہیں انھوں نے کہا ہاں میں نے اُن کے پاس جا کر محمد بن ہارون بلخی کا حال پوچھا لوگوں نے جواب دیا تم نے تو ایک عابد زاہد آدمی کا حال پوچھا ہے۔ اُن کو کہیں مکہ کے کھنڈروں میں جا کر تلاش کرو چنانچہ میں نے اُن کو ایک کھنڈر میں دیکھا تو کہنے لگے کہ تو کون ہے میں نے جواب دیا کہ مالک بن دینار انھوں نے کہا شاید تو نے کوئی خواب دیکھا ہے میں نے کہا ہاں اُنھوں نے کہا کوئی نہ کوئی نیک مرد ہر سال ایسا ہی دیکھا کرتا ہے میں نے پوچھا اِس کا کیا سبب ہے وہ بولے کہ میں شراب پیا کرتا تھا چنانچہ رمضان کی پہلی شب کو بھی میں نے پی لی اس پر میری ماں نے مجھے ڈانٹا میں نے اُس حالت میں اُس کو پکڑ کر تنور میں ڈال دیا جب مجھے نشہ سے ہوش آیا تو میری بی بی نے اس ماجرے کی مجھے خبر دی بس میں نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال لیں اور ہر سال میں حج کرتا ہوں اور کہا کرتا ہوں اے غم کے دور کرنے والے اے ہم کے زائل کرنے والے میرا ہم دور کر دے اور میرا غم زائل کر دے اور میری ماں کو مجھ سے راضی کر دے اور اس کے بعد چھبیس غلام اور چھبیس لونڈیاں آزاد کر چکا ہوں مالکؒ نے بیان کیا کہ میں نے اس سے کہا تم نے تو اپنی آگ سے زمین اور زمین والوں کو جلا ہی ڈالا تھا اس کے بعد اُسی شب کو میں نے خواب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے مالکؒ خدا کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرو خدائے تعالیٰ نے محمد بن ہارون پر نظر کی ہے اور اُن کی دعا قبول فرمائی اور اُن کی لغزش سے درگذرا پھر اُن کو آگاہ کیا کہ وہ ایام دنیا میں سے تین دن تک دوزخ میں رہیں گے پھر خدا ان کی ماں کے دل میں رحم ڈال دے گا اور وہ خدا سے اُن کی معافی کی درخواست کریں گی اور خدا اُنھیں بخشدے گا اور دونوں کے دونوں جنت میں داخل ہو جائیں گے مالک کہتے ہیں کہ میں نے یہ خبر محمد بن ہارون کو پہونچائی اُس کے سنتے ہی اُن کی روح پرواز کر گئی اور پھر میں نے اُن کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ **حکایت ۵** انس بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل

میں ایک جوان تھا جب توریت پڑھتا تو اُس کی خوش آوازی کی وجہ سے مرد و عورت نکل پڑتے اور وہ شراب بھی پیا کرتا تھا ایک روز اُس کی ماں نے اُس سے کہا کہ اگر بنی اسرائیل کے عابدوں کو تیرا حال معلوم ہو جاتے تو وہ اپنے پڑوس سے تجھکو نکالدیں اس کے بعد وہ ایک شب کو نشہ کی حالت میں آیا اور توریت پڑھنے لگا لوگ جمع ہو گئے اُس کی ماں نے اُس سے کہا اُٹھ وضو کر اس پر اُس نے اس کے چہرہ پر مارا جس سے اُس کی آنکھ نکل پڑی اور ایک دانت ٹوٹ گیا وہ کہنے لگی خدا تجھ سے کبھی راضی نہ ہو جب صبح ہوئی اور اس شخص نے اپنی ماں کو دیکھا تو کہنے لگا اے ماں میں تجھے سلام کرتا ہوں اور اب سے قیامت تک میں تجھے کبھی نہ دیکھوں گا اس نے جواب دیا خدا تجھ سے راضی نہ ہو جاے جہاں جاوہ پہاڑ پر جاکر خدا کی عبادت میں مشغول ہو گیا اور چالیس برس تک عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی کھال ہڈی سے لگ کر رہ گئی پھر اُس نے سر اٹھا کر کہا اے رب اگر آپ نے مجھے بخش دیا ہو تو مجھے بتلا دیجئے ہاتف نے آواز دی تیری ماں کی رضامندی میں ہماری رضا ہے یہ سن کر وہ واپس گیا اور اُس نے پکار کر کہا اے کلید جنت اگر تو زندہ ہے تو نہایت خوشی ہے اور اگر مردہ ہے تو مصیبت ہے اُس نے پوچھا یہ کون ہے اُس نے کہا میں تیرا فلاں لڑکا ہوں اُس نے کہا خدا تجھ سے راضی نہ ہو اس پر وہ اُس کی طرف بڑھا اور اُس نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور کہنے لگا اسی ہاتھ نے تیری آنکھ نکالی تھی یہی بہتر ہے کہ میرے پاس کبھی نہ رہے اس کے بعد اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا میرے لئے لکڑیاں اور آگ جمع کرو انھوں نے جمع کیں وہ اس میں کود پڑا اور اپنے بدن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آتش دوزخ سے پہلے آتش دنیا کا مزہ چکھ لے یہ خبر لوگوں نے اسکی ماں کو دی اُسنے آواز دی اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو کہاں ہے اس نے جواب دیا آگ کے اندر تب وہ کہنے لگی اے بیٹا خدا تجھسے راضی ہو اسوقت خدا تعالیٰ کا جبریل کو حکم ہوا انہوں نے اپنے بازو کا ایک پر اُس کی ماں کی آنکھ اور دانت پر مل دیا اس کی آنکھ اور دانت دونوں جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے پھر اُس لڑکے کے ہاتھ پر مل دیا تو وہ بھی حکم خدا سے جیسا تھا ویسا ہو گیا

مسئلہ :- اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تیرا بوسہ لوں تو تیری سوت پر طلاق ہے اور جب وہ مر گئی تو اُس کا بوسہ لیا تو اسکی سوت پر طلاق نہ پڑے گی اور اگر کہا کہ اگر ماں کے منہ کو بوسہ دوں تو تجھ پر طلاق اور اُس کے مرنے کے بعد اس کے منہ کو بوسہ دیا تو طلاق پڑ جائے گی اور فرق یہ ہے کہ بی بی کا شہوت سے بوسہ لیا جاتا ہے اور مرنے سے وہ زائل ہو گئی اور ماں کے چہرہ کو تعظیم و کرامت کے لئے بوسہ دیتے ہیں اور وہ باقی ہے **فائدہ** :- بیہقیؒ نے اپنی شعب میں بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا وہ اُس کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائے گا اور کتاب شرعۃ الاسلام میں مروی ہے کہ جس شخص نے اپنی ماں کے دونوں پیروں کو بوسہ دیا تو گویا اُس نے کعبہ کی دہلیز کو بوسہ دیا اور حادی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نیک اور اپنے والدین کا فرمانبردار لڑکا رحمت کی نظر سے اپنے والدین کی طرف نگاہ کرتا ہے ہر نظر کے عوض میں اس کے لئے حج مبرور لکھا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگرچہ روزانہ سو مرتبہ نظر کرے

آپ نے فرمایا اللہ کی نعمتیں بکثرت اور نہایت پاکیزہ ہیں اس کو حنفیہ کی تاتارخانیہ میں نقل کیا ہے ۔

حکایت :۔ بنی خشعم میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ اپنے اصحاب کی جماعت میں تھے میں نے کہا کیا آپ ہی کہتے ہیں کہ آپ خدا کے پیغمبر ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ خدا کو سب سے زیادہ محبوب کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا خدا پر ایمان لانا پھر صلۂ رحم یعنے قرابت داروں سے سلوک کرنا میں نے عرض کیا کون سا عمل خدا کو سب سے زیادہ ناگوار ہے آپؐ نے فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا پھر قطع رحم یعنے قرابت داروں سے الگ ہوجانا اور انھیں چھوڑ دینا صحیح بخاری اور مسلم میں ہے رحم عرش میں معلق ہے کہتا ہے کہ جو مجھے ملائے خدا اُسے ملائے اور جو مجھکو قطع کرے خدا اُسے قطع کرے بروایت عائشہؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس نیکی کا سب سے جلد ثواب ملتا ہے وہ بر اور صلۂ رحم ہے اور جس بُرائی کی سب سے جلد سزا ملتی ہے وہ ظلم اور قطع رحم ہے ۔

حکایت :۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کے یہاں جاتے اور دن کو اُن کے ہاں سوتے تو وہ آپ کے سر میں جوئیں تلاش کیا کرتیں امام نووی نے بیان کیا ہے کہ وہ بالاتفاق آپ کے محارم میں سے تھیں ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ کے والد یا دادا کی خالہ تھیں اور حافظ دمیاطی نے کہا ہے کہ ٹھیک یہ ہے کہ آپ کو اُن سے محرمیت نہ تھی بلکہ یہ آپ کے خصوصیات میں سے تھا کہ آپ کو اجنبیہ کے ساتھ خلوت میں رہنا جائز تھا کیونکہ آپ معصوم ہیں بہرحال ایک بار آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے انھوں نے اس کا سبب پوچھا آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے ایک گروہ اس سمندر کی سطح پر سوار ہوکر گذرے گا انھوں نے کہا خدا سے آپ میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے آپ نے اُن کے لئے دُعا فرمائی چنانچہ سمندر سے نکلتے وقت اُن کی وفات ہوئی جب غازی لوگ زمانۂ معاویہؓ میں یعنے زمانۂ خلافت عثمانؓ میں معاویہ کیساتھ جہاد کے لئے بحری سفر میں گئے تھے اس کو براوی نے شرح بخاری میں نقل کیا ہے ۔ صحیح بخاری میں ہے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور ترمذی میں ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تیری ماں ہے اُس نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا تیری کوئی خالہ ہے اُس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو اُس کے ساتھ نیکی اور فرمانبرداری سے پیش آ ۔ **مسئلہ** :۔ اگر کسی عورت کا انتقال ہوا اور اس کی پھوپھی اور خالہ میں غسل دینے کی بابت جھگڑا ہوا تو پھوپھی اولیٰ ہے اور پرورش کرنے میں خالہ اولیٰ ہے

حکایت :۔ دو شخص داؤدؑ کے پاس گئے اُن کو ملک الموت نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے ایک سات روز کے بعد مر جائیگا پھر ایک مدت کے بعد اُس کو داؤدؑ نے دیکھا اور ملک الموت سے اُس کا حال پوچھا ملک الموت نے کہا کہ آپکے پاس سے جا کر اُس نے صلۂ رحم کیا تھا تو خدا نے بیس برس اُس کی عمر بڑھادی بعض نے کہا ہے کہ عمر کی زیادتی کے معنے یہ ہیں کہ اُس کی وفات کے بعد بھی اُس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے اور ضحاک نے کہا ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی بندہ کی عمر میں سے تین دن باقی رہ جاتے ہیں اور وہ صلۂ رحم کرتا ہے تو تیس برس ہوجاتے ہیں اور

ایسا بھی ہوتا ہے کہ عمر سے تیس برس باقی ہوتے ہیں اور وہ قطع رحم کرتا ہے تو تین دن رہ جاتے ہیں۔ **فائدہ**: مفسرین نے خدائے تعالیٰ کے قول یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ کے متعلق کئی صورتیں بیان کی ہیں **اول** یہ کہ عمر اور روزی کو زیادہ کرتا ہے اور کم کرتا ہے اور شقاوت کو مٹاتا ہے اور سعادت کو ثابت کرتا ہے اور اس تادیل کو جابر بن عبداللہ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے **دوم** یہ کہ خدائے تعالیٰ کاتبین اعمال کے دفتر سے ان چیزوں کو مٹا دیتا ہے جو نہ نیکی ہیں نہ بدی اور اس کے سوا جو کچھ ہے اُس کو برقرار رکھتا ہے اس لئے کہ اُن کو ہر قول و فعل کے لکھنے کا حکم ہے۔ **سوم** یہ کہ دفتر میں ثابت کرنے کے بعد توبہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ **چہارم** یہ کہ قمر کے نور کو مٹاتا ہے اور نور آفتاب کو برقرار رکھتا ہے اور ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے خدا نے آفتاب کے ستر حصے کئے ہیں اور ایسے ہی قمر کے بھی ستر حصے کئے تھے لیکن نور قمر سے ننانوے حصے مٹا دیئے اور اُس کو بھی نور آفتاب کے ساتھ کر دیا اور اگر یہ نہ ہوتا تو رات و دن میں امتیاز نہ رہتا اور بعض نے کہا ہے کہ دنیا کو مٹاتا ہے اور آخرت کو برقرار رکھتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مصائب اور تکالیف کو ثابت کرتا ہے پھر دعا سے ان کو مٹا دیتا ہے اگر کہا جائے کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اُس پر قلم خشک ہو چکا ہے یعنے وہ لکھا جا چکا ہے۔ پھر محو و ثبات کیونکر درست بیٹھ سکتا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ مٹاتا اسی کو ہے جس کی نسبت خدا کو پہلے سے معلوم ہے کہ اس کو مٹاؤنگا اور برقرار اُسی شئے کو رکھتا ہے جس کی نسبت پہلے سے معلوم ہے کہ اس کو برقرار رکھوں گا امام رازیؒ نے کہا ہے کہ متکلمین نے بیان کیا ہے کہ لوح محفوظ میں واقعات کے ثابت کر رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ فرشتوں کو معلوم ہو جائے کہ خدا کو تمام معلومات کا علم ہے اس بنا پر خدا کے پاس دو کتابیں ہیں ایک وہ جس کو فرشتوں نے لکھا ہے اور یہی محو و اثبات کا محل ہے اور دوسرے لوح محفوظ ہے جس کی تحریر میں کوئی تغیر و تبدّل نہیں ہوتا اور اُس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں دیکھتا۔

حکایت: ایک شخص شیخ منصورؒ بطائحی کی زیارت کو گیا اس کو دیکھ کر شیخ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ میں نے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان شقاوت کی ایک سطر لکھی ہوئی پڑھی اُس شخص کو یہ حال معلوم ہوا اور اپنا سا منہ لے کر سرگشتہ ہو کر رہ گیا پھر یہاں تک نوبت پہونچی کہ شیخ احمد رفاعی کے پاس پہونچا انھوں نے ہوا کی طرف اشارہ کیا گویا کچھ مٹا رہے ہیں اور زبان سے کہا یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ پھر وہ شخص پھر کر شیخ منصور کے پاس گیا اُس وقت انھوں نے کہا خدا نے شیخ احمد رفاعی کی برکت سے اس کو دفتر شقاوت سے دفتر سعادت کی طرف منتقل کر دیا۔ **فائدہ**: موسیٰؑ نے کہا اے رب میں صلۂ رحم کیسے کروں مجھ سے تو میرے قرابت دار دور ہیں ارشاد ہوا کہ جو کچھ آپ کو محبوب ہے اُن کے لئے بھی محبوب سمجھئے اور ہماری شریعت مطہرہ میں ہدیہ بھیجنے اور سلام کہلا بھیجنے سے بھی صلۂ رحم ہو جاتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت کے اعمال ہر پنجشنبہ اور شب جمعہ کو میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں لیکن خدائے تعالیٰ قطع رحم کرنے والے کے اعمال قبول نہیں

ط۔ خدا جو چاہتا مٹاتا ہے اور ٹھہراتا ہے۔

کرتا اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ **حکایت**: عثمان بن مظعون کہتے ہیں کہ قبل اسلام لانے کے میری اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی تھی چنانچہ میں آپ سے شرم آنے کی وجہ سے اسلام لایا تھا لیکن میرے دل میں اسلام نے قرار نہ لیا تھا ایک روز میں آپ کے پاس بیٹھا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ آپ میری طرف مخاطب نہیں ہوتے بلکہ گویا کسی دوسرے سے باتیں کرتے ہیں میں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس یہ آیت لائے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی[1] اس وقت سے میرے دل میں اسلام جم گیا پھر میں نے ابوطالب کو مطلع کیا انھوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو تم ضرور فلاح پاؤ گے کیونکہ وہ مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور تم کو بھلائی کی طرف بلاتے ہیں یہ خبر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ کو اُن کے اسلام کی امید ہوئی لیکن وہ اسلام لائے نہیں اور یہ آیت صلۂ رحم کے بارے میں نازل ہوئی ہے **لطیفہ**: مہاجرین میں جن کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور بقیع میں مدفون ہوئے وہ عثمان بن مظعون ہیں ہجرت کے ڈھائی برس بعد ان کا انتقال ہوا تھا اور وہ اور عبیدہ بن جراح اور عبدالرحمٰن بن عوف یہ سب ایک ہی ساعت میں اسلام لائے تھے **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص والدین کو ایذا دیتا ہو اور نافرمان ہو اور اسی حالت میں اس کے والدین کا انتقال ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اُن کی وفات کے بعد ان کے لئے دعا کرتا رہے تو خدا کے نزدیک نکوکار اور فرمانبردار لکھ لیا جائیگا اور طبرانی نے اوسط اور صغیر میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو اپنے والدین کی یا اُن میں سے ایک کی قبر کی زیارت کیا کرے تو ہر جمعہ کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اس کے لئے برات لکھ لی جاتی ہے **حکایت** کسی مرد صالح کی ایک صالحہ عورت ماں تھی جب ماں کو موت آئی تو اُس نے کہا کہ اے میری پونجی اور اے میرے ذخیرے اور اے جس پر زندگی میں اور بعد وفات میرا بھروسہ ہے مجھے مرتے دم رسوا نہ کرنا اور قبر میں مجھے وحشت میں نہ ڈالنا جب وہ مر گئی تو ہر جمعہ کو اُس کی قبر کی زیارت کو جایا کرتا تھا اُس کے اور اس کے ہمسایوں کے لئے دعا مانگا کرتا تھا اُس نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا اور اس کی حالت پوچھی اُس نے کہا موت کی بھینچ بڑی سخت ہے اور خدا کے فضل سے میں اچھے برزخ میں ہوں اس میں حریر کا فرش لگا ہے اور قیامت تک ریحان کے گدے بچھے رہیں گے اے میرے بیٹے ہر جمعہ کو میری زیارت کیا کرا اور اس کو چھوڑنا مت کیونکہ مجھے اور میرے ہمسایوں کو تیری زیارت اور دعا سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔

دو فائدے: **پہلا فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو اپنے والدین کی طرف سے اُن کی وفات کے بعد حج کرتا ہے خدا اس کے لئے دوزخ سے رہائی لکھتا ہے اور اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہو پھر اُن کی وفات کے بعد اُن کی طرف سے قرض ادا کردے تو وہ نکوکار اور فرمانبردار لکھا جاتا ہے۔ اور اگر نکوکار اور فرماں بردار رہا ہو اور ان کی طرف سے قرض ادا نہ کرے تو نافرمان لکھا جاتا ہے اور جابر بن عبداللہ

[1] یقیناً خدا انصاف اور احسان کرنے اور قرابت داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے ۱۲

کا بیان ہے کہ جب میں نے اپنے باپ کا قرض ادا کیا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر تم نے اپنے باپ کا قرض ادا کر دیا تو خدا نے تمھیں بخشدیا اور ایسا ہی پچیس بار۔ **دوسرا فائدہ** ۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ سے مروی ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان شب جمعہ کو دو رکعتیں پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی یک بار اور سورۂ اخلاص اور معوذتین پانچ پانچ بار پڑھے اور اس سے فارغ ہو کر پندرہ بار استغفار کرے اور پندرہ بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور ان سب کا ثواب اپنے والدین کو بخشے تو اس نے ان دونوں کا حق ادا کیا اور خدا کے سوا ان دونوں کا ثواب کسی کو معلوم نہیں اور بیان معراج میں اس کا اس سے زیادہ بیان آتا جس میں انشاء اللہ ان دونوں کے کچھ حقوق بھی مذکور ہوں گے۔

باب

بُردباری کا بیان

خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ[1] اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے معاف کرنے سے بندہ کی عزت ہی بڑھتی ہے پس معاف کر دیا کرو خدا تمھیں عزت دیگا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت میں منادی پکارے گا کہ جس کا اجر خدا کے ذمہ ہو اُسے چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا لوگوں کو معاف کر دینے والے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کیا میں تمھیں تم میں سے برے لوگوں سے آگاہ نہ کردوں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیوں نہیں ضرور کیجئے آپ نے فرمایا یقیناً تم میں سے بُرا وہ شخص ہے جو اکیلے کھاتا ہے اور اپنے غلام کو کوڑے لگاتا ہے اور اپنی بخشش کو روکتا ہے پھر فرمایا کہ اس سے بھی بدتر لوگوں سے تمھیں آگاہ نہ کردوں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں فرمایا جو لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہوں پھر فرمایا کیا اس سے بھی بدتر شخص سے آگاہ نہ کردوں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا جس سے نہ نیکی کی امید ہو نہ اُس کے شر سے امن ہو پھر فرمایا کیا اس سے بھی بدتر شخص سے تمھیں آگاہ نہ کردوں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا جو لوگ کسی کی لغزش سے درگذر نہیں کرتے اور کسی کا معذرت قبول نہیں کرتے۔

فائدہ ۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی مسلمان کی بیع پھیر لیتا ہے خدا قیامت میں

---

[1] اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اس کی لغزشیں معاف کر دیگا اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور ابن حبان کی روایت میں ہے جو کسی مسلمان کی لغزش سے درگذر کرتا ہے قیامت میں خدا اس کی لغزش سے درگذر کرے گا۔ **مسئلہ**: روضہ میں ہے کہ بیع کا پھیر لینا جائز ہے بلکہ جو خرید یا فروخت کر کے نادم ہوا ہو اس کا پھیر لینا مسنون ہے پھیرنے کی صورت یہ ہے کہ کہے ہم دونوں نے بیع پھیر لی یا فسخ کر دی یا ایک کہے میں نے بیع پھیر دی اور دوسرا کہے میں نے قبول کر لیا اور زیادہ ظاہر یہی ہے کہ یہ فسخ ہے بیع نہیں ہے پس اگر کہا مجھسے اقالہ کر لے یعنے بیع پھیر لے اور دوسرا جواب میں کہے خدا تجھے اقالہ کرے پس یہ کنایہ ہے اگر بیع کے پھیرنے کی نیت کی ہوگی تو اقالہ صحیح ہو جائیگا ورنہ نہیں جیسے کہ کہا خدا تجھے طلاق دے یا خدا تجھے آزاد کر دے تو ایسی حالت میں تو شیخین کی رائے کے موافق یہ کنایہ ہے اور نیت پر موقوف ہے اسی پر امام غزالی نے فتوی دیا ہے اور اوزاعی نے کہا ہے کہ یہی ارجح و مختار ہے عبادی اس کے خلاف ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ طلاق و عتاق واقع ہو جائیگا اور نیت کی شرط نہیں اور شیخین نے اسی کو برقرار رکھا ہے۔

مسئلہ: اگر چوپایہ کے فروخت کا کسی کو وکیل بنایا پھر مشتری نادم ہوا اور اس نے بیع پھیرنا چاہی تو یہ پھیرنا موکل ہی کی طرف سے ہوگا یا اس کے اذن سے ہوگا اور جب بیع پھر گئی تو جو شئے بکی تھی اپنی زیادتی کے ساتھ جو اس سے متصل ہو جدا نہ ہو بائع کی طرف آجائیگی واللہ تعالیٰ اعلم اور احیاء میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت میں جب خدا لوگوں کو اٹھائے گا تو عرش کے نیچے سے تین بار منادی پکار کر کے کہیگا اے توحید کے ماننے والوں کی جماعت خدا نے تمھیں معاف کر دیا پس تمھیں چاہیئے کہ تم بھی ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو

حکایت: حضرت علیؓ نے ایک بار اپنے غلام کو بلایا اس نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ پکارا پھر وہ نہ بولا اس پر آپ جھپٹ کر اس کے پاس پہونچے دیکھا کہ کروٹ سے لیٹا ہنس رہا ہے آپ نے پوچھا تو نے جواب کیوں نہیں دیا اس نے کہا میں آپ کی سزا سے امن میں تھا آپؓ نے فرمایا خدا کے واسطے تو آزاد ہے حضرت علیؓ کے پوتے یعنے زین العابدینؒ علی بن حسینؓ نے ایک شخص سے جس نے آپ کی غیبت کی تھی کہا اگر تو سچا ہے تو خدا مجھے بخشدے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے بخشے ایک روز آپ جامع مسجد جا رہے تھے ایک شخص نے آپ کو کچھ برا بھلا کہا آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے ہمارا جو حال تمھیں معلوم نہیں ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے اس کے بعد آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے ضرورت ہے وہ شخص شرما گیا امام زین العابدین نے اس کو ہزار درہم دیئے اور اپنے کپڑے اس پر پھینکدیئے وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نولے ہیں۔ **فائدہ**: طاؤس یمانی کا بیان ہے کہ میں نے امام زین العابدین کو کعبہ کے گرد سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اور آپ یہ کہتے جاتے تھے الٰہی آپ کا بندہ حقیر آپ کے صحن میں ہے آپ کا فقیر آپ کے صحن میں ہے آپ کا سائل آپ کے صحن میں ہے آپ کا مسکین آپ کے صحن میں ہے یعنے آپ کے دروازے اور محل پر آیا ہے طاؤس بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے کسی مصیبت میں یہ دعا نہیں مانگی جو خدا نے مجھسے دور نہ کر دی ہو روضۃ العلماء میں

اور

مذکور ہے کہ خدا نے ابراہیمؑ کے پاس وحی بھیجی کہ آپ میرے خلیل ہیں آپ خوش خوئی سے پیش آیا کیجئے اگرچہ کافر ہی ہوں تو میں آپ کو ابرار کا درجہ عنایت کروں گا کیونکہ میری یہ بات پہلے سے ٹھہر چکی ہے کہ جو خوش خلق ہو گا میں اُس کو اپنے عرش کا سایہ عنایت کروں گا جس روز سوائے میرے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہو گا اور اُس کو میں خطیرۃ القدس میں سکونت پذیر کروں گا۔

حکایت:۔ میں نے قرطبی کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ مامون کے پاس ایک لونڈی کھانا لائی اتفاق سے اُس کے ہاتھ سے گر پڑا وہ ناراض ہوا وہ کہنے لگی اے میرے مالک آپ خدا کا قول وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ یاد کیجئے اُس نے کہا میں نے ضبط کرلیا پھر وہ بولی وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ اس نے کہا میں نے معاف کردیا پھر وہ بولی۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اُس نے کہا تو خدا کے واسطے آزاد ہے میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ دوسرے کے ساتھ احسان کرنا نفع پہونچانے یا ضرر دفع کرنے سے حاصل ہوتا ہے اول جیسے محتاجوں کو دینے میں مال خرچ کرنا جاہلوں کو تعلیم دینا اور خدا کے قول اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ سے یہی مراد ہے سراء سے مقصود تونگری ہے اور ضرآء سے ناداری دوم یعنے ضرر دور کرنا دنیا کے اعتبار سے تو یہ ہے کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ کرے اور یہی عافین عن الناس سے مراد ہے اور چونکہ یہ آیت جمیع احسان کی جامع ٹھہری اسی لئے فرمایا کہ خدا احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے کیونکہ ثواب کے درجوں میں اس سے بڑا اور اشرف کوئی درجہ نہیں کہ بندہ خدا کا محبوب بن جائے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو غصہ ضبط کرتا ہے اس حالت میں کہ وہ اپنا غصہ نکال سکتا ہے خدا اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار عطا کرے گا کہ جنتی حورِعین چاہے لے لے اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دو فائدے ہیں۔ **پہلا فائدہ**:۔ خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ جتنی چیزوں پر آفتاب و ماہتاب طلوع ہوتے ہیں سب آپ کے لئے دعا گوین جائیں انھوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا کہ میری خلق اور اُن کی سختیوں پر صبر کیجئے جیسے میں اُن پر صبر کرتا ہوں جو میری دی ہوئی روزی کھاتے ہیں اور میرے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں سے میل جول رکھوں یا ان سے کنارہ کش رہا کروں آپ نے فرمایا میل جول رکھو اور اُن تکلیفیں برداشت کرلیا کرو۔ کتاب شرف المصطفیٰ میں بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے جو مومن لوگوں سے جول رکھتا ہے اور ان کی ایذا دہی برداشت کرلیتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور نہ اُن کی ایذا دہی کو برداشت کرتا ہے

دوسرا فائدہ:۔ حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا مجھ سے ارشاد

۱؎ غصہ کو ضبط کر جانے والے ۲؎ لوگوں کو معاف کر دینے والے ۳؎ اور اللہ احسان کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے ۱۲ ۴؎ جو لوگ تونگری اور ناداری کی حالت میں خرچ کرتے ہیں ۱۲

ہوا کہ اے ابن خطاب مجھ سے کچھ آرزو کرو میں خاموش رہا دوبارہ ارشاد ہوا اے ابن خطاب میں تو اپنے ملک وملکوت کو تمھارے سامنے پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مجھ سے کچھ آرزو کرو اور تم اس حالت میں خاموشی سے کام لیتے ہو میں نے عرض کیا اے رب آپ نے انبیا کو اُن پر اپنی کتابیں نازل فرما کر شرف بخشا ہے مجھے آپ بلا واسطہ مجھسے کلام فرما کر شرف بخشئے ارشاد ہوا اے ابن خطاب جو بُرائی کرنے والے کے ساتھ احسان سے پیش آتا ہے اُس نے اخلاص کے ساتھ میری شکر گذاری کی اور جس نے اپنے احسان کرنے والے کے ساتھ بُرائی کی اُس نے میری نعمت کے عوض ناشکری کی اگر کہا جائے کہ یوسفؑ نے اپنے زندان سے رہائی پائی پر تو خدا کا شکر کیا ہے اور چاہ سے نکلنے پر شکر کی کہیں تصریح نہیں کی یہ کیسی بات ہے جواب یہ ہے کہ چاہ کے ذکر کرنے سے بھائیوں پر توبیخ کا اظہار مقصود ہے اور صفح جمیل وہ ہے جس میں بالکل عتاب نہ ہو۔

موعظت ؂ ابن عباسؓ نے خدائیتعالیٰ کے قول فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا[1] کے متعلق بیان کیا ہے کہ موسیٰؑ نے خدا سے کہا تھا کہ اے رب آپ نے فرعون کو چار سو برس کی مہلت دے رکھی ہے حالانکہ وہ کہتا ہے کہ میں ہی تمھارا سب سے بڑا رب ہوں اور آپ کی آیتوں کی تکذیب کرتا ہے خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ وہ خوش خو اور آسانی سے حجاب میں آجانے والا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ اسے اس کا بدلہ دیدوں۔

حکایت ؂ علائی نے تفسیر سورۂ طٰہٰ میں بیان کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا تھا جب وہ اپنی بی بی صفورا بنت شعیب کو ہمراہ لے کر مصر کی طرف چلے تھے اور اُن کو دردزہ شروع ہو گیا تھا اور وہ آگ کی تلاش میں نکلے تھے پھر انھوں نے دیکھا کہ عناب کے درخت سے اور بعض نے کہا ہے عوسج کے درخت سے آگ نکل رہی ہے اور آگ کے شعلے برابر بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ درخت کی سبزی بھی دم بدم افزوں ہوتی جاتی ہے وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اس امید میں کہ شاید کچھ آگ گر پڑے اور گھاس پھوس وغیرہ لے کر مستعد ہوئے کہ سلگالیں دیکھتے کیا ہیں کہ درخت ان کی طرف جُھک پڑا گویا انھیں کے ارادے میں ہے وہ اس سے پیچھے ہٹنے لگے وہ آسمان اور زمین کے درمیان نور کا ستون بن کر رہ گیا اُس مبارک قطعۂ زمین میں پھر وادی کے داہنی جانب سے درخت کی طرف سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ انھوں نے جواب دیا لبیک یعنے میں حاضر ہوں آپ کی آواز تو سنائی دیتی ہے لیکن آپ کا مقام نظر نہیں آتا آپ کہاں ہیں ارشاد ہوا تمھارے اوپر داہنے بائیں سامنے اور میں تو تمھاری بہ نسبت بھی تم سے زیادہ قریب ہوں اُس وقت انھیں معلوم ہوا کہ یہ کلام رب ہے کیونکہ مخلوق کا کلام ایک طرف سے آتا ہے اور خالق کا کلام ہر جہت سے آتا ہے اور مخلوق کا کلام صرف ایک عضو یعنی کان سے سنائی دیتا ہے اور خالق کا کلام تمام اعضائے اور وہ کہ یقیناً میں تمھارا پروردگار ہوں سے لے کر اس قول تک ہے جس کا حاصل ترجمہ یہ ہے اور رہے موسیٰؑ تمھارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے انھوں نے کہا یہ میرا عصا ہے ارشاد ہوا اے موسیٰؑ ڈالدو پس انھوں نے ڈال دیا دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو سانپ ہو کر دوڑنے لگا اور اسی گز کا اُس نے منہ

[1] تم دونوں (یعنے موسیٰ و ہارون) اُس (فرعون) سے نرم گفتگو کرو ۱۲

کھول دیا امام رازی نے سورۂ اعراف میں بیان کیا ہے کہ وہ اپنے دانتوں سے بڑے بڑے پتھر اور پہاڑ اکھیڑ ڈالتا تھا پس موسیٰؑ نے جو اسے دیکھا اُس سے بھاگ اٹھے پھر ارشاد خداوندی ہوا اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں چنانچہ انھوں نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹا پھر جو دیکھا تو عصا کا عصا ہے پھر خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ مجھ سے قریب ہو جاؤ چنانچہ وہ برابر قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ درخت سے انھوں نے اپنی پشت لگا دی پھر ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ میں نے تمھیں ایسے مقام پر مقیم کیا ہے کہ تمھارے بعد کسی کو اُس مقام پر مقیم نہ کروں گا میں نے تمھیں اپنے قریب کر لیا یہاں تک کہ تم نے میری بات سن لی اور تم تمام مکانوں سے زیادہ میرے قریب ہو گئے پس میری بات سنو اور میری وصیت یاد رکھو اور میرا پیغام رسالت لے جاؤ کیونکہ تم میرے لشکر میں سے ایک لشکر ہو میں اپنی آنکھ اور کان سے تمھاری رعایت و حفاظت رکھوں گا اور تم کو اپنی سلطانی کی ڈھال پہناؤں گا تو میرے کام میں اُس سے پوری قوت حاصل ہو جائے گی میں اپنی نہایت کمزور مخلوق کے پاس تمھیں بھیجوں گا جو میری نعمت پا کر اترا اٹھا ہے اور میری تدبیر خفی سے بے خوف ہو گیا ہے یہاں تک کہ میرے حق کا منکر ہو گیا اور میری ربوبیت سے انکار کر بیٹھا اور گمان کرتا ہے کہ مجھے پہچانتا ہی نہیں اور میں اپنی عظمت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ حجت جو میرے اور میری مخلوق کے درمیان ہے نہ ہوتی تو میں اُسے نہایت جابر کی طرح پکڑتا کہ جس کے غضبناک ہونے سے کیا آسمان اور کیا زمین کیا پہاڑ اور کیا دریا سب کے سب غضبناک ہو جاتے ہیں اگر میں زمین پر حکم دوں تو اُسے نگل جائے یا پہاڑوں کو حکم دوں تو اُسے چکنا چور کر ڈالیں یا دریاؤں کو حکم دوں تو اُسے غرقاب کر دیں یا آسمان کو حکم دوں تو کنکر پتھر کی بوچھار کر دیں لیکن میرے نزدیک وہ ذلیل ہے اور میرے حکم نے اُس کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے پس اس کو میرا پیغام پہونچا دو اور میری توحید کی طرف اُس کو بلاؤ اور اُس کو آگاہ کر دو کہ یقیناً میں عفو اور مغفرت سے بہ نسبت غضب اور عقوبت کے زیادہ قریب ہوں تمھیں اُس کا لباس جو دنیا میں میں نے اسے پہنایا ہے رعب میں نہ ڈالے کیونکہ اُس کی چوٹی میرے ہاتھ میں ہے بلا میری اجازت نہ وہ بول سکتا ہے نہ سانس لے سکتا ہے اُس سے کہدو اپنے رب کی بات مان کیونکہ اس کی مغفرت نہایت وسیع ہے اور تجھ کو چار سو برس کی مہلت دے رکھی ہے جس میں تو برابر اُس کے مقابلہ میں آمادۂ جنگ رہا ہے اور وہ تجھ پر آسمان سے بارش نازل کرتا اور زمین سے تیرے لئے اُگاتا رہا ہے نہ تو بیمار پڑا نہ بڈھا ہو کر گندہ پیر بن گیا اور اگر وہ چاہتا تو جلدی سے تجھ پر عذاب نازل کر دیتا لیکن وہ نہایت وقار اور حلم والا ہے پس اے موسیٰؑ تم اپنے نفس اور اپنے بھائی کو لے کر اس سے جہاد کرو اگر میں چاہتا تو ایسے لشکر لا موجود کرتا کہ جن کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکتا تھا لیکن اس کمزور بندہ کو جاننا چاہیئے جو خود بینی میں گرفتار ہو رہا ہے اور اپنی جماعتوں پر بھولا ہوا ہے کہ میرے حکم سے جماعت قلیل جماعت کثیر پر غالب آجاتی ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس پہونچے اور اپنے عصا سے اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو قریب کے دربان نے ستر دربانوں کے واسطہ سے فرعون کو اطلاع دی اُس نے اجازت دی پھر فرعون کہنے لگا کیا ہم نے بچہ کر کے تجھے پالا نہیں موسیٰؑ

نے اُس کا وہ جواب دیا جو قرآن میں خدا نے بیان فرمایا ہے کہ پس موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا تو دیکھتے کیا ہیں کہ کھلم کھلا اژدہا تھا پھر وہ اُس کے لشکر پر جھپٹ پڑا وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور ان میں سے پچیس ہزار مر گئے اور ذکر کی فضیلت میں اس سے پہلے پورا قصہ گذر چکا ہے۔ **کشاف** میں مذکور ہے کہ جبرئیلؑ فرعون کے پاس ایک استفتا لائے جس میں لکھا تھا کہ امیر کا اُس غلام کی نسبت کیا ارشاد ہے جس کا اپنے مولا کی نعمت میں نشو و نما ہوا ہو پھر اُس نے مولیٰ کی نعمت کی ناشکری کی ہو اور اس کے حق سے انکار کر بیٹھا ہو فرعون نے جواب لکھا کہ ابو العباس ولید بن مصعب کا یہ فرمان ہے کہ اُس غلام کی سزا یہ ہے کہ دریا میں غرق کر دیا جائے پھر جب وہ غرق ہوا تو جبرئیلؑ نے اُس کا نوشتہ اس کے ہاتھ میں دیدیا اس وقت وہ کہنے لگا کہ میں اُس خدا پر ایمان لایا جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر کہ بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرماں برداروں سے ہوں اُس کا یہ قول خجالت اور شرمندگی کے طور سے تھا نہ ایمان کے طور سے اور بعض نے کہا ہے اس لئے اس کو نفع نہیں پہونچا کہ عذاب دیکھ لینے کے وقت ایمان مفید نہیں ہوا کرتا اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اُس نے موسیٰؑ کی نبوت کا اقرار نہ کیا تھا اگر کہا جائے کہ وہ ڈوبتے میں بولا کیسے اُس کا جواب یہ ہے کہ اس نے یہ اپنے جی میں کہا تھا اور کلام نفسی ہی فی الحقیقت کلام ہے امام رازی نے بیان کیا ہے کہ اخبار اس امر پر دال ہیں کہ خدائے تعالیٰ کا قول آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ جبرئیلؑ کا کلام ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا قول ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ یعنی ہم تجھے تیرے بدن یعنی زرہ کے ساتھ بچائیں گے اور وہ سونے کی تھی چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اُسے دریا سے نکالا یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے دیکھ لیا اور پہلے گذر چکا ہے کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو اُس نے کہا میں ایمان لے آیا پس جبرئیلؑ نے مٹی لے کر اُس کے منہ میں ڈال دی تاکہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہ کہہ لے پھر خدا کی اس پر رحمت ہو جائے اگر کہا جائے گناہ سے راضی ہونا بھی گناہ ہے پھر جبرئیلؑ اُس کے کفر پر باقی رہنے سے کیسے راضی ہوئے جواب یہ ہے کہ اُس کے منہ میں مٹی ڈالنا خدا کے فعل سے تھا یعنی اُس کے حکم سے کیونکہ وہ افعال عباد کا خالق ہے۔

فائدہ: عناب کا کھانا کھانسی درد گردہ و سینہ درد سر اور شقیقہ کو مفید ہے اور خواہ تر ہو خواہ خشک مقوی بدن ہے لیکن خشک میں تلیین طبیعت ہے اور تر حابس ہے اور شربت عناب بار د رطب ہے خون کی اصلاح اور تلطیف کرتا ہے چیچک اور حرارت جگر اور خشک کھانسی کو نافع ہے اور اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ عناب کو پانی میں بھگو کر مل لیں پھر چھان کر بقدر ضرورت شکر ملا کر قوام کر کے رکھ چھوڑیں اور عتیق ایک مشہور درخت ہے اُس کے سبز پتوں سمیت شاخیں نچوڑ کر عرق نکال کر اگر آنکھ میں تیل کی طرح لگایا جائے تو گرمی سے جو درد ہو اس کو دور کرتا ہے اور اگر اُس کا پتہ کچل کر سر کے زخم اور بواسیر پر باندھیں تو اُس کو نفع بخش ہے اور اگر اُس کی تر شاخیں پتوں سمیت جوش کر کے پی جائیں تو قاطع اسہال ہے اور عوسج بھی مشہور ہے اگر صفراوی خارش والا اس کا عصارہ پئے تو نفع دیتا ہے اور اگر اُس کا پھل جو سرخ رنگ کا چنے کے برابر ہوتا ہے کچل کر نچوڑ لیا جائے اور عرق جب خشک ہو جائے تو اُس میں عورت کا دودھ اور انڈے کی سفیدی ملا کر لیپ کر لی جائے تو یہ امراض چشم

کے لئے نہایت نافع دوا ہو گی اس کے چند قطرے ٹپکانا تمام امراض چشم کو خصوصًا بیاض چشم کو نافع ہوگا۔

موعظت ؛ ابلیس نے فرعون سے کہا کہ تو خدائی کا کیسے دعویٰ کرتا ہے حالانکہ میں تجھ سے سن میں بڑا ہوں لیکن میں نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا اس نے جواب دیا تو نے سچ کہا میں خدا سے توبہ کرتا ہوں ابلیس نے کہا ایسی بات نہ کہہ کیونکہ مصر کے لوگ تجھکو اپنا رب تسلیم کر چکے ہیں پھر اس سے فرعون نے پوچھا کیا مجھ سے اور تجھ سے بھی بدتر روئے زمین پر کوئی شخص ہوگا اس نے جواب دیا ہاں وہ شخص جس کا بھائی اس سے معذرت کرے اور وہ نہ مانے حضرت حسین رضؓ بن علیؓ فرماتے تھے اگر میرے ایک کان میں مجھے کوئی گالی دے پھر دوسرے میں معذرت کرے تو بھی میں قبول کرلوں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کرتا ہوا آئے تو اسے چاہیئے کہ اس کا عذر قبول کرے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر اگر ایسا نہیں کرے گا تو حوض کوثر پر اسے جانا نصیب نہ ہوگا اور عوارف المعارف میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنے بھائی سے عذر خواہی کرے اور وہ اسے نہ مانے تو اس پر چنگی والوں کے برابر گناہ ہوتا ہے۔

حکایت ؛ ایک بار عیسیٰؑ کا ایک یہودی کے پاس سے گذر ہوا لوگوں نے اس کو برا کہا آپ نے اس کو اچھا کہا کسی نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے جواب دیا ہر شخص کے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس میں سے خرچ کرتا ہے ثعلبی نے ایک حکایت بیان کی ہے جو ایک یہودی کے ساتھ پیش آئی تھی اس میں بردباری اور کرم اور زہد کا ذکر ہے ہم انشاء اللہ اس کو باب زہد میں بیان کریں گے مجاہد نے خدا تعالیٰ کے قول وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا[۱] کے بارے میں کہا جب ستائے جاتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں ابو خیر میں ہے کہ جب قیامت میں خدا لوگوں کو جمع کرے گا تو منادی پکار کر کہے گا سنو جو اہل فضل ہوں کھڑے ہو جائیں پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اس کے بعد ان سے ملائکہ پوچھیں گے کہ کہاں چلے وہ کہیں گے جنت کو وہ کہیں گے حساب کے پیشتر ہی وہ جواب دیں گے ہاں وہ پوچھیں گے تم کون لوگ ہو وہ کہیں گے اہل فضل ملائکہ پوچھیں گے تمھاری کیا فضیلت ہے وہ کہیں گے کہ جب ہمارے ساتھ جہالت کی جاتی تھی تو ہم بردباری سے پیش آتے تھے اور جب ہم پر ظلم ہوتا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہمارے ساتھ کوئی برائی سے پیش آتا تھا تو ہم بخشدیتے تھے ان سے کہا جائیگا اچھا جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والوں کا اجر کیا اچھا ہے ایک بار حضرت عمرؓ کا ایک نشہ باز پر گذر ہوا آپ نے تعزیر کرنی چاہی اس نشہ باز نے آپ کو گالی دی آپ نے اسے چھوڑ دیا کسی نے اس کا سبب پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ اس نے مجھے غصہ دلایا تھا اگر اب میں تعزیر کرتا تو یہ اپنے نفس کے غصہ کے وجہ سے ہوتی اسلئے مجھے پسند نہ ہوا کسی مسلمان کو اپنے نفس کے غصہ کی وجہ سے مارتا ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے آپ نے فرمایا خوش خوئی پھر وہ آپ کے داہنے سے آیا اور اس نے عرض کیا یا نبی اللہ کون سا عمل سب سے

---

[۱] اور جب لغو پر سے گذرتے ہیں تو بزرگ ہو کر گذرتے ہیں ۱۲

افضل ہے آپ نے فرمایا خوشخوئی پھر وہ آپ کے بائیں سے آیا اور اُسنے یہی عرض کیا آپ نے فرمایا خوش خوئی پھر اُس نے آپ کے پس پشت آکر دریافت کیا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے جو تو سمجھتا نہیں خوش خوئی یہ ہے کہ تجھے غصہ نہ آئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی شخص غصہ نہیں ہوتا مگر جہنم کے کنارے پہونچ جاتا ہے میں نے الوجوہ المسفرہ عن السماع المغفرۃ میں بروایت عائشہ رضؓ دیکھا ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب میں غصہ ہوتی تھی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا کان مَل دیتے تھے اور فرماتے تھے اے منی سی عائشہ رضؓ یہ دعا پڑھو اے اللہ اے محمد کے رب میرے گناہ بخش دیجئے میرے دل کا غصہ دور کر دیجئے اور بہکانے والے فتنوں سے مجھے پناہ دیجئے اور میں نے اس کو ابن رجب کی شرح اربعین میں بروایت ام سلمہ رضؓ دیکھا ہے **لطیفہ** ؛ فضیل کہتے ہیں کہ تین شخص اپنے غصہ پر ملامت نہ کئے جائیں مریض مسافر اور روزہ دار ایک شخص نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کرو اور تمھارے لئے جنت ہے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضؓ نے فرمایا ہے تین چیزیں جس میں ہوں وہ خدا کی ولایت کا مستحق ہے اصالت والے کا حلم جس سے کمینہ کی نادانی کو دفع کرے اور پرہیزگاری جو اُسے گناہوں سے باز رکھے اور خوش خوئی جس سے لوگوں کے ساتھ مدارات سے پیش آئے ۔

فائدہ ؛ احیاء میں مذکور ہے کہ حلم غصہ ضبط کرنے سے افضل ہے کیونکہ غصہ کے ضبط کرنے سے حلیم بننا مراد ہے یعنے بتکلف حلیم اور بردبار بننا اور حلم کے معنی ہیں کلفت نہ ہونا جیسے عادی طور پر غصہ ضبط کر جانا پس جس کی یہ صفت ہو وہ حلیم ہے بعض مفسرین نے خدائے تعالیٰ کے قول فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ الآیۃ کے متعلق کہا ہے کہ ظالم وہ ہے جو لوگوں پر ظلم کرے اور اس پر وہ ظلم نہ کرتے ہوں اور مقتصد وہ ہے کہ جب لوگ اُس پر ظلم کریں تو وہ بدلہ لے لے اور سابق وہ کہ جب لوگ اُس پر ظلم کریں تو وہ معاف کر دے امام رازی رحؒ نے خدائے تعالیٰ کے قول وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ[۱] الآیۃ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اگر کہا جائے کہ فظا اور غلیظ میں کیا فرق ہے ۔ جواب یہ ہے کہ فَظٌّ بد خلق کو کہتے ہیں اور غَلِيظَ الْقَلْبِ وہ ہے جس میں شفقت و رحمت نہ ہو کشاف میں بیان کیا ہے فَاعْفُ عَنْهُمْ سے مراد یہ ہے کہ جو آپ کے حق کے متعلق ہو آپ اُن سے معاف کر دیجئے اور وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ سے مراد یہ ہے کہ جو خدائے تعالیٰ کے حق کے متعلق ہو اس کی نسبت اُن کے لئے مغفرت مانگئے پس یہ حکم خدائے تعالیٰ نے آپ کو اسی لئے دیا ہے کہ خدا انھیں بخشنا چاہتا ہے پس خدا کے احسان پر شکر ہے **لطیفہ** ؛ قیس بن عاصم بڑے حلیم تھے اُن کے حلم کا یہ حال تھا کہ ان کے بھتیجے کو مشکیں باندھ کر لائے جس نے اُن کے بیٹے کو قتل کر ڈالا تھا اور اُن سے کہا آپ کا بھتیجا جس نے آپ کے بیٹے کو قتل کیا ہے موجود ہے اُس وقت وہ اپنی قوم سے باتیں کر رہے تھے جب تک بات پوری نہ کر لی قطع کلام نہیں کیا پھر آپنے بھتیجے سے کہا تو نے بہت بُرا کیا اپنے چچا کے بیٹے کو مار ڈالا اور رحم کو قطع کیا اور اپنا جتھا کم کیا پھر آپ نے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اُس کا بندھن کھول دے اور اپنے بھائی کو چھپا ڈال اور اپنی ماں کو اُس کے بیٹے کی دیت دیدے کیونکہ وہ ہم سے قرابت قریبہ نہیں رکھتی ۔

---

[۱] اگر آپ درشت سخت دل ہوتے تو آپ کے چاروں طرف سے لوگ پراگندہ ہو جاتے ۔

باب

جُودوسخا

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُن کو خود بھوک ہو بعض نے کہا ہے جس آیت کا یہ مضمون ہے وہ ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس کو ہدیہ میں کسی نے مرغی دی تھی وہ اُس نے اپنے پڑوسی کو دیدی اُس دوسرے نے اپنے پڑوسی کو دیدی اسی طرح سات گھر تک وہ پہونچی یہاں تک ہوا کہ پھر پہلے شخص کے پاس آگئی۔ مجمع الاحباب میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے اپنے چچازاد بھائی کو تھوڑا پانی پلانا چاہا جب اس کے پاس پہونچا تو اُس نے دیکھا کہ ایک شخص پیاس کی شکایت کر رہا ہے اُس نے اُس کی طرف اشارہ کیا کہ اسے پلادو پھر اس شخص نے ایک اور کو سُنا کہ پیاس کی شکایت کر رہا ہے اس نے اشارہ کیا کہ اس کو پانی پلادو جب وہ اس کے پاس گیا تو اسے مُردہ پایا پھر پہلے کے پاس لوٹ کر آیا تو وہ بھی مرچکا تھا پھر اپنے چچازاد بھائی کے پاس آیا تو یہی حال گذرا اس پر اُن سب کے حسن ایثار سے باوجودیکہ وہ پیاس کی شدت سے مضطر ہو رہے تھے بڑا تعجب ہوا یہ قصہ واقعۂ یرموک میں گذرا تھا اور وہ ایک مشہور جگہ ہے جہاں حاجی اترا کرتے ہیں اور اسے مزیریب کہتے ہیں اور یہ خلافت عمرؓ میں واقع ہوا تھا اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ جود و کرم کرنیوالے تھے بلکہ بھیجی ہوا سے بھی زیادہ جود رکھتے تھے یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی سائل آیا ہو اور اس نے کوئی چیز مانگی اور پھر آپ نے نہیں کہا ہو نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتے ہوئے نہ دینے کے لئے کبھی نہیں نہیں کہا البتہ عذر خواہی کے طور پر فرمایا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ نے کہا کہ جس پر تمھیں سوار کروں مجھے ایسا ملتا نہیں عوارف المعارف میں ابنِ عیینہؒ سے مروی ہے کہ جب ایسی کوئی شئی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی جاتی تھی جو آپ کے پاس نہ ہو تو آپ وعدہ کر لیا کرتے تھے۔ عوارف المعارف میں بروایت جبرئیلؑ مذکور ہے کہ اس مال کو بشدت خرچ کرنیوالا میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا اگر کہا جائے کہ آپ کی نسبت اَجْوَدُ النَّاسِ کیوں کہا اَکْرَمُ النَّاسِ کیوں نہیں کہا اس کا جواب یہ ہے کہ جود اس بخشش کو کہتے ہیں جو بلا سوال کے ہو اور کرم وہ بخشش ہے جو سوال کے بعد ہو لہذا جود میں زیادہ مبالغہ ہے اور منتخب میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو کرتے پہنے ہوتے ہیں اُس نے آپ سے کہا اے محمدؐ مجھ کو ایک کرتہ دیدیجئے آپ نے ان دونوں

یں سے جو عمدہ تھا اُتار کر دیدیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اُسے خراب کُرتا کیوں نہ دیدیا آپ نے فرمایا یقیناً ہمارا دین نازیبا امور سے کنارہ کشی اور سخاوت پر مشتمل ہے اُس میں بخل وحرص نہیں ہے میں نے اس کو دونوں کرتوں میں سے جو عمدہ تھا اس لئے پہنا دیا تاکہ اسے اسلام سے زیادہ رغبت ہو جائے

پہلی موعظت: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور وہ یہ کہتا جاتا تھا اے اللہ اس بیت کی حرمت کے صدقہ میں کیا آپ میرا گناہ بخش دیں گے آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے تیرا گناہ بڑا ہے یا تمام زمینیں اُس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا تمام آسمان اُس نے جواب دیا کہ میرا گناہ پھر آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش اُس نے کہا میرا گناہ آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا اللہ تعالیٰ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ بڑا ہے آپ نے فرمایا اچھا اپنا گناہ مجھ سے بیان کر اُس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑا مالدار آدمی ہوں لیکن جب میرے پاس کوئی سائل آتا ہے تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ میرے پاس آگ کا شعلہ لیکر آیا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس سے دور ہو کہیں اپنی آگ سے مجھے جلا نہ دینا کیا تجھے معلوم نہیں کہ بخل کفر ہے اور کفر دوزخ میں ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خدا نے ایمان کو پیدا کیا تو اس نے کہا اے رب مجھے تقویت دیجئے خدا نے اُسے خوش خوئی سے تقویت بخشی پھر کفر کو پیدا کیا اُس نے بھی کہا اے رب مجھے تقویت دیجئے تو خدا نے اُسے بخل سے قوت بخشی۔

دوسری موعظت: عائشہؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اُس کا ایک ہاتھ خشک ہو گیا تھا اُس نے آکر درخواست کی یا رسول اللہ خدا سے دعا فرمائیے کہ میرا ہاتھ اچھا ہو جائے آپ نے اُس کا ماجرا دریافت کیا اُس عورت نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ میری ماں جہنم کے میدان میں ہے اور اس کے پاس چھوٹی سی گدڑی اور تھوڑی سی چربی ہے جس سے آتش دوزخ سے بچتی ہے میں نے اُس سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ میں خدا کی اور تیرے باپ کی فرماں بردار تھی لیکن میں بخل کیا کرتی تھی اور یہ بخیلوں کی جگہ ہے میں نے سوائے اس گدڑی اور اتنی سی چربی کے کبھی خیرات نہیں کی پھر میں نے اپنے باپ کا حال اس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا وہ سخیوں کے گھر میں ہے میں جو اس کے پاس گئی تو میں نے اُس کو آپ کے حوض پر پایا اے رسول اللہ ﷺ وہ حضرت علیؓ سے آبخورہ لیتا ہے اور حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے لیتے جاتے ہیں اور حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ سے اور حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ سے اور حضرت ابوبکرؓ یا رسول اللہ ﷺ آپ سے لیتے ہیں میں نے اس سے کہا میری ماں جہنم میں ہے اُسنے کہا ہاں وہ بخیل تھی پس میں نے اُس سے ایک آبخورہ لے کر اپنی ماں کو پلا دیا اتنے میں میں نے سُنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے خدا تیرا ہاتھ خشک کر دے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے بخیل عورت کو پلاتی ہے پھر میں بیدار ہو گئی تو دیکھتی کیا ہوں کہ میرا ہاتھ خشک ہو کر رہ گیا ہے اب میں اے رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ کے پھر پا لینے میں آپ سے توسل کرتی ہوں اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور خدا نے اسکو اس کا ہاتھ عنایت فرمایا۔

حکایت: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص ابودجانہ نامی تھے جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو جلدی سے نکل کر چل دیتے اور دعا میں بھی موجود نہ رہتے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اُس کا سبب

دریافت کیا انھوں نے کہا میرے پڑوسی کے یہاں ایک کھجور کا درخت ہے ہوا سے رات کو اس کی کھجوریں میرے گھر میں گر پڑا کرتی ہیں میں اپنے بچوں کے جاگنے کے پہلے ہی انھیں اٹھا کر اسی پڑوسی کے گھر میں پھینکدیتا ہوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کے درخت کے مالک سے کہا کہ اپنا کھجور کا درخت میرے ہاتھ دس کھجور کے درختوں کے عوض میں جس کی رگیں طلاء زرسرخ اور زبرجد سبز کی ہوں گی اور شاخیں مروارید سفید کی ہوں گی جو تجھے جنت میں ملیں گی بیچ ڈال اس نے کہا کہ میں حاضر کو غائب کے عوض میں نہیں بیچتا ابوبکرؓ نے اس سے کہا کہ میں نے فلاں مقام پر جو دس کھجور کے درخت ہیں ان کے عوض میں تجھ سے وہ درخت خرید لیا وہ منافق خوش ہوگیا اور جو کھجور کا درخت اس کے گھر میں تھا اس نے ابودجانہ کو دے دیا اور اپنی بی بی سے کہنے لگا کہ میں نے یہ درخت ابوبکر کے ہاتھ دس کھجور کے درختوں کے عوض میں جو فلاں مقام پر ہیں بیچ ڈالا اور یہ درخت تو میرے ہی گھر میں ہے اس کے مالک کو تھوڑی سی کھجوروں کے سوا نہ دیا کرنا اس شب کو جو وہ سو کر صبح کو اٹھا تو دیکھتا کیا ہے کہ وہ درخت ابودجانہ کے مکان میں پہونچ گیا۔

موعظت :- شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیہ میں ذکر کیا ہے کہ جب بندہ نماز پڑھ کر واپس جاتا ہے اور دعا میں حاضر نہیں رہتا تو فرشتے کہتے ہیں اس بندہ کو دیکھو خدا سے مستغنی بنتا ہے میں نے الملاذ والاعتصام بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک ہرنی کا شکار کیا وہ کہنے لگی اے رسول اللہ آپ اس سے کہہ دیجئے کہ مجھے چھوڑ دے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں اور اگر میں واپس نہ آؤں تو میں اس شخص کی طرح ہوں جو نماز پڑھ کر دعا نہ مانگے اور اس سے بدتر ہوں کہ جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔

فائدہ :- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہر شئی کی ایک طہارت ہے مضر اشیاء سے اور مسلمانوں کے دل کی طہارت مجھ پر درود پڑھنا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے اگر مجھے ذکر اللہ سے نسیان کا خیال نہ ہوتا تو میں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے اور کسی شئے سے خدا کا تقرب نہ ڈھونڈھتا اور ابوہریرہؓ نے کہا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا یہ دونوں جنت کی راہ ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا کاتبین اعمال کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھا جائے اگر یہ حدیث صحیح ہو تو ان گناہوں پر محمول ہے جو خدا اور بندے کے مابین ہوں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود پڑھنے کے متعلق انشاء اللہ ایک بہت بڑا باب آگے آتا ہے۔

حکایت :- ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ابی بن کعبؓ پر گذر ہوا اور وہ تین ہزار درہم کا اپنے قرضدار سے تقاضا کر رہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابیؓ اپنے قیدی کے ساتھ احسان کرو ابیؓ نے اپنے قرضدار سے کہا کہ میں نے تجھ کو ہزار خدا کے واسطے اور ہزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور ہزار خود تیری وجہ سے تجھے بخشدیئے کیونکہ تو بھی مسلمان ہے اس کے بعد کہنے لگے کہ میں نے کچھ نہ کیا پھر ایک ہزار اس کو خدا کے واسطے اور ایک ہزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دیئے اور ایک ہزار اسے

دیگر کہا کہ لے یہ تیرے لئے ہیں جب یہ خبر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا فرمائی کہ اے اللہ ابی ابن کعب کو بخش دیجئے ایسا ہی تین بار فرمایا۔ **فائدہ** حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اُس سے اپنا حق معاف کر دے خدا اُس کو قیامت میں اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیگا اس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اُس سے اپنا حق معاف کرے خدا اُس کو جہنم کی لپیٹ سے بچائے گا اس کو احمدؒ نے اسناد جید سے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی تنگدست کو کشائش کے وقت تک مہلت دے خدا اس کو مہلت دے گا کہ اپنے گناہ سے توبہ کرے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کو سب سے زیادہ پسندیدہ کام مسلمان کو خوش کرنا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خدا کسی گھر والوں سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو نرمی کو ان کے پاس بھیجتا ہے اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یقیناً خدا قرضدار کے ساتھ رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنا قرض ادا نہیں کر چکتا بشرطیکہ خدا کے ناپسندیدہ کام میں نہ ہو عبداللہؓ ابن جعفر اپنے خزانچی سے کہا کرتے تھے کہ جا میرے لئے قرض لے آ کیونکہ یہ ناپسندیدہ ہے کہ میں ایک شب بغیر خدا کی معیت کے گذاروں۔ **موعظت**: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین یعنی قرض زمین میں خدا کا جھنڈا ہے جب خدا کسی بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ مسلم کی شرط کے موافق یہ صحیح حدیث ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا گناہ کم کیا کر تو موت تجھ پر آسان ہو جائے گی اور قرض کو کم کیا کر تو آزاد زندگی بسر کرے گا اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔ **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنے قرض خواہ کے پاس اُس کا حق لے کر جاتا ہے زمین کے جانور اور دریا کی مچھلیاں اس کے لئے دعائے رحمت کرتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کا قرض خواہ اُس سے راضی ہو کر واپس جائے اُس کے لئے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں اور جس کا قرض خواہ اس سے ناخوش ہو کر واپس جائے تو اس کے لئے ہر شب و روز میں اور ہر جمعہ اور ہر ماہ میں ظلم لکھا جاتا ہے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور عدل کی فضیلت کے باب میں اس سے زیادہ بیان آگے آتا ہے۔

مسئلہ: روضہ میں مذکور ہے کہ جس نے کسی طاعت کے لئے قرض کر لیا اور تنگدستی کی حالت میں انتقال کر گیا ہو تو ظاہر یہی ہے کہ آخرت میں اُس سے مطالبہ نہ ہوگا اور خدا سے امید ہے کہ حقدار کو خدا اس کا عوض دیدے گا اور اگر کسی گناہ کے لئے قرض لیا تو ظاہراً صحیح حدیثوں کا یہ مقتضی ہے کہ آخرت میں اُس سے مطالبہ ہوگا اور باب فضل عدل میں اس سے زیادہ بیان آتا ہے حضرت علیؓ نے ایک شخص سے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں اگر تیرے اوپر شبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو خدا تجھ سے ادا

کرادے اُس نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلائیے آپ نے کہا یہ پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور باب الجمعہ میں پہلے گذر چکا ہے کہ جو کوئی اس کو ستر بار پڑھا کرے خدا اس کو تو انگر بنا دے اور باب فضل عدل میں دوسری دعائیں بھی عنقریب آتی ہیں۔ **حکایت** ابن خلکانؒ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک بار ایک شخص اپنی زوجہ کے ساتھ بیٹھا مرغ کا گوشت کھارہا تھا اُس کے پاس ایک سائل آیا اُس نے اس کو نامراد لوٹا دیا کچھ مدت کے بعد ایسا ہوا کہ اس کے پاس مال نہ رہا اور اُس نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اور اُس نے کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لیا ایک شب کا ذکر ہے کہ وہ عورت اپنے نئے خاوند کے ساتھ بیٹھی ہوئی مرغ کا گوشت کھا رہی تھی اتنے میں ایک سائل آیا اُس عورت سے اُس نے کہا کہ اس کو مرغ کا گوشت دیدے اُس نے دیدیا دیکھتی کیا ہے کہ وہ اُس کا پہلا خاوند ہے اس نے اپنے نئے خاوند سے یہ ماجرا بیان کیا اُس نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ میں ہی پہلا سائل تھا جسے اُس نے نامراد لوٹایا تھا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیرؓ یوں تو میں تمام لوگوں کے پاس خدا کا رسول بن کر آیا ہوں لیکن تمھارے پاس خاص کر آیا ہوں تمھیں یہ بھی معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنے عرش پر مستقر ہوا اور اس نے اپنی خلق کی طرف نگاہ کی تو کیا ارشاد فرمایا یہ ارشاد فرمایا اے میرے بندو تم میری خلق ہو اور میں تمھارا رب ہوں تمھاری روزیاں میرے قبضہ میں ہیں جس چیز کا میں کفیل ہو چکا ہوں تم اس کے لئے رنج وتعب میں نہ پڑو مجھ سے اپنی روزی مانگا کرو اور میرے ہی سامنے اپنی حاجتیں پیش کیا کرو اور میرے سامنے قائم رہا کرو میں تم پر تمھاری روزی برسا دونگا یہ بھی معلوم ہے کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا یہ فرمایا کہ میرے بندے دینے میں صرف کیا کر میں تجھے دوں گا لوگوں پر کشائش کر میں تجھ پر کشائش کروں گا تو تنگی سے پیش نہ آ ورنہ میں تجھ پر تنگی کردوں گا رزق کا دروازہ ساتوں آسمانوں کے اوپر سے کھلا ہوا عرش تک چلا گیا ہے نہ دن بند ہوتا ہے نہ رات کو تا کہ خدا ہر شخص پر اُس کی نیت اور بخشش اور خیرات اور دینے دلانے کے موافق روزی اُتارا کرے جو اس میں کثرت کرتا ہے خدا اُس کے لئے کثرت کرتا ہے جو کمی کرتا ہے خدا اُس کے لئے کمی کرتا ہے۔ اے زبیر خدا خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور ہاتھ روکے رکھنے کو ناپسند فرماتا ہے بیشک سخاوت یقین سے ہوتی ہے اور بخل شک سے اور جو یقین رکھتا ہے خدا اس کو دوزخ میں داخل نہیں کرے گا اور جو شک رکھتا ہے اُسے جنت میں داخل نہ کرے گا۔ اے زبیرؓ یقیناً خدا کو سخاوت محبوب ہے اگرچہ خرمے ہی کے ٹکڑے سے ہو اور اسے شجاعت محبوب ہے اگرچہ سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے ہی میں ہو۔

لطیفہ: زبیرؓ پندرہ برس کے سن میں حضرت ابوبکرؓ کے تھوڑے عرصہ بعد ہی اسلام لائے تھے اور انھوں نے اڑتیس حدیثیں روایت کی ہیں اور ان کی والدہ صفیہؓ بنت عبدالمطلب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لہ اے اللہ اپنے حرم سے بچا کر اپنے حلال ہی میں میری کفایت کیا کیجئے اور اپنے فضل سے اپنے سوا سب سے مجھے بے نیاز بنا دیجئے ۱۲

کی پھوپھی رضؓ صاحبہ ہیں وہ بلا خلاف مسلمان ہوگئی تھیں۔ **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سانپ کو مارے اس کو سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو سانپ کو بدلہ لینے کے خوف سے چھوڑ دے وہ ہم سے نہیں اور جو گرگٹ کو مارتا ہے اس کو ایک نیکی ملتی ہے۔ اس کو احمدؒ نے روایت کیا ہے اور ابو داؤدؒ کی ایک روایت میں ہے جو پہلی ضرب میں گرگٹ کو مار ڈالتا ہے اس کو ستر نیکیاں ملتی ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے سانپ کو مارا گویا اُس نے ایک مشرک کو مارا اس کو احمدؒ اور بزارؒ نے روایت کیا ہے مگر انھوں نے یہ کہا ہے کہ جس نے سانپ یا بچھو کو مارا ان جانوروں میں جن کا مار ڈالنا محرم وغیرہ کو مسنون ہے۔ سانپ بچھو۔ چوہے۔ کٹھکھنے کتے۔ کوّے۔ چیل۔ ریچھ۔ شیر۔ بھیڑیے۔ چیتے۔ کرگس۔ عقاب۔ پسّو۔ بر اور مچھر کو شمار کیا جاتا ہے لیکن اگر محرم جوں کو قتل کریگا تو استحباباً اُسے نص کے موافق ایک لقمہ خیرات کرنا پڑے گا اور بعض نے وجوباً کہا ہے شرح مہذب میں ہے کہ بچھو میں نہ کوئی نفع ہے نہ ضرر اس لئے اس کا مار ڈالنا مستحب نہیں ہے۔ **مسئلہ**: اگر کوئی شخص کسی پر سانپ کو ڈال دے یا کسی کو سانپ پر ڈھکیل دے یا ایسی جگہ بند کر دے جہاں سانپ و بچھو ہوں تو اُس پر کوئی ضمان نہیں اور اگر اُس کو سانپ نے نوچ کھایا یا بچھو نے کاٹ کھایا جس سے غالباً آدمی مرجاتا ہو تو اُس کو قصاص دینا پڑے گا ورنہ دیت لازم آئے گی۔ **فائدہ**: مکھن کھانا یا گھی پینا زہر کو دور کرتا ہے اور سانپ و بچھو کے کاٹنے کو بھی نافع ہے اور جس کا پیشاب بند ہوگیا ہو بیس درہم گھی اور پچیس درہم شکر ملا کر کھانا اس کو نہایت نافع ہے اور گھی کھانا بواسیر کو بھی نافع ہے اور زیتون کے ساتھ گھی ملا کر آنکھ میں لگانا پلکوں کی خارشت کو نافع ہے۔ **حکایت**: مجمع الاحباب میں مذکور ہے واقدیؒ نے بیان کیا کہ ایکبار میں کسی تاجر کے پاس کچھ قرض لینے گیا اُس نے کہا خدا کی قسم سوائے اس تھیلی کے جس میں ہزار اشرفی اور دو سو درہم ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے میں نے اُسے لے لیا جب گھر آیا تو ایک ہاشمی میرے پاس مجھ سے قرض مانگنے آیا میں نے ارادہ کیا کہ تھیلی میں جو کچھ ہے اُس میں سے کچھ اُسے بھی دیدوں گا میری زوجہ نے مجھ سے کہا کہ تو ایک بازاری آدمی کے پاس گیا تھا تو اُس کے پاس جو کچھ تھا اس نے تجھے دیدیا اور یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد میں ہے اُسے جو کچھ تیرے پاس ہے اُس میں سے کچھ دینا چاہتا ہے اِس پر میں نے سب کا سب اسے دیدیا پھر جس تاجر نے تھیلی قرض دی تھی اُس ہاشمی کے پاس قرض لینے گیا ہاشمی نے وہی تھیلی کی تھیلی اٹھا دی اس نے اپنی تھیلی پہچانی پھر میں یحییٰ برمکی کے پاس گیا اور اُس سے یہ ماجرا بیان کیا اُس نے ایک تھیلی نکال کر دی جس میں دس ہزار اشرفیاں تھیں اور یہ کہا کہ دو ہزار تو تیری ہیں اور دو ہزار ہاشمی کی اور دو ہزار تاجر کی اور چار ہزار تیری زوجہ کی۔ **حکایت**: کتاب مذکور میں ہے کہ اصحاب لیث کی ایک جماعت امام مالک رحؒ کے دروازے پر آکر ٹھیری آپ نکل کر اُن کے پاس نہ آئے کسی نے کہا ہمارے صاحب مالک کی طرح نہیں ہیں یہ سُن کر امام مالک رحؒ نکل آئے اور اُن سے پوچھا تمھارا صاحب کون ہے انھوں نے کہا لیث بن سعد آپ نے فرمایا تم مجھے ایسے شخص سے تشبیہ دیتے ہو جس کو ہم نے اپنے بچوں کے کپڑے رنگنے کے لئے

تھوڑے سے کسم کے لئے لکھ بھیجا تھا تو اس نے اتنا ہمیں بھیجدیا کہ اس سے ہم نے اپنے اور اپنے بچوں کے اور اپنے ہمسایوں تک کے کپڑے رنگے اور جو کچھ بچ رہا اُسے ہزار اشرفیوں کو فروخت کر لیا عبد اللہ ابن صالح کا بیان ہے کہ لیث رضؓ کی سالانہ اسّی ہزار اشرفیوں کی آمدنی تھی لیکن ان پر زکوٰۃ واجب ہونے کی نوبت نہ آئی **حکایت** ؛ منصور بن عمار نے بیان کیا کہ میرے والد کا بیان ہے کہ ایک عورت لیث سے ایک پیالہ میں شہد مانگنے آئی انھوں نے کہا کہ میرے فلاں وکیل کے پاس جاوہ اس کے پاس گئی تو اس نے اس کو ایک سو بیس رطل دیدیا لوگوں نے اس کی نسبت جو اُن سے پوچھا تو انھوں نے کہا اس نے اپنی حیثیت کے موافق مانگا تھا اور ہم نے اُسے اپنی حیثیت کے موافق دیا۔

لطائف ؛ **پہلا لطیفہ** - ایک بڑے دروازے پر ایک سائل کچھ مانگنے کھڑا ہوا لوگوں نے اُسے کچھ تھوڑا سا دیدیا دوسرے دن بسولا لے کر پہونچا کہ اس دروازے کو خراب کر ڈالے کسی نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ یا تو عطیہ دروازے کے موافق ہو یا دروازہ عطیہ کے موافق ہو - **دوسرا لطیفہ** ؛ ابن ابی جمرہؒ کی شرح بخاری میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک کھیت میں ایک جوان اور ایک بڈھا شریک تھا جب دونوں نے تقسیم کر لیا تو بڈھا اپنے حصہ میں سے خفیہ لے کر اس جوان کے حصہ میں ڈال دیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کی عمر دراز ہونے کی امید ہے اور ادھر جوان بھی اپنے حصہ میں سے لے کر اس بڈھے کے حصہ میں ڈال دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کے بال بچے ہیں جوں جوں یہ دونوں ایسا کرتے تھے گیہوں کی کثرت ہوتی جاتی تھی اور اس کے دانے بڑے بڑے ہوتے جاتے تھے جب یہ کارروائی کرتے کرتے تھک گئے تو ہر ایک نے دوسرے سے اپنا اپنا ماجرا بیان کیا اُن کے زمانہ کے بادشاہ نے انکے گیہوں سے ایک دانہ لیکر اپنے خزانہ میں رکھدیا تاکہ بعد کے لوگوں کے لئے یادگار رہے **حکایت** ؛ ایک بار حضرت علی رضؓ اور انکے گھر والوں کو گرسنہ رہنے سے سابقہ پڑا آپ ایک یہودی سے کچھ اون لائے تاکہ فاطمہ رضؓ اُسے کات کر دیدیں اور اسکے عوض میں تین صاع جو مل جائیں چنانچہ انھوں نے اول روز کچھ اُس میں سے کاتا اور ایک صاع پیس کر روٹی پکائی جب سب نے کھانا چاہا تو ایک مسکین نے اُن کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا السلام علیکم اے اہلبیت نبوت میں امت محمدی میں سے ایک مسکین ہوں خدا کے واسطے مجھے کچھ کھلا دو یہ سُن کر ساری روٹیاں اُسے اٹھا دیں دوسرے روز ایک یتیم اُن کے پاس آیا اور اس نے کہا السلام علیکم اے اہل بیت نبوت امت محمدی میں سے میں ایک یتیم ہوں خدا کے واسطے مجھے کچھ کھلا دو اُس دن بھی سب روٹیاں اُسے اٹھا دیں تیسرے روز ایک قیدی آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اے اہل بیت نبوت میں امت محمدی میں سے ایک قیدی ہوں خدا کے واسطے مجھے کھلا دو اس روز سب روٹیاں اسے اٹھا دیں اور پانی پی پی کر سب نے رات گذاری حسن رضؓ و حسین رضؓ کو جب بشدت بھوک لگی تو حضرت علی رضؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس کی آپ کو اطلاع دی آپ اپنی تمام عورتوں کے پاس گئے کسی کے پاس کچھ نہ نکلا اس کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ گرسنگی کی شکایت کرتے ہوئے آئے کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مقداد بن اسود کے پاس خرمے ہیں یہ سب اُن کے پاس گئے تو وہاں بھی کچھ نہ نکلا اس کے بعد

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اچھا اُسے خرمے کے درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے کہا ہے کہ ہم کو اپنے خرموں سے کچھ کھلا اُس نے حکم خدا سے تر خرمے گرا دئے سب نے شکم سیر ہو کر کھائے اور فاطمہؓ اور ان کے صاحبزادوں کے لئے اتنے خرمے بھیجدیئے کہ سب شکم سیر ہو کر کھالیں پھر خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی جس کا مضمون ہے کہ وہ مسکین اور اسیر اور یتیم کو باوجود اُس کی محبت کے کھانے کھلاتے ہیں۔

حکایت: کسی مرد صالح کی ایک صالحہ عورت تھی وہ بالکل فقیر آدمی تھا اُس کے پاس سوائے ایک بکری کے کچھ نہ تھا جب عید کا دن ہوا تو اس شخص نے بکری کو قربانی کرنا چاہا عورت بولی ہمیں قربانی نہ کرنے کی اجازت ہے پھر ایک روز اُن کے یہاں ایک مہمان آگیا عورت نے کہا کہ مہمان کے لیئے بکری ذبح کردو اس شخص نے گھر سے باہر لیجا کر اُسے ذبح کیا تاکہ بچے غصہ نہ کریں اتنے میں عورت دیکھتی کیا ہے کہ گھر کی دیوار پر ایک بکری چلی آرہی ہے اس کے بعد وہ گھر میں اتر آئی عورت سمجھی کہ شاید بھاگ کر وہی بکری چلی آئی ہے اس نے اپنے خاوند کی طرف جونگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ وہ بکری اس کے سامنے ذبح کی ہوئی پڑی تھی۔ عورت کہنے لگی یقیناً خدا نے ہماری بکری سے اچھی بکری اس کے عوض میں ہمیں عنایت کی ہے چنانچہ وہ اس کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے تھن سے شہد دوہا کرتی تھی اس کو یافعیؒ نے روض الریاحین میں ذکر کیا ہے **لطیفہ**: ایک بار حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کا ایک بڑھیا پر گذر ہوا اُس نے ان دونوں کے لئے ایک بکری ذبح کی پھر اس کا خاوند ناراض ہوا تو حضرت حسنؓ نے اس کے پاس ہزار بکریاں اور ہزار اشرفیاں بھیج دیں اور اتنی ہی حضرت حسینؓ نے۔ **موعظت**: میں نے کتاب العقائق میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا لوگوں نے اس کا جنازہ اٹھانا چاہا تو نہ اٹھا سکے

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ قرضدار تو نہیں ہے اُس کی زوجہ بولی میرے مہر کے چار درہم اس پر ہیں حضرت نے فرمایا اسے بخشدے تو تجھے جنت میں چار محل ملیں گے اس نے انکار کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک حضرت علیؓ کو دے کر فرمایا کہ اسے فروخت کر لاؤ تا کہ اس مسلمان بیچارے کی رہائی ہو جائے چنانچہ حضرت علیؓ اس کو چار درہم کو فروخت کر لائے اور اس عورت کو دیدیا اور فرمایا اس میں خدا تجھے برکت نہ دے اسی لئے عورت کے مہر میں برکت نہیں باقی رہی پھر وہ عورت کافر ہو کر مرگئی روضہ میں مذکور ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ واجب تھا کہ جو مسلمان تنگدست ہو کر مرے اُس کا قرض ادا کریں اور بعض کا قول ہے کہ آپ اپنی مہربانی سے ادا کر دیا کرتے تھے آپ پر واجب نہ تھا **مؤلف کہتا ہے**: اگر کہا جائے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بددعا کیسی دی حالانکہ عورت کے ذمہ سے اُس کو بری کر دینا واجب تھا اس کے کئی جواب ہیں اول یہ کہ اس عورت نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی تھی۔ دوم یہ کہ اپنی سنگدلی کی وجہ سے خدا سے اُسے بعد تھا کیونکہ اُس نے ایک مرد مسلمان

پر رحم کھانا گوارا نہ کیا اور قلب قاسی خدا سے دور ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا خدا اس پر رحم نہیں فرماتا۔ سوم یہ کہ اُسے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی تھی اور جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی وہ نافرمان ٹھیرا خدا کا۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انھیں اندیشہ میں رہنا چاہیئے کہیں اُن کو فتنہ یا پُرالم عذاب آنہ لے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اگر ان کی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی آپ کہہ دیجئے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہیں تو میری پیروی کرو خدا تمھارا محب بن جائیگا اور جو کچھ تمھیں رسول دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں رُک جاؤ۔ چہارم شاید خدا نے آپ کی زبان مبارک پر اس لئے بددعا جاری کردی ہو کہ اسکے لئے شقاوت پہلے سے مقدر تھی (بد دخدا سے مانگنا چاہیے۔)

فائدہ : حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخی خدا سے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے جنت سے قریب ہوتا ہے دوزخ سے دور رہتا ہے اور بخیل خدا سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے دوزخ کے قریب رہتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جب کسی گھر والوں کے پاس مہمان آنے والا ہوتا ہے تو اُس کے چالیس روز پیشتر خدا ان کے پاس ایک فرشتہ سفید پرندہ کی صورت پر بھیجتا ہے جس کے دو بازو ہوتے ہیں جو مشرق اور مغرب سے بھی متجاوز ہوجاتے ہیں وہ اُن کے دروازہ کے آستانہ پر آکر کھڑا ہوتا ہے اور پکارتا ہے اے گھر والو اور اس کی آواز سوائے جن والنس کے سارے حاضرین سنتے ہیں اُس فرشتہ کو کوئی جواب نہیں دیتا وہ دوبارہ وسہ بارہ پکارتا ہے تو جبرئیلؑ اس کو جواب دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ گھر والوں سے کیا چاہتے ہو وہ کہتا ہے اے جبرئیلؑ خدا نے اُن کے پاس مجھے بھیجا ہے اُن کو مژدہ سناتا ہوں کہ فلاں ماہ میں فلاں روز فلاں شخص انکا مہمان ہوگا اور جنت سے اُس کی روزی میں اپنے ساتھ لایا ہوں اور اس کے پاس سبز مہر ایک رقعہ جو یخ میں دبا ہوتا ہے۔ جبرئیلؑ اس سے پوچھتے ہیں یہ رقعہ کیسا ہے وہ کہتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے دوزخ سے رہائی لکھی ہے پھر وہ جبرئیلؑ کے حوالے کردیتا ہے اس میں یہ تحریر ہوتی ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واحد قہار کی جانب سے فلاں بن فلاںؑ کے لئے برأت کا فرمان ہے اس پر حضرت جبرئیلؑ کا چہرہ امت محمدی کے لئے خوشی کے مارے کھل جاتا ہے فرشتہ دریافت کرتا ہے اے جبرئیل کیا اس سے آپ کو خوشی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہوئی تو ہے پھر وہ فرشتہ کہتا ہے کیا آپ کی خوشی اور نہ بڑھادوں خدا نے ان کے پاس مجھے بھیجا ہے میں اُن کی نیکیاں لکھتا رہوں گا اور ان کے گناہ مٹاتا رہوں گا اور ان کے درجہ بلند کرتا رہوں گا اس وقت تک کہ اُن کے یہاں مہمان آجائیگا اور اپنی روزی کھاکر روانہ ہوجائیگا پھر جب وہ روانہ ہوگا تو خدا اُن کی طرف ایک نگاہ کریگا پھر ان کے زندہ ہر جگہ، مردہ، حاضر، غائب، چھوٹے بڑے۔ مرد عورت، آزاد، غلام۔ سب کو بخش دے گا یہ روض العلماء میں مذکور ہے۔

حکایت : خدا تعالیٰ نے جب جبرئیلؑ کو قوم لوط کی بستیاں الٹ دینے کا حکم فرمایا تو انھوں نے فرشتوں سے کہا ایک خدا کا سچا دوست ہے اس کی زیارت کرنا چنانچہ وہ شب کو ابراہیمؑ کے پاس گئے آپ نے بچھڑے کا بُھنا ہوا

گوشت پیش کیا اور وہ بچھڑا سارہؑ کو نہایت عزیز تھا کیونکہ انھوں نے اُسے پالا تھا اور اُن کے کوئی اُسوقت تک اولاد نہ تھی ابراہیمؑ نے دروازہ کی دراڑ سے جو دیکھا تو وہ کھڑی تھیں اُن سے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا میں مہمانوں کی خدمت کے لئے کھڑی ہوں انھوں نے کہا مہمان تو تمھیں دیکھتے نہیں وہ بولیں میرا خدا تو مجھے دیکھتا ہے جب ان مہمانوں نے اس میں سے کچھ نہ کھایا تو سارہؑ رونے لگیں ابراہیمؑ نے اُن سے اُس کا سبب پوچھا انھوں نے جواب دیا نہ بچھڑا ہی باقی رہا نہ ثواب ہی ملا جبرئیلؑ نے کہا اے ابراہیمؑ سارہؑ کو اسحٰقؑ کی خوشخبری دیجئے بچھڑے پر پر اپنا ہاتھ رکھدیا وہ حکم خدا سے زندہ ہوگیا اور کہا جو دوبارہ بچھڑے کے زندہ کردینے پر قادر ہے وہ لڑکا دینے پر بھی قادر ہے قتادہؓ کا بیان ہے کہ ابراہیمؑ کے مال میں عام طور پر بیل اور گائیں تھیں قشیریؒ کہتے ہیں بعض لغات میں عجل بکری کو کہتے ہیں۔ **حکایت** ؛ خدا نے جب ابراہیمؑ کو خلیلؑ بنایا تو فرشتوں نے عرض کیا کہ ان کے تو بی بی اور بچہ ہیں خدائے تعالیٰ نے فرمایا ان کے دل میں سوائے میرے کچھ نہیں ہے تم جا کر انھیں آزمالو چنانچہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آئے اور وہ بکریاں چرا رہے تھے اور ان کے چار ہزار کتے تھے ہر کتے کے گلے میں سونے کا پٹہ پڑا ہوا تھا دونوں نے اُن سے ان سب کی نسبت دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا اس لئے کہ دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کے لئے کھانا پیش کیا ان دونوں نے کہا بلا اس کی قیمت دیئے ہم نہ کھائیں گے آپ نے فرمایا اس کی قیمت یہ ہے کہ شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہو دونوں بولے آپ ہی کا حق ہے کہ آپ خلیل ہوں پھر دونوں نے نہایت الحانی سے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ[1] مِنْ قَدِیْمٍ مَا اَقْدَمَهٗ وَمِنْ کَرِیْمٍ مَا اَکْرَمَهٗ وَمِنْ رَحِیْمٍ مَا اَرْحَمَهٗ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ ابراہیمؑ نے خوشی میں آکر کہا اسے دوبارہ کہنا انھوں نے کہا ہم بغیر کچھ لئے نہیں کہتے ابراہیمؑ نے فرمایا جتنی بکریاں میرے ملک میں ہیں میں نے سب تمھیں دے ڈالیں ان دونوں نے پہلے سے زیادہ خوش آوازی سے کہا ابراہیمؑ نے اُن سے کہا تیسری بار اور کہنا دونوں نے پھر کہا ہم بغیر کچھ لئے نہیں کہتے ابراہیمؑ نے فرمایا جو کچھ میرے گھر میں متاع اور اولاد ہیں میں نے تمھیں سب دے ڈالے انھوں نے اور زیادہ خوش آوازی سے کہا ابراہیمؑ نے پھر چوتھی بار کہنے کی فرمائش کی انھوں نے پھر جواب دیا کہ بغیر کچھ لئے ہم نہیں کہتے ابراہیمؑ نے کہا میں نے اپنا نفس تمھیں ہبہ کر دیا میں تمھارا چوپان بنوں گا دونوں نے اُن سے کہا خدا تم کو تمھارے مال و اولاد میں برکت دے میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں ابراہیمؑ بولے اور میں خلیل اللہ ہوں میں اپنی دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتا اس پر خدا نے انھیں حکم دیا کہ سب کو بیچ کر اُس کی قیمت سے اراضی خریدیں اور اُسے وقف کردیں اس کو نسفیؒ نے زہرۃ الریاض میں ذکر کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدخلقی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے کوئی ولی بلا سخاوت کے نہیں پیدا کیا اور یحییٰؑ

---

[1] خدا پاک ہے وہ قدیم ہے اس کے قدم کا کیا کہنا ہے وہ کریم ہے اس کے کرم کا کیا کہنا ہے وہ رحیم ہے اس کے رحم کا کیا کہنا ہے وہ منزہ و مقدس ہے فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے ۱۲

بن زکریاؑ نے ابلیس سے کہا مجھے بتلا کہ سب سے زیادہ محبوب تجھے کون شخص ہے اور سب سے زیادہ مبغوض تیرے نزدیک کون ہے اُسنے کہا سب سے زیادہ محبوب مجھے مومن بخیل ہے اور سب سے زیادہ مبغوض مجھے فاسق سخی ہے مجھے خوف ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر اس کی سخاوت پر پڑے گی تو اُسے مقبول بنا لے گا۔ **حکایت**: اسکندریہ میں ایک شخص نے اپنے باپ کی میراث میں ہزار دینار پائے اس سے اُس نے فقیروں کے لئے ایک گھر بنا کر وقف کر دیا اور خود لوگوں سے مانگ مانگ کر فقیروں کو کھلایا کرتا تھا لوگوں نے اسے ناپسند کیا کسی نے اُس سے یہ کہا اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ بغیر بھلائی کئے ہوئے کسی سے جدا نہ ہوں اس کے بعد لوگ اس کی طرف توجہ کرنے لگے اور وہ اپنے گھر میں بیٹھ رہا اس کے پاس ایک گدھا تھا خادم اُس کی پشت پر تھیلا اور زنبیل کے برتن لاد کر شہر میں چھوڑ دیتا تھا اور جب وہ لوٹ کر آتا تھا تو روٹیاں اور زنبیل اس پر لدا ہوتا تھا اور لوگ اس گدھے کو پہچان گئے تھے جب اُس شخص کا انتقال ہو گیا تو گدھا حسب عادت چلا جاتا تھا اور فقیروں کے پاس سے کھانا لے کر چلا آیا کرتا تھا جب گدھا مرا تو کسی فقیر نے اس کا کفن دفن کر دیا پھر فقیروں کو غصہ آیا ان سب نے اپنے کپڑے اُتار دیئے ان میں سے ایک نے دوسرے کا انصاف کیا اس کے پاس ایک طاؤس تھا اُس نے اس کا ایک پر نوچ کر فقیروں کے کپڑوں پر رکھ دیا سب راضی ہو گئے ان میں سے ایک نے وہ پر خرید لیا اور وصیت کی کہ میرے کفن میں رکھ دیا جائے۔ **حکایت**: جعفرؒ حداد کہتے ہیں کہ میں جہاز پر سوار تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ تین روز سے نہ کچھ کھاتا ہے نہ نماز پڑھتا ہے میں نے اس سے دریافت کیا تو کہنے لگا کہ میں نصرانی ہوں میں نے اپنے رب پر توکل کیا ہے پھر جب ہم جہاز سے نکلے تو اُس نے میرے ساتھ رہنے کی درخواست کی اس شرط سے کہ نہ میں مسجد میں جاؤں اور نہ وہ گرجا میں جائے چنانچہ تین روز تک ہم ٹھہرے رہے ہر شب کو ایک سیاہ کتا اُس کے پاس ایک روٹی لاتا تھا اور جب میں نماز مغرب پڑھ چکا تو میرے پاس ایک شخص ایک خوان میں کھانا لایا میں نے اُس سے کہا کہ میرے ساتھی کو دیدے جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میرے پاس آکر مسلمان ہو گیا میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ میرے پاس میرا ایسا شخص روٹی لایا اور تیرے پاس تیرا ایسا شخص لایا تو نے اپنے نفس پر مجھ کو ترجیح دی اس سے میں نے جان لیا کہ میرے دین سے تیرا دین بہتر ہے اس کو یافعی نے ذکر کیا ہے۔ **حکایت**: ابراہیمؑ کے پاس ایک مجوسی آیا آپ اس کے لئے کھانا لائے اس کے بعد آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے اسلام کی رغبت ہے یہ سُن کر اُس نے کھانا چھوڑ دیا اور چلا گیا خدا نے اُن کے پاس وحی بھیجی اے ابراہیمؑ میں اس کو باوجود اُس کے کافر ہونے کے چالیس برس سے رزق دے رہا ہوں اور آپ چاہتے ہیں کہ ایک بار کھلا کر اس کو اس کے دین سے پھیر دیں اس پر ابراہیمؑ اس کی تلاش میں نکلے جب وہ ملا تو اُس سے یہ ماجرا بیان کیا وہ اسلام لے آیا اور ان کے ساتھ کھانا کھانے لوٹ آیا ایک روز حضرت ابراہیمؑ کے پاس کوئی شخص آیا جو آتش پرست تھا انھوں نے اُس کی مدارات کی فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب آپ کے خلیل آپ کے دشمن کی مدارات کرتے ہیں ارشاد

ہوا کہ میں اپنے خلیل کو تم سے زیادہ جانتا ہوں اے جبرئیلؑ اُتر کر اُن کے پاس جا اور فرشتوں کا شبہ اُن پر پیش کر چنانچہ جبرئیلؑ نے اس کی اطلاع دی انھوں نے کہا میرے رب سے کہدینا کہ میں نے جود و بخشش آپ سے سیکھی ہے کیونکہ آپ گنہگاروں کے ساتھ احسان سے پیش آتے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جود تمھارا خدا کی جود سے ہے پس جود کیا کرو خدا تم پر جود و بخشش کریگا سُن لو خدا نے جود کو پیدا کر کے ایک آدمی کی صورت پر بنایا ہے اور اسکی جڑ کو شجرۂ طوبیٰ میں جما دیا ہے شاخوں کو سدرۃ المنتہی کی شاخوں سے باندھا ہے اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف لٹکا دیا ہے پس جو اسکی کسی شاخ سے لٹک جائیگا خدا اس کو جنت میں داخل کر دے گا کیونکہ سخا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور خدا نے بخل کو اپنے غضب سے پیدا کیا ہے اور اُس کی جڑ کو زقوم کی جڑ میں جما دیا ہے اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف لٹکا دیا ہے پس جو اس کی کسی شاخ سے لٹک گیا اس کو دوزخ میں داخل کریگا کیوں کہ بخل کفر سے ہے اور کفر دوزخ میں ہے اس کو احیا میں ذکر کیا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی ایماندار کے گھر مہمان آتا ہے تو اُس کے ساتھ ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل ہوتی ہیں اور گھر والے کے لئے ہر لقمہ کے عوض میں جو مہمان کھاتا ہے ایک حج اور ایک عمرہ لکھا جاتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان سے ناگواری مت ظاہر کرو کیونکہ جب وہ آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب روانہ ہوتا ہے تو گھر والوں کے گناہ لے کر روانہ ہوتا ہے شقیق بلخی رحؒ نے کہا ہے کہ مہمان سے زیادہ محبوب مجھے کوئی شئی نہیں ہے کیونکہ اُس کا رزق خدا پر ہے اور خدا کے فضل سے اس کا ثواب مجھکو ملتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنے بھائی کو شکم سیر کر کے کھلاتا ہے اور سیراب کر کے پلاتا ہے خدا اُس کو دوزخ سے سات خندقوں کے برابر دور کر دیتا ہے کہ ہر دو خندق کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے اس کو طبرانیؒ اور بیہقی رحؒ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر کسی پر فرشتے رحمت بھیجا کرتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہتا ہے اور کتاب شرعۃ الاسلام میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہر شئے کی ایک زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے بروایت ابی سعید رضؓ خدری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کوئی ایماندار کسی ایماندار کو گرسنگی کی حالت میں کھانا کھلاتا ہے خدا اس کو قیامت میں جنت کے میوے کھلائیگا اور جو کوئی ایماندار تشنگی کی حالت میں کسی ایماندار کو پانی پلاتا ہے خدا اُس کو قیامت میں رحیق مختوم سے سیراب کرے گا اور جو کوئی ایمان دار کسی ایمان دار کو عریانی کی حالت میں لباس پہناتا ہے خدا اُس کو جنت کی پوشاک پہنائے گا اس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یقیناً خدا اپنے اُن بندوں سے جو کھانا کھلاتے ہیں۔ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے ٭ میں نے کتاب النورین وصلاح دارین میں بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے جب تک اُس سے ایک پیوند بھی باقی رہتا ہے وہ خدا کی نگہبانی میں رہتا ہے۔ فائدہ ٭ میں نے ابن عبدالسلام کے

قواعد میں دیکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ایک مسکین کو دس روز تک کھانا کھلانے سے افضل ہے اس لئے کہ جماعت میں ممکن ہے کہ کوئی خدا کا ولی ہو اور اس لئے کہ جماعت کی دعا کی قبولیت کی ایک شخص کی دعا کی قبولیت سے زیادہ امید ہے ۔

مسئلہ :۔ اگر کسی نے لوگوں کو اپنے گھر بلایا اور اُن کے لئے دسترخوان بچھایا اور کوئی برتن ٹوٹ گیا تو اُن لوگوں کو اُس کا ضمان دینا پڑے گا یا نہیں اس میں ابن عماد رح کا کلام مختلف ہے پس کہا ہے کہ وجہ وجوب ضمان ہے یہ تسہیل المقاصد میں اُن کے الفاظ ہیں اور کتاب احکام الاوانی میں کہا ہے اور برتن بھی اسی کے ہیں اور مہمانوں کے سامنے جو برتن رکھے جاتے ہیں اُس کے ضمان میں داخل نہیں ہیں لیکن اگر کوئی بلا اذن مالک کے اپنے ساتھی کے پاس کوئی برتن اٹھا کر رکھدے تو ضامن ہوگا اور اگر اس کو اجازت ہے تو وہ وکیل ہے اور جس کے پاس اٹھا کر پہونچا دیا ہے وہ عاریت لینے والا ہے بشرطیکہ اُس نے اس سے مانگا ہو پس اُس کی ضمان میں ہو جائے گا بشرطیکہ اس کے ہاتھ میں تلف ہوا ہو اور اگر رکھدینے کے بعد تلف ہوا تو ضمان نہیں **موعظت** :۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص بے بلائے کھانا کھانے جائے وہ چور بن کر گیا اور لٹیرا بن کر نکلا **مسئلہ** روضہ میں مذکور ہے جو کوئی لوگوں کی دعوتوں میں بغیر بلائے بلا ضرورت اور بغیر دعوت کرنے ولے کی اجازت کے جایا کرتا ہو اس کی شہادت مقبول نہیں لیکن اگر وہ سلطان یا اُسی کے مثل کسی کی دعوت میں گیا تو وہ مقبول الشہادۃ ہے ۔ **مسئلہ** :۔ شادی کا ولیمہ سنت ہے اور اس کا وقت وہ ہے جب کہ بی بی کے پاس جا چکے جیسا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور سبکیؒ نے بغوی کے کلام سے وقت عقد سے گنجائش مستنبط کی ہے اور اس کا قبول کرنا فرض عین ہے بشرطیکہ قاضی یا عبد غیر ماذون نہ ہو اور نیز یہ کہ اول روز اُسے بلایا ہو اگر کسی نے تین روز دعوت ولیمہ کی تو دو روز قبول کرنا واجب نہیں اور تیسرے روز مکروہ ہے اور نیز یہ کہ اُس میں اغنیا کی تخصیص نہ ہو نہ یہ کسی کی جاہ کی وجہ سے اس کے خوف یا کسی طمع سے گیا ہو اور نیز یہ کہ وہاں کوئی اذیت دہ یا ایسی شئے نہ ہو جس کے ساتھ بیٹھنا نامناسب ہو نہ کوئی امر منکر پایا جاتا ہو مثلاً ریشمی فرش یا بوری تصویریں جو بچھونے یا زمین یا گدیلے پر نہ ہوں اور اگر اس کے جانے سے وہ امر منکر دور ہو جائے تو ضرور حاضر ہو نیز یہ کہ جس کی دعوت کی گئی ہو وہ بیمار نہ ہو یا ایسے عذر میں نہ مبتلا ہو جس سے جماعت کی اجازت ہے اور یہ کہ بلانے والا مرد مسلمان ہو اجنبی عورت نہ ہو ورنہ اس کا قبول کرنا واجب نہیں اگر ایک جماعت نے اسے بلایا تو پہلے جس نے بلایا ہو اُس کی دعوت قبول کرے پھر قرابت میں جو قریب ہو پھر جس کا گھر قریب ہو اگر ان باتوں میں برابر ہوں تو قرعہ ڈال لیا جائے اگر دعوت میں جانے سے اُس نے عذر کیا اور داعی نے قبول کر لیا تو وجوب ساقط ہو گیا اور کھانا واجب نہیں ہے اگر کسی عورت نے عورتوں کو بلایا وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ مردوں کی نسبت پہلے بیان ہو چکا اگر کسی عورت نے مردوں کو بلایا تو قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلوت محرمہ نہ ہوئی ہو اور جائز ہے کہ مہمان ایک دوسرے کو لقمہ کھلا دیں

سوائے اس وقت کے کہ کوئی کسی خاص کھانے کے ساتھ مخصوص ہو اس وقت دوسرے کو نہ کھلائے سائل اور بلّی کو نہ دے اور بغیر لگلنے کے اس کا مالک نہیں ہوتا اگر کسی دوسرے کا انتظار نہ ہو تو مہمان بلا اجازت میزبان کھا سکتا ہے اگر کسی غائب کا انتظار ہو تو یہاں تک ٹھہرا رہے کہ وہ آجائے اگر کسی نے کوئی کھانا غصب کرکے خود اس کے مالک کو دعوت میں کھلا دیا تو مالک رجوع نہیں کر سکتا۔

حکایت: عبداللہؓ بن مبارک کے پاس ایک گھوڑا تھا جس پر جہاد کیا کرتے تھے اُن کا ایک مہمان آیا تو اس کے لئے انھوں نے ذبح کر ڈالا ان کی بی بی نے اُس پر اُن سے تکرار کی انھوں نے طلاق دیدی پھر اُن کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میری ایک خوبصورت لڑکی ہے انھوں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا اُس کے باپ نے اس کے ساتھ دس گھوڑے بھیجدیئے اس کے بعد عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے تو نے ہمارے لئے اپنی بڑھیا بی بی کو طلاق دیدی تو ہم نے تیرا کتخدا سے نکاح کر دیا اور ہمارے لئے تو نے ایک گھوڑا ذبح کیا تو ہم نے تجھ کو دس عطا کئے۔ **حکایت**: عبداللہؓ بن مبارک نے بیان کیا کہ میں نے ایک سال حج کیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جب تو بغداد میں پہونچنا تو بہرام مجوسی کو میرا اسلام کہہ دینا اور اُس سے کہدینا اور اُس سے کہدینا کہ خدا تجھ سے راضی ہے جب میں واپس ہو کر پہونچا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تو نے خدا کے نزدیک کوئی نیکی کی ہے اُس نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کا اپنی بیٹی سے نکاح کر دیا ہے اور دعوت ولیمہ کھلائی تھی میں نے کہا یہ تو حرام ہے اس کے سوا بھی کوئی عمل کیا ہے اس نے کہا میں نے خود اپنی بیٹی سے نکاح کرکے ولیمہ کیا تھا میں نے کہا یہ بھی حرام ہے اس کے سوا بھی تو نے کوئی عمل کیا ہے اُس نے کہا میرے یہاں ایک مسلمان عورت آئی تھی اور اس نے میرے چراغ سے اپنا چراغ روشن کر لیا جب وہ دروازہ پر پہونچی تو میں نے گل کر دیا اُس نے پھر لوٹ کر روشن کیا میں نے پھر دروازے پر گل کر دیا اسی طرح تین بار ہوا چوتھی بار وہ روشن کرکے چلی گئی اور میں اس کے پیچھے ہو لیا اور اس کے گھر تک گیا اور میں نے کہا شاید یہ جاسوس ہے اس کے بعد میں نے سنا کہ اُس کے بچے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بھوک ستا رہی ہے وہ بولی مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اس کے غیر سے کچھ مانگوں یہ سن کر میں لوٹ آیا اور کھانا لے کر اُن کے پاس لے گیا اس وقت میں نے اُس سے کہا کہ بشارت سن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یقینا خدا تجھ سے راضی ہے اس پر وہ اسلام لے آیا اور اس کا اسلام نہایت خوب ہوا۔ **حکایت**: تاتارخانیہ میں میں نے دیکھا ہے کہ بغداد میں تونگروں کا ایک محلہ تھا جب کوئی محتاج ہو جاتا تھا تو اس کے لئے مال جمع کر دیتے تھے چنانچہ ایک شخص کو پانچ ہزار کی حاجت ہوئی ان سب نے اس کے لئے جمع کرنا چاہا لیکن ایک مجوسی نے چھپا کر انھیں دس ہزار دیدیئے پانچ ہزار قرض کے لئے اور پانچ ہزار تجارت کرنے کے لئے اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ تو نے ایک مسلمان کی مصیبت کو دور کیا خدا نے تیری قدر دانی کی اُس نے دریافت کیا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں محمد ہوں پس وہ آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آیا جب صبح ہوئی تو جامع مسجد میں جا کر

اُس نے مسلمانوں سے اپنا قصہ بیان کیا۔ **حکایت**:۔ جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے نبی اللہ میرے باغ میں فلاں شخص کا ایک گچھا ہے جس میں خرمائے تر لگتے ہیں اور وہ مجھے ایذا ہوتی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا کہ فلاں کے باغ میں جو تیرا گچھا ہے وہ میرے ہاتھ فروخت کرڈال اُسے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا اچھا میرے ہاتھ فروخت کرڈال اُس کے عوض میں تجھے جنت کا گچھا ملے گا اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے زیادہ بخیل کوئی شخص نہیں دیکھا ہے سوائے اُس شخص کے جو سلام سے بھی بخل کرتا ہو۔

فائدہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ایک شخص کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذر ہوا تو اُس نے کہا اَلسَّلَامُ علیکم آپؐ نے فرمایا دس نیکیاں ہوئیں پھر دوسرا گذرا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ورحمۃ اللہ آپ نے فرمایا بیس نیکیاں ہوئیں پھر اور دوسرا گذرا اُس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ نے فرمایا تیس نیکیاں ہوئیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگوں میں خدا سے قریب تر وہ ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کیا کرے اس کو ابوداؤدؒ نے بیان کیا اور ابن عباسؓ نے کہا ہے جب کوئی مسلمان مسلمان کو سلام کرتا ہے اور وہ جواب نہیں دیتے تو خدا اُن سے روح القدس کو نکال لیتا ہے اور فرشتے اُس کو جواب دیتے ہیں اور یقیناً شیطان مسلمان کے اپنے بھائی کو سلام کرنے سے روتا ہے اور کہتا ہے ہائے رے تباہی! یہ دونوں الگ بھی نہ ہونے پائیں گے اور بخش دیے جائیں گے اگر کہا جائے اس میں کیا حکمت ہے کہ ابتدائے سلام کرنا تو سنت ہے اور جواب دینا فرض اس کا جواب یہ ہے جب خدا نے قلم کو پیدا کیا تو ارشاد فرمایا کہ میری توحید لاالٰہ الا اللہ لکھ پھر فرمایا محمد رسول اللہ لکھ جب قلم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا سجدہ کیا اور سجدہ میں پڑھنے لگا سُبْحَانَ[1] اَلْمَوْصُوْفِ بِالْکَرَمِ سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ الٰہی مجھے آپ کا اسم اعظم تو معلوم ہوچکا ہے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کے نام کو آپ نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے ارشاد ہوا اے قلم یا ادب بنؑ اپنی عزت اور جلال کی قسم میں نے اپنی خلق کو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے پیدا کیا ہے ذکر محمدی کی حلاوت سے قلم پھٹ گیا اور کہنے لگا السلام علیکم یارسول اللہ اسے کوئی نہ ملا جو اُس کے سلام کا جواب دیتا پھر خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وعلیکَ السَّلَامُ وَرَحْمَتِیْ وَبَرَکَاتِیْ اس لئے ابتدائے سلام کرنا سنت ٹھہرا کیونکہ وہ مخلوق کی جانب سے تھا اور جواب فرض ہوا کیونکہ وہ خالق کی طرف سے تھا واللہ اعلم۔

فائدہ:۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ بن مالک سے فرمایا کیا میں تمھیں تین ایسی باتیں نہ بتلادوں جو تمھارے لئے نفع بخش ہوں انھوں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلایئے آپ نے فرمایا جب تم میری امت میں سے

---

[1] جو کرم کے ساتھ موصوف ہے وہ پاک ہے جو مہربان اور نہایت رحم والا ہے وہ پاک ہے ۱۲

کسی سے ملا کرو تو اسے سلام کیا کرو تمھاری عمر دراز ہوگی اور اگر اپنے گھر جایا کرو تو سلام کیا کرو تمھارے گھر میں خیر و برکت ہوگی اور چاشت کی نماز پڑھا کرو کیونکہ وہ ابرار اواّبین (یعنی نکوکار خدا کی طرف رجوع ہونے والوں) کی نماز ہے **لطیفہ** ؛ میں نے ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری میں دیکھا ہے کہ جب حضرت علی رضؓ حضرت ابوبکرؓ سے ملتے تھے تو پہلے سلام کرتے تھے پھر ایک روز انھوں نے اُن کی طرف التفات نہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے پہلے سلام کیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علیؓ کی بے التفاتی کی اطلاع کی آپؐ نے ان سے سبب دریافت کیا تو حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ میں نے شب گذشتہ کو ایک محل خواب میں دیکھا تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کے لئے ہے۔ مجھے جواب ملا کہ جو شخص اپنے ساتھی کو پہلے سلام کیا کرے اسکے لئے ہے اس لئے میں نے چاہا کہ حضرت ابوبکرؓ کو اس بارہ میں اپنے نفس پر ترجیح دوں تہذیب الاذکار میں بروایت ابن عباس رضؓ مذکور ہے انھوں نے بیان کیا انسان کے کرم سے یہ بات ہے کہ شناسائی ہو یا نہ ہو سب کو سلام کرے اور اس غالب گمان پر کہ وہ جواب نہ دے گا سلام ترک نہ کرے کیونکہ اس کو تو فرشتے جواب دے ہی دیں گے۔

مسئلہ ؛ جس شخص نے کسی کو سلام کیا اُسے جواب دینا چاہیئے تھا اور اُس نے نہ دیا تو یہ کہدینا مستحب ہے کہ سلام کے جواب دینے میں میں نے اپنا حق اس سے معاف کیا یا اُسے اُس کی اجازت دیدی سمجھ لو کہ جواب دینا ایک شخص پر تو فرض عین ہے اور جماعت پر فرض کفایہ ہے اور ہر شخص کو فرض کفایہ ادا کرنے کا ثواب ملے گا کیونکہ ہر شخص کا جواب فرض کفایہ ہوگا جیسے کہ لوگ جنازے کی نماز پڑھیں تو سب پڑھنے والوں کا فرض کفایہ ادا ہوگا اگر ایک شخص بھی جواب دیدے تو کافی ہے بشرطیکہ پورا مرد ہو پس لڑکے کے جواب دینے سے ساقط نہ ہوگا کیونکہ اس سے جی گھراتا ہے بخلاف نماز جنازہ کے کیونکہ وہ لڑکے کے پڑھنے سے بھی ساقط ہو جاتی ہے اس لئے کہ اُس کی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے اگر پہلے سلام کرنے والا السّلام علیکم کہے اور دوسرا بھی یہی کہدے تو کافی ہے بشرطیکہ آگے پیچھے کہا ہو ورنہ ہر شخص پر دوسرے کا جواب دینا واجب ہے اور جواب پہنچانا سلام سے واجب ہے جیسے قبول ایجاب کے ساتھ۔ ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں واو عطف لائے اور وعلیکم السلام کہے اور لفظ سلام کو ابتداء میں معرفہ لا کر السّلام کہنا افضل ہے اس وقت جواب میں بھی غالبًا یہی واجب ہوگا اور سَلامٌ عَلَیکُم یا سلام اللہ علیکم کہنا بھی کافی ہے اور نماز میں یہ کافی نہیں نووی رحنے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اگر کوئی ابتداءً سلام کرتے وقت عَلَیکُمُ السَّلام کہے تو وہ مخالف سنت ہے روضہ میں مذکور ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ بھی سلام ہے سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو اگر عربی کے سوا کسی زبان میں سلام کرنے کو سمجھتا ہو اُسے جواب دینا واجب ہے لڑکوں کو سلام کرنا مسنون ہے بخلاف قراءت کرنے والے یا کھانے والے کے جب لقمہ اُس کے منہ میں ہو یا جو حمام میں ہو یا قضائے حاجت کر رہا ہو ایسے ہی مؤذن اور مدرس یا راوی حدیث ان پر جواب دینا واجب نہیں بلکہ ان کو اشارہ سے جواب دینا کافی ہے اور جو نرد اور رکاب کھیل رہا ہو اس کو سلام نہ کرے کیونکہ یہ دونوں کھیل حرام ہیں نہ شطرنج کھیلنے والے کو نہ کبوتر

بازکو سلام کرے اور عورتوں کا عورتوں کو سلام ایسا ہی ہے جیسا مردوں کا مردوں کو اگر مرد عورت کو یا عورت مرد کو سلام کرے تو اگر اُن دونوں میں محرمیت یا زوجیت کا علاقہ ہو تو سنت ہے ورنہ نہیں مگر اُس حالت میں کہ بڑھیا ہو جو کسی خالی گھر یا مسجد میں جائے اُسے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِین کہنا مسنون ہے اور سلام کہلا بھیجنا اگرچہ اور عورتوں کے ساتھ اجنبیہ ہی کو ہے سنت ہے اور اس میں صلہ یعنی ایک قسم کا سلوک جو اقارب کو سلام کہلا بھیجنے سے ہوتا ہے حاصل ہوتا ہے اور اس کا پہونچانا اور جواب دینا واجب ہے اور جواب کہلا بھیجنے میں وعلیک وعلیہ السلام کہہ کر سلام پہونچانے والے کو بھی شریک کر لینا مستحب ہے اور حدیث میں ہے خط وکتابت سے میل جول رکھا کرو اگر چہ گھر دور ہوں۔ لطیفہ: اگر کوئی کہے اگر میں تجھے پہلے سلام کروں تو میرا غلام آزاد ہے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا پھر دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو کسی کا غلام آزاد نہ ہوگا اور قسم اُتر جائیگی بایں معنی کہ اگر اس کے بعد کوئی دوسرے کو اُن میں سے پہلے سلام کریگا تو اُس کا غلام ازاد نہ ہوگا یا یہ کہا تھا کہ فلاں کو سلام نہ کروں گا پھر ایک جماعت کو سلام کیا جن میں وہ بھی تھا اور اس کو لفظاً یا ارادۃً استثناء کر لیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر سلام میں اس کا قصد کیا یا مطلق رہنے دیا تو حانث ہو جائیگا اور اگر نماز سے سلام پھیرا اور جس کی نسبت قسم کھائی تھی وہ اس کا مقتدی تھا وہ بھی اسی تفصیل کے موافق ہے یعنی قصد کرنے سے حانث ہو جائیگا واللّٰہ اعلم۔ **لطیفہ**: سلمان فارسی نے ان لوگوں سے جو ابی الدرداءؓ کے پاس سے آئے تھے یہ پوچھا کہ ہدیہ کہاں ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے ہاتھ تو سوائے سلام کے کچھ بھیجا نہیں ہے انھوں نے جواب دیا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہدیہ ہوگا اور سلام کے معنی یہ ہیں کہ تم پر خدا کا سلام ہو اور بعض نے کہا ہے کہ سلام تمھارا ملازم ہو اور قاضی ابوالطیبؒ نے بیان کیا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ میں سلام خدا کا نام ہے وَمِنْکَ السَّلَامُ میں مراد ہے کہ سلامتی خدا سے ہے وَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ سے مراد یہ ہے کہ اپنی ملاقات کے روز آفات سے ہماری سلامتی کو ہماری تحیت بنا دے اور بعض نے کہا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے معنی اللّٰہ معکم کے ہیں۔ یعنی خدا تمھارے ساتھ ہے اس بناء پر علیٰ معنی میں مع کے ہیں لیکن جو سلام تشہد میں ہے اس کے معنی ہیں تم پر سلامتی ہو اس کو نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں نقل کیا ہے۔ لطیفہ: ایک شخص نے ایک عورت کو دس مردوں کے ساتھ دیکھا اور اس پر انکار کیا وہ بولی ان میں سے ایک میرا خاوند ہے اور پانچ میرے غلام ہیں اور چار میرے بھائی ہیں اور یہ سب ایک ہی شکم سے پیدا ہوئے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ ایک عورت نے ایک لونڈی خریدی جس کے چھ بیٹے تھے ان میں سے ایک کو آزاد کرکے اُس سے اپنا نکاح کر لیا پھر وہ لونڈی اپنے باپ کو ہبہ کر دی اس سے چار لڑکے اور پیدا ہوئے۔

مسئلہ: خاوند کے ذمہ اپنی عورت کے ساتھ خلوت کرنے سے امام احمدؒ اور نیز امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مہر مستقر و مؤکد ہو جاتا ہے اگر وہ تنہا سوتی رہی ہو اور ایسی ہی امام مالکؒ کے نزدیک اگر علامات زفاف پائی جائیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک بغیر جماع یا دونوں میں سے ایک کی موت کے مستقر نہیں ہوتا۔ لطیفہ: ابراہیمؑ نے امت محمدی کی ضیافت کرنا چاہی اور خدا سے اس کی دعا مانگی جبرئیلؑ جنت کا کافور لے کر اترے ابراہیمؑ نے اُسے لے لیا اور

اس وقت جبل ابوقبیس پر تھے پھوک جو ماری تو زمین پر جہاں جہاں اس کا کچھ حصہ پہونچا نمک بن گیا (عجب بے سر و پا بات ہے) دو فائدے۔ پہلا فائدہ: میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں دیکھا ہے کہ دریائے ہند و چین کے پہاڑوں میں کافور کے بڑے لنبے لنبے درخت ہوتے ہیں اور بڑے اتنے کہ سَو سوار اس کے سایہ میں آجائیں اور کافور اس کا گوند ہے گلاب اور صندل کے ساتھ کافور کا سونگھنا محرور مزاجوں کو نافع ہے اور کھانے اور لگانے سے طاعون کو نافع ہے اور دماغ کو تقویت بخشتا ہے اگر سرکہ اور گلاب ملا کر سامنے سر پر لگایا جائے تو گرمی کے درد سر کی خصوصًا نفاس والی عورت کے درد سر کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ: بروایت حضرت علی بن ابی طالب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب کھانا کھایا کرو تو نمک ہی سے شروع کرو اور نمک ہی پر ختم کیا کرو کیونکہ نمک میں ستّر بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے پہلے جذام و برص اور درد حلق اور درد دنداں و درد شکم ہے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جو شخص کھانے کے پہلے اور بعد نمک کھا لیا کرے خدا اس سے تین سو ساٹھ قسم کی بلاؤں کو جن میں سے ادنیٰ درجہ جذام ہے دور رکھے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تمام سالنوں کا سردار نمک ہے۔ اطبار کا قول ہے کہ جب نکسیر کی زیادتی ہو تو اس کا علاج دونوں قدموں کا نمک سے ملنا ہے اور اگر کہربا لٹکا لیا جائے تو وہ بھی نکسیر کا قاطع ہے اور وہ ایک قسم کا گوند ہے جو ممالک روم میں ہوتا ہے اور میں نے ابونعیم رحہ کی طب نبوی میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار بچھو نے کاٹ لیا آپ نے پانی میں نمک گھول کر مقام گزیدگی پر لگا دیا میں نے عوارف المعارف میں بروایت حضرت عائشہؓ دیکھا ہے اُن کا بیان ہے کہ بچھو نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں پیر کے انگوٹھے میں کاٹا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس وہ سفید شئے لاؤ جو خمیر میں ڈالی جاتی ہے ہم نمک لے آئے آپ نے اپنی ہتھیلی پر رکھ تین بار تھوڑا سا چاٹ لیا پھر باقی کو مقام گزیدگی پر لگا دیا اس سے آپؐ کو سکون ہو گیا میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں دیکھا ہے کہ سانپ کو جب بچھو کاٹ کھاتا ہے تو وہ نمک تلاش کرتا ہے اگر اس کو مل جاتا ہے تو اس پر سو رہتا ہے ورنہ مرجاتا ہے اور میں نے سیرۃ ابن ہشام میں دیکھا ہے کہ ایک عورت حائضہ ہوئی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نمک اور پانی استعمال کرنے کا امر فرمایا چنانچہ وہ اس سے طہارت کرتی تھی اور میں نے طبقات ابن السبکی رحہ میں بعض علمائے شافعیہ کی روایت دیکھی ہے کہ ان کے نزدیک نمک سے تیمم جائز ہے لیکن یہ ضعیف ہے البتہ یہ ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے اور باب صدقہ میں آتا ہے کہ یہ حلال نہیں۔ مسئلہ اگر آبی نمک پگھل جائے تو اس سے وضو کرنا صحیح ہے بخلاف اس نمک کے جو زمین سے نکلتا ہے اگر آبی نمک کے ملنے سے پانی میں تغیر کثیر آجائے تو اس سے وضو صحیح ہے واللہ اعلم۔

حکایت: حضرت سلیمانؑ نے ایک چیونٹی سے کہا کہ سال بھر میں تجھے کتنا رزق درکار ہے اس نے کہا گیہوں کا ایک دانہ آپ نے اس کو ایک شیشی میں بند کر دیا اور اس میں ایک دانہ گیہوں کا ڈال دیا جب سال گذر گیا تو اسے جو کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس نے صرف آدھا دانہ کھایا تھا آپ نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب

دیا کہ بند کرنے کے قبل تو میرا خدا پر بھروسہ تھا اور بند کرنے کے بعد آپ پر بھروسہ ہوگیا اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ مجھے فراموش نہ کر دیں اس لئے میں نے آدھا دانہ آئندہ سال کے لئے ذخیرہ کر رکھا اس کے بعد خدا سے آپ نے درخواست کی کہ میں ایک روز تمام جانوروں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ نے بہت سا کھانا جمع کیا خدا نے دریا سے ایک مچھلی بھیجی جو سب کا ایک لقمہ کر گئی پھر اُس نے کہا اے نبی اللہ میں ابھی گرسنہ ہوں آپ نے کہا میں روزانہ تجھے اس سے زیادہ کھلاؤں گا اُس نے کہا ہاں کئی گنا زیادہ اور بکثرت ہو۔ حادی القلوب لطاہرہ میں ہے کہ اُس نے کہا اے نبی اللہ میں روزآنہ ستر مچھلیاں کھاتی ہوں اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر کی روزآنہ خوراک پانچ ہزار اونٹنیاں اور پانچ ہزار گائیں اور بیس ہزار بکریاں تھیں۔ **حکایت**:۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے روم کے قیدیوں کی ایک جماعت پیش کی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اسلام پیش کیا انھوں نے اعراض کیا آپ نے ان کی گردن مارنے کا حکم دیا جب آخر تک نوبت پہونچی تو تلوار نے کام نہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے تعجب آیا جبرئیل نے آکر کہا آپ اُسے قتل نہ کیجئے کیونکہ وہ سخی ہے اور خدا سخی لوگوں سے محبت کرتا ہے **لطیفہ**۔ ایک بار ہُدہُد نے سلیمان سے کہا اے نبی اللہ آپ کی مع لشکر کے فلاں روز میرے یہاں دعوت ہے جب وہ دن آیا تو سب کو ہُدہُد سمندر کے بیچ میں ایک جزیرہ میں لے گیا اور ایک ٹڈی پکڑ لایا اور اسے سمندر میں ڈال کر کہنے لگا جس کو گوشت نہ ملا ہو وہ شوربا ہی پی لے اس پر سلیمان ہنس پڑے۔ **فائدہ**:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپس میں ہدیہ بھیجا کرو تم میں محبت ہوگی کیونکہ یہ محبت کو بڑھاتا ہے اور سینہ کے کینہ کو دور کرتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہدیہ خدا کی روزی ہے جو اُسے قبول کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے قبول کرتا ہے اور جو اسے پھیر دیتا ہے وہ خدا ہی کو پھیر دیتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تمھارے ہمنشین تمھارے ہدیہ کے شریک ہیں بعض نے کہا ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ کرم کے طور پر ہے اور یوسف نے کہا ہے کہ یہ میوے وغیرہ میں ہے۔

فائدہ:۔ اگر گھر میں ہُدہُد کے پروں کی دھونی دیجائے تو اُس سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں اگر وہ عورت جس کو جریان خون کی بیماری ہو لٹکائے تو اسے دور کر دے اور عاشورا میں گذر چکا ہے کہ اگر اس کی آنکھ کوئی لٹکائے تو اس کا نسیان دور ہو جائے اور اگر اُسے تیل میں پیس کر چہرہ پر ملے تو جو اسے دیکھے محبت کرنے لگے اور اس کا گوشت قولنج کو نافع ہے اور امامین کے پاس صحیح مذہب کے موافق اُس کا گوشت حرام ہے اور امام مالک رح کے نزدیک حلال ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ **موعظت**:۔ میں نے ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری میں بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے جس نے اپنے بھائی کی سفارش کر دی اور اُس کی وجہ سے اس نے اُسے ہدیہ بھیجا اور اس نے منظور کر لیا تو اُس نے سود کا ایک بڑا دروازہ کھول لیا اگر کہا جائے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جو مجھے ایک دست یا پایہ بھی ہدیہ میں دے تو میں قبول کر لوں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اونچا دینے والا ہاتھ ہے اور نیچا

مانگنے والا پس ان دونوں حدیثوں میں کیونکر تطبیق ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ جو مانگ کرلے اُس کا ہاتھ نیچا ہے ورنہ اُس کا ہاتھ اونچا ہوگا کیونکہ ہدیہ کا قبول کرنا سنت ہے جو اُسے قبول کرتا ہے اُس کا ہاتھ نیچا نہیں ہوتا اور ربا یہ سے بکری کا پایہ مراد ہے اور صحیح بخاری میں ہے عمر بن عبدالعزیز رحنے کہا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہدیہ ہدیہ تھا لیکن ہمارے زمانہ میں رشوت ہوگیا۔ **مسئلہ** ؛ اگر کسی نے لڑکے کا ختنہ کیا اور دعوت کی اور لوگ ہدیہ لے گئے لیکن باپ یا لڑکے کا نام نہیں ہے تو وہ ہدیہ لڑکے کا ہوگا یا باپ کا۔ قاضی حسین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہدیہ لڑکے کا ہوگا اور باپ پر واجب ہے کہ لڑکے کے لئے قبول کرے اور شیخ ابواسحٰق رح شیرازی نے کہا ہے کہ باپ کی ملک ہوگا نووی ؒ نے کہا ہے کہ یہی اقویٰ اور اصح ہے اور باپ کو اختیار ہے کہ لڑکے کو ہدیہ دے کر رجوع کرلے مثل ہبہ کے اور ماں دادا اور دادی سب باپ کے مثل ہیں اور اُن کو بھی صدقہ دے کر واپس کر لینا جائز ہے اور شیخ نجم الدین ؒ بالبسی نے فتویٰ دیا ہے کہ جو بھوار شادی و تقریبات کے موقع پر دینے دلانے کی عادت ہے وہ دینے والے کا دین ہے اسے لینے والے سے مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے اور اس میں عرف کا کچھ اعتبار نہیں عرف کا کچھ اثر نہیں کیونکہ وہ مضطرب ہوتا ہے بسا اوقات کوئی شخص بھوار دلوائے دیتا ہے پھر مانگتے ہوئے شرماتا ہے۔ **مؤلف** کہتا ہے ہمارے شیخ علامہ شمس الدین ؒ حامد نے فتویٰ دیا ہے کہ خاوند شب زفاف کو جو کچھ اپنی زوجہ کو دیتا ہے واپس نہیں کرسکتا اور اگر عورتیں دلہن کو بھوار دیں اور اسے قبضہ بھی کرادیں تو اس میں واپسی نہیں اور اگر اس کی ماں کے حوالے کریں اور وہ پہلے ان لوگوں کے یہاں بھوار دے چکی تھی تو ماں کا ہے اگر اُس سے ان کا مقصود بدلہ اُتارنا ہو ورنہ دلہن کا ہے اور میں نے ابن عماد ؒ کے ذریعہ میں دیکھا ہے کہ جب شادیوں اور ختنہ میں معاوضہ لینے کی نیت سے بھوار دینے کی رسم پڑجائے اور جسکو دیا ہے وہ عوض دینے سے قبل مرگیا تو اس کے ترکہ سے اس قدر اسے دینا چاہیے اور اس کے نظائر میں جو انشاءاللہ باب الصدقہ میں آئیں گے۔

حکایت ؛ ابلیس نے نوح ؑ سے کہا آپ کا مجھ پر احسان ہے اور اس کا بدلہ دینا ضرور ہے انھوں نے اُس سے پوچھا یہ کیسا حالانکہ تو مجھے ساری مخلوق سے زیادہ مبغوض تھا اُس نے کہا میں آپ کی قوم کے ساتھ نہایت مشقت اٹھا رہا تھا جب سے اُن کے لئے آپ نے بددعا کردی تو مجھے راحت مل گئی پس آپ بخل سے کنارہ کش رہیئے کیونکہ قابیل نے اپنی ہمشیرہ ہابیل کو دینے سے بخل کیا تھا اور آپ حسد سے بھی کنارہ کش رہیے کیونکہ میں نے آدم پر حسد کیا پس آپ نے دیکھ لیا کہ مجھ پر کیا کچھ مصیبت نازل ہوئی اور آپ جلدبازی سے بھی کنارہ کش رہیے کیونکہ آپ نے اپنے بیٹے حام کے لئے بددعا کرنے میں جلدی کی تو اس کا بدن سیاہ پڑگیا۔ عقائق الحقائق میں مذکور ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ نوح ؑ نے اپنی اولاد کو اور دوسروں کو حکم دیا تھا کہ کشتی میں کوئی مرد عورت سے قربت نہ کرے حام نے اس کی مخالفت کی آپ نے اس کو بددعا دی پس اُس کا اور اس کی اولاد کا رنگ قیامت تک کے لیے سیاہ ہوگیا اور اس کی زراعت میں سے ہر شئے سیاہ ہوگئی جیسے انجیر سیاہ اور انگور سیاہ۔ **فائدہ** ؛ شافعی ؒ نے کہا ہے کہ سوائے اول وقت پر جلدی سے نماز پڑھ لینے کے اور مہمان کی ضیافت کرنے کے اور قرض ادا کرنے کے اور توبہ کرنے کے اور

ناکتخدا لڑکی کا نکاح کر دینے کے اور کاموں میں جلدی کرنا منع ہے اور کسی دوسرے نے غسل میت اس میں اور
بڑھایا ہے۔ **حکایت** :- کسی کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک قاضی فقیر تھا جب عید الاضحیٰ ہوئی تو اُس نے
اپنی بی بی سے کہا کہ اس مرغ کے ذبح کرنے میں جس کے سوا ہماری مِلک میں کچھ نہیں ہے کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا
یہ خبر اُس کے ہمسایوں کو پہونچی کہیں سے کسی نے مینڈھا بھیجا جب قاضی نماز عید سے فارغ ہو کر
لوٹا تو گھر میں تیس مینڈھے دیکھے اپنی بی بی سے پوچھا یہ کیا اُس نے سارا ماجرا بیان کیا اُس نے کہا کہ ہمارے مُرغ
کی خاطر و تعظیم کرو شاید وہ اسمعیلؑ کی اولاد میں سے کیونکہ خدا نے اسمٰعیلؑ کے فدیہ میں ایک مینڈھا بھیجا تھا
اور ہمارے مرغ کے فدیہ میں تیس مینڈھے آئے۔ **فائدہ** :- لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے پیارے بیٹے
کہیں مرغ تم سے بہتر نہ ہو جائے کیوں جب نصف شب ہو چکتی ہے تو اپنے رب کی یاد کرتا ہے اور باب تقویٰ میں
لقمان کے صاحبزادے کے نام میں خلاف کا ہونا بیان ہو چکا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ مرغ میں دس
خصلتیں انبیاء کی سی ہیں وہ بہت ذکر کرنے والا بہادر سخی ہوتا ہے کیونکہ مرغی کو اپنے نفس پر ترجیح دیتا ہے اور
اس کی آنکھ سوتی ہے اور اس کا دل نہیں سوتا میں نے تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں بروایت
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے کہ مرغ کو بُرا مت کہا کرو کیونکہ وہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست
ہوں اور میرے دشمن کا وہ دشمن ہے قسم اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر بنی آدم کو معلوم ہوتا جو اُس
کے قرب میں ہے تو اس کا گوشت اور اس کے پر سونے اور چاندی کے عوض میں خریدتے کیونکہ جہاں تک اُس کی
آواز جاتی ہے وہاں تک جنوں کو وہ بھگا دیتا ہے اور ابن عباسؓ کا قول ہے کہ شیطان کو پرندوں میں سب سے
مبغوض مرغ اور سب سے زیادہ محبوب مور معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ شافعیؒ کے نزدیک حرام اور حنابلہ کے نزدیک
حلال ہے اور بروایت انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ شاخ در شاخ تاج والا سپید مرغ میرا
دوست ہے اور میرے دوست کے دوست جبرئیلؑ سے ہیں اور وہ میرے اور خدا کے دشمن ابلیس کا دشمن ہے اپنے
مالک کے گھر کی حفاظت کرتا ہے اور ساتھ اس کے سولہ ہمسایوں کے گھر کی چار داہنے اور چار بائیں اور چار
سامنے اور چار پیچھے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی گھر میں رات کو مرغ بھی رہتا تھا اور بروایت
انسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سپید مرغ کو رکھا کرو کیونکہ جس گھر میں سپید مرغ ہوتا ہے نہ
اس گھر میں نہ اس کے اردگرد کے گھروں میں شیطان پھٹکتا ہے اور نہ ساحر اور میں نے کسی مجموعہ میں حضرت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے کہ جو مرغ کے اذان دینے کے وقت لا الٰہ الا اللہ الحی القیوم پانچ بار پڑھتا ہے
خدا اُس کے چالیس برس کے گناہ بخشدیتا ہے اور ریاض الصالحین میں بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم گدھے کی آواز سنا کرو تو خدا کی پناہ شیطان سے مانگا کرو کیونکہ اسے
شیطان نظر آتا ہے اور جب تم مرغ کی آواز سنا کرو تو خدا کا فضل مانگا کرو کیونکہ اُسے فرشتہ نظر آتا ہے اور جو خواب
میں دیکھے کہ وہ شاخ در شاخ تاج والے سپید مرغ کو ذبح کر رہا ہے وہ اپنے اہل و عیال اور مال میں تباہی دیکھتا

ہے اور حضرت علی رضؓ کے مناقب میں آتا ہے کہ پرانے مرغ کا گوشت غذا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ **حکایت**: شیخ تاج العارفین ابوالوفاؒ نے اپنے خادم سے کہا کہ جب کوئی عجمی جوان میرے پاس آنا چاہے تو میں کرسی پر باتیں کر رہا ہوں تو اُسے روکنا مت ہو یکھتے کیا ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی چلے آتے ہیں جب وہ اندر آئے تو شیخ کرسی پر سے اُتر پڑے اور اُن سے دیر تک معانقہ کیا پھر کہا اے اہل بغداد خدا کے ولی کے لئے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد کہا اے عبدالقادر ابھی تو میرا وقت ہے لیکن عنقریب آپ کا وقت آتا ہے جب آپ کا وقت آئے تو اس کے سقوط کی یاد رکھنا اور اپنی ڈاڑھی پکڑی اور کہا اے عبدالقادر رضؓ سب مرغ چلاتے ہیں اور خاموش ہو جاتے ہیں سوائے آپ کے مرغ کے کہ وہ قیامت تک چلاتا رہیگا۔

مسئلہ: جس مرغ کا تجربہ کرلیا ہو اُس کی آواز پر اوقات نماز کے بارہ میں اعتماد کرلینا جائز ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب کو نماز پڑھنے مرغ کی آواز سن کر اُٹھا کرتے تھے امام نوویؒ کی تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ حضرت سعید ابن جبیر کے پاس ایک مرغ تھا جس کی آواز سے شب کو بیدار ہوا کرتے تھے ایک رات وہ نہ بولا حتیٰ کہ صبح ہوگئی اُس رات انھیں پڑھنا نصیب نہ ہوا یہ بات انھیں ناگوار ہوئی اور فرمایا خدا اس کی آواز کو قطع کرے چنانچہ اُس کے بعد وہ کبھی نہ بولا واللہ اعلم۔ **فائدہ**: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ محلّوں میں کبوتر رکھا کرو کیونکہ وہ جن کو تمھارے لڑکوں سے غافل بنا دیتا ہے اس کو دارقطنی نے اور صاحب مسند الفردوس نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے اور میں نے مفردات ابن بیطار میں دیکھا ہے کہ کبوتر کی مجاورت فالج سے باعث امن ہے اور جس کو عسر البول ہو اگر وہ اس کی بیٹ پانی میں جوش کر کے اس میں بیٹھے تو اس کو بہت نفع بخش حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحشت کی شکایت کی آپ نے فرمایا ایک کبوتر کا جوڑا لے آؤ اُس سے تمھارا جی بہلا رہیگا اور اپنی غنر غوں سے تمھیں نماز کے لئے بیدار کر دیا کرے گا بیہقی رحؒ نے شعب میں روایت کی ہے کہ آلِ فرعون کبوتر بازی کیا کرتے تھے اور مجاہدؒ نے خدا کے قول اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ کے متعلق بیان کیا ہے کہ ریع سے راستہ مراد ہے اور آیت سے کبوتروں کے لئے بُرج بنانا مراد ہے۔ سفیانؒ ثوری نے بیان کیا جو کبوتر بازی کرتا ہے وہ فقیر کی تکلیف دیکھے بغیر نہ مریگا اور کہتے ہیں کہ کبوتر بازی اور گولی کھیلنا قوم لوطؑ کا عمل ہے اور اُس کے جوڑوں کا گوشت فالج کو نافع ہے اور اگر کبوتر کے دو جوڑے اتنے میٹھے تیل میں جس میں وہ ڈوبے رہیں پکا کر جسے سنگ مثانہ کا عارضہ ہو کھائے تو حکم خدا سے صحت یاب ہوجائے۔ اور کبوتر کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی عَدَدَ مَا فِی سَمٰوٰاتِہٖ وَاَرْضِہٖ ہے اور بعض کا قول ہے کہ وہ اسّی برس زندہ رہتا ہے۔

باب

صفات خداوندی کا بیان

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یَآاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ[1]۔ ابو سلیمان درانی نے بیان کیا ہے غر سے مراد خدا کا حلم و کرم ہے فضیلؒ بن عیاض نے بیان کیا ہے کوئی رات کہ جس کی تاریکی مختلط ہواور رات اپنی چادر پوشیدگی کو لٹکا دے ایسی نہیں آتی جس میں خدائے جلیل جل جلالہ اپنے عرش کے اندر سے ندا نہ فرماتا ہو کہ میں جواد ہوں میرے مثل کون ہے جو لوگوں پر جود کرے وہ میرے گنہگار ہیں اور میں اُن کا نگہبان ہوں میں اُن کی خواب گاہوں میں اُن کی نگہبانی کرتا ہوں گویا کہ انھوں نے کوئی نافرمانی کی ہی نہیں اور میں اُن کی حفاظت کا متولی ہوں گویا کہ انھوں نے میرا کوئی گناہ کیا ہی نہیں میں نافرمانوں پر جود و بخشش کرتا ہوں اور گنہگاروں پر اپنا فضل رکھتا ہوں کون ہے جس نے مجھے پکارا ہو اور پھر میں نے اُس کی نہ سنی ہو کون ہے وہ جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو کون ہے وہ جو دروازہ پر آ کھڑا ہوا ور میں نے اُسے ہنکا دیا ہو میں فضل کرنے والا ہوں اور مجھ ہی سے فضل ہے اور میں ہی جواد ہوں اور مجھ ہی سے جود ہے اور میں ہی کریم ہوں اور مجھی سے کرم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ کریم کے معنی یہ ہیں کہ جب کسی ایک بندہ کا گناہ بخشے تو جتنے لوگوں نے وہ گناہ کیا ہو سب کو بخش دے بلکہ جس جس کا اُس بندہ کا سا نام ہو اس کو بھی بخش دے۔ امام رازیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ[2] کے متعلق بیان کیا ہے علماء نے کہا ہے خدا تعالیٰ نے اس آیت کو خوش کن اور فرح بخش مضمون سے شروع کیا ہے اور اسی طرح بندوں کی شرح صدر کے لئے اُسے ختم کیا ہے اور اس میں اس امر پر تنبیہ ہے کہ اس کی رحمت اس کے عذاب سے بڑھی ہوئی ہے اور ایک حدیث میں اس کی تصریح آئی ہے اور نیز اس امر پر تنبیہ ہے کہ مخلوق ثواب کے لئے پیدا ہوئی ہے نہ عقاب کے لئے اگر کہا جائے کہ خدا تعالیٰ نے اہل جنت کا خلود کیسے ذکر فرمایا اور اہل نار کے خلود کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ یقیناً مخلد فی النار ہیں جواب یہ ہے جانب عذاب پر جانب رحمت مقدم اور غالب ہے۔

حکایت: ابوایوب رحسختیانی نے ایک گنہگار کا جنازہ دیکھا اپنے گھر میں گھس گئے اور اس کی نماز نہ پڑھی

---

[1] اے انسان تیرے رب کریم سے تجھے کس شئے نے دھوکے میں ڈالا ہے۔ ۱۲

[2] جس دن کہ کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔ ۱۲

کسی نے اس گنہگار کو خواب میں دیکھا اور اُس سے حال پوچھا اُس نے کہا خدا نے مجھے بخشدیا ابوایوب رح سے کہدینا لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَۃِ رَبِّیْ اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ خَشْیَۃَ الْاِنْفَاقِ[۱]۔ اور بعض نے کہا ہے اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ خدا نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور مجھ سے فرمایا اے میرے بندے وہ تجھ سے اعراض کرتے ہیں لیکن میں تجھ سے اعراض نہ کروں گا۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک عورت کو عرفات میں دیکھا کہ وہ کہہ رہی تھی اے میرے مولیٰ آپ نے تو مجھکو تھکا مارا حتی کہ جب میں آپہونچی تو آپ نے مجھے روک دیا اس پر میرا دل رقیق ہوگیا اور مجھے ترس آیا میں نے اس سے کہا میرے تینتیس حج ہیں میں نے تجھے ہبہ کردیئے وہ بولی اے شبلی رح آپ کریم ہیں تو آپ کا رب اکرم ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ باوجود کریم ہونے کے خدا مجھے ایک حج بھی عنایت نہ کرے گا لیکن میں صبر کرتی ہوں اور میں نے اپنا قصہ اس کے سامنے پیش کیا ہے اور جواب کی منتظر ہوں وہ اسی میں تھی دیکھتی کیا ہے کہ اس کی گود میں ایک پرچہ آگرا اس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہم نے تجھے مقبول بنا لیا اور تیری وجہ سے سب کو بخشدیا **فائدہ** حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عورت جب اپنے حیض سے غسل کرکے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اُن دونوں میں سورۂ فاتحہ اور تین بار قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے تو خدا اس کے سارے گناہ چھوٹے بڑے جو اس نے کئے ہوں سب بخشدیتا ہے اور دوسرے حیض تک اُس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اس کو ساٹھ شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جنت میں اس کے لئے ایک شہر بنا کرتا ہے اور اس کے سر پر جتنے بال ہیں ہر بال کے عوض اُسے نور عنایت کرتا ہے اور اگر دوسرے حیض میں مر جائے تو شہید مری ہے (خدا جانے کہاں کی روایت ہے) حضرت عائشہ رض نے بیان کیا ہے کوئی عورت حیض سے نہیں ہوتی جس کا حیض اس کے تمام گذشتہ گناہوں کا کفارہ نہ ہوجاتا ہو اور اگر حیض کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ[۲] کہے تو دوزخ سے اُس کے لئے براءت لکھدیجاتی ہے اور پل صراط پر سے گذرنا آسان ہوجاتا ہے اور عذاب سے امان پاتی ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ حائض جب ہر نماز کے وقت ستر بار استغفار کرتی ہے تو اس کے لئے ہزار رکعتیں لکھی جاتی ہیں اور اس کے ستر گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اُس کے بدن پر جتنے بال ہیں ہر بال کے عوض اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جاتا ہے۔ **مسئلہ**: حیض اور نفاس والی عورت کا سوائے طواف کے تمام افعال حج امام شافعی رح کے نزدیک ادا کرنا درست ہے۔ **فائدہ**: جن جانداروں کو حیض آتا ہے چار ہیں۔ عورت۔ چمگادڑ۔ خرگوش۔ کفتار۔

فوائد۔ پہلا فائدہ: باکرہ کا خون حیض مرد کی منی کے ساتھ لگانا آنکھ کی سفیدی کو دور کرتا ہے اور ایسے ہی بورہ سرخ پرانے روغن زیتون کے ساتھ یا شہد مشک کے ساتھ صبح و شام سرمہ کی طرح لگانا مفید ہے اور اگر خون حیض برص یا چیچک پر لگایا جائے تو بیخ و بن سے دور کر دے **دوسرا فائدہ**: اگر عورت غسل کرنا چاہے تو خاوند کے ذمہ

---

[۱] اگر تم میرے رب کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اسوقت بھی تو تم خرچ ہوجانے خوف سے روک رکھتے ۱۲ [۲] ہر حال پر خدا کا شکر ہے اور ہر گناہ سے خدا سے معافی چاہتی ہوں ۱۲

ہے کہ اُس کے لئے پانی خریدے بشرطیکہ غسل جماع یا نفاس سے ہو اور جو شخص چلتے میں دوسرے کا جوتہ یا اُس کا کپڑا اکھڑے ہونے کے وقت کچل ڈالے اور اُس سے وہ پھٹ جائے تو اُس پر آدھی قیمت کا تاوان لازم آئیگا اگر کسی عورت کو زنا پر مجبور کیا تو غسل کے پانی کی قیمت اُسی پر واجب ہوگی خرگوش کے خواص میں سے ہے کہ اگر حاملہ اُس کی تھوڑی سی کھال اپنے شکم پر لٹکالے تو حمل اسقاط سے محفوظ رہے اور اگر انگور کے درخت پر باندھ دی جائے تو شدید سردی اُسے ضرر نہ پہونچائے۔ **تیسرا فائدہ**: اگر کسی نے قسم کھائی کہ اپنی زوجہ سے صحبت کروں گا اور وہ حائضہ ہوگئی تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ مانع شرعی مانع حسی کے مانند ہے اور عورت کا حج یا عمرہ کے لئے احرام باندھ لینا بھی حیض کے مثل ہے اگر خواب میں حیض آتا دیکھے تو اس کے افکار و ہموم بڑھ جاتے ہیں اور اگر خواب میں اپنے کو غسل کرتے دیکھے تو اُس کا غم دور ہو حائض کو طلاق دینا سوائے چند مسائل کے جو باب خوف میں انشاء اللہ آئیں گے حرام ہے۔

حکایت: میں نے روض الافکار میں دیکھا ہے کہ کسی مرد صالح نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ حساب کے لئے جا رہے ہیں اور میں نے اپنے کو ایسے گروہ کے ساتھ دیکھا جن پر تاج ہیں وہ سب سمندر کے کنارے پر بیٹھ گئے میں نے اُن کے ساتھ بیٹھنا چاہا تو کہنے لگے تو ہم میں سے نہیں ہے اپنے گنہگار ساتھیوں کو تلاش کر میں تھوڑی دور چلا تو میں نے ایک جماعت بوسیدہ تاج والی دیکھی وہ کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جا میں اُن کے ساتھ بیٹھ گیا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک طلائی سُرخ کی کشتی ہے اس کے بادبان سندس سبز کے ہیں اور ایک منادی پکار رہا ہے کہ یہ کشتی ابرار مستغفرین بالاسحار[1] کی ہے ایک جماعت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ لبیک وسعدیک اے ہمارے رب کے داعی پھر خوشی خوشی مژدہ سناتے ہوئے اُس میں سوار ہوگئے پھر مروارید سفید کی ایک کشتی آئی اور اُس کے بادبان بھی سندس سبز کے تھے اور ایک منادی پکار رہا تھا کہ علماء کہاں ہیں وہ بولے اے ہمارے رب کے داعی لبیک وسعدیک پھر وہ خوشی خوشی مژدہ سناتے ہوئے سوار ہوگئے اور سوائے ہمارے ساحل بحر پر کوئی نہیں رہا اس اثناء میں کہ ہم کرب وغم میں مبتلا تھے دیکھتے کیا ہیں کہ یاقوت سُرخ کی ایک کشتی آئی اُس پر لکھا تھا کہ یہ رحمت اور مہربانی کی کشتی ہے میری رحمت میں ہر شے کی گنجائش ہے گنہگار کہاں ہیں پس ہم خوشی خوشی آپس میں مژدہ سناتے ہوئے سوار ہوگئے یہاں تک کہ وادی عفو کے کنارہ جا پہونچے پھر ہمارے پاس فرمان کرم آیا کہ ہم نے جو کچھ ہمیں معلوم تھا سب بخشدیا اور جو کچھ ان کے عمل بد تھے معاف کردئے۔ **حکایت**: ایک شخص اپنے نفس پر زیادتی کرنے والا اپنے ہمسایوں کے نزدیک مبغوض و ممقوت تھا جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اپنے فعل پر نادم ہوا اور اپنی ماں سے کہنے لگا کہ میری قبر گھر ہی میں بنانا تاکہ مردوں کو مجھ سے تکلیف نہ پہونچے جیسے زندوں کو میں ایذا دیتا رہا ہوں اور کسی کو میری وفات کی خبر نہ دینا کیونکہ لوگ میرے لئے دعائے رحمت ہرگز نہ کریں گے جب وہ مر گیا تو اُس کی ماں نے ایسا ہی کیا جیسا اُس نے کہا تھا رات کو اُس نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک سرسبز باغ میں ہے

[1] نکوکار صبح کو استغفار کرنے والے۔ ۱۲

اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بخط نور لکھا ہے کہ یہ اپنے گناہ کا معترف بندہ ہے اس نے ذلت اختیار کی تو خدا کے نزدیک اسے عظمت نصیب ہوئی پھر ماں نے پوچھا کہ اے بیٹے اس نعمت تک تیری کیسے رسائی ہوگئی اس نے کہا کہ میرے رب نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا لوگوں نے تجھے چھوڑ دیا تجھ پر تنگ گیری کی تیرے سامنے راہ رحمت کو مسدود کر دیا گویا میری رحمت تیرے گناہوں سے تنگ تھی یا میرے ملکی خزانے تیری نیکیوں کے محتاج تھے اپنے عزت وجلال کی قسم جو تیرے جنازہ میں بھی شریک ہوا ہوگا تیری کرامت اور تیری بے بسی پر رحم کھا کر میں نے اُسے بھی بخشدیا جا میں نے تجھے معاف کیا میں نے دریافت کیا اے رب ان نعمتوں پر مجھے کس وجہ سے دسترس ملا آپ کی جانب سے کیا اتنا کافی نہ تھا کہ آپ مجھے صرف معاف فرما دیتے ارشاد ہوا اے میرے بندے تجھے کیا معلوم نہیں کہ جب کسی کو ہم معاف کیا کرتے ہیں تو انعام بھی دیتے ہیں اور ہماری اسے اجازت ہو جاتی ہے میں نے ابن جرجانؒ کی شرح اسمائے حسنٰی باری تعالیٰ میں دیکھا ہے کہ ایک بار ستر آدمیوں نے ابراہیمؑ سے جود کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا مجھے تو معلوم نہیں جبتک جبرئیلؑ سے دریافت نہ کر لوں جبرئیلؑ سے دریافت کیا تو وہ بولے مجھے بھی معلوم نہیں جب تک اپنے رب سے دریافت نہ کر لوں چنانچہ انھوں نے دریافت کیا خدائے سبحانہ کا ارشاد ہوا کہ جود یہ ہے کہ بندہ گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے تب بھی اس بندہ کی نسبت میرا یہی حکم رہتا ہے کہ میں اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں اور جو گناہ اس نے کئے ہوں ان میں سے ہر ایک کے عوض اُسے نیکی عطا کرتا ہوں کیونکہ کریم وہی ہے کہ جب کسی بندہ کو معاف کرے تو اپنے پاس سے بھی کچھ اور زائد اُسے عطا کرے۔

حکایت: خدائے تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں سرزمین میں میرا ایک ولی ہے اُس کے پاس جائیے اور اُسے غسل دے کر اس کی نماز پڑھیئے موسیٰؑ وہاں گئے تو دیکھا کہ لوگ اس کی مذمت کر رہے ہیں اور ہر گناہ میں اسے مبتلا بتلاتے ہیں موسیٰؑ کو جو حکم خداوندی ہوا تھا بجالائے پھر عرض کیا اے رب لوگ تو اس اس طرح اس کی نسبت کہہ رہے ہیں ارشاد ہوا وہ سچ کہتے ہیں لیکن پانچ باتیں کہہ کر اس نے مجھ سے مناجات کی تھی میں نے اسے بخشدیا پھر عرض کیا اے رب اس نے کس طرح کہا تھا ارشاد ہوا اس نے کہا تھا یَارَبِّ[له] اَنْتَ تَعْلَمُ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ صَالِحًا یَارَبِّ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اِنِّیْ اَکْرَہُ الْفَاسِقِیْنَ وَاِنْ کُنْتُ فَاسِقًا یَارَبِّ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ یَزِیْدُ فِیْ مُلْکِکَ شَیْئًا مَّا سَاَلْتُکَ الْجَنَّةَ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ تَنْقُصُ مِنْ مُّلْکِکَ شَیْئًا مَا سَاَلْتُکَ النَّجَاةَ مِنْهَا یَارَبِّ اِنْ لَّمْ تَرْحَمْنِیْ اَنْتَ فَمَنْ یَّرْحَمُنِیْ۔

له اے رب آپ کو معلوم ہے کہ میں نیکوں سے محبت رکھتا ہوں اگرچہ خود نیک نہیں ہوں اے رب اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں گنہگاروں کو ناپسند کرتا ہوں اگرچہ خود گنہگار ہوں اے رب اگر میں جانتا کہ میرا جنت میں داخل کیا جانا آپ کے ملک میں کچھ اضافہ کر دیگا تو میں کبھی جنت کی آپ سے درخواست نہ کرتا اور اگر میں جانتا کہ دوزخ سے مجھے رہائی دینا آپ کی ملک میں سے کچھ کم کر دے گا تو میں کبھی آپ سے اپنی رہائی کی درخواست نہ کرتا۔ اے رب اگر آپ مجھ پر رحم نہ کریں گے تو پھر کون رحم کرے گا۔ ۱۲

پس مجھے اے موسیٰ اس پر رحم آگیا بھلا میرے کرم کے شایان تھا کہ میں اس کو نا امید واپس کر دیتا اور اُسنے یہ کلمات کہے اور باب توبہ میں اس کے متعلق ہم نے اور زیادہ بیان کیا ہے۔ **حکایت** :- میں نے رسالۂ قشیریہ میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اسے معلوم ہوا کہ اُس کے چیچک کے داغ ہیں اس لئے اس نے عورت سے اپنے کو نابینا ظاہر کیا اور اسی طرح بیس سال گذار دیے جب اُس عورت کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے اس سے اُس کا سبب پوچھا اس نے کہا مجھے خوف تھا کہ کہیں اپنی حالت پر اسے غم نہ ہو اس کی نظیر وہ قصہ ہے جو حاتم اصمؒ کی نسبت منقول ہے کہ ایک بار ایک عورت نے اُن سے اپنی کوئی حاجت طلب کی اتفاق سے عورت کی ریح خارج ہو گئی آپ اس عورت کے سامنے بہرے بن گئے تاکہ وہ خجالت زدہ نہ ہو اور یہ آپ کی جواں مردی اور کرم کی دلیل تھی **فائدہ** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ کسی بندہ کی دنیا میں پردہ پوشی نہیں کرتا جس کی قیامت میں خدا پردہ پوشی نہ کرے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مومن ایسا نہیں کہ اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر پردہ پوشی کرے اور پھر بھی خدا اُسے جنت میں داخل نہ کرے اس کو طبرانی رحنے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے خدا اس کی قیامت میں پردہ پوشی کرے گا اور جو اپنے بھائی کا عیب افشا کرتا ہے خدا اس کا عیب افشا کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنے گھر میں اسی عیب سے وہ رسوا ہو جاتا ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

حکایت :- میں نے قزوینی کی کتاب مفید العلوم ومبید الہموم میں دیکھا ہے کہ ایک عورت اپنے خاوند پر پانچ سو اشرفیوں کی دعویدار ہوئی اُس نے انکار کیا قاضی نے عورت سے گواہ طلب کئے جب گواہ حاضر ہوئے اور انھوں نے چاہا کہ شہادت کے لئے عورت کو دیکھیں خاوند نے اپنی جوان مردی سے کہا تاکہ اُس کو کوئی دیکھے نہیں کہ میرے پاس اُس کی چھ سو اشرفیاں ہیں عورت بولی میں نے بری کیا بری کیا۔ **حکایت** :- ایک شخص حضرت جعفر صادقؓ سے اُلجھ کر کہنے لگا کہ میری ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی گر پڑی ہے اور میرے پیچھے سوائے آپ کے اور کوئی نہیں آیا آپ اُسے اپنے گھر لے گئے اور ہزار اشرفیاں اُسے تول کر دے دیں وہ شخص جب اپنے گھر لوٹ کر گیا تو وہ تھیلی وہاں موجود تھی جو کچھ وہ لے گیا تھا لے کر واپس کرنے حضرت جعفر صادقؓ کے پاس معذرت کرتا ہوا آیا جعفر صادق رح بولے جو شئے ہم نکال چکے پھر اُسے ہم واپس نہیں لیتے اور حدیث میں ہے لوگوں میں خدا سے سب سے زیادہ دور قلب قاسی ہے پھر بھلا خدا کی دوری سے بڑھ کر اور کون عذاب ہو سکتا ہے اور اور خدا کے قرب سے کون سی بڑی نعمت ہو سکتی ہے اور بغیر اُس کے اُس کا قرب نہیں میسر آسکتا کہ اس کے ماسوا ہر شئے سے روگردانی کی جائے اور تمام چیزوں پر اُسی کو ترجیح دی جائے اور یہی کرم کی حقیقت ہے۔

لطیفہ :- میں نے سورۂ کہف کی تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ اہل انطاکیہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (با) کو (تا) سے قرآن میں بدل دیجئے تاکہ فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا کی بجائے فَاَتَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا ہو جائے

---

[1] انھوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی سے انکار کیا [2] وہ اُن دونوں کی مہمانی کرنے آئے ۱۲ ۔

اور آپ کو بہت کچھ مال دینا چاہا آپ نے ارشاد فرمایا میں کتاب اللہ میں سے کچھ نہ بدلوں گا اور ان کا مطلب یہ تھا کہ خضر اور موسیٰ جب قریۂ انطاکیہ والوں کے پاس گئے تھے تو وہاں والوں سے کچھ کھانے کی چیز چاہی تھی ان لوگوں نے ان کو اپنا مہمان بنانے سے انکار کیا تھا اب وہ چاہتے تھے عار بخل کے دفع کرنے کے لئے جس لفظ کے معنیٰ انکار کے تھے اسے بدل ڈالیں اور شافعیؒ نے بیان کیا ہے کہ سخاوکرم یہ دونوں وصف دنیا اور آخرت کے عیوب کے ساتر ہیں بشرطیکہ نئے نئے نہ اختیار کئے گئے ہوں اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔ اشعار[1]

تَغَطَّ بِأَثْوَابِ السَّخَاءِ فَإِنَّنِيْ ﴿ أَرَى كُلَّ عَيْبٍ بِالسَّخَاءِ غِطَاؤُهُ

وَيَظْهَرُ عَيْبُ الْمَرْءِ فِي النَّاسِ بُخْلُهُ ﴿ وَيَسْتُرُهُ عَنْهُمْ جَمِيْعًا سَخَاؤُهُ

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ مہاجرین رضا اور انصارؓ آپ کی حضوری میں موجود تھے اتنے میں ایک اعرابی گوہ کا شکار کر کے لایا اور کہنے لگا اے محمدؐ کوئی گویائی رکھنے والا تم سے زیادہ جھوٹ بولنے والا عورتوں کے پیٹ میں نہیں آیا اگر تم میں ایک خصلت نہ پائی جاتی تو اپنی یہی تلوار تم سے آلودہ کرتا اس پر عمرؓ اس پر جھپٹے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلیم کا نبی ہونا بعید نہیں یعنی حلم شانِ نبوت سے ہے پھر آپ نے اس سے فرمایا اے بنی سلیم کے بھائی خدا کی قسم میں آسمان میں امانت دار ہوں فرشتوں کے نزدیک ستودہ سیرت ہوں زمین میں امانت دار ہوں لوگوں کے نزدیک قابل ستائش ہوں لہٰذا میری مجلس میں سوائے بھلی بات کے اور کچھ نہ سنا اور میری نسبت سوائے حق بات کے اور کچھ نہ کہہ اس نے کہا لات وعزیٰ کی قسم میں تم پر ایمان نہ لاؤں گا نہ تمھیں سچا سمجھوں گا جب تک یہ گوہ تمھاری شہادت نہ دے گی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گوہ بتا تیرا رب کون ہے گوہ بولی وہ جس کا عرش آسمان میں اور اس کی سلطنت زمین تک میں ہے پھر آپ نے فرمایا اے گوہ میں کون ہوں اس نے کہا آپ محمد بن عبد اللہ تمام انبیاء کے سردار اور تمام پرہیزگاروں کے پیشوا تابان رو اور درخشاں دست دیار کھنے والوں کے بشیر وہیں جس نے آپ کی تصدیق کی بامراد ہوا اور جس نے آپ کی تکذیب کی نامراد رہا یہ سن کر وہ سلیمی روگرداں ہوکر خندہ زن ہوا آپ نے فرمایا اے بنی سلیم کے بھائی کیا تو خدا کے ساتھ اور میرے ساتھ تمسخر کرتا ہے وہ بولا خدا کی قسم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ میں خدا کے ساتھ تمسخر کرتا ہوں نہ آپ کے ساتھ میں یہ قسم کہتا ہوں کہ جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو تمام روئے زمین پر آپ سے زیادہ مجھے کوئی مبغوض نہ تھا اور اس دم تمام روئے زمین پر آپ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے آپ نے فرمایا اسلام لے آ تجھے سلامتی میسر ہوگی وہ اسلام لے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچھل کر کھڑے ہو گئے اور اس کے اسلام قبول کرنے سے خوشی میں آکر دونوں ہاتھوں سے آپ نے تین بار دستک دی پھر ارشاد فرمایا اے بنی سلیم

---

[1] لباس سخاوت میں نہاں ہو کیونکہ یقیناً ﴿ میں سخاوت کو ہر عیب کا پردہ پوش پاتا ہوں ﴿ لوگوں میں انسان کا عیب بخل آشکارا کر دیتا ہے ﴿ اور سخاوت سب سے عیب پوش بن جاتی ہے ﴿

کے بھائی دنیا کا کچھ اسباب بھی تیرے پاس ہے اس نے کہا نہیں اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے تمام بنی سلیم میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا اس سلیمی کیلئے دنیا کی ایک اونٹنی کا کون ضامن ہوتا ہے میں اس کے لئے جنت کی ایک اونٹنی کا درگاہ خداوندی سے ملنے کا ضامن ہوتا ہوں عبدالرحمن بن عوف نے کہا یا رسول اللہؐ میرے پاس ان ان اوصاف کی ایک ناقہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن عوفؓ تم نے اپنے ناقہ کے اوصاف بیان کئے تو کیا میں بھی تمھیں اس ناقہ کے اوصاف نہ سنادوں جو ہمارے پاس ہے انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ مروارید درخشاں کی ہے اس کی گردن یاقوت سرخ کی اس کی دُم زمرد سبز کی اس کے بال زعفران کے اس کا کوہان کافور کا اس کے پیر قسم قسم کے جواہرات کے اس کا زین سُندس اور استبرق کے ایسے ریشمی کپڑوں کا پھر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اعرابی کو کون تاج پہناتا ہے خدا اس کو تاج وقار پہنانا اپنے ذمہ لیتا ہے اس پر حضرت علیؓ نے اسے اپنا عمامہ دے دیا پھر آپ نے فرمایا اس اعرابی کے خورد ونوش کا کون سامان کرتا ہے خدا اس کے لئے توشۂ تقویٰ اپنے ذمہ لے گا کسی نے پوچھا توشۂ تقویٰ کیا ہے آپ نے فرمایا ایام آخرت میں سے جب پہلا دن آئے گا اور ایام دنیا کا آخر دن تو خدا اس کو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت تلقین کردے گا سلمان رضؓ اوٹھ کھڑے ہوئے اور فاطمہؓ کے پاس آکر انھیں یہ خبر دی وہ بولیں ہمیں تو خود تین روز سے کچھ ملا نہیں لیکن میرا کرتہ لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس دو صاع جو اور ایک صاع خرمہ پر رہن رکھ لاؤ جب وہ لے کر اس کے پاس پہونچے تو اس نے پوچھا کہ یہ فاطمہؓ کا کرتہ ہے انھوں نے کہا ہاں وہ بولا یہ وہی زہد ہے جس کی ہمیں موسیٰؑ نے توریت میں خبر دی ہے میں شہادت دیتا ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر اس نے کرتہ واپس کردیا اور جو اور خرمے ان کے حوالہ کئے حضرت فاطمہؓ نے جو پیس کر روٹی پکائی پھر سلمانؓ سے کہا اسے لے جاؤ انھوں نے کہا اس میں سے آپ بھی اپنے بچوں کے لئے کچھ لے لیں وہ بولیں اسے تو ہم خدا کے لئے نکال چکے ہیں اب ہم اس میں سے کچھ نہیں لیں گے اس کے بعد وہ اعرابی کو دیدیا پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور ان کا رنگ زرد دیکھا ان سے سبب دریافت کیا انھوں نے کہا گرسنگی کے باعث ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے رب یہ آپ کے نبی کی بیٹی ہے اور یہ دونوں اس کے بیٹے ہیں ان پر رحم فرمائیے پھر آپ نے انھیں حکم فرمایا جنس رکھنے کی کوٹھری میں جاؤ وہاں جاکر انھوں نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی اے اللہ آپ کے نبی کی بیٹی فاطمہؓ کو بھوک نے بہت ستایا ہے اور یہ آپ کے نبی ہیں ان کو بھی بھوک نے بہت ستایا ہے اور یہ حسنؓ حسینؓ آپ کے نبی کے نواسے ہیں ان کو بھی بھوک نے بہت ستایا ہے اور یہ علیؓ بن ابی طالب آپ کے نبیؐ کے چچا کے بیٹے ہیں ان کو بھی بھوک نے بہت ستایا ہے پس اے اللہ ہمارے اوپر آسمان سے مائدہ نازل فرمایئے جیسے آپ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا انھوں نے تو کفر کیا لیکن ہم ایمان دار ہیں دیکھتے کیا ہیں کہ

کہ بادیہ موجود ہو گیا جس میں گوشت کے ساتھ ٹکڑے پکے ہوئے ہیں اور مشک سے زیادہ خوش بودار ہے وہ اسے لے کر نکل آئیں حضرت علیؓ نے کہا یہ کہاں سے لے آئیں وہ بولیں خدا کے پاس سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھالو پوچھ گچھ مت کرو خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسی بیٹی دکھائی جو مریمؑ صفت ہے مریم کے پاس جب کبھی زکریا محراب میں جاتے تھے تو ان کے پاس رزق کو موجود پاتے تھے انھوں نے مریمؑ سے جو پوچھا اے مریم یہ تمھارے پاس کہاں سے آتا ہے تو انھوں نے کہا تھا کہ خدا کے پاس سے یہ وہی ہے جو فاطمہؓ نے اعرابی کو خیرات دی تھی خدا نے اسے جنت میں سوا ندے عطا فرمائے ہیں اور یہ انھیں میں سے ہے پھر سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اس کے بعد دستر خوان اُٹھ گیا۔

حکایت ؛ جس میں علم۔کرم۔اخلاص۔امانت داری اور غیبت سے کنارہ کشی کا بیان ہے ابو اللیث سمرقندی نے اسے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے انبیاء میں سے کسی نبی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔ کہ جب صبح ہو تو جو پہلی شے آپ کے سامنے آئے اُسے کھا لیجئے اور دوسری کو پوشیدہ کر دیجئے اور تیسرے کی حاجت روائی کیجئے اور چوتھے کو نا امید نہ کیجئے اور پانچویں سے گریز کیجئے جب صبح ہوئی تو جو پہلی شے ان کے سامنے آئی کوہ سیاہ تھا انھیں تعجب آیا اور کہنے لگے اسے کیسے کھاؤں پھر حکم خداوندی کی بجا آوری پر ہمت باندھی اور جوں جوں اس کے کھانے کے لئے قریب گئے وہ چھوٹا ہوتا گیا یہاں تک کہ ایک لقمہ بن گیا وہ اُسے کھا گئے تو شہد کی طرح شیریں تھا پھر سونے کا ایک طشت انھیں ملا اس کو انھوں نے زمین میں دفن کر دیا وہ دوبارہ سہ بارہ نکل نکل آیا پھر وہ اُسے چھوڑ کر آگے چل دئے اس کے بعد ایک پرندہ ان کے سامنے آیا جس کا باز نے تعاقب کیا تھا وہ پرندہ کہنے لگا اے نبی اللہ میری دستگیری کیجئے انھوں نے اُسے اپنی آستین میں چھپا لیا باز بولا اے نبی اللہ مجھے میری روزی سے محروم نہ کیجئے چنانچہ انھوں نے اپنی ران سے یک ٹکڑا کاٹ کر اُسے دیدیا وہ کھا کر شکم سیر ہو گیا پھر اس پرندہ کو بھی انھوں نے چھوڑ دیا وہ بھی چل دیا پھر ایک مردار انھیں نظر پڑا وہ اس سے بھاگے اس کے بعد انھوں نے عرض کیا اے رب مجھے بتلا دیجئے ان سے کیا مراد تھی خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ کوہ جسے تم نے کھالیا وہ غصہ تھا کہ شروع میں کوہ کے مانند معلوم ہوتا ہے اور آخر میں جب آدمی صبر کرتا ہے اور اس کو روک لیتا ہے تو وہ چھوٹا ہو کر شہد کے مانند شیریں معلوم ہوتا ہے اور طشت نیکی تھی جتنا اسے پوشیدہ کر دا تنی ہی ظاہر ہوتی ہے اور وہ پرندہ سے غرض یہ تھی کہ جو امین بنائے اس سے خیانت نہ کرو چوتھے سے یہ مقصود تھا جب تم سے کوئی اپنی حاجت چاہے اس کی حاجت برآری میں کوشش کرو پانچویں سے مراد غیبت تھی جس سے گریز کرتے رہو **فائدہ** ؛ کرم یہ ہے کہ اپنے مال سے اوروں پر احسان کرو اور دوسروں کے مال سے کنارہ کش رہو رافعیؒ نے صاحب تتمہ سے نقل کیا ہے کہ بخیل وہ ہے جو نہ زکوٰۃ ادا کرے اور نہ مہمان کی خاطر و مدارات میں صرف کرے اسنویؒ نے بیان کیا ہے کہ عرف سے ثانی صورت طے پاتی ہے اور طاؤسؒ یمانی نے بیان کیا ہے کہ بخیل وہ ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہو اس سے بخل کرے اور شحیح وہ ہے جو چاہتا ہو کہ لوگوں کے پاس جو کچھ حلال و حرام ہو اس کے قبضہ میں آجائے اور بعض نے

کہا ہے کہ اُن دونوں کے ایک معنی ہیں اور سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شُحّ یعنی بُخل فقر سے زیادہ مضر ہے کیونکہ فقیر جب پاتا ہے تو شکم سیر ہو کر کھا لیتا ہے اور شحیح شکم سیر ہو کر نہیں کھاتا ایک بار عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کعبہ کے گرد یہ کہہ رہے تھے اے اللہ مجھے میرے نفس کی شُحّ سے بچائیے اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا انھوں نے کہا وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنی جو اپنے نفس کی حرص سے بچایا گیا یعنی اُسنے نہ چوری کی نہ زنا کا مرتکب ہوا وہی فلاح پانے والا ہے۔

باب

فضیلتِ صدقہ

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ[ل] اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں رہے گا جب تک کہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائیگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً صدقہ اپنے دینے والے کے لئے قبر کی گرمی کو بجھا دیتا ہے اور اس کے سوا نہیں کہ مومن قیامت میں اپنے صدقہ کے سایہ میں رہے گا اس کو بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے اوپر صدقہ دینا لازم کر لو کیونکہ اس میں چھ باتیں ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں دنیا میں تو یہ ہے کہ رزق بڑھتا ہے مال میں زیادتی ہوتی ہے اور بستیاں آباد ہوتی ہیں اور جو آخرت میں ہیں وہ یہ ہیں پردہ پوشی ہوگی اور سر پر سایہ ہوگا اور آگ سے بچاؤ ہوگا ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بخاری میں بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے کہ صدقہ سے بلا کو دور کیا کرو اور صدقہ دیگر اپنی کار برآری میں مدد کیا کرو اور مکحول تابعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب مومن صدقہ دیتا ہے تو جہنم اجازت مانگتی ہے کہ امت محمدی میں سے ایک شخص کی خلاصی پر سجدۂ شکر بجا لائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ سے بچو اگرچہ ایک چھوارہ کا ٹکڑا ہی دے کر ہو۔

حکایت: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد اس لونڈی کو اپنے گھر سے نکال دیجئے یہ دوزخی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے نکال دیا اور اُسے کچھ چھوارے دے دیئے اس لونڈی نے آدھے چھوارے کھائے اور آدھے ایک فقیر کو جو اُسے راستہ میں نظر آیا خیرات کر دیئے پھر جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کا آپ

ل یقیناً صدقہ دینے والے مرد و عورت اور جنھوں نے خدا کو قرض حسنہ دیا ان کے لئے اجر بہت بڑھایا جائیگا اور ان کے لئے اجر کریم ہے ۱۲

کو حکم ہے کہ اس لونڈی کو پھر بلا لیجئے خدا تعالیٰ نے اس کو دوزخ سے رہائی عطا فرمادی کیونکہ اس نے اپنے آدھے چھوارے خیرات میں دیدیے ابن جوزی نے اپنی اس کتاب میں جس میں سوال وجواب کے ماجرے بیان کئے ہیں اسے ذکر کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ دوزخ سے اپنے نفس کو خرید لے اگرچہ آدھا چھوارہ دے کر ہو اس کو احمدؒ نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کے پاس خیرات کرنے کو نہ ہو وہ یہود ونصاریٰ پر لعنت ہی کیا کرے (خدا جانے کہاں کی روایت ہے) ہاں امام نوویؒ کے فتاویٰ میں ہے کہ تسبیح میں مشغول ہونا اُس پر لعنت بھیجنے سے بہتر ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ ہر تسبیح کے عوض صدقہ کا ثواب ہے ہر حمد کے عوض صدقہ کا ثواب ہے آخر حدیث تک۔

فائدہ: ابن مسعودؓ جب کسی سائل کو سوال کرتے سنتے تو فرماتے تھے خدا کو قرض حسنہ کون دیتا ہے اور وہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔ ابو اللیث سمرقندی نے کہا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو نہ ہو وہ مسلمانوں کے لئے خدا سے استغفار کیا کرے اور کسی سے پوچھا گیا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُس نے کہا مجھے بخشدیا اور میرا محل فلاں کے محل کے برابر بنایا ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ عبادت کرتا تھا البتہ وہ یہ دعا مانگا کرتا تھا اے اللہ مسلمانوں کو جو اُن سے پیدا ہوں گے سب کو بخشدے اور میں یہ نہ کرتا تھا اس لئے مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔ عوارف المعارف میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے اللہ جو لوگ مسلمان مردوں کے لئے دعا کیا کرتے ہیں ان کی مغفرت فرمائیے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کے پاس صدقہ کرنے کو نہ ہو اُسے چاہیئے کہ یہ پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اور حدیث صحیح میں ہے تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرا دینا بھی صدقہ ہے اور ایک روایت میں ہے کاش تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملے۔

مسائل: پہلا مسئلہ: صدقہ اور ہبہ اور ہدیہ میں فرق ہے صاحب شامل کا قول ہے کہ سب کے ایک ہی معنی ہیں اور ان میں سے ہر لفظ دوسرے کا قائم مقام ہو جاتا ہے جب صدقہ تطوع ہو واجب نہ ہو لیکن اگر محبت کے طور کسی غیر محتاج کو دیا تو ہبہ اور ہدیہ ہے۔ **دوسرا مسئلہ:** اگر وقت معین میں کسی شئے کی نذر کی تو اس کی تقدیم جائز نہیں سوائے اُس صورت کے کہ اُسے یہ نذر کی تھی کہ وقت معین میں اتنا صدقہ کروں گا تو اس کی تقدیم جائز ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے بخلاف اُس صورت کے کہ مثلاً شنبہ کے روز نماز پڑھنے کی نذر کی تو یکشنبہ کو پڑھنا کافی نہ ہوگا کیونکہ نماز عبادت بدنیہ ہے اس کی تقدیم جائز نہیں اور صدقہ عبادت مالیہ ہے اس کی تقدیم جائز ہے جیسے کہ زکوٰۃ کی یعنی سال گذرنے سے پہلے ہی ادا کردے لیکن نصاب ہونے سے پہلے ادا کرنا صحیح نہیں اور رمضان سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا جائز نہیں لیکن اول رمضان ہی سے ادا کرنا جائز ہے۔ **تیسرا مسئلہ:** اگر کہا کہ میں نے تجھے وکیل بنادیا کہ

فلاں دن میری بیوی کو طلاق دے دینا اور اُس نے اس دن سے پہلے ہی طلاق دیدی تو طلاق نہ پڑے گی اور بعد اس دن کے طلاق دی تو پڑ جائے گی اس کو دارمی نے بیان کیا ہے روضہ میں کہا ہے کہ اس میں شبہ ہے پھر کتاب النکاح میں بیان کیا ہے کہ اگر ولی نے اپنے وکیل سے کہا کہ اس عورت کا فلاں دن یا فلاں مقام پر نکاح کر دے اور اُس نے اُس کے خلاف کیا تو صحیح نہیں اور کتاب الوکالۃ میں ہے اگر کہا اتنے کے عوض فلاں مقام پر اسے فروخت کر ڈال اور اُس نے اسی قیمت پر دوسرے مقام میں فروخت کیا تو جائز ہے۔ **لطیفہ** خلیفہ متوکل رح کو ایک مرض ہوا اُس نے نذر کی کہ اگر خدا مجھے شفا عطا فرمائے گا تو مال کثیر خیرات کروں گا پھر علماء سے دریافت کیا کہ کس قدر خیرات کرنا چاہیئے ان میں اختلاف ہوا محمد بن موسیٰ باقر نے کہا اگر تم نے اشرفی کی نیت کی تھی تو اسّی اشرفیاں خیرات کرو۔ درہم کی نیت کی تھی تب بھی اتنے ہی ان سے اُس کی دلیل پوچھی گئی انھوں نے فرمایا خدا تعالیٰ کا قول ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ یعنی خدا نے تمھاری بہت سے مقامات میں مدد کی ہے پھر جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقائع کا شمار کیا گیا تو اسّی نکلے ہاں اگر مال کثیر یا کبیر کا اقرار کیا اور ایک درہم اس کی تفسیر کی تو اس کو سوائے اُس کے اور کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر کہا تجھ پر اکبر طلاق ہے تو ایک طلاق پڑے گی اور اگر کہا تجھ پر اکثر طلاق ہے تو تین طلاقیں پڑیں گی۔

حکایت :- ایک بار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ درم لے کر بازار کو نکلے تا کہ کرتہ خرید لائیں ایک لونڈی کو دیکھا کہ گریہ وزاری کر رہی ہے آپ نے اُس سے حال پوچھا اُس نے کہا میں اپنے گھر والوں کی ایک چیز دو درہم لے کر خریدنے نکلی تھی وہ دونوں کھو گئے آپ نے اُسے دو درہم دے دیئے اور بازار کی طرف تشریف لے گئے اور چار درہم کو وہاں کرتہ خرید فرمایا جب واپس آئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ کہہ رہا ہے جو مجھ کو لباس پہنا دے خدا اُس کو لباس جنت پہنائے گا آپ نے وہ کرتہ اسے دے دیا پھر بازار واپس گئے اور دو درہم کو ایک اور کرتہ خریدا پھر جو لوٹے تو ایک لونڈی کو روتا پایا اُس سے آپ نے حال پوچھا وہ بولی مجھے اپنے گھر والوں کی سزا سے ڈر لگتا ہے کیونکہ مجھے بہت دیر ہو گئی ہے آپ نے فرمایا مجھے اپنے گھر لے چل اور اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے جب اُس کے گھر پہونچے تو اُن کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا السّلام علیکم کسی نے جواب نہ دیا دوبارہ اور سہ بارہ آپ نے فرمایا تب انھوں نے جواب دیا آپ نے دریافت کیا کہ تم نے مجھے پہلی بار کیوں نہ جواب دیا انھوں نے کہا ہم چاہا کہ آپ کی آواز سے برکت حاصل کریں پھر آپ نے لونڈی کو معاف کر دینے کیلئے کہا انھوں نے کہا وہ آپ کیلئے آزاد ہے یا رسول اللہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے اپنے گھر واپس آئے کہ میں نے ان آٹھوں سے بڑھ کر اور درہم نہیں دیکھے ایک لونڈی کو اُن سے ہم نے پناہ دی ایک لونڈی کو آزاد کرایا ایک ننگے کو لباس پہنایا یہ کتاب شرف المصطفیٰ میں مذکور ہے۔

فائدہ :- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ تمام لباسوں میں زیادہ محبوب تھا اسکو نسائیؒ نے اور ابوداؤدؒ نے ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے گرمی میں سب سے زیادہ نافع لباس کتان کا کرتہ ہے اور سب سے افضل پوشاک سفید کرتہ ہے اور ایسے ہی اور سفید کپڑے ہیں کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے اچھا

لباس جس میں تم خدا کی اپنی قبروں اور مساجد میں زیارت کرو سفید رنگ کا لباس ہے اور احیاء میں ہے خدا کو سب سے پیارا لباس سپید ہے اور باب جمعہ میں گذر چکا ہے سیاہ لباس مکروہ ہے اور بخاریؒ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ میں نے لباسوں میں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر سفید لباس پہنے دیکھا ہے اور باب المعراج اور باب فضل عالم میں سبز کی فضیلت عنقریب آتی ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا جو زرد یا پوش پہنتا ہے اس کی حاجت روائی ہو جاتی ہے اور آپ کے سوا کسی سے مروی ہے کہ جو زرد لباس پہنتا ہے اس کی فکر کم ہوتی ہے۔ **مسئلہ** :۔ روضہ میں مذکور ہے اگر کہا تجھے کتنی رنگ کی طلاق تو اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر کچھ نیت نہ کی تو ایک طلاق پڑ جائے گی۔ **پہلا فائدہ** :۔ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں خادم کو کتنی بار معاف کیا کروں آپ نے فرمایا روزانہ ستر بار اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین باتیں ہوتی ہیں خدا اپنی پناہ میں اسے لے لیتا ہے اور اس کو اپنی جنت میں داخل فرماتا ہے کمزور سے نرمی کرنا اور والدین کے ساتھ بہ شفقت پیش آنا اور غلام اور لونڈیوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابو سلمہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار میرا ایک شخص پر گذر ہوا جو اپنے غلام کو مار رہا تھا میں نے اس کی سفارش کی اُس نے معاف کر دیا ابو سعیدؓ خدری نے کہا ہے کہ میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے جو کسی غمزدہ کی دستگیری کرتا ہے قیامت کو فزع اکبر کے دن خدا اُسے دوزخ سے رہائی عطا فرماتا ہے۔ **دوسرا فائدہ** حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرتا ہے وہ دوزخ سے اُس کی رہائی بن جاتا ہے اس کو امام احمدؒ نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی کسی غلام و لونڈی کو آزاد کرتا ہے خدا اُس کے ہر ہر عضو کے مقابلہ میں اس کا ایک ایک عضو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں :۔

حکایت :۔ ایک روز منصورؒ بن عمار لوگوں میں وعظ سنا رہے تھے حاضرین میں سے کھڑے ہو کر ایک شخص نے چار درہم مانگے منصورؒ بن عمار نے کہا جو کوئی اس کو چار درہم دے گا میں اُس کے لئے چار دعائیں کروں گا ایک یہودی کا غلام کھڑا ہو گیا اور اُس نے چار درہم دے دئے اور کہنے لگا کہ میں غلام ہوں خدا سے میری آزادی کی دعا کیجئے اور میں فقیر ہوں خدا سے میری تونگری کی دعا مانگئے اور میں گنہگار ہوں خدا سے میری مغفرت کی درخواست کیجئے اور میرے مالک کے اسلام لانے کی دعا فرمایئے انھوں نے دعا کی جب وہ واپس گیا تو اُس کے مالک نے اس سے پوچھا آنے میں تجھے دیر کیوں ہوئی اُس نے کہا میں منصورؒ بن عمار کی مجلس میں حاضر تھا میں نے چار درہم خیرات کئے تو انھوں نے میرے لئے چار دعائیں مانگیں ایک دعا میری آزادی کی تھی اُس نے کہا اچھا تو خدا کے واسطے آزاد ہے پھر کہا ایک دوسری دعا یہ تھی کہ خدا میرے مصارف

کا سامان کر دے اُس نے کہا تجھے چار ہزار درہم دیئے غلام نے کہا تیرے لئے اسلام کی دعا کی تھی اُس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور میرے اور تیرے لئے دعا مغفرت کی تھی اسے جواب دیا کہ یہ میری قدرت میں نہیں ہے پس اُس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے جو کچھ تیری قدرت میں تھا تونے کیا اب جو کچھ ہماری قدرت میں ہے ہم کرتے ہیں ہم نے تجھ کو تیرے غلام کو واعظ کو اور تمام حاضرین کو بخشدیا ۔ **حکایت**: ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس ایک شخص دیکھا کہ یہ کہہ رہا ہے لئے اللہ اس تربت کی حرمت سے اور سورۂ اخلاص کے حق سے مجھکو چار ہزار درہم مرحمت فرمایئے میں نے اُس سے کہا کہ دنیا کے لئے تو خدا کو اس تربت کی قسم دیتا ہے اُس نے کہا ایک ہزار قرض کے لئے ہیں ایک ہزار نکاح کے لئے ایک ہزار مصارف کے لئے اور ایک ہزار فی سبیل اللہ گھوڑا خریدنے کے لئے ابوایوب انصاریؓ نے اس کو چار ہزار درہم دیدیئے پھر مسجد میں داخل ہوئے تو محراب میں انھیں چار تھیلیاں ملیں ہر تھیلی میں چار ہزار دینار تھے اس پر لکھا تھا اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اس کا بدلہ دیگا اور وہ نہایت بہتر روزی دینے والا ہے اور اس میں ایک رقعہ تھا جس میں لکھا تھا اے ابوایوبؓ تمھاری خیرات کرنے کا بدلہ ہے اور تمھارا ثواب آخرت میں باقی ہے ۔۔۔

حکایت: حبیب عجمیؒ کی بی بی آگ لینے گئیں تاکہ روٹی پکائیں ایک سائل جو آیا تو انھوں نے اُسے آٹا دیدیا وہ آگ لے کر جب آئیں تو انھوں نے پوچھا آٹا کہاں گیا حبیب عجمیؒ نے کہا میں نے خیرات کر دیا وہ غصہ ہوئیں اتنے میں دیکھتی کیا ہیں کہ ایک شخص دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے اور گوشت روٹی لئے ہے انھوں نے اپنی بی بی سے کہا دیکھا خدا نے کیسی جلدی ہمیں زیادتی کے ساتھ بدلہ دیا اور ایک بار کا ذکر ہے کہ انھوں نے دس ہزار دینار صبح کو خیرات کئے پھر کہا اے رب میں نے اپنے نفس کو اس کے عوض آپ سے خرید لیا اس کے بعد دس ہزار اور دئے اور کہا اے رب جو مجھے توفیق ہوئی ہے اُس کا شکر یہ ہے پھر دس ہزار اور دیئے اور کہا اے رب اگر آپ نے پہلی دوسری بار قبول نہ فرمایا ہو تو اس کو قبول فرمالیجئے پھر دس ہزار اور خیرات کئے اور کہا اے رب اگر آپ نے تیسری بار کے مقبول کر لئے ہوں تو یہ اُس کا شکر یہ ہے قرطبیؒ نے کہا ہے عائشہؓ نے ایک بار ایک روٹی جس کے سوا اُن کے پاس کچھ نہ تھا خیرات کی اور روزہ دار تھیں خادمہ نے ان سے اس بارہ میں کچھ کہا اتنے میں دیکھا کہ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ کو ہدیہ میں ایک بکری بھیجی جس پر آٹا وغیرہ لگا کر پکایا تھا حضرت عائشہؓ نے خادمہ سے کہا دیکھ تیری روٹی سے یہ بہتر ہے قرطبیؒ نے یہ بیان کیا ہے کہ عرب بکری پر خمیر لگا کر تنور میں پکایا کرتے تھے ۔ **حکایت**: ایک شخص خراسان سے بصرہ میں آیا اور حبیب عجمیؒ کے پاس آئے نے دس ہزار درہم رکھے اور اُن سے کہا کہ ان کے عوض بصرہ میں ایک مکان خرید لیں تاکہ رہنے کے کام آئے جب مکہ سے وہ واپس آیا تو لوگ گرانی میں مبتلا ہو گئے انھوں نے اُس کا آٹا خرید کر خیرات کر دیا کسی نے اُن سے کہا آپ سے اُس نے تو مکان خریدنے کے لئے کہا تھا آپ نے یہ

کیا انھوں نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے جنت میں مکان خریدا ہے اگر وہ راضی ہوا تو خیر ورنہ میں اُس کا مال اُس کے حوالہ کر دوں گا جب وہ واپس آیا تو اس نے ان سے پوچھا کہ اے ابو محمد کیا مکان خریدا ہے انھوں نے کہا ہاں محل۔ نہروں اور درختوں سمیت خریدا ہے وہ اس پر خوش ہو گیا پھر کہنے لگا ہم اس میں رہنا چاہتے ہیں تب انھوں نے کہا کہ میں نے اُسے خدا سے جنت میں خریدا ہے اس سے وہ نہایت خوش ہوا اس کی عورت نے کہا ان سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں انھوں نے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جو مکان مع محلوں۔ نہروں اور درختوں کے دس ہزار درہم میں جبیب عجمیؒ نے خدا سے جنت میں فلاں بن فلاں کے لئے خریدا ہے اس کی دستاویز ہے خدا پر ہے کہ حبیب کی طرف سے جس کا وہ ذمہ دار ہوا ہے پورا پورا ادا فرمائے اس کے کچھ دنوں بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس نے وصیت کی کہ یہ دستاویز میرے کفن میں رکھ دینا جب صبح ہوئی تو اس کی قبر پر لوگوں کو ایک کاغذ پڑا ملا جس میں اسُ مکان سے جو حبیب عجمیؒ نے فلاں شخص کے لئے خریدا تھا براءت تحریر تھی کیونکہ خدا نے اُس شخص کے حوالہ کر دیا تھا حبیبؒ اس کو لے کر رونے لگے اور کہا یہ خدا کی جانب سے میرا براءت نامہ ہے۔

حکایت :۔ بنی اسرائیل میں دو شخص آپس کے شریک تھے جب انھوں نے حصہ بانٹ کر لیا تو ہر ایک کے حصہ میں تین ہزار دینار آئے ان میں سے ایک نے جا کر ایک نہایت مالدار سے بعوض ایک ہزار مہر کے نکاح کیا اُس کے ساتھی نے اُس سے پوچھا تو نے کیا کیا اس نے کہا ہزار کے عوض میں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے وہ چلا گیا اور اُس نے ہزار خیرات کر ڈالے اور کہا اے رب جنت میں حور کو میری زوجہ بنا دیجئے پھر اس نے ہزار کے عوض کچھ غلام خریدے اُس کے شریک نے کہا تو نے کیا کیا اُس نے جواب دیا کہ ہزار دینار کے میں نے غلام خریدے ہیں وہ چلا گیا اور اُس نے جا کر ہزار خیرات کر دئے اور کہنے لگا اے اللہ فلاں نے ہزار کے غلام خریدے ہیں اور میں آپ سے جنت میں غلام خریدتا ہوں پھر اُس نے پوچھا اور ایک ہزار کا تو نے کیا کیا اُسکے شریک نے کہا میں نے ہزار کا ایک باغ خریدا وہ چلا گیا اور اس نے ایک ہزار اور خیرات کر دیے اور کہنے لگا اے اللہ فلاں نے دنیا میں باغ خریدا ہے اور میں آپ سے میں جنت میں باغ خریدتا ہوں اس طرح وہ اپنے مال سے ہاتھ دھو بیٹھا اور محتاج ہو گیا پھر اپنے ساتھی کے پاس آیا اور یہ درخواست کی کہ مجھ کو نوکر رکھ لے اس نے کہا تیرا مال کیا ہوا اُس نے جواب دیا کہ میں نے خدا کو قرض دیدیا ہے اُس نے کہا تو نے بُرا کیا اس نے جواب دیا شاید تو ان لوگوں میں سے معلوم ہوتا ہے جو کہتے ہیں جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی بن جائیں گے تو کیا پھر بھی ہمیں جزا ملے گی یعنی ہم سے محاسبہ کیا جائیگا پھر جب دونوں کا انتقال ہوا تو خدا نے دونوں کے حال کی خبر دی کہ خیرات کرنے والا تو اپنے مال کے پاس پہونچا گیا پھر اس نے کہا میرا تو ایک دوست تھا جو کہا کرتا تھا کہ تو بڑا خیرات کرنے والا ہے پھر خدا تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کیا تم لوگ جھانک کر دیکھو گے اس کے بعد اس نے جو دیکھا تو اس کو جحیم کے درمیان دیکھا اور اُس

سے پکار کر کہا قسم خدا کی تونے تو مجھے ہلاک ہی کر ڈالا ہوتا اگر میرے رب کا فضل مجھ پر نہ ہوتا تو مجھے بھی یہاں حاضر ہونا اور عذاب چکھنا پڑتا۔

مؤلف کہتا ہے: کہ یہ روایت بنی اسرائیل میں نے بھی ایسا دیکھا تھا پھر تفسیر قرطبی رح میں سورۂ کہف کے ذیل میں خدا تعالیٰ کے قول وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ کے متعلق میری نظر سے گذرا کہ ان دونوں میں سے ایک عبداللہ بن اسد بن ہلال تھے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت ام المومنین ام سلمہ رض کے پہلے خاوند ہیں اور دوسرا اُن کا بھائی اسود بن عبداللہ لعنہ اللہ تھا پھر قرطبی رح نے کہا ہے کہ ان دونوں کا ذکر خدا تعالیٰ کے قول اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ کے متعلق سورۂ صافات میں موجود ہے پھر میری نظر سے سورۂ کہف کی تفسیر رازی میں گذرا ہے کہ یہ دونوں بنی اسرائیل میں ایک دوسرے کے بھائی تھے ایک مسلمان تھا جس کا نام فطروس تھا اور دوسرا کافر تھا جس کا نام یہودا تھا اور اس امر میں بغوی رح نے بھی موافقت کی ہے۔

فائدہ: جن ابو سلمہ رض کا ذکر قرطبی رح نے کیا ہے وہ صحابی ہیں اور ان کے صاحبزادے عمر رض بھی صحابی تھے اور یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہیں ان سے بارہ حدیثیں مروی ہیں۔ **حکایت**: داؤد ع کے زمانہ میں ایک بڑھیا تھی ایک روز اس نے تین روٹیاں خیرات کیں اور وہ آٹا پیستی تھی ہوا سے اس کا آٹا اڑ گیا تھا اس نے داؤد علیہ السلام سے کہا میرا اور ہوا کا فیصلہ کر دیجئے داؤد ع نے اس کو ہزار درہم عطا فرمائے سلیمان ع نے اس بڑھیا سے کہا واپس جا اور کہہ میرا فیصلہ پھر سے کیجئے وہ لوٹ آئی انھوں نے ایک ہزار اور اسے دیدیئے اور پوچھا کہ تجھے واپس آنے کے لئے کون کہا کرتا ہے اس نے کہا سلیمان داؤد نے انھیں بلا کر سبب دریافت کیا انھوں نے کہا فیصلہ کرنا واجب ہے اور خیرات دینا تبرع ہے اس لئے واجب اولیٰ ہے چنانچہ داؤد ع نے ہوا کو طلب کیا اور اس سے دریافت کیا تو نے اس کا آٹا کیوں برباد کر دیا اس نے خازن باد کا نام لیا خازن نے جبرئیل ع پر ذمہ داری ڈالی جبرئیل نے میکائیل ع پر میکائیل نے رب العالمین پر پھر خدا نے فرمایا اے جبرئیل ع داؤد کو اطلاع دو میں نے کچھ عبث نہیں کیا ایک چوہے نے ایک جہاز میں سوراخ کر دیا تھا جس سے کشتی ڈوبنے کے قریب آ گئی تھی میں نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے آٹا اہل جہاز کے پاس جا ڈالا انھوں نے اس سے سوراخ بند کر دیا اور یہ اُن کی نجات کا سبب بن گیا اے داؤد ع جہاز میں جو کچھ ہو اس کا تہائی بڑھیا کے لیے لے لیجئے انھوں نے جو دیکھا تو تین لاکھ دینار تھے داؤد نے بڑھیا سے کہا تو نے کچھ نیکی بھی کی ہے وہ بولی ہاں میں نے تین روٹیاں خیرات کی تھیں۔ **حکایت**: میں نے مورد عذب میں دیکھا ہے کہ ایک جوان داؤد کی صحبت میں رہا کرتا تھا جبرئیل ع نے اُن کو خبر دی کہ اس کا تین دن کے بعد انتقال ہو جائے گا داؤد کو یہ شاق ہوا جب تین دن گذر گئے تو انھوں نے اس کو صحیح وسالم دیکھا اس کے بعد ایک ماہ اور گذر گیا اُن کو اس امر سے بڑا تعجب ہوا آپ کے پاس ملک الموت نے آ کر کہا کہ جب میں نے تین دن کے بعد اس کی روح قبض کرنا چاہی تو خدا تعالیٰ نے مجھ پر تجلی فرمائی اور ارشاد کیا اے ملک الموت اپنی عمر کے ختم ہونے کے ایک روز پیشتر

وہ نکلا تو اُسے ایک مسکین ملا اُس نے اُس کو بیس درہم دیئے اُس نے دعا دی کہ خدا تیری عمر میں برکت عطا فرمائے میں نے اُس کی دُعا مستجاب کر لی اور ہر ہر درہم کے عوض اس کی عمر میں ایک ایک سال بڑھا دیا اور ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرات لے کر سائل کے دل خوش ہونے کے وقت کی دعا کو غنیمت سمجھو **حکایت** سلیمانؑ کے زمانہ میں ایک شخص تھا جس کے مکان میں ایک درخت پر قمری نے اپنا آشیانہ بنایا تھا وہ اُس کے بچے نکال لیا کرتا تھا اس نے سلیمانؑ سے اس کی شکایت کی انھوں نے اسے منع کر دیا اس نے ان سے وعدہ کیا کہ اب پھر ایسا نہ کروں گا اور ایسے ہی چار بار کیا اس کے بعد سلیمانؑ نے اُسے بلا کر اس سے قسم لے لی کہ پھر ایسا نہ کرے لیکن اس نے پھر اس کے بچے نکال لئے قمری نے سلیمانؑ سے اطلاع کر دی آپ نے اس کے بچوں کی حفاظت کے لئے دو شیطان مقرر کر دیئے قمری نے جب بچے دیئے تو وہ شخص درخت پر اس کے بچے نکالنے چڑھا اتنے میں ایک سائل آیا تو اُس نے اُسے دو روٹیاں دیں اس نے دعا دی کہ خدا تجھ سے بُری بلا اور سوء قضا کو دور رکھے اس کے بعد وہ چڑھ کر پھر اُس کے بچے اُتار لایا خدا نے ایک فرشتہ بھیجدیا تھا جس نے ایک شیطان کو مشرق میں اور دوسرے کو مغرب میں پھینک دیا تھا قمری نے آکر کہا اے نبی اللہ میرے بچے پھر لے گیا سلیمانؑ نے ان دونوں شیطانوں کو جو بلایا تو ان کا پہلے پتا ہی نہ لگا پھر بعد مدت وہ ملے تو انھوں نے فرشتہ اور اُس کی خیرات دینے کا قصہ بیان کیا سلیمانؑ نے فرمایا دیکھو تو سہی خدا نے صدقہ کی برکت سے بچہ سے کیسی بلا دُور رکھی اس کے بعد وہ نہایت خوبی کے ساتھ تائب بن گیا۔

فائدہ: قمری مشہور چڑیا ہے اُس کا گوشت گرم وخشک سرد مزاج والوں کو نفع بخشتا ہے اور اُس کے پتہ کا سُرمہ لگانا آنکھوں کی روشنی کو زیادہ کرتا ہے کعب احبارؓ نے فرمایا ہے کہ ایک بار قمری سلیمانؑ کے پاس چلائی تو آپ نے فرمایا یہ کہتی ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ الْمُهَيْمِنِ اور فاختہ دوسری چڑیا ہے جو قمری کے قریب ہوتی ہے اور اس کا گوشت فالج اور لقوہ کو مفید ہے اور اگر اس کا خون آنکھ میں ٹپکایا جائے تو پھنگے پن کو دور کر دیتا ہے اور اگر آنکھ پر لگایا جائے تو اس کا زنگ بدل دیتا ہے اور تسبیح یا دائم اشکر ک ہے اور جو لڑکا رات کو چونکتا ہو اس کے گلے میں اس کی بیٹ لگانا نافع ہے اور اس چڑیا کو قیز توم کہتے ہیں **حکایت** عیسیٰؑ کے زمانہ میں ایک دھوبی تھا وہ لوگوں کے کپڑے بدل لیا کرتا تھا لوگوں نے اس کی عیسیٰؑ کو اطلاع دی عیسیٰؑ نے فرمایا اے اللہ اسے ہلاک کر ڈال اس کے بعد وہ اپنی عادت کے موافق تین روٹیاں لے کر نکلا ایک سائل آیا تو اس نے ایک روٹی اسے دیدی اس نے دعا دی کہ جو بڑی بلا آسمان سے نازل ہو خدا تجھ سے دور رکھے یہ دُعا اس کو نہایت پسند آئی اور اس نے دوسری روٹی بھی اسی کے حوالے کی اب اس نے کہا خدا ساری آفتوں سے تجھے محفوظ رکھے اس پر اس نے تیسری روٹی بھی اس کو دیدی تب اس نے کہا خدا نے نہایت خوبی سے تیری توبہ قبول فرمائی اس کے کپڑوں میں ایک سانپ گھس کر بیٹھ رہا تھا جب اس نے کپڑے لینا چاہا تو سانپ نے اسے کاٹنے کا ارادہ کیا اسی دم ایک فرشتہ نے اس کے منہ میں لوہے کی لگام چڑھا دی اور وہ دھوبی صحیح وسالم واپس آیا

لوگوں نے کہا اے روح اللہ دھوبی تو صحیح وسالم لوٹ آیا عیسیٰؑ نے اُسے بلا کر دریافت کیا کہ تو نے کیا نیکی کی ہے اُس نے کہا میں نے تین روٹیاں خیرات دی تھیں پھر انھوں نے سانپ سے پوچھا تو نے اُسے مار کیوں نہ ڈالا اُس نے کہا اے نبی اللہ خدا نے آپ کی دعا مستجاب کر لی تھی اور مجھکو اس کے قتل کا حکم ہوا تھا لیکن اُس نے ایک سائل کو خیرات جو دی تو میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور میرے منہ میں لگام چڑھا دی لوگوں کو تعجب ہوا اور وہ دھوبی تائب ہو گیا۔

موعظت ؛ علائیؒ نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰؑ نے فرمایا جو سائل کو واپس کرتا ہے سات روز تک فرشتے اُس کے گھر میں نہیں رہتے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرات کیا کرو کیونکہ خیرات دوزخ سے تمھاری رہائی ہے اس کو طبرانیؒ نے اور بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرات بُرائی کے ستر باب کو بند کر دیتی ہے اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔ **لطیفہ** ؛ ائمہ حنفیہ میں سے مفتی جن وانس نجم الدین النسفی کی تفسیر میں سورۂ والضحیٰ کی تفسیر کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ عثمانؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انگور کا گچھا ہدیہ پیش کیا آپ کے پاس ایک سائل جو آیا تو آپ نے وہ گچھا اُسے اٹھا کر دے دیا عثمانؓ نے یہ دیکھ کر سائل سے خرید لیا اور دوبارہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے پھر دے دیا اسی طرح تین بار پیش آیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سائل سے پوچھا تو سائل ہے یا تاجر ہے اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ[1] **فائدہ** ؛ حضرت عائشہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون چیزیں ہیں جو اُن کی ممانعت پر باقی نہیں آپ نے فرمایا نمک اور پانی اور آگ انھوں نے کہا یا رسول اللہ پانی کو تو ہم سمجھے لیکن نمک اور آگ میں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے نمک دیا گویا اُس نے جو کچھ نمک سے مزہ دار ہوا ہے سب کچھ خیرات کیا اور جس نے آگ دی گویا جو کچھ اُس سے پکا ہے وہ سب خیرات کیا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا اُس نے گویا اُسے زندہ کر دیا ابن عباسؓ نے کہا ہے جو راستہ پر پانی کی سبیل رکھتا ہے دوبار خدا اُس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ **مسئلہ** ؛ روضہ میں مذکور ہے اگر کسی نے اپنے دروازہ پر مٹکا رکھ دیا اس سے لوگ پانی پیا کریں تو اس پر ضمان نہیں خواہ اس نے اذن دیا ہو یا نہ دیا ہو صحیح مذہب کے موافق۔

حکایت ؛ سعدؓ بن عبادہ نے پوچھا یا رسول اللہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے کیا میں اپنی ماں کی طرف سے خیرات دوں آپ نے فرمایا ہاں انھوں نے دریافت کیا کس خیرات میں سب سے زیادہ ثواب ہے آپؐ نے فرمایا پانی پلانے میں اور ایک روایت میں ہے کہ اے سعد میں تمھیں ایک نہایت آسان خیرات جس کی قدر نہایت عظیم ہے نہ بتا دوں انھوں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلا دیجئے آپؐ نے فرمایا پانی پلانا اس کو غزالیؒ نے بروایت سعدؓ بن ابی وقاص نقل کیا ہے اور صحیح پہلی روایت ہے جیسا کہ میں نے دمیری کی شرح منہاج میں کتاب وصایا میں

[1] لیکن سائل کو مت جھڑک ۱۲

دیکھا ہے فائدہ :- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بخار جہنم کی لپٹ سے ہے اُسے پانی سے ٹھنڈا کرو ابن انباریؒ نے کہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے لئے پانی خیرات کیا کرو۔ برماویؒ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے فابردوہا ہمزۂ وصلی اور راء کے پیش کے ساتھ ہے اور حضرت عائشہؓ پانی پر معوذتین پڑھ کر مریض پر چھڑکا کرتی تھیں اور حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے جو سورۂ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالہ پر پڑھ کر مریض بخار کے چہرہ پر چھڑک دے خدا اس کو شفا عنایت فرمائے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے دنیا اور آخرت کی سب سے اچھی پینے کی چیز پانی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ بھی تواضع ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا پانی لے کوئی آدمی ایسا نہیں جو اپنے بھائی کا جھوٹا پانی لے اور پھر بھی اس کے لئے ستر ہزار نیکیاں نہ لکھی جائیں اور اس کے ستر ہزار گناہ نہ مٹائے جائیں اور اس کے ستر ہزار درجے نہ بلند کئے جائیں۔ مسئلہ :- اگر کسی نے پانی کی وصیت کی تو صحیح قول کے موافق ذی نجاست پر مردہ مقدم ہے اور اس کے نجاست لگی ہو تو وہ قطعاً مقدم ہوگا اور جنب پر حائض مقدم ہے اور اگر دو شخص مر جائیں تو جو پہلے مرا ہوگا پانی اسی کو ملے گا اور اگر دونوں ساتھ مرے ہوں یا دونوں کی موت کے بعد پانی ملا ہو تو ان دونوں میں سے جو افضل ہوگا وہی مقدم کیا جائیگا اور اگر دونوں برابر ہوں تو قرعہ ڈال لیا جائے اور جنب محدث سے اولی ہے اگر پانی فقط وضوء کے لئے کافی ہو تو محدث ہی اولی ہے اور پانی والا اس کا زیادہ مستحق ہے اور اس کا مالک اس کے ساتھ اولی ہے اگر کسی نے کپڑے کی ایسے کے لئے وصیت کی جو اس کے زیادہ لائق ہو تو سورت مقدم کی جائے گی پھر خنثیٰ پھر مرد۔ فائدہ :- حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار برکتیں خدا نے آسمان سے زمین پر نازل فرمائی ہیں۔ آگ۔ پانی۔ نمک۔ لوہا۔ قرطبی نے بیان کیا ہے کہ اس کے منافع میں سے چھری اور تیشہ ذغیرہ ہے اور نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ جو لوہے کا حامل ہوتا ہے خدا اس کے دل کو قوی بنا دیتا ہے اور اس سے خراب خواب دور ہو جاتے ہیں اور اس کا سرمہ لگانا خارش اور ڈھلکے اور آنکھ کو نافع ہے اور اگر عورت اسے حمول کرے تو سیلان خون بند ہو جائے اور نمک کے منافع میں سے یہ ہے کہ وہ ریاح تحلیل کرتا ہے معدہ سے بلغم کو چھانٹتا ہے اور چہرہ کی زردی کو دور کرتا ہے اور رنگ کو عمدہ بناتا ہے جب صبح و شام استعمال کیا جائے اور نمک سیاہ مخرج سودا اور مسہل بلغم ہے۔ اور کھجور کا درخت نمک کو محبوب رکھتا ہے پس مناسب ہے کہ ہر سال اس کی جڑ کھول کر اس میں بھر دیا جایا کرے اور شہد کی مکھی کو جب کپڑے ستائیں تو علاج یہ ہے کہ اس کے رہنے کی جگہ نمک چھڑک دیا جائے اور باب کرم میں نمک کے منافع گذر چکے ہیں اور آگ کے منافع میں سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو جہنم کی یادگار بنایا ہے اور صحرا نشینوں یعنی مسافروں کے لئے سامان سفر بنایا ہے اور پانی کے منافع رمضان کی فضیلت میں پہلے گذر چکے ہیں کہ خدا نے اس کو ابر سے اُتارا ہے اور اگر چاہتا تو اسے نہایت شور بنا دیتا۔

حکایت :- ایک شخص بہت خیرات کیا کرتا تھا جب اس کا انتقال ہوا تو اس نے خیرات کی اپنی اولاد کو

وصیت کی اُس کی زوجہ دو بچے لے کر ایک سو بیس دینار سے تجارت کر کے اپنا مال بڑھانے کے لئے نکلی اُس نے اپنے بڑے لڑکے کی طرف سے ایک روٹی خیرات دی دوسری روٹی اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف سے اور تیسری روٹی اپنے نفس کی طرف سے پھر اس کے چھوٹے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا اس کے بعد وہ جہاز پر سوار ہو کر چلی تو وہ شکست ہوگیا اور وہ اشرفیاں سمندر میں گر گئیں اور ایک تختہ پر وہ بچ رہی اور ایک شہر میں وہ جا پہونچی وہاں اُس نے اپنے چھوٹے لڑکے کو ایک شخص کے پاس دیکھا تو اس سے لڑنے لگی نوبت بانیجا رسید کہ مقدمہ قاضی کے پاس گیا اس عورت نے کہا کہ یہ میرا لڑکا ہے اسے بھیڑیا لے گیا تھا اُس آدمی نے کہا کہ میں شکاری ہوں میں نے بھیڑیئے سے چھڑایا تھا قاضی نے عورت کے موافق فیصلہ کر دیا پھر اُس نے اپنے بڑے لڑکے کو ایک شخص کے پاس دیکھا تو اس پر دعوی کیا اور پھر قاضی کے پاس مقدمہ گیا عورت نے کہا میرا جہاز شکست ہوگیا تھا خیر اس کو وہ بھی مل گیا اس کے بعد اس نے مچھلی فروخت ہوتے دیکھی اُسے خرید کر جو اس کا پیٹ چاک کیا اس کے اندر اپنی تھیلی جس میں اشرفیاں تھیں موجود پائی اور اس کے اندر ایک جوہر اور نکلا جس کو اس نے تیس ہزار اشرفیوں کو فروخت کیا۔ **حکایت**: ایک شخص ایک موکھے سے ایک کوٹھری میں بھوسہ بھرا کرتا تھا لڑکے کھیل رہے تھے اتفاق سے ایک لڑکا اس کے اندر گر پڑا اور بھوسہ میں دب گیا اُس شخص نے وہ موکھہ اور کوٹھری کا دروازہ لیسدیا جب اس کی ماں ناامید ہوگئی تو وہ اُس کی طرف سے روزانہ ایک روٹی خیرات کرنے لگی جب جاڑا آیا تو اُس نے دروازہ کھول کر جانوروں کے لئے تھوڑا تھوڑا بھوسہ نکالنا شروع کیا جب سب بھوسہ نکال چکا تو لڑکے کو دیکھا کہ ایک روٹی لئے ہے اس کو نکال کر اس کی ماں کے پاس پہونچا دیا ماں نے اس سے حال پوچھا تو وہ کہنے لگا اے ماں جب رات ہوتی تھی تو ایک شخص میرے پاس ایک روٹی لاتا تھا اور جب تک میں سوتا نہ تھا میرا جی بہلایا کرتا تھا حاصل یہ کہ خیرات کی برکت سے خدا نے اُس کے لڑکے کو اس سے پھر ملا دیا۔ **حکایت**: کسی نبی کے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اُس نے منادی کرا دی کہ سوائے میرے کوئی خیرات نہ کرے ایک عورت کے دروازے پر ایک سائل گذرا اُس نے تین روٹیاں دے دیں یہ بات بادشاہ کو معلوم ہوئی تو اُس نے اس کا ہاتھ کٹوا کر شہر بدر کر دیا وہ کسی دوسرے بادشاہ کی سلطنت میں گئی بادشاہ نے اس عورت سے حال پوچھا تو اُس نے اپنا ماجرا بیان کیا اس پر بادشاہ نے اس سے نکاح کر لیا اور خدا نے اس بادشاہ کے دل میں اس کی ایسی جگہ دی کہ اس نے اپنی ساری بیویوں پر اسے ترجیح دینا شروع کی اور خدا نے اس سے ایک لڑکا عنایت کیا بادشاہ جب جنگ کرنے نکلا تو بادشاہ کی کسی بی بی نے بادشاہ کی طرف سے اس بادشاہ کی ماں کو لکھ بھیجا کہ جس عورت کے ہاتھ کٹے ہوئے ہیں اُسے سلطنت سے نکال دے یہ سُن کر وہ عورت بچہ لے کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہتی ہوئی نکل کھڑی ہوئی وہ دجلہ پر پانی پینے آئی تو لڑکا دریا میں گر پڑا اور نظروں سے غائب ہوگیا اُس نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ آپ کا شکر ہے اور آپ ہی سے شکایت ہے اور آپ ہی فریادرس ہیں اور آپ ہی سے

مددچاہی جاتی ہے اور آپ ہی پر بھروسہ ہے اس کے بعد اُس کے پاس تین فرشتے اُتر کر آئے ایک نے کہا یہ تیرا ہاتھ ہے دوسرے نے کہا یہ تیرا دوسرا ہاتھ ہے اور تیسرا دجلہ میں اُتر پڑا اور کہنے لگا یہ تیرا لڑکا ہے پھر انھوں نے اس سے کہا یہ تیری تین روٹیاں ہیں جو خدا کے نام پر تو نے خیرات کی تھیں اس کے بعد وہ دجلہ کے کنارہ پر لوگوں سے کنارہ کش ہو کر عبادت خدا میں مشغول ہو گئی جب اُس کا خاوند بادشاہ واپس آیا تو اُس نے اپنی ماں سے اُس کا حال پوچھا ماں نے خط کے حال سے اطلاع دی تب اسے معلوم ہوا کہ یہ عورتوں کی مکاری کا نتیجہ تھا اس کے بعد اس عورت کا حال پوچھا پھرا یہاں تک کہ وہ ملی اُس سے اُس نے واپس چلنے کی نسبت کہا اس نے انکار کیا اس پر وہ بھی اُسی کے ساتھ تارک الدنیا ہو کر عبادت میں مشغول ہو گیا اور اپنے ملک سے دست بردار ہو گیا اور احیاء میں ہے کسی کی روایت ہے کہ نماز تجھ کو نصف راستہ تک پہونچا دے گی اور روزہ تجھ کو بادشاہ کے دروازہ تک پہنچا دیگا اور خیرات تجھکو اندر داخل کر دے گی۔ **حکایت**: بصرہ کے کسی قاضی کی ایک عابدہ لڑکی تھی ایک دن کسی واعظ کے پاس خیرات کی فضیلت دریافت کرنے گئی ایک سائل جو آیا تو اُس نے اپنی لونڈی سے کہا کہ میرے گیسو میں سے یہ جوہر لے کر اُسے دیدے اور اسے اپنے باپ کے خوف سے جلدی تھی اس لئے اُس نے اپنا گیسو کاٹ کر سائل کو دیدیا سائل نے جوہر نکال لیا اور گیسو کو پھینک دیا کوئی بدکار اُس کے باپ کے پاس پہونچا اور اُس سے کہا تیری بیٹی نے برا کام کیا ہے اور اس کا گیسو کٹ گیا ہے اس کے باپ نے یہ ماجرا اس سے بیان کیا وہ بولی معاذ اللہ کہ ایسا ہوا ہو باپ نے کہا مجھے اپنا گیسو دکھا اُس نے کہا اچھا ذرا میں دو رکعت نماز پڑھ لوں اور حالت سجدہ میں کہنے لگی اے اللہ میں آپ سے امید وار ہوں اور آپ ہی کے لئے میں نے خیرات کی ہے اور آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے مجھے میرے باپ کے سامنے رسوا نہ کرنا اسکا سر ابھی سجدے سے نہ اٹھا تھا کہ خدا نے اسکے سر پر دس گیسو ڈال دیے کہ ہر گیسو میں ایک ایک جوہر پڑا تھا جو ایک نیکی کرتا ہے اُس کو دس گنا ملتی ہے پس وہ باوقار ہو کر اپنے باپ کے سامنے نکل آئی اُسے تعجب ہوا اس کے بعد باپ کو اپنا ماجرا کہہ سنایا اور باپ نے اُس شخص کو بتلا دیا جس نے اُسے خبر دی تھی وہ بولی اسے معاف کر دیجئے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا **فائدہ**: بصرہ کی بناء خلافت عمرؓ میں ۱۴ھ میں پڑی ہے اور اہل بصرہ اُس میں اٹھارہ برس تک آباد رہے سمعانیؒ نے بیان کیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں وہ قبۂ اسلام اور خزانہ عرب تھا اس سرزمین میں کبھی بت پرستی نہیں ہوئی اس کو برماویؒ نے شرح بخاری میں نقل کیا ہے۔

حکایت: یافعیؒ نے کسی کی روایت بیان کی ہے کہ اُس نے اپنی زوجہ کو حکم دیا کہ سائل کو کچھ دیدے اُس نے چار انڈے دیدیے جب وہ چلا گیا تو ایک شخص ایک تھیلی میں انڈے دے گیا اُس نے اپنی عورت سے پوچھا تو نے کے انڈے خیرات کئے تھے عورت نے کہا چار اُس نے پوچھا تجھے کتنے ملے وہ بولی تیس اسے تعجب ہوا اور کہنے لگا تو چار خیرات کرے اور ملیں تیس یہ بے حساب کیسے یعنی ایک کا دس گنا بدلہ ملتا

سے اُس نے جواب دیا کہ اس میں دس ٹوٹے ہوئے ہیں کیونکہ ایک انڈا ٹوٹا ہوا دیا تھا۔ **فائدہ**: بیہقی رحمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کسی نبی نے خدا سے ضعف کی شکایت کی خدا نے انڈے کھانے کا حکم فرمایا ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قلت اولاد کی شکایت کی تو آپ نے بھی انڈے کھانے کا حکم فرمایا۔ واضح ہو سب سے عمدہ انڈے سیاہ رنگ کی چھوٹی مرغی کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ مقوی قلب ہیں خصوصاً زردی اور اگر گھی اور زعفران کے ساتھ لیپ لگایا جائے تو گرم اور سرد اورام کو پکا دیتا ہے اور بیضہ نیم برشت سب سے زیادہ نافع ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرم پانی میں انڈا چھوڑ کر تین سو تک گنتی گنتے جائے پھر نکال لیا جائے اور کھا لیا جائے تو بدن کو نرم کرتا ہے اور مثانہ کی شکایت کو دور کرتا ہے لیکن تلے ہوئے یا بھنے ہوئے انڈے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ وہ نہایت ردی ہوتا ہے۔ شافعیؒ نے بیان کیا ہے کہ جو شخص اُبلا ہوا انڈا کھا کر رات کو سو رہے اور وہ نہ مرے تو تعجب ہے۔

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے اور مرغی کے بعد سفید چکور کے انڈے ہوتے ہیں بشرطیکہ تازے ہوں اور جب چکور انڈے دیتی ہے تو جن انڈوں میں سے نر بچے نکلنے والے ہوتے ہیں ان کو نر سیتا ہے اور جن سے مادہ بچے ہونے والے ہوتے ہیں ان کو مادہ سیتی ہے اور اس کی بیس سال عمر ہوتی ہے اور جب اس کے انڈے گندے ہو جاتے ہیں تو دوسرے جانور کے انڈے چھین لاتی ہے یا چرا لاتی ہے اور اُسے سیتی ہے لیکن بچے نکلنے کے بعد اپنی ماں کے پیچھے چلے جاتے ہیں جس کے انڈے ہوتے ہیں اور چکور کا گوشت معدہ کیلئے نہایت عمدہ ہوتا ہے اور مسمن بدن ہے اور اس کا پتہ لگانے سے غشاوہ اور ظلمت بصر کو نافع ہے زاد المسافرین میں ہے کہ جو کسی جانور کا پتہ آنکھ میں لگائے اُسے چاہیئے تھوڑا شہد اور آب شور ملالے۔ **مسئلہ**: جن پرندوں کا گوشت حرام ہے اُن کے انڈے حلال ہیں (شاید شافعیؒ کے پاس) جیسے چیل کے اور جو انڈا کسی نجس شئے میں اُبالا گیا ہو وہ مکروہ نہیں ہوتا لیکن مردار خوار کا انڈا مکروہ ہے جیسے کہ مردار خوار جانور کا گوشت اور دودھ مکروہ ہوتا ہے اور شرح مہذب میں ہے کہ ایسے جانور پر سوار ہونا بھی مکروہ ہے۔ **مؤلف کہتا ہے**: کہ شاید ننگی پیٹھ پر مکروہ ہو اگر کسی نے انڈا غصب کیا پھر بچہ نکل آیا تو بچہ اسی کا ہوگا جس نے انڈا غصب کیا تھا اور اگر بچہ کی قیمت انڈے سے کم ہو تو اس کو تاوان دینا پڑے گا اور اگر باپ بیٹے کو انڈا دیدے اور اس میں سے بچہ نکل آئے تو رجوع نہیں کر سکتا اور حرم کے حلال جانور کا انڈا بھی محرم اور غیر محرم پر حرام ہے اور قیمت سے اس کا ضمان دینا چاہیئے اور ایسے ہی محرم پر غیر محرم کے پرندے حرام ہیں اور گندہ انڈے کی کچھ قیمت نہیں ہے سوائے شتر مرغ کے انڈے کے اور تفسیر قرطبی رحمہ میں سورۂ انعام کے متعلق بروایت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ محرم پر شتر مرغ کے ہر انڈے کے عوض ایک روزہ ہے یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا اور دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈوں کے متعلق جس کو محرم نے ضائع کیا تھا اس کے عدد اور قیمت کا فیصلہ فرمایا تھا۔ **فائدہ**: اگر شتر مرغ کے انڈے سے

کا چھلکا توتیائے ہندی کے ساتھ گھس کر بیاض چشم والی آنکھ میں سُرمہ لگایا جائے تو اُس کی بیخ کنی ہو جائے اور شتر مرغ کے بیس انڈے یا زیادہ ہوتے ہیں مادہ صرف تین انڈے سیتی ہے اور تین ہوا میں چھوڑ دیتی ہے اور تین دفن کر دیتی ہے جب بچے نکلتے ہیں تو اُن انڈوں کو توڑ ڈالتی ہے جنھیں ہوا میں چھوڑ دیتی ہے اُس وقت وہ خشک گوشت کی طرح ہوتے ہیں اور اس کے بچے اُسے کھاتے ہیں پھر وہ انڈے نکالتی ہے جو دفن کر دیئے تھے اور انھیں توڑتی ہے تو مکھیاں اور کیڑے مکوڑے اُس پر جمع ہو جاتے ہیں اور اُس کے بچے اس میں سے کھایا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ چرنے چگنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور بالاجماع اُس کا گوشت حلال ہے۔

مسئلہ: اور انڈوں کی بیع سلم وزن کے اعتبار سے درست ہے جیسے کہ خربوزے اور ناشپاتی اور انار کی درست ہے اور مرغی کے انڈوں کی بیع چھلکوں سمیت وزن کے اعتبار سے درست ہے اور انڈے کے عوض مُرغی کی بیع اُس میں انڈا نہ ہو درست ہے اور مختلف پرندوں کے انڈے مختلف جنس کے ہوتے ہیں پس مرغی کے انڈوں کی بیع بط کے انڈوں کے عوض برابر اور کمی بیشی کے ساتھ بشرطیکہ اس کے کہ مجلس میں تقابض ہو جائے تو درست ہے اور مُرغابی کے انڈوں کی بیع بط کے انڈوں کی بیع کے مثل ہے اور مرغابی کے انڈے کھانا نسیان کو مفید ہے اور اس سے ذہن بڑھتا ہے اور اطبا انڈے اور گوشت کو کھانے میں جمع کرنا ممنوع قرار دیتے ہیں اور اگر کوئی قسم کھائے کہ انڈا نہ کھاؤں گا تو یہ مرغی و کبوتر اور شتر مرغ وغیرہ کے انڈوں پر محمول ہو گا نہ ٹڈی اور مچھلی کے انڈوں پر اور اس انڈے سے بھی اجتناب کرے جو مرغی کے مرنے کے بعد جیا ہوا نکلا ہو اور اگر قسم کھائی کہ انڈا نہ کھاؤں گا پھر قسم کھائی کہ جو فلاں کی مٹھی میں ہے کھاؤں گا اور اس کی مٹھی میں انڈا تھا پس ایسی حالت میں خلاصی کی یہ صورت ہے کہ اس کا آب صافی یعنی سفیدی کھالے اگر نمازی نے ایسا انڈا لے کر نماز پڑھی جس میں خون پڑ گیا ہو تو اُس کی نماز درست نہ ہو گی جیسے کہ اگر ذبح کیا ہوا اور دھلا ہوا پرندہ لے کر نماز پڑھے تو درست ہے۔ بخلاف اُس صورت کے کہ زندہ پرندہ لے کر نماز پڑھے اور اس کے منفذ کو دھو لیا تو نماز درست ہو جائے گی۔

لطیفہ: نوویؒ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے شیشی میں انڈا اتارا وہ مسیلمہ کذاب تھا اس نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جماعت کثیرہ صحابہؓ سے لڑنے کیلئے جمع کی تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک لشکر جمع کیا جس کا سردار خالدؓ بن ولید کو بنایا تھا اُس لشکر نے اس کافر کو وحشیؓ کے ہاتھ سے ۱۱ھ میں قتل کر ڈالا۔ **مؤلف کہتا ہے**: میں نے کسی قاضی کو کہتے سُنا ہے کہ شیشے میں انڈے کا داخل کر دینا ممکن ہے اس طرح کہ انڈے کو نہایت تیز سرکہ میں ڈال دیا جائے جب نرم ہو جائے تو اُسے شیشے میں ڈال دے۔

حکایت: ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؓ کی بی بی کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک بار شہد کھانے کو جی چاہا جب میں نے اُن کے سامنے پیش کیا تو اُس میں سے کھایا اور مجھ سے دریافت کیا یہ کہاں سے آیا میں نے کہا کہ میں نے ڈاک کے گھوڑے پر ایک غلام کو دو اشرفیاں دے کر بھیجا تھا وہ آپ کے لئے خرید لایا تھا پھر فروخت کر کے

میرا اس المال میرے حوالہ کیا اور باقی بیت المال میں لوٹا دیا اور اپنے جی میں کہا کہ اے عمرؓ تو نے مسلمانوں کے گھوڑے کو اپنی خواہش نفسانی کے لئے تھکایا۔ **حکایت**:۔ ایک بار حضرت علیؓ بن ابی طالب حضرت فاطمہؓ کی لنگی فروخت کرنے نکلے تاکہ اُس کی قیمت سے کچھ خورد ونش کا سامان کریں چنانچہ وہ چھ درم کو فروخت ہوئی ایک سائل نے آپ کو دیکھا آپ نے وہ دام اس کے حوالے کردیئے جبرئیلؑ ایک اعرابی کی صورت پر آئے اور ایک اونٹنی لئے تھے کہنے لگے اے ابوالحسن یہ اونٹنی خرید لیجئے آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس اس کی قیمت نہیں ہے انھوں نے کہا کچھ مدت بعد دیدیجئے گا آپ نے سو کے عوض اُسے خرید لیا پھر آپ کو راہ میں میکائیلؑ ملے اور انھوں نے پوچھا کیا یہ اونٹنی آپ فروخت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں نے سو کو خریدی ہے انھوں نے کہا ساٹھ مجھ سے نفع لے لیجئے پھر جبرئیلؑ ملے اور پوچھنے لگے کیا آپ نے اونٹنی فروخت کرڈالی آپ نے فرمایا ہاں انھوں نے کہا میرا دین ادا کردیجئے آپ نے سو اُن کے حوالے کئے اور ساٹھ لے کر چلے آئے حضرت فاطمہؓ نے آپ سے پوچھا یہ کہاں سے لے آئے آپ نے فرمایا میں نے چھ درم سے خدا کے ساتھ تجارت کی تھی مجھ کو ساٹھ عطا فرمائے پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ کے پاس آئے اور آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا بائع جبرئیلؑ اور مشتری میکائیلؑ ہیں اور فاطمہؓ کی ناقہ ہے قیامت میں سواری کرنے کی۔ **حکایت**:۔ ابن ابی جمرہؒ کی شرح بخاری میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ اپنے گھر آئے تو آپ کے بچے رو رہے تھے آپ نے فاطمہؓ سے سبب پوچھا انھوں نے کہا بھوک سے رو رہے ہیں تو وہ ایک دینار قرض لائے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے اے ابوالحسنؓ میرے بچے بھوک سے رو رہے ہیں آپ نے وہ دینار اسے دیدیا اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں اے علیؓ اے ابوالحسنؓ آج شام کو کھانا نہ کھلاؤ گے حضرت علی رضؓ نے کہا ہاں خدا کے بھروسے سے گھر میں جو آئے تو گھر میں پکے ہوئے ٹکڑے رکھے تھے انھوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کردیے آپ نے فرمایا یہ اُس دینار کی بدولت ہیں جو تم نے فلاں کو دیا تھا۔ **مسئلہ**:۔ ابن عمادؒ نے ذریعہ میں بیان کیا ہے انسان کا اپنی ضروریات کی اشیاء کو خیرات کردینا منع ہے اور جو لے گا اس کے ملک میں داخل نہ ہوگا اگر کسی ایسے شخص کو جس کے کپڑے میلے تھے کپڑا دھو لینے کے لئے صابون دیا اور وہ مرگیا اور وہ صابون اس کے ترکہ میں نکلا تو صابن کو دینے والا اپنا صابون واپس لے سکتا ہے کیونکہ اُس کا قصد اس کو مالک بنانا نہ تھا اگر کسی مسافر نے زکوٰۃ لی اور قبل سفر کے مرگیا تو اس کے ترکہ سے لے لیجائے گی روضہ میں مذکور ہے اگر کسی کو کچھ دیا اور کہا اُس سے حمام میں جانا یا اس سے عمامہ خرید لینا تو جو اُس نے ذکر کردیا ہے وہی متعین ہوگیا اور اگر اُس کا باپ مرگیا اور کسی نے اس کے پاس کفن دینے کے لئے کپڑا بھیجدیا تو وہ متعین ہوجائیگا بشرطیکہ اس کے کفن دینے کو فقہ یا پرہیزگاری کی وجہ سے موجب برکت سمجھا جاتا ہو پس اگر دوسرا کفن دیاگیا تو مالک کو اس کپڑے کا لوٹا دینا واجب ہے امام سبکیؒ نے بیان کیا ہے ایسا ہی اس وقت حکم ہے جب اُس شخص کا کفن دینا موجب برکت نہ سمجھا جاتا ہو لیکن دینے والے نے اس کو کفن دینے کا ارادہ کرلیا ہو اور وارث کے ساتھ تبرع کرنے

کا قصد نہ ہو اگر کسی کو خط بھیجا اور اُسی کی پُشت پر جواب مانگا تو اُس کا جواب لکھ کر واپس کر دینا واجب ہے ورنہ وہ ہدیہ ہے اور روضہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اگر کسی کو کچھ خیرات کی نیت سے دیا یہ گمان کرکے کہ وہ ودیعت یا عاریت ہے پھر اُس نے دینے والے کو لوٹا دیا اور قبل قبضہ کرنے کے مرگیا تو دینے والے کو مناسب ہے کہ واپس نہ لے اگرچہ اُس کے ملک سے خارج نہیں ہوا تھا اور اپنی دی ہوئی خیرات کی شئے فقیر سے خریدنا یا مانگ لینا مکروہ ہے اگر فقیر قرابت دار ہو اور پھر میراث میں اُسے وہی شئے ملے تو کوئی کراہت نہیں اور قرابت داروں کو خیرات دینا افضل ہے اور قرابت داروں میں سے جس سے زیادہ عداوت ہو اسی کو زیادہ خیرات دیا کرے تاکہ الفت ہو جائے زکوٰۃ اور کفارہ اپنے قرابت داروں کو بشرطیکہ حاجت مند اور اہل ہوں بہتر ہے اور خیرات اور کفارہ اور نذر کا نقل کرنا جائز ہے بخلاف زکوٰۃ کے اور جس شئے کی کسی کو اپنے اہل وعیال کے خرچ یا ادائے دین کے لئے ضرورت ہو اُس کا خیرات کر دینا حرام ہے اور جو اس سے بچے اس کا خیرات کرنا مستحب ہے بشرطیکہ صبر کرنا اُس پر گراں نہ گذرے۔

حکایت: جس روز حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہؓ سے شادی تھی تو اسدن عثمانؓ نے حضرت علیؓ کی زرہ چار سو درہم کو بکتے دیکھی تو عثمانؓ نے کہا یہ شہسوار اسلام یعنی حضرت علیؓ کی زرہ ہے یہ ہرگز نہیں بک سکتی اور یہ کہہ کر حضرت علیؓ کے غلام کو چار سو درہم دیدیے اور قسم کھلا دی کہ اُن سے اطلاع نہ کرے اور زرہ بھی واپس کر دی جب صبح ہوئی تو عثمانؓ نے اپنے گھر میں چار سو تھیلیاں پائیں جن میں سے ہر تھیلی میں چار سو درہم تھے اور ہر درہم پر لکھا تھا کہ عثمانؓ بن عفان کے لئے خدائے رحمٰن نے یہ سکہ مضروب کیا ہے اس کے بعد جبرئیلؑ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے فرمایا اے عثمانؓ تمھیں مبارک ہو۔ **حکایت**: قرطبیؒ نے سورۂ نجم میں بیان کیا ہے کہ عثمانؓ بڑے خیرات کرنے والے تھے ان کے رضاعی بھائی عبداللہ بن ابی سرح نے اُن سے کہا اس قدر زیادہ خیرات آپ کیوں کرتے ہیں انھوں نے کہا میرے گناہ بہت ہیں اس لئے میں اپنے پروردگار کی رضامندی کا خواہاں ہوں اور اُس کی معافی کا امیدوار ہوں اُن کے بھائی نے کہا اچھا مجھے کجاوہ سمیت ایک اونٹ دیدو اور میں تمھارے گناہوں کو اپنے ذمہ لیے لیتا ہوں انھوں نے ایسا ہی کیا اس پر خدا نے آیات اُتاریں جن کا مضمون یہ ہے کیا آپ نے اُسے دیکھا جو روگردان ہوا یعنی ایمان سے اور تھوڑا دیا اور روک دیا یعنی جو عثمانؓ کیا کرتے تھے اُسے بند کرنا چاہا کیا اُسے علم غیب ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے یعنی امور آخرت اُسے نظر آتے ہیں جو دوسروں کا عذاب اپنے سر لیتا ہے یا اُسے اُس کی اطلاع نہیں ملی جو موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں تھا جنھوں نے اپنا فرض منصبی پورا کیا کہ کوئی گنہگار کسی دوسرے کا گناہ اپنے ذمہ نہیں لے سکتا یعنی کسی دوسرے کے گناہ کی بازپرس اُس سے نہ ہوگی اور ابراہیمؑ کے پہلے آدمی سے غیر کے گناہ کی بازپرس بھی ہوتی تھی چنانچہ آدمی کو اُس کے بھائی یا بیٹے کی عوض بھی قتل کرتے تھے اور خدا کے قول (ابراہیمؑ جنھوں نے پورا کیا) سے

بقول بعض مراد یہ ہے کہ روزانہ صبح کو وہ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کے قول اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی سے بقول بعض کا فر مراد ہے لیکن مومن کو غیر کے عمل سے نفع ہوتا ہے ۔ قرطبیؒ نے کہا ہے بہت سی حدیثیں اس پر دال ہیں اور امام نوویؒ کی منہاج میں ہے کہ میت کو وارث اور اجنبی کی خیرات اور دعا سے نفع پہونچتا ہے ۔ **فائدہ :** اگر کہا جائے خدا تعالیٰ کا قول ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی کوئی گنہگار دوسرے کا گناہ نہیں اٹھاتا اور پھر ہابیل وقابیل کے قصہ کے متعلق یہ بھی نقل فرمایا ہے اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ یعنی میں چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ اٹھائے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ یعنی وہ یقیناً اپنا بوجھ اور اپنے بوجھ کے ساتھ اور بوجھ اٹھائیں گے اُن میں تطبیق کی کیا صورت ہے اور اس کا کیا جواب ہے اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی خطاؤں کے اور جو لوگ اُن کے گمراہ کرنے سے بہکے ہیں اُن کی خطاؤں کے حامل ہونگے کیونکہ جو برا طریقہ جاری کرتا ہے اُس پر اُس کا گناہ اور جو اُس پر عمل کرتے ہیں اُن کا گناہ بھی پڑتا ہے بلا اس کے کہ ارتکاب کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی ہو اور مسلم کی حدیث میں ہے جو کسی بھلائی کی رہنمائی کرتا ہے اس کو اُسکے کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے ۔ **حکایت :** ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار ابو بکرؓ کے زمانہ میں قحط پڑا کسی نے آپؓ سے کہا کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں آپ نے فرمایا شام بھی نہ ہونے پائے گی کہ تم سے یہ مصیبت دور ہو جائے گی جب دن ختم ہوا تو عثمانؓ بن عفان کے غلّہ کے اونٹ شام سے آگئے اُن کے پاس تاجر لوگ پہونچے اور کہنے لگے لوگ قحط کی وجہ سے سختی میں مبتلا ہیں اور آپ کے پاس سو اونٹ بھر کے گیہوں آئے ہیں آپ ہمارے ہاتھ فروخت کر دیجئے آپ نے دریافت کیا کہ مجھے کیا نفع دو گے انھوں نے کہا کہ ہر دس میں دو درہم نفع دیں گے آپ نے فرمایا اور بڑھاؤ انھوں نے کہا اچھا چار دیں گے آپ نے فرمایا اور بڑھاؤ انھوں نے جواب دیا کہ ہم تو مدینہ کے تاجر ہیں آپ کو اس سے زیادہ کون دیتا ہے آپ نے فرمایا یقیناً خدا تعالیٰ نے ایک درہم کے دس دیئے ہیں چنانچہ ارشاد ہے جو ایک نیکی لاتا ہے اُس کے لئے ویسی دس ہیں اس کے بعد آپ نے کہا میں تمھیں شاہد بناتا ہوں کہ یہ سب مسلمانوں کے لئے خیرات ہے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اُس شب میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ابلق گھوڑے پر سوار ہیں اور نوری حریر کا لباس پہنے ہیں اور کچھ جلدی میں ہیں میں نے عرض کیا یا نبی اللہؐ میں آپ کا مشتاق ہو رہا ہوں آپ نے فرمایا اے ابن عباسؓ عثمانؓ نے خیرات کی ہے اور خدا نے قبول فرمائی اور اس کے عوض میں جنت میں ایک دلہن سے ان کی شادی کر دی ہے چنانچہ میں اُن کی تقریب شادی میں مدعو ہوں ۔

حکایت : ایک شخص ابو ہریرہؓ کے پاس آیا اور اُس نے کہا میرا بیٹا سفر دریا کے لئے گیا ہے اس کے لئے خدا سے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اُس کی طرف سے خیرات دے اُس وقت وہاں سمندر موج زن تھا اور کشتی ڈوبنا چاہتی

لہ انسان کے لئے سوائے اُس کے جو اُس نے سعی کی ہے اور کچھ نہیں ہے ۱۲

تھی جب اُس شخص نے اُس کی طرف سے خیرات دی تو سُنائی دیا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تمھارے لئے سلامتی ہے خدا نے فدیہ قبول فرما لیا جب لڑکا آیا تو اُس نے جو سُنا تھا اپنے باپ سے بیان کیا حکایت :۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو خیرات بہت کیا کرتا تھا جب اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ نے سوائے دو سو درہم کے جو اُس نے اپنے لڑکے کے لئے رکھ لئے تھے سب اُس کی طرف سے خیرات کر دیا جب لڑکا بڑا ہوا تو ماں نے اس کو اطلاع دی کہ تیرے باپ کو خیرات کرنا نہایت محبوب تھا اور اس کو دو سو درہم دیدئے ایک روز جو وہ نکلا تو اُس نے ایک مردہ کو دیکھا تو ایک سو اشرفی لگا کر اس کی تجہیز و تکفین کر دی پھر ایک شخص نے اسے دیکھ کر کہا کہ اگر میں تجھے ایسی شئے بتلا دوں جس سے مال کثیر تیرے ہاتھ آئے تو تو مجھے آدھا دے گا اُس نے کہا ہاں اس شخص نے کہا فلاں شہر چل وہاں ایک عورت کے پاس ایک بلّی بکاؤ ہے اس کو خرید لے اور ذبح کر کے جلا ڈال اور اس کی راکھ لے کر فلاں شہر جا وہاں کا بادشاہ اندھا ہے اُس کی آنکھ میں اس راکھ کا سرمہ لگا دینا بحکم خدا اُس کی آنکھیں درست ہو جائیں گی چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور خدا نے اس بادشاہ کو آنکھیں عنایت کیں اُس بادشاہ نے اپنی بیٹی سے اُس کا نکاح کر دیا اور اسے بہت کچھ مال دیا کچھ مدت اس کے پاس رہا پھر اپنی ماں کے دیکھنے کے لئے بادشاہ سے اجازت چاہی بادشاہ نے کہا اپنی بی بی اور اپنے مال کو اپنے ساتھ لیتا جا وہ لیتا آیا یہاں اس شخص نے جو اُسے دیکھا جس نے اُسے بتلا دیا تھا تو کہا مجھے آدھا بانٹ دو اُس نے آدھا مال اُسے دے دیا اس نے کہا زوجہ باقی رہی ہے اُس نے کہا اچھا اور آرہ لایا تاکہ آدھی اُسے کاٹ کر دیدے اس پر اس شخص نے کہا خدا تیرے مال اور اہل و عیال میں برکت دے تو نے جو عہد کیا تھا پورا کیا میں تو فرشتہ ہوں

مسئلہ :۔ نجس شے سے دوا کرنا جائز ہے اور کبر کی مذمت میں یہ گذر چکا ہے جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اُس کا ذبح کرنا حرام ہے ایسے ہی اُس کا خصی کرنا لیکن جو جانور کھایا جاتا ہے اُس کا بچپن میں خصی کرنا جائز ہے۔

حکایت :۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص اور اس کے اہل و عیال کو تین روز تک کچھ کھانے کو نہ ملا اس کی زوجہ نے اس کو ایک درہم دیا کہ کچھ کھانا خرید لائے اُس نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے سے ایک درہم کا مطالبہ کر رہا ہے اُس نے وہ درہم اس کو دے دیا اور اپنی زوجہ کو اس کی اطلاع دی عورت نے کہا خوب کیا جو دے دیا پھر اُس نے تکلا دیا اُس نے فروخت کر کے اس کی مچھلی خریدی اُس کے اندر ایک جوہر نکلا جو مال کثیر کو بکا اس کے بعد ایک سائل آیا تو اس سے اُس نے کہا کہ آدھا مال لے لے اُس نے جواب دیا تجھے تیرا مال مبارک ہو اپنا مال اپنے پاس رکھ میں فرشتہ ہوں خدا نے تجھے اس درہم کے عوض ہر قیراط پر سو قیراط دئیے ہیں اور ان میں سے صرف ایک قیراط تجھے دنیا میں ملا ہے۔ **فائدہ** :۔ قرآن شریف کی فضیلت میں گذر چکا ہے کہ ایک قیراط اُحد کے برابر ہوتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شب کو دس آیتیں پڑھتا ہے اُس کے لئے ایک قنطار اجر لکھا جاتا ہے ایک قنطار دنیا و مافیہا سے بہتر ہے کیا خوب صدقہ ہے اور کتنا بڑا اور کتنا آسان اس کا اجر ہے ہر شب اس ثواب کی محرومی سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک قنطار بارہ اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اس کو ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حکایت :- بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک عورت کا خاوند کہیں چلا گیا اس کی ماں نے اپنے بیٹے کی طرف سے ایک خط لکھا کہ عورت کو الگ کر دو اس پر عورت اپنے میکے چلی گئی اُن کا بادشاہ مساکین کو کھلانا پلانا ناپسند کرتا تھا اُس عورت نے ایک مسکین کو دیکھ کر دو روٹیاں دیدیں پہرہ والوں نے اس کو دیکھ کر گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس پہونچا دیا اور اطلاع کردی کہ اس عورت نے کھانا کھلایا ہے بادشاہ نے اس کے دونوں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا وہ اپنے دونوں بچوں کو لے کر چلی گئی اور دریا پار سے گذری ایک سے اُس نے کہا مجھے پانی پلا دے اُسے دریا نے لے لیا دوسرے سے اس نے کہا اس کی خبر لے دوسرا ڈوب گیا اس کے بعد ایک آنے والا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خدا کی بندی تیرا کیا حال ہے اُس نے ماجرا بیان کیا اُس نے کہا تو کیا چاہتی ہے تیرے دونوں ہاتھ تجھے مل جائیں یا تیرے دونوں بچے تجھے مل جائیں اس نے کہا میرے بچے وہ حکم خدا سے دونوں کو زندہ نکال لایا پھر اس کے دونوں ہاتھ بھی اُسے مل گئے اور اس نے کہا میں فرشتہ ہوں خدا کے پاس سے آیا ہوں خدا نے دو روٹی کے بدلہ میں تیرے دونوں ہاتھ تجھے پھر عنایت فرما دیئے اور اُس مسکین پر رحم کھانے کے عوض تجھے یہ ثواب ملا کہ تیرے بچے بھی دیدیئے سن لے تیرے خاوند نے تجھے طلاق نہیں دی ہے اسی کے پاس واپس جا اُس کی ماں مرگئی ہے وہ لوٹ کر آئی تو اُس نے ویسا ہی پایا اگر کہا جائے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کا کیوں حکم فرماتے تھے حالانکہ آپ کو خیرات کھانا حرام تھا اس کے کئی جواب ہیں ایک یہ کہ آپ کو فقر سے بھی سابقہ پڑ جاتا تھا اور آپ خیرات کی ترغیب دیا کرتے تھے تو آپ پر مطلقاً اور ہر ہاشمی اور مطلبی پر صدقۂ واجبہ حرام کر دیا حتیٰ کہ صحیح قول کے موافق ان کے غلاموں پر بھی حرام ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ آپ اپنے نفع کے لئے خیرات کا حکم کیا کرتے تھے اور اس میں یہ تنبیہ ہے کہ بندہ کو چاہیئے کہ تہمت کے موقعوں سے بچتا رہے دوسرا یہ کہ خدا نے آپ کا شرف ظاہر فرمایا ہے کیونکہ آپ کے لئے مال غنیمت حلال تھا جس کا طریقہ عزت اور قہر ہے بخلاف خیرات کے کہ یہ ذلت اور انکسار سے حاصل ہوتی ہے۔ تیسرا یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے اور خیرات کرنے والا رحم کھا کر خیرات کرتا ہے پس اگر آپ کے لئے خیرات حلال ہوتی تو لوگوں کے رحم کے خود محل بنتے لوگوں پر رحیم کہاں رہتے اور لوگ آپ کیلئے رحمت ہوتے نہ یہ کہ آپ رحمۃ للعالمین قرار پاتے۔ چوتھا یہ کہ اگر آپ کے لئے خیرات حلال ہوتی تو عطا کنندہ آپ سے بہتر ٹھیرتا کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ پانچواں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تمام زمین کے خزانے پیش کئے گئے تھے تو آپ نے خدا سے تو قبول کیا نہیں تھا پھر غیر سے تھوڑا سا آپ کیسے لینا گوارا کرتے اگر کہا جائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسے فرمایا کہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا حالانکہ اس میں شک نہیں کہ دس درہم میں سے جب ایک

دیدیا جاتا ہے تو نور رہ جاتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیرات سائل کے ہاتھ میں واقع ہونے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں واقع ہوتی ہے پھر خدا اس کی ہر طرح پرورش کرتا ہے۔ جیسے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے پس یہ حقیقت میں زیادتی ہے نہ کمی اور فلو جس کا ترجمہ بچھڑا کیا گیا ہے۔ گھوڑے کے بچہ کے معنی میں آتا ہے جیساکہ دوسری حدیث میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جیسے تم میں سے کوئی گھوڑے کے بچے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے اگر کہا جائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسے فرمایا کہ خیرات بلا کے ستر باب کو بند کر دیتی ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ خیرات کرتے ہیں اور پھر مبتلا رہتے ہیں اس کے دو جواب ہیں اول یہ کہ خیرات کرنے کی حالت میں بلا دفع ہو جاتی ہے دوم یہ کہ بلاء عقوبت خیرات سے دفع ہوتی ہے نہ بلائے مثوبہ یعنی جو اجر ملنے کے لئے بلا آتی ہے کہ بندہ صبر کرے اور اجر دیا جائے۔ **فائدہ:** صدقہ میں چار حرف ہیں صاد سے صدقہ دینے والے کی دنیا اور آخرت کی مصیبتوں سے صیانت ہوتی ہے اور دال سے طریق نجات پر دلالت ہوتی ہے اور قاف سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور ہ سے اعمال صالحہ کی ہدایت ہوتی ہے۔ **فائدہ:** محمد بن واسعؒ نے بیان کیا ہے کہ ظالم وہ ہے جو دنیا کو جمع کرے اور آخرت کے لئے اس میں سے کچھ صرف نہ کرے اور مقتصد وہ ہے جو جمع کرتا ہے اور آخرت کے لئے صرف کرتا ہے اور سابق وہ ہے جو آخرت کو اپنے مولیٰ کے لئے جمع کرتا ہے اور شاید اس کے معنی یہ ہیں کہ عمل صالح سے اُسے سوائے دیدار خداوندی کے اور کچھ مقصود نہ ہو جیسے معروف کرخیؒ کی حالت تھی اور اس کے معنی پہلے گذر چکے ہیں۔

حکایت: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ اُسے ایک سانپ نظر آیا اور اس سے کہنے لگا مجھے پناہ دے خدا تجھے پناہ دے گا اُس نے کہا تو کون ہے سانپ نے کہا میں موحد ہوں اس پر اُس نے اپنا منہ کھول دیا سانپ اُس کے پیٹ میں گھس گیا اتنے میں ایک شخص تلوار لئے آپہونچا اور سانپ کو پوچھنے لگا لیکن وہ اُسے نہ ملا پھر وہ جہاں سے آیا تھا وہیں لوٹ گیا سانپ اُس سے کہنے لگا بتلا تیرے کہاں کا ٹوں جگر میں یا اور کہیں اس نے پوچھا کیوں سانپ بولا کہ تو نے ایسے کے ساتھ نیکی کی ہے جو اس کے لائق نہ تھا اس شخص نے کہا اچھا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں اپنے لئے قبر کھود لوں اس کے بعد ایک فرشتہ نے اُتر کر اُسے کچھ کھلا دیا اور وہ سانپ ٹکڑے ہو کر نکل پڑا اُس نے پوچھا تو کون ہے اُس فرشتے نے کہا میں تیری نیکی ہوں جو تو نے سانپ کے ساتھ کی تھی عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ اُس شئے کی کثرت کرو جس کو آگ نہیں کھاتی کسی نے پوچھا وہ کیا ہے آپ نے فرمایا نیکی حدیث میں آیا ہے کہ جو دنیا میں احسان والے ہیں وہی آخرت میں بھی احسان والے ہیں اور جو دنیا میں بُرے کام کرنے والے ہیں وہ آخرت میں بھی بُرے کام کرنے والے ہیں اور جنت میں سب سے پہلے احسان کرنے والے جائیں گے اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے بعض کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ آخرت میں خدا کے احسان کے قابل ہوں گے جیسے کہ دنیا میں خدا کے لئے احسان کرنے والے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ اُن کا یہ وصف اس

لئے بیان ہوا ہے کہ انھوں نے دنیا میں اپنے مال سے کرم کیا ہے اور آخرت میں اس امت کے گنہگاروں پر اپنی نیکیوں سے کرم کریں گے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب قیامت ہوگی تو خدا میری امت کے ایک گروہ کو لائے گا اور اُن کو بے حساب جنت میں داخل کردے گا اور ایک گروہ کو لائے گا اور ان سے حساب لے گا خدا تعالےٰ ارشاد فرمائیگا اے میرے بندو تمھارا نبی کون ہے وہ کہیں گے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خدا فرمائیگا تمھارے گناہ کچھ بڑھے وہ کہیں گے نہیں پھر فرمائیگا گناہ کچھ کم ہوئے وہ کہیں گے نہیں پھر فرمائیگا اے میرے بندو تمھارا کس پر بھروسہ تھا وہ عرض کریں گے آپ سے نیک گمان رکھنے پر خدا رضوان کو حکم دے گا کہ جو بے حساب جنت میں گئے اُن کو نکال لاؤ اور بلا کر فرمائے گا کہ امت محمدیہ میں سے یہ تمھارے بھائی ہیں ان کی نیکیوں سے ان کے گناہ زیادہ ہو گئے ہیں تم انھیں اپنی نیکیوں میں سے کچھ دیدو وہ اپنی کچھ نیکیاں دیدیں گے اور خدا سب کو جنت میں داخل فرمادے گا اسی واسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں احسان کرنے والے آخرت میں بھی احسان کرنے والے ہوں گے۔ **حکایت:** میں نے کتاب الداعی الی وداع الدنیا میں بمقام مکہ دیکھا ہے کہ ایک شخص میدان میں نکل کر گیا اُسے ایک کنواں ملا اُس میں ایک آدمی اور بندر اور سانپ اور چیتا گر پڑا تھا اُس شخص نے کہا اس آدمی کو میں اس کے دشمنوں سے ضرور چھڑاؤں گا پھر اُس نے رسی لٹکائی تو اُس میں سانپ لٹک آیا پھر لٹکائی تو بندر لٹک آیا پھر لٹکائی تو چیتا لٹک آیا یہ سب اس کے شکر گذار ہوئے اور کہنے لگے اس آدمی کو مت نکال کیونکہ وہ ناشکرا ہے اُس نے ان کی بات نہ سُنی اور اس آدمی کو بھی نکال لیا پھر بندر نے کہا کہ میں فلاں پہاڑ میں رہتا ہوں اگر تیرا وہاں آنا ہو تو میں اُس کا عوض اُتار دوں اور سانپ اور چیتے نے بھی ایسا ہی کیا پھر وہ شخص بندر کے پاس گیا تو وہ طرح طرح کے میوے لایا اور اُس نے بڑی خاطرداری کی پھر چیتے کے پاس گیا تو وہ فوراً عاجزی کرنے لگا اور جا کر ایک بادشاہ کی لڑکی مار کر اس کے کپڑے اور زیور اُس شخص کو لا کر دیئے اُس شخص نے جی میں کہا جن سے مجھے امید نہ تھی انھوں نے تو میرے ساتھ یہ سلوک کیا پھر وہ اُس آدمی کے پاس گیا اور اس سے بندر اور چیتے کا حال بیان کیا اور اس سے درخواست کی ان زیور اور کپڑوں کے فروخت کرنے میں مجھے مدد دے اُس نے حاکم سے جا کر اطلاع کردی اُس نے اپنے پیادے بھیج دیئے وہ اسے گرفتار کرکے لے گئے اور نہایت سختی سے اُسے مارا اور قید کر دیا اس کے پاس سانپ آیا اور اس نے کہا میں نے تجھے منع نہ کیا تھا آخر تو نے نہ مانا پھر سانپ جا کر حاکم کے بیٹے کے گلے میں لپٹ گیا یہ دیکھ کر اُس کا باپ چیخ اٹھا سانپ نے کہا اگر تو اس بے چارے غریب نیک آدمی کو قید خانہ سے رہا کرتا ہے تو خیر ورنہ میں اسے مارے ڈالتا ہوں اُس نے رہا کر دیا تو سانپ چلا گیا حاکم نے کہا اے شخص اپنا ماجرا بیان کر اُس نے بیان کیا۔ بندر۔ سانپ۔ اور چیتے نے اس کی تصدیق کی پھر حاکم نے اُس آدمی کو سولی کا حکم دیا۔ حدیث میں ہے شیر کہا کرتا ہے اے الٰہی نیکی کرنے والوں میں سے کسی پر مجھے مسلط نہ کر۔

فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو تم سے خدا کا نام لے کر پناہ مانگے اُسے پناہ دو اور جو تم سے خدا کے واسطے مانگے اُسے دیدو اور جو تم سے خدا کے نام پر جائے پناہ طلب کرے اُسے جائے پناہ دو اور جو تمھارے

ساتھ احسان سے پیش آئے اُس کی مکافات کرو اگر تمھارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لئے دعا کرتے رہو یہانتک کہ تمھیں یقین ہو جائے کہ تم مکافات کر چکے اس کو ابو داؤد رحمہ نے روایت کیا ہے اور طبرانی رح کی روایت میں ہے یہاں تک کہ تمھیں یقین ہو جائے کہ تم اسکا شکر ادا کر چکے کیونکہ خدا شاکر ہے اور شکر گذاروں سے محبت رکھتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں کا شکر گذار نہیں وہ خدا کا بھی شکر گذار نہیں اِس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور ترغیب و ترہیب میں ہے کہ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ میں ناس اور اللہ میں سے ہر ایک کو رفع اور نصب دونوں پڑھنا جائز ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کا شکر گذار وہ ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گذار ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جاوے اور وہ نیکی کرنے والے سے کہے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا تو اُس نے ثنا میں مبالغہ کیا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کسی مسافر کے روبرو مسکرا دیتا ہے خدا قیامت میں اُس کے روبرو ہنسے گا۔ اور جو اُس سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے چشم زدن سے بھی جلد پُل صراط پر سے گذر جائیگا اور جو مومن حالت غربت و مسافرت میں انتقال کرتا ہے اُس پر فرشتے ترس کھا کر روتے ہیں اور اس کی قبر میں اس کے مدفن سے لے کر اُس کی پیدائش گاہ تک نور ہی نور چمکتا نظر آتا ہے۔ بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب مسافر اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے دیکھتا ہے اور کوئی شناسا اُسے نظر نہیں آتا تو خدا تعالیٰ اُس کے تمام سابق کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے۔ یقیناً خدا مسافر پر روزانہ ہزار بار نظر کرتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسافر بیمار پڑتا ہے اور وہ نگاہ اٹھا کر دیکھتا ہے اور اس کی نگاہ سوائے اجنبی لوگوں کے کسی شناسا پر نہیں پڑتی تو جتنی سانسیں وہ لیتا ہے خدا ہر سانس کے عوض اُس کی ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے ستر ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسافروں کی خاطر و تعظیم کیا کرو کیونکہ جس نے اُن کی مدارات و تعظیم کی اُس نے میری مدارات اور تعظیم کی اور جس نے اُن سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے کسی مسافر کی اُس کی غربت میں مدارات و تعظیم کی اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سچ لو مسلمان کے لئے غربت و مسافرت نہیں ہے کیونکہ جو مسلمان حالت غربت و مسافرت میں اپنے والدین سے جدائی کی حالت میں مرتا ہے اُس پر آسمان و زمین روتے ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یتیموں پر رحم کرو اور مسافروں کی مدارات و تعظیم کرو کیونکہ میں بچپن میں یتیم تھا اور بڑے پن میں غربت زدہ ہوں عوارف میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ غربا خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہیں عرض کیا گیا غربا کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اپنا دین بچا کر بھاگنے والے وہ قیامت میں عیسیٰؑ کے پاس جمع ہوں گے۔

حکایت: بنی اسرائیلؑ میں ایک بندہ گنہگار تھا اُس کے گھر والوں نے زجر و توبیخ کی وہ نہ باز آیا خدا نے

موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی اُس کو نکال دیجئے ایسا نہ ہو لوگوں پر عذاب آجائے وہ دوسری بستی میں چلا گیا خدا تعالیٰ نے موسیٰؑ کو پھر اُس کے نکال دینے کا حکم فرمایا وہ نکل کر کسی پہاڑ کی کھو میں چلا گیا وہاں اُس کو موت آئی تو کہنے لگا اگر میری ماں ہوتی تو میری مدد کرتی اور مجھ پر روتی اگر میری بی بی ہوتی تو مجھ پر روتی ایسے ہی میرے بچے ہوتے تو روتے اگر میرا باپ میرے پاس ہوتا تو مجھے غسل دیتا اے اللہ جیسے آپ نے میرے کنبہ سے مجھے جدا کر دیا ہے۔ اپنی رحمت سے الگ نہ کیجئے گا اور میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے اپنی دوزخ کا ڈر نہ دکھائیےگا خدا نے ایک حور اُس ماں کی صورت پر اور ایک حور اس کی بی بی کی صورت پر اور ایک فرشتہ اس کے باپ کی صورت پر اور غلمان کو اُس کے بچوں کی صورت پر اس کے پاس بھیجا جب اُس نے سب کو دیکھا تو اُس کا جی خوش ہوا اور خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں مقام میں میرا ولی ہے اُس کے پاس جایئے اور اُسے غسل دیجئے موسیٰؑ نے جو اُسے جا کر دیکھا تو پہچان لیا اور کہا اے رب آپ نے کس وجہ سے اُس کی مغفرت فرمادی ارشاد ہوا کہ وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے وطن سے جدا تھا اس وجہ سے کیونکہ جب مسافر مرتا ہے تو آسمان اور زمین کے فرشتے اُس پر روتے ہیں پھر بھلا میں اُس پر کیسے رحم نہ کرتا حالانکہ میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہوں۔ فائدہ: عبداللہ رضؓ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے انھوں نے بیان کیا ایک شخص کا مدینہ میں جو وہیں پیدا ہوا تھا انتقال ہوا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نماز پڑھی، پھر فرمایا کاش اپنی پیدائش گاہ کے سوا کہیں اور اسکا انتقال ہوتا کیونکہ جو شخص اپنی پیدائش گاہ کے سوا کہیں اور مرتا ہے جنت میں اس کی پیدائش گاہ سے لے کر جہاں تک اُس کا قدم جا کر ٹھیرتا ہے اُس کے لئے اتنی مسافت کی پیمائش کر لی جاتی ہے اس کو نسائی رحا اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ لطیفہ: سلیمانؑ بن داؤدؑ سے ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ زمین ہند میں مجھے ایک حاجت ہے آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ اسی دم مجھے وہاں پہونچا دے سلیمانؑ نے ملک الموت کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا رہے ہیں اُن سے اُس کا سبب پوچھا انھوں نے کہا تعجب کی وجہ سے کیونکہ مجھے حکم ہوا ہے ابھی باقی وقت میں میں اس کی جان سرزمین ہند میں قبض کروں اور میں اسے آپ کے پاس دیکھ رہا ہوں سلیمانؑ نے ہوا کو حکم دیا اور اس نے اُسی دم اُسے اٹھا کر سرزمین ہند میں پہونچا دیا اور اس کی وہیں روح قبض ہو گئی اور اسی معنی میں کسی نے کہا ہے۔ شعر[۱]

اذا ما حمام المرء کان ببلدۃ　　دعتہ الیہا حاجۃ فیطیر

حکایت: خدا نے ایک پرندہ پیدا کیا ہے جس کا نام محان ہے اپنی جوانی بھر پرندوں کے بچوں کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے جب کوئی پرندہ ایسا مل جاتا ہے جس کی ماں مر گئی ہو تو اس کی غور و پرداخت میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے لائق اور قابل پرواز ہو جاتا ہے اور جب یہ پرندہ بڈھا ہو کر

[۱] جب کسی شہر میں انسان کی موت ہوتی ہے تو اُس شہر میں جانے کی اُس کی کوئی حاجت پیش آتی ہے اور وہیں پرواز کر کے جا پہونچتا ہے۔ ۱۲

اندھا ہو جاتا ہے تو پرندوں سے الگ ہو کر پہاڑ پر چلا جاتا ہے پھر اس کا قصہ خدا کے سامنے پیش ہوتا ہے خدائے تعالیٰ اُسے آواز خوش عنایت فرماتا ہے جب پرندے سنتے ہیں تو اپنے آپ کو اُس پر گرا دیتے ہیں جوش میں آکر بعض پرندے مر جاتے ہیں وہ انھیں کھا لیتا ہے اور پرندوں کے بچوں کے ساتھ جو کچھ اس نے کیا تھا اس طرح اُس کی مکافات ہو جاتی ہے ۔ **حکایت:** ایک شخص شکار کے لئے نکلا اُس نے دو سانپ دیکھے کہ آپس میں لڑ رہے ہیں ایک سپید ہے اور دوسرا سیاہ اس نے سیاہ کو مار ڈالا اور شکار کے لئے چلا گیا اُسے ایک صاحب جمال عورت نظر پڑی اور کہنے لگی میں وہی سانپ ہوں تو نے میرے دشمن کو مار ڈالا تجھے اس کا کچھ عوض ملنا چاہئے پس میں اپنی بیٹی سے تیرا نکاح کئے دیتی ہوں لیکن اس پر اعتراض نہ کرنا ورنہ اگر تو تین بار اعتراض کرے گا تو اُس پر تین طلاق پڑ جائینگی خیر اس نے نکاح کیا اور اُس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی ایک آگ آئی اور اُس عورت نے لڑکی کو آگ میں ڈال دیا اُس شخص نے کہا تو نے یہ کیوں کیا وہ بولی ایک طلاق ہو گئی پھر اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور ایک کتا آیا اس نے اسے کتے کو دے دیا پھر اُس شخص نے کہا یہ کیوں کیا وہ بولی یہ دوسری طلاق ہو گئی پھر اُس کے کسی ساتھی نے اس کے پاس کچھ کھانا بھیجا اس عورت نے اس میں نجاست ڈال دی اس شخص نے کہا یہ کیوں کیا وہ بولی تو یہ تیسری طلاق ہو گئی اور سن میں تجھے اس کا راز بتلائے دیتی ہوں جس پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا آگ اور کتا یہ دونوں ہمارے بچوں کی پرورش کیا کرتے ہیں اور اس کھانے میں زہر ملا تھا پھر کچھ مدت بعد وہ عورت مع اپنے لڑکے کے آئی اور یہ کہہ کر اسے لڑکی دیگئی کہ یہ تیری لڑکی ہے اور وہی لڑکی بلقیسؑ تھیں جو سلیمانؑ کی زوجہ بھی تھیں جیسا کہ مناقب عائشہؓ میں عنقریب آتا ہے اسی وجہ سے جنوں نے سلیمانؑ سے بالقیسؑ کا نکاح ناپسند کیا تھا تاکہ ان کے اسرار نہ بتلا دیں اور جو کچھ ان کا ماجرا ہوا وہ نیکی کرنے کی بدولت تھا ۔ **حکایت:** ایک بار ایک سانپ کسریٰ کے تخت کے نیچے گھس گیا لوگوں نے اُسے مارنا چاہا کسریٰ نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا وہ سانپ کنوئیں کی طرف چلا تو اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا وہ سانپ ایک نظر کنوئیں کی طرف اور ایک نظر اس شخص کی طرف کرتا جاتا تھا اس شخص نے کنوئیں میں ایک مرا ہوا سانپ دیکھا جس پر ایک بچھو بیٹھا تھا اُس شخص نے بچھو کو مار ڈالا پھر اُس سانپ نے اس کے سامنے آکر اپنے منہ سے ایک دانہ اگل دیا کسریٰ نے اُسے بو دیا چنانچہ اُسی سے ریحان فارسی کا درخت نکلا کسریٰ کو زکام بہت ہوا کرتا تھا اس نے جو اُسے استعمال کیا تو اُسے نفع معلوم ہوا اور حدیث میں ہے زکام کو بُرا نہ سمجھا کرو کیونکہ وہ رگ جذام کو قطع کر دیتا ہے اور باب امانت میں اس کا زیادہ بیان آتا ہے ۔

باب

ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنا

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی یعنی قرابت دار ہمسایہ اور جار الجنب یعنی اجنبی ہمسایہ اس کو ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے اوروں نے کہا ہے کہ اول سے مسلمان مراد ہے اور دوسرے سے یہودی اول کے تین حق ہیں حق ہمسائگی۔ حق قرابت اور حق اسلام اور دوسرے کا حق ہمسائگی اور حق اسلام ہے اور اگر یہودی ہو تو فقط اس کا حق ہمسائگی ہے۔ سہیلؒ بن عبداللہ تستری نے بیان کیا ہے کہ اَلْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی سے قلب کی طرف اشارہ ہے اور اَلْجَارِ الْجُنُبِ سے نفس کی طرف اور اَلصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ سے عقل کی طرف اور ابن سہیل نے کہا ظاہری اعضا یعنی ہاتھ پیروں وغیرہ کی طرف اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اَلصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ سے رفیق سفر مراد ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ مہمان مراد ہے اور اِبْنِ السَّبِیْلِ سے بھی مہمان مراد ہے اس کو اکثروں نے بیان کیا ہے۔ امام رازیؒ نے سورۂ نساء میں بیان کیا ہے کہ بیس روز کی صحبت بھی قرابت کہلاتی اور میں نے حسنؓ بن علی سے مروی دیکھا ہے کہ آپ کے ایک یہودی ہمسایہ کی دیوار آپ کے مکان کی جانب شق ہو گئی اور نجاست آپ کے مکان میں آگرنے لگی اور یہودی کو اس کا علم نہ تھا ایک روز جو اس کی عورت آئی تو اس نے دیکھا کہ حضرت حسنؓ کے گھر میں نجاست جمع ہے اس نے اپنے خاوند کو اطلاع کی یہودی آپ کے پاس معذرت کرنے آیا آپ نے فرمایا کہ میرے نانا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ہمسایہ کی خاطر و تعظیم کا حکم فرمایا ہے اس پر یہودی مسلمان ہو گیا۔ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے ہمسائگی کا سلوک یہی نہیں ہے کہ ہمسایہ کو تکلیف نہ پہونچائے بلکہ یہ بھی ہے کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی سے پیش آنا چاہیئے اور جو اپنے ہمسایہ کو ستاتا ہے۔ اس پر خدا جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ **لطیفہ** ٭ دمیری رح نے حیٰوۃ الحیوان میں ذکر کیا ہے کہ چیل کو بھوک کی بڑی تکلیف ہوتی ہے لیکن تاہم اپنے ہمسایہ پرندوں کے بچے نہیں کھاتی اور دمیری کے سوا اوروں نے باز کی نسبت یہ نقل کیا ہے نہ چیل کی نسبت اور ان دونوں کا گوشت امام مالکؒ کے نزدیک طاہر اور حلال ہے اسی طرح اور پرندوں کا۔ ایک شخص نے چوہوں کی کثرت کی شکایت کی اس سے کہا گیا ایک بلی پال لو اس نے جواب دیا مجھے خوف ہے کہ کہیں میرے ہمسایہ کے گھر کے چوہے نہ بھاگ جائیں نزہتہ النفوس میں ہے کہ بھیڑئے کی غلاظت کی اگر گھر میں دھونی دی جائے تو چوہے بھاگ جائیں۔ ابن بیطار رح نے بیان کیا ہے اگر چوہے کو

شق کرے گرما گرم کنٹھ ملے پر باندھ دیا جائے تو حکم خدا سے صحت ہو جائے۔

موعظت :- حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اپنے ہمسایہ کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اُس نے خدا کو ایذا دی اور جس نے اپنے ہمسایہ سے لڑائی ٹھانی اُس نے مجھ سے لڑائی ٹھانی اور جس نے مجھ سے لڑائی ٹھانی اس نے خدا سے لڑائی ٹھانی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تم جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے اگر تم سے مدد چاہے اُسے مدد دو اگر قرض مانگے اُس کو قرض دو اگر محتاج ہو جائے تو اس پر کرم کرو اگر بیمار پڑے تو عیادت کرو اگر مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور اگر اُسے کوئی بھلائی پہونچے تو مبارک باد دو اگر اُس پر کوئی مصیبت آئے تو تعزیت کرو اور مکان اتنا اونچا مت بناؤ جس سے تمہارے پڑوسی پر ہوا کی آمد و رفت بند ہو جائے سوائے اُس کی اجازت کے اگر کوئی پھل خرید و تو اسے تحفہ بھیجو اگر یہ نہ کر و تو چھپا کر گھر میں لے آؤ اور اپنے لڑکوں کو باہر لے کر نہ جانے دو ورنہ اُس کے بچے رنجیدہ ہوں گے اور اُس کو اپنی تقدیر کی کمی سے ایذا مت دو مگر اُسے بھی اس میں سے حصہ دیدو تم جانتے ہو حق ہمسائگی کا کیا ہے قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے سوائے اس کے جس پر خدا کی رحمت ہو کوئی حق ہمسائگی پورا نہیں کرسکتا اور جب تو اپنے ہمسایہ کے کتے کو پتھر مارتا ہے تو تو اُسے ایذا دیتا ہے۔ علائی رحمہ نے بیان کیا ہے بعض علماء نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وَلَاضَرَرَ وَلَاضِرَار فی الاسلام میں فرق بیان کیا ہے کہ ضرر تو یہ ہے جس میں تیرا نفع ہو اور تیرے ہمسایہ کو ضرر پہونچے اور ضرار یہ ہے کہ جس میں تیرا نفع نہ ہو اور تیرے ہمسایہ کا ضرر ہو علائی نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے ضرر یہ ہے کہ جس سے تیرے ساتھی کا نقصان ہو اور تیرا نفع ہو اور ضرار یہ ہے کہ غیر کا نقصان ہو اور تجھے فائدہ نہ پہونچے۔ مؤلف کہتا ہے۔ سب کے ایک ہی معنی ہیں مگر اول ہمسایہ کے ساتھ خاص ہے اور دوسرا عام ہے۔ **لطائف**۔ پہلا لطیفہ :- ایک شخص نے عبداللہ رح بن مبارک سے کہا ہمارا ہمسایہ میرے غلام کا شاکی ہے شاید وہ اُس پر بہتان لگاتا ہے انھوں نے کہا کہ جب تمھارا غلام کوئی خطا کرے تو یاد رکھو اور جب تمھارا ہمسایہ شکایت کرے تو اُسی گناہ پر اس کی تادیب کرو اس طرح اپنے غلام کو تادیب بھی کرلو گے اور اپنے ہمسایہ کو بھی راضی رکھو گے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہمسایہ کی حرمت ماں کی حرمت کی طرح ہے۔ دوسرا لطیفہ :- عدی بن حاتم طائی صحابی رضہ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھتیس ۳۶ حدیثیں روایت کی ہیں اور جب وہ گھوڑے پر سوار ہوتے تھے تو ان کے دونوں پیر زمین میں گھسٹتے چلتے تھے اور چونٹیوں کو جو آس پاس آتی تھیں روٹیاں توڑ کر کھلایا کرتے تھے ہم پر حق ہمسائگی ہے تہذیب الاسماء واللغات میں اس کو نووی رح نے نقل کیا ہے۔ تیسرا لطیفہ :- میں نے لوامع الانوار القلوب میں دیکھا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مہمان آئے جب آپ نے وضو کیا تو بچا ہوا پانی انھوں نے پی لیا اور جو کچھ اُس میں سے گر پڑا تھا لے کر اپنے چہروں پر مل لیا آپ نے دریافت فرمایا ایسا تم نے کیوں کیا وہ بولے خدا اور رسول کی محبت

کی وجہ سے شاید خدا اور رسول کو ہم سے محبت ہو جائے آپ نے فرمایا آدمی کو جس سے محبت ہوتی ہے اسی کے ساتھ ہوگا سے اگر تم کو خدا اور رسول سے محبت ہے تو تین عادتوں کی محافظت رکھو راست گوئی ادائے امانت ہمسائیگی کی نگہداشت کیونکہ ہمسایہ کی ایذا رسانی سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں۔

فائدہ: پہلے گذر چکا ہے کہ صدقہ قرابت دار کو دینا افضل ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اسکی قسم خدا اس کی خیرات قبول نہیں کرتا جس کے قرابتدار سلوک کے محتاج ہوں اور غیروں پر وہ صرف کرے اور قسم اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے خدا قیامت میں اس کی طرف نظر نہ کرے گا اس کو طبرانی رحمہ نے روایت کیا ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے پاس اس کا چچا زاد بھائی اس کی بخشش کا خواستگار ہو کر آئے اور وہ اُسے نہ دے تو خدا اس کو قیامت میں اپنے فضل سے محروم رکھیگا اس کو طبرانیؒ نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا اور مخفی خیرات افضل ہے کیونکہ وہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے اور ان سات آدمیوں میں جنھیں خدا قیامت میں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائیگا وہ شخص بھی داخل ہے جو چھپا کر خیرات کرے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی نہ معلوم ہو جو اُس نے داہنے ہاتھ سے دیا ہو اور اُس کی صورت یہ ہے کہ اس کی چیز اس ہاتھ کو فروخت کر دے۔

مسئلہ: صدقہ نافلہ لینے سے زکوٰۃ لینا افضل ہے اور زکوٰۃ کی فضیلت میں پہلے گذر چکا ہے کہ مستحق اگر زکوٰۃ نہیں لیتا تو گنہگار ہوتا ہے اور جنیدؒ اور خواصؒ کا قول ہے کہ صدقہ لینا افضل ہے رہا اس کے خفیہ یا ظاہری لینے میں اختلاف ہے امام غزالیؒ ظاہرا لینے اور خفیہ نہ لینے کی افضلیت کے قائل ہیں اور زکوٰۃ وصدقہ کے اظہار و اخفار کی افضلیت نیک نیتی اور عمدگیٔ ارادہ پر مبنی ہے روضہ میں تقسیم صدقات میں پیشہ والوں کے دینے کا بیان بھی مذکور ہے یعنی زکوٰۃ میں سے ہر پیشہ والے کو اتنا دیدے کہ جس سے وہ اپنا پیشہ چلا سکے مثلاً میوہ فروش کو ۵ درہم کافی ہیں اور نانبائی کو پانچ درہم اور باقلائی کو دس درہم اور سبزی فروش اور نقل بیچنے والے کو پانچ درہم اور عطر فروش کو ہزار درہم اور بزاز کو دو ہزار درہم اور صراف کو پانچ ہزار درہم اور جوہری کو دس ہزار درہم کافی ہیں اور جو علم کا شغل رکھتے ہیں غالباً جتنی عمر ہوا کرتی ہے۔ اس کی کفایت کی مقدار لے کر کوئی جائداد خرید لیں اور اس سے مدد لیتے رہیں مسکین وہ ہے جسکو دس کی حاجت ہو اور اس کے پاس سات آٹھ ہوں اور فقیر وہ ہے جس کے دس کی ضرورت ہو اور اس کے پاس تین ہوں اگرچہ اس کے پاس رہنے کا مکان یا زینت کا کپڑا یا خدمت کا غلام ہو اور یہ شرط نہیں ہے کہ وہ اپاہج ہو یا مانگنے سے بچتا ہو۔ **لطیفہ**: ابراہیم بن ادہمؒ نے فرمایا ہے مانگنے والے کیا اچھے لوگ ہیں کہ ہمارا توشہ لے کر آخرت میں پہونچا دیتے ہیں اور بشر حافیؒ نے فرمایا ہے فقیر تین قسم کے ہیں ایک فقیر وہ جو سوال نہ کرے اور اگر کوئی دے تو نہ لے یہ علیین میں روحانیوں کے ساتھ ہوگا اور ایک فقیر وہ جو سوال نہ کرے لیکن اگر کوئی دیدے تو لے لے یہ مقربین کے ساتھ فردوس میں ہوگا اور ایک فقیر وہ ہے جو ضرورت کے وقت سوال بھی کر لیتا ہے وہ اصحاب یمین میں سے صادقین کے ساتھ ہوگا۔

موعظت نمبر۱ ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بغیر فاقہ کے جس سے اُس گویا اس کے اہل وعیال کو ایسا سابقہ پڑا ہو کہ اُن سے برداشت نہ ہوسکے لوگوں سے سوال کرے گا وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اُس پر گوشت نہ ہوگا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں سے بغیر فقر کے مانگتا ہے گویا وہ آگ کھاتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بلا ضرورت باوجود غنا کے سوال کرتا ہے وہ جہنم کے داغ اپنے لئے بڑھاتا ہے لوگوں نے عرض کیا غنا کیا ہے آپ نے فرمایا ایک رات کا کھانا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے لوگوں سے مانگنا بے حیائی ہے کوئی بے حیائی اس کے سوا حلال نہیں ہوئی ہے احیاء میں مذکور ہے کہ سوال حرام ہے بلا ضرورت مثل مردار کے ہے اور عوارف میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بھوکا ہوا اور نہ مانگے اور مرجائے تو دوزخ میں جائیگا اور ابن ابی جمرہ رح کی شرح بخاری میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی مضائقہ نہیں اگر مسلمان اپنی بدحالی کی شکایت اپنے مسلمان بھائی سے بیان کرے۔

موعظت نمبر۲۔ سویرے ہی سے بازار کو جانا اور بعد نماز صبح جلدی سے مسجد سے نکل کر بھاگنا اور ٹکر گدوں سے روٹیاں خریدنا اور منہ سے چراغ گل کرنا اور آٹے میں خمیر نہ ملانا فقر پیدا کرتا ہے اور ایسی ہی بکری و بھیڑ کے بیچ میں سے چلنا اور اگر ایسی ہی ضرورت پڑے تو لایلاف قریش پڑھے۔

مسئلہ: روضہ میں ہے کہ سائل کی شہادت مقبول ہے بشرطیکہ اپنے دعوئے حاجت میں بہت جھوٹ نہ بولتا ہو اور اگر کسی نے قسم کھائی ہو کہ خیرات نہ کروں گا اور وہ کسی یہودی کو دے تو حانث نہ ہوگا۔ فائدہ: امام احمد بن حنبلؒ کہا کرتے تھے اے اللہ جیسے آپ نے اپنے غیر کو سجدہ کرنے سے میری آبرو بچائی ہے ایسے ہی اپنے غیر سے سوال کرنے سے میری آبرو بچائے رکھیئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا اے اللہ کسی مخلوق کا مجھے محتاج نہ بنائیے آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو یوں کہو اے اللہ کسی بری مخلوق کا مجھے محتاج نہ بنائیے انھوں نے عرض کیا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ جب وہ دیتے ہیں تو احسان جتاتے ہیں اور جب نہیں دیتے تو برائیاں کرتے ہیں سمجھ لے کہ سوال کی ذلت تیرے یقین کی قوت سے یا توکل صادق سے یا کچھ مخفی ذخیرہ جمع رکھنے سے تجھ سے دور ہوسکتی ہے جیسے کہ ہمارے زمانہ میں بعض ٹکر گدوں کی عادت ہے کہ جو کچھ بقدر کفایت اُن کے پاس ہے اُسے مخفی رکھتے ہیں اور ذخیرہ کر رکھنے کے منکر ہوتے ہیں اور جہنم کی طرح هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کہا کرتے ہیں امام غزالی رحنے بیان کیا ہے کہ ذخیرہ جمع کر رکھنے کے تین درجے ہیں ایک صدیقین کا درجہ ہے وہ ایک شب وروز کی خوراک رکھنا دوسرا متقین کا درجہ اور وہ چالیس روز کی خوراک رکھنا کیونکہ خدا نے موسیٰؑ سے چالیس روز کا وعدہ فرمایا تھا اُس سے مفہوم ہوتا ہے کہ چالیس روز تک امید زندگی کرنے کی اجازت ہے تیسرے صالحین کا درجہ ہے اور وہ ایک سال کی خوراک جمع کر رکھنا ہے چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ موعظت: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چالیس شب طعام روک رکھے (اور باوجود ضرورت لوگوں کو قیمت ادا کرنے پر بھی منتفع نہ ہونے دے) خدا سے وہ بری اور خدا اُس سے بری ہے اس کو حاکم نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جالب یعنی

بنجارہ کو روزی ملتی ہے اور محتکر یعنی اناج کو روک رکھنے والا ملعون ہے اس کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور روضہ میں مذکور ہے احتکار کھانے کی چیزوں یعنی اناج وغیرہ میں حرام ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گرانی میں غلہ خرید لے اور زیادہ قیمت پر بیچنے کے لئے روکے رہے (باوجود ضروریات و ستایابی کے نہ بیچے) اور غلہ میں نرخ مقرر کرنا بھی حرام ہے اور صحیح قول پر جانوروں کے چارے میں بھی اور اس کے سوا میں قطعاً ناجائز تھا اور اگر امام یا سلطان نے نرخ مقرر کر دیا اور کسی نے مخالفت کی تو تعذیر کی جائے گی۔

مسائل - **پہلا مسئلہ**: کسی کے دروازے پر کوئی سائل آیا اور گھر والے نے چاہا کہ اس کا برتن لے کر اس میں اُسے کچھ دیدے اور وہ ٹوٹ گیا تو ضمان نہیں دینا پڑے گا اس لئے کہ اس نے فقیر کی غرض کے لئے لیا تھا اس لئے وہ دکیل کے مثل ہے اور اگر گھر والے نے فقیر کے لئے برتن نکالا اور وہ تلف ہو گیا تو کیا وہ ضامن ہوگا یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر فقیر نے اپنے ہاتھ میں برتن لے لیا تو اس پر ضمان لازم ہوگا اور اگر مالک نے اس کے سامنے رکھدیا تھا تو اس پر ضمان لازم نہ ہوگا پس اگر اس نے دروازے کے اندر ہی مالک سے لے کر اسی برتن میں کھالیا تو ضامن نہ ہوگا اور اگر دروازے کے باہر کھایا تو ضامن ہوگا۔ **دوسرا مسئلہ**: اگر بہشتی سے کہا کہ مجھے پانی پلا دے اور اس نے آبخورہ دیدیا اور پانی پینے کے قبل ہی ضائع ہو گیا تو اگر بالعوض تھا تو شراء فاسد کی وجہ سے پانی کا ضمان دینا پڑے گا اور آبخورہ کا ضمان نہیں کیونکہ بحکم اباحت اس کے ہاتھ میں آیا تھا اور آبخورہ کا ضمان دینا پڑے گا کیونکہ وہ اس کے ہاتھ میں عاریت تھا اور اگر پانی پینے کے بعد آبخورہ تلف ہوا تو نہ آبخورہ کا ضامن ہوگا اور نہ باقی پانی کا اگر کچھ عوض ٹھہرا ہو۔ **تیسرا مسئلہ**: اگر نانبائی کو برتن دیا کہ اس میں تھوڑا کھانا دیدے اور نانبائی کے قبضہ میں قبل کھانا نکال کر دینے کے ضائع ہو گیا تو وہ ضامن ہوگا ورنہ نہیں اس کو ابن عمادؒ نے کتاب الاوانی والظروف میں بیان کیا ہے۔ **پہلا لطیفہ**: سعید بن العاصؓ کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا تھا اور خود ان کا انتقال اُنسٹھ برس کے سن میں ہوا انھوں نے اپنے مرض الموت میں وصیت کی تھی کہ میرا قرض ادا کر دینا اور اس کی مقدار اسّی ہزار دینار تھی کسی نے پوچھا آپ نے کس میں اتنا صرف کیا تھا انھوں نے کہا کہ میرے پاس ایک شخص آیا تھا جس کے چہرے میں مارے شرم کے خون جھلک رہا تھا میں نے اس کے سوال کے قبل ہی اس کی حاجت برآری کر دی۔ **دوسرا لطیفہ**: حضرت علیؓ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے جو اس کی طرف نظر کی تو مارے شرم کے اس کا رنگ فق ہو گیا حضرت علی رضؓ نے اس سے فرمایا کہ اپنی حاجت زمین پر لکھ دے تاکہ تیرے چہرہ پر میں سوال کی ذلت نہ دیکھوں اس نے لکھا۔

لَمْ يَبْقَ لِیْ شَیْءٌ یُبَاعُ بِدِرْهَمٍ ❊ تُغْنِيْكَ حَالَةُ مَنْظَرِیْ عَنْ مَخْبَرِیْ

اِلَّا بَقِيَّةُ مَاءِ وَجْهٍ صُنْتُهٗ ❊ اَنْ لَّا يُبَاعَ نَعَمْ اَنْتَ الْمُشْتَرِیْ

حضرت علی رضؓ نے سونے اور چاندی کے محمل سمیت اسکے لئے ایک اونٹ کا حکم فرمایا پھر حضرت علیؓ نے فرمایا

۱؎ میرے پاس کچھ نہیں رہا جو ایک درہم کو بھی بک سکے: آپ سے میرا یہی کہنا کافی ہے صورت بیں حالم مپرس؛ اور جو کچھ رہا سہا ہے وہ آبرو ہے: جس کو فروخت کرنے سے بچائے رہا ہوں آپ بھی کیا خوب خریدار ہیں ۱۲۔

عَاجَلْتَنَا فَاتَاكَ عَاجِلُ بِرِّنَا ۔ فَلاً وَلَوْ اَمْهَلْتَنَا لَمْ نُقْتِرِ
فَخُذِ الْقَلِيْلَ وَكُنْ كَاَنَّكَ لَمْ تَبِعْ ۔ مَا صُنْتَهُ وَكَاَنَّنَا لَمْ نَشْتَرِ[1]

باب

زُہد و قناعت کا بیان

خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ[2] اور ارشاد ہے ۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ......[3] نجم الدین نسفیؒ نے بیان کیا ہے چالیس سال تک ہر حالت آٹھ آٹھ برس رہتی ہے آٹھ برس لعب کے آٹھ برس لہو کے اسی طرح زینت و تفاخر و تکاثر کے آٹھ آٹھ برس ہوئے جب آدمی چالیس سال کو پہنچتا ہے اگر توفیق ہوئی تو آخرت کی طرف توجہ کی اور کچھ توشۂ آخرت جمع کر لیا ورنہ خسران مبین کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا اور خدا تعالیٰ کے قول كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ میں کفار سے مراد کاشتکار ہیں کیونکہ کفر کے معنی چھپانے کے ہیں اور وہ تخم کو زمین میں چھپا دیتے ہیں اور نہیج سے مراد اس کا خشک ہو جانا ہے ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا سے مراد اس کا چور چور ہو جانا اور دنیا کے جو راغب ہیں آخرت میں ان کو سخت عذاب ہوگا اور جن لوگوں نے توشۂ آخرت جمع کیا ہے خدا کی مغفرت اور رضامندی اُن کو نصیب ہوگی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یقیناً خدا مسلمان بندہ کو دنیا سے پرہیز کراتا ہے حالانکہ وہ چاہا کرتا ہے جس طرح سے کہ تم اپنے بیماروں کو کھانے اور پانی سے پرہیز کراتے ہو۔ بروایت براءؓ ابن عازب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا بیشک خدا کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو تو جنت میں اعلیٰ علیین کے درجۂ رفیع میں سکونت پذیر پائیگا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عاقل ہیں ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ سب سے عاقل کیسے ہو گئے آپ نے فرمایا اُن کی ہمت یہ رہی کہ خدائے عزوجل کی طرف ہمیشہ دوڑتے رہے اور اُس کی

---

[1] بھائی تم نے ہم سے جلدی کی اس لئے جلدی ہی جو کچھ تھوڑا بہت ہم سلوک کر سکے ہم نے کر دیا ۔ اگر تم ذرا ہمیں مہلت دیتے تو ہم بالکل کوتاہی نہ کرتے ۔ اس لئے تھوڑا ہی لے لو اور یہی سمجھو گویا جو کچھ تم بچائے تھے نہ تم نے بیچا اور نہ ہم نے خریدا ۱۲

[2] زندگی دنیا کا مال و متاع ہے آخرت میں سوائے قلیل کے کچھ نہیں ہے ۱۲

[3] جان لو کہ یقیناً زندگیِ دنیا لہو لعب اور آرائش اور آپس کا تفاخر ہے مال اور اولاد میں ۱۲

رضامندی کی جانب جھپٹتے رہے دنیا اور اس کے فضولیات اور اس کی ریاست اور نعمتوں سے بے رغبت رہے اس لئے وہ اُن کو آسان اور ذلیل معلوم ہوئی انھوں نے تھوڑا صبر کیا پھر عرصہ تک آرام کیا۔

قرطبیؒ نے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ مجھے بتلایئے کہ قیامت میں خدا کے ہمنشین کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا وہ ڈرنے والے پست رہنے والے اور خدا کے بہت یاد کرنیوالے ہیں اور وہ جنت میں لوگوں سے پہلے داخل ہوں گے فرشتے اُن کے پاس نکل کر آئیں گے اور اُن سے کہیں گے کہ حساب کے لئے لوٹ جاؤ وہ جواب دیں گے ہم حساب کس شئی کا دیں گے دنیا میں ہمیں مال ملا ہی نہیں جو ہم نے روک رکھا ہوتا یا فراخی کے ساتھ خرچ کیا ہوتا ہم کوئی امیر تو تھے ہی نہیں جو ہم نے انصاف یا ظلم کیا ہوتا لیکن ہاں خدا کا حکم ہمارے پاس آیا تھا ہم نے پہچان لیا یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا سے ڈرو کیونکہ خدا قیامت میں فرمائے گا مخلوق میں سے میرے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں فرشتے پوچھیں گے اے ہمارے رب وہ کون لوگ ہیں ارشاد ہوگا وہ صابر سچے اور میری قدر پر راضی رہنے والے فقیر ہیں انھیں جنت میں داخل کردو وہ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ کھائیں گے پئیں گے اور مال دار لوگ حساب میں ادھر اُدھر پھرتے ہوں گے۔ **فائدہ۔**

ابراہیمؑ کو ایک حاجت پیش آئی وہ اپنے ایک دوست سے کچھ قرض لینے گئے اُس نے قرض نہ دیا آپ متفکر واپس آئے خدائے تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی اگر آپ مجھ سے مانگتے تو میں ضرور عطا کرتا آپ نے کہا اے رب دنیا پر آپ کا غضب مجھے معلوم تھا اس لئے مجھے اُس کے آپ سے مانگتے ہوئے ڈر معلوم ہوا کہ شاید آپ نہ دیں خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی یہ حاجت دنیا سے نہیں ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو حلال طور پر سوال سے بچے اور اپنے ہمسایہ پر مہربان ہو کر دنیا طلب کرے وہ خدا سے اس حالت سے ملیگا کہ اُس کا چہرہ ماہ چہار دہم کی طرح تاباں ہوگا اور جو بہت مالدار بننے اور تفاخر کے لئے دنیا طلب کرے وہ خدا سے ایسی حالت میں ملے گا کہ خدا کا اس پر غضب ہوگا اور فضیلؒ نے بیان کیا ہے جو حلال کی طلب میں اپنے نفس کو مقام ذلت میں قائم کرے قیامت میں خدا اُس کا حشر صدیقوں کے ساتھ کرے گا اور شہیدوں کے برابر اُس کا درجہ بلند کرے گا۔

مسئلہ: قرض دینا مستحب ہے ہر درہم کا اٹھارہ نیکیوں کے برابر ثواب ملتا ہے کیونکہ وہ بلا ضرورت نہیں ہوا کرتا اور قرض لینا اگر ادا کرنے سے عاجز ہو یا ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو حرام ہے اور نفقہ زوجہ یا عزیز قریب یا جانور کے لئے یا جب مال تلف ہوتا ہو قرض لینا واجب ہے اور مال میں زکوٰۃ واجب ہے بس ادائے زکوٰۃ کے لئے اتنا قرض لینا بھی واجب ہے۔

موعظت: ایک شخص موسیٰؑ کی خدمت کیا کرتا تھا اور وہ کہا کرتا تھا کہ مجھ سے موسیٰ کلیم اللہ نے فلاں حدیث بیان کی مجھ سے موسیٰ نبی اللہ نے فلاں حدیث بیان کی اس کے بعد کچھ دنوں تک وہ موسیٰؑ کو نہ ملا آپ نے اُس کا حال دریافت کیا تو ایک شخص ایک خنزیر کو گھسیٹ لایا آپ نے اس شخص سے اُس کی نسبت دریافت کیا تو بولا وہ شخص بھی خنزیر بن گیا ہے موسیٰؑ نے خدا سے دعا کی کہ وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے خدا نے وحی بھیجی اے موسیٰ

اگر آپ وہ دعائیں جو آدم اور اُن کے سوا لوگوں نے مانگی ہیں مانگتے تب بھی میں قبول نہ کرتا لیکن جو کچھ اس نے کیا ہے وہ آپ کو بتلائے دیتا ہوں وہ دین کے عوض دنیا کھایا کرتا تھا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو دنیا کو عمل آخرت کے عوض طلب کرتا ہے اس کا چہرہ مٹ جاتا ہے اُس کا ذکر ناپید ہو جاتا ہے اور دوزخ میں اس کا نام درج ہو جاتا ہے اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے۔

حکایت: میں نے سورہ یونسؑ کی تفسیر علائی میں دیکھا ہے کہ عیسیٰؑ کا ایک قریہ پر گذر ہوا وہاں کے لوگوں کو آپ نے دیکھا کہ راستوں پر بلا دفن مردہ پڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے آپ نے اُن کی نسبت دریافت کیا خدا تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب رات ہو تو آپ اُن کو پکاریئے وہ آپ کو ضرور جواب دیں گے چنانچہ جب رات ہوئی تو عیسیٰؑ نے اُن کو پکارا اُس میں سے ایک شخص بولا لبیک اے روح اللہ آپ نے پوچھا کہ تم لوگوں کا قصہ کیا ہوا ہے اُس نے کہا ہم رات بھر آرام سے رہے اور صبح کو دوزخ میں جا پہونچے آپ نے پوچھا کیوں اُس نے جواب دیا کہ جس طرح بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے اسی طرح ہمیں دنیا کی محبت تھی جب ہمارے سامنے آجاتی تھی تو ہم اس سے خوش ہو جاتے تھے اور جب پیٹھ پھیر کر چل دیتی تھی تو ہم اس کے لئے روتے تھے آپ نے پوچھا تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہے جو وہ جواب نہیں دیتے اُس نے کہا نہایت کڑے اور سخت فرشتوں کے ہاتھوں سے آگ کی لگامیں چڑھی ہوئی ہیں پھر آپ نے کہا کہ پھر تو نے کیسے اُن میں سے جواب دیا اُس نے کہا میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں بلکہ جس وقت ان پر عذاب نازل ہو رہا تھا میں بھی ادھر آنکلا جو اُن کی گت بنی وہ میری بھی بن گئی اب میں ایک بال کے سہارے سے جہنم کے کنارے پر لٹک رہا ہوں مجھے پتہ نہیں کہ مجھے نجات ملے گی یا نہیں۔ **حکایت**: نسفیؒ نے زہر الریاض میں بیان کیا ہے جب سلیمانؑ کو ملک ملا تو سوائے ایک چیونٹی کے سب حیوانات آپ کو مبارک باد دینے آئے اور وہ چیونٹی آپ کی تعزیت کرنے آئی اس سے اور چیونٹیاں اُس پر ناراض ہوئیں وہ بولی میں ابھی انھیں مبارکباد کیسے دوں حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ جب خدا کسی بندہ سے محبت رکھتا ہے تو دنیا سے اس کو یکسو کر دیتا ہے اور آخرت کو اس کا محبوب بنا دیتا ہے اور سلیمانؑ ایسے کام میں مشغول ہوئے ہیں جس کا انجام معلوم نہیں کہ کیا ہو گا اس لئے وہ مبارکبادی سے زیادہ تو تعزیت کے مستحق ہیں ایک بار آپ کے پاس جنت سے ایک شراب آئی اور آپ سے کہا گیا اگر آپ اُسے پی لیں گے تو پھر آپ کو موت نہ آئے گی آپ نے سوائے کچھوے کے اپنے سارے لشکر سے پوچھا کیونکہ وہ موجود نہ تھا سب نے مشورہ دیا کہ پی لیجئے آپ نے کچھوے کے پیچھے گھوڑے کو بھیجا اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے اس کے پیچھے کتے کو روانہ کیا اُس نے اس کو جواب دیا پھر سلیمانؑ نے اس سے شراب کی نسبت دریافت کیا تو وہ بولا آپ نہ پیجئے کیونکہ عزت کے ساتھ مرجانا زندان دنیا میں پڑے رہنے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر اُس شراب کو دریا میں انڈیل دیا اُس کا پانی پاکیزہ ہو گیا پھر اس سے پوچھا کہ تو نے کتے کا تو کہا مانا اور گھوڑے کا نہ مانا یہ کیسی بات ہے اُس نے جواب دیا گھوڑا اپنے دشمن کو بھی لے کر ویسے ہی بھاگتا ہے جیسے اپنے مالک کو لے بھاگتا ہے اور کتا سوائے اپنے مالک کے کسی کا کہا نہیں مانتا۔ **فائدہ**: میں نے عقد الفرید میں دیکھا ہے کہ کچھوے کا گوشت جذام اور

درد گردہ کو نافع ہے اور وہ امام شافعیؒ اور امام مالک رحؒ کے نزدیک حلال ہے اور امام ابوحنیفہ رحؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک حرام ہے میں نے نزہتہ النفوس والافکار میں دیکھا ہے کہ اس کا گوشت اُن بچوں کو نافع ہے جو بستر پر پیشاب کرتے ہیں۔ بغوی رحؒ نے کہا ہے اگر غلام سات برس کا ہو اور بستر پر پیشاب کرے تو مشتری کو خیار ہے اور اس حکم کو نودی رحؒ اور رافعیؒ نے برقرار رکھا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ غلام بستر پر پیشاب کرنے کا عادی ہو اگر کچھوے کی کھال کی گھر میں دھونی دی جائے تو کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں ور اگر اُس کا گوشت خشک کر کے پیس کر سکنجبین کے ہمراہ کھایا جائے تو فالج کو نافع ہے اور جس کو سنگریزہ کا عارضہ ہو وہ اس کا ایک خارے کر اپنے پیشاب گاہ کو دھونی دے تو نافع ہے اور میں نے عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ بال بنا کر تیل میں ملا کر جس کو بال خورہ ہو اس کے سر میں لگا دے تو بالوں کو قوت پہونچے اور دراز ہو جائیں جس کو عسر البول ہو وہ اُس کا گردہ خشک کر کے ایک درہم لے کر نخود سیاہ کو پانی میں جوش کر کے اُس کے ہمراہ پی جائے تو حکم خدا سے صحت یاب ہو۔ **موعظت**: قتادہؓ کا بیان ہے کہ ایک شب تاریک میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک درخت کی شاخ عنایت کی اور فرمایا اس کی روشنی میں اپنے گھر جانا اور اپنے گھر کے گوشہ سے شیطان کو مار کر نکال دینا چنانچہ وہ شاخ شمع کے مانند روشن رہی میں نے گھر کے گوشہ میں جو دیکھا تو مجھے ایک کچھوا نظر پڑا میں نے اُسے مارا یہاں تک کہ وہ نکل بھاگا اس کو طبرانی رحؒ نے روایت کیا ہے۔ نزہتہ النفوس میں بیان کیا ہے کہ عقول میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ جن اکثر کچھوے کی صورت بن جایا کرتے ہیں۔

حکایت: مکحول رحؒ نے فرمایا ہے کہ ایک بار بساط ہوا پر سلیمانؑ کا ایک کاشتکار پر گذر ہوا اُس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ سلیمانؑ سے تین باتیں کر لوں خدا تعالیٰ نے آپ کو اس سے آگاہ کیا اور آپ اُس کے پاس اُتر کر آئے اور آپ نے دریافت کیا کہ وہ تین باتیں بتلاؤ اُس نے کہا اے نبی اللہ آپ کو نہ کل گذشتہ کی لذت معلوم ہوئی اور نہ مجھے اُس کی کچھ تھکن محسوس ہوتی ہے پس میں اور آپ برابر ہیں اور آپ کو بھی موت آئے گی اور مجھے بھی آئے گی اس میں بھی ہم برابر ہیں اور جتنا خدا نے آپ کو عطا کیا اُتنے کا آپ سے حساب ہوگا اور جتنا مجھے عطا فرمایا ہے اُتنے کا مجھ سے ہوگا اس پر سلیمانؑ رو دیئے اور فرمانے لگے اے رب آپ تو کریم ہیں اور دے کر واپس نہیں کرتے ورنہ میں واپس لے لینے کی درخواست کرتا۔ **حکایت**: بنی اسرائیل میں سے کسی عابد نے موسیٰؑ سے کہا اے موسیٰؑ آپ اپنے رب سے میرے لئے روزی مانگئے موسیٰؑ نے خدا سے اُس کے لئے روزی طلب کی خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی آپ تھوڑا مانگتے ہیں یا بہت انھوں نے کہا بہت جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ اُس شخص کو درندہ کھا گیا انھوں نے کہا اے رب میں نے آپ سے اُس کے لئے بہت روزی طلب کی تھی اور اسے درندہ کھا گیا ارشاد ہوا اے موسیٰؑ آپ نے تو اس کے لئے بہت روزی مانگی تھی اور دنیا میں جو کچھ ہے قلیل ہے۔ **حکایت**: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک بار موسیٰؑ کنارۂ دریا کی طرف نکل کر گئے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک کافر دونوں جال سے شکار کر رہے ہیں مسلمان اپنے رب کا نام لیتا ہے اور شکار ہاتھ نہیں آتا اور کافر اپنے بت کا نام لیتا ہے اور اُس کے جال

میں مچھلی پھنستی ہے موسیٰؑ کو اس سے تعجب ہوا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ ذرا نظر تو کرو انھوں کے جنت کی طرف نظر جو کی تو دیکھتے کیا ہیں کہ اس میں ایک سونے کا حوض ہے اس پر اس مسلمان کا نام لکھا ہوا ہے اور اس میں بے شمار مچھلیاں ہیں پھر ارشاد ہوا اور نظر کرو انھوں نے جہنم کی طرف نظر کی تو اس میں آگ کا ایک محل نظر پڑا اس پر اس کافر کا نام لکھا تھا اس میں اتنے سانپ اور بچھو تھے کہ جن کا شمار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا پھر خدا نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰؑ میرے مسلمان بندے سے کہدو تجھے کیا پسند ہے جنت کی نعمتوں کی عوض دریا کی مچھلیاں تیرے پاس بھیجدوں موسیٰؑ نے اسے آگاہ کیا وہ شخص رو دیا اور کہنے لگا اے رب اگر آپ مجھے روزی بھی نہ دیجئے تب بھی میں آپ کی رضامندی کی طمع میں برداشت کروں گا پھر بھلا دریا کی مچھلیوں سے کیسے صبر نہ کروں۔ **لطیفہ:** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حمام کیا اچھا گھر ہے جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے کیونکہ جب اس میں داخل ہوتا ہے تو اپنے رب سے جنت کا خواستگار ہوتا ہے اور وہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے خانۂ عروسی میرا گھر ہے جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے تو اس سے اس کی دنیا کی رغبت بڑھتی ہے اور آخرت فراموش ہو جاتی ہے اس کو قرطبی رحمہ نے سورۂ نور کی تفسیر میں بیان کیا ہے پھر حمام میں جانے والے کے لئے چند شرطیں ذکر کی ہیں کہ طہارت کی یا علاج کی نیت ہو اور نظر نیچی رکھے اور خلوت کے اوقات کا قصد کرے اور اپنے ستر کو چھپائے رہے اور بری بات کو دور کرے اور کسی کو اپنی شرمگاہ نہ ملنے دے اور شرطیا عادت کے موافق اجرت معین ہو اور جہنم کی یاد کرے۔

فائدہ: طبرانیؒ نے روایت کیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حمام میں داخل ہوتے تھے اور نورہ لگاتے تھے نورہ گرم وخشک ہے سرد مزاجوں کے اور بڈھوں کیلئے جاڑوں میں موافق ہے اور اس میں چونا اور ہڑتال ہوتا ہے اگر کہا جائے کہ باب محبت میں پہلے گذر چکا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمھاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں حالانکہ دنیا اور آخرت سوتوں کے مانند ہیں جواب یہ ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مقرر کرنے والے تھے پس تین چیزیں آپ کی محبوب بنا دی گئیں تاکہ قیامت تک کے لئے شریعت ٹھہر جائے جس کی پیروی ہوتی ہے اور اس لئے خوش بو سونگھنے سے عقل بڑھتی ہے اور عقل ہی کے موافق دین راست ہوتا ہے۔ شافعیؒ نے فرمایا ہے جس سے پاکیزہ خوش بو آتی ہو اس کی عقل زائد ہوتی ہے اور جس کے کپڑے صاف ہوتے ہیں اس کا غم کم ہوتا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ صاف کپڑے پہننا بصر کو تقویت دیتا ہے اور ایسے ہی سبزی کی طرف نظر کرنا اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھا کرنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ لطیف ہے اور لطافت کو پسند کرتا ہے اور جواد ہے جود کو پسند کرتا ہے اس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے۔ **مسئلہ:** روضہ میں مذکور ہے کہ نماز میں پاکیزہ کپڑے والا مقدم کیا جائے پھر خوش آواز پھر خوبصورت شرح مہذب میں بیان کیا ہے جس کے سامنے خوشبو یا پھول پیش کئے جائیں

ع ھ۔ حمام اور نورہ کے بارے میں تمام روایات موضوع یا ضعیف ہیں۔ (حبیب الرحمٰن)

تو واپس کرنا مکروہ ہے پھر خوشبو کا سونگھنا دماغ اور قلب کو نافع ہے اور قوت زیادہ کرتاہے اور علائی نے اپنی تفسیر میں بیان کیاہے کہ پاکیزہ لباس بھی خدا کی تسبیح کرتاہے رہیں عورتیں وہ پارسائی کا ورشہوت کے دور رکھنے کا ذریعہ ہیں اور انھیں سے بندگان خدا بڑھتے ہیں اور جتنے زیادہ بندگان خدا ہوتے ہیں اتنی ہی زیادہ عبادت ہوسکتی ہے اور نماز تو اسلام کی اصل ہی ہے اور چونکہ وہ دنیا میں ادا کیجاتی ہے اس لئے دنیا کی طرف نسبت کردی گئی۔ بعض نے کہاہے کہ صلوٰۃ سے آپ کی امت کا آپ کے اوپر درود بھیجنا مراد ہے اور بعض نے کہاہے کہ صلوٰۃ سے آپ کا امت کے لئے دعائے رحمت کرنا مراد ہے ارشادِ خداوندی ہے فَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُن کے لئے دعائے رحمت کیا کیجئے یقیناً آپ کی دعائے رحمت اُن کے لئے تسکین کا باعث ہے شافعیؒ نے بیان کیاہے۔ سنت یہ ہے کہ جب امام کسی صدقہ دینے والے سے صدقہ لے تو کہے جو کچھ تونے دیاہے خدا تجھے اس کا اجر دے اور جو تونے باقی رکھاہواہے اسمیں تجھے برکت دے احیاء میں ہے کہ کہے خدا ابرار کے دلوں کے ساتھ تیرا دل بھی پاک کرے اور نیکوں کے عمل کے ساتھ تیرے عمل کو پاک کرے اور شہیدوں کی ارواح کے ساتھ تیری روح پر بھی رحمت بھیجے فَاِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ سے مراد ہے کہ آپ کی دعا ان کے لئے رحمت ہے اس کو رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیاہے پھر کہاہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نہایت روشن نورانی روحانیت ہے جب آپ اُن کے لئے دعا فرماتے ہیں تو اس قوت روحانیہ اور جوہر شریف سے اُن کی روحوں پر آثار کا فیضان ہوتاہے پس ان کے نفوس چمک اٹھتے ہیں اور ان کے باطن صاف ہوجاتے ہیں اور ظلمانیت سے نورانیت کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں اگر کہا جائے سونا اور چاندی سب شئی کی قیمت ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مثقال خوشبو کئی مثقال چاندی کو ملتی ہے اس میں کیا حکم ہے جواب یہ ہے کہ خوشبو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے باعث شرف رکھتی ہے اس وجہ سے اس کی قیمت گراں ہوگئی اور دوسرا جواب یہ ہے سونے اور چاندی سے دنیا یاد آتی ہے اور خوشبو سے آخرت یاد آتی ہے۔

حکایت:۔ کسی مرد صالح کا بیان ہے میں نے دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور لوگ جنت کی طرف گروہ کے گروہ چلے جاتے ہیں اتنے میں میری نظر ایک گروہ پر پڑی جن کے چہرے نہایت خوبصورت تھے میں بھی چلا کہ ان کے ساتھ ہولوں فرشتے میرے اور ان کے بیچ میں آگئے میں نے پوچھا یہ کون ہیں انھوں نے جواب دیا یہ سبقت لے جانے والے ہیں ان کے ساتھ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا وہی ہوسکتاہے جس کے پاس ایک کرتہ ہو اور تیرے پاس تو دو کرتے ہیں اور ہر شئے دو دو ہیں اس کے بعد میں ڈرتا ہوا نیند سے اٹھا اور میں نے ہر قسم سے ایک ہی چیز اپنے پاس رکھی۔ **فائدہ**:۔ سہیل بن سعد رضؓ نے بیان کیاہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا پہن کر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا الثَّوْبَ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ تو خدا اس کے سابق کے گناہ خدا بخشدیتاہے اس کو ابوداؤد رحؒ نے روایت کیاہے اور معاذ بن انس کی روایت ہے

میں اتنا اور یہ ہے کہ آئندہ کے گناہ بھی - **فائدہ** :- سہل رضؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو اٹھاسی حدیثیں روایت کی ہیں اور جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ان کا پندرہ برس کا سن تھا اور یہ ان صحابہؓ میں سب سے آخر ہیں جن کا مدینہ میں انتقال ہوا اور سہل رضؓ بن ابی حثمہ بھی صحابی ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس حدیثیں روایت کی ہیں اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ان کا آٹھ برس کا سن تھا اور سہل بن حنیف رض بھی صحابیؓ ہیں انھوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس حدیثیں روایت کی ہیں۔ **مجمع الاحبار** میں بروایت ابوہریرہؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں نے مروی دیکھی ہے وہ حمد انسان کے لئے عظیم ہیں جو کوئی ناپسندیدہ شئے اس کو پیش آئے تو الحمدللہ کہے اور جب کوئی خوش کن شئے پیش آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ[1] - **حکایات** :- قاضی ابوبکرؓ بن فورک بڑا بیش قیمت لباس پہنتے تھے ایک پراگندہ صورت یہودی نے اُن کو دیکھا اور کہنے لگا کہ تم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے کہتے ہو کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور کافر کی جنت ہے بتلاؤ تم کون سے قیدخانہ میں ہو اور میں کونسی جنت میں ہوں انھوں نے جواب دیا کہ میں بلحاظ ان نعمتوں کے جو خدا نے میرے لئے جنت میں مہیا کی ہیں قیدخانہ میں ہوں اور تو بلحاظ اُن عذابوں کے جو خدا نے تیرے لئے دوزخ میں تیار کی ہیں تو جنت میں ہے وہ اسی دم مسلمان ہوگیا۔ کعب رضؓ احبار نے فرمایا ہی اگر دنیا فنا ہونے والی سونے کی ہوتی اور آخرت باقی رہنے والی ٹھیکرے کی ہوتی جب بھی باقی رہنے والا ٹھیکرا فنا ہونے والے سونے سے بہتر ہے اور سلمی رحمہ نے اپنے دقائق میں بیان کیا ہے دنیا میں نیکی اُس سے اعراض کرنا ہے اور آخرت میں نیکی اشتغال دنیاوی کو ترک کرنا ہے اور کہا ہے دنیا میں نیکی خداشناسی ہے اور آخرت میں نیکی دیدار خداوندی ہے -

پہلی موعظت :- ابواللیث رضؓ سمرقندی نے نقل کیا ہے ایک بار چوتھے آسمان پر دو فرشتے ایک دوسرے سے ملے ایک نے دوسرے سے کہا کہاں جاتے ہو اُس نے جواب دیا کہ مجھے ایک عجیب حکم ہوا ہے اُس نے پوچھا کیا ہے وہ بولا فلاں شہر میں ایک یہودی ہے اُس کی موت قریب آگئی ہے اور وہ مچھلی کھانا چاہتا ہے اور اتفاق سے اُن کے دریا میں دستیاب نہیں ہوئی تو مجھے خدا کا حکم ہوا ہے کہ مچھلیاں ہنکا کر وہاں لیجاؤں تاکہ اُن میں سے اُس کے لئے ایک مچھلی پکڑلی جائے اور یہ اس لئے کہ کوئی نیکی اُس نے ایسی نہیں کی تھی جس کا خدا نے اسے دنیا میں بدلا نہ دیا ہو۔ صرف اُس کی ایک نیکی باقی رہ گئی ہے اس لئے خدا کو منظور ہوا کہ اُس کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے تاکہ دنیا سے ایسی حالت میں جائے کہ خدا کے نزدیک اُس کی نیکی نہ رہے اور دوسرے فرشتے نے کہا کہ خدا نے مجھکو بھی ایک عجیب کام کے لئے بھیجا ہے فلاں شہر میں ایک مرد صالح ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا جس کی سزا اُسے خدا نے دنیا میں نہ دیدی اب اُس کی وفات قریب آپہونچی ہے اب وہ زیتون کا خواہشمند ہے اور اُس کا ایک گناہ رہ گیا ہے اس لئے خدا

[1] خدا نے پروردگار عالم کو ساری حمد سزاوار ہے جس کی نعمت سے نیکیاں تمام ہوتی ہیں ۱۲

نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں زیتون پھینکدوں تاکہ اُس پر غمزدہ ہوا ور خدا اُس کے گناہ کا کفارہ کر دے اور خدا سے اس حالت میں ملے کہ کوئی گناہ نہ رہے محمدؒ کعب نے خدا تعالیٰ کے قول، فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ کے متعلق بیان کیا ہے اِس سے کافر مراد ہے جو دنیا میں اپنی نیکی کا عوض دیکھ لیتا ہے اور مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ سے مومن مراد ہے جو آخرت میں نہیں دنیا ہی میں اپنے گناہوں کا بدلہ پالیتا ہے۔

دوسری موعظت: محمد بن واسعؒ نے بیان کیا ہے چالیس برس تک بھنی ہوئی کلیجی کو میرا جی چاہا کیا پھر میں جہاد کے لئے نکلا شاید میرے حصہ میں کوئی پڑجائے اور جس شئی کو میرا جی چاہتا ہے میں کھالوں پھر میں نے خواب میں تین شخصوں کو دیکھا جنھوں نے لکھا کہ یہ اس لئے آیا ہے کہ بہادر کہلائے اور یہ جہاد کے لئے آیا ہے اور یہ دکھلانے کے لئے آیا ہے پھر اُن لوگوں نے میری طرف نظر کی اور کہنے لگے یہ خواہش پرست ہے بھنی ہوئی کلیجی کی تلاش میں آیا ہے میں نے کہا خدا کے واسطے ایسا نہ لکھو میں خدا سے توبہ کرتا ہوں پھر ایسا نہ کروں گا۔ جنیدؒ نے کہا ہے میں سری سقطیؒ کے پاس گیا اور دیکھا کہ رو رہے ہیں میں نے سبب دریافت کیا کہنے لگے کل شب کو میری لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی آج کی رات بڑی گرمی ہے کیا میں آپ کے لئے ایک کوزہ لٹکا دوں کہ ٹھنڈا ہو جائے میں نے کہدیا ہاں پھر میں نے خواب میں ایک حور دیکھی جس سے زیادہ حسین میری نظر سے کبھی نہ گذری تھی میں نے پوچھا تو کس کیلئے ہے وہ بولی جو ٹھنڈا پانی نہیں پیتا پھر میں نے وہ کوزہ اٹھا کر زمین پر دے پٹکا **حکایت**: مالک بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ کے ایک کوچے میں ایک لونڈی دیکھی جس کی ہمراہی میں خدام تھے میں نے اُس سے پوچھا کیا تیرا مولیٰ تجھے فروخت کریگا وہ بولی اگر وہ مجھے فروخت بھی کرے کریگا تو میری خریداری کے قابل نہیں ہے میں نے کہا ہاں تجھے اچھی خرید سکتا ہوں اس پر وہ ہنس پڑی اور اُسنے کہا ان کو میرے مولیٰ کے پاس پہونچا دو پھر میرے جانے سے اس کے مولیٰ کے دل میں ہیبت سما گئی اور کہنے لگا آپ کی کیا حاجت ہے میں نے کہا کیا اس لونڈی کو فروخت کرتے ہو اُس نے کہا کیا آپ اُس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں میں بولا اس کی قیمت میرے نزدیک اُس کے کثرت عیوب کے باعث دو گھٹی ہوئی چھواروں کی گٹھلیاں ہیں کیونکہ جب عطر نہیں ملتی تو اُس سے بدبو آتی ہے اور جب مسواک نہیں کرتی تو گندہ دہن ہو جاتی ہے اور جب کنگھی نہیں کرتی اور تیل نہیں لگاتی تو اُس کے جوں پڑجاتی ہیں اور اگر اُسنے عمر پائی تو حیض اور نجاست کی حالت میں گندہ پیر ہو کر رہے گی اور بغیر اس کے میں خدا سے ایسی لونڈی خریدوں گا جس کو خدا نے کافور کے ست اور مشک اور نور اور جوہر سے پیدا کیا ہوگا اگر اس کا لعاب دہن سمندر میں گر پڑے تو اُس کا پانی خوش مزہ ہو جائے اور اگر مردے کو بھی پکارے تو بول اٹھے اگر آفتاب کے سامنے اپنی کلائی کردے تو تاریک پڑ جائے اور اگر اندھیرے میں نکل کھڑی ہو تو روشنی پھیل جائے اور اگر اپنے زیور و لباس سے آراستہ ہو کر عالم کے مقابل آجائے تو معطر ہو جائے باغہائے مشک و زعفران اور شاخہائے یاقوت و مرجان میں اُس کا نشو ونما ہوا ہے اور نعمتوں کے خیموں میں وہ مقصور رہی ہے وہ نہ وعدہ خلاف کرتی ہے نہ اپنے انکار سے پھرتی ہے ان دونوں میں سے قیمت کے کون قابل ہے۔

لہ جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا اُسے دیکھ لے گا۔

اسُ نے پوچھا جس کے اوصاف آپ نے بیان کئے ہیں اس کی قیمت کیا ہے میں نے کہا کہ شب کو تو دو رکعت پڑھے اور خواہش نفسانی کو خدا کے لئے چھوڑ دے اسُ پر اسُ نے لونڈی کی طرف ملتفت ہو کر کہا اے لونڈی تو خدا کے واسطے آزاد ہے اور اسی طرح اس نے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا اور اپنا سارا مال خیرات کر دیا اور ایک موٹا سا پردہ لے کر اسُ کی لنگی بنالی لونڈی نے کہا اب تیرے بعد میں بھی عیش نہ کروں گی اسُ نے بھی اپنے کپڑے اتار ڈالے اور کملی اوڑھ لی اور دونوں خدا کی عبادت کے لئے نکل گئے۔

موعظت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے دنیا کی حالت اسُ شخص کی سی ہے جو جنگل میں جا رہا ہو اور ایک غصہ میں بھرا ہوا شیر آرہا ہو اور اسُ نے پیچھے پھر کر جو دیکھا تو شیر اسُ پر لپکا اور سامنے جو دیکھا تو چٹیل میدان نظر آیا ہو جہاں کہیں کو جائے پناہ نہیں اور جب شیر نے آ کے آلیا ہو تو ایک کنواں دیکھ کر اسُ میں کود پڑا ہو اور کنوئیں پر ایک درخت لگا ہو اور شیر کنوئیں پر آ کر کھڑا ہو رہا ہو اور جب اسُ نے کنوئیں کے نیچے دیکھا ہو تو اژدہا نظر پڑا ہو اور اسُ وقت وہ اپنے جی میں کہتا ہو کہ میرے اوپر شیر ہے اور نیچے اژدہا ہے لاؤ دیکھوں شاید اسُ کی جڑ نکلی ہو جس میں لٹک رہوں اور پھر اتنے میں اسُ نے دیکھا ہو کہ اسُ کی جڑ سے دو شاخیں لٹک رہی ہیں لیکن ایک کی جڑ کو سفید چوہا کاٹ رہا ہو اور دوسرے کی جڑ کو سیاہ چوہا اور وہ اپنی حالت میں متفکر ہو رہا ہو اتنے میں درخت کی ایک شاخ پر اسُ کی نظر پہونچی ہو جس میں پھل لگے ہوں اور اسُ میں سے توڑنے لگا ہو اور اسُے کچھ خبر نہ ہو۔ یہاں تک کہ دونوں چوہوں نے درخت کی جڑ کاٹ کر اسے گرا دیا ہو اور اس طرح ہلاک ہو گیا ہو پس یہی طالب دنیا کی حالت ہے۔ شیر ملک الموت ہے درخت اس کی اجل ہے دو چوہے شب و روز ہیں۔ کنواں۔ قبر ہے اژدہا دوزخ ہے، پھل متاع دنیا ہے، عیسیٰؑ کمبل پہنتے تھے اور پتھر کا تکیہ بناتے تھے اور جو کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا چراغ چاند ہے اور میری خوراک زمین کی روئیدگی ہے میری سواری میرے پیر ہیں پھر بھلا مجھ سے زیادہ تونگر ہے کوئی اور آپ کی والدہ مریمؑ عابدہ، زاہدہ تھیں جن کے بھائی ہارونؑ تھے، کلبیؒ نے بیان کیا ہے یہ مریمؑ کے باپ میں شریک بھائی تھے اور جب انُ کا انتقال ہوا تو انُ کے جنازہ کے ہمراہ ہزار آدمی گئے تھے جن میں سے ہر ایک کا نام ہارون تھا اور موسیٰ کے بھائی ہارونؑ کے نام پر اپنے لوگوں کا ہارون بکثرت نام رکھا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ہارونؑ کی اولاد میں تھیں اور انُ میں اور ہارون میں ہزار سال کا زمانہ حائل تھا اور بعض کا بیان ہے کہ ان کے زمانہ میں ہارون نامی ایک مرد نیک تھا اس سے ان کو تشبیہ دی ہے۔

حکایت :- احیاء میں مذکور ہے ایک بار عیسیٰؑ کے زمانہ میں رعد و برق و باران کی شدت ہوئی آپ کو ایسی شئے کی تلاش ہوئی جس سے کچھ پناہ ملتی اتنے میں ایک خیمہ نظر پڑا اور آپ وہاں گئے تو اسُ میں ایک عورت نظر آئی آپ اسُے چھوڑ کر آگے چل دیئے پھر ایک پہاڑ میں ایک غار نظر پڑا اسُ میں جو گھسے تو اسُ میں ایک عظیم الجثہ شیر موجود تھا آپ نے اسُ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا الٰہی آپ نے ہر ایک کے لئے ایک نہ ایک جائے پناہ بنائی ہے اور آپ نے کیا میری کوئی جائے پناہ نہیں بنائی۔ خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ آپ کی جائے پناہ میری رحمت کی قرار گاہ ہے۔ قیامت میں آپ کا

سو حوروں سے نکاح کردوں گا اور آپ کی کتخدائی کی تقریب میں چار ہزار سال میری طرف سے دعوت ہوتی رہے گی کہ اُن میں سے ایک ایک دن عمر دنیا کے برابر ہوگا اور میں ایک منادی کو حکم دوں گا کہ پکار پکار کر کہتا رہے دنیا میں زہد کرنے والے کہاں ہیں ذرا عیسیٰؑ بن مریم زاہد کی دلہن کی زیارت تو کریں۔ عبد نے شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی فتوح الغیب میں دیکھا ہے جب دنیا تمھیں ابنائے دنیا کے قبضہ میں اپنی آرائش کے ساتھ نظر پڑے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی ہے کہ وہ خود جلد ہلاک ہونے والی ہے اور اس کو ہاتھ لگانے والے قتل کئے جائیں تو ایسا بنے جیسے کوئی شخص کسی کو قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھ لے کہ اس کا قابل ستر بدن برہنہ ہو رہا ہو اور بدبو اُڑ رہی ہو تو ایسی حالت میں تم بھی کرو گے کہ اس کی طرف نظر کرنے سے اپنی آنکھ نیچی کر کے اور بدبو کی وجہ سے ناک بند کر کے نکل جاؤ گے اسی طرح سے دنیا میں رہو کہ جب تمھاری نظر دنیا پر پڑے تو اُس کی زیب و زینت سے اپنی نظر پست کر لو اور اُس کی شہوات و لذات کی بدبو سے اپنی ناک بند کئے رہو تو تمھیں نجات مل جائیگی میں نے امام غزالی کی منہاج العابدین میں دیکھا ہے کہ دنیا سے کنارہ کش رہنے والے اور اس سے رغبت رکھنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے حلوا بنا کر اس میں زہر ملایا ہوا ور شکر ڈال کر اس کو بظاہر آراستہ کیا ہو ایک شخص نے یہ دیکھ لیا اور دوسرے نے نہ دیکھا ہو جب وہ حلوا دونوں کے سامنے رکھا گیا ہو تو جس شخص نے زہر ملاتے دیکھا تھا وہ اُس کے کھانے سے کنارہ کش ہو گیا ہو اور جس نے زہر ملاتے نہ دیکھا تھا اُس کے ظاہر کو دیکھ کر فریب کھا گیا ہو اور حرص میں آکر اُس کا آرزومند بن گیا ہو۔ میں نے رسالۂ قشیریہ میں بروایت فضیلؒ دیکھا ہے خدا نے تمام برائیاں ایک گھر میں رکھی ہیں جس کی کنجی دنیا کی محبت ہے اور تمام بھلائیاں ایک گھر میں رکھی ہیں اور جس کی کنجی دنیا سے کنارہ کش رہنا ہے۔ میں نے تفسیر قرطبی رحؒ میں خدا تعالیٰ کے قول وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ کے متعلق دیکھا ہے کہ خدا نے یہاں دنیا کو پانی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ وہ ایک مقام پر نہیں ٹھیرتا اسی طرح دنیا ایک حالت پر ہمیشہ نہیں رہتی اور اس لئے جو پانی میں گھستا ہے وہ تر ہو جاتا ہے اسی طرح جو اس سے علاقہ رکھتا ہے اس کے فتنہ سے سالم نہیں رہتا اور اس لئے کہ جب پانی حاجت کے موافق ہوتا ہے تو نفع بخشتا ہے اور جب انداز سے بڑھ جاتا ہے تو ضرر رساں بن جاتا ہے اسی طرح دنیا کی کثرت کی حالت ہے۔

مؤلف رحؒ کہتا ہے کہ دنیا کو پانی کے ساتھ تشبیہ دینے سے ایک لطافت آمیز معنے میری سمجھ میں آئے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ماءِ کثیر جس کی مقدار (بقول شافعیؒ) دو قلے اور اس سے زیادہ ہے جیسا کہ اول کتاب میں بیان ہو چکا ہے جب تک اس کا رنگ و بو و مزہ آمیزش نجاست سے نہ بدلے نجس نہیں ہوتا اسی طرح دنیا کی حالت ہے کہ جب مومن کے قبضہ میں بکثرت ہو اور حرام سے اس کا مزہ نہ بدلا ہو اور نہ مشتبہات سے اس کا رنگ بدلا ہو اور نہ خود بینی و افتخار سے اُس کی بو بدلی ہو تو ایسی دنیا سے انشاء اللہ مومن دنیا دار کو کوئی ضرر نہیں ہو سکتا بشرطیکہ اُس کے دل میں رعد خوف الٰہی اور برق رجائے خداوندی جاگزین ہو اور

قرطبی رح نے بروایت ابن عباس رض بیان کیا ہے کہ رعد ایک فرشتہ ہے جو بادلوں کو چلاتا ہے اور بڑا اتنا ہے کہ پانی کے تمام سمندر اس کے انگوٹھے کے ذرا سے گڑھے میں آجائیں اور بعض دوسروں کا بیان ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے داہنے اور ستر ہزار بائیں ہوتے ہیں جب وہ تسبیح کرتا ہے تو خوف خدا سے سب تسبیح کرتے ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یاد خدا کرنے والے پر بجلی نہیں گرتی اور کعب رض کا بیان ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو رعد کی آواز سن کر تین بار سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ پڑھتا ہے تو اس رعد میں جو خطرہ ہوتا ہے اس سے وہ عافیت میں رہتا ہے بعض صحابہ رض کا بیان ہے کہ ایک بار ہم سفر میں تھے ایک بدلی نمودار ہوئی جو کعب رض نے بتلایا تھا ہم نے پڑھ لیا اس کے بعد ہم عمر بن خطاب رض سے ملے تو ان کے ایک اولا لگ گیا تھا جس سے ناک میں چوٹ لگی تھی ہم نے دریافت کیا اے امیر المومنین یہ کیا ہوا آپ نے فرمایا ایک اولا لگ گیا تھا ہم نے ذکر کیا کہ کعب رض نے ہمیں رعد کے وقت پڑھنے کے لئے ایسا ایسا سکھلایا ہے وہ بولے تو تم نے مجھے کیوں نہ بتلا دیا حضرت علی رض کا بیان ہے کہ ایک یہودی نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے رب کا حال بتلائیے کہ وہ موتی کا ہے یا یاقوت کا اتنے میں بجلی آگری اور اسے جلا ڈالا ۔ حسن رض نے بیان فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض کی ایک جماعت عرب کے ایک کافر کے پاس بھیجی اس نے کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کا حال مجھے بتاؤ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ان لوگوں کو اس کی یہ بات نہایت گراں گذری پھر اس نے کہا کیا ایسے رب کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا مان لوں جس کو میں نے پہچانا نہ ہو اتنے میں رعد وبرق کے ساتھ ایک ابر نمودار ہوا اور بجلی نے گر کر خاص اسے جلا ڈالا حالانکہ وہ سب کے ساتھ بیٹھا تھا پس خدا تعالیٰ کے قول وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ[۱] میں یہود یا اور لوگ مراد ہیں اور اس بات میں جھگڑتے ہیں کہ خدا سونے کا ہے یا اور کسی چیز کا اور شدید المحال سے شدید القوۃ مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دشمنوں سے سخت انتقام لینے والا ہے ۔ **فائدہ** :- شیخ عزالدین رح بن عبد السلام نے قواعد میں بیان کیا ہے مختار یہ ہے کہ شکر گذار تونگر فقیر صابر سے افضل ہے اور اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر سے پناہ مانگی ہے ۔ بلقینی رح نے فوائد علی القواعد میں بیان کیا ہے ہمارے شیخ نے اختیار کیا ہے کہ فقیر صابر افضل ہے کیونکہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زمین کے خزانے پیش کئے گئے تو آپ نے قبول نہ فرمائے اور جس فقر سے آپ نے پناہ مانگی ہے وہ فقر اضطراری ہے نہ فقر اختیاری اور قواعد میں بھی مذکور ہے کہ مال کثیر سے آفات کو دور رکھنا مال قلیل سے مقدم ہے سوائے اس صورت کے کہ قلیل مال والا فقیر ہو اس کے پاس سوائے اس کے اور مال نہ ہو پھر بیان کیا ہے کہ اس میں اعتراض ہے فوائد میں مذکور ہے ارجح یہ

[۱] وہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور وہ سخت انتقام لینے والا ہے ۱۲

ہے کہ فقیر کے مال کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو مالدار کے مال سے اگرچہ بہت ہو بچانا مقدم ہے ۔

حکایت : کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ہرن کے بچے کے تعاقب میں جا رہا ہے اور اس کے پیچھے شیر ہے قبل اس کے کہ وہ ہرن کے بچے کو پکڑے شیر نے اس آدمی کو مار ڈالا پھر دوسرے کو دیکھا اس کو بھی شیر نے ہرن کے بچہ کے پانے سے پہلے پکڑ کر مار ڈالا اسی طرح ننو تک نوبت پہونچی اور جب شیر کسی کو مار رہا تھا تو ہرن کا بچہ اس کے سرہانے کھڑا ہو جاتا تھا مجھے اس سے تعجب ہوا شیر بولا کچھ تعجب نہ کرو میں ملک الموت ہوں ہرن کا بچہ دنیا ہے اور یہ سب طالب دنیا ہیں میں ایک کے بعد ایک کو قتل کرتا رہتا ہوں ۔ **حکایت** : وہب رضؓ بن منبہ کا بیان ہے کہ ایک بار عیسیٰؑ کہیں چلے تو ان کے پیچھے ایک یہودی ہو لیا اس کے پاس دو روٹیاں تھیں اور عیسیٰؑ کے پاس ایک روٹی یہودی سے آپ نے فرمایا میرے کھانے میں شریک ہوتے ہو لیکن جب ان کے پاس ایک روٹی دیکھی تو نادم ہوا پھر جب ناشتہ کرنا چاہا تو عیسیٰؑ ایک روٹی لائے اور یہودی بھی ایک روٹی لایا عیسیٰؑ نے پوچھا تو نے اپنی دوسری روٹی کیا کی اس نے کہا میرے پاس تو ایک ہی روٹی تھی پھر دونوں نے کھانا کھایا پھر دونوں چلے عیسیٰؑ کو ایک اندھا ملا پھر اس کے لئے دعا کی اور خدا نے پھر اس کی بینائی درست کر دی پھر اس سے کہا اے یہودی اس کے حق سے جس نے تجھے اندھے کو بینا کر دکھایا بتلا کہ تو نے اپنی روٹی کیا کی وہ بولا کہ میرے پاس تو ایک ہی روٹی تھی پھر دونوں کا ایک اپاہج پر گذر ہوا عیسیٰؑ نے اس کے لئے دعا کی وہ تندرست ہو گیا پھر اس سے کہا اس کے حق سے جس تجھے اپاہج کو تندرست کر کے دکھایا بتلا تو دوسری روٹی جو تیرے پاس تھی کس نے کھائی وہ بولا کہ میرے پاس تو ایک ہی روٹی تھی پھر دونوں کا ہرنوں پر گذر ہوا جو چر رہے تھے عیسیٰ نے ایک ہرنی کو بلایا وہ آگئی عیسیٰ نے اسے ذبح کیا اور دونوں نے اس میں سے کھایا پھر دعا کی تو وہ زندہ ہو گئی اور کھڑی ہو کر دوڑنے لگی پھر عیسیٰؑ نے کہا اے یہودی اس کے حق سے جس نے تجھے یہ ہرنی موت کے بعد زندہ کر دکھائی بتلا وہ روٹی کس نے کھائی پھر اس نے کہا میرے پاس تو ایک ہی روٹی تھی اس کے بعد ایک بستی میں گئے عیسیٰ اس میں اوپر کی طرف اترے اور یہودی نیچے کی طرف اترا پھر اس نے عیسیٰ کا عصا چرا لیا اور کہنے لگا اب میں عیسیٰ کے عصا سے مردے زندہ کروں گا اور اس شہر کی گلیوں میں طبیب طبیب پکارتا پھرا لوگ اس شہر کے بادشاہ کے پاس لے گئے وہ بیمار تھا اس نے جو اسے عصا سے مارا تو وہ مر گیا پھر کہنے لگا ابھی میں اسے زندہ کرتا ہوں پھر اسے دوبارہ مارا اور کہا حکم خدا سے اٹھ وہ نہ اٹھا لوگوں نے یہودی کو گرفتار کر کے سولی پر چڑھا دیا عیسیٰ کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے اس کی دستگیری کی اور فرمایا میں اسے زندہ کئے دیتا ہوں میرے ساتھی کو سولی پر سے اتار لو اس کے بعد بادشاہ کیلئے دعا کی خدا نے اسے زندہ کر دیا پھر آپ نے کہا اے یہودی اسکے حق سے جس نے اسے زندہ کر دیا بتلا وہ روٹی کس نے کھائی اس نے کہا خدا کی قسم میرے پاس تو ایک ہی روٹی تھی پھر ایک اجاڑ بستی میں دونوں گئے اس میں تین سونے کی اینٹیں ملیں عیسیٰؑ نے کہا روٹیوں کے عدد کے موافق ہم اسے تقسیم کرتے ہیں ایک میری ہوئی ایک تیری اور ایک اس کی

جس نے وہ روٹی کھائی ہے تب کہنے لگا میں نے کھائی تھی جب آپ نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد یہودی چلا جب کبھی وہ اینٹ لیتا تھا تو اسے بھاری معلوم ہوتی تھی عیسیٰؑ نے کہا اسے چھوڑ اس کے بعد دونوں چلے اور یہودی کا جی سونے کی طرف لگا ہوا تھا اس کے بعد ان تینوں اینٹوں پر تین شخصوں کا گذر ہوا ایک کھانا لینے گیا اور اس میں زہر ملا لایا تاکہ سب اینٹیں لے لے جب وہ آیا تو دونوں نے اس کو مار ڈالا پھر وہ کھانا کھایا اس طرح سب کے سب مر گئے پھر عیسیٰؑ اور اس یہودی کا ان پر گذر ہوا تو آپ نے فرمایا اے یہودی تو نے دیکھا دنیا اہل دنیا کے ساتھ ایسا معاملہ کرتی ہے اس کے بعد ان کے لئے دعا کی خدا نے ان کو زندہ کر دیا اور وہ سب حب دنیا سے تائب ہوئے پھر یہودی نے کہا مجھے مال دیجئے آپ نے کہا لے دنیا اور آخرت سے تیرا یہی حصہ ہے اس کے بعد خدا نے سونے سمیت اُسے دھنسا دیا اگر کہا جائے کہ خدا تعالیٰ نے ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں کیسے برسائی تھیں اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے اُن کو کیڑوں کا عوض بنایا تھا جو ان کا بدن کھا گئے تھے پس فرماں برداروں کے لئے ٹڈیاں نعمت ہیں اور نافرمانوں کے لئے عذاب کیونکہ وہ گناہوں سے پیدا ہوئی ہیں اور صورت یہ ہے کہ مریض کے گناہ دریا میں ڈال دیئے جاتے ہیں خدا اُس سے گھڑیال پیدا کرتا ہے اور جب گھڑیال مر جاتا ہے تو کیڑے پڑ جاتے ہیں پھر حکم خدا سے ٹڈیاں بن جاتی ہیں اور کتاب الموت میں فصل ادب میں پہلے گذر چکا ہے کہ وہ آدمؑ کے خمیر سے پیدا ہوئی ہیں ۔

فائدہ ؛ بروایت ابن عباسؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ خدا نے تین دن کے عرصہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں موسیٰؑ سے کیں پھر جب آدمیوں کی باتیں سنیں تو اُن پر غضبناک ہوئے کیونکہ اُن کے کانوں میں خدا کی باتیں پڑ چکیں تھیں من جملہ ان باتوں کے جو خدا نے اُن سے کیں یہ بھی فرمایا تھا اے موسیٰؑ دنیا سے کنارہ کشی کے برابر کسی اور وصف سے میرے نزدیک اوصاف رکھنے والے متصف نہیں ہوئے اور نہ کسی قرب حاصل کرنے والے نے میری حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیزگاری کے برابر کسی شئی سے میرا قرب حاصل کیا اور نہ میرے خوف سے رونے کے برابر کسی عبادت کرنے والے نے میری عبادت کی موسیٰؑ نے کہا اے پروردگار عالم اے یوم الدین کے مالک اور اے ذوالجلال والاکرام آپ نے اُن کے لئے کیا سامان کیا ہے اور ان کو کیا جزا دی ہے ارشاد ہوا دنیا سے کنارہ کش رہنے والوں کے لئے میں نے اپنی جنت مباح کر دی ہے جہاں چاہیں جاگزیں ہوں اور حرام چیزوں سے پرہیز کرنے والے لوگوں کو میں اجازت دیتا ہوں اور ان پر کرم کرتا ہوں اور بلا حساب اُن کو جنت میں داخل کر دوں گا اور جو میرے خوف سے رونے والے ہیں ان کے لئے رفیق اعلیٰ ہے جس میں اُن کا اور کوئی شریک نہ ہوگا ۔ **موعظت** ؛ علائیؒ نے سورۂ نحل میں بیان کیا ہے کہ ابلیس لعنۃ اللہ علیہ دنیا کے طالبوں کے سامنے دنیا کو روزانہ پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کون ایسی شئی خریدتا ہے جو خریدار کو نقصان پہونچائے گی اور کچھ نفع نہ بخشے گی اور اس کو فکرمند بنائے گی اور مسرور نہ کرے گی دنیا دار اور اس کے عاشق کہتے ہیں کہ ہم خریدار ہیں وہ کہتا ہے وہ عیب دار ہے وہ کہتے ہیں کچھ

مضائقہ نہیں پھر وہ کہتا ہے اس کی قیمت نہ درہم ہے نہ دنیا بلکہ جنت ہے جو تمھارا حصہ ہو وہ اس کی قیمت ہے کیونکہ میں نے اس کو چار چیزوں کے عوض خریدا ہے خدا کی لعنت خدا کے غضب خدا کی ناراضی اور خدا کے عذاب کے عوض اور ان چیزوں کے عوض میں نے جنت کو فروخت کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم اس پر راضی ہیں وہ کہتا ہے میں کچھ نفع حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے دلوں میں اسے اس طرح جگہ دو کہ پھر اُسے نہ چھوڑو وہ کہتے ہیں اچھا پھر اُن کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اس کے بعد کہتا ہے کیسی میری تجارت ہے سفینۃ الابرار میں میں نے دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دارین کو پیدا کر کے اُس کے دو رہنما بنائے جنت کے رہنما محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس کا فروخت کرنے والا خدائے عز و جل وعلا ہے اور اس کی قیمت کلمۂ توحید ہے جان و مال کو خرچ کرنا ہے اور دنیا کا رہنما ابلیس لعنہ اللہ ہے اور اس کے خریدار دنیا سے رغبت رکھنے والے ہیں اور اس کی قیمت دین کو ترک کرنا ہے اور بعض دانشمندوں کا قول ہے کہ دنیا مغروروں کی میراث اور ناحق پرستوں کی جائے سکونت اور راعبین کا بازار اور گنہگاروں کا میدان اور مومنوں کا زندان اور پرہیزگاروں کا مزبلہ ہے **مؤلف** رحمہ نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ عالمین کی کشت زار کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا کی محبت ہر خطا کی اصل ہے اور یہ نہیں فرمایا اس کا لینا ہر خطا کی اصل ہے اور محبت کا مقام دل ہے اور دل میں سوائے خدا کے اور کون ہوتا ہے اور دنیا کا لینا کبھی آخرت پر مددگار ہو جاتا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا کو برا مت کہو کیونکہ وہ مسلمان کی اچھی سواری ہے اس پر سوار ہو کر وہ جنت میں جائے گا اور اس سے دوزخ سے نجات پائے گا اس کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اگر کہا جائے دوسری حدیث میں آیا ہے دنیا ملعون ہے اور سوائے ذکر اللہ کے جو کچھ اس میں ہے وہ ملعون ہے ان دونوں میں کیا تطبیق ہے۔ جواب یہ ہے کہ دنیا سے ملعون وہ ہے جو ناحق حاصل کی جائے یا غیر مستحقوں پر صرف کی جائے اس کو شیخ عزالدینؒ بن عبدالسلام نے بیان کیا ہے اور باب الصلوٰۃ میں پہلے گذر چکا ہے کہ دنیا بازار آخرت ہے۔

لطیفہ: سلیمانؑ کا جب وادی نمل میں گذر ہوا تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو اپنے اپنے گھروں میں گھس رہو کہیں سلیمانؑ اور اُن کے لشکر والے کچل نہ ڈالیں اور وہ جانتے نہیں ہیں اور اُس نے یہ اس لئے کہا تھا کہ اُسے خوف تھا کہ کہیں اُن کے دل دنیا کی طرف مائل نہ ہو جائیں پھر جب سلیمانؑ نے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب میں کہا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ اے فانی اور اپنے ملک فانی میں مشغول رہنے والے اے سلیمانؑ کیا آپ کا گمان ہے کہ آپ ہی حکم اور حکومت کرتے ہیں میں ایک ضعیف سی چیونٹی ہوں میرے چالیس ہزار افسر ہیں۔ اور ہر افسر کی ماتحتی میں چیونٹیوں کی چالیس چالیس صفیں ہیں اور ہر صف مشرق سے لے کر مغرب تک چلی گئی پھر انھوں نے دریافت کیا تو نے سیاہ لباس کیوں پہنا ہے وہ بولی اس لئے کہ دنیا دار مصیبت ہے اور اہل مصائب کا لباس سیاہ ہے پھر آپ نے پوچھا تیری کمر میں کٹے ہونے کا نشان کیسا ہے اس نے کہا یہ عبودیت کے لئے خدمت کا پٹکا ہے پھر آپ نے پوچھا کہ تمھاری یہ کیا حالت ہے کہ تم خلق سے دُور دور رہتے ہو وہ بولی اس لئے کہ وہ غفلت

میں پڑے ہیں اُن سے دُوری ہی اچھی ہے پھر آپ نے کہا تم سب برہنہ کیوں رہتے ہو وہ بولی ہم دنیا میں ایسے ہی آئے ہیں اور ایسے ہی جائیں گے پھر آپ نے پوچھا ایک چیونٹی کتنا اٹھا سکتی ہے اسُ نے کہا ایک یا دو دانے آپ نے فرمایا یہ کیوں اسُ نے کہا ہم مسافر ہیں اور مسافر کا بار جتنا ہلکا ہو اتنا ہی اسُ کی پشت ہلکی رہتی ہے پھر آپ نے فرمایا مجھ سے کوئی حاجت مانگ وہ بولی آپ عاجز ہیں اور ایسے مانگنا جائز نہیں آپ نے فرمایا کچھ تو تجھے مانگنا ہی چاہیئے اسُ نے کہا اچھا میرا رزق اور میری عمر بڑھا دیجئے آپ نے فرمایا ایسی شئے مانگ جو میرے قبضہ میں ہو وہ بولی خدا محتاجوں کی حاجت بر لاتا ہے پھر آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اسُ نے کہا میرا نام منذرہ ہے میں اپنے ساتھیوں کو دنیائے سحر کار سے ڈراتی ہوں اور آخرت کی انھیں رغبت دلاتی ہوں اور دوسری روایت میں اس کا نام طاحیہ آیا ہے ۔ اور ایک روایت میں حرمت پھر اسُ نے سلیمانؑ سے کہا جو کچھ آپ کو اپنے ملک وسلطنت میں ملا ہے اس میں سب سے افضل یا افخر کونسی شئے ہے آپ نے فرمایا خاتم یعنی انگشتری کیونکہ وہ جنت کی ہے اسُ نے پوچھا آپ اسُ کے معنے جانتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں اسُ نے کہا اس سے مراد یہ ہے ہم نے آپ کے قبضہ میں اس انگشتری کے نگ کی مقدار دنیا عطا کی ہے پھر اسُ نے پوچھا کچھ اور بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں میرا فرش وہ بھی جنت کا ہے جو ہوا پر اڑتا ہے اسُ نے پوچھا آپ اس کے معنی جانتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا اس سے اس امر پر تنبیہ مقصود ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے ہوا کے مانند ہے آج آپ کے پاس ہے اور کل نہ رہیگا پھر آپ نے فرمایا اسُ کی صبح کی رفتار ایک ماہ کی مسافت ہے اور شام کی رفتار ایک ماہ کی مسافت ہے اسُ نے کہا اس میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کی عمر پرواز کر رہی ہے اور آپ سیر میں شتاب کاری کرتے ہیں اس سے سلیمانؑ کو مزید تعجب ہوا پھر اسُ نے پوچھا اے سلیمانؑ اور بھی کچھ ہے آپ نے فرمایا ہاں خدا نے مجھے پرندوں کی زبان تعلیم کی ہے اسُ نے کہا تو آپ بجائے مناجات خداوندی کے پرندوں کی سرگوشیاں سننے میں مشغول رہتے ہیں پھر اسُ نے پوچھا اور کچھ بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں پروردگار عالم نے جن وانس کو میرا خدمت گذار بنایا ہے اسُ نے کہا اس میں یہ اشارہ ہے خدا کی جانب سے یہ فرمان صادر ہوتا ہے کہ خلق تو آپ کی خدمت گذاری میں مشغول ہے لہذا آپ کو چاہیئے کہ آپ میری خدمت وطاعت کی بجاآوری میں مشغول ہوں پھر اسُ نے پوچھا اور بھی کچھ ہے آپ نے فرمایا ہاں نگینۂ انگشتری سے مجھے انس حاصل ہوتا ہے کیونکہ اسُ پر خدا کا نام رقم ہے اسُ نے کہا جب آپ مسمی کے ساتھ مانوس ہو جائیں تو آپ کو اسم کی انسیت سے کیا سروکار اس وقت سلیمانؑ کو اس چیونٹی اور اس کی سخن طرازی سے حیرت ہوئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ ملک خداوندی کے سامنے آپ کا ملک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہستی نہیں رکھتا خیر آپ اسُ سے رخصت ہوئے اور اس نے اپنی راہ اور آپ حیرت زدگی کی حالت میں واپس ہوئے پس لے برادر اپنے مولیٰ اپنے مالک کی حکمت کو دیکھ کہ وہ اپنی نہایت ضعیف البنیان مخلوق سے اپنے اولیاء اور انبیاء کے لئے کیسی ادب آموزی کا کام لیتا ہے اور ان کو ادب سکھاتا ہے ۔ فائدہ :- ایک بار حسنؓ نے چاہا کہ اپنی انگشتری پر کچھ نقش کریں لیکن اُن کی سمجھ میں یہ نہ آیا کہ کیا

لکھیں اس کے بعد انھوں نے عیسیٰ بن مریمؑ کو خواب میں دیکھا اور ان سے اس کی نسبت دریافت کیا انھوں نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ تحریر کیجئے اس سے غم وحزن دور ہوتا ہے اور اسی پر انجیل کا خاتمہ ہے امام مالکؒ کی انگشتری کا نقش حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ تھا اور موسیٰؑ کی انگشتری کا نقش لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ تھا معاذؓ کا قول ہے کہ انگشتری پہننے والے کی دو رکعتیں بے انگشتری والے کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں (خدا جانے کہاں کی روایت ہے) پھر چیونٹی نے سلیمانؑ سے یہ بھی کہا تھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے والد ماجد کا نام داؤدؑ کیوں تھا آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا اس لئے کہ انھوں نے اپنے قلب کی دوا کی تھی پھر اس نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا نام سلیمانؑ کیوں ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا اس لئے کہ آپ سلیم القلب ہیں اور وہ وقت آپہونچا ہے کہ آپ اپنے والد داؤد سے جا ملیں اس وقت انھوں نے اپنے رب سے ملک کے واپس لے لئے جانے کی درخواست کی وہاں سے جواب ملا هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ لطیفہ :- اے مومن تجھے بشارت ہو کہ سلیمانؑ نے پچاس سال تک اپنے رب سے ملک کے لے لئے جانے کی درخواست کی لیکن خدا نے ان سے نہیں لیا پھر بھلا خدا تجھ سے ایمان کیسے چھین لے گا حالانکہ تو تمام عمر اس کی حفاظت کا طلبگار ہے سلیمانؑ کی وفات اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں ایک ہزار سات سو برس کی مدت حائل ہے اور بعض کا قول ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان سے تیرہ برس زیادہ زندہ رہے۔

پہلی موعظت :- وہبؒ بن منبہ نے بیان کیا ہے ایک بار خضرؑ سمندر کے کنارہ پر کھڑے لتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا حق خداوندی کے صدقہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کچھ مجھے خدا کے واسطے عطا کیجئے انھوں نے فرمایا میں سوائے اپنے نفس کے کسی چیز کا مالک نہیں اور اپنا نفس تجھے ہبہ کرتا ہوں اس نے لے کر ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جس کا ایک باغ تھا اس نے ان کو کام میں لگایا انھوں نے بڑا کام کیا باغ والے نے کہا حق خداوندی کے لئے بتلا کہ تو کون ہے انھوں نے فرمایا میں خضر ہوں اس نے کہا آپ خدا کے واسطے آزاد ہیں انھوں نے اس پر خدا کے سامنے سجدۂ شکر ادا کیا ندا ہوئی اے خضرؑ تم طالب دنیا بنے اور تم نے مسکن بنایا جس کا انجام یہ ہوا کہ خدا نے تمھیں غلامی میں مبتلا کیا اور قصہ یہ ہوا تھا کہ انھوں نے ایک عبادت خانہ بنایا تھا اور اس کے کنارے ایک درخت لگایا تھا۔ دوسری موعظت :- خبر میں آیا ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ بن ابی طالب کے سامنے دنیا ایک عورت کی شکل بن کر اور ہر طرح کے بناؤ سنگار سے آراستہ ہو کر آکھڑی ہوئی اس کا گمان تھا کہ آپ پہچانیں گے نہیں لیکن آپ نے دیکھتے ہی کہہ دیا کیا تو دنیا نہیں ہے وہ بولی ہوں تو لیکن آپ نے مجھے پہچان کیسے لیا آپ نے فرمایا میرے لئے پردے کھل گئے اور میں نے تجھے پہچان لیا پھر آپ سے کہنے لگی اچھا مجھ سے ایک بات کر لیجئے آپ نے فرمایا میں تو تجھے طلاق دے چکا ہوں اور طلاق دی ہوئی

عورت سے بولنا چالنا حرام ہے نکل میرے گھر سے وہ بولی یہ گھر تو میرا ہے آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور اُسے چھوڑ کر پھر خود ہی نکل کھڑے ہوئے وہ پیچھے پیچھے چلی تاکہ آپ کا کرتہ نوچ لے جیسے زلیخاؓ نے یوسفؑ کے ساتھ کیا تھا لیکن آپ کا کرتہ دامن دار تھا ہی نہیں اُس وقت کہنے لگی اے علیؓ آپ مجھ سے بچکر نکل گئے آپ نے فرمایا جا کسی اور کو فریب دینا اور پھر اسی معنی میں آپ نے یہ اشعار پڑھے

غضبت علی الدنیا فقلت الی متی ؛ اکابد دارا همها لیس ینجلی

فقالت نعم یا ابن الکرام لانني ؛ غضبت علیک منذ طلقنی علی

اور امام شافعیؒ نے فرمایا ہے جو دنیا سے کنارہ کش ہوا کل کے دن کی خوشی دیکھ کر اسی کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے ۔

وما هی الا جیفة مستحیلة ؛ علیها کلاب همهن اجتذابها

فان تجتنبها کنت سلما لاهلها ؛ وان تجتذبها نازعتک کلابها

اور کسی نے کہا ہے ۔

اری طالب الدنیا وان طال عمره ؛ ونال من الدنیا سرورا وانعما

کبان بنی بنیانه فاتمه ؛ فلما استوی ماقد بناه تهدما

تیسری موعظت : کسی زاہد نے کھانا دیکھا جس میں سے خوشبو اُڑ رہی تھی تو اُس کا جی چاہنے لگا اور کھانے والے کے پیچھے پیچھے بازار تک گیا اتنے میں سنائی پڑا کہ کوئی کہتا ہے کہ دیکھو ایک خوشامدی پکار رہا ہے کہ فلاں کے جیب سے درہم نکل گئے لوگوں نے جو دیکھا تو زاہد ہی غریب نظر پڑا حاکم نے اسی کو گرفتار کر کے قید خانہ بھیجدیا اور اتفاق سے وہ کھانا کسی بڑے شخص کے لئے قید خانہ کی طرف جا رہا تھا جب وہ اس شخص کے سامنے پیش ہوا تو اس نے زاہد سے کہا تو بھی کھالے اُس نے خوب شکم سیر ہو کر کھالیا پھر کہنے لگا الٰہی آپ تو یہ کھلانا بغیر دزدی کی تہمت اور بغیر قید کے بھی مجھے کھلانے پر قادر تھے اُسی دم ایک

۱ میں دنیا پر ناراض ہوا پھر میں نے کہا میں ایسے گھر کی کب تک مصیبتیں جھیلتا رہوں جس کی فکریں دور ہی ہونے میں نہیں آتیں اس پر وہ بولی ہاں اے شرفا زادے یہ اس لئے ہے کہ جب سے حضرت علیؓ نے مجھے طلاق دیدی ہے میں آپ پر اپنا غضب ڈھا رہی ہوں ۱۲ ۔ ۲ اور وہ تو سوائے بگڑے ہوئے مردار کے اور کچھ بھی نہیں اس پر کتے جمع ہیں جو چھینے جھپٹنے کی فکر میں لگے ہیں پس اگر تم اس سے کنارہ کش رہوگے تو اس کے لوگوں سے تمھاری صلح بنی رہے گی اور اگر تم اس کی چھینا جھپٹی میں پڑوگے تو اس کے کتوں سے تمہارا جھگڑا ہی ہوا کرے گا ۔

۳ طالب دنیا کی عمر اگرچہ دراز ہو اگرچہ دنیا کی تمام مسرت انگیز چیزیں اور نعمتیں اسے حاصل ہوں لیکن میں تو اُسے ایسا سمجھتا ہوں جیسے کسی مکان بنانے والے نے مکان بنا کر پورا کیا ہو اور جب وہ بن بنا کر تیار ہوا ہو تو گر پڑا ہو ۱۲ ۔

ہاتف نے آواز دی کہ جو مردار کا طالب ہوا اُسے کتوں کے کاٹ کھانے پر صبر کرنا چاہیئے اتنے میں کسی کہنے والے نے کہا چور بل گیا اس غریب کو چھوڑ دو کسی نے شافعیؒ سے کہا یہ کیا بات ہے کہ آپ لکڑی کا ہاتھ میں رکھنا کبھی ترک نہیں کرتے آپ نے فرمایا تاکہ مجھے یاد رہے کہ میں مسافر ہوں۔

فائدہ :۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے لکڑی پر ٹیک لگانا انبیاء کے اخلاق سے ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکڑی پر ٹیک لگاتے تھے اور اوروں کو بھی اس کا حکم فرماتے تھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ لکڑی رکھنا مسلمان کی علامت ہے اور انبیاء کی سنت اور جو سفر میں جائے اور اسکے ہاتھ میں بادام تلخ کی چھڑی ہو تو خدا اسے ہر ضرر رساں درندہ اور چور اور ہر زہر دار جانور سے امن میں رکھتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر اور اہل وعیال میں واپس آتا ہے اور اس کے ہمراہ ستہتر (۷۷) محافظ فرشتے رہتے ہیں اور جب تک واپس آکر ٹھہر نہیں جاتا اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اس کو علائی نے بیان کیا ہے بر اوی نے ذات حمہ کے معنی زہر دار جانور کے بتائے ہیں جیسے سانپ بچھو وغیرہ اور حسن بصریؒ نے فرمایا ہے برچھی دار چھڑی میں آٹھ باتیں ہیں انبیاء کی سنت ہے صلحا کی زینت ہے دشمن کے لئے ہتھیار ہے ضعفاء کا مددگار ہے اس کے رکھنے والے سے شیطان بھاگتا ہے بدکار اس سے دبتا ہے اور رکھنے والے کے لئے سترہ کے کام آتی ہے اور جب تھک جائے تو قوت حاصل ہوتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو چالیس برس کا ہو کر بھی چھڑی نہ رکھے یہ اس کے کبر اور خود بینی سے شمار ہوتا ہے۔

باب

قناعت کا بیان

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ[۱] وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ[۲] اس میں نعیم سے قناعت اور جحیم سے لالچ مراد ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً[۳] رسالہ قشیریہ میں ہے کہ بہتیرے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ دنیا میں عمدہ زندگی سے قناعت مراد ہے اور خدا تعالیٰ کے قول وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ[۴] کے متعلق

---

[۱] یقیناً نیکو کار نعمت میں ہیں [۲] اور یقیناً بدکار دوزخ میں ہیں [۳] جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور ایمان دار ہو تو ہم یقیناً اس کی زندگی نہایت عمدگی سے بسر کرائیں گے [۴] اور جو مجھے مارے گا پھر جلائے گا۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ مراد یہ ہے جو مجھے لالچ سے مارتا اور قناعت سے زندہ کرتا ہے اور جنید رضؓ نے خدا تعالیٰ کے قول لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ میں اس کو لباس طمع پہناؤں گا اور لباس قناعت سے اُسے محروم کر دوں گا۔

لطیفہ ؛ رسالۂ قشیریہ میں مذکور ہے کہ جب موسیٰؑ کا دیوار پر گذر ہوا اور خضرؑ نے اس کو درست کر دیا تو موسیٰ نے اُن سے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی اُجرت لے لیتے اس کے بعد دونوں اُس قریہ سے نکل کر چلے تو خضرؑ نے ایک ہرن کو بلایا تو وہ آکر دونوں کے درمیان میں کھڑا ہو گیا اس کا جو جانب خضر کی طرف تھا بھنا ہوا گوشت بن گیا اور جو موسیٰؑ کی جانب تھا تازہ گوشت رہا موسیٰؑ نے ان سے اس کا سبب پوچھا انھوں نے کہا اس لئے کہ آپ نے طمع کی اور میں نے قناعت کی یا ایسی ہی کوئی بات کی جس سے مراد یہ تھی اور عقائق میں مذکور ہے کہ اُن دونوں کے پاس ہوا سے دو طبق اُترے ایک میں روٹی اور بھنی ہوئی مچھلی تھی اور دوسرے میں تازی تازی مچھلی رکھی تھی بھُنی ہوئی مچھلی تو خضرؑ کے سامنے اور تازی مچھلی موسیٰؑ کے سامنے گر پڑی خضرؑ مسکرا دیئے اور کہا کہ میں نے صبر کیا اور آپ نے صبر نہ کیا بعض کا بیان ہے کہ ان دونوں کے پاس ایک ہرن کا بچہ آیا اور آدھوں آدھ سے دو ٹکڑے ہو گیا جو خضر کی طرف تھا وہ بھنا ہوا گوشت بن گیا اور جو موسیٰؑ کی طرف تھا وہ تازہ گوشت بنا رہا موسیٰؑ کو اُس کے پکانے اور کھانے کے لئے لکڑی آگ کا تکلف کرنا پڑا اور اُس قریہ کا نام انطاکیہ تھا اور اس دیوار کا طول دو سو پچاس ہاتھ اور عرض ساٹھ سو ہاتھ کا تھا اور لوگوں کے راستہ پر جھک پڑی تھی پس خضرؑ نے اپنی کلائی سے اُسے اٹھا دیا اور موسیٰؑ نے بھی اُس میں سہارا لگایا وہ جیسی تھی ویسی درست ہو گئی۔

حکایت ؛ ام المومنین حفصہ رضؓ بنت عمرؓ نے اپنے والد سے کہا نہایت نرم کپڑا پہنا کیجئے انھوں نے فرمایا اے حفصہ رضؓ کیا تمھیں معلوم نہیں آدمی کا حال اس کے گھر والے سب سے زیادہ جانتے ہیں حفصہ رضؓ نے فرمایا ہاں پھر انھوں نے فرمایا میں تمھیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تمھیں معلوم ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے زمانہ میں ایسا ایسا کسی سال پہنا ہے کیا یہ نہ تھا کہ صبح کو اگر آپ اور آپ کے گھر والے آسودہ ہوتے تھے تو شام کو بھوکے رہتے تھے اگر شام کو آسودہ ہوتے تھے تو صبح کو بھوکے رہتے تھے حفصہ رضؓ نے کہا ہاں پھر انھوں نے کہا میں تمھیں خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کیا تم جانتی ہو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے دھوتے تھے پھر بلال رضؓ آپ کو نماز کی اطلاع دینے آتے تھے تو آپ کے پاس ایسا کوئی کپڑا نہ ہوتا تھا کہ آپ پہن کر نماز کو جاتے تو آپ اپنی عورتوں میں سے کسی سے کپڑا لے کر پہن لیتے تھے اور اُسے پہن کر نماز پڑھنے جاتے تھے وہ بولیں ہاں پھر انھوں نے کہا میں خدا کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں ایسی ایسی بات تھی اسی طرح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کر کے روتے اور رُلاتے رہے۔

فائدہ ؛ بعض مفسرین نے خدا تعالیٰ کے قول فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ الآیۃ کے متعلق بیان کیا ہے کہ ظالم سے مراد وہ ہے جو دنیا سے مقدار کافی سے زیادہ لے اور سابق وہ ہے جو کچھ نہ لے اور بعض نے کہا ہے ظالم دنیا کا

ہیں اور مقتصد آخرت والے ہیں اور سابق اہل اللہ ہیں اور حدیث میں ہے دنیا اہل آخرت پر حرام ہے اور آخرت اہل دنیا پر حرام ہے اور دنیا و آخرت دونوں اہل اللہ پر حرام ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے تم میں وہ بہتر نہیں جو آخرت کے لئے دنیا کو ترک کرے اور تم میں بُرا وہ ہے جو دنیا کے لئے آخرت کو ترک کرے لیکن بہتر وہ ہے جو اُسے بھی لے اور اِسے بھی لے یا جیسا آپؐ نے فرمایا ہے

باب

توکّل کا بیان

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ[1]۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چاہتا ہو کہ لوگوں میں سب سے قوی ہے اسے چاہیئے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور حسنؒ بصری نے کہا ہے خدا پر بھروسہ کرنا خدا کے فعل پر راضی رہنا ہے ابن عیینہؒ نے کہا ہے توکل خدا پر قلب سے اعتماد کرنے کو کہتے ہیں اور عنقریب انشاء اللہ توکل و تسلیم اور تفویض کا فرق آخر باب میں آتا ہے۔

حکایت: کتاب العقائق میں میں نے دیکھا ہے کہ کسی عارف نے ایک شخص کو گھوڑے پر خراماں خراماں جاتے ہوئے دیکھا اُس سے حال پوچھا تو اس نے کہا کہ میں بادشاہ کا غلام ہوں عارف نے کہا اچھا بادشاہ سے اپنے قرب کی کیفیت بیان کر اُس نے کہا جب وہ تنہا بیٹھتا ہے تو میں اس کا انیس بنتا ہوں اور جب وہ سوتا ہے تو میں پہرا دیتا ہوں اور بھوکا ہوتا ہے تو اُسے کھلاتا ہوں اور جب پیاسا ہوتا ہے تو اُسے پانی پلاتا ہوں اور وہ روزانہ تین بار میری طرف نظر کرتا ہے پھر شیخ نے پوچھا کہ جب تو بے پروائی کرتا ہے تو تیرے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے اُس نے کہا مجھکو مارتا ہے اور کہا جب تو گناہ کرتا ہے تو کیا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ مجھ کو سزا دیتا ہے۔ شیخ نے کہا کہ میں تجھ سے زیادہ فخر کے قابل ہوں اس لئے کہ میرا مولیٰ مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور تنہائی میں میرا مونس ہوتا ہے اور جب میں سوتا ہوں تو میری حفاظت کرتا ہے اور جب میں گناہ کرتا ہوں تو مجھے بخش دیتا ہے اور اگر تیرا مولیٰ تیری طرف روزانہ تین نظریں کرتا ہے تو میرا مولیٰ میری طرف روزانہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ نظریں کرتا ہے اُس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا ایسے میں آپ ہی کے مولیٰ کی خدمت گذاری میں رجوع ہوں گا پھر وہ گھوڑے پر سے اُتر پڑا اور اپنے عمدہ کپڑے اُتار ڈالے اور سلطان کی خدمت چھوڑ کر خدائے واحد منان کی خدمت میں مشغول ہوگیا۔ حکایت: دو اندھے امام جعفرؒ کی راہ میں بیٹھے تھے اور وہ کرم میں

[1] جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ اُسے کافی ہے ۱۲۰

مشتبہ حوف تھیں ایک کہتا تھا اے اللہ اپنے فضل سے مجھے روزی عنایت فرمائیے اور دوسرا کہتا تھا اے اللہ ام جعفرؓ کے فضل سے مجھے روزی عنایت فرمائیے ام جعفر کو دونوں صدا معلوم تھی پس جو خدا کے فضل سے سوال کرتا تھا اس کو دو درہم بھیجتی تھیں اور جو ام جعفر کے فضل سے مانگتا تھا اس کو ایک بھُنی مرغی کے پیٹ میں دس دینار رکھکر بھیجتی تھیں وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ دو درہم کو بیچڈالا کرتا تھا اور اسے اس کی خبر نہ تھی کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے دس روز تک اسی پر قیام رہا اس کے بعد ام جعفرؓ نے اپنے فضل کی بدولت مانگنے والے سے کہا کیا تجھکو ہمارے فضل نے ابھی تونگر نہیں کیا اس نے پوچھا وہ کیا ہے وہ بولیں سو دینار اس نے کہا نہیں بلکہ ایک مرغی جس کو میں اپنے ساتھی کے ہاتھ دو درہم کو بیچ لیا کرتا تھا وہ بولیں اس نے ہمارے فضل سے سوال کیا تھا تو خدا نے اسے روک دیا اور اس نے خدا کے فضل سے سوال کیا تھا. خدا نے اسے عطا فرمایا۔ تفسیر قرطبیؒ میں بروایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے کہ کوئی زراعت زمین پر نہ کوئی پھل درختوں پر نہ کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں ایسا ہے جس پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ فلان بن فلان کا رزق ہے نہ لکھا ہو۔ حکایت :۔ کتاب العقائق میں ہے اہل بصرہ میں سے ایک شخص پر بہت سا قرض ہوگیا اس کے قرض خواہوں نے مطالبہ کیا تو اس کو کوئی قرض دینے والا بھی نہ ملا اس لئے وہ کوفہ بھاگ گیا اور وہاں جامع مسجد میں گھس رہا اور کہنے لگا اے میرے رب کے فرشتو میرا قصہ خدا کے پاس پہونچاؤ میں غریب الوطن اور قرضدار ہوں پھر اس کی جھپکی سی لگ گئی اور وہ سوگیا اتنے میں ایک شخص نے آکر اسے سوتے سے جگایا اور کہا اے قصہ والے بیٹھ یہ تین ہزار اشرفیاں ہیں اس نے ان کی نسبت دریافت کیا تو وہ کہنے لگا کہ میں سو رہا تھا میں نے مسجد میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ مسجد میں ایک غریب الوطن قرضدار ہے اس کا قصہ ہمارے پاس پہونچا ہے اس کو جاکر تین ہزار اشرفیاں دیدے چنانچہ میں تمھارے پاس لے کر آیا ہوں اور جب یہ خرچ ہو جائیں تو پھر میرے پاس آنا اور میں فلاں بن فلاں ہوں اس نے جواب دیا خدا کی پناہ جو میں اپنا قصہ سوائے اس کے جس نے تمھیں میرے پاس بھیجا ہے کسی اور تک پہونچا دوں پھر انکو لے کر الٹے پاؤں اپنی راہ لی اور ہزار قرض خواہوں کو دیدیں اور دو ہزار سے کاروبار کرنے لگا خدا نے دو ہزار میں اتنی برکت دی کہ مرتے دم تک اس کے کام آئیں اور وہ اپنے نفس کو سوائے عبادت خدا کے کسی کام میں مشغول نہ رکھتا تھا. لطیفہ :۔ شبلیؒ کا قول ہے کہ جو دنیا کی طرف مائل ہوا وہ خاکستر بن گیا جس کو ہوائیں پراگندہ کر دیں گی اور جو آخرت کی طرف مائل ہوا وہ اس کو نور توحید سے جلا ڈالے گا پھر وہ ایسا جوہر بن جائیگا جس کی کوئی قیمت ہی نہیں۔ حکایت :۔ عقائق مذکور ہے کہ دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں پھر دن کے ختم ہونے پر دونوں واپس گئے اور آسمان میں دونوں ایک دوسرے سے ملے ایک نے دوسرے سے پوچھا تو کہاں تھا اس نے جواب دیا کہ مشرق میں خدا نے مجھکو ایک شخص کے خزانے کی طرف بھیجا تھا چنانچہ میں نے اس کو زمین میں دھنسا دیا دوسرے نے کہا مجھ کو خدا نے ایک عجیب کام کے لئے بھیجا

تھا مجھے حکم ہوا تھا کہ زمین کے قرارگاہ سے خزانہ کو لے کر ایک فقیر آدمی کے گھر میں مغرب میں پہونچا دوں کہ جس کے پاس درہم و دینار کچھ نہ تھا پھر ان دونوں کی باتیں رضوان داروغہ بہشت نے سنیں اور کہا میرا قصہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا مجھے حکم آیا ہے کہ میں اس فقیر کے گھر جس کے یہاں خزانہ بھیجا گیا ہے جاؤں اور شمار کروں کہ کتنے درہم و دینار ہیں چنانچہ میں بجا لایا پھر مجھے حکم ملا اس فقیر خزانہ پانے والے شخص کے لئے جتنے درہم و دینار ہوں اُتنے ہی جنت میں محل تیار کروں پھر دونوں فرشتوں نے کہا لے ہمارے رب ہم اس کرامت سے جس سے کہ آپ نے فقیر خزانہ پانے والے کو سرفراز کیا ہے آگاہ ہوئے پھر خدا نے فرمایا کہ جب خزانہ دینسایا گیا تو اُس کے مالک نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اپنی قدر پر مجھے راضی رکھا اور اُس فقیر کو خزانہ ملنے سے کچھ بھی خوشی نہیں ہوئی بلکہ اُس نے کہا کہ یقیناً اُس کے خزانہ میں وہ وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے مجھے غیر کی طرف احتیاج نہیں ہوگی۔ **حکایت** ؛ نسفی رحمہ کے زہر الریاض میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک جماعت کے لوگ زمانہ ہارون الرشید میں راہزنی کیا کرتے تھے ان کی جستجو میں اُس نے ایک جماعت روانہ کی جب انھوں نے ان کو گرفتار کر لیا تو اُن میں سے ایک بھاگ گیا اُن لوگوں نے بجائے اُس کے ایک دوسرے شخص کو پکڑ کر قید خانہ بھیج دیا اُس کے ساتھی آئے اور ان کی سفارش کی لیکن وہ غریب رہ گیا پھر اُس کا قصہ لکھ لیا اور داروغہ جیل کو حکم دیا کہ اس کو کوٹھے پر رکھے وہ ہوا میں اُڑ گیا رشید نے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ قید خانہ میں ایک غریب بیکس ہے اُس کا قصہ یوں لکھا ہے کہ من جانب عبد ذلیل رب جلیل کی درگاہ میں عرض ہے کہ ہر ایک نے اپنے ساتھی کی سفارش کی اور میں تیری سفارش کرتا ہوں اس کے بعد رشید نے اس کے پاس کپڑے کے دس جوڑے اور دس گھوڑے اور دس ہزار درہم بھیجدئے اور ایک منادی کو حکم دیا کہ پکار آئے کہ یہ اُس کی جزا ہے جس نے مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی سفارش حاصل کی۔ **حکایت** ؛ میں نے یافعیؒ کی روض الریاحین میں دیکھا ہے کہ ہارون الرشید نے ایک اہل توکل کو سزا دینا چاہا تھا لیکن نہ دے سکا لہذا اُس کو قید کا حکم صادر کیا اس کے بعد کسی نے کہا کہ وہ قید خانہ سے نکل کر فلاں باغ میں پہونچا اس کو حاضر کیا اُس سے پوچھا تجھے قید خانہ سے کس نے نکالا وہ بولا جس نے مجھے اُس میں داخل کیا تھا اُس نے کہا تجھے کس نے داخل کیا تھا اُس نے کہا جس نے مجھے نکالا اُس کے بعد اس کو خاص گھوڑے پر سوار کر کے منادی کو حکم دیا کہ اس کے سامنے پکار تا چلے یہ اس بندہ کی جزا ہے جس کی اہانت کا ہارون رشید نے ارادہ کیا تھا خدا نے اُس کو عزت بخشی اور یہ اشعار پڑھے۔ **اشعار**۔

اذا اکرم الرحمن عبد العزیزہ ؛ فلن یقدر المخلوق یوما یھینہ

ومن کان مولاہ العزیز اھانہ ؛ فلا احد بالعز یوما یعینہ

۱۔ جب خدائے برتر کسی بندہ کو اپنے کرم سے عزت دیتا ہے ؛ تو ہرگز کوئی مخلوق کبھی اس کی اہانت نہیں کر سکتی ۲۔ اور جس کا مولائے عزیز اس کی اہانت کرتا ہے ؛ تو پھر کوئی کبھی اُس کی مدد نہیں کر سکتا۔

مؤلف کہتا ہے ؛ ہمارے شیخ علامہ ولی اللہ شمس الدین محمد بن حامد صفدی کہتے تھے ۔

لی من اللہ عنایۃ ؛ انا منتہا فی رعایۃ
قد جعلت الصبر دالی ؛ والتوکل لی کفایۃ
فاذا تلم راھم عدوی ؛ فلم عرضی بنکایۃ
حلۃ سرا علی اللہ ؛ وفی اللہ کفایۃ

حکایت ؛ میں نے یافعی رح کی نشتر المجالس میں دیکھا ہے کہ ایک شخص اپنے نفس پر غضبناک ہوا اور اپنے کو درندوں کے بچوں کے سامنے جا ڈالا اس کا باپ گوشت لے کر آیا جب اسے دیکھا تو اپنے بچوں سے دور بیٹھا پھر آگے بڑھ کر ایک ایک کر کے اپنے بچوں کو لے گیا میں نے کسی کی روایت دیکھی ہے شیخ احمدؒ زین نے ایک سونے والے کو دیکھا کہ اس کے سینہ پر سانپ بیٹھا ہے اور اس کے منہ پر اپنا منہ رکھے ہے اس کو بیدار کر دیا جب اس نے سانپ کو دیکھا تو دوبارہ سو رہا یہاں تک کہ خراٹے کی آواز آنے لگی پھر مجھے ہوا سے سنائی دیا کہ فرشتوں کو تیرے توکل سے تعجب ہوا اے احمد اس کے بعد سانپ چلا گیا ابو وائلؒ کا بیان ہے کہ ہمارا ایک سوتے ہوتے شخص پر گذر ہوا اور اس کا گھوڑا بندھا ہوا اس کے سرہانے چر رہا تھا ہم نے اسے جگا دیا اور کہا کہ ایسے جنگل میں سوتا ہے اسنے جواب دیا کہ مجھے خدائے ذی العرش سبحانہ سے شرم آتی ہے کہ اسے معلوم ہو کہ میں سوائے اس کے کسی اور سے بھی ڈرتا ہوں اور پھر سو رہا ۔ حکایت ؛ میں نے عوارف المعارف میں بروایت ذی النون مصریؒ دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ میں رزق کی تلاش میں نکلا تو مجھے ایک اندھا پرندہ نظر پڑا میں متفکر ہوا کہ اس کو کیسے رزق پہونچتا ہوگا اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ زمین پھٹ گئی اور اس میں سے اس کا رزق نکل آیا ایک رکابی میں کچھ دانے تھے اور دوسری میں پانی تھا اس نے کھا پی لیا اور پھر زمین جڑ گئی ۔ نسفی رح نے بیان کیا ہے کہ سلیمانؑ نے چیونٹی سے کہا کہ سال بھر میں تیری کتنی روزی ہوتی ہے اس نے کہا ایک دانہ انھوں نے اس کو ایک شیشی میں بند کر دیا اور ایک دانہ ڈالدیا جب سال ختم ہوا تو لٹے دیکھا کہ اس نے آدھا دانہ کھایا تھا اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے بیان کیا پہلے میرا خدا پر بھروسہ تھا اور اب مجھے خوف اس کا ہوا کہ کہیں آپ بھول نہ جائیں اس لئے میں نے آدھا دانہ کھایا اور آدھا آئندہ سال کے لئے رہنے دیا اور باب کرم میں اس سے زیادہ گذر چکا ہے حکایت ؛ سلیمانؑ ایکبار سمندر کے کنارہ پر گئے وہاں پر انھیں ایک چیونٹی ملی جس کے منہ میں ایک سبز پتی دبی تھی جب وہ پانی کے قریب پہونچی تو ایک مینڈھک نے نکل کر اپنی پیٹھ پر اسے سوار کر لیا اور تھوڑی دیر غوطہ لگائے رہا پھر مع اس کے نکل آیا سلیمانؑ

لہ خدا کی طرف سے مجھ پر عنایت ہے ؛ میں اس سے رعایت میں ہوں میں نے اپنا طریقہ صبر بنایا ہے ؛ اور توکل مجھے کافی ہے ؛ پھر جب دشمن چاہے کہ نقصان پہونچا کر میری آبروریزی کرے میں اس کو خفیہ خدا کے حوالہ کرتا ہوں اور خدا میں کفایت ہے ۱۲ ۔

نے اُس سے یہ ماجرا دریافت کیا اُس نے کہا یا نبی اللہ سمندر میں ایک بڑا بھاری سخت پتھر ہے اس کے اندر ایک کیڑا ہے خدا نے مجھے دن میں دو بار اُس کی رزق رسانی پر مقرر کیا ہے اور ایک فرشتے کو مینڈھک کی صورت پر پیدا کیا ہے وہ مجھے سوار کر کے پتھر تک پہونچا دیتا ہے پتھر پھٹ جاتا ہے اور کیڑا مجھ سے پتی لے لیتا ہے اور کہتا ہے وہ پاک ہے جس نے مجھے پیدا کر کے سمندر کے اندر سکونت پذیر بنایا ہے اور جس نے میرا رزق کبھی فراموش نہیں فرمایا اے اللہ جیسے آپ نے میرا رزق کبھی فراموش نہیں فرمایا اسی طرح امت محمدیؐ کو بھی رحمت سے فراموش نہ فرمائیے گا۔

لطیفہ: انسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں چلا دیکھا کہ ایک اندھا پرندہ درخت پر اپنی چونچ مار رہا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہتا ہے میں نے عرض کیا خدا اور رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے اے اللہ آپ عادل ہیں آپ نے مجھے بینائی سے محجوب کیا ہے اب مجھے بھوک لگی ہے اتنے میں ایک ٹڈی آئی اور اُس کے منہ میں گھس گئی پھر اپنی چونچ درخت پر مارنے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اب کیا کہتا ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کہتا ہے جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کو کافی ہوتا ہے۔ حکایت: مالک بن دینارؒ نے بیان فرمایا کہ ایک بار میں حج کے لئے نکلا میں نے ایک پرندہ دیکھا کہ اس کے منہ میں ایک روٹی دبی ہے۔ میں اس کے پیچھے ہو لیا وہ ایک بڈھے کے پاس پہونچا جو بندھا پڑا تھا اور اس کو ایک ایک لقمہ کر کے کھلانے لگا پھر اُڑ گیا اسُ کے بعد کچھ پانی لایا اور اسُ بڈھے کے منہ میں انڈیل دیا میں نے اُس سے پوچھا تو کون ہے اسُ نے کہا میں حاجی ہوں مجھے چوروں نے پکڑ کر یہاں باندھ کر ڈال دیا ہے پانچ روز تک بھوک پر صبر کرتا رہا پھر میں نے کہا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ میں مضطر ہوں مجھ پر رحم کیجئے بس میرے پاس کوّے کو بھیجدیا مالکؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بند کھول دیئے پھر ہم چل دیئے۔ رازی رحؒ نے یہ حکایت تفسیر سورۂ فاتحہ میں ابراہیم بن ادہم کے متعلق نقل کی ہے فائدہ: نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ کوّے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک کوّا ایسا ہوتا ہے جس میں سیاہی اور سفیدی دونوں ہوتی ہیں اس کو غاق کہتے ہیں اور امام مالکؒ کے پاس اس کا گوشت حلال ہے اور ایک سیاہ کوّا ہوتا ہے وہ محراب المبین ہے کیونکہ منزلوں پر جب لوگ کوچ کر جاتے ہیں تو وہ آیا کرتا ہے اور اُس کا گوشت بھی مالکؒ کے نزدیک حلال ہے اس کی چونچ اگر کسی بچہ کے گلے میں لٹکا دی جائے تو نظر بد سے محفوظ رہتا ہے اور ایک کوّا چھوٹے سر والا مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے وہ زاغ ہے اس کا پتہ مرغ کے پتہ کے ساتھ ملا کر شہد میں حل کیا جائے اور آنکھ میں لگایا جائے تو ظلمت بصر کو نافع ہے اُسے دور کر دیتا ہے اور اگر سر میں لگایا جائے تو عجیب طرح سے اُسے سیاہ کر دیتا ہے اور کھیت کا کوّا بھی زاغ کی ایک قسم ہے اور وہ دونوں شافعیؒ کے نزدیک حلال ہیں۔ فائدہ: میں نے تفسیر علائی و قرطبیؒ میں سورۂ ہود میں خدا تعالیٰ کے قول وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ

رزقہا کے متعلق دیکھا ہے کہ ابوموسیٰؓ اشعری مع اپنے اصحاب کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ان کا زادِ سفر کم ہوگیا تھا انھوں نے اپنے لوگوں میں سے ایک شخص کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگ لانے کے لئے بھیجا آپ کو یہ آیت پڑھتے سُنا تو وہ شخص کہنے لگا کہ اشعری لوگ خدا کے نزدیک جانوروں سے کمتر نہیں ہیں اور لوٹ گیا اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تک نہیں آیا پھر جاکر اپنے ساتھیوں سے کہا تمھیں مژدہ ہو کہ خدا کے پاس سے تمھیں مدد پہونچی ہے انھیں گمان ہوا کہ شاید یہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ دو شخص ایک بڑا بھاری پیالہ لئے چلے آتے ہیں اور اس میں گوشت روٹی ہے پھر سب نے شکم سیر ہو کر کھالیا اور باقی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے اس کھانے سے جو آپ نے ہمیں بھیجا تھا اور کوئی زیادہ عمدہ کھانا نہیں دیکھا آپ نے فرمایا میں نے تو تمھیں کھانا نہیں بھیجا انھوں نے اس شخص کا حال بیان کیا جس کو انھوں نے آپ کے پاس بھیجا تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا اُس نے جو کہ قرآن سے پڑھتے سنا تھا بیان کیا تب آپ نے فرمایا یہ تو تمھیں خدا نے کھلایا تھا۔

حکایت :۔ ابن خلکانؒ نے ابی الحسنؒ کی روایت بیان کی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ایک بلا آیا لوگوں نے اُس کے سامنے ایک لقمہ ڈال دیا وہ لے کر فوراً چلا گیا پھر لوٹ آیا لوگوں نے اور ڈال دیا اسی طرح پانچ بار ہوا اس کے بعد اُس کے پیچھے پیچھے ایک شخص گیا تو ایک کھنڈر میں جاکر دیکھا کہ ایک اندھا بلا ہے اس کے سامنے لیجا کر یہ رکھ دیتا ہے اُس پر ابوالحسنؒ سب چھوڑ چھاڑ کر خدا کی طرف لگ گئے اور کسب معاش کرنا چھوڑ دیا حکایت :۔ ایک عابد مسجد میں بیٹھ رہا اور اس کی کچھ آمدنی نہ تھی مسجد کے امام نے کہا اگر تو کچھ کسب معاش کر لیتا تو بہتر تھا اُس نے کچھ جواب نہ دیا اُس نے پھر کہا تو چوتھی بار عابد کہنے لگا مسجد کے ہمسایہ میں ایک یہودی شخص ہے روزانہ مجھے دو روٹیاں دینے کا اُس نے ذمّہ لیا ہے اُس نے کہا اگر اپنی ذمہ داری میں سچّا ہے تو تیرا مسجد میں بیٹھ رہنا بہتر ہے عابد نے اس سے کہا اگر تو باوجود اس ضعفِ یقین کے خدا کے سامنے اس کے اور اس کے بندوں کے درمیان امام بن کر نہ کھڑا ہوا کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا تو ایک یہودی کی ذمہ داری کو خدا کی ذمہ داری پر فضیلت دیتا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے۔

اتطلب[۱] رزق اللّٰہ من عند غیرہٖ ؛ وتصبح من خوف العواقب اٰمنا

وترضی بصراف وان کان مشرکا ؛ ضمینا ولا ترضی بربک ضامنا

لطیفہ :۔ کسی سے کہا گیا کہاں جاتے ہو اس نے کہا رزق کی جستجو میں اُس نے کہا اگر تمھیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے تو جاؤ جستجو کرو اُس نے کہا میں خدا سے مانگوں گا وہ بولا خدا تمھیں بھول جاتا ہو تو مانگ لو کہا حج

[۱] کیا خدا کا دیا ہوا رزق اُس کے غیر کے پاس سے چاہتا ہے ؛ اور پھر انجام سے بےخوف ہو جاتا ہے ؛ تو صرّاف کی ذمہ داری سے اگرچہ مشرک ہو راضی ہو جاتا ہے ؛ اور اپنے رب کے ذمہ دار بننے سے راضی نہیں ہوتا ۱۲

نے وزیر کے پاس دنیا کی کوئی چیز منگانے کے لئے کسی کو بھیجا اس نے کہا دنیا اپنے مولی سے مانگئے انھوں نے جواب دیا کہ دنیا بے قدر ہے کسی بے قدر ہی سے مانگنا چاہیئے اور مولی سے تو میں سوائے اس کے اور کسی کو نہیں مانگتا۔ **حکایت**: زمانۂ سابق میں ایک شخص سفر میں تھا اور اس کے پاس ایک ٹکیہ تھی وہ کہنے لگا اگر میں کھا جاؤں گا تو پھر مر جاؤں گا۔ خدا نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا کہ اگر کھا جائے تو اسے اور دے دینا اور اگر نہ کھائے تو سوائے اس کے اور کچھ اسے نہ دینا وہ ٹکیہ اس کے پاس رہی یہانتک کہ مر گیا ایک اور شخص ایک غار میں سات روز تک ٹھیرا رہا اور اس نے کچھ کھایا نہیں خدا نے اس زمانے کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ اپنے زہد سے میری حکمت باطل کرے نکل اور لوگوں کے پاس جاکر کام کر کیونکہ میں اسے پسند کرتا ہوں کہ اپنے بندوں کو اپنے بندوں کے ہاتھ سے روزی پہونچاؤں اور حدیث میں آیا ہے کہ بازارِ خدا کے خوان ہیں اور جو نوا آبازار میں ہیں نماز کی فضیلت میں پہلے گذر چکے ہیں توکل اور کسب معاش کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ ان میں افضل کون ہے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ لوگوں کے اختلاف احوال کے موافق اس کا حکم مختلف ہے جس کا یقین قوی ہو اس کے لئے توکل عہ افضل ہے ورنہ کسب معاش افضل ہے۔

لطیفہ: میں نے ابن لمقن رحہ کی حدائق میں دیکھا ہے کہ ایک شخص ایک مکان میں عبادت کیا کرتا تھا اور اس کے پاس ایک شخص دو روٹیاں لے آیا کرتا تھا اس کے جی میں آیا کہ روزی کے لئے میں نے ایک مخلوق کی طرف میلان کیا ہے اور اپنے رب کو بھول گیا یہ غفلت کیسی اس کے بعد جو وہ شخص دو روٹیاں لایا تو اس نے واپس کر دیں پھر تین دن تک رہا اور کچھ نہ کھایا اس کے بعد اس نے خواب میں خدا کو دیکھا تو بھوک کی شکایت کی ارشاد ہوا کہ وہ دو روٹیاں کیوں پھیر دی تھیں اس نے کہا آپ سے شرم کر کے پھر ارشاد ہوا وہ کس نے بھیجی تھیں اس نے کہا آپ نے ارشاد ہوا لے لیا کرا ور آئندہ سے ایسا نہ کرنا پھر اس شخص نے جو دو روٹیاں لایا کرتا تھا اس نے بھی خواب میں خدائے عزوجل کو دیکھا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ تو نے میرے بندے کو کھانا دینا کیوں بند کر دیا اس نے کہا ایسا معاملہ ہوا تھا ارشاد ہوا تو کس کے لئے دیا کرتا تھا اس نے کہا آپ کے لئے ارشاد ہوا ویسا ہی دیا کر جیسے دیتا تھا۔ **فائدہ**: میں نے سورۂ آل عمران میں تفسیر رازی رح میں دیکھا ہے کہ عیسیٰؑ کا ایک بار حواریین پر گذر ہوا اور وہ مچھلی کا شکار کر رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ لوگوں کو شکار کریں انھوں نے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں عیسیٰ ابن مریم ہوں چنانچہ وہ آپ پر ایمان لے آئے جب انھوں نے شکار چھوڑ دیا تو بھوکے مرنے لگے اور اس کی عیسیٰؑ سے اطلاع کی آپ

عہ اور اکثر اشخاص معنی توکل سے غافل ہیں اور توکل اس کا نام رکھ لیا ہے کہ کسب معاش سے عاری ہو جائے اور حقیقت میں توکل یہ ہے کہ جملہ اسباب مہیا کر کے رضائے معبود چھوڑ دے مثلاً اسباب زراعت کو کافی طور پر انجام پہونچا کر اللہ کے بھروسہ پر چھوڑ دے کہ اے اللہ یہ بندہ اپنا کام کر چکا اب آپ مختار ہیں خواہ اس میں پیدا ہو دے یا نہ ہو دے واللہ اعلم۔ سید جعفر علی نگینوی عفی عنہ۔

نے زمین پر مارا اور ہر ایک کے لئے دو روٹیاں نکل آئیں پھر انھوں نے کہا ہم پیاسے ہیں پھر آپ نے زمین پر مارا اور پانی نکل آیا پھر انھوں نے پوچھا ہم میں افضل کون ہے آپ نے فرمایا جو اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا پیشہ افضل ہے آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر بیع مبرور اس کو طبرانی رحہ نے روایت کیا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یقیناً خدا پیشہ ور بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کو بیہقی رحہ اور طبرانی رحہ نے روایت کیا ہے اور ابن ابی جمرہ رضہ کی شرح بخاری میں ہے جو طلب حلال میں تھک کر آئے وہ بخشا بخشایا ہو کر رات گذارتا ہے اور اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ خدا اس سے راضی ہوتا ہے اور صنعت خدا کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اس کا جاننے والا اس میں سے خرچ کرتا ہے اور فاطمہ رضہ نے فرمایا میں ایک بار کروٹ سے لیٹی ہوئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیر سے ہلایا اور فرمایا اٹھ اور اپنے رب کے رزق پر حاضر ہو اور غافلوں میں سے مت بن کیونکہ اللہ تعالیٰ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان لوگوں کو روزی تقسیم فرماتا ہے اس کو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔ قرطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ مریض اور مسافر کی یہ سب سے اچھی ساعت ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے کہا دن کی سب سے افضل ساعت میں مجھ پر طلاق تو طلوع فجر کے بعد طلاق پڑے گی اس لئے کہ وہ سب سے افضل ساعت ہے اس کو ابن عماد رحہ نے بیان کیا اور جمعہ کے دن بغیر نماز جمعہ کے گذرے ہوئے طلاق نہ پڑے گی کیونکہ ٹھیک یہ ہے کہ ساعت قبولیت خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک یا غروب آفتاب تک ہے لہٰذا اب طلاق پڑے گی اس لئے کہ ایک جماعت قائل ہے کہ قبولیت کی ساعت عصر سے غروب تک ہے پس اس میں دو احتمال ہیں واللہ اعلم۔ **فائدہ**: مسجد میں یا اس کی محراب میں یا صف اول میں یا قبل عشا یا بعد صبح یا وقت عصر یا تنہا گھر میں یا اوندھے منہ یا اس طرح کہ آدھا دھڑ سایہ میں ہو اور آدھا دھوپ میں یا بغیر آڑ دار کوٹھے پر سونے والے کو یا جو نصف رمضان میں سو گیا ہو اسے سحری کھانے یا نماز پڑھنے کے لئے جگا دے اور اگر کوئی جنب عمداً مسجد میں سوتا ہو اس کو جگا دینا واجب ہے اور ایسے ہی اسے جو نماز کے تنگ وقت میں یا نماز کو چھوڑ کر سو رہا ہو اسے فوراً ادا کرنا واجب ہے۔

حکایت: میں نے سورۂ مریم کی تفسیر جلالی میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ رزق بے طلب نہیں آتا دوسرے نے کہا کہ بے طلب بھی آتا ہے یہ خبر خلیفۂ وقت کو پہونچی اس نے ایک مدت تک دونوں کو قید رکھا پھر جو انھیں بلایا تو جیسے داخل ہوئے تھے ویسے تھے ان کو بھوک سے کچھ ضرر نہیں پہونچا اس سے پوچھا جو کہتا تھا کہ بے طلب کے رزق نہیں ملتا کہ تو نے کہاں سے کھایا اس نے کہا میں نے طلب کیا تھا تو مجھے کھانے کو ملا قید خانہ میں باورچی خانہ کی طرف ایک موکا تھا اس مدت میں جو کچھ میں لے سکا میں نے اس میں سے لیا متوکل نے کہا میں نے اس سے لے کر کھا لیا جو لایا تھا بادشاہ کو دونوں سے تعجب ہوا اور دونوں پر احسان کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا رزق میرے نیزے کے سایہ میں ہے اس کو

قرطبیؒ نے روایت کیا ہے ۔ **حکایت** :۔ ہے کہ ایک شخص نے امام احمدؒ بن حنبل سے کہا میں اللہ پر توکل
کرکے حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا تو اکیلے جاؤ گے اس نے کہا نہیں لوگوں کے ساتھ جاؤں گا آپ نے
فرمایا تو تم اُن کے توشہ پر توکل کرتے ہو ۔ **حکایت** : نسفیؒ نے کہا ہے خدائے سبحانہ نے ایک پرندہ جس
کو نعات کہتے ہیں پیدا کیا ہے جب اس کے بچے نکلتے ہیں تو زرد ہوتے ہیں نر مادہ سے کہتا ہے کہ یہ میرے بچے نہیں
ہیں کیونکہ مجھ سے کچھ مشابہت ہی نہیں ہے اس پر دونوں میں جھگڑا ہوتا رہتا ہے اور دونوں بچوں کو چھوڑ دیتے
ہیں اور بچے اکیلے رہ جاتے ہیں خدا چیونٹیوں کے پر نکال دیتا ہے وہ ہوا میں اڑکر بچوں کے منہ میں جا پہنچتی ہیں
مؤلف کہتا ہے کہ ایک معتمد نے مجھے خبر دی کہ اس نے دریا سے ایک مچھلی شکار کی اور اس کے منہ میں پتھر
کا ٹکڑا تھا اس کے منہ سے نکل کر مچھلی کے منہ میں جا گرا پھر وہ مچھلی اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور دریا میں چلی
گئی ۔ **فائدہ** : سچے زاہد کی یہی روزی ہے جو اس کو مل جائے اور یہی لباس ہے جو اس کا بدن چھپا دے اور
وہی مسکن ہے جو میسر آئے دنیا اس کا زندان ہے اور قبر اس کی خواب گاہ ہے اور خلوت اس کی مجلس ہے اور
نصیحت حاصل کرنا اس کی فکر ہے اور قرآن اس کی باتیں ہیں اور خدا اس کا انیس ہے اور ذکر اس کا رفیق ہے
اور زہد اس کا قرین ہے اور غم اس کی شان ہے اور بھوک اس کا شوربا ہے اور حکمت اس کا کلام اور مٹی اس کا
فرش ہے اور تقوی اس کی چادر ہے اور خاموشی اس کی غنیمت ہے صبر پر اس کا اعتماد ہے توکل اس کو کافی ہے
عقل اس کی رہنما ہے عبادت اس کا پیشہ ہے اور انشاء اللہ جنت اس کا وطن ہے اس کو احیا میں نقل کیا ہے ۔
یحیٰی رضؓ بن معاذ سے روایت ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا سے کنارہ کش رہنا قلب اور بدن
کو راحت پہونچاتا ہے اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ۔

ادی الزهاد فی روح وراحة : قلوبهم عن الدنيا مراحة :
اذا ابصرتهم ابصرت قوما : ملوك الارض شيمتهم سماحة

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس آدمی کا دل دنیا سے کنارہ کش ہوا اس کی دو رکعتیں آخر زمانہ تک
عبادت کرنے والوں کی عبادت سے بہتر اور خدا کو زیادہ محبوب ہے اور بعض کی یہ دعا تھی اے اللہ میرے دل سے
دنیا کو نکال دیجئے لیکن میرے ہاتھ سے اسے نہ نکالئے ۔

فائدہ : حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہد البلاء سے پناہ مانگی ہے عمرؓ نے فرمایا ہے کہ اس سے قلت مال
اور کثرت عیال مراد ہے اور اوروں نے بیان کیا ہے کہ وہ برا ہمسایہ اور دیر کرنے والا قاصد اور جھگڑالو عورت
اور گیلی لکڑی اور اندھی روشنی کا چراغ اور ٹپکنے والا گھر اور موجود دسترخوان اور غائب کا انتظار اور تنگ موزہ اور
جلانے والی بلی ہے **حکایت** : علائیؒ نے خدا تعالیٰ کے قول کے متعلق جو خدا تعالیٰ نے مریمؑ سے نقل فرمایا ہے بیان

لہ میں زاہدوں کو آسائش اور آرام میں دیکھتا ہوں : ان کے دل دنیا سے راحت میں ہیں : جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو
قوم کو دیکھتا ہوں : تو ان شاہان زمین کو دیکھتا ہوں جن کی عادت سخاوت ہے ۔

کیا ہے کہ مریمؑ نے اشارہ کیا اس سے مراد ظاہر میں تو لڑکے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے لیکن باطن میں خدا کی طرف اشارہ مراد ہے پھر خدا نے بچہ کو گویائی عنایت فرمادی جس نے برائت کی شہادت دی۔ ابن عباسؓ نے بیان فرمایا ہے کہ حمل اور ولادت ایک ہی ساعت میں واقع ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ عورتوں کی عادت کے موافق ولادت ہوئی تھی اور بیت اللحم میں ولادت کا اتفاق ہوا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ صفوریہ کے قریب صیہون کے قریوں میں سے ایک قریہ ناصرہ تھا وہیں ولادت ہوئی۔ یہ علائیؒ کا کلام ہے پس یہودیوں نے زکریاؑ کو مریم کے ساتھ متہم کیا کیونکہ وہ ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے لوگوں نے انھیں بلایا تو وہ ایک درخت کے پاس بھاگ گئے وہ شق ہو گیا پھر شیطان نے ان لوگوں کو بتلا دیا کہ یہ درخت میں پوشیدہ ہیں پس انھوں نے درخت پر آرہ چلا دیا یہاں تک کہ ان کے بدن تک پہونچ گیا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اگر تم نے آہ بھی نکالی تو انبیاء کے دفتر سے تمھارا نام مٹا دوں گا تم نے ہم سے پناہ کیوں نہ لی جاؤ ہم نے بھی تمھیں درخت کے سپرد کر دیا القصہ انھوں نے ان کو چیر کر بیچ سے دو ٹکڑے کر دیا جیسے کہ شعیبؑ کو کیا تھا پھر خدا نے فرشتوں کو حکم دیا انھوں نے غسل دیکر ان کی نماز پڑھی اور سنطیہ نابلوس میں ان کو دفن کر دیا اور میں نے تفسیر قرطبیؒ میں خدا تعالیٰ کے قول قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا الآیۃ کے متعلق دیکھا ہے کہ عیسیٰؑ نے ان کی طرف منہ کر لیا اور دودھ پینا چھوڑ دیا اور بائیں جانب ٹیک لگا کر اپنے داہنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور کہا میں خدا کا بندہ ہوں خدا کی عبودیت کے اعتراف کے لئے سب سے پہلے بولا ہوں مجھے خدا نے کتاب یعنی انجیل دی ہے اور مجھکو نبی بنایا ہے یعنی پہلے ہی میری نسبت ازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خدا نے ان کو کتاب سکھا دی تھی اور اسی دم ان کو نبوت عطا فرما دی تھی اور اول اصح ہے اور کہا ہے مجھے خدا نے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی ہے یعنی جب میں مکلف بنوں۔

قرطبیؒ نے کہا ہے اور میں نے سُنا ہے کہ مریمؑ نے ولادت کے وقت کسی کہنے والے کو کہتے سُنا تھا کہ جو خدا کے سوا کسی کی عبادت کرے اسے نکال دو اس وقت مریمؑ نے کہا اے کاش میں اس کے پہلے مرجاتی آگاہ ہو کہ ماضی قرآن میں متعدد مقام پر مستقبل کے معنی میں آیا ہے ایک یہ کہ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا میں کان یکون کے معنی میں ہے أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ میں سیاق کے معنی میں قتادہؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عیسیٰؑ کو مادر زاد اندھے اور برص والے کو اچھا کرتے اور مردے کو زندہ کرتے دیکھا تو کہنے لگی اس پیٹ کو خوشخبری ہو جس نے تجھے اٹھایا اور چھاتی کو مژدہ جس نے تجھے دودھ پلایا انھوں نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے ہے جو کتاب خداوندی پڑھے اور اس پر عمل کرے اگر کہا جائے کہ درخت کے پاس پناہ گزیں ہونے سے زکریاؑ پر عتاب کیوں ہوا حالانکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی غار میں پناہ گزیں ہوئے تھے اور آپ پر عتاب نہیں ہوا جواب یہ ہے کہ آپ خدا کے حکم سے وہاں پناہ گزیں ہوئے تھے اگر کہا جائے حضرؑ نے جب کشتی کو پھاڑا تھا تو کہا تھا میں نے ارادہ کیا اور لڑکے کے قتل کرنے کے متعلق کہا ہم نے ارادہ کیا اور دیوار اٹھانے کے متعلق کہا تیرے رب نے ارادہ کیا

جواب یہ ہے کہ پہلے قول پر خضرؑ پر عتاب ہوا تھا چنانچہ ان سے کہا گیا تمہارا کون سا ارادہ ہے اور جب کہا ہم نے ارادہ کیا تو کہا گیا ہمارے ارادہ کے ساتھ اپنا ارادہ کیسے شریک کرتے ہو انھوں نے ارادہ کو خدا کی طرف پھیر دیا اور کہا تیرے رب نے ارادہ کیا اور باب فضیلت امت مرحومہ میں انشاء اللہ خضرؑ کے اور زیادہ مناقب آتے ہیں اگر کہا جائے اس میں کیا حکمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو جب انھوں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ آپ مردہ کو کیسے زندہ کریں گے مجھے دکھلایئے یہ حکم دیا کہ چار چڑیاں لیں - طاؤس، مرغ، کوّا اور کرگس اس کی کیا وجہ اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی کے چار دشمن ہیں - دنیا. خواہش نفسانی نفس، شیطان . پس اس میں چاروں شہوات سے دور رہنے کی طرف اشارہ ہے . پس طاؤس دنیا کی زینت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ سب پرندوں سے زیادہ آراستہ رہتا ہے امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہے اور کوّے سے حرص کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ حریص ہوتا ہے اور مُرغ سے شہوت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ شہوت ناک ہوتا ہے اور کرگس سے فروتنی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ خود بین ہوتا ہے کیونکہ بسا اوقات ہزار برس زندہ رہتا ہے اور ابر سے جا لگتا ہے گویا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان چاروں کو لے کر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پہاڑ پر پھینک دو حرص کو جبل ترک پر اور زینت کو جبل زُہد پر اور عجب کو جبل تواضع پر اور شہوت کو جبل اخلاص پر اگر کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ سلیمانؑ پر غروب ہونیکے بعد آفتاب لوٹا دیا گیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی -

حضرت علیؓ نے خدا تعالیٰ کے قول رُدُّوْهَا عَلَیَّ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس کو مجھ پر لوٹاؤ آفتاب مراد ہے پس خدا نے فرشتوں کو جو اُس پر مقرر تھے حکم دیا کہ اُسے سلیمان پر لوٹا لاؤ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آفتاب نہیں لوٹا جب وادی میں آپ سو گئے تھے بلکہ آپ کو صبح کی نماز قضا کرنی پڑی جواب یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیدار کرنے پر ایک مخلوق کو مقرر کیا تھا یعنی بلال رضؓ کو اور دوسرا جواب یہ ہے اور یہ بہتر ہے کہ سلیمانؑ پر وقت حاکم تھا پس بغیر اس وقت کے آپ کی نماز نہ ہوتی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقت پر حاکم تھے اس لئے آپ کی نماز وقت پر اور بے وقت آپ سے آپ کی امت سے قضا ہو جاتی ہے . بلکہ بعض اوقات قصدًا وقت کے بعد نکال لیا جائے تب بھی گناہ نہیں اور یہ اُس وقت جب رات میں فقط عشار کی گنجائش ہو اور اُس میں مشغول ہونے سے وقوف بعرفہ فوت ہوا جاتا ہو ایسی حالت میں عمدًا نماز کو موخر کر دے اور وقوف کرے پھر قضا پڑھ لے اس لئے کہ حج کے فوت ہونے میں نماز کے فوت ہونے سے زیادہ مشقت ہے باوجود اس کے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی بعض اوقات آفتاب لوٹ آیا ہے میں نے دیکھا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے اور آپ کا سر مبارک حضرت علیؓ کی گود میں تھا اور انھوں نے عصر نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا آپ نے پوچھا اے علی تم نماز پڑھ چکے انھوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے فرمایا اے اللہ وہ آپ کی طاعت میں اور آپ کے رسول کی طاعت میں تھے اُن پر آفتاب کو لوٹا دیجئے تو غروب ہونے کے بعد آفتاب پھر نکل آیا ابن عماد رحمہ نے ذریعہ میں بیان کیا ہے کہ یوم خندق میں آفتاب غروب ہونے کے بعد لوٹ آیا تھا حتی کہ عصر کی نماز پڑھ لی اس کو طحاوی ؒ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں پھر شب معراج میں رُکا رہا پس وقوف آفتاب پانچ بار واقع ہوا دو بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور ایک بار حضرت علیؓ کے لئے ایک بار یوشع بن نون کے لئے اور ایک بار سلیمانؑ کے لئے جیسا کہ پہلے گذرا اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے واسطے آفتاب لوٹ آیا تو سوال اٹھ گیا اور اشکال دور ہوگیا اور کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے۔

شعر والشمس[1] بعد غروبها ردّت له ÷ والبدر بين يديه شق واقوجا

اگر کہا جائے کہ توکل ۔ تسلیم ۔ اور تفویض میں کیا فرق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ توکل یہ ہے کہ خدا کے وعدہ پر سکون ہو اور تسلیم یہ ہے کہ خدا کے علم پر اکتفا کیا جائے اور تفویض یہ ہے کہ خدا کے حکم پر راضی رہے۔

---

[1] اور آفتاب غروب ہونیکے بعد آپ کے لئے لوٹ آیا ÷ اور چاند آپ کے سامنے شگافتہ ہو کر جدا ہوگیا۔